بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخاری شریف

مترجم عربی اردو

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

تالیف

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جلد اوّل

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی پاکستان



تصحیح، ترتیب نو اور نظر ثانی کے بعد جدید ایڈیشن

الجامع الصحيح للإمام البخاري

اشاعت اول

جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ- اگست ۲۰۰۳ء

اشاعت دوم

رجب ۱۴۲۶ھ- اگست ۲۰۰۵ء

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۲۴۴۱۲ فیکس ۳۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+

۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان.......فون ۳۷۲۲۳۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان.....فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

ویب سائٹ: www.idaraeislamiat.com

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

مکتبہ معارف القرآن، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، اردو بازار، کراچی

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

بخاری شریف مترجم عربی اردو

عکسی

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

الجامع الصحیح للامام البخاری

جلد اوّل

تالیف

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ۲۵۶ھ

ترجمہ و حواشی

حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا ابو الفتح رحمہ اللہ علیہ
حضرت مولانا سبحان محمود رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا قاری احمد رحمۃ اللہ علیہ

جدید تشریحی فوائد: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

الجامع الصحیح للامام البخاری



تحریر: جناب مولانا محمود اشرف عثمانی

استاذ ومفتی دارالعلوم کورنگی کراچی

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوۃ والسلام علی سیدنا وشفیعنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین- اما بعد

اس ایڈیشن کی امتیازی خصوصیت

یہ بات باعث شکر اور قابل مسرت ہے کہ ادارۂ اسلامیات کی طرف سے صحیح بخاری شریف کے اصل متن اور اس کے ترجمہ کی اشاعت کی جارہی ہے۔ اصل عربی متن کمپوز شدہ ہے اور بہت محنت سے تیار کیا گیا ہے جبکہ اس کا اردو ترجمہ علماء کی ایک جماعت نے مل کر کیا ہے جس میں احقر کے استاذ محترم اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا سحبان محمود رحمتہ اللہ علیہ کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔

اصل عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ اہم مگر مختصر اور جامع تشریحی نوٹ بھی اس ایڈیشن کی خصوصیت ہیں۔ان میں سے کچھ تشریحی فوائد مترجمین علماء کرام رحمہم اللہ کی جماعت کے تحریر شدہ تھے مگر بہت سے تشریحی فوائد عزیز القدر مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب زید مجدہ استاذ جامعہ دارالقرآن فیصل آباد نے تحریر کئے ہیں جن میں سے اکثر پر احقر نے بھی نظر ثانی کی ہے۔

اس طرح بحمد اللہ صحیح بخاری کا یہ ایڈیشن اپنے عربی متن، اردو ترجمہ اور تشریحی فوائد کے اعتبار سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے اور بلاشبہ یہ خدمت حدیث کے راستہ کا ایک اہم قدم ہے۔امید ہے کہ اس سے علمی خلاء پر ہوگا اور جو لوگ اردو زبان میں حدیث شریف پڑھنا یا سمجھنا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ ایڈیشن مفید اور مددگار ثابت ہوگا۔

اس ایڈیشن کی اشاعت کے وقت برادر عزیز سعود اشرف صاحب عثمانی سلّمہ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس پر ایک مختصر مقدمہ تحریر کر دیا جائے۔ چنانچہ آئندہ آنے والی سطور انہیں کی خواہش پر تحریر کی جارہی ہیں۔آنے والے صفحات میں مختصر طور پر تین سوالوں کا جواب ہے:

پہلا سوال یہ ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں "وحی" یعنی قرآن وحدیث کی ضرورت کیوں ہے؟

دوسرا سوال یہ کہ قرآن شریف کے ہوتے ہوئے حدیث کی کیا ضرورت ہے اور خود قرآنی آیات کی روشنی میں حدیث کا کیا مقام ہے؟

تیسرا سوال یہ کہ ہمیں احادیث کا مطالعہ کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

آئندہ آنے والے صفحات میں انہی تین سوالوں کے جواب کی تفصیل تحریر کی جارہی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سطور کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور انہیں نفع اور ہدایت کا ذریعہ بنادیں۔آمین

وحی کی ضرورت:

پہلا سوال یہ ہے کہ ہمیں اس دنیا میں وحی کی ضرورت کیوں ہے؟ جبکہ قرآن وحدیث کے بغیر بھی دنیا میں لوگ اور اقوام زندہ ہیں بلکہ

ترقی کے راستہ پر گامزن ہیں۔اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ زندگی کے بہت سے سوالات اور آسمان وزمین کے بہت سے حقائق ایسے ہیں جنہیں صرف وحی ہی حل کرسکتی ہے انسانی حواس، عقل اور تجربے سے وہ مسائل حل نہیں کئے جاسکتے۔ بالخصوص وہ مسائل جن کا تعلق ہماری اجتماعی زندگی اور آنے والی زندگی سے ہے۔لہٰذا وحی ہمارے لئے اور ہماری انفرادی واجتماعی زندگی کے لئے بہت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

اس مختصر جواب کو سمجھنے کے لئے ہمیں کچھ تفصیل کی ضرورت ہے اور وہ تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں بھیجا تو ہمیں علم کے ذرائع عطا کئے جن میں حواس خمسہ اور عقل نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

حواس خمسہ:

حواس خمسہ پانچ ہیں:

۱-قوت ذائقہ: یعنی چکھنے کی طاقت، مگر یہ طاقت صرف اس وقت کام کرتی ہے جب ہم کوئی چیز اپنی زبان کو لگائیں یا منہ تک پہنچائیں۔اس کا دائرہ بہت محدود ہے۔اسی لئے اگر چائے کی پیالی منہ سے نہ لگائی جائے اور سالن چکھا نہ جائے تو محض آنکھوں سے دیکھ کر یا ہاتھوں سے چھوکر یہ فیصلہ نہیں ہوسکتا کہ چائے میٹھی ہے یا پھیکی؟ اور سالن میں نمک ہے یا نہیں؟

۲-قوت لامسہ: یعنی چھونے کی طاقت، اس سے چیزوں کے گرم، ٹھنڈے، سخت اور نرم وغیرہ صفات کا علم ہوتا ہے۔اس کا دائرہ اگرچہ قوت ذائقہ سے زیادہ ہے مگر یہ قوت بھی صرف وہاں تک کام کرتی ہے جہاں تک ہمارے ہاتھ پاؤں پہنچ سکیں۔ چنانچہ جو چیزیں ہمارے جسم کی حدود سے باہر ہوں ان میں ہم اس قوت سے کام نہیں لے سکتے۔

۳-قوت شامہ: سونگھنے کی طاقت، اس کا دائرہ کچھ اور وسیع ہے مگر پھر بھی محدود ہے۔ایک حد سے آگے کی خوشبو اور بدبو کا ادراک کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہوتا۔

۴-قوت باصرہ: اس کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہے مگر نگاہ کی بھی ایک حد ہے اس سے آگے نگاہ کام نہیں کرتی، تھک کر واپس آجاتی ہے۔

۵-قوت سامعہ: حواس خمسہ میں اس کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہے اور سب سے زیادہ علم اسی قوت سے حاصل ہوتا ہے۔اسی لئے نابینا آدمی اگرچہ قوت باصرہ سے محروم ہوتا ہے مگر قوت سامعہ سے سن سن کر وہ علوم حاصل کر لیتا ہے جن کی بناء پر وہ معاشرہ میں ممتاز حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔(قرآن مجید میں بھی اس قوت سامعہ کو قوت باصرہ پر مقدم کرکے ذکر کیا گیا ہے:

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝

کان اور آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی (قیامت کے دن) پوچھ ہوگی۔ (سورۃ بنی الاسرائیل:۳۶)

عقل:

یہ وہ نعمت ہے جو انسان کو خصوصی طور پر عطا کی گئی ہے اور اس کا دائرہ حواس خمسہ سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔اسی لئے جو چیزیں فی الحال ہم نے نہ دیکھی ہوں نہ ان کے بارے میں سنا ہو ان کے بارے میں بھی ہم اپنی عقل سے فیصلے کر لیتے ہیں اور وہ فیصلے اکثر درست ثابت ہوتے ہیں۔حواس خمسہ تقریباً تمام جانداروں کو درجہ بدرجہ عطا کئے گئے ہیں مگر عقل کی بھرپور طاقت انسان ہی کو دی گئی ہے اور اسی وجہ سے وہ اشرف

المخلوقات کہلاتا ہے۔

مگر عقل کا دائرہ کار غیر معمولی طور پر وسیع ہونے کے باوجود پھر بھی محدود ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عقل کی سپلائی لائن حواس خمسہ ہی سے آتی ہے۔ حواس خمسہ سے چیزیں ہمیں معلوم ہوتی ہیں عقل ان کے بارے میں ایک کو دوسرے پر قیاس کر کے فیصلے کرتی ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حواس خمسہ اگر جزئیات کا ادراک کرتے ہیں تو عقل کلیات کا ادراک کرتی ہے یعنی جزئیات کو دیکھ کر یا چھو کر اور ان کے بارے میں سن کر عقل ایک کلی اور اصولی فیصلہ کرتی ہے۔

اسی لئے جو چیزیں ہمارے حواس سے بالکل ماوراء ہوں عقل ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی اور نہ ان کے بارے میں اٹھائے گئے سوالات کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہے بلکہ عقل وہاں دم توڑ دیتی ہے۔

مثلاً اس کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس کائنات کو کسی نے بنایا یا از خود وجود میں آ گئی؟ سب سے پہلا انسان خود بخود پیدا ہوا ہو گا یا اسے کسی نے بنایا تھا؟ یہ کائنات اور یہ زمین اور اس پر موجود انسانیت کیا ہمیشہ اسی طرح چلتی رہے گی اور قائم رہے گی یا اس کی کوئی انتہاء ہے؟

ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں ظالم ظلم کرتا ہے مگر کوئی اس پر ہاتھ نہیں ڈالتا کیا اسے کبھی کوئی سزا نہیں ملے گی؟

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی بہترین اخلاقی زندگی گزارتا ہے مگر لوگ اسے دنیا میں کوئی صلہ نہیں دیتے کیا اس کے لئے کوئی اجر و ثواب کی صورت نہیں ہے؟

ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ماں باپ کو پیدا ہونے سے پہلے اپنے بچہ یا بچی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ وہ کون ہے جو رحم مادر میں اس کے اعضاء بناتا اور اس میں روح پھونکتا ہے؟

ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ایک خاص وقت پر دنیا میں آتا ہے، ایک محدود وقت تک زندہ رہتا ہے اور پھر ایک مقررہ وقت پر اس دنیا سے چلا جاتا ہے، نہ وہ خود اپنے آپ کو روکنے پر قادر ہوتا ہے نہ اس کے عزیز و اقرباء اسے روک پاتے ہیں۔ آخر وہ کون سی ذات ہے جو اتنے منظم طریقہ سے لوگوں کو اس دنیا میں بھیج رہی ہے اور پھر واپس بلا رہی ہے؟ یہ محض نمونے کے چند سوالات ہیں۔ ان سوالات کا جواب حواس یا عقل سے نہیں دیا جا سکتا۔

پھر تمام انسانوں کو کن اصولوں کا پابند ہونا چاہئے؟ زندگی گزارنے کے وہ کون سے اصول ہیں جو ابدی ہیں اور جنہیں یورپ، افریقہ، ایشیا، امریکہ، دیہات اور شہر ہر جگہ اپنایا جا سکتا ہے۔ ورنہ تو ہر علاقے کے لوگوں کی اپنی اپنی عادات ہیں اور ایک انسان کی عقل دوسرے انسان کی عقل سے مختلف ہوتی ہے۔ آخر وہ کون سے رہنما اصول ہیں جن کا تمام انسانوں کو پابند ہونا چاہئے؟ اور یہ اصول کہاں سے آئیں گے اور یہ اصول ہمیں کون بتائے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اور اپنی آخرت درست کرنے کا راستہ کیا ہے؟ عبادت کا صحیح طریقہ کون سا ہے؟ عبادت کیسے کی جائے؟

وحی:

ان گزشتہ تمام سوالات کا جواب صرف ''وحی'' سے دیا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزماں سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ تک تمام انبیاء علیہم السلام انہی سوالات کا دوٹوک جواب دیتے ہیں جن میں شک و شبہ کی کوئی آمیزش نہیں ہوتی اور وہی وہ رہنما اصول انسانوں کو دیتے ہیں جو تمام انسانوں کی مشترک صلاح و فلاح کا ذریعہ اور ان کی دنیا و آخرت کو درست کرنے کے لئے کائنات کی سب سے بڑی متاع ہیں۔

زمانے گزرنے کے ساتھ رہن سہن کے طریقے بدل سکتے ہیں مگر رہنما اصول کبھی نہیں بدلتے خواہ لوگ ان پر عمل کریں یا نہ کریں۔
جھوٹ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں برائی تھی اور آج بھی برائی ہی ہے خواہ دنیا کے اکثر لوگ جھوٹ بولتے ہوں۔
دھوکہ دہی، قتل، چوری، ڈاکہ، دوسرے کا مال ناحق کھانا، بدکاری، ظلم آج بھی اسی طرح گناہ ہیں جیسے صدیوں پہلے تھے۔ سچ، نیکی، اللہ تعالیٰ کی عبادت، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک، غم خواری و ہمدردی آج بھی اسی طرح نیکی کے کام ہیں جیسے صدیوں پہلے نیکی کے کام تھے۔
یہ وہ رہنما اصول ہیں جنہیں انبیائے کرام علیہم السلام کے تسلسل اور ان کی انتھک محنت نے بنی نوع انسان کے دلوں اور دماغوں میں بحمد اللہ اس طرح جمایا ہے کہ یہ اصول نکالے نہیں نکلتے اور قیامت تک باقی رہیں گے۔ پُلوں کے نیچے کتنا ہی پانی بہہ جائے مگر آخرت تک پہنچانے والے یہ پل ہمیشہ سے قائم ہیں اور ہمیشہ قائم رہیں گے۔

وحی کی دو قسمیں:

نبی آخرالزماں سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وحی آتی رہی اس کی دو قسمیں ہیں ایک کو وحی متلو کہا جاتا ہے اور اسکا دوسرا نام قرآن ہے اور دوسری قسم کو وحی غیر متلو کہا جاتا ہے اور اسکا نام حدیث یا سنت ہے

قرآن اور حدیث یعنی وحی متلو اور غیر متلو:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجی جانے والی وحی کی پہلی قسم کو ''وحی متلو'' کہا جاتا ہے یعنی وہ وحی جس کی نماز میں تلاوت کی جاسکتی ہے۔ اس وحی کے الفاظ بھی منجانب اللہ نازل ہوتے ہیں اور معنی تو بہرحال اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں۔ اس وحی متلو کو ہم ''قرآن'' کہتے ہیں۔ اس کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز میں اسے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا پڑھنا زبردست ثواب کا باعث ہے اور اسکا سمجھنا نعمت عظمیٰ ہے۔
مگر قرآن حکیم میں زیادہ تر اصول بتائے گئے ہیں۔ عقائد ہوں یا عبادات، معاملات ہوں یا معاشرت، اخلاق کا شعبہ ہو یا زندگی کے دیگر شعبے، قرآن کریم نے ہر شعبہ سے متعلق اصولی ہدایات آیات کی شکل میں ہمیں دی ہیں۔ انکی عملی تطبیق یعنی ان اصولوں کی زندگی میں نافذ کرنے کا عملی طریقِ کار قرآن حکیم نے اکثر جگہ بیان نہیں کیا بلکہ اس کی عملی تطبیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی گئی کہ وہ اس پر عمل کر کے بتائیں اور لوگوں کو سکھائیں کہ قرآن پر عمل کیسے کیا جائے گا؟
مثلاً قرآن نے ہمیں یہ حکم تو دے دیا کہ ''اقیموا الصلوۃ'' یعنی نماز قائم کرو۔ مگر نماز کتنے اوقات میں قائم کی جائیگی؟ اس میں رکعتوں کی تعداد کیا ہوگی؟ اس میں قیام قراءۃ، رکوع، سجود قعدۂ اخیرہ کی ترتیب کیسے ہوگی؟ اور اس میں کیا کیا پڑھنا چاہئے؟ قرآن اس سے خاموش ہے، یہ تفصیلات اور نماز کا عملی طریق کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا اور کر کے دکھایا۔ چنانچہ چودہ سو چوبیس سال سے امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ فجر کی دو رکعت فرض ہیں۔ ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین اور عشاء کی چار رکعت فرض۔
اسی طرح قرآن نے ہمیں حکم دیا کہ ''و آتوا الزکوۃ'' زکوٰۃ ادا کرو مگر قرآن اس سے خاموش ہے کہ اس کا عملی طریقِ کار کیا ہوگا؟ زکوٰۃ سال میں ایک بار ہوگی؟ زکوٰۃ کی شرح ڈھائی فیصد ہوگی؟ یہ سب باتیں رحمت عالم ﷺ نے امت کو بتائیں اور سکھائیں۔
یہی حال روزہ اور حج کا ہے اور یہی حال باقی شرعی احکام کا ہے کہ ان میں قرآن حکیم نے ہمیں صرف اصولی ہدایات دی ہیں اور ان

کے عملی طریق کار کا بیان رسول ﷺ کے سپرد کر دیا گیا ہے کہ وہ امت کو ان کی تفصیلات بتائیں بلکہ ان سب باتوں پر عمل کر کے امت کو دکھائیں ۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس فریضہ کو خوب خوب ادا فرمایا اور دین کی تمام تفصیلات امت کو بتائیں اور سکھائیں ۔یہ تمام تفصیلات اور دین کا عملی طریق کار رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی رائے سے امت کو نہیں سکھایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ تعالیٰ کی وحی کے عین مطابق امت کو پہنچایا اور سکھایا۔اسی لیے رسول اللہ ﷺ کی تمام احادیث کو ''وحی غیر متلو'' کہا جاتا ہے۔یعنی یہ وہ وحی ہے جس کی نماز میں تلاوت نہیں کی جاتی مگر یہ سب کچھ تفصیلات منجانب اللہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اور حدیث ،قرآن کی نظر میں

لہٰذا حدیث کے بارے میں یہ بات سو فیصد طے شدہ ہے کہ حدیث بھی وحی ہے البتہ ''وحی غیر متلو'' ہے یعنی نماز میں اس کی تلاوت نہیں کی جاسکتی۔حدیث کا وحی ہونا محض قیاس یا اجماع یا حدیث سے ثابت نہیں بلکہ خود قرآن سے بھی ثابت ہے بلکہ دوٹوک انداز میں اسے ڈنکے کی چوٹ پر ثابت کیا گیا ہے۔

۱- قرآن میں صاف فرمایا گیا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ (سورۃ النجم:۳-۴)

یعنی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی خواہش سے نہیں بتاتے بلکہ ان کی بتائی ہوئی بات وحی ہوتی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔

اس آیت سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ نبی شریعت کا جو حکم بتاتے ہیں وہ منجانب اللہ ہوتا ہے۔

۲- اسی لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہر رسول کی مکمل اطاعت کی جائے۔ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ النساء:۶۴)

ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

۳- اسی بنا پر جو نبی آتا رہا وہ آکر اپنی قوم سے بہانگ دہل یہ کہتا رہا کہ میری اطاعت کرو۔سورۃ الشعراء میں بہت سے جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کا تفصیل سے ذکر کیا گیا جن میں حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت شعیب علیہم السلام شامل ہیں (آیت ۱۰۴ سے آیت ۱۷۹ تک کی آیات ملاحظہ کرلی جائیں) قرآن کے مطابق ہر نبی نے آکر یہی کہا ہے:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ (سورۃ الشعراء: آیت ۱۰۷ تا ۱۷۹)

یعنی اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت اختیار کرو۔

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا تو یہ کہا:

وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِیْ ○ (سورۃ طہٰ:۹۰)

اور تمہارا پروردگار تو خدا ہے۔تو میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو۔

۵- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا۔چنانچہ قرآن میں ہے:

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ (سورۃ الزخرف:۶۳)

اور جب عیسیٰ معجزے لے کر آئے تو انہوں نے (لوگوں سے) کہا کہ میں تمہارے پاس سمجھ (کی باتیں) لے کر آیا ہوں اور تا کہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو تم سے بیان کر دوں، تو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔

۶- رسول اللہ ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ کہہ دیجئے:

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○ (سورۃ آل عمران:۳۲)

(اور) آپ (یہ بھی) فرما دیجئے کہ تم اطاعت کیا کرو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی، پھر (اس پر بھی) اگر وہ لوگ اعراض کریں، سو (سن رکھیں کہ) اللہ کافروں سے محبت نہیں رکھتے۔

اب سرسری طور پر قرآن حکیم کی مزید کچھ آیتیں تحریر کی جاتی ہیں اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ قرآن کی نظر میں رسول اللہ ﷺ کا کیا مقام ہے؟ اور آپ کی اطاعت کا کتنی شدت اور کتنی قوت سے حکم دیا گیا ہے۔

۷- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (آل عمران:۱۳۲)

اور خوشی سے کہا مانو اللہ تعالیٰ کا اور رسول کا امید ہے کہ تم رحم کئے جاؤ گے۔

۸- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (سورۃ النساء:۵۹)

اے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی۔

۹- مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (سورۃ النساء:۸۰)

جس شخص نے رسول کی اطاعت اس نے خدا کی اطاعت کی۔

۱۰- قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورۃ آل عمران:۳۱)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

۱۱- وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۗ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ (سورۃ النور:۵۴)

اور اگر تم نے ان کی اطاعت کر لی تو راہ پر جا لگو گے اور (بہر حال) رسول کے ذمہ صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

۱۲- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (سورۃ آل عمران:۳۲)

اور اور خوشی سے کہنا مانو اللہ تعالیٰ کا اور رسول کا امید ہے کہ تم رحم کئے جاؤ۔

۱۳- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ (سورۃ الانفال:۲۴)

اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے کہنے کو بجا لایا کرو جب کہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔

۱۴- اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۗ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ (سورۃ الفتح:۱۰)

جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو وہ (واقع میں) اللہ سے بیعت کر رہے ہیں خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں ہے۔

۱۵- وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۚ

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا○ (سورۃ النساء:۱۱۵)

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہولے گا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کر رہا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

۱۶- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ○ (سورۃ الانفال:۱۳)

یہ اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ (اس کو) سخت سزا دیتے ہیں۔

۱۷- فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○ (سورۃ النور:۶۳)

سو جو لوگ اللہ کے حکم کی (جو بالواسطہ رسول کے پہنچا ہے) مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر (دنیا میں) کوئی آفت (نہ) آن پڑے یا ان پر (آخرت میں) کوئی دردناک عذاب نازل (نہ) ہو جائے۔

۱۸- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ○ (سورۃ محمد:۳۴)

بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کے رستہ سے روکا پھر وہ کافر ہی ہو کر مر گئے خدا تعالیٰ ان کو کبھی نہ بخشے گا۔

۱۹- اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (سورۃ المجادلہ:۲۰)

جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (دنیا میں بھی) ایسے ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے۔

۲۰- اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ○ (سورۃ المجادلہ:۲۰)

جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ سخت ذلیل لوگوں میں ہیں۔

۲۱- وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (سورۃ الاحزاب:۳۶)

اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں ہے جب کہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے دیں کہ (پھر) ان (مؤمنین) کو ان کے اس کام میں کوئی اختیار (باقی) رہے۔

۲۲- وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ (سورۃ النساء:۱۴)

اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جائے گا اس کو آگ میں داخل کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسی سزا ہوئی جس میں ذلت بھی ہے۔

۲۳- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ (سورۃ المائدہ:۹۲)

اور تم اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو اور اگر اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا تھا۔

۲۴- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ (سورۃ الانفال:۴۶)

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت (کالحاظ) کیا کرو اور نزاع مت کرو (نہ اپنے امام سے اور نہ آپس میں) ورنہ کم ہمت ہو جاؤ گے اور

تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

۲۵- وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ (سورۃ الفرقان: ۲۸)

اور جس روز ظالم (یعنی کافر آدمی غایت حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھاوے گا (اور) کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسول کے ساتھ (دین کی) راہ پر لگ لیتا۔

۲۶- يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ○ (سورۃ النساء: ۴۲)

اس روز جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور رسول کا کہنا نہ مانا ہوگا وہ اس بات کی آرزو کریں گے کہ کاش ہم زمین کے پیوند ہو جاویں اور اللہ تعالیٰ سے کسی بات کا اخفا نہ کر سکیں گے۔

۲۷- وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ (سورۃ النجم: ۳)

اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں اور ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔

۲۸- قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ (سورۃ یونس: ۱۵)

آپ (یوں) کہہ دیجئے کہ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کر دوں، بس میں تو اس کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ پہنچا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے بھاری دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

۲۹- اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (سورۃ الاحقاف: ۹)

میں تو صرف اس کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کے ذریعہ آتا ہے اور میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

۳۰- وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ○ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ○ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ○ (سورۃ الحاقہ: ۴۷-۴۴)

اور اگر یہ (پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگ دل کاٹ ڈالتے، پھر تم میں سے کوئی ان کو اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا۔

۳۱- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ○ (سورۃ الاحزاب: ۲۱)

تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔

جب نبی اپنی خواہش نفسانی سے کچھ کرتے نہیں اور اپنی طرف سے کچھ کہتے نہیں تو ان کی اتباع ضروری ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا:

۳۲- فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (سورۃ النساء: ۶۵)

پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں پھر آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورے طور پر تسلیم کر لیں۔

۳۳- وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ (سورۃ الحشر:۷)

اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو روک دیں (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی) تم رک جایا کرو اور اللہ سے ڈرو۔

۳۴- وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ (سورۃ النحل:۴۴)

اور آپ پر بھی یہ قرآن اتارا ہے تا کہ جو مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے ان کو آپ ان سے ظاہر کر دیں اور تا کہ وہ فکر کیا کریں۔

۳۵- اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ○ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ○ (سورۃ القیامۃ:۱۸)

ہمارے ذمہ ہے (آپ کے قلب) میں اس کا جمع کر دینا اور (آپ کی زبان سے) اس کو پڑھوا دینا (جب یہ ہمارے ذمہ ہے) تو جب ہم اس کو پڑھنے لگا کریں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھنے لگا کرے) تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے پھر اس کا بیان کرا دینا (بھی) ہمارے ذمہ ہے۔

۳۶- اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ (سورۃ النساء:۱۰۵)

بے شک ہم نے آپ کے پاس یہ نوشتہ بھیجا ہے واقع کے موافق تا کہ آپ ان لوگوں کے درمیان اس کے موافق فیصلہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتلا دیا ہے۔

۳۷- رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ (سورۃ البقرۃ:۱۲۹)

اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر انہی میں کے ایک ایسے پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو (آسمانی) کتاب اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کر دیں۔

۳۸- لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ آل عمران:۱۶۴)

حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب کہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں۔

۳۹- هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ الجمعہ:۲)

وہی ہے جس نے (عرب) کے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو (عقائد باطلہ واخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھلاتے ہیں۔

۴۰- يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (سورۃ الاعراف:۱۵۷)

وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو (بدستور) ان پر حرام فرماتے ہیں۔

۴۱- اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ (سورۃ الاحزاب:۶)

نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

۴۲- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (سورۃ الحجرات:۱)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول (کی اجازت) سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔

۴۳- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ (سورۃ الحجرات:۲)

اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ ایسے کھل کر بولا کرو کہ جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو، کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

۴۴- اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ (سورۃ الحجرات:۴)

جو لوگ حجروں سے باہر آپ کو بلاتے ہیں ان میں سے اکثروں کو عقل نہیں ہے۔

۴۵- لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (سورۃ النور:۶۳)

تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا (معمولی بلانا) نہ سمجھو جیسا تم میں سے ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے۔

کیا ان تمام آیات کو پڑھنے کے بعد کوئی شخص رسول اللہ کی اطاعت سے انکار کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟

ایک شبہ اور اس کا جواب:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہمیں حضور ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے لیکن آپ ﷺ کی تعلیمات و احکامات ہم تک صحیح طریقہ سے نہیں پہنچ پائیں جس کے نتیجہ میں موجودہ ذخیرۂ احادیث ناقابل اعتماد ہے کیونکہ آپ ﷺ کے زمانے میں تو یہ احادیث لکھی ہوئی نہ تھیں اور کافی عرصہ کے بعد لکھی گئیں مثلاً قرآن پاک کے بعد جو اصح الکتب ہے ''بخاری شریف'' وہ تقریباً دوسو (۲۰۰) سال بعد لکھی گئی لہٰذا صحت مشکوک ہونے کی بنا پر اعتماد باقی نہ رہا تو عمل بھی ممکن نہ رہا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ موجودہ کتب حدیث اگرچہ تحریر بعد میں کی گئی ہیں مگر ان کے قابل اعتماد ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ اس کے تمام رواۃ اعلیٰ درجہ کے ثقہ ہیں اور تمام رواۃ پر مکمل جرح کی گئی ہے۔ چنانچہ معمولی معمولی شبہ پر احادیث ترک کی گئیں اور احادیث میں بھی قبولیت کے اعتبار سے درجات مقرر کئے گئے اور ساتھ ساتھ اتصال سند کا بھی پرزور اہتمام کیا گیا کہ ہر حدیث بیان کرنے والا راوی اپنی سند بیان کرے کہ کس طرح یہ حدیث اس تک پہنچی ہے۔ لہٰذا رواۃ اعلیٰ ہوں تو درجہ صحیح اور ذرا کم درجہ کے ہوں تو درجہ حسن۔ علیٰ ہذا القیاس اس ترتیب سے احادیث کی حفاظت کی گئی ہے اور احادیث بیان کرنے والے رواۃ کی پوری زندگی کا احاطہ کیا گیا اور ان کی زندگی کے ہر پہلو کی جانچ پڑتال کی گئی کہ وہ بیان، حدیث کے معیار کے مطابق ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ایک ایسا فن وجود میں آیا جو کسی قوم میں نہیں اور نہ اس سے قبل اس کی مثال ملتی ہے۔ وہ علم اور فن اسماء الرجال ہے جس میں رواۃ کی پوری زندگی اور حالات بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا اس صورت میں یہ کہنا کہ احادیث ہم تک پہنچنے کے ذرائع مشکوک ہیں بالکل غلط اور کم فہمی کی بات ہے۔

رہی یہ بات کہ آپ ﷺ کے زمانے میں کتابت حدیث کا رواج نہ تھا یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ اگرچہ موجودہ کتب احادیث مثلاً بخاری شریف وغیرہ بعد میں تحریر ہوئی ہیں لیکن احادیث کے مجموعہ اس سے بھی پہلے تیار ہو چکے تھے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ کی مسند امام اعظمؒ، امام احمد

بن حنبل کی مسند احمد، امام محمدؒ کی کتاب کتاب الاثار وغیرہ ان موجودہ کتب سے قبل کی ہیں اور اس سے پہلے صحابہؓ کے دور میں بھی احادیث کے صحائف اور مجموعے موجود تھے جنہیں صحابہؓ نے خود آپ ﷺ سے سن کر لکھا تھا۔ چنانچہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: ماعندنا الا هذه الصحيفة کہ ہمارے پاس اس صحیفہ کے علاوہ کچھ نہیں اور اس صحیفہ میں احادیث تھیں۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ کا تحریر کردہ صحیفہ احادیث کا تھا جس کا نام انہوں نے "الصحيفة الصحيحة" رکھا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے صحیفہ کا نام "الصحيفة الصادقه" تھا اور حضرت جابرؓ کی تحریر کردہ احادیث کے مجموعہ کا نام "صحیفۂ جابرؓ" تھا۔

لہٰذا یہ ایک حقیقت ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حدیثوں کے مجموعے وجود میں آ چکے تھے جو اب موجودہ کتب احادیث میں ضم ہو چکے ہیں۔

ایک اہم بات

ایک اہم بات یہ ہے کہ دین اسلام محض کوئی نظریہ یا فکری فلسفہ نہیں جو قرآن کی شکل میں کسی الماری یا جزدان میں محفوظ رکھا رہا ہو اور آج اسے نکالا جا رہا ہو بلکہ یہ ایک عملی دین ہے جس پر رسول اللہ ﷺ نے خود عمل کیا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس پر عمل کروایا۔ پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر عمل کیا۔ تابعین کے زمانہ میں بھی اس پر عمل ہوتا رہا۔ تبع تابعین کے زمانہ میں بھی ان پر عمل ہوا اور آج چودہ سو چوبیس سال گزرنے تک ہر نسل اس پر عمل کرتی چلی آ رہی ہے۔ لہٰذا یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ دین اسلام محض کوئی فکر یا نظریہ نہیں بلکہ عملی دین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین کے تمام اہم اصول اور فرائض و واجبات ہمیشہ سے متفق علیہ چلے آ رہے ہیں اور اس پر ہمیشہ سے عمل ہوتا چلا آ رہا ہے اور آج بھی پوری دنیا میں اس پر عمل ہو رہا ہے۔

فجر کی دو رکعت، ظہر کی چار رکعت، عصر کی چار رکعت، مغرب کی تین رکعت، عشاء کی چار رکعت۔ زکوٰۃ کی شرح ڈھائی فیصد۔ روزے ۲۹ یا ۳۰۔ حج عرفات میں۔ سب باتیں متفق علیہ ہیں آج بھی یورپ ہو یا امریکہ ایشیا ہو یا افریقہ یا آسٹریلیا سمندر، پہاڑ اور صحرا ہر جگہ آپ کو فجر کی دو رکعت ہی ملے گی اور مغرب کی تین ہی رکعت نظر آئے گی۔

یہ رسول اللہ ﷺ کی محنت اور آپ ﷺ کی امت کی محنتوں کا تسلسل ہے جس کی بنا پر دین کی ایک ایک بات بحمد اللہ نہ صرف محفوظ ہے بلکہ اس پر عمل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ لہٰذا دین صرف قرآن یا حدیث ہی کی شکل میں محفوظ نہیں بلکہ امت کے ''تعامل'' کی صورت میں بھی محفوظ چلا آ رہا ہے۔

اختلاف کا شوشہ

لوگ دین میں اختلاف کو بہت ہوا دیتے ہیں مگر وہ یہ حقیقت نظر انداز کر دیتے ہیں کہ دین کا اسی (۸۰) فیصد حصہ متفق علیہ ہے اور اختلاف بہت کم اور بہت معمولی چیزوں میں ہے۔ اس کی تفصیل بہت حیران کن ہے مگر یہاں اسے بیان کرنا مشکل ہے، لہٰذا اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ حلال رزق۔ سچائی امانت و دیانت حقوق العباد کی ادائیگی ماں باپ بیوی بچوں پڑوسیوں رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی سب متفق علیہ ہے مگر ہم انہیں ادا نہیں کرتے۔ اسی طرح جھوٹ۔ دھوکہ، سود، رشوت، چوری، بدکاری، ملاوٹ، وعدہ خلافی، غصب کے حرام ہونے میں کس کا اختلاف ہے، مگر ہم سر سے پاؤں تک ان گناہوں میں ملوث ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ علماء کے اختلاف کو ہوا زیادہ دی

گئی ہے ورنہ اگر کوئی شخص دین کے متفق علیہ حصہ پر عمل کرنا چاہے تو اس کے لئے کوئی مشکل نہیں بلکہ جنت تک کا راستہ اس کے لئے کھلا ہوا ہے اور وہ راستہ قرآن وسنت کا اتباع ہے البتہ اتنی بات ہے کہ قرآن اگر متن ہے تو حدیث اس کی شرح، قرآن اگر نظریہ ہے تو حدیث اس کی عملی شکل، قرآن اگر مجمل ہے تو حدیث اس کی تفصیل۔ لہٰذا قرآن پاک کے ساتھ حدیث شریف کو بھی تھامنے کی ضرورت ہے۔

ہاں یہ بات واضح ہے کہ قرآن حکیم کی چھ ہزار سے زیادہ آیات اور ہزار ہا احادیث کا گہرا علم رکھتے ہوئے، اجماع امت اور قیاس کے اصولوں کو مکمل طریقے سے جاننا اور پہچاننا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ محض ایک آیت یا ایک حدیث سن کر اور پڑھ کر اپنے طور پر کوئی فیصلہ کرنا بڑی جہالت کی بات ہوگی۔ چنانچہ کتب حدیث کے مطالعہ کے دوران چند باتوں کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے ورنہ آپ گمراہی اور غلط فہمی کا بآسانی شکار ہوسکتے ہیں۔

احادیث کے مطالعہ کے سلسلہ میں چند ہدایات وگزارشات

لہٰذا اس سے قبل کہ آپ حدیث شریف کی اس اہم کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ایک اصولی بات ذہن نشین کرلی جائے تا کہ احادیث طیبہ کے مطالعہ سے کسی غلط نتیجہ پر نہ پہنچیں۔ وہ اصولی بات یہ کہ عام قاری کے لئے حدیث کی کسی بھی کتاب میں کوئی حدیث پڑھ کر اس سے کسی فقہی مسئلہ کے بارے میں حتمی رائے قائم کرنا ہرگز صحیح نہیں جس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ اصول حدیث اور اصول فقہ سے قطع نظر وہ عام وجوہات جن کے لئے کسی زیادہ علم تدبر کی ضرورت نہیں درج ذیل ہیں:

۱- ایک حدیث شریف جس میں ایک واقعہ یا مسئلہ بیان کیا جارہا ہے اکثر متعدد راویوں سے مروی ہوتی ہے۔ ایک ہی کتاب کے مصنف اس حدیث کی ایک روایت جس میں اختصار ہوتا ہے باب کی مناسبت سے ایک جگہ ذکر کرتے ہیں مگر وہی حدیث دوسرے راویوں کی روایت سے نسبتاً مفصل طریقہ سے دوسرے ابواب میں مذکور ہوتی ہے۔ جب تک حدیث کے وہ سب طُرُقِ رُوات سامنے نہ ہوں آخری فیصلہ ممکن نہیں ہے۔

۲- بسا اوقات ایک حدیث، حدیث کی کسی کتاب میں مروی ہوتی ہے مگر اس میں اختصار ہوتا ہے۔ وہی حدیث دوسری مستند کتابوں میں نسبتاً زیادہ تفصیل سے موجود ہوتی ہے۔ جس سے مسئلہ اور واقعہ کی صحیح اور پوری تفصیل سامنے آتی ہے۔ اس کے بغیر حتمی نتیجہ پر پہنچنا درست نہیں۔

۳- ہوسکتا ہے کہ جو حدیث آپ پڑھ رہے ہیں وہ سند کے اعتبار سے اتنی قوی نہ ہو اور اس کے مقابلہ میں دوسری احادیث نسبتاً زیادہ قوی سند کے ساتھ مروی ہوں۔

۴- یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو حدیث آپ کے سامنے ہے وہ سند کے اعتبار سے اگرچہ عمدہ درجہ کی ہو مگر کسی آیت یا دوسری حدیث سے منسوخ یا مخصوص ہوچکی ہو۔ جب تک قرآن مجید اور تمام احادیث کا مکمل علم حاصل نہ ہو، ناسخ منسوخ اور ترجیح کا اندازہ نہیں ہوسکتا اور اس کے بغیر فیصلہ کرنا جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

۵- یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حدیث شریف کا جو مطلب آپ سمجھ رہے ہیں یا اسے پڑھ کر آپ فوراً ایک نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں وہ اس حدیث کا سرے سے مطلب ومفہوم ہی نہ ہو۔ اس کی مثالیں نہ صرف قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اکثر سامنے آتی رہتی ہیں بلکہ یہ معاملہ ہر ذومعنی اہم

تصنیف کی تشریح اور قانون کی تعبیر کے سلسلہ میں آئے دن سامنے آتا رہتا ہے۔

۶- کئی مرتبہ حدیث کا ایک خاص شان ورود ہوتا ہے اور اس حدیث پر عمل کرنے میں بھی عامل، ماحول، حالات اور وقت کی خصوصیت کو دخل ہوتا ہے جس کا فیصلہ فقہاء، مجتہدین اور صوفیائے محققین ہی کر سکتے ہیں۔ محض مطالعہ کے زور پر ہر فیصلہ کرنا اپنے آپ کو رسوائی میں مبتلا کرنا ہے۔

۷- آخری بات یہ کہ احادیث طیبہ کے اس عظیم ذخیرہ کی عام فہم مثال ایسی ہے جیسے جان بچانے والی نادر اور قیمتی دواؤں کا عظیم ذخیرہ جو انسانی زندگی کی بقا اور صحت کا ضامن ہوتا ہے۔ مگر ہر دوا ہر شخص کے لئے ہر موقع پر مفید نہیں ہوتی۔ نہ ان دواؤں سے ہر شخص کو خود اپنا علاج کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ ورنہ ایسی اجازت تو خود اس کے حق میں مہلک ثابت ہوگی جبکہ اس کیلئے ایسے طبیب حاذق کی ضرورت ہے جس کا علم و تجربہ اور فہم واضح دلائل سے ثابت ہو چکا ہو۔ اسی طرح دین و دنیا کی صلاح و فلاح کے لئے احادیث طیبہ کے اس عظیم اور انمول ذخیرہ سے استنباط کے لئے وسیع علم، عمیق تفقہ، مثالی تقویٰ و طہارت اور خداداد نور بصیرت درکار ہے۔ اس کے بغیر استنباط کی اس وادی میں قدم رکھنا گمراہی کو دعوت دینا ہے۔ اس اصولی بات کو کہ احادیث کے مطالعہ کے دوران اپنی رائے اور فہم کو حرف آخر نہ سمجھا جائے، اگر احادیث کے مطالعہ میں پیش نظر رکھا جائے تو ان شاء اللہ غلط فہمیوں اور الجھنوں سے نجات رہے گی اور اس کے نتیجہ میں احادیث طیبہ میں سے ہر حدیث ایمان کی قوت و حلاوت، روح کی پاکیزگی اور عمل میں خیر و برکت کا ذریعہ بنے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت پر ٹھیک ٹھیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں۔ جہاں تک حدیث کی مختصر اصطلاحات اور امام بخاری رحمہ اللہ کے حالات کا تعلق ہے وہ بحمد اللہ پہلے سے ترجمہ کے ساتھ شامل اشاعت ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس اشاعت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور اس کا نفع عام سے عام تر فرمائیں۔ آمین

احقر محمود اشرف عثمانی غفر اللہ

جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/۵/۱۴۲۴ھ


الجامع الصحيح
للإمام البخاري

بخاری شریف اردو (کامل)

قارئین کی سہولت کے پیش نظر بخاری شریف کی تینوں جلدوں میں موجود ابواب کی تفصیل یہاں دی جا رہی ہے تاکہ ایک نظر میں مندرجات کا اندازہ ہو سکے اور موضوع اور حدیث مبارکہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ (ناشرین)

بخاری شریف
مترجم اردو عربی

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

الجامع الصحیح للامام البخاری

جلد اول

تالیف

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ تعالےٰ ۲۵۶ھ

ترجمہ و حواشی

حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا سبحان محمود رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا قاری احمد رحمۃ اللہ علیہ

جدید تشریحی فوائد: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعۃ العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

فہرست ابواب صحیح بخاری شریف مترجم اُردو جلد اوّل

کِتَابُ الْوُضُوْءِ

دوسرا پارہ

کِتَابُ الْغُسْلِ

كِتَابُ الْحَيْضِ

تیسرا پارہ

کِتَابُ مَوَاقِیتِ الصَّلٰوۃِ

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

اَبْوَابُ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ

کِتَابُ الْعِیْدَیْنِ

كِتَابُ الْوِتْرِ

اَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

پانچواں پارہ

چھٹا پارہ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کِتَابُ الْمَنَاسِكِ

ساتواں پارہ

اَبوَابُ الْعُمْرَةِ

آٹھواں پارہ

کِتَابُ الْبُیُوْعِ

کِتَابُ السَّلَمِ

کِتَابُ الْوَکَالَۃِ

کھیتی اور بٹائی کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

اَلْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّيُوْنِ وَالْحِجْرِ وَالتَّفْلِيْسِ

كِتَابٌ فِي الْخُصُومَات

كِتَابٌ فِي اللُّقَطَةِ

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

كِتَابُ الْهِبَةِ

کِتَابُ الصُّلح

کِتَابُ الشُّرُوطِ

فہرست ابواب صحیح بخاری شریف جلد اوّل ختم ہوئی

تصحیح، ترتیب نو اور نظر ثانی کے بعد جدید ایڈیشن



عرض مترجمین

قرآن مجید جس تواتر سے ہم تک پہنچا ہے اور جس قدر یقین کے ساتھ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ یہ وہی قرآن ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے، آج دنیا کی کسی بھی الہامی و مذہبی کتاب کے متعلق اس یقین کے ساتھ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا چنانچہ ہر زمانے میں لاتعداد حفاظِ قرآن کی موجودگی اس کا بین ثبوت ہے۔ نمازوں میں اس کی قرأت کو فرض قرار دیا گیا اور رمضان کے مبارک مہینے میں پورے قرآن کے سننے کی ہدایت کی گئی اور اس کی تلاوت پر وعدۂ اجر فرما کر لوگوں کو اس کی ترغیب دی گئی۔ اس سے مقصد اگر ایک طرف کلامِ الٰہی سے محبت رکھنے والوں اور اہل اللہ کے ذوق کی تسکین کا سامان مہیا کرنا ہے تو دوسری طرف یہی چیزیں قرآن کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔

قرآن جب نازل ہوا تو اس شان کے ساتھ کہ بڑے بڑے فصیح و بلیغ اور قادر الکلام لوگوں کی زبانیں اس کے آگے گنگ تھیں اس کی تجلیات نے سبھوں کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا تھا۔ قرآن کی تحدی اور اس کے چیلنج کا جواب نہ دے سکے۔ بڑے بڑے آتش بیانوں کی شعلہ فشانیاں نارِ ابراہیم کی طرح سرد پڑ گئیں۔ اس کے کوس لمن الملک کے سامنے بڑے بڑے مدعیانِ فصاحت و بلاغت نے سپر ڈال دیئے۔ قرآن اپنے دعوے میں بالکل سچا ثابت ہوا کہ لوگ اس کے مثل نہیں پیش کر سکتے، اگرچہ ایک دوسرے کی مدد ہی کیوں نہ کریں۔ اس لئے کہ اس جیسا فصیح و بلیغ کلام کوئی نہ پیش کر سکا اور خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ ''اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ'' بھی سچ کر دکھایا۔ اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج چودہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ایک حرف و نقطہ کی تبدیلی اس میں جگہ نہ پا سکی اور قیامت تک یقیناً اس کی یہی حالت رہے گی۔

جہاں تک اس کی تعلیمات اور اس کے معنوی اثرات کا تعلق ہے اس کے متعلق اِس قدر اشارہ کافی ہے کہ یہ قرآن ہی کا کرشمہ تھا جس کے باعث بھیڑ بکریوں کے چرواہے انسانیت کے نگہبان بن گئے۔ بہیمیت اور درندگی کی پستی سے نکل کر انسانیت کے اس بلند مقام تک پہنچ گئے جس سے زیادہ بلندی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جس کتاب نے ان خانہ بدوشوں کی زندگی میں اتنا بڑا انقلاب پیدا کر دیا ہو، اس کتاب کے لانے والے کے ساتھ جو عقیدت اور والہانہ شیفتگی ہوگی وہ ظاہر ہے۔ اور آپ کے اقوال و افعال کو جو درحقیقت قرآن کی عملی تفسیر ہیں، جس طرح اپنے حافظوں میں محفوظ رکھنے کی کوشش کی ہوگی وہ محتاجِ بیان نہیں، خداوند تعالیٰ نے جس طرح اپنی کتاب کی حفاظت کا وعدہ فرمایا اسی طرح کتاب لانے والے کے اقوال و افعال کی حفاظت کا اس طرح سامان کیا کہ ہماری عقلیں اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس علم کے ایسے ایسے شائق پیدا ہوئے کہ صرف ایک حدیث کے حاصل کرنے کے لئے دور دراز ممالک کے سفر کی مشقتیں اس وقت برداشت کیں جب کہ سفر نمونہ سقر تھا اور ذرائع آمد و رفت کی وہ سہولتیں میسر نہ تھیں جو ہمیں آج حاصل ہیں۔ چونکہ ہمیں آج یہ نعمتِ بے بہا بے محنت ملی ہے اس لئے ہم اس کی صحیح قدر و قیمت نہیں پہچان سکتے۔ اور جتنی مشقتیں محدثین نے اس کی حفاظت کے لئے برداشت کی ہیں، ہم ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ ناقدر شناسوں نے اس کی

اہمیت کو اس حد تک کم کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس کا وجود و عدم برابر ہو جائے۔ ایک طرف شوق کا یہ عالم تھا دوسری طرف حافظہ کی نعمت خداداد انہیں حاصل تھی۔ چنانچہ ایسے مافوق العادت حافظین حدیث وجود میں آئے کہ ان کے واقعات سن کر عقل حیران اور ششدر رہ جاتی ہے۔ ان حفاظِ حدیث میں امام بخاریؒ کا درجہ سب سے بلند ہے۔ بچپن میں بینائی کا جاتا رہنا اور پھر والدہ محترمہ کی دُعا کی برکت سے بینائی کا عود کرنا، ابراہیم علیہ السلام کی بشارت، محمد بن ابی حاتم کا خواب دیکھنا کہ امام بخاریؒ اپنا پاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر رکھ رہے ہیں۔ حافظہ کا یہ حال کہ جس چیز کو ایک بار دیکھ لیا یا سن لیا، زندگی بھر نہیں بھولے۔

پھر ان کی تالیف صحیح بخاری کا قبولِ عام حاصل کرنا، اس کے جمع و ترتیب میں مشکلات کا پیش آنا، حزم و احتیاط کی یہ انتہا کہ کوئی حدیث بھی غسل اور دو رکعت نفل کے بغیر نقل نہیں کی۔ رواۃ کے متعلق سخت ترین شرطوں کا التزام وغیرہ ذلک ایسے امور ہیں جو کتاب اور صاحب کتاب دونوں کی اہمیت اور مقام کو واضح کرتے ہیں جن کی تفصیل کی متحمل یہ چند تعارفی سطور نہیں ہوسکتیں۔ ان امور کے پیش نظر اگر یہ کہا گیا کہ روئے زمین پر قرآنِ کریم کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں پائی جاتی، تو اس پر تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ اس کتاب کی عظمت وقدر اور اس کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اس کتاب کی متعدد شرحیں لکھی گئیں، مقدمے لکھے گئے اور کتاب ہذا کی طرف بہت زیادہ توجہ کی گئی۔

اس کتاب کی افادیت اور اہمیت کا تقاضا تھا کہ عربی جاننے والے حضرات کے ساتھ ساتھ وہ بھی اس سے فیض حاصل کریں جو صرف اردو جانتے ہیں چنانچہ متعدد حضرات نے اس کے ترجمے کئے جن میں سب سے زیادہ مستند اور قابل اعتماد ترجمہ علامہ وحید الزماں کا ہے لیکن اس کی زبان آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے کی ہے اس لئے ضرورت محسوس کی گئی کہ اس کا ایسا ترجمہ کیا جائے جو بامحاورہ بھی ہو اور موجودہ زمانے کے ادبی مذاق کے مطابق بھی ہو لیکن اتنا بڑا کام ایک آدمی کے بس کا نہ تھا اور اگر ایک آدمی کرنا بھی چاہتا تو اتنی ضخیم کتاب کے ترجمہ کے لئے ایک مدت درکار ہوتی۔ اور خواہش یہ تھی کہ کم از کم مدت میں اس کارِ خیر کو انجام دیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اشتراکِ عمل ضروری تھا۔ اس لئے ایک ادارہ کی تشکیل کی گئی اور اس کا ترجمہ شروع کیا گیا۔

ترجمہ کے سلسلے میں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ باہمی مشورے سے اس بات کی بے انتہا کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ میں یکسانیت قائم رہے۔ نفس حدیث کا ترجمہ کیا گیا ہے اور سند میں صرف راویوں کے نام بیان کئے گئے ہیں۔ حدیثیں مع سند اعراب کے ساتھ درج ہیں اور دوسری طرف اس کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔ ان کوششوں کا نتیجہ جلد اول کی شکل میں ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچا کر ہم مسرور ہیں کہ ہماری کوششیں بارآور ہوئیں اور امیدوار ہیں کہ ناظرین اس کتاب سے فیض حاصل کرتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوار کر مترجمین و ناشرین کے حق میں دعائے خیر کریں گے۔ والسلام

ابوالفتح، امجد العلی، سبحان محمود، قاری احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

خواجہ عبدالوحید مدیر اعلیٰ ماہنامہ پیامِ حق

اسلامی تمدن کی ابتداء حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک سے ہوتی ہے۔ ابتدا میں یہ تمدن صرف عرب کے ریگستان وسنگلاخ میں محصور رہا۔ لیکن پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدینؓ فدایانِ دین نے اس تمدن کو دیگر اقوام عالم کے سامنے پیش کیا۔ یہ وہ قومیں تھیں جن کو اس زمانے میں اپنے تمدن وفنون وعلوم ومعاشرت پر بہت زیادہ گھمنڈ تھا لیکن اسلامی معاشرت و تمدن کو دیکھ لینے کے بعد ان اقوام کا اس تمدن کو قبول کر لینا اور اپنے دیرینہ تمدن ومعاشرت کو چھوڑ دینا' یہ بھی اسلام کا ایک معجزانہ اثر ہے۔

اسلامی تمدن ومعاشرت کے اسباب اور اس کے منبع کہ جہاں اس سے اس کی سوت اس معجز نما اثر کے ساتھ نکل رہی تھی اس کا معلوم کر لینا صرف دو چیزوں پر منحصر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل زندگی کا نقشہ آپؐ کے اقوال اور صحابہ کرامؓ کے آثار اور حالات وسیر' یہی وہ سلسلہ ہے جو حقیقت میں روحِ اسلام ہے جس سے صرف یہی معلوم نہیں ہوتا کہ اسلامی تمدن اور معاشرت کیسی اور کیا ہے۔ بلکہ شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدسِ نفسی اور دنیا کے لئے ایک عظیم لائحہ زندگی لے کر مبعوث ہونے کا بھی پتہ چلتا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں، بلکہ احادیث وآثار وسیر کے اس قدر محفوظ ہو کر ہمارے ہاتھوں تک پہنچنے سے (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) کے وعدے کی ایفاء ہو کر اس پر مکمل مجبور ہونا پڑتا ہے کہ قرآن کریم کو کتابِ الٰہی ماننے میں دنیا کا کوئی انسان خدا کی بارگاہ میں معذور نہیں سمجھا جاسکتا۔

بعض فضلاء فرماتے ہیں کہ اذان میں، نماز میں اور دیگر اسلامی عبادات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لیا جانا یہ ایفاء (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) ہے۔ میری نظر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہء نبوت سے پہلے اور حضورؐ کے وصال تک آپ کی زندگی کے ایک' ایک گوشہ، ایک ایک پہلو (خواہ نشست وبرخاست ہو یا اکل وشرب' آپ کا چلنا پھرنا ہو یا سونا جاگنا' آپ کی شرکتِ مجالسِ اصحاب ہو یا تنہائی کی عبادت' آپ کا لین دین ہو یا معاشرتِ ازواج) کا اس محفوظ طریقہ سے (جس کی نظیر دنیا اپنے وجود سے آج تک پیش نہیں کر سکتی) ایفاء (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل نبوت کے حالات اگرچہ اس درجہ محفوظ نہیں جو بعد نبوت کے حالات کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن دیگر انبیاء علیہم الصلوت والسلام کے حالات کے مقابلہ میں رکھ کر اگر دیکھا جائے، تو یہ کہنا پڑتا ہے' "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خداوندی "يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ" کا اعلان کیا ہے اس وقت سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک ارشاد ایک زبردست قانون بنتا چلا گیا۔ یہ ہمارا ہی دعوی نہیں بلکہ مسیحی دنیا کے محققین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔

قرآنی نزول اور اس کا انضباط اور تحفظ اور اس سلسلہ میں مسلمانوں کی احتیاط اور شیفتگی اسلام کے دین کامل ہونے کی ایک کامل دلیل ہے۔ وہ ہزار ہا صحابہؓ جن کی قوت حافظہ کی نظیر ملنا مشکل ہے' جو اور دیگر صفات کے ساتھ قدرت نے انہیں مخصوص طور پر عطا فرمائی تھی' وہ اپنے محبوب نبیؐ کے نہ صرف وہ الفاظ جو آپؐ وحی کے نزول کے بعد فرماتے تھے بلکہ وہ الفاظ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً اصلاحِ مسلمین کے لئے ارشاد فرماتے تھے' ذوق اور شوق سے سن کر اس طرح حفظ کر لیتے تھے جیسا کہ ان کے دلوں پر کسی نے کندہ کر دیا ہو۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک ان کے قلوب پر ہدایاتِ الٰہیہ نقش کرنے کا وہ آلہ تھی کہ جس کے نقش نہ مٹنے والے ہوتے تھے۔

اس غیر معمولی تعشق کا یہ نتیجہ ہے کہ آج حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں اقوال کے مجموعے ہمارے ہاتھوں میں موجود ہیں اور ہزاروں اعمال کے آئینے ہماری نظروں کے سامنے بصورتِ احادیث دیکھے جا رہے ہیں۔ اگرچہ نفس پرست افراد نے اِن پاک اقوال میں اپنے خیالات کو خلط ملط کرنے کی بھی بہت کوشش کی۔ مگر جس طرح جواہرات اور کانچ مخلوط ہونے پر جواہرات اپنے آپ بولتے ہیں اسی طرح احادیثِ صحیحہ کو جوہریانِ حدیث کی نظریں دور سے دیکھ کر پہچان جاتی ہیں۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جب اسلام کے لئے قانونی شکل میں قرآن کریم، ایک کامل اعجاز والی کتاب موجود تھی تو پھر ایسی صورت میں احادیث کی کیا ضرورت پیش آتی ہے؟ مگر ایسا خیال کر لینا ایک سخت غلط فہمی ہی نہیں' بلکہ انتہائی درجہ کی کج روی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے بزرگ و برتر نے "نقلِ وحی کا آلہ" محض (لاؤڈ اسپیکر) بنا کر معبوث نہیں فرمایا تھا۔ بلکہ آپ کی ذاتِ گرامی کو من وجہ شارح قوانین کتاب اللہ و من وجہ مقنن قوانینِ اسلام بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ دنیا میں کوئی قانون ایسا نہیں کہ جس کی شرح وبسط کی ضرورت نہ ہو۔

کیا موجودہ خود ساختہ قوانین میں مفصلہ مقررہ دفعات موجود نہیں ہوتیں؟ اور باوجود سمجھ میں آنے والی عبارات کے ۲ ایڈووکیٹ ۲ بیرسٹر عدالت میں کھڑے ہو کر ایک دوسرے کے مخالف ایک ہی دفعہ میں اپنا اظہارِ خیال نہیں کرتے جو ایک دوسرے کے بالکل متضاد ہوتے ہیں؟ تو جس طرح موجودہ قوانین کی عبارتیں صاف سلجھی ہوئی ہونے کے باوجود قابلِ تشریح اور توضیح ہوتی ہیں' تو قرآن کریم جو کتابِ الٰہی قانونِ خداوندی ہے بندوں کو اس کے سمجھنے کے لئے کسی تشریح' تفصیل اور تفسیر کی ضرورت ہونا کس طرح قابل تعجب و اعتراض ہو سکتا ہے؟ البتہ خدائے تعالٰی کے قانون کو سمجھنے کے لئے (نعوذ باللہ) کوئی دوسرا خدا ہوتا، تو شاید کسی توضیح کی ضرورت نہ پیش آتی۔ مگر یہاں تو یہ شکل ہے کہ منزلِ قانون ربّ العالمین ہے' اور اس کو سمجھنے والے مربوبین ہیں۔ بندہ کا علم اور سمجھ معبود کے مقابلے میں اتنی حقیقت بھی نہیں رکھتا، جتنی کہ سوئی کا پانی جو سمندر میں ڈال کر نکال لی جائے۔

اسی لئے نزولِ قرآن کے وقت ضرورت اس کی داعی ہوئی کہ جو زبانِ مطہّر، خداوند تعالٰی کا کلام بیان کرے' وہی زبان مبارک ساتھ ساتھ اس کی تشریح' توضیح اور تفصیل بھی کرتی چلی جائے "لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖo اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗo فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ o ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ" (ترجمہ) "اپنی زبان کو تیزی سے حرکت نہ دیجئے تاکہ (قران) جلد یاد کر لیں۔ یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اس کو (تمہارے سینے) میں جمع کر دیں اور زبان سے پڑھا دیں جس وقت (جبریلؑ) پڑھ چکیں تو آپ اس کے بعد پڑھیں۔ اس کے بعد کھول کر

بتلانا بھی ہمارے ذمے ہے۔"

چنانچہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھول کر بتلایا جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت کو توضیح کے ساتھ مشکل مقامات کھول کر بتاتے جاتے "وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ" "ہم نے آپ کی طرف ذکر نازل فرمایا' تا کہ آپ وضاحت و تفصیل کے ساتھ لوگوں کے سامنے اس چیز کو پیش کر دیں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے"۔

اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم کے الفاظ کے معانی و مطالب ناقابل فہم عام نہیں ہیں۔ لیکن باوجود اس کے تشریح اور تفسیر کی بھی شدید ضرورت ہے۔ عامۃ الناس الفاظ قرآنِ کریم کے معانی ضرور سمجھ سکتے ہیں' لیکن ان معانی کے لئے بھی معانی ہیں جن کا سمجھنا بذریعہ تشریحِ الٰہی (جو بتوسل رسول ہوا کرتی ہے) ہو سکتا ہے' اس کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لئے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس کی تفسیر نہ فرماتے تو یقیناً قرآن مجید کی روحانیت اور قوانینِ الٰہیہ کی منشاء الٰہیہ پر پردے پڑے رہتے۔

چنانچہ احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی ایک شرح ہیں' جو ہم کو خداوندی مطالب کا پتہ بتاتی ہیں جو بغیر احادیث کے ہماری سمجھ میں آنا ناممکن تھا۔

اگر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ناقلِ وحی سمجھ لیا جائے تو درحقیقت یہ شانِ نبوّت کی سخت توہین ہے' کیوں کہ ایسی صورت میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بالکل اس آلہ کی ہو گی جو آواز یا کلام کو ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کر دے' جس میں نہ خود احساس ہو، نہ زندگی کے آثار، اور ایسی صورت میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء ؑ کو جو مصائب اور تکالیف اٹھانا پڑیں' ان کی کوئی وجہ ہی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کیونکہ اگر ایک شخص ٹیلی فون پر کسی دوسرے شخص سے گفتگو کرے اور اس گفتگو میں ایک دوسرے کے سامنے ایسے امور پیش کرے جو دوسرے کے نفس کو کسی طرح گوارہ نہ ہوں' بلکہ اشتعال انگیز ہوں تو ایسی صورت میں مشتعل شخص ٹیلی فون کے آلے یا اس کے تاروں پر حملہ کر کے ان کو توڑنے' کچل دینے کی کوشش نہیں کرے گا اور نہ ہی اس آلہ وغیرہ کی تخریب و تباہی سے اس شخص کو کوئی فائدہ حاصل ہو گا۔

لیکن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو براہِ راست طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں اور ہر زمانے میں مخالفین نے صرف ایذا رسانی ہی پر کفایت نہ کی' بلکہ قتل و غارت تک نوبت پہنچی۔ یہ صرف اس لئے کہ عالم نے رسولوں کو معمارِ شریعت تصوّر کیا اور کسی نے بھی ان مقدس ہستیوں کو محض آلہ تصوّر نہ کیا۔

اس سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت محض وحی کو اِدھر سے اُدھر منتقل کرنے کی ہی نہ تھی' بلکہ آپ کو دنیا کی اصلاح اور جدید تمدنِ الٰہیہ قائم کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا جس کے لئے حضورِ انورؐ کے ارشادات و اعمال کا دنیا کے سامنے آنا ضروری اور لازمی امر تھا۔

چنانچہ اسلامی تمدن کا جس نے مشرق و مغرب' جنوب و شمال کے کروڑوں انسانوں کے قلوب کو اپنی طرف کھینچ لیا پورا پورا پتہ ملتا ہے۔ انسانیت اور عبودیت کے تنزل و ترقی کے تمام اسباب کا ایک مبصر، احادیث کے دفتر میں اچھی طرح پتہ لگا سکتا ہے۔

قوموں کے تنزل کے اسباب علیحدہ بیان فرما دیئے گئے ہیں اور ترقی کے سامان علیحدہ، تھوڑا سا غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے

کہ جتنی قومیں عروج کو پہنچیں اور جن کا نام صفحۂ ہستی سے مٹ گیا' ان دونوں کے وہی اسباب تھے جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالتفصیل بیان فرمائے ہیں اور جن کا تذکرہ قران مجید نے اپنے طرز میں بیان فرمایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ شکل گفتگوئے انسانی اس کی وضاحت فرمادی۔ یہ حضورؐ کے ارشادات ہی کا طفیل ہے کہ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ 'انسان کیوں کر انسانیت کے انتہائی مدارج پر پہنچتا ہے؟ اس میں اولوالعزمی اور اخلاقی جرات کیوں کر پیدا ہو سکتی ہے؟ طاقت و محبت کسے کہتے ہیں؟ عبادات اور معاملات کا باہم کیا تعلق ہے؟ قومی زندگی اور انسانی زندگی میں کیا فرق ہے؟ تعلیم اور تربیت کس طرز پر اور کس طرح ہو؟ بچوں' بوڑھوں' جوانوں' رشتہ داروں' بزرگوں' دوستوں سے ارتباط اور ان کے باہمی اتار چڑھاؤ، دشمنوں سے بہترین سلوک کرنے کے بہترین نتائج جس طرح کہ آپ کے ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں آج تک دنیا اس درجہ میں پیش نہ کر سکی' اور نہ انشاءاللہ تعالیٰ پیش کر سکے گی۔

☆-☆-☆-☆-☆-☆-☆-☆-☆-☆

تدوین احادیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کا نام حدیث ہے اور جو بذریعہ جبریل جلی طور پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، وہ قرآن مجید ہے۔ جس وحی کے الفاظ اور معانی و مطالب دونوں بذریعہ فرشتہ علے الاعلان والظہور نازل ہوں، اس کو وحیِ جلی اور وحی متلو کہتے ہیں اور یہی قرآن کریم ہے۔

اور جس وحی کے صرف معانی و مطالب رسولؐ کے قلب پر نازل ہوں یا بذریعہ فرشتہ سرًا پہنچائے جائیں اور الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خود اپنے ہوں، اس کو حدیث، وحی خفی اور وحی غیر متلو کہتے ہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء نبوت اور اسلام کی ابتداء اشاعت کے موقع پر قرآن کریم کا نزول متواتر ہو رہا تھا۔ قرآن کریم کی حفاظت جتنی زیادہ اہم تھی، کوئی دوسری چیز اتنی اہم نہ تھی، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس قرآن کریم کی آیات کو بڑے اہتمام کے ساتھ لکھا دیا کرتے۔ اور اس سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے حضرت زیدؓ کاتبین وحی میں مشہور و معروف صحابی ہیں۔ اور اسی کلام اللہ کی حفاظت کے پیش نظر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابتِ حدیث کو روک دیا تھا۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ قرآن کریم کی آیات کے ساتھ احادیثِ نبویؐ کے الفاظ خلط ملط ہو جائیں۔ لیکن اس کے باوجود بعض صحابہؓ نے احادیث کی کتابت کا کام انجام دے دیا تھا۔ لیکن وہ مخصوص طور پر ان حضرات کے ہاتھوں میں محفوظ طریقہ پر لکھا ہوا تھا اور اس کی عام اشاعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے احادیث کا ذخیرہ بہ شکلِ کتابت جمع کیا تھا، جس کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی اور اس مجموعہ کا نام صادقہ رکھا تھا۔ (ماخوذ از اصابہ، طبقات ابن سعد، ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ احادیث دیت کے متعلق جمع کی تھیں جو آپ اپنی تلوار کے میان میں رکھتے تھے (ابوداؤد، الحدود) حضرت انسؓ نے کچھ احادیث جمع کی تھیں۔ (بخاری، تدریب الراوی)

فتح مکہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ فرمایا تھا۔ ابو شاہ یمنی صحابی نے اس کی کتابت کی خواہش ظاہر کی۔ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا اکتبوا لابی شاہ (ابو شاہ کے لئے لکھ دو) (ابوداؤد، کتاب المناسک، بخاری، کتاب العلم)

ابو بکر بن حزم رضی اللہ عنہ سے والیٔ بحرین کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے احکامِ صدقات تحریر کرا کے ارسال فرمائے تھے جس کو "کتاب الصدقہ" کہا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے حکام کو آں حضرتؐ نے زکوۃ و صدقات کے احکام بصورتِ تحریر ارسال فرمائے تھے۔ (دار قطنی و مسند احمد بن حنبلؒ)

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھائی ہوئی ایک تحریر تھی جس میں مردہ جانوروں کے متعلق احکام تھے۔ (معجم طبرانی)

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور انورؐ نے نماز' روزہ' زکوۃ اور شراب وغیرہ کے متعلق کچھ ارشاد تحریر کرائے تھے (معجم طبرانی)

دوسری طرف یہی صحابہ کرامؓ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی احادیث مبارکہ کے روایت کرنے میں محتاط بھی ایسے ہی تھے جیسا کہ حدیث کو محفوظ کرنے اور ایک دوسرے تک پہنچانے اور حاصل کرنے کے شائق تھے' بلکہ عاشقِ احادیث تھے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے دادی کی میراث کے متعلق حدیث بیان کی' تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گواہ لاؤ' کسی اور نے بھی یہ سنا ہے؟ چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے اس حدیث کی شہادت دی' تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وہ حدیث قبول فرمائی۔ (ابوداؤد)

اسی طرح انہیں صحابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اسقاطِ حمل کے واقعہ میں حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک حدیث بیان کی اور جو ابوحدا ابن سلمہؓ کی تصدیق کے بعد قبول کی گئی۔

ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ تین بار اجازت طلب کی' اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو واپس چلے آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد آپ کو بلا کر واپسی کی وجہ معلوم کی' تو انہوں نے کہا، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تین مرتبہ اجازت طلب کرو' اگر اس کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو واپس چلے آؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہاری اس حدیث کی شہادت کون دے گا؟ شہادت لاؤ۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے اس کی شہادت دی۔ تب حضرت عمرؓ نے قبول کیا اور حضرت ابو موسیٰؓ سے فرمایا کہ میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ آپ میری نظر میں متہم تھے یا آپ کی صداقت پر مجھے کوئی شبہ تھا۔ بلکہ صرف اس لئے کہ لوگ جھوٹی روایت کرنے پر دلیر نہ ہو جائیں۔ یہ بیان کرنے کے باوجود حضرت ابی بن کعبؓ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ سیدنا عمرؓ! رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اصحابؓ کی جان پر وبال نہ بنو۔ (ابوداؤد)

امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث کی روایت میں احتیاط کرنے کی ایک اور وجہ یہ بیان کی ہے۔ فرمایا "اِنَّکُمْ لَتُحَدِّثُوْنَ عَنْ غَیْرِ کَاذِبِیْنَ وَلَا مُکَذِّبِیْنَ وَلٰکِنَّ السَّمْعَ یُخْطِئُ" "یعنی نہ تم جھوٹے ہو نہ جھوٹوں سے نقل کرتے ہو لیکن کبھی کان غلطی کر جاتے ہیں۔" (مسلم)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ایک حدیث عذابِ قبر کے متعلق سن کر حضرت عائشہؓ نے فرمایا: "اَمَا اَنَّهٗ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّهٗ نَسِیَ اَوْ اَخْطَأَ" "انہوں نے جھوٹ نہیں بولا' بلکہ بھول گئے یا (سننے میں) غلطی کی۔ (مسلم)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے حضرت امّ المومنین عائشہؓ سے ایک روایت کی۔ حضرت عائشہؓ نے ایک سال کا وقفہ دے کر پھر ان سے وہی حدیث دریافت کی۔ انہوں نے بالکل اسی طرح بیان کی جس طرح پہلے بیان کی تھی۔ تب امّ المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ "خدا کی قسم عبداللہؓ کو فرمانِ رسولؐ یاد رہا۔" (بخاری)

حضرت فاطمہ بنتِ قیس نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ایک فیصلہ طلاق کے بعد سکونت و عدّت کے سلسلہ میں بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "ہم خدا کی کتاب کو ایسی عورت کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتے جس کے متعلق ہم کو

معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھایا بھول گئی یا غلط سمجھی۔" (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کوئی حدیث بیان کرتا تو آپ قسم لیتے۔ (ابوداؤد)

اسی طرح کے اور واقعات بکثرت ہیں۔ جب ہم ان دونوں پہلوؤں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا حدیثِ نبویؐ پر عمل تھا اور روایت بھی کرتے تھے۔ احادیث کو تحریری شکل میں جمع بھی کیا تھا اور روایتِ حدیث میں محتاط بھی تھے۔ جو حقیقت میں اسلامی سیاست کا مقتضی تھا اور ان لوگوں کے حالات کے پیش نظر تھا جو آئندہ قرون میں آنے والے تھے جن کے حالات کے متعلق رسولِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کے سامنے پیشین گوئیاں فرمائی تھیں۔

ایک طرف خلفائے راشدینؓ و اکابرین صحابہؓ کے پیش نظر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تھا "بَلِّغُوا عَنِّی وَلَوْ آيَةً" "مجھ سے پہنچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو" اور دوسری طرف یہ فرمان بھی سامنے تھا "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" "جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔" آج نفس پرست صرف ایک ایسے پہلو کو عامۃ الناس کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جو حضراتِ صحابہ کرامؓ کی احتیاط پر مبنی تھا اور انہیں واقعات کو صرف نقل کردیتے ہیں۔ چونکہ عامۃ النّاس دین پر وسعتِ نظری سے محروم ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کو اپنے مقصد میں کامیابی ہوتی ہے۔

حالانکہ حدیث کے ناقابلِ اعتبار ہونے میں گزشتہ مذکورہ واقعات کو نقل کرنا بھی بذریعہ روایت حدیث ہے۔ یہ واقعات بھی احادیث میں منقول ہیں۔ گویا ردِ حدیث بالحدیث ہو رہا ہے۔

اس ذیل میں یہ بھی ضروری محسوس ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا روایت بالحدیث کے متعلق جو شغف اور عشق تھا اس کے کچھ واقعات بھی ہدیہ ناظرین کردیئے جائیں۔

حضرت عمرؓ مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر مقام عوالی میں رہا کرتے تھے' اس لئے ضروریات زندگی کے تحت روزانہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر نہ ہو سکتے تھے انہوں نے حضورِ اکرمؐ کے روزانہ کے اقوال وافعال پر اطلاع پانے کی یہ تدبیر کی تھی کہ ایک دن خود حاضر ہوتے اور ایک دن اپنے ہمسایہ حضرت عتبان بن مالکؓ کو بھیج دیتے۔ وہ جو کچھ سنتے اور دیکھتے، حضرت عمرؓ سے بیان کردیتے۔ (بخاری کتاب العلم)

ایک صحابی ایک روز نماز پڑھ رہے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضورؐ نے ان سے کچھ فرمایا جس کو دوسرے لوگ نہ سن سکے۔ جب وہ حضورؐ کی خدمت سے واپس ہوئے تو صحابہ کرامؓ نے ان کو چاروں طرف سے حضورؐ کا ارشاد مبارک معلوم کرنے کے لئے گھیر لیا۔ (ابن ماجہ)

قصاص کے سلسلہ میں حضرت فضالہ بن عبید کو حدیث معلوم تھی۔ جب حضرت جابر بن عبداللہ کو معلوم ہوا کہ فضالہؓ قصاص کے متعلق حدیث کے عالم ہیں تو سینکڑوں کوس کا سفر کر کے مصر پہنچے' اور حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی۔ (ابوداؤد کتاب الترجل حسن المحاضرہ)

حضرت ابوہریرہؓ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرتے' حضور انورؐ ان کو ہر واقعہ کا جواب مرحمت فرماتے ایک

مرتبہ حضورؐ نے فرمایا کہ "ابوہریرہؓ! تم حدیث معلوم کرنے پر بڑے حریص ہو۔" (بخاری)

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابن عباسؓ کی خالہ تھیں۔ حضرت ابن عباسؓ اکثر شب کو صرف اس لئے ان کے یہاں رہا کرتے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتِ شب کی کیفیت معلوم کریں۔ (ابوداؤد وغیرہ)

اقوال وافعال تو بڑی چیز ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرکات وسکنات، ارشادات کو بھی بڑی جانفشانی وشغف قلبی کے ساتھ محفوظ کیا۔ حضرت اعز مزنیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک مرتبہ شمار کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں سو مرتبہ استغفار کیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ نے رات کو تین حصوں پر تقسیم کیا تھا۔ ایک تہائی میں عبادت کرتے' ایک تہائی میں آرام کرتے اور ایک تہائی شب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد کرتے۔ (مسند دارمی)

یہ وہ واقعات ہیں جن کا انکار کرنا ایسا ہی دشوار ہے' جیسا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود ذی مسعود سے۔

ابتداء مضمون میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ احادیثِ نبویؐ کا سلسلہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں بھی تحریری شکل میں آ چکا تھا۔ اور بعض ابحاث کے متعلق صحابہ کرامؓ کے پاس صحیفے موجود تھے۔ البتہ کتاب کی شکل اور تفصیل' ابواب وفصول کا طریقہ اختیار نہیں کیا گیا تھا اور اس تحریری ذخیرے کی اشاعت قرون مابعد کی طرح عمل میں نہیں لائی گئی تھی۔ جس کی ایک وجہ تو وہی ہے جو اوپر ذکر کر دی گئی کہ حضورِ انورؐ نے قرآن کریم کی کتابت کی طرح احادیث کی تدوین سے صرف اس لئے منع فرمایا تھا کہ قرآنِ کریم میں خلط واقع نہ ہو۔ دوسرے یہ بھی کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں میں موجود ہونا ان کے لئے کافی تھا اور تدوین حدیث کی طرف اتنی توجہ کی ضرورت نہ تھی۔ یہ ایک نفسیاتی چیز ہے کہ جب تک ایک برگزیدہ ہستی دنیا میں بقیدِ حیات ہوتی ہے تو اس کے اقوال وافعال کے ضبطِ تحریر میں لانے کی چنداں ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اور معتقدین کی توجہ اس کی سیرت کی تحریری تدوین وضبط کی طرف نہیں ہوا کرتی۔ کیوں کہ اس کا حسّی منظر پیشِ نظر ہوتا ہے۔ اگر بہ نظر غائر وانصاف دیکھا جائے تو اس ہستی کا وجود ہی اس امر سے مانع ہوتا ہے کہ اس کے اقوال وافعال وغیرہ کی تدوین کی جائے۔ یہ ایک قدرتی امر ہے چنانچہ مابعد کے زمانے میں بزرگانِ دین کے حالات اور اقوال بھی اسی وقت ضبطِ تحریر میں آئے' جب کہ وہ دنیا سے روپوش ہو گئے۔ زندگی میں خود انسان کا وجود ہی اس کی یادگار ہوتا ہے اس لئے کسی دوسری یادگار کی ضرورت نہیں رہتی۔ اتباع کے لئے خود اس کی موجودہ ہستی بنفس ظاہری سامنے ہوتی ہے اس لئے اقوال وافعال اور اعمال کو تحریر وتدوین میں لاکر اتباع کرنے کا تصور ہی پیدا نہیں ہوتا۔

قرونِ ثلاثہ

حضور انور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے "خیر القرون قرنی ثمّ الّذین یَلُونھم ثُمّ الّذِین یلونھم" (تمام زمانوں میں میرا زمانہ بہترین ہے، پھر اس کے بعد والے، پھر اس کے بعد والے) اس طرح تین صدیوں کو "خیر القرون" کہتے ہیں۔ سلفِ صالحین نے قرن اول آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ۱۱۰ھ تک مقرر کی ہے اور قرن دوم (دوسری صدی) ۱۱۱ھ سے ۱۷۰ھ تک اور تیسری صدی ۱۷۱ھ سے ۲۲۰ھ تک، پہلی صدی عہدِ رسالت وعہدِ صحابہ کہلاتی ہے۔

دوسری صدی عہدِ تابعین ہے، تیسری صدی عہدِ تبع تابعین ہے۔ قرنِ ثالث کے متعلق اگرچہ اختلاف ہے۔ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے قرنِ ثالث کی مدت ۳۶۰ھ تک بیان کی ہے، لیکن اگر متفق علیہ چیز کو لیا جائے تو ۲۲۰ھ ہجری تک قرنِ ثالث ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ علوم شرعیہ کی تدوین و تکمیل جو کچھ ہوئی ہے وہ قرونِ ثلاثہ ہی کے حاملان دین کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ان ہی قرون کے بزرگوں کو سلفِ صالحین کہا جاتا ہے۔ انہیں کے افعال واقوال واعمال لائق حجت سمجھے گئے ہیں کیونکہ قرونِ ثلاثہ کے بعد کے لئے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا "ثمّ یفشو الکذب"۔۔۔۔۔ (پھر جھوٹ پھیل جائے گا)۔

چنانچہ قرنِ اول کے دو حصہ ہیں۔ ایک وہ جس میں خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک دنیا میں رونق افروز تھی۔ اس حصہ میں احادیث کا معرضِ تحریر میں ہونا سابق میں بیان کیا جاچکا ہے اور یہ بھی بتایا جاچکا ہے کہ یہ ذخیرہ خواہ موجودہ کتب کی صورت میں نہ سہی لیکن خاص خاص مسئلوں کی صورت میں صحیفہ کی شان سے موجود تھا۔ دوسرا حصہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو آخر صدی (قرنِ اول) ہے اور زمانہ خلافتِ راشدہ ہے۔ اس زمانے میں احادیث کا چرچا اور ان کی روایت پہلے حصہ کی نسبت سے زیادہ ہوگئی تھی اور تدوینی شکل میں کسی قدر آگیا تھا۔ چنانچہ موطا امام مالک، امام مالک بن انسؒ کی تصنیف ہے۔ امام صاحبؒ ۱۳۰ھ سے ۱۴۰ھ تک اس کی تصنیف میں مشغول رہ کر ۱۴۰ھ میں فارغ ہوگئے تھے۔ لہٰذا یہ کہہ دینا کہ 'تدوین حدیث ۲۰۰ھ کے بعد ہوئی' بالکل غلط ہے امام صاحبؒ نے ایک لاکھ احادیث سے انتخاب کے بعد اس کتاب کو مرتب کیا۔ موطا میں (۶۰۰) حدیثیں صحیح مسند ہیں (۲۲۲) مرسل، باقی موقوف ہیں۔ اور (۲۸۵) اقوالِ تابعین (یعنی فتاویٰ) ہیں:

اس کے بعد قرنِ ثانی میں ۲۰۰ ہجری سے قبل ۱۸۱ ہجری میں ابن ابی الدنیا نے "کتاب الدعا" مرتب کی۔ اسی طرح "کتاب الخراج" مصنفہ امام ابو یوسفؒ۔ مسند موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور "موطا امام محمد" وغیرہ کتب ہیں۔

قرن ثالث میں جو کتب حدیث مدوّن ہوئیں وہ آج تک ہمارے اندر موجود ہیں اور انہیں سے آج تک تمام عالمِ اسلام مستفیض ہو رہا ہے۔ چنانچہ ابو عثمان سعید بن منصور (المتوفی ۲۲۹ ہجری) نے سنن سعید بن منصور تالیف کی۔ اس کتاب میں "ثلاثیات"[1] بہ کثرت ہیں۔

طبقات ابن سعد اسی قرن کی تصنیف ہے جو اسماء الرجال میں ہے۔

مسند امامِ احمد بن حنبل۔ اس کتاب میں سات سو صحابہؓ کی احادیث مروی ہیں، یہ تیس ہزار حدیثیں ہیں، اور یہ ساڑھے سات لاکھ حدیثوں کا انتخاب ہے۔

اسی قرن میں "صحیح بخاری شریف" وجود میں آئی۔

☆ (۱) "ثلاثیات" محدثینؒ کی اصطلاح میں تین واسطوں والی احادیث کو کہتے ہیں۔ یعنی جو حدیثِ رسولؐ صرف تین رُواۃ کے واسطے سے پہنچی ہو۔ ۱۲

اقسامِ حدیث

سب سے پہلے حدیثِ نبوی کی دو (۲) قسمیں مقرر کی گئی ہیں: مقبول[۱] و مردود[۲]

۱: مقبول' وہ حدیث ہے جس کو بہ اعتبار روایت و درایت ائمہ نے قابلِ حجت قرار دیا ہو۔

۲: مردود' وہ حدیث ہے جس کو ائمہ نے بہ اعتبارِ روایت و درایت نا قابلِ حجت ٹھہرایا ہو۔

خبر مردود چونکہ قابل حجت نہیں۔ اس لئے اس کے دیگر اقسام سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف حدیثِ مقبول کے اقسام بیان کر دینا مناسب ہو گا۔ اگرچہ یہ اقسام حدیثِ مردود میں بھی نکل سکتے ہیں۔ چنانچہ حدیثِ مقبول کی پھر تین (۳) قسمیں ہیں: قولی' فعلی اور تقریری۔

الف۔ قولی: وہ حدیث جو صحابیؓ قول رسولؐ کی شکل میں اس طرح بیان کرے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا۔

ب۔ فعلی: وہ حدیث کہ صحابیؓ نقل کرے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس طرح کیا۔

ج۔ تقریری: وہ حدیث جس میں صحابیؓ یہ بیان کرے کہ میں نے یا فلاں شخص نے حضورؐ کے سامنے ایسا ایسا کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا۔

خلاصہ یہ کہ جس حدیث میں قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نقل کیا گیا ہو وہ قولی ہے اور جس میں آپ کا فعل نقل کیا گیا ہو وہ فعلی ہے اور جس میں کسی صحابیؓ کے کسی فعل کا حضورؐ نے انکار نہ فرمایا ہو وہ تقریری ہے۔

پھر ان تینوں قولی، فعلی اور تقریری کی دو دو قسمیں ہیں: صریحی، حکمی۔

۱: صریحی: جس حدیث میں صاف صاف لفظوں میں یہ کہہ دیا گیا ہو کہ "حضور نے فرمایا ہے" یا "کیا ہے" یا "فلاں کے فعل کا انکار نہ کیا۔"

۲: حکمی: وہ حدیث ہے کہ جس میں قول و فعل اور تقریر کی نسبت صاف طور پر واضح الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ کی جائے۔ بلکہ صحابیؓ رسول، حدیث میں جو امور نقل کر رہا ہے وہ ایسے ہیں کہ سوائے رسولؐ اور پیغمبر کے دوسرا نہیں بتا سکتا۔ جیسے احوال قیامت یا علامات قیامت یا واقعات انبیاء جو قرآنِ کریم سے ملتے جلتے ہیں۔ جن میں ایسی علامت نہ ہوں جن سے یہ معلوم ہو کہ بنی اسرائیل (یہود) کی کتاب سے لئے گئے ہیں۔

اس کے بعد حدیث کی شہرت اور عدم شہرت کے اعتبار سے دو (۲) قسمیں ہیں: متواتر اور احاد

۱: متواتر' وہ حدیث ہے جس کو اتنے آدمی نقل کریں کہ اتنی تعداد کا جھوٹ بولنا محال ہو۔ ان کی تعداد میں محدثین کا اختلاف ہے۔

۲: احاد' وہ حدیث جس کے نقل کرنے والوں کی تعداد متواتر کی تعداد سے کم ہو۔ اس کو خبر واحد بھی کہتے ہیں۔ ایسی احادیث کے مقبول ہونے میں یہ شرط ہے کہ اس کے راوی (نقل کرنے والے) اعلیٰ درجہ کے ثقہ' دیندار قوی الحافظہ' عابد' متقی اور بہترین خلائق ہوں۔

احادیثِ احاد کے راوی چونکہ ابتدائی سلسلہ میں تعداد میں کم ہوتے ہیں اسی وجہ سے یہ متواتر کے درجہ سے گر جاتی ہے۔ لہذا اگر یہ کمی

صرف ابتداء میں ہو اور اس کے بعد اس کے راوی اتنی کثرت سے ہو گئے ہوں کہ جو متواتر کی حد تک پہنچ گئے اور آخر تک اتنی کثرت سے نقل ہوتی رہی تو اس کو حدیث مشہور کہتے ہیں یہ احاد کی قسموں میں اعلیٰ درجہ کی حدیث ہے۔
اور اگر ابتداء میں بھی تعداد کم تھی اور آخر تک دو (۲) سے زائد نہیں ہوئی تو اس کو عزیز کہتے ہیں اور اگر کسی حدیث کی سند میں صرف ایک ہی راوی ہے اور وہی راوی تمام طریقۂ اسناد میں لوٹ لوٹ کر آتا ہے۔ ایسی حدیث کو غریب کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام ''فرد'' بھی ہے۔
اس طرح احاد کی تین قسمیں ہو گئیں: مشہور۔ عزیز' غریب (فرد)
حدیث فرد کی بھی دو قسمیں ہیں: فرد مطلق، فرد نسبی
۱: صحابیؓ سے نقل کرنے والا صرف ایک ہے تو فرد مطلق کہا جائے گا۔
۲: صحابیؓ سے نقل کرنے والے زائد ہیں' ان سے نیچے صرف ایک ہے تو فرد نسبی کہا جائے گا۔
احادیث احاد کی قسم مقبول کی کچھ اور بھی قسمیں ہیں۔
صحیح' حسن' صحیح لذاتہ' صحیح لغیرہ' حسن لذاتہ' حسن لغیرہ۔
۱: **صحیح**' جس کی سند کے تمام راوی متدین' متشرع' جید الحفظ' ضابط' عادل اور ثقہ ہوں۔ اس کی سند میں کوئی علت و شذوذ نہ ہو اور سند متصل (مسلسل) ہو۔
۲: **حسن**' صحیح کی طرح اس کے راوی بھی ہوں' صرف صفتِ ضبط میں اس سے کمزور ہوں۔
۳: **صحیح لذاتہ**' جس کے راوی اعلیٰ درجہ کے ہوں اور معلل و شاذ نہ ہو۔
۴: **صحیح لغیرہ**' جس کے راوی صحیح لذاتہ سے کچھ کم درجے کے ہوں اور سند متصل ہو شاذ نہ ہو۔
۵: **حسن لذاتہ**' جس کے راوی صحیح کی دونوں قسموں سے صفتِ ضبط میں کم درجہ کے ہوں۔
۶: **حسن لغیرہ**' جس کے راوی حسن لذاتہ سے کم درجہ کے ہوں۔ مگر متعدد سندوں سے منقول ہو۔
۷: اگر کوئی ثقہ راوی کسی ایسے راوی کے خلاف مضمون کی روایت کرے جو اس راوی سے درجہ میں بلند ہے تو اس راوی کی حدیث کو شاذ کہا جاتا ہے اور اس علت کا نام شذوذ ہے۔ اور اس کے مقابل راوی کی حدیث کو محفوظ کہیں گے۔ اس لحاظ سے مزید دو قسمیں ہوئیں: شاذ' محفوظ
اسی طرح حدیث احاد میں ذیل کے مختلف اقسام مختلف اعتبار سے مقرر کئے گئے ہیں۔
منکر' معروف' متابع' شاہد' محکم' مختلف الحدیث' ناسخ و منسوخ' متوقف فیہ۔
۱: **منکر**' کوئی ضعیف راوی کسی قوی اور اعلیٰ راوی کے خلاف نقل کرے۔
۲: **معروف**' مقابل قوی راوی کی حدیث۔
۳: فرد حدیث کے راوی جس کے متعلق گمان تھا کہ اس کی روایت صرف اسی نے کی ہے۔ اس کا کوئی دوسرا موافق مل جائے تو اس حدیث کو متابع کہتے ہیں۔

۴: **شاہد**' اگر کسی صحابی کی روایت کے لئے کوئی اور حدیث ایسی دوسرے راوی صحابی سے مل جائے جو پہلے صحابی کی تائید کرتی ہو تو اس کو شاہد کہتے ہیں۔

۵: **محکم**' جس حدیث مقبول کے کوئی حدیث معارض نہ ہو۔

۶: **مختلف الحدیث**' اگر کسی مقبول حدیث کے مخالف دوسری مقبول حدیث آ گئی لیکن غور و فکر کے بعد دونوں میں تطابق ہو جاتا ہے تو یہ مختلف الحدیث کہلائیں گی۔

۷: **ناسخ و منسوخ**' ایک مقبول حدیث کے مقابلہ میں دوسری مقبول حدیث آ گئی اور دونوں میں مطابقت ممکن نہ ہو سکی' تو جو حدیث مقدم ہو گی وہ منسوخ اور جو موخر ہو گی وہ ناسخ کہلائے گی بشر طیکہ قوت اور ضعف میں راویوں کا ایک ہی درجہ ہو۔

۸: **متوقف فیہ**' جن دو حدیثوں میں تعارض ہو اور دونوں کے درمیان مطابقت دینا ممکن نہ ہو اور شانِ نزول کے اعتبار سے بھی ان دونوں میں سے کسی کو ناسخ اور کسی کو منسوخ نہ بنا سکیں' تو دونوں پر عمل کرنے میں توقف کیا جائے گا۔

حدیث کے مردود ہونے کی دو (۲) وجہیں ہوتی ہیں! اول یہ کہ اس حدیث کی سند سے متعدد راوی ساقط ہوں۔ دوم یہ کہ کوئی راوی دیانت وضبط کے لحاظ سے بہت مجروح ہو۔

پہلے کے لحاظ سے مردود کی چار قسمیں ہیں: معلق' مرسل' معضل' منقطع

معلق: وہ حدیث مردود ہے جس کی ابتداءِ سند سے ایک یا متعدد راوی ساقط کر دیئے گئے ہوں یا اس کی کل سند چھوڑ دی گئی ہو' یا بیان کرنے والا اپنے استاد کو چھوڑ کر اپنے استاد کے استاد سے نقل کرنا شروع کر دے۔

مرسل: تابعی اگر اپنے اوپر کے راوی کو ساقط کر دے تو ایسی حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

معضل: جس حدیث کی سند سے متواتر دو راوی یکے بعد دیگرے ساقط ہوں۔

منقطع: جس حدیث کی سند سے ایک یا کئی راوی مختلف مقامات سے ساقط ہوں۔

حدیث کے راویوں کے حالات کے لحاظ سے حدیث کے حسب ذیل اقسام ہیں

موضوع: جو حدیث من گھڑت ہو اور اس کی سند میں حدیث بنا بنا کر بیان کرنے والا شخص موجود ہو۔

متروک: جس کو جھوٹے شخص نے روایت کیا ہو۔

منکر: جس کا راوی غلطیاں بہ کثرت کرتا ہو۔

معلّل: جس حدیث کی سند میں ایسے نقائص موجود ہوں کہ جو حدیث کی صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں۔

مدرج: اس کی دو قسمیں ہیں: مدرج الاسناد' مدرج المتن۔

مدرج الاسناد: جس کی سند میں تغیر و تبدل کر دیا گیا ہو۔

مدرج المتن: متن حدیث (اصل عبارتِ حدیث) میں صحابی یا تابعی کا قول ملا دیا گیا ہو۔

مقلوب: جس حدیث میں راوی مقدم و موخر ہو گئے ہوں' یا حدیث کے الفاظ مقدم موخر ہو گئے ہوں۔

مضطرب: حدیث کے راوی میں ایسی تبدیلی (گڑبڑ) کر دی گئی ہو کہ ایک روایت کو دوسری پر ترجیح دینا ممکن نہ ہو یا راوی کو حدیث کے راویوں کا سلسلہ صحیح یاد نہ رہا ہو یا متنِ حدیث کے الفاظ مسلسل یاد نہ رہے ہوں۔

مصحف یا محرف: راویوں کے اسماء جن کی خطی صورت یکساں ہے' صرف نقط وغیرہ سے فرق ہوتا ہے اس میں تغیر کر دیا گیا ہو۔ مثلاً شریح کو سریج نقل کر دیا۔

مبہم: جس کے راوی کا نام بیان نہ کیا گیا ہو۔

مستور: جس حدیث کو ایسے راوی نے روایت کیا ہو کہ جس کا حافظہ خراب ہو گیا ہو اور یہ پتہ نہ چل سکے کہ یہ حدیث اس کے کون سے زمانہ کی ہے۔ اس زمانہ کی جب کہ اس کا حافظہ صحیح تھا۔ یا اس زمانہ کی کہ جب اس کا حافظہ خراب ہو گیا۔

شاذ: جس کا راوی ہمیشہ بد حافظہ رہا ہو۔

مختلط: جس کے راوی کو بھول اور غلطی کا مرض لاحق ہو گیا ہو۔

ضعیف: جس کے راویوں میں کوئی راوی کم فہم نا سمجھ ہو' حافظہ کا کمزور ہو۔

حدیث مقبول بلحاظ اسناد

جو احادیث مقبول ہوتی ہیں ان کے مراتب باعتبار سند کے حسب ذیل مقرر کیے گئے ہیں:

مرفوع: جس حدیث کی سند مسلسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک عادل اور ثقہ راویوں سے پہنچی ہو۔

موقوف: جس میں تابعی صرف صحابی کے قول یا فعل کو روایت کرے' آں حضرت تک نہ پہنچائے۔

مقطوع: جس میں راوی تابعی کے کسی قول یا فعل کو نقل کرے۔

مسند: وہ مرفوع حدیث جو صحابی ظاہری طور پر حضورؐ کی طرف نسبت کر دے۔

متصل: جس کی سند سے کوئی راوی کسی جگہ ساقط نہ ہو۔

بعض خاص اصطلاحیں ائمہ حدیث نے اپنے لئے مخصوص کر رکھی ہیں جو عام محدثین میں مروّج نہ تھیں۔ مثلاً ایک حدیث کے متعلق فرمادیتے ہیں: حسن غریب' حسن صحیح۔ اس سے یہ مطلب ہوتے ہیں کہ یہ ایسی دو سندوں سے منقول ہے کہ ایک سند کے لحاظ سے حسن ہے اور ایک لحاظ سے غریب' علیٰ ہذا۔

کہیں فرماتے ہیں متفق علیہ۔ اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بخاری اور مسلم دونوں اس حدیث کو روایت کرنے میں متفق ہیں۔

جس حدیث کی روایت میں حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت فرمادیں' وہ "حدیث قدسی" کہی جاتی ہے۔

یہ ہیں

سلف کے وہ کارہائے بے پایاں جو مصداق ہیں "اَلَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا" کے، انہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ وہ تلاش اور جستجو ہے جس نے ہم جیسے نادار و کم مایہ افراد کو تمام علمی کاوشوں سے بے نیاز کر دیا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادت (قرن احادیث) صحیح و ضعیف و موضوع و مدلّس و مقبول و مردود' جیسے اقسام علیحدہ علیحدہ کر کے امت مرحومہ مابعد کے لئے ایک ناقابل فراموش کارنامہ چھوڑ دیا۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ احادث کے سلسلہ میں قرونِ اُولیٰ میں جتنی کتب مدوّن ہوئیں، ان میں بھی درجات اور طبقات مقرر فرما کر تلاش کے بار عظیم کو سہل سے سہل تر بنا کر چھوڑا۔ چنانچہ پہلے طبقہ میں موطا امام مالکؒ' صحیح بخاری' صحیح مسلم جیسی کتابیں جن کے متعلق شرقاً و غرباً علماء کرام کا اتفاق ہے کہ ان کی تمام احادیث صحیح ہیں۔

طبقہ دوم میں' سنن ابوداؤد' جامع ترمذی اور سنن نسائی وغیرہ ہیں جو قبولیت کے لحاظ سے طبقۂ اول کے نمبر دوم میں شمار کی جاتی ہیں۔

طبقۂ سوم میں وہ تمام دیگر کتب ہیں' جن میں صرف احادیثِ صحیحہ کے جمع کرنے کا التزام نہیں کیا گیا ہے اور ان میں مقبول و غیر مقبول ہر قسم کی حدیثیں جمع کر دی گئی ہیں۔ ان میں تمیز کرنا ایسے ہی حضرات کا کام ہے جو علوم متعلقہ احادیث پر پورا پورا عبور رکھتے ہیں۔

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَلٰی رَسُوْلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

شیخ الاسلام امام بخاری رحؒ

آپ کا شجرہ نسب یہ ہے 'محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرۃ بن بردزبہ البخاری الجعفی، امام بخاری کے جدِ اعلیٰ بردزبہ مذہباً مجوسی تھے، مجوسیت پر ہی ان کا انتقال ہوا۔ ان کے لڑکے مغیرہ' یمان جعفی کے ہاتھ پر ایمان لائے۔ اسی وجہ سے ان کو مغیرہ جعفی کہا جانے لگا۔ کیونکہ عرب کا یہ دستور تھا کہ جس کے ذریعے مسلمان ہوتے اس سے ایک خاص تعلق کا اظہار کرنے کے لئے اپنے شجرے میں اس کی نسبت کیا کرتے۔

نماز جمعہ کے بعد ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں آپ کی بخارا میں ولادت ہوئی۔ ابھی آپ نے دنیا میں اچھی طرح آنکھ نہ کھولی تھی کہ بصارت جاتی رہی۔ آپ نابینا ہو گئے۔ جس سے آپ کے والد کو بڑا صدمہ ہوا۔ بارگاہِ ایزدی میں ان کی والدہ نے رورو کر عجز وانکساری سے دعائیں مانگیں' آخر ماں تھیں۔ ان کی دعا جو ایک دردمند دل کی دعا تھی' قبول ہوئی۔ اور شب میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھا، فرمارہے ہیں کہ جا، تیری دعا قبول ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے تیرے فرزند کو نورِ بصر مرحمت فرمادیا۔ صبح کو اٹھیں تو دیکھا کہ پروردگار نے بیٹے کی آنکھوں کی بینائی واپس فرمادی ہے۔

خطیب بغدادیؒ نے امام بخاریؒ کے طلبِ حدیث کے واقعات خود ان کی اپنی زبانی اس طرح نقل کئے ہیں کہ "مجھے اللہ تعالیٰ نے حفظِ حدیث ہی کے لئے بنایا تھا۔ ابھی میری عمر صرف دس سال کی تھی کہ میں محدّث زمانہ "داخل" کے حلقہ میں شریکِ درس ہونے لگا تھا۔ ایک دن ان کی زبان سے یہ سند نکلی "سُفیَانُ عَنۡ اَبِی الزُّبَیۡرِ عَنۡ اِبۡرَاھِیۡم" تو میں نے فوراً ٹوکا اور عرض کیا کہ ابوالزبیر تو ابراہیم سے روایت نہیں کرتے ہیں۔ داخلی نے مجھے ڈانٹ دیا۔ میں نے پھر عرض کیا کہ برائے کرم آپ اپنی اصل کتاب کی طرف ایک مرتبہ ضرور توجہ فرمالیں۔ انہوں نے اس اصرار پر اصل کتاب جا کر ملاحظہ کی اور واپس آکر فرمایا: کہو میاں صاحبزادے پھر آخر یہ سند کس طرح ہے؟ میں نے کہا: ابراہیم سے روایت کرنے والے زبیر ہیں' لیکن یہ عدی کے فرزند ہیں ابوالزبیر نہیں ہیں۔ داخلی نے اسی وقت قلم لے کر اپنے نسخے کی اصلاح کر لی اور فرمایا "جو تم نے کہا وہی درست تھا۔" اس وقت امام بخاریؒ کی عمر کے دس سال پورے ہو چکے تھے۔ اور ہنوز گیارہویں سال کی ابتدا تھی، جب ان کی عمر سولہ (۱۶) سال کی ہو گئی تو آپ نے عبداللہ بن مبارکؒ اور امام وکیعؒ کی جمع کی ہوئی حدیثیں حفظ کر لی تھیں اور اٹھارہ سال کی عمر میں ایک تصنیف شروع کی جس میں صحابہؓ و تابعینؒ کے فیصلے اور مختلف اقوال تھے، اس کے بعد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے روضۂ اطہر کے پاس چاندنی راتوں میں کتاب التاریخ کی تصنیف شروع کی۔

حاشد بن اسمٰعیلؒ فرماتے ہیں کہ 'امام بخاریؒ مشائخ بلخ کی خدمت میں ہمارے ہمراہ حاضر ہوتے تھے، اس وقت یہ بھی نوعمر لڑکے تھے اور کسی مجلس میں کچھ نہیں لکھتے تھے۔ ہم لوگ ان کو ملامت کیا کرتے کہ جب تم کچھ لکھتے نہیں تو خواہ مخواہ درس میں کیوں شریک ہوتے ہو اور وقت ضائع کرتے ہو؟ تقریباً سولہ (۱۶) یوم گزر گئے اور ہمارا یہی کہنا برابر جاری رہا۔ سترہویں دن بخاریؒ نے پریشان ہو کر فرمایا کہ' تمہاری ملامت کی حد ہو گئی ہے' اچھا تم لوگوں نے جو کچھ لکھا ہے لاؤ۔ دیکھیں تم نے کیا لکھا ہے، ہم اتنے عرصہ میں ۱۵ ہزار حدیثیں لکھ چکے تھے

وہ سب سامنے رکھ دیں، امام بخاری نے وہ تمام حدیثیں زبانی فر فر سنا دیں اور اتنی صحیح کہ ہم کو اپنی تحریریں ان کی یاد سے ملا کر درست کرنا پڑیں۔

امام بخاریؒ کی اس خداداد ذکاوت و حفظ کا اس قدر شہرہ ہو چکا تھا کہ وہ جہاں جاتے ان سے پیشتر ان کا نام وہاں پہنچا ہوا ہوتا۔ جب امام بخاریؒ کسی مقام پر جاتے تو مختلف طریقوں سے امام کا امتحان لیا جاتا اور مجلس کے ختم ہونے پر اہل مجلس کو یہ کہنا پڑتا کہ امام بخاریؒ کے متعلق ہم نے جو کچھ سنا وہ اس سے بہت کم ہے جو امام میں موجود ہے۔ ان کی یہ نو عمری اور یہ بزرگانہ علم دیکھ کر دنیا حیرت میں مبتلا تھی۔

ایک مرتبہ آپ بصرہ تشریف لے گئے۔ تمام بصرہ میں امام بخاریؒ کا شور و غل مچ گیا۔ بصرہ کے تمام فقہاء و محدثین و مشائخ جمع ہو گئے۔ ان علم کے دلدادوں نے فوراً ہی ایک مجلسِ علم منعقد کی۔ امام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی درخواست پیش کی۔ امام ہمام نے فرمایا کہ میں آپ حضرات کے مقابلہ میں ابھی نوعمر ہوں' لیکن آپ حضرات ایسی خواہش فرما رہے ہیں جو علم کی بزرگانہ شان کے ساتھ عمر کی حیثیت سے بھی بزرگ ہو۔ خیر میں آپ حضرات کے استفادہ کے لئے وہی حدیثیں بیان کروں گا جو آپ ہی کی مرویات ہیں۔ لیکن طریقۂ سند وہ ہو گا جس سے تمہارے طریقۂ سند کو تقویت اور تائید حاصل ہو گی۔ چنانچہ آپ نے حدیث "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" سنائی اور فرمایا کہ اس حدیث کو میں نے آپ حضرات کے سامنے بواسطہ سالم بذریعہ منصور روایت کیا ہے اور تمہارے شہر میں حدیث سالم کے علاوہ دوسرے راویوں سے روایت کی جاتی ہے۔ اس سے آپ کو یہ نفع ہوا کہ اس حدیث (میں متن) کی ایک جدید سند حاصل ہو گئی۔ خلاصہ یہ کہ اس مجلس میں بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام ایسی حدیثیں نقل کیں جو اہل بصرہ میں اور کسی سند سے مروی تھیں۔

بڑے بڑے شیوخ محدثین نے بخاریؒ کے سامنے ایسے وقت میں تلمذ کا شرف حاصل کیا کہ امام صاحب کے چہرہ منور پر آثارِ شباب کا ایک خط بھی نمودار نہ ہوا تھا۔

چنانچہ شیخ ابوذرعہ' ابو حاتم' ترمذی' محمد بن نصر' ابن خزیمہ اور امام مسلم آپ کے اسی زمانہ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔

ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوذرعہ کو امام بخاریؒ کے سامنے میں نے بچوں کی طرح عللِ حدیث دریافت کرتے ہوئے دیکھا۔

امام دارمیؒ (جن کے خود امام بخاریؒ بھی معتقد تھے) فرمایا کرتے "امام بخاریؒ فن حدیث میں مجھ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔ خدا کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر عقل مند ہیں' امام بخاریؒ کا کوئی مثل نہیں ہے۔"

محمد ابن ابی حاتم وراق اور محمد بن یوسف فربری اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں امام بخاریؒ پندرہ پندرہ اور بیس بیس مرتبہ اٹھ کر چراغ جلاتے' حدیث کا مطالعہ کرتے اور پھر سو جاتے۔

صحیح بخاری شریف کی تالیف کا واقعہ خود امام بخاریؒ سے اس طرح منقول ہے کہ ایک روز آپ اسحاق بن راہویہ کی مجلس میں حاضر تھے کہ امام اسحاق نے فرمایا کاش تم میں سے کوئی شخص حدیث کی کوئی ایسی کتاب مدوّن کرتا جس میں صرف صحیح حدیثیں ہوتیں۔ یہ بات سب حاضرینِ مجلس نے سنی مگر دل میں اسی شخص کے گھر کیا جس کے نصیب میں یہ سعادت لکھی ہوئی تھی اور امام بخاریؒ کے دل میں اسی وقت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ کام میں کروں۔ چنانچہ اس کے بعد ہی امام بخاریؒ نے ایک خواب دیکھا کہ وہ آں حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہیں اور پنکھے سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکھیاں دور کر رہے ہیں۔ صبح کو آپ نے فنِ تعبیر

کے ماہرین سے اس خواب کی تعبیر معلوم کی تو انہوں نے کہا کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے جھوٹ اور افترا کی مکھیاں دور کرو گے اور صحیح کلام کو چھانٹ کر علیحدہ کر دو گے۔ بس اس خواب کے بعد ہی امام بخاریؒ نے کمر ہمت کس لی اور ان چھ لاکھ احادیث سے جو آپ کے خزانہ حافظہ میں موجود تھیں، صحیح بخاری کی احادیث کا انتخاب کیا۔ صرف ذکاوت وحفظ کا زور اس کی تالیف میں صرف نہیں کیا۔ بلکہ خلوص نیت، تقویٰ وطہارت کے آخری مراحل بھی طے کر دیئے۔ یعنی جب کوئی حدیث لکھنے بیٹھتے تو پہلے غسل فرماتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ پھر کتاب میں ایک ایک حدیث درج فرماتے۔ اسی طرح جب فقہی وحدیثی اشارات کے لئے تراجم و ابواب قائم فرماتے تو یہی عمل فرماتے۔

عبد القدوس بن ہمام فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب کے تراجم ریاض الجنہ میں بیٹھ کر تحریر کئے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے قریب منبر کے مقام کے درمیان اس قدر جانکاہی اور ریاضت کے ساتھ سولہ سال کی مدت میں یہ عظیم الشان اور عدیم النظیر کتاب مکمل ہوئی جس کا لقب باتفاق اولیاء امت "اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ" قرار پایا۔

سینکڑوں ہزاروں بڑے بڑے محدثین ومشائخ حدیث نے اس کو علوم متعلقہ حدیث کی کسوٹی پر کسا۔ لیکن جو لقب اس کتاب کا قدرت نے اس کے لئے منتخب فرمایا تھا، وہ اٹل رہا۔ اور کوئی ایسی علت ظاہر نہ ہو سکی۔ جس کی بناء پر کسی حدیث کو صحیح کے لفظ کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے یاد کیا جاتا۔

اس کتاب کی برکت اور قبولیت کا یہ عالم ہوا کہ نوے ہزار محدثین نے اس کو امام بخاریؒ سے سنا اس کی ترپین ۵۳ شرحیں لکھی گئیں، جن میں سے بعض شرحوں کی چودہ چودہ ضخیم جلدیں ہیں اور بائیس (۲۲) مستخرج لکھے گئے۔

امام بخاریؒ کی خودداری کا یہ عالم تھا کہ عمر بن حفص اشتر کہتے ہیں۔ بصرے میں ہم اور وہ ایک ساتھ تحصیل علم میں مشغول تھے۔ ایک روز امام بخاریؒ درس میں نہ آسکے۔ ہم نے اس کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ بخاریؒ کے پاس اتنے کپڑے نہ تھے کہ جو تن پوشی کے لئے کافی ہوتے۔ لیکن امام بخاریؒ نے کسی شخص پر اس کا اظہار نہ کیا۔ چنانچہ آپ کے لئے لباس مہیا کیا۔ تب آپ نے درس میں آنا شروع کیا۔

ایک مرتبہ خالد بن احمد امیر بخارا نے خواہش ظاہر کی کہ امام بخاری اس کے پاس جا کر بخاری سنائیں۔ لیکن امام نے اس سے صاف انکار کر دیا۔ تو دوسرے درجہ پر اس نے یہ خواہش ظاہر کی کہ 'شاہزادوں ہی کے لئے ایک مخصوص مجلس قائم کریں اور اس میں بخاری کا درس دے دیا کریں۔ مگر امام بخاریؒ نے اس کا جواب بھی یہ دیا کہ علم کی مجلس میں کسی کی تخصیص نہیں، ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ میری عام مجلس میں آکر علم نبوت سے مستفیض ہو۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امیر بخارا اور امام میں ناگواریاں اتنی بڑھ گئیں کہ امام کو بخارا چھوڑنا پڑا۔

خلاصہ یہ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم در بہ در مارے مارے پھر کر ہزاروں مصیبتیں برداشت کر کے سینکڑوں مخالفتیں مول لے کر وطن چھوڑ کر حتی کہ جان دے کر بھی ذلیل کرنا گوارا نہ کیا۔ اور علم کی آن بان اور شان کو باقی رکھا۔

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی (۴۴۶) حدیثیں۔ حضرت انسؓ کی (۲۶۸) حضرت ابن عمرؓ کی (۲۷۰)۔ حضرت ابن عباسؓ کی (۲۱۷) حضرت عائشہ کی (۴۲) حضرت عمرؓ بن خطاب کی (۶۰) حضرت علیؓ کی (۴۹) حضرت ابو بکرؓ کی (۲۶) حضرت عثمانؓ کی (۹) ابو سفیانؓ کی (۱) دیگر صحابیات کی (۴۳) روایات ہیں۔

حضرات محدثین کا احسان عظیم

ان حضرات محدثین نے صرف یہی نہیں کہ احادیث کی تالیف و تدوین پر اپنی توجہ کو مرکوز رکھا ہو' بلکہ قرن ثالث کے بعد ایسے فرقے پیدا ہو گئے تھے جنہوں نے اسلام کی بیخ کنی کے لئے کذب و افتراء کو اپنے دین کا جزو قرار دے لیا تھا اور ان کی طرف بناوٹی احادیث منسوب کی جانے لگی تھیں، اس لئے ان اہل حق نے اپنی تمام تر توجہ اس طرف منعطف کر دی کہ احادیث رسول کا صحیح و غیر صحیح، موضوع و مجہول حصہ بالکل ممتاز نظر آئے اور ایک دوسرے کے ساتھ مخلوط نہ ہو سکے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں علم حدیث کی تکمیل و ترتیب و حفاظت کے لئے کم و بیش ایک سو علم عدم سے وجود میں آئے۔ ''کتاب العجالہ'' میں علامہ حازمی نے کہا ہے کہ علم حدیث کی حفاظت و نصرت کے لئے بہت سے انواع ہیں۔ جن کی تعداد ایک سو (۱۰۰) تک پہنچتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک نوع ایک مستقل فن ہے۔ اس موقع پر ان تمام فنون کو بیان کرنا تو مشکل ہے البتہ ان علوم کا صرف حوالہ دینا ممکن ہے جو فی زمانہ زیادہ مشہور اور زیر مطالعہ ہیں۔

۱۔ **علم اسماء الرجال:** اس میں راویوں کے حالات سے بحث ہوتی ہے۔ یہ راویانِ حدیث کی سوانح حیات اور تذکرے ہیں۔

۲۔ **علم الروایت:** اس میں روایت وضبطِ حدیث پر بحث کی جاتی ہے۔

۳۔ **علم الدرایت:** اس میں متن حدیث کی جانچ کرنے کے اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔

۴۔ **علم تدوین الحدیث:** اس میں حدیث کے جمع کرنے پر بحث ہوتی ہے۔

۵۔ **علم الناسخ والمنسوخ:** اس علم میں یہ بتلایا جاتا ہے کہ کون سی حدیث ناسخ ہے اور کون سی منسوخ اور اس کے منسوخ ہونے کا کیا سبب ہے؟

۶۔ **علم النزول:** اس میں حدیث کے شان نزول کے متعلق بحث ہوتی ہے۔

۷۔ **علم النظر فی الاسناد:** اس میں حدیث کی سند پر بحث ہوتی ہے۔

۸۔ **علم کیفیۃ الروایۃ:** اس علم میں ایسے اصول ہوتے ہیں جن میں روایت کا طریقہ کہ راوی نے کس طرح روایت کیا ہے اور اس کے کیا درجات ہیں؟

۹۔ **علم الفاظ الحدیث:** یعنی محدثین کی کیا اصطلاحات ہیں اور جن الفاظ میں حدیث مروی ہے' وہ الفاظ، رسول کے ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

۱۰۔ **علم الموتلف والمختلف:** بعض صورتوں میں ایک ہی واقعہ ہوتا ہے مگر دو (۲) شخصوں کے متعلق دو (۲) حکم ہوتے ہیں یا دو واقعے دو (۲) ہوتے ہیں لیکن حکم دونوں کا ایک ہوتا ہے۔ اس علم میں اس کی تفصیل و قواعد بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۱۔ **علم طبقات الحدیث:** کس درجہ کی حدیث ہے اور اس کے راوی کس طبقہ کے ہیں؟

۱۲۔ **علم غریب الحدیث:** یعنی غیر مانوس الفاظ کا حدیث میں کیا مطلب ہے؟ اور حدیث میں کس مقصد کے پیش نظر آئے ہیں، اس زمانے کے محاورہ میں ان الفاظ کا کیا مطلب ہوتا تھا؟

۱۳۔ **علم الجرح والتعدیل:** راویوں کے اعتبار، یا بے اعتباری کے کیا وجوہ ہیں؟

۱۴۔ **علم طرق الاحادیث:** بعض حدیثیں کئی کئی سندوں (طریقوں) سے مروی ہیں اور معنوی حیثیت سے ان کے ٹکڑے مختلف بابوں میں لائے جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل اس علم میں کی جاتی ہے۔ ایسی احادیث بخاری میں کثرت سے ہیں۔

۱۵۔ **علم الموضوعات:** موضوع احادیث کے پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟

۱۶۔ **علم علل حدیث:** یہ علم دیگر علوم متعلقہ حدیث کی نسبت سے زیادہ ادق ہے۔ اس میں اس امر کا بیان کیا جاتا ہے کہ سند کے راوی کب پیدا ہوئے؟ کہاں وفات پائی؟ ان کے ولادت سے وفات تک کیا حالات رہے؟ کہاں سکونت رہی؟ القاب، اسماء اور کنیت کیا تھے؟ ان کا حفظ ضبط، فہم، معرفت کس درجہ کی تھی؟

۱۷۔ **علم تصحیف الاسماء:** ہم شکل ناموں کی تشریح۔

۱۸۔ **علم الوحدان:** قلیل الحدیث راویوں کا بیان۔

۱۹۔ **روایۃ الآباء عن الابناء:** باپ کے بیٹوں سے روایت کرنے کا علم۔

۲۰۔ **علم روایۃ الصحابہ عن التابعین:** صحابہؓ کا تابعین سے روایت کرنا۔

۲۱۔ **علم الجمع والتفریق:** مجہول راویوں کے حالات کا جاننا۔

۲۲۔ **علم معرفۃ الحدیث:** علوم حدیث کی حقیقت کا بیان۔

۲۳۔ **علم الاسباب:** اس میں حدیث کے اسباب بیان کئے جاتے ہیں۔

غرضیکہ حدیث کی معرفت کے لئے جو علوم ایجاد کئے گئے وہ سو (۱۰۰) سے زیادہ ہیں:

ہر فن میں ائمہ حدیث نے کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان میں سے اکثر کتابیں اب قلمی (مخطوطات کی شکل) ہیں اور بعض بعض مطبوعہ بھی ہیں۔

مختصراً یہ کہ اگر کوئی شخص غائر نظر سے اس تاریخ کے واقعات کو دیکھے تو اس کو خدا کی قدرت کا عجیب و غریب سماں نظر آئے گا کہ جتنی کوشش علماء اسلام نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال و شب و روز کی زندگی اور شریعت کے احکام کی حفاظت کے لئے کی۔ اس کوشش کی نظیر ملنا ناممکن ہے۔ اور اس کے ساتھ امت محمدی کی اس میں کامیابی بھی اسلام کی حقانیت کا ایک معجزانہ پہلو ہے' اس سے زیادہ کامیابی اور کیا ہو سکتی ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے تشریف لے گئے ہوئے تیرہ سو چوہتر سال ہو گئے۔ لیکن جس طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں پیروان اسلام احکام خداوندی کے ہر پہلو سے مستفیض ہو رہے تھے' آج بھی وہ اسی طرح فیض حاصل کر رہے ہیں۔ انسانی زندگی کے ہر گوشہ اور ہر پہلو کے لئے خواہ وہ خالص مذہبی ہو' یا معاشی' اقتصادی ہو یا

انتظامی' ارشاداتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اور ان ارشادات (احادیث) کے روایت کرنے والوں کی زندگیاں فنِ اسماء رجال کے آئینہ میں اس طرح دیکھی جاسکتی ہیں کہ جس میں انسان کے ظاہر و باطن ہر پہلو کا ایکسرے (x-Ray) ہو جاتا ہے۔ ہر راوی کی صحت جسمانی و روحانی کا پتہ چل جاتا ہے۔ جس سے احادیثِ نبویؐ کے مراتب اور قبول وعدم قبول کے درجات معلوم ہونے کے بعد دیگر مذاہب باطلہ کے خلط ملط سے دین کو محفوظ رکھنا سہل الحصول ہو جاتا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ سلف صالحین نے بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے اتنا ماخذ مہیّا کر دیا ہے کہ اب مزید کسی علم و فن کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی، اگر کوئی چیز نئی عدم سے وجود میں آتی معلوم ہوتی ہے' تو وہ حقیقت میں نئی نہیں ہوتی' بلکہ انہیں حضرات سابقین کے علوم مدوّنہ کا صدقہ ہے کہ ہمارے اذہان انہیں کی تصانیف سے کسی مخصوص عنوان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور انہیں کی تصنیفات و تالیفات کے کسی خاص مسئلہ کی بسط و تفصیل کسی جدید علم کی شکل اختیار کر لیتی ہے' اور ہماری کم علمی سے ہم کو وہ فن جدید نظر آتا ہے۔ چنانچہ سلف نے فن اصولِ حدیث کے ذریعہ' احادیث کے اقسام مقرر کئے۔ اگر غائر نظر سے دیکھا جائے تو جتنے اقسام ان حضرات محدثینؒ نے مقرر فرمائے ہیں اگر ہمارے سامنے موجود نہ ہوتے تو یقیناً اتنے اقسام کی طرف ہم جیسے کم مایہ و بے بضاعت لوگوں کے ذہن کا منتقل ہونا بھی مشکل تھا۔

☆....☆....☆

پاره اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَحْيِ!

١ بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُبْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلَى امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

پارہ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحی کا بیان (۱)

باب ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کس طرح شروع ہوئی' اور اللہ تعالی کا قول کہ ہم نے تم پر وحی بھیجی جس طرح حضرت نوحؑ اور ان کے بعد پیغمبروں پر وحی بھیجی۔

۱۔ حمیدی' سفیان' یحییٰ بن سعید انصاری' محمد بن ابراہیم تیمی' علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کے نتائج نیتوں پر موقوف ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی نیت کی ہو' چنانچہ جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہو کہ وہ اسے پائے گا' یا کسی عورت کے لئے ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف شمار ہوگی' جس کے لئے ہجرت کی ہو۔

امام بخاریؒ نے ابتداء میں یہ حدیث لاکر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے پڑھانے والا شروع ہی سے اپنی نیت کو ٹھیک کر لے۔ بلکہ ہر نیک اور مباح کام میں اسے کرنے والا ریا اور نام ونمود سے بچتے ہوئے اخلاص اور حسن نیت کا دامن تھامے تو وہ کام عبادت بن جاتا ہے۔

٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حارثؓ بن ہشام نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ تو

(۱) وحی کا لغوی معنی پوشیدہ طور پر کسی کو اطلاع دینا ہے: اور شرعی اصطلاح میں وحی الکلام المنزل من اللہ تعالیٰ علی نبی من انبیائہ کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی پر نازل ہو۔

پھر وحی کی اجمالاً چار قسمیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کا کلام پردے کے پیچھے سے (۲) القاء فی القلب یعنی نبی کے دل میں کسی بات کا وارد ہونا (۳) نبی کا خواب (۴) وہ وحی جو فرشتے کے واسطے سے ہو۔

الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْيَانًا يَّأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَاقَالَ وَ اَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی میرے پاس گھنٹے کی آواز(۱) کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے اور جب میں اسے یاد کر لیتا ہوں جو اس نے کہا تو وہ حالت مجھ سے دور ہو جاتی ہے۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت(۲) میں میرے پاس آتا ہے، اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے اسے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے سخت سردی کے دنوں میں آپ پر وحی نازل ہوتے ہوئے دیکھا، پھر جب وحی موقوف ہو جاتی تو آپؐ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا۔(۳)

۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَآءُ وَكَانَ يَخْلُوْا بِغَارِ حِرَآءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَ هُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَ يَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَآءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءَ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ

۳- یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروۃ بن زبیر ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ سب سے پہلی وحی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنی شروع ہوئی وہ اچھے خواب تھے، جو بحالت نیند آپ دیکھتے تھے۔ چنانچہ جب بھی آپ خواب دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا پھر تنہائی سے آپ کو محبت ہونے لگی اور غار حرا میں تنہا رہنے لگے اور قبل اس کے کہ گھر والوں کے پاس آنے کا شوق ہو، وہاں تحنث کیا کرتے، تحنث سے مراد ہے کئی راتیں عبادت کرنی(۴) اور اس کے لئے توشہ لیتے، پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آتے اور اسی طرح توشہ لیتے یہاں تک کہ جب وہ غار حرا میں تھے، حق آیا۔ چنانچہ ان کے پاس فرشتہ آیا اور کہا، پڑھ، آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، آپ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فرشتے نے پکڑا اور زور سے دبایا، یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی، پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ، میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، پھر دوسری بار مجھے پکڑا اور زور سے دبایا یہاں تک کہ میری طاقت جواب دینے لگی، پھر مجھے چھوڑا اور کہا پڑھ، میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، آپ فرماتے

(۱) ایک قول کے مطابق یہ فرشتے کی یا اس کے پروں کی آواز ہوا کرتی تھی۔
(۲) عموماً حضرت جبرئیل علیہ السلام صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت دحیہ کلبیؓ کی شکل میں آیا کرتے تھے اور وہ انتہائی حسین و جمیل تھے۔
(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وحی کی شدت کا بیان فرمارہی ہیں کہ وحی کی شدت اتنی ہوتی کہ سخت سردی میں بھی آپؐ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے۔
(۴) ملت ابراہیمی کے کچھ آثار ابھی تک باقی تھے آپؐ انہیں کے مطابق عبادت کیا کرتے تھے۔

فَقَالَ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ☆ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ☆ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ☆﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَ اَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِیْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَ اللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ تَحْمِلُ الْكَلَّ وَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّيْفَ وَ تُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ اِمْرَأً تَنَصَّرَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِیَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِیَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اِسْمَعْ مِنَ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِیْ مَا ذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِیْ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِیْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِیَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِیْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ وَ فَتَرَ الْوَحْیُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

ہیں کہ پھر تیسری بار پکڑ کر مجھے زور سے دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھ، اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا پڑھ اور تیرا رب سب سے بزرگ ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دہرایا اس حال میں کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا، چنانچہ حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، تو لوگوں نے کمبل اڑھا دیا یہاں تک کہ آپ کا ڈر جاتا رہا۔ حضرت خدیجہؓ سے سارا واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے(۱) حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ ہر گز نہیں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، ناتوانوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں، محتاجوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں مصیبتیں اٹھاتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسید بن عبدالعزیٰ کے پاس گئیں جو حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ ایام جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی کتاب لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ انجیل کو عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے، جس قدر اللہ چاہتا، نابینا اور بوڑھے ہو گئے تھے، ان سے حضرت خدیجہؓ نے کہا اے میرے چچازاد بھائی اپنے بھتیجے کی بات سنو، آپ سے ورقہ نے کہا اے میرے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو، تو جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا' بیان کر دیا، ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہی وہ ناموس (۲) ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر نازل فرمایا تھا، کاش میں جوان ہوتا کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تمہاری قوم تمہیں نکال دے گی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا ہاں! جو چیز تو لے کر آیا ہے اس طرح کی چیز جو بھی لے کر آیا اس سے دشمنی کی گئی۔ اگر میں تیرا زمانہ پاؤں تو میں تیری پوری مدد کروں گا پھر زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا آنا کچھ دنوں کے لئے بند (۳) ہو گیا، ابن شہاب نے کہا کہ مجھ

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان کا خوف کیوں ہوا۔ علمانے اس کی متعدد وجوہ بیان فرمائی ہیں۔ حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ آپ کو خوف اس وجہ سے پیش آیا کہ نہ معلوم نبوت کی ذمہ داریوں کا تحمل ہو سکے یا نہیں؟

(۲) ناموس لغت میں رازدان کو کہتے ہیں۔

(۳) اس انقطاع وحی کی حقیقی حکمت تو اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ انقطاع اس لئے ہوا تاکہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِه بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ جَآءَ نِيْ بِحِرَآءَ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ☆ قُمْ فَاَنْذِرْ ☆ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ☆ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ☆ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ☆﴾ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَ اَبُوْ صَالِحٍ وَ تَابَعَهٗ هِلَالُ بْنُ رَوَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ يُوْنُسُ وَ مَعْمَرٌ بَوَادِرُهٗ ۔

سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ جابر بن عبداللہؓ انصاری وحی کے رکنے کی حدیث بیان کر رہے تھے تو اس حدیث میں بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے کہ ایک بار میں جا رہا تھا تو آسمان سے ایک آواز سنی، نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا، آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا مجھ پر رعب طاری ہو گیا اور واپس لوٹ کر میں نے کہا مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اے کمبل اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو ڈرا، اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک رکھ اور ناپاکی کو چھوڑ دے۔ پھر وحی کا سلسلہ گرم ہو گیا اور لگاتار آنے لگی۔ عبداللہ بن یوسف اور ابو صالح نے اس کے متابع حدیث بیان کی ہے اور ہلال بن رواد نے زہری سے متابعت کی ہے یونس اور معمر نے فوادہ کی جگہ بوادرہ بیان کیا۔

ف۔ قرآن پاک کا کونسا حصہ سب سے پہلے نازل ہوا؟ اس بارے میں تین طرح کی روایات ذخیرۂ حدیث میں ملتی ہیں۔ (۱) سورۃ اقرأ کی ابتدائی آیات (۲) سورۃ مزمل کی ابتدائی آیات (۳) سورۃ فاتحہ۔

اس بارے میں قول فیصل یہ ہے کہ حقیقتاً سب سے پہلے سورۃ اقرأ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تھیں پھر وحی منقطع رہی۔ اس کے بعد سب سے پہلے سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں اور مکمل سورت کے اعتبار سے سب سے پہلے سورۃ فاتحہ نازل ہوئی ہے۔

٤ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَنَا اُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا

۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، موسیٰ بن ابی عائشہ، سعید بن جبیر اللہ تعالیٰ کے قول "لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ" (جلد یاد کر لینے کے لئے اپنی زبان کو نہ ہلائیے) کے متعلق حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ قرآن اترتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت محنت اٹھاتے تھے، منجملہ ان کے ایک یہ تھا کہ آپ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتے تھے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کو ہلاتا ہوں جس طرح آپ ہلاتے تھے اور سعید نے بیان کیا کہ میں (دونوں ہونٹ) ہلاتا ہوں جس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جنبش دیتے ہوئے دیکھا، چنانچہ اپنے دونوں ہونٹ ہلا کر دکھائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے محمدؐ قرآن کو جلد (یاد) کرنے کے

(بقیہ گزشتہ صفحہ) آپؐ نازل شدہ آیات میں غور و فکر کریں۔ اور بعض علماء نے یہ فرمایا کہ انقطاع میں یہ حکمت ہو سکتی ہے کہ وحی ایک ثقیل چیز تھی تو آپ کی طبیعت کو اس سے مانوس کرنے کے لئے ایک مرتبہ وحی کے بعد سلسلۂ وحی کچھ دنوں کے لئے منقطع کر دیا گیا۔

فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ لَكَ صَدْرُكَ وَ تَقْرَاَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَ اَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَاَه.

لئے اپنی زبان کو نہ ہلاؤ(۱)، اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قرآن کا تمہارے سینہ میں جمع کر دینا اور اس کو تمہارا پڑھنا پھر جب ہم اس کو پڑھ لیں تو اس کے پڑھنے کی پیروی کرو۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں یعنی اس کو سنو اور چپ رہو، پھر یقیناً اس کا مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ پھر بلاشبہ میرے ذمہ ہے کہ تم اس کو پڑھو، چنانچہ اس کے بعد جب جبرئیل آپ کے پاس آتے تو آپ غور سے سنتے، پھر جب جبرئیلؑ چلے جاتے تو اس کو رسول اللہؐ پڑھتے تھے جس طرح جبرئیلؑ نے پڑھا تھا۔

۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

۵۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' ح بشر بن محمد' عبداللہ، یونس و معمر' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے، اور خاص رمضان میں جب جبریلؑ آپ سے ملتے تو آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی ہوتے۔ اور جبرئیل علیہ السلام آپ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے' اور قرآن کا دور کرتے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی پہنچانے میں ٹھنڈی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

٦ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّ كَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۶۔ ابوالیمان' حکم بن نافع' شعیب' زہری' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل(۲) نے ان کے پاس ایک شخص کو بھیجا (اور وہ اس وقت قریش کے چند سرداروں میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ لوگ شام میں تاجر کی حیثیت سے گئے تھے (یہ واقعہ اس زمانے میں ہوا) جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور نیز دیگر کفار قریش سے ایک محدود عہد کیا تھا' غرض سب قریش ہرقل کے پاس آئے یہ لوگ اس وقت

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرنے کے خیال سے وحی کو جلدی جلدی دہرانے کی کوشش فرماتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ یہ قرآن ہمارا کلام ہے جس غرض سے ہم اسے نازل کر رہے ہیں اس کا پورا کرنا ہمارے ذمے ہے۔ اس لئے اطمینان سے نازل ہونے والی وحی کو سنیں، اسے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری ہماری ہے۔

(۲) یہ اس زمانے کے روم کے بادشاہ کا نام تھا۔ روم کے بادشاہوں کا لقب قیصر ہوا کرتا تھا جیسا کہ فارس کے بادشاہوں کا لقب کسریٰ ہوا کرتا تھا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا اَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَآءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهٖ وَحَوْلَهٗ عُظَمَآءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهٗ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ اَدْنُوْهُ مِنِّيْ وَقَرِّبُوْا اَصْحَابَهٗ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ فَوَ اللّٰهِ لَوْ لَا الْحَيَآءُ مِنْ اَنْ يَّاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهٗ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ

ایلیا(۱) میں تھے، تو ہر قل نے ان کو اپنے دربار میں طلب کیا، اور اس کے گرد سرداران روم (بیٹھے ہوئے) تھے، پھر ان (سب قریشیوں) کو اس نے (اپنے قریب بلایا) اپنے ترجمان کو طلب کیا قریشیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم میں سب سے زیادہ اس شخص کا قریب النسب کون ہے جو اپنے کو نبی کہتا ہے؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا میں ان سب سے زیادہ ان کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ یہ سن کر ہر قل نے کہا کہ ابو سفیان کو میرے قریب کر دو اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کے قریب رکھو اور ان کو ابو سفیان کی پس پشت کھڑا کرو، پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں ابو سفیان سے اس شخص کا حال پوچھتا ہوں (جو اپنے کو نبی کہتا ہے) اگر مجھ سے جھوٹ بیان کرے تو تم فوراً اس کی تکذیب کر دینا (ابو سفیان کہتے ہیں کہ) اللہ کی قسم اگر مجھے اس بات کی غیرت نہ ہوتی کہ لوگ میرے اوپر جھوٹ بولنے کا الزام لگائیں گے تو یقیناً میں آپ کی نسبت غلط باتیں بیان کر دیتا۔ غرض سب سے پہلے جو ہر قل نے مجھ سے پوچھا یہ تھا کہ اس نے کہا کہ اس کا نسب تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ ہم میں بڑے نسب والے ہیں(۲)، پھر ہر قل نے کہا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس سے پہلے بھی اس بات (یعنی نبوت) کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں (پھر ہر قل نے) کہا کہ کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا نہیں (پھر ہر قل نے) کہا کہ امیر لوگ ان کی پیروی کر رہے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا نہیں بلکہ کمزور، (پھر) ہر قل بولا کہ آیا ان کے پیرو (یوماً فیوماً) بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا (کم نہیں ہوتے بلکہ) زیادہ ہوتے جاتے ہیں، ہر قل نے پوچھا آیا ان میں سے کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد دین کی شدت کے باعث اس دین سے خارج بھی ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں (پھر ہر قل نے) کہا کہ کیا وہ کبھی وعدہ خلافی کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں اور اب ہم ان کی مہلت میں ہیں ہم نہیں جانتے کہ وہ اس (مہلت کے زمانہ) میں کیا کریں گے (۳) (وعدہ خلافی یا

(۱) اس سے مراد بیت المقدس ہے۔

(۲) مکہ میں سب سے زیادہ بااثر اور اونچا قبیلہ قریش کا تھا اور اس میں بھی بنی ہاشم کا کنبہ شرافت میں سب سے بہتر شمار ہوتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہاشم میں سے تھے۔

(۳) اس سے مراد صلح حدیبیہ کے بعد کی مدت ہے۔

قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهٗ سِجَالٌ يَّنَالُ مِنَّا وَ نَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَا ذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَاتُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ اتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَآؤُكُمْ وَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَ الْعَفَافِ وَ الصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهٗ سَاَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهٖ فَذَكَرْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَ سَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَا قُلْتُ لَوْكَانَ اَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَّأْتَسِيْ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ وَ سَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ فَذَكَرْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اَبِيْهِ وَ سَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَا فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكِذْبَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَ سَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ فَذَكَرْتَ اَنَّ ضُعَفَاؤَهُمْ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ سَاَلْتُكَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَذَكَرْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ اَمْرُ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ اَيَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ اَنَّهٗ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ يَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ

ایفاء عہد) ابوسفیان کہتے ہیں کہ سوائے اس کلمہ کے مجھے اور کوئی موقع نہ ملا کہ میں کوئی بات آپ کے حالات میں داخل کر دیتا۔ ہر قل نے کہا آیا تم نے (کبھی) اس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں، تو بولا تمہاری جنگ ان سے کیسی رہتی ہے، میں نے کہا لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان میں ڈول (کے مثل) رہتی ہے کہ کبھی وہ ہم سے لے لیتے ہیں اور کبھی ہم ان سے لے لیتے ہیں (یعنی کبھی ہم فتح پاتے ہیں اور کبھی وہ) ہر قل نے پوچھا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور شرک کی باتیں جو تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے چھوڑ دو، اور ہمیں نماز پڑھنے اور سچ بولنے اور پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں، بعد اس کے ہر قل نے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے ان کا نسب پوچھا تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہارے درمیان میں اعلیٰ نسب والے ہیں اور تمام پیغمبر اپنی قوم کے نسب میں اسی طرح (عالی نسب) مبعوث ہوا کرتے ہیں، اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا یہ بات (یعنی اپنی نبوت کا دعویٰ) تم میں سے کسی اور نے بھی کیا تھا، تو تم نے بیان کیا کہ نہیں، میں نے (اپنے دل میں) سمجھ لیا کہ اگر یہ بات ان سے پہلے کوئی کہہ چکا ہو، تو میں کہہ دوں گا کہ وہ ایک شخص ہے جو اس قول کی تقلید کرتے ہیں جو ان سے پہلے کہا جا چکا ہے، اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا تو تم نے بیان کیا کہ نہیں پس میں نے (اپنے دل میں سمجھ لیا) کہ ان کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہو گا تو میں کہہ دوں گا کہ وہ ایک شخص ہیں، جو اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا اس سے پہلے کہ انہوں نے یہ بات جو کہی ہے ان پر کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہے، تو تم نے کہا کہ نہیں پس (اب) میں یقیناً جانتا ہوں کہ (کوئی شخص) ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگوں پر جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ بولے اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا بڑے لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے یا کمزور لوگوں نے، تو تم نے کہا کہ کمزور لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے (دراصل) تمام پیغمبروں کے پیرو یہی لوگ (ہوتے رہے) ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے پیرو زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو تم نے بیان کیا کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں (درحقیقت) ایمان کا

وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَ الصِّدْقِ وَ العَفَافِ فَاِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنَّهٗ مِنْكُمْ فَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْكُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَأَهٗ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ ﴿وَيٰٓاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوْا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَ فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتٰبِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَ اُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ اِنَّهٗ يَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا اَنَّهٗ

کمال کو پہنچنے تک یہی حال ہوتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص بعد اس کے ان کے دین میں داخل ہو جائے ان کے دین سے ناخوش ہو کر (دین سے) پھر بھی جاتا ہے، تو تم نے بیان کیا کہ نہیں اور ایمان کی یہی صورت ہے جب کہ اس کی بشاشت دلوں میں بیٹھ جائے، اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں، تو تم نے بیان کیا کہ نہیں (بات یہ ہے کہ) اسی طرح تمام پیغمبر وعدہ خلافی نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں، تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں بتوں کی پرستش سے منع کرتے ہیں اور تمہیں نماز پڑھنے اور سچ بولنے اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں، پس اگر تمہاری کہی ہوئی بات سچ ہے، تو عنقریب وہ میرے ان دونوں قدموں کی جگہ کے مالک ہو جائیں گے اور بے شک میں (کتب سابقہ سے) جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں، مگر میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے پس اگر میں جانتا کہ ان تک پہنچ سکوں گا تو میں ان سے ملنے کا بڑا اہتمام کرتا (۱) اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو یقیناً میں ان کے پیروں کو دھوتا۔ پھر ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (مقدس) خط جو آپ نے دحیہ کلبی کے ہمراہ امیر بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور امیر بصریٰ نے اس کو ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا۔ منگایا اور اس کو پڑھوایا تو اس میں یہ مضمون تھا (۲)، اللہ نہایت مہربان رحم کرنے والے کے نام سے (یہ خط ہے) اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمدؐ کی طرف سے بادشاہ روم کی طرف، اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد واضح ہو کہ میں تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام لاؤ گے تو (قہر الٰہی) سے بچ جاؤ گے اور اللہ تمہیں تمہارا دوگنا ثواب دے گا، اور اگر تم (میری دعوت سے) منہ پھیرو گے، تو بلاشبہ تم پر (تمہاری) تمام رعیت (کے ایمان نہ لانے) کا

(۱) ہرقل نے جس طرح ابوسفیان کی ایک ایک بات پر غور کیا اور اس کا جواب دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب کی روح اور پیغمبروں کی تاریخ سے بخوبی واقف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک خصوصیت کا پچھلے پیغمبروں سے مقابلہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپؐ نبی برحق ہیں۔

(۲) دیکھنے میں یہ بڑا سادہ اور مختصر خط ہے مگر بڑا جامع پُر اثر اور باوقار۔ اس قدر جرأت سے دنیا کی عظیم الشان سلطنت کے فرمانروا کو اسلام کی دعوت پیش کرنا اسی شخص کا کام ہے جس کو اپنی بات کی سچائی کا کامل یقین ہو اور جو فی الواقع اپنے دعویٰ میں سچا ہو۔

سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبُ اِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلٰى نَصَارٰى الشَّامِ يُحَدِّثُ اَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ اِيْلِيَاءَ اَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بِطَارِقَتِهٖ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّآءً يَّنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَاَلُوْهُ اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَّخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالُوْا لَيْسَ يَخْتَتِنُ اِلَّا الْيَهُوْدُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ وَاكْتُبْ اِلٰى مَدَآئِنِ مُلْكِكَ فَلْيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى اَمْرِهِمْ اُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ اَرْسَلَ بِهٖ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهٗ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا اَمُخْتَتِنٌ هُوَ اَمْ لَا فَنَظَرُوْآ اِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ اَنَّهٗ مُخْتَتِنٌ وَّسَاَلَهٗ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ رُوْمِيَّةَ كَتَبَ هِرَقْلُ اِلٰى صَاحِبٍ لَّهٗ بِرُوْمِيَّةَ وَ كَانَ نَظِيْرَهٗ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ اِلٰى حِمَّصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمَّصَ حَتّٰى اَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهٖ يُوَافِقُ رَاْيَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَآءِ الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَّهٗ بِحِمَّصَ ثُمَّ اَمَرَ بِاَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَّكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَ الرُّشْدِ وَاَنْ يَّثْبُتَ

گناہ ہوگا(۱)۔ اور اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں مشترک ہے یعنی یہ کہ ہم اور تم سب خدا کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا پروردگار بنائے (خدا فرماتا ہے کہ پھر اگر اہل کتاب اس سے اعراض کریں تو تم کہہ دینا کہ اس بات کے گواہ رہو کہ ہم (خدا کی اطاعت کرنے والے ہیں)۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ جب ہرقل نے جو کچھ کہا کہہ چکا اور (آپ کا) خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے ہاں شور زیادہ ہوا۔ آوازیں بلند ہوئیں اور ہم لوگ (وہاں سے) نکال دیئے گئے۔ تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ (دیکھو تو) ابو کبشہ کے بیٹے (محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا کام ایسا بڑھ گیا کہ اس سے بنی اصفر (روم) کا بادشاہ خوف رکھتا ہے، پس اس وقت سے مجھے ہمیشہ کے لئے اس کا یقین ہو گیا کہ آنحضرتؐ ضرور غالب ہو جائیں گے، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے اسلام میں داخل فرمایا۔ اور ابن ناطور ایلیا کا حاکم تھا اور ہرقل شام کے نصرانیوں کا سردار تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہرقل جب ایلیا میں آیا تو ایک دن صبح کو بہت پریشان خاطر اٹھا تو اس کے بعض خواص نے کہا کہ ہم (اس وقت) آپ کی حالت خراب پاتے ہیں؟ ابن ناطور کہتا ہے کہ ہرقل کاہن تھا' نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے خواص سے جب کہ انہوں نے پوچھا، یہ کہا کہ میں نے رات کو جب نجوم میں نظر کی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والا بادشاہ غالب ہو گیا تو (دیکھو کہ) اس زمانہ کے لوگوں میں ختنہ کون کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ سوائے یہود کے کوئی ختنہ نہیں کرتا' سو یہود کی طرف سے آپ اندیشہ نہ کریں اور اپنے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں لکھ بھیجئے کہ جتنے یہود وہاں ہیں سب قتل کر دیئے جائیں، پس وہ لوگ اپنی اس تدبیر میں تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ جسے غسان کے بادشاہ نے بھیجا تھا اس نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خبر بیان کی۔ جب ہرقل نے اس سے یہ خبر معلوم کی تو کہا کہ جاؤ' اور دیکھو کہ وہ ختنہ کئے ہوئے ہے کہ نہیں؟ لوگوں نے اس کو دیکھا تو بیان کیا کہ وہ ختنے کئے ہوئے ہے اور ہرقل نے اس سے عرب کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں،

(۱) رعایا کے ایمان نہ لانے کا گناہ بادشاہ پر اس لئے ہو گا کہ عموماً لوگ اپنے بادشاہوں کی اقتداء کرتے ہیں۔ اگر وہ ایمان لے آتا تو ساری قوم بھی ایمان لے آتی۔

مُلْكُكُمْ فَتَبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَاى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَ اَيِسَ مِنَ الْإِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ مَقَالَتِيْ اٰنِفًا اَخْتَبِرُبِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ اٰخِرُ شَاْنِ هِرَقْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُوْنُسُ وَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

تب ہر قل نے کہا کہ یہی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اس زمانہ کے لوگوں کا بادشاہ ہے جو روم پر غالب آئے گا۔ پھر ہر قل نے اپنے ایک دوست کو رومیہ (یہ حال) لکھ کر بھیجا اور وہ علم (نجوم) میں اسی کا ہم پایہ تھا اور (یہ لکھ کر) ہر قل حمص کی طرف چلا گیا، پھر حمص سے باہر نہیں جانے پایا کہ اس کے دوست کا خط (اس کے جواب میں) آ گیا وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں ہر قل کی رائے کی موافقت کرتا تھا اور یہ (اس نے لکھا تھا) کہ وہ نبی ہیں، اس کے بعد ہر قل نے سرداران روم کو اپنے محل میں جو حمص میں تھا طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کر لئے جائیں تو وہ بند کر دیئے گئے اور ہر قل (اپنے گھر سے) باہر آیا تو کہا کہ اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی میں (کچھ حصہ) تمہارا بھی ہے اور (تمہیں) یہ منظور ہے کہ تمہاری سلطنت قائم رہے (اگر ایسا چاہتے ہو) تو اس نبی کی بیعت کر لو تو (اس کے سنتے ہی) وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے، تو کواڑوں کو بند پایا' بالآخر جب ہر قل نے اس درجہ ان کی نفرت دیکھی اور (ان کے) ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو بولا، ان لوگوں کو میرے پاس واپس لاؤ (جب وہ آئے تو ان سے) کہا میں نے یہ بات ابھی جو کہی تو اس سے تمہارے دین کی مضبوطی کا امتحان لینا تھا' وہ مجھے معلوم ہو گئی' تب لوگوں نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے۔ ہر قل کی آخری حالت یہی رہی (ابو عبداللہ کہتا ہے کہ اس حدیث کو (شعیب کے علاوہ) صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے (بھی) زہری سے روایت کیا ہے۔

ف۔ اس امر میں علماء کا اختلاف ہے کہ ہر قل ایمان لے آیا تھا یا نہیں؟ جو لوگ اس کے ایمان کے قائل ہیں وہ اس حدیث کے اس جملہ سے استدلال کرتے ہیں کہ اگر میں وہاں ہو تا تو ان کے پاؤں دھو کر پیتا' کیونکہ یہ اس کی اس قلبی کیفیت کا اظہار ہے جو آنحضرتؐ کی نبوت کے سلسلہ میں پیدا ہو چکی تھی۔ جس کی بناء پر وہ مومن ہوا' لیکن ایک گروہ کا یہ خیال ہے کہ وہ مومن نہ تھا کیونکہ صرف دل میں نبوت کا اعتقاد بغیر اقرار لسانی و اظہار علی الاعلان کے ایمان نہیں کہلاتا۔

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمان کا بیان!

٢ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ وَّهُوَ قَوْلٌ وَّ فِعْلٌ وَّ يَزِيْدُ وَ يَنْقُصُ قَالَ اللّٰهُ

باب ۲۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور ایمان، قول و فعل دونوں کو کہا جاتا ہے اور کم و بیش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر فرمایا ہے تاکہ ایمان والوں کے

تَعَالٰی لِیَزْدَادُوْا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًی وَ یَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًی وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًی وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا وَ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَیُّکُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَقَوْلِه فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَقَوْلِهٖ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا وَّ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰهِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَ کَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اِلٰی عَدِیِّ بْنِ عَدِیٍّ اَنَّ لِلْاِیْمَانِ فَرَائِضَ وَ شَرَائِعَ وَ حُدُوْدًا وَّسُنَنًا فَمَنِ اسْتَکْمَلَهَا اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَکْمِلْهَا لَمْ یَسْتَکْمِلِ الْاِیْمَانَ فَاِنْ اَعِشْ فَسَاُبَیِّنُهَا لَکُمْ حَتّٰی تَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنْ اَمُتْ فَمَآ اَنَا عَلٰی صُحْبَتِکُمْ بِحَرِیْصٍ وَّ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ لٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَقَالَ مُعَاذٌ اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَّقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْیَقِیْنُ الْاِیْمَانُ کُلُّهٗ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِیْقَةَ التَّقْوٰی حَتّٰی یَدَعَ مَا حَاكَ فِی الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَکُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِه نُوْحًا اَوْصَیْنَاكَ یَا مُحَمَّدُ وَاِیَّاهُ دِیْنًا وَّاحِدًا وَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِیْلًا وَّ

ایمان پر ایمان بڑھ جائے۔ اور ہم نے ان لوگوں کی ہدایت زیادہ کر دی اور اللہ تعالیٰ ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت کو بڑھا دیتا ہے اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کی ہدایت اللہ تعالیٰ نے زیادہ کر دی اور انہیں ان کا تقویٰ عنایت کر دیا، اور ایمانداروں کا ایمان بڑھ جائے۔ اور اللہ بزرگ و برتر کا ارشاد (ہے) کہ تم میں سے کسی نے ایمان کو اس سے بڑھا دیا ہو جو لوگ ایماندار ہیں ان کا ایمان بس اس نے بڑھا دیا ہے' اور اللہ تعالیٰ کا قول (ہے) کہ ان کو ایمان اور تسلیم ہی زیادہ کی، اور اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت کرنا اور خدا کے لئے (کسی سے) بغض رکھنا داخل ایمان ہے۔ اور عمر بن عبد العزیزؒ نے عدی بن عدی کو یہ لکھ بھیجا کہ ایمان کے چند فرائض ہیں اور چند شرائع ہیں اور چند سنتیں ہیں، پھر جو ان سب کو کامل کر لے تو اس نے ایمان کو کامل کر لیا، اور جو کوئی ان کو کامل نہ کر لے تو اس نے ایمان کو نامکمل رکھا، اور اگر میں زندہ رہا تو ان کو تم لوگوں سے بیان کر دوں گا تاکہ تم ان پر عمل کرو اور اگر میں مر گیا تو میں تمہارے پاس رہنے کا خواہش مند نہیں ہوں۔ اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا، لیکن تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے اور معاذ بن جبل نے (ایک مرتبہ اسود سے) کہا کہ ہمارے پاس بیٹھو' تاکہ کچھ دیر ہم ایماندار ہو جائیں اور ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ یقین کل کا کل ایمان ہے اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت کو اس وقت حاصل کر لیتا کہ جب دل میں شک و شبہ پیدا کرنے والی باتوں کو بھی اس خوف سے چھوڑ دے کہ کہیں یہ بھی شریعت میں ممنوع نہ ہوں۔ اور مجاہد نے کہا ہے کہ اللہ نے تمہارے لئے وہ دین مشروع فرمایا جس کی نوحؑ کو وصیت کی تھی (جس کا یہ مطلب ہے) کہ ہم نے تم کو اور نوح

سُنَّةً وَّدُعَاءُ كُمْ اِيْمَانُكُمْ،

کو اے محمدؐ ایک ہی دین کی تعلیم دی ہے، اور ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ شرعۃ اور منہاج کے معنی راہ اور طریقے کے ہیں اور تمہارا دعا کرنا تمہارا ایمان ہے۔

ف۔ اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اعمال اور افعال کا نام ایمان نہیں ہے لیکن امام بخاری و دیگر محدثین قول و عمل دونوں کو ایمان کا جز قرار دیتے ہیں۔

نمبر ۲ آیات کے ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے، بعض حضرات کا قول ہے کہ یہ کمی زیادتی صرف حضور پر نور ﷺ کی حیات تک محدود تھی کیونکہ آیات قرآنیہ کا نزول ہو رہا تھا' چنانچہ جو نیا حکم نازل ہوتا اس کی تصدیق سے ایمان کی زیادتی ہوتی۔

نمبر ۳ یہ اس آیت کا ترجمہ ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ مجھے مردہ کے زندہ ہونے کا مشاہدہ کرایا جائے تو ارشاد الٰہی ہوا کہ ابراہیمؑ! کیا تمہارا اس پر ایمان نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے رب! ایمان تو ہے لیکن میں اطمینان یعنی عین الیقین حاصل کرنا چاہتا ہوں قلب میں جو کچھ ہے وہ حق الیقین ہے اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ کی طرف جانا ہی زیادتی ایمان ہے۔

نمبر ۴ امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ دین محمدی اور نوح علیہ السلام کے دین میں بہت کچھ کمی بیشی ہے' پھر بھی اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ایک فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ دین میں کمی زیادتی ہوتی ہے۔

نمبر ۵ دعا کا لفظ ایک آیت میں وارد ہوا ہے۔ ابن عباسؓ کا مقصود یہ ہے کہ اس آیت میں دعا سے ایمان مراد ہے، مصنف نے ایمان کی کمی زیادتی ثابت کرنے کے لئے بہت سی آیتیں اور صحابہؓ اور تابعینؒ کے اقوال پیش فرمائیں جس سے ان کے خیال میں ان کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے' لیکن جو علماء اس امر کے قائل ہیں کہ ایمان میں کمی زیادتی نہیں ہوتی ان کی طرف سے ان تمام استدلالات کے شافی جوابات دیئے گئے ہیں ان لوگوں کے نزدیک ایمان ان امور پر تصدیق قلبی کا نام ہے جو سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں میں "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ الخ" میں بیان کئے گئے ہیں، اور دیگر احادیث میں بھی ان ہی امور کو ایمان بیان فرمایا گیا ہے اور جن احادیث سے امام بخاریؒ ایمان کی کمی زیادتی پر استدلال کر رہے ہیں حقیقت میں یہ تمام اعمال ایمان کی تفصیل ہیں یا کیفیت میں کمی زیادتی مراد ہے کمیت میں نہیں۔

۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ ابْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَ الْحَجُّ وَ صَوْمُ رَمَضَانَ:

۷۔ عبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ بن ابی سفیان' عکرمہ بن خالد' ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام (کا قصر پانچ ستونوں) پر بنایا گیا ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

۳ بَابُ اُمُوْرِ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ

باب ۳۔ ان امور کا بیان' جو ایمان میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہ یہ نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو' بلکہ نیکی وہ ہے جو خدا پر ایمان

اٰمَنَ بِاللّٰهِ اِلٰی قَوْلِه الْمُتَّقُوْنَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الاٰیَةَ

لائے" المتقون تک (اور) یقیناً ایماندار کامیاب ہوں گے' الآیۃ۔

۸ = حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْجَعْفِیُّ قَالَ ثنا اَبُوْ عَامِرِ نِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّ الْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔

۸۔ عبداللہ بن محمد جعفی' ابو عامر عقدی' سلیمان بن بلال' عبداللہ بن دینار' ابو صالح' ابو ہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا' ایمان ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں (رکھتا) ہے اور حیا (بھی) ایمان کی شاخوں میں سے) ایک شاخ ہے۔

ف۔ اس عدد میں یہ مقصود نہیں ہے کہ صرف اتنے حصے یا شاخیں ہیں بلکہ کثرت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ دیگر احادیث میں اس سے زیادہ کی تعداد بیان کی گئی ہے۔

٤ بَاب اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِه وَ یَدِه ۔

باب ۴۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

۹ = حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ وَ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِه وَ یَدِه وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَی اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۹۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' عبداللہ بن ابی السفر و اسمٰعیل شعبی' عبداللہ بن عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (پکا) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں (پورا) مہاجر وہ جو ان چیزوں کو چھوڑ دے (۱) جن سے اللہ نے ممانعت فرمائی ہے۔ بخاری نے کہا کہ ابو معاویہ نے بروایت داؤد' عامر' عبداللہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور عبد الاعلی نے بروایت داؤد' عامر' عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

٥ بَاب اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ۔

باب ۵۔ کون سا اسلام افضل ہے۔

۱۰ – حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ

۱۰۔ سعید بن یحییٰ بن سعید اموی قرشی' یحییٰ بن سعید' ابو بردہ بن

(۱) اس جملے میں ایک تو مہاجرین کو تنبیہ کرنا ہے کہ صرف ان کا ہجرت کر لینا کافی نہیں کہ اس کے بعد کسی شے کی پھر ضرورت ہی نہیں بلکہ ہجرت کے بعد آدمی گناہوں سے بچے تب اس کی ہجرت کا اصل فائدہ مرتب ہو گا۔ دوسرے ان لوگوں کے لئے تسلی ہے جو کسی وجہ سے ہجرت نہیں کر سکے کہ اصل ہجرت گناہوں کو ترک کرنا ہے جو تم اب بھی کر سکتے ہو۔

الْأُمَوِيُّ الْقَرَشِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَ يَدِه .

عبداللہ بن ابی بردہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کون سا اسلام افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کا اسلام، جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں۔

٦ بَاب إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ۔

باب ۶۔ (بھوکے) کو کھانا کھلانا بھی اسلام ہے۔

١١ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَءُ السَّلَامُ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ.

۱۱۔ عمرو بن خالد، لیث، یزید، ابوالخیر، عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا کہ کس قسم کا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ کھانا کھلاؤ اور جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو (سب کو) سلام کرو۔

٧ بَاب مِنَ الْإِيْمَانِ أَنْ يُّحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنفْسِهِ۔

باب ۷۔ اپنے بھائی کے لئے وہی بات چاہنا جو اپنے لئے چاہے۔ ایمان میں داخل ہے۔

١٢= حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ وَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنفْسِهِ.

۱۲۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، انسؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

ف۔ یہ چیز جب مسلمان میں پیدا ہو جاتی ہے. تو اسی سے کمال ایمان حاصل ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہر شخص دوسرے سے معاملہ کرتے ہوئے صرف یہ سوچ لے کہ اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو کیا یہ پسند کرتا، تو ذاتی اختلافات اور فسادات کی جڑ ہی کٹ جائے۔

٨ بَاب حُبُّ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

باب ۸۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت رکھنا ایمان کا ایک جزو ہے۔

١٣ .حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَال ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِه لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِه وَوَلَدِه .

۱۳۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس (پاک ذات) کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

١٤ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ

۱۴۔ یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب انسؓ آدم

عُلَیَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

بن ابی ایاس' شعبہ' قتادہ' انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں ہو سکتا' جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۹ بَاب حَلَاوَۃِ الْاِیْمَانِ۔

باب ۹۔ حلاوت ایمان کا بیان۔

۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔

۱۵۔ محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب ثقفی' ایوب' ابوقلابہ' انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ تین باتیں جس کسی میں ہوں گی' وہ ایمان کی شرینی (کا مزہ) پائے گا' اللہ اور اس کے رسول اس کے نزدیک تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں' اور جس کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ ہی کے لئے کرے' اور کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔

۱۰ بَاب عَلَامَۃِ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ۔

باب ۱۰۔ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔

۱۶ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَۃُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰیَۃُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ۔

۱۶۔ ابوالولید' شعبہ' عبداللہ بن جبیر' انس بن مالکؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (نقل کرتے ہیں) کہ آپ نے فرمایا' انصار سے محبت کرنا ایماندار ہونے کی نشانی ہے' اور انصار سے دشمنی رکھنا منافق ہونے کی علامت ہے۔

ف۔ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی محبت پر لوگوں کو ابھارا ہے۔ اس لئے کہ انصار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی اعانت اور نصرت کی تھی اب اس وجہ سے جو ان سے محبت رکھے گا تو وہ دین ہی سے محبت ہو گی جو کہ علامت ایمان ہے۔ اور اگر کوئی اس وجہ سے ان سے بغض رکھے گا تو یہ دین سے بغض ہو گا جو نفاق کی علامت ہے۔

۱۱ بَاب۔

باب ۱۱۔ (ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِدْرِیْسَ عَآئِذُ اللّٰہِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عُبَادَۃَ بْنَ الصَّامِتِ وَ کَانَ شَھِدَ بَدْرًا وَّھُوَ اَحَدُ

۱۷۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' ابوادریس' عائذ اللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبادۃ بن صامت جو جنگ بدر میں شریک تھے اور شب عقبہ میں ایک نقیب تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جب کہ آپ کے گرد ایک جماعت آپ کے

النُّقَبَآءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِىْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَ لَا تَسْرِقُوْا وَ لَا تَزْنُوْا وَ لَا تَقْتُلُوْآ اَوْلَادَكُمْ وَ لَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ اَرْجُلِكُمْ وَ لَا تَعْصُوْا فِىْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِى الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ.

اصحاب کی بیٹھی ہوئی تھی کہ تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا' اور چوری نہ کرنا' اور زنا نہ کرنا' اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا اور نہ ایسا بہتان (کسی پر) باندھنا جس کو تم (دیدہ و دانستہ) بناؤ۔ اور کسی اچھی بات میں خدا اور رسول کی نافرمانی نہ کرنا۔ پس جو کوئی تم میں سے (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان (بری باتوں) میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا اور دنیا میں اس کی سزا اسے مل جائے گی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہو جائے گی اور جو ان (بری) باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا اور اللہ اس کو دنیا میں پوشیدہ رکھے گا تو وہ اللہ کے حوالے ہے۔ اگر چاہے تو اس سے درگزر کرلے اور چاہے تو اسے عذاب کرلے، (عبادۃ بن صامت کہتے ہیں کہ) ہم سب لوگوں نے آپ سے اس شرط پر (بیعت کرلی)

١٢ بَاب مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

باب ۱۲۔ فتنوں سے بھاگنا دینداری ہے۔

۱۸ = حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ.

۱۸۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ' عبداللہ بن عبدالرحمٰن' ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں گی' جن کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں چلا جائے' تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچالے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو فتنوں سے ہر حال میں بچنا چاہئے اور جب فتنہ و فساد اتنا بڑھ جائے کہ اس کی اصلاح نہ ہو سکتی ہو تو ایسے وقت میں گوشہ نشینی اور یکسوئی بہتر ہے۔ ایسی صورت حال میں اگر محض دین کی حفاظت کے جذبے سے آدمی کسی تنہائی کی جگہ چلا جائے جہاں فتنہ و فساد سے بچ سکے تو آدمی کو اس پر بھی اجر ملے گا۔

١٣ بَاب قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ وَ اَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ۔

باب ۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور اس بات کا ثبوت کہ معرفت دل کا فعل ہے' بقول اللہ تعالیٰ کہ لیکن اللہ تم سے اس کا مواخذہ کرے گا جو تمہارے دلوں نے کیا ہو۔

١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

۱۹۔ محمد بن سلام' عبدہ' ہشام' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو ایسے اعمال کا حکم دیتے جو وہ (ہمیشہ)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُوْنَ قَالُوْا إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ أَنَا.

کر سکیں (عبادات شاقہ کی ترغیب کبھی ان کو نہ دیتے تھے) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ، ہم آپ کے مثل نہیں ہیں، بے شک اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں، اس پر آپ غضب ناک ہوئے حتی کہ آپ کے چہرہ مبارک سے غضب (کا اثر) ظاہر ہونے لگا پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا جاننے والا میں ہوں۔

١٤ بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

باب ۱۴۔ یہ بات بھی ایمان میں داخل ہے کہ کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے، جیسے (کوئی) آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے۔

٢٠ = حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ أَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ.

۲۰۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، قتادہ، انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی شیرینی (کا مزہ) پائے گا، وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول تمام ماسوا سے محبوب ہو اور وہ شخص جو کسی بندہ سے محبت کرے اور وہ شخص جو ایمان نصیب ہونے کے بعد کفر اختیار کرنے کو ایسا برا سمجھے، جیسے کوئی آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

١٥ بَاب تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيْمَانِ فِي الْأَعْمَالِ۔

باب ۱۵۔ اہل ایمان کا اعمال میں ایک دوسرے سے زیادہ ہونے کا بیان۔

٢١ = حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ أَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ

۲۱۔ اسمٰعیل، مالک، عمرو بن یحییٰ، مازنی، یحییٰ مازنی، ابو سعید خدریؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا (جب) جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہو چکیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ (فرشتوں) سے فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو اس کو (دوزخ(۱) سے) نکال لو۔ پس وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور وہ (جل کر) سیاہ ہو گئے ہوں گے، پھر وہ نہر حیاء یا نہر حیات میں ڈال دیئے جائیں گے تب وہ تر و تازہ ہو جائیں گے جس طرح دانہ (ترو تازگی) کے ساتھ پانی کی روانی کی جانب لگتا ہے۔ (اے شخص)

(۱) یعنی جس کے دل میں ایمان ہو گا خواہ تھوڑا سا ہی ہو بالآخر وہ جہنم سے نکال دیا جائے گا۔

جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَاَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَيَاةِ وَ قَالَ خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ.

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ دانہ کیسا سبز کونپل زردی مائل نکلتا ہے؟ اس حدیث کے ایک راوی عمر نے اپنی روایت میں لفظ حیاء کی جگہ حیات کا لفظ اور من ایمان کی بجائے من خیر روایت کیا ہے۔

۲۲ =حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَ عَلَيْهَا قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَ مِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَّجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ.

۲۲۔ محمد بن عبید اللہ' ابراہیم بن سعد' صالح' ابن شہاب' ابوامامہ بن سہل بن حنیف' ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں سونے کی حالت میں تھا کہ میں نے یہ خواب دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور ان (کے بدن) پر قمیص ہیں' بعض قمیص تو صرف پستانوں ہی تک ہیں اور بعض ان سے نیچے ہیں اور عمرو بن خطاب بھی میرے آگے پیش کئے گئے اور ان (کے بدن) پر جو قمیص ہے (وہ اتنا نیچا) ہے کہ وہ اس کو کھینچتے ہوئے چلتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر دین ہے۔

ف۔ یعنی جس کی قمیص جتنی بڑی تھی' اتنا ہی دین میں اس کا مقام زیادہ تھا۔ عمر بن خطابؓ کی قمیص بہت بڑی تھی معلوم ہوا کہ دین میں ان کا مقام بہت بلند ہے۔

۱۶ بَاب اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

باب ۱۶۔ حیاء جزو ایمان ہے۔

۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ.

۲۳۔ عبداللہ بن یوسف' مالک بن انس' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) کسی انصاری مرد کی طرف گزرے اور (ان کو دیکھا کہ) کہ وہ اپنے بیٹے کو حیا کے بارہ میں نصیحت کر رہے تھے، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (حیاء کے بارہ میں) اس کو (نصیحت کرنا) چھوڑ دو اس لئے کہ حیا ایمان میں سے ہے۔

ف۔ یعنی وہ اپنے بیٹے سے کہہ رہے تھے کہ تو اس قدر شرم حیا نہ کیا کر' ان کے بیٹے غالباً بہت شرمگیں ہوں گے۔

۱۷ بَاب فَاِنْ تَابُوْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُ الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ.

باب ۱۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوۃ دیں تو ان کے (قتل) کا عمل ترک کردو۔

۲۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْمُسْنَدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْحِ نِ الْحَرَمِیُّ ابْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِبْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ

۲۴۔ عبداللہ بن محمد مسندی' ابوروح حرمی بن عمارہ' شعبہ، واقد بن محمد' ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں کہ وہ

اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْآ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَ ھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَ حِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ۔

اس بات کی گواہی دینے لگیں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اس بات کی کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں۔ پس جب یہ باتیں کرنے لگیں تو مجھ سے ان کے جان اور مال محفوظ ہو جائیں گے' علاوہ اس سزا کے جو اسلام نے کسی جرم میں ان پر مقرر کر دی ہے۔

ف۔ یعنی اسلام نے جس جرم کی سزا قتل مقرر کی ہے اس میں قتل کیا جائے گا، اور شرعی طور پر جتنا مال ان سے لینا ضروری ہے مثلاً زکوٰۃ و عشر وغیرہ اس میں مال لیا جائے گا۔

۱۸ بَاب مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ ھُوَ الْعَمَلُ لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ تِلْكَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عِدَّۃٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا کَانُوْ یَعْمَلُوْنَ عَنْ قَوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَقَالَ لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ۔

باب ۱۸۔ بعض کا قول ہے کہ ایمان عمل ہے جس کی دلیل یہ آیت ہے وَتِلْكَ الْجَنَّۃُ (ترجمہ) اور یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، اس کے عوض جو تم کیا کرتے تھے' اور چند اہل علم نے اللہ تعالیٰ کے قول "فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا کَانُوْ ا یَعْمَلُوْن" میں کہا ہے کہ اس سے مراد لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (ترجمہ) اس کے مثل عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔

ف۔ یہ وہی ایمان کی کمی زیادتی کا مسئلہ ہے جس کو اب مصنف دوسرے عنوان سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

۲۵ = حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ وَمُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

۲۵۔ احمد بن یونس' موسیٰ بن اسمٰعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب سعید بن مسیّب' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا گیا' کہ پھر کون؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا' کہ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا کہ حج خالص۔

۱۹ بَاب اِذَا لَمْ یَکُنِ الْاِسْلَامُ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ وَکَانَ عَلَی الْاِسْتِسْلَامِ اَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰکِنْ

باب ۱۹۔ اگر (کوئی شخص) صدق دل سے اسلام نہ لایا ہو بلکہ (کسی کے زبردستی) مسلمان کر لینے سے' یا قتل کے خوف سے مسلمان ہو گیا ہو (تو وہ شخص مومن نہیں ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ دیہاتی عرب کہتے ہیں "امنا"

قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَاِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيْقَة فَهُوَ عَلٰى قَوْلِه جَلَّ ذِكْرُهٗ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ الاٰيَة.

ہم ایمان لائے (اے نبی) کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے (پس امنانہ کہو) لیکن اسلمنا (ہم اسلام لائے' کہو، اور اگر (کوئی) سچ مچ اسلام لے آیا ہو تو وہ (مومن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ" (ترجمہ) اللہ کے نزدیک دین مقبول اسلام ہی ہے۔

٢٦ = حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلاً ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَآ اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلاً ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَآ اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَاسَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكِبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ، رَوَاهُ يُوْنُسُ وَ صَالِحٌ وَّ مَعْمَرٌ وَّ ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

٢٦۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عامر بن سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کچھ لوگوں کو (مال) دیا' اور سعدؓ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا (یعنی نہیں دیا) جو مجھے سب سے اچھا معلوم ہوتا تھا، تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے فلاں شخص سے اعراض کیا اللہ کی قسم میں اسے مومن سمجھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ (مومن سمجھتے ہو) یا مسلم تو میں نے تھوڑی دیر سکوت کیا، پھر جو کچھ مجھے اس شخص کی طرف سے معلوم تھا اس نے مجھے مجبور کر دیا اور میں نے پھر اپنی وہی بات کی یعنی یہ کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے فلاں شخص سے اعراض کیا اللہ کی قسم! میں اسے مومن جانتا ہوں، تو آپ نے فرمایا (مومن جانتے ہو) یا مسلم؟ پھر میں کچھ دیر چپ رہا بعد اس کے جو کچھ میں اس شخص کی طرف سے جانتا تھا اس نے مجھے مجبور کر دیا اور میں نے پھر اپنی وہی بات کہی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی پھر وہی فرمایا، بالآخر آپ نے فرمایا کہ اے سعد میں ایک شخص کو اس خوف سے کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ اگر اس کو نہ دیا جائے تو وہ کافر ہو جائے اور) اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں سرنگوں نہ ڈال دے' دے دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے (اس کو نہیں دیتا کیونکہ اس کی نسبت ایسا خیال نہیں ہوتا۔)

٢٠ بَاب اِفْشَاءِ السَّلَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ وَ قَالَ عَمَّارٌ ثَلٰثٌ مَّنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيْمَانَ اَلْاِنْصَافُ مِنْ نَّفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَ الْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ.

باب ٢٠۔ سلام کا رواج دینا اسلام میں داخل ہے اور عمار نے کہا ہے کہ تین باتوں کو جس شخص نے جمع کر لیا تو یقیناً اس نے ایمان (کے تمام شعبوں کو جمع کر لیا) اپنی ذات کے مقابلے میں انصاف کرنا اور تمام لوگوں کو (آشنا ہوں یا غیر آشنا) سلام کرنا اور تنگ دستی کے وقت خرچ کرنا۔

ف نمبر ا یعنی اگر اپنی ذات کا کسی دوسرے پر کوئی حق ہو تا تو جو کچھ اپنے حق کی وصول یابی کے لئے تو کر تا وہی اس وقت بھی کر جب کہ کسی دوسرے کا تیرے اوپر حق ہو۔ نمبر ۲ یعنی سلام کرنے کے لئے یہ خیال نہ کر صرف شناسا آدمی ہی کو سلام کروں بلکہ ہر مومن و مسلم کو جانا پہچانا ہوا تصور کر کے سلام کئے جا۔

۲۷ =حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ.

۲۷۔ قتیبہ 'لیث' یزید بن ابی حبیب' ابو الخیر' عبداللہ بن عمرو سے (روایت ہے) کہ ایک شخص نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا' کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ' اور جسے جانتے ہو اور جسے نہ جانتے ہو سب کو سلام کرو۔

۲۱ بَاب كُفْرَانِ الْعَشِيْرِ وَكُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۲۱۔ شوہر کی ناشکری کا بیان اور (کفر کے مراتب مختلف ہیں) ایک کفر دوسرے کفر سے کم ہوتا ہے اس (مضمون) میں ابو سعیدؓ کی روایت نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہے۔

۲۸ = حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ النَّارَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَآءُ يَكْفُرْنَ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَ يَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

۲۸۔ عبداللہ بن مسلمہ 'مالک' زید بن اسلم' عطاء بن یسار، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (ایک مرتبہ) مجھے دوزخ دکھلائی گئی تو اس کی رہنے والی زیادہ تر میں نے عورتوں کو پایا، وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں عرض کیا گیا۔ کیا اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ شوہر کا کفر کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں (اے شخص) اگر تو کسی عورت کے ساتھ ایک زمانہ دراز تک احسان کرتا رہے، بعد اس کے کوئی (خلاف) بات تجھ سے دیکھ لے تو فوراً کہہ دے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی آرام نہیں پایا۔

۲۲ بَاب اَلْمَعَاصِىْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَآ اِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ وَّ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

باب ۲۲۔ گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا کرنے والا بجز شرک کے ان کے ارتکاب سے کافر نہ کہا جائے کیونکہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ بے شک تو ایسا آدمی ہے کہ تجھ میں جاہلیت (کا اثر باقی) ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے اور اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم لڑیں تو ان دونوں کے درمیان میں صلح کرا دو (دیکھو) تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمان کہا۔

۲۹ = حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِىْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَ الْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ۔

۲۹۔ عبدالرحمٰن بن مبارک، حماد بن زید، ایوب و یونس، حسن، احنف بن قیسؓ کہتے ہیں کہ (جنگ جمل کے وقت) میں اس مرد (یعنی علی مرتضیٰؓ) کی مدد کرنے چلا تو (اثناء راہ میں) مجھے ابو بکرہ مل گئے، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں (جانے کا) ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا اس مرد (یعنی علی مرتضیٰؓ) کی مدد کروں گا، وہ بولے کہ لوٹ جاؤ اس لئے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول (دونوں) دوزخ میں ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ یہ قاتل (کی نسبت جو آپ نے فرمایا اس کی وجہ تو ظاہر) ہے مگر مقتول کا کیا سبب (وہ کیوں دوزخ میں جائے گا) آپ نے فرمایا (اس وجہ سے کہ) وہ اپنے حریف کے قتل کا شائق تھا۔ حالانکہ وہ حریف مسلمان تھا۔

ف۔ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد نقل کیا گیا اس کا تعلق مسلمانوں کی اس باہمی لڑائی سے ہے جو محض ذاتی اور نفسانی اغراض کے تحت ہو لیکن حضرات صحابہؓ کی باہمی جنگ چونکہ غلط فہمی اور خطاء اجتہادی کی بنا پر واقع ہوئی تھی اس لئے قاتل اور مقتول والی مذکورہ حدیث کا اطلاق اس جنگ کے شرکاء پر نہ ہوگا۔

۳۰ = حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلِ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ لَقِيْتُ اَبَاذَرٍّ بِالرَّبْذَةِ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّىْ سَابَبْتُ رَجُلاً فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ عَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔

۳۰۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، واصل احدب معرورؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابوذرؓ سے (مقام) ربذہ میں ملاقات کی اور ان کے جسم پر جس قسم کا تہ بند اور چادر تھی اسی قسم کی چادر اور تہ بند ان کے غلام کے جسم پر تھی میں نے ابوذر سے اس کا سبب پوچھا، وہ کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص کو (جو میرا غلام تھا) گالی دی، یعنی اس کو اس کی ماں سے غیرت دلائی تھی۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کو پہنچی تو آپ) نے (مجھ سے) فرمایا کہ اے ابوذر! کیا تم نے اسے اس کی ماں سے غیرت دلائی ہے تم یقیناً ایسے آدمی ہو کہ (ابھی) تم میں جاہلیت (کا اثر باقی) ہے، تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں ان کو اللہ نے تمہارے قبضہ میں دیا ہے جس شخص کا بھائی اس کے قبضہ میں ہو اسے چاہئے کہ جو خود کھائے اس کو بھی کھلائے اور جو خود پہنے وہی اس کو پہنائے اور (دیکھو) اپنے غلاموں سے اس کام کا نہ کہو جو ان پر شاق ہو، اور جو ایسے کام کی ان کو تکلیف دو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

۲۳ بَاب ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ۔

باب ۲۳۔ ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم ہے۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وحَدَّثَنِىْ بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ

۳۱۔ ابو الولید، شعبہ، ح، بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب (آیہ، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ

عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ.

يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (ترجمہ) جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا، نازل ہوئی تو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اصحاب (بہت گھبرائے) کہنے لگے کہ ہم میں کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا تو اللہ بزرگ برتر نے "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ" (ترجمہ) بے شک یقیناً شرک بڑا ظلم ہے، نازل فرمایا۔

ف۔ صحابہ کے گھبرانے کی وجہ یہ تھی کہ ظلم سے مراد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے، خواہ چھوٹے درجہ کی ہو یا بڑے درجہ کی، اور ایسا کوئی انسان نہیں ہے کہ جس سے سہواً خطاء اور چھوٹا موٹا قصور نہ ہو جاتا ہو، بلکہ بعض موقعوں پر معمولی قسم کے قصور قصداً بھی ہو جاتے ہیں تو ہر قسم کے قصور سے بچ جانا انسانی طاقت سے بعید ہے اس گھبراہٹ کے دور کرنے کے لئے مزید توضیح فرمادی گئی اور یہ آیت نازل ہوئی "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ"

٢٤ بَاب عَلامَةِ الْمُنَافِقِ۔

باب ۲۴۔ منافق کی علامات کا بیان۔

٣٢۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُو سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

۳۲۔ سلیمان ابوالربیع' اسمٰعیل' ابن جعفر' نافع بن مالک ابن ابی عامر' ابو سہیل' مالک بن ابی عامر' ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا منافق کی تین پہچانیں ہیں جب بولے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے(۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

٣٣۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّ مَنْ كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا، اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ.

۳۳۔ قبیصہ بن عقبہ' سفیان' اعمش' عبید اللہ بن مرہ' مسروق' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں گی' وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چار کی ایک بات ہو اس میں ایک بات نفاق کی ہے۔ تاوقتیکہ اس کو چھوڑ نہ دے (وہ چار باتیں یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب لڑے تو بے ہودگی کرے۔

٢٥ بَاب قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

باب ۲۵۔ شب قدر میں قیام کرنا ایمان میں داخل ہے۔

٣٤۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۴۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' اعرج' ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی ایماندار ہو کر ثواب جان کر شب قدر میں قیام کرے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(۱) وعدہ خلافی اس وقت ہوتی ہے جب وعدہ کرتے وقت ذہن میں یہ ہو کہ اسے پورا نہیں کرنا، لیکن اگر وعدہ کرتے وقت تو اسے پورا کرنے کا مکمل ارادہ تھا بعد میں کسی عذر کی بنا پر پورا نہیں کر سکا تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے۔

وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۶ بَاب اَلْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

باب۲۶۔ جہاد کرنا ایمان کا جزو ہے۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ اَوْ تَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَّلَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ.

۳۵۔ حرمی بن حفص' عبدالواحد' عمارہ' ابوزرعہ بن عمرو بن جریر ابوہریرہؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جو اس کی راہ میں (جہاد کرنے کو) نکلے اور اس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے اور اس کے پیغمبروں کی تصدیق ہی نے (جہاد پر آمادہ کر کے) گھر سے نکالا ہو اس امر کا ذمہ دار ہو گیا ہے کہ یا تو میں اسے اس ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کروں گا، جو اس نے جہاد میں پایا ہے یا اسے (شہید بنا کر) جنت میں داخل کر دوں گا اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا تو (کبھی) چھوٹے لشکر کے ہمراہ جانے سے بھی دریغ نہ کرتا کیوں کہ میں یقیناً اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

ف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار شہادت کی تمنا کرنا جہاد اور شہادت کی عظمت کو واضح کرتا ہے کہ جب بندہ اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہوتی ہے اب وہ کسی حال میں بھی خسارے میں نہیں رہتا فتح حاصل ہو اور زندہ رہے تو غازی بن کر مالِ غنیمت حاصل کرتا ہے۔ مر جائے تو شہادت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہو جاتا ہے۔

۲۷ بَاب تَطَوُّعِ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

باب ۲۷۔ رمضان کی راتوں میں نفل پڑھنا ایمان میں داخل ہے۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۳۶۔ اسمٰعیل' مالک' ابن شہاب' حمید بن عبد الرحمٰن ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر قیام کرے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۸ بَاب صَوْمِ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

باب ۲۸۔ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان میں داخل ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ

۳۷۔ ابن سلام' محمد بن فضیل' یحییٰ بن سعید' ابو مسلمہ' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر روزے رکھے اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۹ بَاب اَلدِّيْنُ يُسْرٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ.

باب ۲۹۔ دین بہت آسان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ دین ہے' جو سچا اور سیدھا ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَا عُمَرُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَّعْنِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّ لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَا سْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَ الرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ.

۳۸۔ عبدالسلام بن مطہر' عمر بن علی' محن بن محمد غفاری' سعید بن ابی سعید مقبری' ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا' وہ اس پر غالب آ جائے گا پس تم لوگ میانہ روی کرو اور (اعتدال سے) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ (کہ تمہیں ایسا دین ملا) اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے دینی قوت حاصل کرو۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میں تشدد اختیار کرنا، عمل میں غلو کرنا یعنی کسی بھی معاملہ میں حدود سے تجاوز کرنا اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔ ایک معتدل اور متوازن زندگی جس میں ادائیگی فرائض کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے غفلت بھی نہ ہو اور دنیاوی زندگی معطل بھی نہ ہو، اسلام کو مطلوب ہے اور یہ حدود کی رعایت کے ساتھ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

۳۰ بَاب اَلصَّلٰوةِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَوْلُ اللّٰهِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ يَعْنِیْ صَلٰوتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ.

باب ۳۰۔ نماز ایمان میں داخل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ تمہارا ایمان یعنی تمہاری نمازیں جو تم نے بیت المقدس کی طرف پڑھی تھیں ضائع کر دے (اس آیت میں نماز کو ایمان فرمایا گیا ہے)۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ اَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَ اَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ

۳۹۔ عمرو بن خالد' زہیر' ابواسحٰق، براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جب ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ننہال میں جو انصار تھے' ان کے ہاں اترے اور آپ نے (مدینہ آنے کے بعد) سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی، مگر آپ کو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا قبلہ کعبہ کی طرف ہو جائے (چنانچہ ہو گیا) اور سب سے پہلی نماز جو آپ نے (کعبہ کی طرف) پڑھی' عصر کی نماز تھی اور آپ کے ہمراہ کچھ لوگ

الْعَصْرِ وَ صَلّٰی مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰی مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰی اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَاهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَ اَهْلُ الْكِتٰبِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ، قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّهٗ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَّ قُتِلُوْا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ.

نماز میں تھے، ان میں سے ایک شخص نکلا اور کسی مسجد کے لوگوں پر اس کا گزر ہوا اور وہ (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کی طرف نماز پڑھی ہے (یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے۔ اور جب آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے' یہود اور (جملہ) اہل کتاب بہت خوش ہوتے تھے، مگر جب آپ نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا تو یہ ان کو ناگوار ہوا' زہیر (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کہتے ہیں کہ ہم سے ابو اسحٰق نے براء سے، اس حدیث میں یہ بھی نقل کیا کہ قبل تحویل (قبلہ) کے (اسی) قدیم قبلہ پر کچھ لوگ مر چکے تھے، ہم یہ نہ سمجھ سکے کہ ان کے متعلق کیا خیال کیا جائے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَهُمْ نازل فرمائی۔

ف نمبرا اس حدیث سے حنفیہ کے یہاں اس مسئلہ کا استخراج کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے مقام پر پہنچے جہاں اس کو قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو اپنی عقل پر زور ڈال کر معلوم کرے کہ قبلہ کس طرف ہونا چاہئے اس کو (تحری) کہتے ہیں، اس کے بعد جس طرف اس کا غالب گمان ہو اسی طرف نماز پڑھنا شروع کر دے اب اگر نماز کے درمیان کوئی ایسا شخص آکر (جس کو قبلہ معلوم ہے) خبر دے کہ قبلہ فلاں جانب ہے تو نماز ہی میں اس طرف گھوم جائے۔

نمبر ۲ یعنی اخیر وقت تک وہ اسی بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرتے رہے، چنانچہ اس آیت میں ان لوگوں کی نماز کے متعلق فرمادیا کہ اس وقت چونکہ وہی قبلہ تھا اس لئے ان کی نمازیں قبلہ ہی کی طرف ایسی ہی سمجھی جائیں گی جیسے تحویل کے بعد کعبہ کی طرف۔

٣١ بَاب حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ۔

باب ۳۱۔ آدمی کے اسلام کی خوبی کا بیان۔

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَّفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّ السَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

امام مالک نے بروایت زید بن اسلم' عطا بن یسار بیان کیا کہ ابو سعید خدریؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی مسلمان ہو جاتا ہے اور اس کا اسلام اچھا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو جن کا اس نے ارتکاب کیا تھا معاف کر دیتا ہے اور اس کے بعد (پھر) معاوضہ (شروع ہوتا ہے کہ) نیکی کا بدلہ اس کے دس گنے سے سات سو گنے تک اور برائی کا اسی کے موافق (دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے معاف فرمادے۔

٤٠۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۰۔ اسحٰق بن منصور' عبد الرزاق' معمر' ہمام' ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلام کی خوبی پیدا کر لیتا ہے تو جو نیکی وہ کرتا ہے وہ اس کے لئے

وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَّعْمَلُھَا تُکْتَبُ لَہٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَّ کُلُّ سَیِّئَۃٍ یَّعْمَلُھَا تُکْتَبُ لَہٗ بِمِثْلِھَا۔

دس گنے سے لے کر سات سو گنے تک لکھی جاتی ہے اور جو برائی وہ کرتا ہے وہ اس کے لئے اتنی ہی لکھی جاتی ہے۔

۳۲ بَاب اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَدْوَمُہٗ۔

باب ۳۲۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ کام ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰ عَنْ ھِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا وَ عِنْدَھَا اِمْرَاَۃٌ قَالَ مَنْ ھٰذِہٖ قَالَتْ فُلَانَۃُ تُذْکَرُ من صَلَاتِھَا قَالَ مَہْ عَلَیْکُمْ بِمَا تَطِیْقُوْنَ فَوَ اللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَ کَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْہِ مَا دَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ۔

۴۱۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ان کے پاس آئے اور ان کے پاس (اس وقت) کوئی عورت بیٹھی ہوئی تھی آپ نے پوچھا کہ کون ہے؟ عائشہؓ بولیں کہ یہ فلاں عورت ہے (اور) اس کی نماز (کی کثرت) کا حال بیان کرنے لگیں آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو (دیکھو) تم اتنے اعمال کی ذمہ داری اپنے اوپر لو جن کی (ہمیشہ کرنے کی) تم کو طاقت ہو۔ اس لئے کہ (اللہ ثواب دینے سے) نہیں تھکتا تاوقتیکہ تم عبادت کرنے سے تھک جاؤ اور اللہ کے نزدیک (سب سے) زیادہ محبوب وہ دین (کا کام) ہے جس کو کرنے والا ہمیشہ کر سکے۔

۳۳ بَاب زِیَادَۃِ الْاِیْمَانِ وَنُقْصَانِہٖ وَ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی وَیَزْدَادُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا وَّ قَالَ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ فَاِذَا تَرَکَ شَیْئًا مِّنَ الْکَمَالِ فَھُوَ نَاقِصٌ۔

باب ۳۳۔ ایمان کی کمی زیادتی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی ثابت ہے (وَزِدْنَاھُمْ) (ترجمہ) اور ہم نے ان کی ہدایت زیادہ کر دی اور یَزْدَادُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (ترجمہ) اور ایمان والوں کا ایمان بڑھ جائے (یہ بھی فرمایا ہے) کیونکہ کامل چیز میں سے کمی کی جائے گی تو اس کا نام نقصان ہے۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ فِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ خَیْرٍ وَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ فِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ بُرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ وَّیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ

۴۲۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے اور اس کے دل میں ایک جو برابر نیکی (یعنی ایمان) ہو وہ دوزخ سے نکالا جائے گا اور جو لا الہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں گیہوں کے ایک دانے کے برابر خیر (یعنی ایمان) ہو وہ (بھی) دوزخ سے نکالا جائے گا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی (یعنی ایمان) ہو وہ بھی دوزخ سے نکالا جائے گا ابو عبداللہ نے کہا کہ ابان نے بروایت قتادہ، انس، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجائے خیر کے ایمان کا لفظ روایت کیا ہے۔

الْاِیْمَانِ مَكَانَ خَیْرٍ.

ف۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اصل ایمان لا الہ الا اللہ سے حاصل ہو جاتا ہے، اس کے بعد اگر کوئی شخص اپنے گناہوں کی وجہ سے مستحق سزا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے معاف نہ کیا تو وہ اپنے جرم کی سزا پانے کے بعد دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جایا جائے گا، جو اس کے ایمان لا الہ الا اللہ کا نتیجہ ہو گا نہ کے اعمال کا کیونکہ عملی حیثیت سے وہ معدوم العمل تھا۔

٤٣ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَیْسِ اَخْبَرَنَا قَیْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْیَهُوْدِ قَالَ لَهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰیَةٌ فِیْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُ وْنَهَا لَوْ عَلَیْنَا مَعْشَرَ الْیَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْیَوْمَ عِیْدًا قَالَ اَیُّ اٰیَةٍ قَالَ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْیَوْمَ وَ الْمَكَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْهِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ یَوْمَ جُمُعَةٍ.

۴۳۔ حسن بن صباح، جعفر بن عون، ابو العمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین تمہاری کتاب (یعنی قرآن) میں ایک ایسی آیت ہے کہ اگر ہم پر یعنی یہودیوں پر وہ آیات نازل ہوتی تو ہم اس دن کو (جس دن وہ نازل ہوتی) عید منا لیتے امیر المومنین نے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی بولا اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (عمر و یہ سن کر) کہنے لگے کہ بے شک ہم نے اس دن کو اور اس مقام کو یاد کر لیا ہے جس میں یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی آپ (اس دن) عرفہ میں مقیم تھے اور جمعہ کا دن تھا۔

ف نمبرا ترجمہ: میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا۔
نمبر ۲ مقصود حضرت عمرؓ کا یہ ہے کہ اس دن تو دہری عید تھی۔ ایک جمعہ کے سبب سے، دوسرے عرفہ کے سبب سے، اس سے زیادہ اور عید کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ اگر تیری سمجھ میں نہ آئے تو اس کا کیا علاج ہے۔

٣٤ بَاب اَلزَّكٰوةِ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذَالِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ۔

باب ۳۴۔ زکوۃ کا ادا کرنا اسلام ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انہیں صرف اس بات کا حکم دیا گیا کہ اللہ کی عبادت کریں خالص اسی کے عبادت گزار ہو کر اور سیدھے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں یہی سیدھی راہ ہے

٤٤ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ سُهَیْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ

۴۴۔ اسمٰعیل، مالک بن انس، ابو سہیل بن مالک، مالک، طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (۱) نجد کا رہنے والا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنی جا رہی تھی، لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے لیکن جب قریب ہوا تو معلوم ہوا (کہ) وہ اسلام کی بابت آپ سے پوچھتا ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) یہ کون تھے؟ محدثین کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ یہ ضمام بن ثعلبہ تھے جو کہ اپنی قوم کے نمائندہ بن کر آئے تھے۔

حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَيَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَآ، اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَ اللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَ لَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ.

نے فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں، وہ شخص بولا کہ کیا ان کے علاوہ (بھی کوئی نماز) میرے اوپر (فرض) ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے پڑھے (پھر) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا رمضان کے روزے، اس نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ (اور روزے بھی) میرے اوپر فرض ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے (طلحہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس سے زکوۃ کا بھی ذکر کیا۔ اس نے کہا کہ کیا میرے اوپر اس کے علاوہ (اور کوئی صدقہ بھی) فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی دے' طلحہؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا کہ اللہ کی قسم! نہ میں (اس عبادت) میں (اپنی طرف سے) زیادتی کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔

٣٥ بَاب اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ.

باب ۳۵۔ جنازوں کے ساتھ جانا ایمان ہے۔

٤٥ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ نِ الْمَنْجُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَّ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطٍ، تَابَعَهٗ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نَحْوَهٗ

۴۵۔ احمد بن عبداللہ بن علی منجوفی' روح' عوف' حسن و محمد' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ہمراہ ایمان کا کام اور ثواب سمجھ کر جاتا ہے اور جب تک اس پر نماز نہ پڑھ لی جائے اور اس کے دفن سے فراغت نہ کر لی جائے اس کے ہمراہ رہتا ہے، تو وہ دو حصہ ثواب کے لے کر لوٹتا ہے ہر حصہ احد (پہاڑ) کے برابر ہوتا ہے اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ لے اور دفن کئے جانے سے قبل لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے، عثمان موذن نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور بیان کیا کہ ہم سے بروایت عوف' محمد' ابو ہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ف۔ قیراط ایک خاص وزن ہے مگر یہاں وہ خاص وزن مراد نہیں ہے بلکہ ایک مقدار مقصود ہے۔

٣٦ بَاب خَوْفِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّحْبَطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِيْ عَلٰى عَمَلِيْ اِلَّا خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مُكَذِّبًا وَّقَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ

باب ۳۶۔ مومن کا اس بات سے ڈرنا کہ اس کا عمل اکارت کر دیا جائے اور اسے خبر نہ ہو۔ ابراہیم تیمی نے کہا کہ جب میں اپنے گفتار اور کردار کو ملاتا ہوں تو مجھے اس امر کا خوف ہوتا ہے کہ (کہیں) میں جھٹلانے والوں میں نہ ہو جاؤں، ابن

اَدْرَكْتُ ثَلٰثِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلٰى نَفْسِهٖ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ يَّقُوْلُ اِنَّهٗ عَلٰى اِيْمَانِ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ يُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا اَمِنَهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ وَّ مَا يُحَذَّرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَ الْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ.

ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ سے ملا ان میں سب اپنے منافق ہونے کا خوف کرتے تھے' ان میں کوئی شخص یہ نہ کہتا تھا کہ میں جبرئیل اور میکائیل کے ایمان پر ہوں، حسن بصری سے منقول ہے کہ نفاق کا خوف اسی کو ہوگا جو مومن ہو اور اس سے بے خوف وہی شخص ہوگا جو منافق ہو، اور باہم قتال (وجدال) اور گناہ پر اصرار کرنے سے اور پھر توبہ نہ کرنے سے لوگوں کو منع کرنا ضروری ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ"

٤٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُهٗ كُفْرٌ.

۴۶۔ محمد بن عرعرہ' شعبہ، زبیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے مرجیہ (فرقہ) کی بابت پوچھا۔ توانہوں نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ (بن مسعود) نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

ف۔ اس جواب کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ مرجیہء فرقہ مومنوں کو گالیاں دیتا ہے اور ایمان سے خارج بتلاتا ہے اور حضورؐ نے فرمایا ہے کہ مسلم و مومن کو گالی دینا فسق ہے، لہٰذا وہ فاسق ہیں اور اگر مرجیہ فرقہ مسلمانوں سے جنگ کرنا جائز اور ثواب سمجھتا ہے تو حضورؐ نے فرمایا ہے کہ مومن سے جنگ کرنے (کو حلال) سمجھنا کفر ہے اور دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ چونکہ مجھے اس فرقہ کے متعلق تفصیلی حالات کا علم نہیں اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ اگر وہ مومن ہوئے اور میں نے ان کو کافر کہہ دیا تو حضورؐ یہ ارشاد فرمائے گئے ہیں ۱۲ مترجم

٤٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ اِنَّهٗ تَلَاحٰى فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ وَ التِّسْعِ وَ الْخَمْسِ.

۴۷۔ قتیبہ بن سعید' اسمٰعیل بن جعفر' حمید' حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مجھے عبادہ بن صامت ملے، بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لوگوں کو شب قدر بتانے کے لئے نکلے مگر (اتفاق سے اس وقت) دو مسلمان باہم لڑ رہے تھے آپ نے فرمایا (کہ اس وقت) میں اس واسطے نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر بتادوں مگر (چونکہ) فلاں اور فلاں باہم لڑے اس لئے (اس کی خبر دنیا سے) اٹھالی گئی اور شاید یہی تمہارے حق میں مفید ہو (اب تم شب قدر کو) رمضان کی ستائیسویں اور انتیسویں اور پچیسویں (تاریخوں) میں تلاش کرو۔

ف۔ اس حدیث میں مسلمانوں کی باہمی لڑائی کی قباحت کو بیان فرمایا گیا کہ یہ اس قدر بری چیز ہے کہ دو مسلمانوں کے جھگڑنے کی وجہ سے لیلتہ القدر جیسی رفیع الشان رات کی تعیین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے اٹھالی گئی۔

۳۷ بَاب سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ وَ الْاِسْلَامِ وَ الْاِحْسَانِ وَ عِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ دِيْنًا وَّ مَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ.

باب ۳۷۔ جبرئیل کا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ایمان واسلام اور احسان و علم قیامت کے متعلق پوچھنا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ان سے بیان کرنا۔ پھر آپ نے (صحابہؓ سے) فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے آپ نے ان سب کو دین قرار دیا اور جو دین کی باتیں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (قبیلہ) عبد القیس کے لوگوں کو بیان فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے تو وہ کبھی قبول نہ کیا جائے گا۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَّوْمًا لِّلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِه وبِلِقَائِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكَ بِهٖ وَ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَ سَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَ اِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْاٰيَةَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ

۴۸۔ اسمٰعیل بن ابراہیم، ابو حیان التیمی، ابو زرعہ، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے یکایک آپ کے سامنے ایک شخص آیا اور اس نے (آپ سے) پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں) اللہ کے ملنے پر اور اللہ کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور قیامت کا یقین کرو (پھر) اس شخص نے کہا کہ اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ مفروضہ ادا کیا کرو، اور رمضان کے روزے رکھو اس شخص نے کہا کہ احسان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت (اس خشوع اور خلوص سے) کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر (یہ حالت) نہ (حاصل ہو) کہ تم اس کو دیکھتے ہو تو یہ خیال رہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے (پھر) اس شخص نے کہا کہ قیامت کب ہو گی؟ آپ نے فرمایا کہ جس سے یہ بات پوچھی جا رہی ہے (وہ خود) سائل سے زیادہ (اس کو) نہیں جانتا (بلکہ ناواقفی میں دونوں برابر ہیں) اور میں تم کو اس کی علامتیں بتائے دیتا ہوں جب لونڈی اپنے سردار کو جنے اور جب سیاہ اونٹوں کو چرانے والے عمارتوں میں رہنے لگیں (تو سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے اور قیامت کا علم تو) ان پانچ چیزوں میں ہے کہ جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے "انّ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ.

اللّٰہَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ" پوری آیت تلاوت فرمائی اس کے بعد وہ شخص واپس چلا تو آپ نے (صحابہؓ سے) فرمایا کہ اس کو میرے پاس واپس لاؤ (چنانچہ) لوگ اس کو واپس لانے کو گئے، مگر وہاں کسی کو نہ دیکھا تو آپ نے فرمایا جبرئیلؑ تھے 'لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم کرنے آئے تھے ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب باتوں کو ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔

ف۔ اس عبارت کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ قرب قیامت میں عورت سے جو اولاد پیدا ہو گی اس کا رویہ اپنی ماں (اور باپ) کے ساتھ وہ نہیں ہو گا جو ایک بیٹے کا اپنی ماں کے ساتھ ہونا چاہئے بلکہ اس کے برخلاف وہ رویہ ہو گا جو ایک آقا کا اپنی باندی کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔

۳۸ بَاب۔

باب ۳۸۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَ كَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ.

۴۹۔ ابراہیم بن حمزہ' ابراہیم بن سعد' صالح' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ' عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ان سے ہرقل نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیرو زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم، تو تم نے کہا کہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور ایمان جب تک اعلیٰ درجہ تک نہ پہنچے، اس وقت تک اس کی یہی صورت ہوتی ہے میں نے تم سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ ان میں سے کوئی اس دین میں داخل ہونے کے بعد دین سے پھر بھی جاتا ہے؟ تو تم نے کہا کہ نہیں اور ایمان کی حالت اسی طرح ہے جب کہ اس کی بشاشت دلوں میں مل جائے کہ پھر کوئی شخص اس سے ناخوش نہیں ہو سکتا۔

۳۹ بَاب فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ.

باب ۳۹۔ اس شخص کی فضیلت (کا بیان) جو اپنے دین کے قائم رکھنے کے لئے گناہوں سے بچے۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَ الْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ

۵۰۔ ابو نعیم' زکریا' عامر' نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام (بھی ظاہر ہے) اور ان دونوں کے درمیان میں شبہ کی چیزیں ہیں کہ جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے' پس جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچے اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالیا اور جو شخص شبہوں (۱)

(۱) شبہات سے کونسی چیزیں مراد ہیں؟ اس بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں (۱) وہ اشیاء جن کے بارے میں حلت و حرمت کے متعارض دلائل ہوں۔ (۲) وہ اشیاء جن کی حلت و حرمت میں آئمہ مجتہدین کا اختلاف ہو۔ (۳) وہ چیزیں جو مکروہ اور خلاف اولیٰ ہوں۔ (۴) وہ مباح کام جو حرام تک پہنچانے والے ہوں یہ اس لئے کہ جو شخص کثرت سے ایسے مباح کام کرے گا تو آہستہ آہستہ وہ ممنوعات کو بھی کرنے لگے گا۔

اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ وَ مَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

(کی چیزوں) میں مبتلا ہو جائے (اس کی ایسی مثال ہے) جیسے کہ جانور شاہی چراگاہ کے قریب چر رہا ہو جس کے متعلق اندیشہ ہوتا ہے کہ (ایک دن) اس کے اندر بھی داخل ہو جائے (لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ بدن میں ایک ٹکڑا گوشت کا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے سنو وہ ٹکڑا دل ہے۔

٤٠ بَاب اَدَآءِ الْخُمُسِ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

باب ۴۰۔ خمس کا ادا کرنا ایمان میں داخل ہے۔

٥١ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ؟ قَالُوْ رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُهٗ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَ نَا وَ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوْا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءُ

۵۱۔ علی بن جعد 'شعبہ 'ابو جمرہؓ کہتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے ساتھ بیٹھتا تھا تو وہ مجھے اپنے تخت پر بیٹھا لیتے تھے (۱) (ایک مرتبہ) انہوں نے (مجھ سے) کہا کہ تم میرے پاس رہو، میں تمہیں اپنے مال سے کچھ حصہ دے دوں گا، لہٰذا میں دو مہینے ان کے پاس رہا، بعد ازاں انہوں نے (ایک روز مجھ سے) کہا کہ (قبیلہ) عبدالقیس کے لوگ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے (ان سے) کہا کہ (تم) کس قوم کے ہو؟ یا (یہ پوچھا کہ تم) کس جماعت سے ہو؟ وہ بولے کہ (ہم) ربیعہ (کے خاندان) سے ہیں' آپ نے فرمایا کہ مَرْحَبًا بالقوم یا (بجائے بالقوم کے) بِالْوَفْدِ (فرمایا) غَيْرَ خَزَايَا وَلَانَدَامٰى پھر ان لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم سوا ماہ حرام کے (کسی اور زمانے) میں آپ کے پاس نہیں آ سکتے (اس لئے کہ) ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ رہتا ہے (ان سے ہمیں اندیشہ ہے) لہذا آپ ہم کو کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس کی اطلاع کر دیں اور ہم سب اس پر عمل کرنے سے جنت میں داخل ہو جائیں اور ان لوگوں نے آپ سے پینے کی چیزوں کی بابت (بھی) پوچھا کہ کون سی حلال ہیں اور کون سی حرام؟ تو آپ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا، ان کو حکم دیا صرف اللہ پر ایمان لانے کا، آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ

(۱) اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابو جمرہؓ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابو جمرہؒ کا یہ غیر معمولی اعزاز و اکرام کیوں فرمایا کرتے تھے اس بارے میں بعض شارحین کی رائے یہ ہے کہ وہ حضرت ابن عباسؓ کے ترجمان تھے اس بنا پر اعزاز فرماتے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اس اعزاز و اکرام کی وجہ ایک خواب تھا جو کہ حضرت ابو جمرہؓ نے دیکھا تھا اور حضرت ابن عباسؓ سے اس کا تذکرہ فرمایا تھا۔ کتاب الحج میں امام بخاریؒ نے وہ روایت ذکر فرمائی ہے جس میں اس خواب کو بیان کیا گیا ہے۔

الزّکوٰةِ وَ صِیَامُ رَمَضَانَ وَ اَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَ الدُّبَّاءِ وَ النَّقِیْرِ وَ الْمُزَفَّتِ وَ رُبَمَا قَالَ الْمُقَیَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَ اَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَ کُمْ.

صرف اللہ پر ایمان لانا (کس طرح ہوتا) ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب واقف ہے، آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد خدا کے رسول ہیں اور ان کو حکم دیا' نماز پڑھنے کا اور زکوۃ دینے کا اور رمضان کے روزے رکھنے کا اور (حکم دیا) اس بات کا کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال میں) دے دیا کرو اور چار چیزوں (میں پانی یا اور کوئی چیز پینے) سے ان کو منع کیا، حنتم سے اور دبا سے اور نقیر سے اور مزفت سے (اور کبھی) ابن عباس مزفت کی جگہ مقیر کہا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان باتوں کو یاد کر لو' اور باقی لوگوں کو (جو اپنی جگہ رہ گئے ہیں) ان کی تعلیم دو۔

ف۔ حنتم، دبا، نقیر، مزفت اور مقیر خاص قسم کے ظروف کے نام ہیں، ان ظروف میں قبل حرام ہونے شراب کے شراب نوشی ہوا کرتی تھی لہٰذا ان کے استعمال سے بالکل ممانعت فرمادی اس میں چند مصلحتیں تھیں، اول یہ کہ ان ظروف کے استعمال سے اندیشہ تھا کہ شراب نوشی کی خواہش کو تحریک ہو گی۔ دوسرے یہ بھی احتمال تھا کہ کچھ اثر شراب کا ان میں باقی رہ گیا ہو۔ تیسرے یہ کہ مسامات بند ہونے کی وجہ سے اِن برتنوں میں شربت جلدی سڑ کر شراب کی صورت اختیار کر جاتا تھا۔

٤١ بَاب مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّیَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَّانَوٰی فَدَخَلَ فِیْهِ الْاِیْمَانُ وَ الْوُضُوْءُ وَ الصَّلٰوةُ وَ الزَّکٰوةُ وَ الْحَجُّ وَ الصَّوْمُ وَ الْاَحْکَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِه عَلٰی نِیَّتِه نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰی اَهْلِه یَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ.

باب ۴۱۔ (حدیث میں) جو آیا ہے کہ اعمال نیت اور خیال کے مطابق (ہوتے) ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی نیت اس نے کی ہو (اس بناء) پر اعمال میں ایمان اور وضو اور نماز اور زکوۃ اور حج اور علوم اور (تمام) احکام (شرعیہ) داخل ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنے طریق یعنی اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے اور آدمی کا اپنی بی بی پر خرچ کرنا اگر وہ ثواب سمجھے تو صدقہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لیکن (اب صرف) جہاد و نیت باقی ہے۔

٥٢ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ یَّحْیٰ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّا

۵۲۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' یحییٰ بن سعید' محمد بن ابراہیم' علقمہ بن وقاص' حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اعمال کے نتیجے) نیت کے موافق ہوتے ہیں اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ نیت کرے، لہٰذا جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہو گی، تو خدا کے اِں اس کی ہجرت اسی (کام)

نَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ.

کے لئے (لکھی جاتی) ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہو۔ اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہو کہ اسے مل جائے یا کسی عورت کیلئے ہو جس سے وہ نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی بات کیلئے ہو گی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہو۔

٥٣ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهِیَ لَهٗ صَدَقَةٌ.

۵۳۔ حجاج بن منہال' شعبہ' عدی بن ثابت' عبداللہ بن یزید' ابو مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بی بی پر ثواب سمجھ کر خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں (صدقہ) کا حکم رکھتا ہے۔

٥٤ـ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍؓ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فَمِ امْرَاَتِكَ.

۵۴۔ حکم بن نافع، شعیب، زہری، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا کہ تم اللہ تعالٰے کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جو کچھ خرچ کرو گے (قلیل یا کثیر) اس کا ثواب ضرور دیا جائیگا یہاں تک کہ جو (لقمہ) تم اپنی بی بی کے منہ میں رکھو (اس کا بھی ثواب ملے گا)

٤٢ بَاب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ.

باب ۴۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول اور ائمہ مسلمین اور عامہ مسلمین کے لئے مخلص رہنا دین ہے اور اللہ پاک کا قول "اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ"۔

٥٥ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْیٰ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَيْسُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَ النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۵۵۔ مسدد' یحییٰ' اسمٰعیل' قیس بن ابی حازم' حضرت جریر بن عبداللہؓ بجلی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے (کے اقرار) پر بیعت کی۔

٥٦ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ

۵۶۔ ابوالنعمان' ابو عوانہ' حضرت زیاد بن علاقہؓ کہتے ہیں کہ جس دن مغیرہؓ بن شعبہ کا انتقال ہوا۔ اس دن میں نے جریر بن عبداللہؓ سے سنا (پہلے) وہ کھڑے ہو گئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر (لوگوں سے مخاطب ہو کر) کہا کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کے خوف اور وقار اور آہستگی کو اپنے اوپر لازم رکھو' یہاں تک کہ امیر تمہارے پاس آجائے

الْوَقَارِ وَ السَّكِينَةِ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ اَمِيْرٌ فَاِنَّمَا يَأْتِيْكُمُ الْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اِسْتَعْفُوْا لِاَمِيْرِكُمْ فَاِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَ النُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى هٰذَا وَ رَبِّ هٰذِهِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَّكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَ نَزَلَ.

اس لئے کہ امیر تمہارے پاس ابھی آتا ہے۔ پھر کہا کہ تم لوگ اپنے امیر (متوفی) کے لئے (خدا سے) معافی مانگو کیونکہ وہ (خود بھی اپنے مجرموں کے قصور) معاف کر دینے کو پسند کرتے تھے، پھر کہا کہ امابعد، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں تو آپ نے مجھ سے مسلمان رہنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی شرط کرائی، پس اسی پر میں نے آپ سے بیعت کی، قسم اس مسجد کے پروردگار کی بے شک میں تم لوگوں کا خیر خواہ ہوں اس کے بعد انہوں نے استغفار کیا اور (منبر سے) اتر آئے۔

ف۔ چونکہ متوفی (مغیرہ ابن شعبہؓ) لوگوں کے قصور معاف کرنے کو پسند کرتے تھے' ان کے حق میں خیر خواہی یہ تھی کہ ان کے انتقال کے بعد لوگوں سے ان کی معافی کی درخواست کی جائے اور جریرؓ بن عبداللہ اسی امر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکے تھے کہ وہ ہر مسلمان کے حق میں خیر خواہی کریں گے، چنانچہ اس بیعت کا حق اس موقعہ پر ادا کر کے آپ نے لوگوں کو بتلادیا کہ حضورؐ کے اس فرمان پر اس طرح عمل کیا جاتا ہے۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

٤٣ بَاب فَضْلِ الْعِلْمِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ مِنْكُمْ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ وَقَوْلِه رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا.

باب ۴۳۔ علم کی فضیلت (کا بیان) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئے ہیں اور انہیں علم دیا گیا ہے۔ اللہ ان کے مراتب بلند کر دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ اے میرے پروردگار میرا علم زیادہ کر۔

٤٤ بَاب مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَّهُوَ مُشْتَغِلٌ فِيْ حَدِيْثِه فَاَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَجَابَ السَّائِلَ.

باب ۴۴۔ جس شخص سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جائے اور وہ کسی بات میں مشغول ہو تو (اپنی پہلی) بات کو پورا کر لے پھر سائل کو جواب دے۔

٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۷۔ محمد بن سنان' فلیح ح ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، فلیح' ہلال بن علی' عطاء بن یسار' ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں لوگوں سے (کچھ) بیان کر رہے تھے کہ اسی حالت میں ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ قیامت کب ہو گی؟ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نے کچھ جواب نہ دیا اور اپنی بات)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَآءَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهٗ قَالَ اَيْنَ اُرَاهُ السَّائِلَ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ.

بیان کرتے رہے، اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس کا کہنا سن (تو) لیا مگر (چونکہ) اس کی بات آپ کو بری معلوم ہوئی، اس سبب سے آپ نے جواب نہیں دیا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ (یہ بات نہیں ہے) بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں' یہاں تک کہ جب آپ اپنی بات ختم کر چکے تو فرمایا کہ کہاں ہے؟ (میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد یہ لفظ تھے) قیامت کا پوچھنے والا۔ سائل نے کہا یا رسول اللہ، میں موجود ہوں آپ نے فرمایا' جس وقت امانت ضائع کر دی جائے تو تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے پوچھا کہ امانت کا ضائع کرنا کس طرح ہو گا؟ آپ نے فرمایا جب کام نا قابل (لوگوں) کے سپرد کیا جائے (۱)، تو تو قیامت کا انتظار کرنا۔

ف۔ یہاں سے یہ ثابت ہوا کہ جب سلسلہ کلام جاری ہو تو کسی شخص کے درمیان میں سوال کرنے سے سلسلہ کلام کو منقطع نہ کرنا چاہئے بلکہ اپنے کلام کو ایک حد تک پہنچا دے اس کے بعد سائل کا جواب دے اور اس میں سوال کرنے والے کو بھی تعلیم دی گئی ہے کہ وہ بھی ایسے موقع پر گفتگو کے درمیان سوال نہ کرے جب تک کہ متکلم اپنی تقریر کی ایک حد تک نہ پہنچ جائے۔

٤٥ بَاب مَنْ رَّفَعَ صَوْتَهٗ بِالْعِلْمِ ۔

باب ۴۵۔ اس شخص کا بیان جو علم (کے بیان کرنے) میں اپنی آواز بلند کرے۔

٥٨ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَاَدْرَكْنَا وَقَدْ اَرْهَقْنَا الصَّلٰوةَ وَ نَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا.

۵۸۔ ابو النعمان' ابو عوانہ' ابی بشر' یوسف بن ماھک' عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے جب آپ ہمارے قریب پہنچے تو نماز میں تاخیر ہونے (کی وجہ سے) ہم (جلد جلد) وضو کر رہے تھے اسی وجہ سے ہم اپنے پیروں پر پانی ملنے لگے (کیونکہ دھونے میں دیر ہوتی) پس آپ نے اپنی بلند آواز سے دو مرتبہ یا تین فرمایا کہ (پیروں کے) ٹخنوں کو آگ کے (عذاب) سے خرابی (ہونے والی) ہے۔

ف۔ صحابہ پیروں کے دھونے میں مارے عجلت کے کمی کر رہے تھے آپ نے بطور تہدید کے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ جو پیر وضو میں خشک رہ جائیں وہ آگ میں جلیں گے۔

٤٦ بَاب قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَ اَخْبَرَنَا وَ اَنْبَاَنَا

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ

باب ۴۶۔ محدث کا حَدَّثَنَا اور اَخْبَرَنَا اور اَنْبَاَنَا کہنا

اور ہم سے حمیدی نے کہا کہ ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا اور اَخْبَرَنَا

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مقصد یہ ہے کہ کوئی کام یا منصب کسی کے سپرد کرتے وقت یہ دیکھ لینا چاہئے کہ وہ شخص اس کا اہل بھی ہے یا نہیں؟ اور اہل کو ہی سونپنا چاہئے نہ کہ نااہل کو۔ اس لئے کہ نااہل تو تعمیر کے بجائے تخریب ہی کرے گا اور اس سے زندگی میں ابتری اور فساد پھیلے گا اور بڑھتے بڑھتے جب یہ فساد پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا تو اس کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی۔

حَدَّثَنَا وَ اَخۡبَرَنَا وَ اَنۡبَاَنَا وَ سَمِعۡتُ وَاحِدًا وَّقَالَ ابۡنُ مَسۡعُوۡدٍ حَدَّثَنَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الۡمَصۡدُوۡقُ، وَقَالَ شَقِیۡقٌ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ سَمِعۡتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَلِمَةَ کَذَا، وَقَالَ حُذَیۡفَةُ حَدَّثَنَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ حَدِیۡثَیۡنِ وَ قَالَ اَبُو الۡعَالِیَةِ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡمَا یَرۡوِیۡ عَنۡ رَّبِّهٖ وَ قَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَرۡوِیۡهِ عَنۡ رَّبِّهٖ وَقَالَ اَبُوۡ هُرَیۡرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَرۡوِیۡهِ عَنۡ رَّبِّکُمۡ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی.

اور انبانا اور سَمِعۡتُ ایک ہی تھے اور ابن مسعودؓ نے کہا کہ حَدَّثَنَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الۡمَصۡدُوۡقُ اور شقیق نے عبداللہ (بن مسعود) سے نقل کیا کہ سَمِعۡتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ کَلِمَةً کَذَا اور حذیفہ نے کہا ہے کہ حَدَّثَنَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ حَدِیۡثَیۡنِ اور ابو العالیہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فیما یَرۡوِیۡ عَنۡ رَبِّهٖ اور انس نے کہا ہے کہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَرۡوِیۡهِ عَنۡ رَبِّهٖ اور ابوہریرہؓ نے کہا ہے کہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَرۡوِیۡهِ عَنۡ رَّبِّکُمۡ عَزَّوَجَلَّ۔

ف۔ یہ اصول حدیث کا مسئلہ ہے، بعض محدثین کے نزدیک حدثنا اور اخبرنا کے مواقع استعمال جدا جدا ہیں، امام بخاری اس کے مخالف ہیں لہٰذا وہ اس بات کو ثابت کر رہے ہیں کہ صحابہ ان تمام الفاظ کو بلا تفریق استعمال کرتے تھے کبھی حدثنا کہہ کر حدیث بیان کرتے تھے کبھی سمعت کہہ کے اور کبھی عن کہہ کے۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیۡبَةُ بۡنُ سَعِیۡدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسۡمٰعِیۡلُ بۡنُ جَعۡفَرٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ دِیۡنَارٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا یَسۡقُطُ وَرَقُهَا وَ اَنَّهَا مِثۡلُ الۡمُسۡلِمِ فَحَدِّثُوۡنِیۡ مَا هِیَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیۡ شَجَرِ الۡبَوَادِیۡ قَالَ عَبۡدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِیۡ نَفۡسِیۡ اَنَّهَا النَّخۡلَةُ فَاسۡتَحۡیَیۡتُ ثُمَّ قَالُوۡا حَدِّثۡنَا مَاهِیَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ هِیَ النَّخۡلَةُ.

۵۹۔ قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ) سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت (ایسا ہے) کہ اس کے پتے (خزاں کے سبب سے) نہیں گرتے اور وہ مومن کی مثل ہے فَحَدِّثُوۡنِیۡ مَاهِیَ (تو) تم مجھ سے بیان کرو کہ وہ کون درخت ہے، تو لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے۔ (عبداللہ بن عمر) کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آ گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں (بزرگوں کے سامنے پیش قدمی کرنے سے) شرما گیا، بالآخر صحابہ نے عرض کیا کہ حَدِّثۡنَا مَاهِیَ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ (یا رسول اللہ) آپ ہی ہم سے بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

٤٧ بَاب طَرحِ الْإِمَامِ الْمَسْئَلَةَ عَلَى اَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ.

٦٠ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَ اِنَّهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيِّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَاهِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ.

باب ۴۷۔ امام کا اپنے ساتھیوں کے سامنے ان کے علم کے امتحان کے لئے سوال کرنے کا بیان۔

۶۰۔ خالد بن مخلد' سلیمان بن بلال' عبد اللہ بن دینار' ابن عمرؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ اس کا پت جھڑ نہیں ہوتا اور وہ مسلمان کے مشابہ ہے تو تم مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟ ابن عمرؓ کہتے ہیں لوگ جنگل کے درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے دل میں آگیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں (بتاتے ہوئے) شرما گیا۔ بالآخر صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ ہی ہمیں بتایئے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

٤٨ بَاب اَلْقِرَآةِ وَ الْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ، وَ رَاَى الْحَسَنُ وَ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ نِ الْقِرَآةَ جَآئِزَةً وَّ احْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِى الْقِرَآةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيْثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُّصَلِّيَ الصَّلٰوةَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهٰذِهٖ قِرَآةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهٗ بِذٰلِكَ فَاَجَازُوْهُ وَ احْتَجَّ مَالِكٌ بِالصَّكِّ يُقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُوْنَ اَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَّ يُقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُوْلُ الْقَارِئُ اَقْرَاَنِيْ فُلَانٌ.

باب ۴۸۔ حدیث پڑھنے اور محدث کے سامنے پیش کرنے (پڑھنے) کا بیان' اور حسن (بصری) اور (سفیان) ثوری اور (امام) مالک نے (بھی خود) پڑھ لینا کافی سمجھا ہے۔ اور بعض محدثین نے عالم کے سامنے قراءت (کے کافی ہونے) میں ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے، انہوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا تھا کہ اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پس وہ محدثین کہتے ہیں کہ (ضمام بن ثعلبہؓ کا) یہ قول نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے پڑھنا ہے (اور) ضمام نے اپنی قوم کو اس کی اطلاع کی اور قوم کے لوگوں نے اس کو کافی سمجھا۔ اور (امام) مالک نے صک سے استدلال کیا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو حاضرین کہتے ہیں کہ ہم کو فلاں شخص نے سنایا اور معلم کے سامنے کتاب پڑھی جاتی ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں شخص نے پڑھایا۔

ف نمبر ا۔ محدثین کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا استاد کے سامنے شاگرد حدیث پڑھے تو وہ زیادہ قابل اعتبار ہے، یا استاد پڑھ کر شاگردوں کو سنائے اس کا زیادہ اعتبار ہے، اس اختلاف کو امام بخاری یہاں بیان کر رہے ہیں قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری دونوں کو برابر سمجھتے

ہیں۔ اگرچہ سلف میں زیادہ تر یہی مروج تھا کہ استاد پڑھ کر شاگردوں کو سنا دیتے تھے اور شاگرد استاد سے سن کر یاد کرتے تھے۔
ف نمبر ۲۔ صک ایک خاص قسم کی تحریر کو کہتے ہیں جیسے شاہی فرمان وغیرہ جس کو آج کل دستاویز کہا جا سکتا ہے۔

٦١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَآءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اِذَا قَرَأَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَّقُوْلَ حَدَّثَنِيْ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ يَّقُوْلُ عَنْ مَّالِكٍ وَّ سُفْيَانَ اَلْقِرَآءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَآءَتُهٗ سَوَآءٌ ـ

۶۱۔ محمد بن سلام، محمد بن حسن واسطی، عوف، حضرت حسن بصری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور عبید اللہ بن موسیٰ نے سفیان سے روایت کیا، وہ کہتے تھے کہ جب محدث کے سامنے پڑھ چکا ہو تو حدثنی کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن سلام کا بیان ہے کہ میں نے ابو عاصم سے سنا وہ مالک اور سفیان سے نقل کرتے تھے کہ عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا پڑھنا دونوں برابر ہیں۔

٦٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ سَآئِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ اَسْاَلُكَ بِرَبِّكَ وَ رَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ

۶۲۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، سعید مقبری، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اونٹ پر (سوار آیا) اور اس نے اپنے اونٹ کو مسجد میں (لا کر) بٹھلایا اور اس کے پیر باندھ دیئے، پھر اس نے صحابہؓ سے پوچھا کہ تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں (۱)! اور (اس وقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے، تو ہم لوگوں نے کہا کہ یہ مرد صاف رنگ کے، تکیہ لگائے ہوئے جو بیٹھے ہیں (انہی کا نام نامی محمد ہے) پھر اس شخص نے آپ سے کہا کہ اے عبد المطلب کے بیٹے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں (موجود ہوں) اس نے آپ سے کہا کہ میں آپ سے (کچھ) پوچھنے والا ہوں اور پوچھنے میں آپ پر سختی کروں گا آپ اپنے دل میں میرے اوپر ناخوش نہ ہوں، آپ نے فرمایا کہ جو تیری سمجھ میں آئے پوچھ، وہ بولا میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے) کیا اللہ نے آپ کو تمام آدمیوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ خدا جانتا ہے کہ یہی بات ہے، پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچ)

(۱) اس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں تھا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں بے تکلفی کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے۔ مجلس میں اپنے لئے کوئی امتیازی طریقہ اختیار نہیں فرماتے تھے۔

تُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ؟ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَاءِ نَا فَنَقْسِمُهَا عَلٰى فُقَرَآءِ نَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَ اَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَآئِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَ اَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ ابْنِ بَكْرٍ رَوَاهُ مُوْسٰى وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِهٰذَا.

بتایئے کیا دن رات میں پانچ نمازوں کے پڑھنے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ خدا جانتا ہے کہ یہی بات ہے، پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے) کیا اس مہینے (یعنی رمضان) کے روزے رکھنے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا خدا جانتا ہے کہ یہی بات ہے، پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے) کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ یہ صدقہ ہمارے مال داروں سے لیں اور اسے ہمارے فقیروں پر تقسیم کریں؟ تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا خدا جانتا ہے کہ یہی بات ہے اس کے بعد وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس (شریعت) پر ایمان لایا جو آپ لائے ہیں اور میں اپنی قوم کے ان لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں بھیجا ہوا ہوں اور میں ضمام بن ثعلبہ ہوں (قبیلہ! سعد بن بکر کے بھائیوں میں سے)۔

٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ كَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيْئَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَسَاَلَهٗ وَ نَحْنُ نَسْمَعُ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَتَا نَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَ جَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ فَقَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ قَالَ اَللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ؟ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ؟ قَالَ اَللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ نَصَبَ الْجِبَالَ وَ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَّ زَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ بِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ

٦٣ـ موسیٰ بن اسمٰعیل، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انسؓ کہتے ہیں کہ چونکہ ہم کو قرآن میں اس امر کی ممانعت کر دی گئی تھی کہ ہم نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے (مسائل) پوچھیں (اس لئے ہم خود نہ پوچھتے تھے) اور ہم کو یہ خواہش رہتی تھی کہ کوئی سمجھ دار دیہاتی آئے اور وہ آپ سے پوچھے اور ہم خود نہ معلوم کریں (ایک دن) ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے آپ سے کہا کہ ہمارے پاس آپ کا قاصد پہنچا، اور اس نے ہمیں اس بات کی اطلاع دی کہ آپ فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ بزرگ و برتر نے پیغمبر بنایا ہے، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا، پھر اس شخص نے کہا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے، اس نے کہا کہ زمین کو اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے، اس نے کہا کہ پہاڑوں میں فائدے کس نے رکھے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے (یہ سن کر) وہ کہنے لگا (آپ کو) اسی کی قسم جس نے آسمان پیدا کیا اور زمین کو پیدا اور (زمین میں) پہاڑوں کو نصب کیا اور ان میں منافع رکھے، سچ بتایئے کیا اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (پھر) اس نے کہا آپ کے قاصد نے (ہم سے یہ بھی) کہا تھا کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں (فرض ہیں) اور ہمارے مالوں میں زکوۃ (فرض) ہے، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا (یہ سن کر) وہ بولا (آپ

عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ بِالَّذِي اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً قَالَ صَدَقَ قَالَ بِالَّذِي اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَّ لاَ اَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

کو) اسی کی قسم! جس نے آپ کو پیغمبر بنایا (سچ بتایئے) کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (پھر) اس نے کہا آپ کے قاصد نے (ہم سے یہ بھی کہا تھا) کہ ہمارے اوپر سال بھر میں ایک مہینے کے روزے (فرض) ہیں آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا کہ (آپ کو) اسی کی قسم! جس نے آپ کو پیغمبر بنایا ہے (سچ بتایئے) کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اس نے کہا آپ کے قاصد نے (ہم سے یہ بھی) کہا تھا کہ ہمارے اوپر بیت اللہ کا حج (فرض) ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھے، آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا کہ آپ کو اسی کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنایا ہے (سچ بتایئے) کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اس نے کہا تو اسکی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں ان باتوں پر نہ کچھ زیادتی کروں گا اور نہ کمی کروں گا (یہ سن کر صحابہؓ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتا ہے تو یقیناً بلا شبہ جنت میں داخل ہوگا۔

ف۔ پہاڑوں کے فائدے سے مراد میوہ جات ہیں جو اکثر پہاڑوں میں خود رو پیدا ہوتے ہیں علاوہ اس کے شہد بھی پہاڑوں میں اکثر ملتا ہے کبھی جواہرات بھی مل جاتے ہیں۔ اور قیمتی کانیں بھی ان ہی میں دستیاب ہوتی ہیں، اس کے علاوہ بھی بے شمار فوائد ہیں۔

٤٩ بَاب مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَ كِتَابِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ اِلَى الْبُلْدَانِ وَ قَالَ اَنَسٌ رض نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْاٰفَاقِ وَرَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ وَّ مَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا وَ احْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَتَبَ لِاَمِيْرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَّ قَالَ لاَ تَقْرَاْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَ كَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ

باب ۴۹۔ مناولہ کا بیان اور اہل علم کا علم کی باتیں لکھ کر شہروں میں بھیجنا اور انس نے کہا کہ عثمانؓ نے مصاحف لکھوائے اور ان کو اطراف (و جوانب) میں بھیجا اور عبد اللہ بن عمر اور یحییٰ بن سعید اور مالک نے (بھی) اس کو جائز سمجھا ہے، اور بعض اہل حجاز نے مناولہ کے قابل اعتبار ہونے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا ہے جب کہ آپ نے سردار لشکر کے لئے ایک تحریر (بطور دستور العمل کے) لکھی اور ان سے کہہ دیا کہ جب تک تم فلاں فلاں مقام پر نہ پہنچ جانا اس تحریر کو نہ پڑھنا(۱) پس جب وہ اس مقام پر

(۱) واقعہ یہ پیش آیا کہ ۲ ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن جحش کو ایک جماعت کا امیر بنا کر بھیجا اور ان کو خط دیا جس کے متعلق فرمایا کہ جب تم مدینہ سے دو منزل دور ہو جاؤ تو اس خط کو کھول کر اپنی جماعت کو سنا دینا، اس خط میں یہ تحریر تھا کہ ایک مقام جس کا نام بطن نخلہ ہے وہاں چلے جاؤ اور قریش کے حالات معلوم کر کے آؤ۔ اس خط کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر کھولنے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ مدینہ کے اندر جاسوس و منافقین بہت کثرت سے تھے اگر خط کا مضمون مدینہ ہی میں معلوم ہو جاتا تو منافقین مشرکین کو جا کر پہلے ہی خبر کر دیتے۔

الْمَكَانَ قَرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ وَ اَخْبَرَهُمْ بِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پہنچ گئے تو لوگوں کے سامنے اس کو پڑھ دیا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حکم جو اس میں لکھا تھا (سب کو بتلایا)

ف۔ مناولہ محدثین کی اصلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ استاد اپنی کتاب شاگرد کو دے دے اور یہ کہہ دے کہ جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اس کی روایت کی میں تجھے اجازت دیتا ہوں، لوگوں کو اس طریقہ پر عمل کرنا چاہئے یا نہیں، محققین کی رائے اس طرف ہے کہ یہ طریقہ جائز ہے اس مسئلہ کو امام بخاری یہاں بیان کر رہے ہیں۔

٦٤ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ رَجُلًا وَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَ فَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرِين اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

۶۴۔ اسمٰعیل بن عبداللہ‘ ابراہیم بن سعد‘ صالح، ابن شہاب عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ان سے عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنا خط ایک شخص کے ہاتھ بھیجا اور اس کو یہ حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم کو دے دے (چنانچہ اس نے دے دیا) بحرین کے حاکم نے اس کو کسریٰ (شاہ ایران) تک پہنچایا جب کسریٰ نے اس کو پڑھا تو اپنی بدبختی سے) اس کو چاک کر ڈالا، ابن شہاب جو اس حدیث کے راوی ہیں، کہتے ہیں کہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ابن مسیب نے اس کے بعد مجھ سے یہ کہا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (اپنے خط کے چاک ہونے کو سن کر) ان لوگوں کو بددعا دی کہ وہ بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔

٦٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كِتَابًا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ فَقِيْلَ لَهٗ اَنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ اَنَسٌ.

۶۵۔ محمد بن مقاتل ابوالحسن‘ عبداللہ‘ شعبہ‘ قتادہ‘ انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک خط (شام‘ روم‘ یا شاہ ایران کو) لکھا یا لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے یہ کہا گیا کہ وہ لوگ بے مہر کا خط نہیں پڑھتے، لہٰذا آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی، اس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا (انسؓ کہتے ہیں) اس انگوٹھی کی سجاوٹ میرے دل میں کھب گئی کہ گویا مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ اس وقت بھی میری نظر کے سامنے۔ آپ کی انگلی میں چمک رہی ہے، شعبہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے کہا کہ یہ آپ سے کس نے کہا کہ اس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا؟ وہ بولے انس نے کہا۔

٥٠ بَاب مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَ مَنْ رَّاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا.

باب ۵۰۔ اس شخص کا بیان جو مجلس کے اخیر میں بیٹھ جائے اور اس کا بیان جو بیچ مجلس میں جگہ پائے اور بیٹھ جائے

٦٦ ۔ حَدَّثَنَا اِسۡمٰعِيۡلُ قَالَ حَدَّثَنِيۡ مَالِكٌ عَنۡ اِسۡحَاقَ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ اَبِيۡ طَلۡحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوۡلٰى عَقِيۡلِ ابۡنِ اَبِيۡ طَالِبٍ اَخۡبَرَهٗ عَنۡ اَبِيۡ وَاقِدِ اللَّيۡثِيِّ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بَيۡنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الۡمَسۡجِدِ وَ النَّاسُ مَعَهٗ اِذَا اَقۡبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَاَقۡبَلَ اثۡنَانِ اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرۡجَةً فِي الۡحَلۡقَةِ فَجَلَسَ فِيۡهَا وَاَمَّا الۡاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلۡفَهُمۡ وَ اَمَّا الثَّالِثُ فَاَدۡبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَ لَا اُخۡبِرُكُمۡ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمۡ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَ اَمَّا الۡاٰخَرُ فَاسۡتَحۡيٰى فَاسۡتَحۡيَى اللّٰهُ مِنۡهُ وَ اَمَّا الۡاٰخَرُ فَاَعۡرَضَ فَاَعۡرَضَ اللّٰهُ عَنۡهُ.

٦٦۔ اسمٰعیل، مالک، اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، ابو مرہ (عقیل بن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام) ابو واقد اللیثی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ تین شخص آئے تو (ان میں سے) دو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے آگئے اور ایک چلا گیا۔ (ابو واقدؓ) کہتے ہیں کہ وہ دونوں (کچھ دیر) رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس کھڑے رہے پھر ان میں سے ایک نے حلقہ میں گنجائش دیکھی اور وہ اس کے اندر بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے (جہاں) مجلس ختم ہوتی تھی بیٹھ گیا۔ اور تیسرا واپس چلا گیا۔ پس جب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (وعظ سے) فراغت پائی تو صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کی حالت نہ بتاؤں کہ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے (بھی) اس سے حیا کی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے (بھی) اس سے اعراض فرمایا۔

٥١ بَاب قَوۡلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوۡعٰى مِنۡ سَامِعٍ.

باب ۵۱۔ ارشاد نبوی کہ بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

٦٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشۡرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابۡنُ عَوۡنٍ عَنِ ابۡنِ سِيۡرِيۡنَ عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ ابۡنِ اَبِيۡ بَكۡرَةَ عَنۡ اَبِيۡهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ قَعَدَ عَلٰى بَعِيۡرِهٖ وَ اَمۡسَكَ اِنۡسَانٌ بِخِطَامِهٖ اَوۡ بِزِمَامِهٖ قَالَ اَيُّ يَوۡمٍ هٰذَا فَسَكَتۡنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيۡهِ بِغَيۡرِ اِسۡمِهٖ قَالَ اَ لَيۡسَ يَوۡمَ النَّحۡرِ قُلۡنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ شَهۡرٍ هٰذَا فَسَكَتۡنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيۡهِ بِغَيۡرِ اِسۡمِهٖ قَالَ اَ لَيۡسَ بِذِي الۡحِجَّةِ قُلۡنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآئَكُمۡ وَ اَمۡوَالَكُمۡ وَ اَعۡرَاضَكُمۡ بَيۡنَكُمۡ حَرَامٌ كَحُرۡمَةِ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا فِيۡ شَهۡرِكُمۡ هٰذَا فِيۡ

٦٧۔ مسدد، بشر، ابن عون، ابن سیرین، عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذکر کرنے لگے کہ آپ اپنے اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک شخص اس کی نکیل پکڑے ہوئے تھا آپ نے (صحابہ سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم لوگ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ عنقریب آپ اس کے (اصلی) نام کے سوا کچھ اور نام بتائیں گے، آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہاں۔ (پھر) آپ نے پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے پھر سکوت کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا نام دوسرا بتائیں گے، آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہاں (اس کے بعد) آپ نے فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں تمہارے لئے ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن میں تمہارے

بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى اَنْ يُّبَلِّغَ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ.

اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں حرام (سمجھے) جاتے ہیں، چاہئے کہ حاضر غائب کو (یہ خبر) پہنچادے اس لئے کہ شاید حاضر ایسے شخص کو (یہ حدیث پہنچائے) جو اس سے زیادہ اس کو محفوظ رکھنے والا ہو۔

ف۔ مقصود یہ ہے کہ باہم خون ریزی اور ایک دوسرے کا مال ناحق لے لینا ہمیشہ کے لئے قطعی حرام سمجھو، مکہ میں اور پھر حج کے مہینوں میں اور پھر خاص حج کے دن خون ریزی اور لوٹ مار زمانہ جاہلیت سے سخت گناہ سمجھے جاتے تھے اس لئے آپ نے اسی کو مثال میں بیان فرمایا۔

ف۔ حدیث کے سننے والوں سے مراد وہ صحابہؓ ہیں جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنیں اور جنہیں حدیث پہنچائی جائے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو صحابہ کے ذریعہ سے احادیث پہنچیں، ان کو تابعین کہتے ہیں مقصود آپ کا یہ ہے کہ میری احادیث کی اشاعت میں کوتاہی نہ کرنا کیونکہ آئندہ نسلوں میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو شاید تم سے زیادہ میری احادیث کی حقیقت کو سمجھیں گے۔

٥٢ بَاب الْعِلْمِ قَبْلَ الْقَوْلِ وَ الْعَمَلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَبَدَاَ بِالْعِلْمِ، وَ اَنَّ الْعُلَمَآءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ، مَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ وَّ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓءُ وَ قَالَ وَ مَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ وَ قَالَ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ وَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَ اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهٖ وَ اَشَارَ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّىْ اُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ لَاَنْفَذْتُهَا وَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ

باب ۵۲۔ قول اور عمل سے پہلے علم کا بیان، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس لئے کہ اللہ نے علم سے ابتدا فرمائی ہے، اور علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں، انہوں نے (انبیاء سے) علم کو میراث میں پایا ہے۔ جس نے علم حاصل کر لیا اس نے بڑی دولت حاصل کی اور جو شخص کسی راستہ پر تحصیل علم کے لئے قدم رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ہی بندے اللہ سے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں اور فرمایا کہ اس کو علماء کے سوا کوئی نہیں سمجھتا اور فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے کہا! کاش ہم سنتے ہوتے اور سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخ والوں میں نہ ہوتے اور فرمایا کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت کرتا ہے علم تو سیکھنے ہی سے (آتا) ہے۔ اور ابوذرؓ نے (ایک مرتبہ) اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو لیکن پھر بھی میں سمجھوں کہ اس سے پہلے کہ تم میرے اوپر (تلوار) چلاؤ ایک کلمہ جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہے کہہ سکونگا، تو ضرور اس کو کہہ دوں گا۔ اور نبی صلی

الْغَائِبَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ حُكَمَآءَ عُلَمَآءَ فُقَهَآءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ.

اللہ علیہ وسلّم کا فرمان لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (بھی علم کے ظاہر کرنے کا حکم دے رہا ہے) ابن عباسؓ نے کہا ہے کُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ (میں ربانیین سے) حکماء، علماء، فقہا، مراد ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ ربانی وہ شخص ہے جو لوگوں کو علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں بڑی بڑی باتوں سے پہلے تعلیم کرلے۔

٥٣ بَاب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ الْمَوْعِظَةَ وَالْعِلْمَ كَيْ لَا يَنْفِرُوْا.

باب ۵۳۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا لوگوں کو موقع اور مناسب وقت پر نصیحت کرنے کا بیان تاکہ وہ گھبرا نہ جائیں۔

٦٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

۶۸۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابووائل، ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں نصیحت کرنے کے لئے کچھ دن مقرر کر دیئے تھے ہمارے پریشان ہو جانے کے خیال سے (ہر روز وعظ نہ فرماتے)۔

٦٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا وَ بَشِّرُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا.

۶۹۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوالتیاح، انسؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (دین میں) آسانی کرو اور سختی نہ کرو لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور زیادہ تر ڈرا ڈرا کر انہیں متنفر نہ کرو۔

ف۔ اسلام دین فطرت ہے وہ ہمیشہ کے لئے اور ہر انسان کے لئے آیا ہے اس لئے یہ دین اپنے اندر ایسے اصول رکھتا ہے جو انسانی فطرت کے لئے ناگوار نہیں۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول مقرر فرمادیا کہ دین کے کسی مسئلہ میں وہ پہلو اختیار نہ کرو جس سے لوگ کسی تنگی میں مبتلا ہو جائیں یا انہیں اس طرح وعظ و نصیحت نہ کرو جس سے انہیں خدا کی مغفرت و رحمت کی بجائے اس طرزِ تبلیغ ہی سے نفرت پیدا ہو جائے۔

٥٤ بَاب مَنْ جَعَلَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَيَّامًا مَّعْلُوْمَةً.

باب ۵۴۔ اس شخص کا بیان، جس نے علم (حاصل کرنے) والوں کی تعلیم کے لئے کچھ دن مقرر کر دیئے۔

٧٠ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اَمَّا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَ اَنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ

۷۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابووائلؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ لوگوں کو پنج شنبہ میں وعظ سنایا کرتے تھے، تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ سنایا کریں وہ بولے کہ (روز روز کے وعظ سے) مجھے صرف یہ امر مانع ہے کہ کہیں تم لوگ رنجیدہ نہ ہو جاؤ اور میں تمہاری نصیحت کے لئے اسی طرح وقت معین رکھتا ہوں، جس طرح نبی صلّی اللہ علیہ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِھَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَیْنَا.

وسلم ہم لوگوں کو نصیحت کے لئے وقت مقرر رکھتے تھے۔ ہماری پریشانی کے خوف سے ہر روز وعظ نہ کہتے تھے۔

۵۵ بَاب مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ.

باب ۵۵۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ خَطِیْبًا یَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّ اللّٰہُ یُعْطِیْ وَ لَنْ تَزَالَ ھٰذِہِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ.

۷۱۔ سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) معاویہؓ کو خطبہ پڑھنے میں یہ کہتے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا تو اللہ ہی ہے (یاد رکھو کہ) یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی جو شخص ان کا مخالف ہو گا ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔

۵۶ بَاب الْفَھْمِ فِی الْعِلْمِ.

باب ۵۶۔ علم میں سمجھ کا بیان۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاھِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَمْ اَسْمَعْهُ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِلَّا حَدِیْثًا وَّاحِدًا قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاُتِیَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَّثَلُھَا کَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ ھِیَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَکَتُّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ النَّخْلَةُ.

۷۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان ابن ابی نجیح، مجاہدؒ کہتے ہیں کہ میں مدینہ تک ابن عمرؓ کے ہمراہ رہا (اس عرصہ میں) ایک حدیث کے سوا میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کے حضور میں، جمار (ایک خاص درخت) لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ اس کی کیفیت مسلمان کی کیفیت کے مثل ہے ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ کہہ دوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں سب سے چھوٹا تھا اس لئے چپ رہا جب کسی نے نہ بتایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود) فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

۵۷ بَاب الْاِغْتِبَاطِ فِی الْعِلْمِ وَ الْحِکْمَةِ

وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّھُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَ بَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بَعْدَ کِبَرِ سِنِّھِمْ.

باب ۵۷۔ علم اور حکمت میں رشک کرنے کا بیان اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سردار بنائے جانے سے پہلے علم حاصل کر لو، ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ سردار بنائے جانے کے بعد بھی (حاصل کرو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بوڑھے ہو جانے کے بعد بھی علم حاصل کیا تھا۔

ف ا یہ امام بخاری کا قول ہے مقصود ان کا اس عبارت کے بڑھانے سے یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے کلام سے یہ مطلب نہ نکالو کہ سردار بن جانے کے بعد علم نہ حاصل کرنا چاہئے۔

ف ۲ یہ اس وجہ سے کہ اکثر صحابہؓ اسلام لاتے وقت بوڑھے تھے اور جو کچھ علم دین صحابہ نے حاصل کیا وہ اسلام کے بعد ہی حاصل کیا تھا اور جو نوعمر تھے وہ مسلسل حاصل کرتے رہے۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَلٰی غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِیْ بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا.

۷۳۔ حمیدی‘ سفیان‘ اسمٰعیل بن ابی خالد‘ زہری‘ قیس بن ابی حازم عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک (جائز) نہیں مگر دو شخصوں کی عادتوں پر، اس شخص کی عادت پر جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس مال پر ان لوگوں کو قدرت دے جو اسے (راہ) حق میں صرف کریں۔ اور اس شخص (کی عادت) پر جس کو اللہ نے علم عنایت کیا ہو اور وہ اس کے ذریعہ سے حکم کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس کی تعلیم دیتا ہو۔

۵۸ بَاب مَا ذُكِرَ فِیْ ذِهَابِ مُوْسٰی فِی الْبَحْرِ اِلَی الْخَضِرِ وَقَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ الاية.

باب ۵۸۔ موسیٰ کے دریا کے اندر خضر کے پاس جانے کا جو واقعہ ہے اس کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں تاکہ مجھے اپنا علم سکھا دو۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ يَّعْنِیْ بْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّهٗ تَمَارٰی هُوَ وَ الْحُرُّ بْنُ قَيْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَیُّ ابْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَ صَاحِبِیْ هٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی الَّذِیْ سَاَلَ مُوْسٰی السَّبِيْلَ اِلٰی لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَانَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰی فِیْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ اِذَا جَاءَهٗ رَجُلٌ

۷۴۔ محمد بن عزیر زہری‘ یعقوب بن ابراہیم‘ صالح بن کیسان، ابن شہاب‘ عبید اللہ بن عبداللہ‘ عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس اور حر بن قیس فزاری نے موسیٰ علیہ السلام کے ہم صحبت کے بارہ میں اختلاف کیا، ابن عباسؓ کہتے تھے کہ وہ خضرؑ ہیں ناگاہ ابی بن کعبؓ ان دونوں کے پاس (ہو کر) گزرے تو ابن عباس نے ان کو بلایا اور کہا کہ بے شک میں نے اور میرے اس رفیق (یعنی حر بن قیس) کے موسیٰ کے ہم نشین کے بارہ میں جن سے ملنے کا راستہ موسیٰ نے (اللہ تعالیٰ سے) پوچھا تھا اختلاف کیا ہے۔ کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے سنا ہے؟ ابی بن کعبؓ بولے کہ ہاں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتفاق سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے (ان سے) کہا کہ آپ کسی ایسے شخص کو بھی جانتے ہیں جو آپ سے بھی زیادہ عالم ہو؟ موسیٰ بولے کہ نہیں، پس اللہ تعالیٰ نے موسیٰ

فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسٰى لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ قَالَ مُوسٰى السَّبِيْلَ اِلَيْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰيَةً وَّقِيْلَ لَهُ اِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتْبَعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِى الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسٰى فَتَاهُ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَ مَا اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَ مَا قَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ كِتَابِهٖ.

پر وحی بھیجی کہ ہاں ہمارا بندہ خضر (تم سے زیادہ جانتا ہے) لہذا موسیٰ نے اپنے پروردگار سے اس سے ملنے کا راستہ معلوم کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مچھلی کو نشانی قرار دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پانا تو (آگے بڑھ جانے) پر لوٹ آنا۔ اس لئے کہ (اسی کے بعد تم) ان سے مل جاؤ گے۔ پس موسیٰ علیہ السلام ان کے ملنے کے لئے چلے اور راستہ بھر دریا میں مچھلی کی علامت کا انتظار کرتے رہے (ایک مقام پر پہنچ کر) موسیٰ علیہ السلام سے ان کے خادم نے کہا کہ کیا آپ نے دیکھا ہے جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو (اس وقت) میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے اس کا یاد کرنا شیطان ہی نے بھلایا' موسیٰ علیہ السلام بولے کہ وہ یہی مقام ہے جس کی ہم جستجو کرتے تھے' لہذا وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹ پڑے تب انہوں نے خضرؑ کو پایا پھر ان دونوں کی حالت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے۔

۵۹ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ.

باب ۵۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اے میرے اللہ اس کو (یعنی ابن عباسؓ کو) قرآن کا علم عطا فرما۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ.

۷۵۔ ابو معمر' عبدالوارث' خالد' عکرمہ' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) لپٹا لیا اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو (اپنی کتاب) کا علم عطا فرما۔

۶۰ بَاب مَتٰى يَصِحُّ سِمَاعُ الصَّغِيْرِ.

باب ۶۰۔ بچے کا کس عمر میں سننا صحیح ہے۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَ اَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّىْ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَىْ بَعْضِ الصَّفِّ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَ دَخَلْتُ فِى الصَّفِّ وَ لَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَىَّ.

۷۶۔ اسمٰعیل' مالک' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ' عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) ایک گدھی پر سوار ہو کر چلا اور اس وقت میں بلوغ کے قریب تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں بغیر کسی دیوار کے نماز پڑھ رہے تھے، میں کسی صف کے آگے سے گزرا اور میں نے گدھی کو چھوڑ دیا کہ وہ چرنے لگی اور میں صف میں داخل ہو گیا مجھے (کسی نے) اس بات سے منع نہیں کیا۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۷۷۔ محمد بن یوسف' ابو مسہر' محمد بن حرب' زبیدی' زہری' محمود

مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِیْ وَجْهِیْ وَ اَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِیْنَ مِنْ دَلْوٍ.

بن ربیع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے منہ پر کلی کی تھی۔ اور میں پانچ سال کا بچہ تھا۔

٦١ بَاب الْخُرُوْجِ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَ رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ فِیْ حَدِیْثٍ وَّاحِدٍ.

باب ۶۱۔ علم کی طلب میں (گھر سے) باہر نکلنے کا بیان' جابر بن عبداللہ ایک مہینہ کی مسافت پر (سفر کر کے) ایک حدیث کے لئے عبداللہ بن انیس کے پاس گئے تھے۔

٧٨۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِیٍّ قَاضِیْ حِمْصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی فَمَرَّ بِهِمَا اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَ صَاحِبِیْ هٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَذْكُرُ شَاْنَهٗ فَقَالَ اُبَیٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْكُرُ شَاْنَهٗ یَقُوْلُ بَیْنَمَا مُوْسٰی فِیْ مَلَاءٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰی لَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی مُوْسٰی بَلٰی عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّهٖ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰیَةً وَّقِیْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوْسٰی یَتَّبِعُ

۷۸۔ ابو القاسم خالد بن خلی قاضی حمص' محمد بن حرب' اوزاعی' زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اور حر بن قیس فزاری نے موسیٰؑ کے ہم صحبت کے بارہ میں اختلاف کیا اتفاق سے ابی بن کعبؓ ان دونوں کے پاس سے گزرے تو ان کو ابن عباسؓ نے بلایا اور کہا کہ (اس وقت) میں نے اور میرے اس دوست نے موسیٰؑ کے ہم صحبت کے بارے میں اختلاف کیا ہے، جن سے ملنے کا راستہ موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا کیا تم نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ان کا کچھ حال بیان فرماتے سنا ہے؟ ابی بولے ہاں میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ان کا حال بیان فرماتے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ (ایک دن) موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں (وعظ فرما رہے) تھے کہ ناگاہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے (ان سے) کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ سے زیادہ بڑا عالم بھی کوئی ہے؟ موسیٰؑ نے کہا،(۱) نہیں آپ فرماتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر وحی بھیجی کہ ہاں! ہمارا بندہ خضرؑ تم سے زیادہ جانتا ہے، تب موسیٰ نے ان سے ملنے کا راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی (کے غائب ہو جانے) کو ان کے لئے علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو (سمجھ لینا) کہ وہی جگہ تمہاری ملاقات کی ہے اگر آگے بڑھ گئے تو پیچھے لوٹ پڑنا، اس کے بعد تم ان سے مل جاؤ گے پس موسیٰؑ (چلے اور

(۱) حضرت موسیٰؑ سے سوال ہوا کہ آپ اپنے سے زیادہ کسی کو عالم جانتے ہیں تو حضرت موسیٰؑ نے جواب میں فرمایا کہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰؑ نبی تھے اور نبی کا علم اوروں سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ مگر یہ جواب بارگاہِ خداوندی میں پسند نہ ہوا جس پر عتاب کی صورت ہوئی۔

أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسٰى لِمُوسٰى أَرَأَيْتَهُ إِذْأَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَ مَا أَنْسٰنِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ۔

راستہ بھر) دریا میں مچھلی کی علامت کا انتظار کرتے رہے، اتنے میں موسیٰؑ کے خادم نے موسیٰ سے کہا کہ کیا آپ نے دیکھا ہے کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اس کا یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلایا، موسیٰؑ نے کہا کہ یہی مقام ہے جس کو ہم تلاش کرتے تھے پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان پر لوٹ چلے تو انہوں نے خضرؑ کو پالیا پھر (آگے) ان دونوں کا حال وہی ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

٦٢ بَاب فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَ عَلَّمَ۔

باب ۶۲۔ اس شخص کی فضیلت کا بیان جو خود پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔

٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ وَ سَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَ الْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَاءَ وَ الْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَ كَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَ سَقَوْا وَزَرَعُوا وَ أَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَّ لَاتُنْبِتُ كَلَاءً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي الدِّيْنِ وَ نَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَ عَلَّمَ وَ مَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَّ لَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْحٰقُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَ كَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ قَاعٌ يَّعْلُوْهُ الْمَاءَ وَ الصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ.

۷۹۔ محمد بن علاء، حماد بن اسامہ، برید بن عبداللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو علم اور ہدایت اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو زور کے ساتھ زمین پر برسے۔ جو زمین صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت گھاس اور سبزہ اگاتی ہے اور جو زمین سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ اس کو پیتے اور اپنے جانوروں کو پلاتے ہیں، اور زراعت کو سیراب کرتے ہیں۔ اور کچھ مینہ زمین کے دوسرے حصہ کو پہنچا کہ جو بالکل چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکتا ہے اور نہ سبزی اگاتا ہے پس یہی مثال ہے اس شخص کی جو اللہ کے دین میں فقیہ ہو جائے اور (اس کو) پڑھے اور پڑھائے اور مثال ہے اس شخص کی جس نے اس کی طرف سر (تک) نہ اٹھایا اور اللہ کی اس ہدایت کو جس کے ساتھ بھیجا گیا ہوں قبول نہ کیا۔

ف۔ یعنی جو علم و حکمت مجھے عطا کیا گیا ہے، وہ رحمت پروردگار ہے اور اس کے قبول کرنے میں بنی نوع آدم کی مثال زمین کے ان تین حصوں کی طرح ہے، جو زمین کا حصہ سرسبز و شاداب ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے اس بارش سے سرسبز ہوتا ہے، خود بھی بھلا معلوم ہوتا ہے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور جس حصہ میں سرسبز ہونے کی صلاحیت نہیں ہوتی بلکہ صرف پانی کو اپنے اندر ٹھہرانے کی صلاحیت رکھتا ہے، وہ پانی کو روک لیتا ہے اور جھیل' تالاب کی شکل ہو کر دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے، اگرچہ خود کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا لیکن ایک حصہ ایسا ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا دونوں صلاحیتیں نہیں رکھتا وہ اس رحمت سے محروم رہ جاتا ہے۔

٦٣ بَاب رَفعِ العِلمِ وَ ظُهُورِ الجَهلِ وَقَالَ رَبِيعَةُ لاَ يَنبَغِيُ لِاَحَدٍ عِندَهٗ شَيْءٌ مِّنَ العِلمِ اَنْ يُّضَيِّعَ نَفسَهٗ.

باب ۶۳۔ علم اٹھ جانے اور جہل ظاہر ہونے کا بیان اور ربیعہ نے کہا کہ جس کے پاس کچھ علم ہو اس کو یہ زیبا نہیں ہے کہ اپنے آپ کو کسی دوسرے کام میں مشغول کر کے ضائع کر دے۔

٨٠ـ حَدَّثَنَا عِمرَانُ بْنُ مَيسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ الوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّيَاحِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَ سَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرفَعَ العِلمُ وَ يُثبَتَ الجَهلُ وَ تُشرَبَ الخَمرُ وَ يَظهَرَ الزِّنَا.

۸۰۔ عمران بن میسرہ، عبدالوارث، ابوالتیاح، انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں ایک یہ علامت بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل قائم ہو جائے گا اور شراب نوشی ہونے لگے گی اور زنا اعلانیہ ہونے لگے گا۔

٨١ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعدِیْ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ مِنْ اَشرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّقِلَّ العِلمُ وَ يَظهَرَ الجَهلُ وَ يَظهَرَ الزِّنَا وَ تَكثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمسِينَ اِمرَاَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ.

۸۱۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (قتادہ) سے کہا (آج) میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی تم سے بیان نہیں کرے گا۔ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ علم کم ہو جائے اور جہل غالب آ جائے اور زنا اعلانیہ ہونے لگے اور عورتوں کی کثرت ہو جائے اور مردوں کی قلت یہاں تک پہنچے کہ پچاس عورتوں کا تعلق صرف ایک مرد سے ہو۔

٦٤ بَاب فَضلِ العِلمِ ـ

باب ۶۴۔ علم کی فضیلت کا بیان۔

٨٢ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيثُ قَالَ حَدَّثَنِی عُقَيلٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَنْ حَمزَةَ ابنِ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ بَينَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبتُ حَتّٰى اَنِّیْ لَاَرَى الرِّیَّ يَخرُجُ فِیْ اَظفَارِیْ ثُمَّ اَعطَيتُ فَضلِیْ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلتَهٗ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ العِلمُ.

۸۲۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ بن عمر، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا (خواب میں) مجھے ایک پیالہ دودھ کا دیا گیا، تو میں نے پی لیا یہاں تک کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ سیری (کے سبب سے رطوبت) میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمرؓ بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا کہ علم۔

ف۔ اس حدیث میں علم کو دودھ سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح دودھ آدمی کی نشو و نما اور صحت کے لئے مفید ہے اور اسے قوت بخشتا ہے اسی طرح علم بھی انسان کی ترقی و عظمت کا ذریعہ ہے اور اسے روحانی جلاء بخشتا ہے۔

٦٥ بَاب اَلفُتيَا وَ هُوَ وَاقِفٌ عَلٰى

باب ۶۵۔ سواری یا کسی چیز پر کھڑے ہو کر فتویٰ دینا (یا دین کا

ظَهْرِ الدَّابَّةِ اَوْ غَيْرِهَا۔

مسئلہ بتلانا جائز ہے)۔

٨٣۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَفَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنٰى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَ لَا حَرَجَ فَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ قَالَ ارْمِ وَ لَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ شَىْءٍ قُدِّمَ وَ لَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَ لَا حَرَجَ.

۸۳۔ اسمٰعیل' مالک' ابن شہاب' عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ' عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم حجتہ الوداع میں لوگوں کے لئے منیٰ میں ٹھہر گئے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ نادانستگی کی وجہ سے میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالیا۔ آپ نے فرمایا اب ذبح کر لے کچھ ہرج نہیں، پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا کہ نادانستگی میں میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی۔ آپ نے فرمایا اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ (اس دن) آپ سے جس چیز کی بابت پوچھا گیا خواہ مقدم کر دی ہو یا موخر کر دی گئی تو آپ نے یہی فرمایا کہ کر لے کچھ حرج نہیں۔

٦٦ بَاب مَنْ اَجَابَ الْفُتْيَا بِاِشَارَةِ الْيَدِ وَ الرَّاْسِ.

باب ۱۶۶س شخص کا بیان جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دے۔

٨٤۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سُئِلَ فِىْ حَجَّتِهِ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ قَالَ فَاَوْمَا بِيَدِهٖ قَالَ وَ لَا حَرَجَ وَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَاَوْمَا بِيَدِهٖ وَ لَا حَرَجَ.

۸۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب' ایوب' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے آپ کے (آخری) حج میں سوالات کئے گئے کسی نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ذبح کر لیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔

٨٥۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَ يَظْهَرُ الْجَهْلُ وَ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا الْهَرْجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَحَرَّكَهَا كَاَنَّهُ يُرِيْدُ الْقَتْلَ.

۸۵۔ مکی بن ابراہیم' حنظلہ' سالم' ابو ہریرہؓ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا آئندہ زمانہ میں علم اٹھالیا جائے گا اور جہل اور فتنے غالب ہو جائیں گے اور ہرج بہت ہو گا عرض کیا یا رسول اللہؐ ہرج کیا ہے؟ آپ نے اپنے ہاتھ سے ترچھا اشارہ کر کے فرمایا اس طرح گویا آپ کی مراد (ہرج سے) قتل تھی۔

٨٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِىَ تُصَلِّىْ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَى

۸۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب' ہشام، فاطمہ، اسماءؓ کہتی ہیں میں عائشہؓ کے پاس آئی اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں تو میں نے ان سے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کیوں اس قدر گھبرا رہے ہیں؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ دیکھو آفتاب میں گہن ہو رہا ہے، پھر اتنے میں

السَّمَآءِ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِیَ الْغَشْیُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَاْسِی الْمَآءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّا رَاَيْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَ النَّارَ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبِ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِیْ اَيُّهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَ نَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى فَاَجَبْنَاهُ وَ اتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلٰثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهٖ وَ اَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ۔

سب لوگ (نماز کسوف کے لئے) کھڑے ہو گئے عائشہؓ نے کہا سبحان اللہ! میں نے پوچھا کہ (یہ کسوف کیا) کوئی نشانی ہے؟ عائشہؓ نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں، پھر میں بھی (نماز کے لئے) کھڑی ہو گئی (نماز اتنی طویل تھی کہ) مجھ پر غشی طاری ہو گئی، تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی پھر جب نماز ہو چکی اور گہن جاتا رہا! تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خدا کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ جو چیز (اب تک) مجھے نہ دکھائی گئی تھی اسے میں نے (اس وقت) اپنی اسی جگہ میں (کھڑے کھڑے) دیکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو (بھی) اور میری طرف یہ وحی بھیجی گئی ہے کہ تمہاری قبروں میں تمہاری آزمائش ہو گی، فتنہ دجال کی طرح (سخت) یا اس کے قریب قریب (فاطمہؒ) کہتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ اسمؓ نے کیا کہا تھا (مثل کا لفظ یا قریب کا لفظ) قبر میں سوال ہو گا اور کہا جائے گا کہ تجھے اس شخص سے کیا واقفیت ہے یا تو وہ مومن ہے یا موقن (فاطمہ) کہتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں اسماء نے کیا کہا تھا (مومن کا لفظ یا موقن کا لفظ) میت کہے گی کہ وہ محمد ہیں اور وہ اللہ کے پیغمبر ہیں، ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے تھے، لہذا ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی اور وہ محمدؐ ہیں (یہ کلمہ تین مرتبہ کہے گا) تب اس سے کہہ دیا جائے تو آرام سے سو رہ، بے شک ہم نے جان لیا کہ تو محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان رکھتا ہے۔ لیکن منافق یا شک کرنے والا (فاطمہؒ) کہتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں اسماء نے ان دو لفظوں میں سے کیا کہا تھا (منافق کہا تھا یا شک کرنے والا کہا تھا) کہے گا میں اصل حقیقت تو نہیں جانتا (مگر) میں نے لوگوں کو ان کی نسبت کچھ کہتے ہوئے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔

ف۔ دجال کو مسیح اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ معجزہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی برحق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مرحمت فرمایا تھا کہ حکم خداوندی سے آپ مردے کو زندہ کر دیتے تھے اور دجال اس وجہ سے کہ وہ مکار، فریبی اور کافر ہو گا۔

٦٧ بَاب تَحْرِيْضِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى اَنْ يَّحْفَظُوا الْاِيْمَانَ وَ الْعِلْمَ وَ يُخْبِرُوْا مَنْ وَّرَآءَ هُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِرْجِعُوْا اِلٰى

باب ٦٧۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا عبدالقیس کے وفد کو رغبت دلانا کہ ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور اپنے پیچھے والے لوگوں کو خبر کر دیں اور مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم سے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا کہ تم اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں دین کی تعلیم کرو۔

اَهۡلِيۡكُمۡ فَعَلِّمُوۡهُمۡ.

٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنۡدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ اَبِیۡ جَمۡرَةَ قَالَ كُنۡتُ اُتَرۡجِمُ بَيۡنَ ابۡنِ عَبَّاسٍ وَ بَيۡنَ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ وَفۡدَعَبۡدِ الۡقَيۡسِ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الۡوَفۡدِ اَوۡ مَنِ الۡقَوۡمِ قَالُوۡا رَبِيۡعَةَ قَالَ مَرۡحَبًا بِالۡقَوۡمِ اَوۡ بِالۡوَفۡدِ غَيۡرَ خَزَايَا وَ لَانَدَامٰى قَالُوۡا اِنَّا نَاۡتِيۡكَ مِنۡ شُقَّةٍ بَعِيۡدَةٍ وَّ بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَكَ هٰذَا الۡحَیُّ مِنۡ كُفَّارِ مُضَرَ وَ لَا نَسۡتَطِيۡعُ اَنۡ نَّاۡتِيَكَ اِلَّا فِیۡ شَهۡرٍ حَرَامٍ فَمُرۡنَا بِاَمۡرٍ نُّخۡبِرُ بِهٖ مَنۡ وَّرَآءَ نَا نَدۡخُلُ بِهِ الۡجَنَّةَ فَاَمَرَهُمۡ بِاَرۡبَعٍ وَ نَهَاهُمۡ عَنۡ اَرۡبَعٍ اَمَرَهُمۡ بِالۡاِيۡمَانِ بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ قَالَ هَلۡ تَدۡرُوۡنَ مَا الۡاِيۡمَانُ بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗ اَعۡلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِيۡتَاءُ الزَّكٰوةِ وَ صَوۡمُ رَمَضَانَ وَ تُؤۡتُوا الۡخُمُسَ مِنَ الۡمَغۡنَمِ وَ نَهَاهُمۡ عَنِ الدُّبَّآءِ وَ الۡحَنۡتَمِ وَ الۡمُزَفَّتِ قَالَ شُعۡبَةُ وَ رُبَّمَا قَالَ النَّقِيۡرِ وَ رُبَّمَا قَالَ الۡمُقَيَّرَ قَالَ احۡفَظُوۡهُ وَ اَخۡبِرُوۡهُ مَنۡ وَّرَآءَ كُمۡ.

٨٧۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' ابو جمرہؒ کہتے ہیں کہ (ایک دن) ابن عباسؓ (حدیث) بیان کر رہے تھے (اور) ان کے اور لوگوں کے درمیان میں میں مترجم تھا۔ یعنی جو ابن عباس کہتے تھے اس کو میں بآواز بلند لوگوں کو سنا دیتا تھا۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ عبدالقیس کے قاصد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا کہ کون قاصد ہیں یا (یہ پوچھا کہ) کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم (قبیلہ) ربیعہ (سے) ہیں آپ نے فرمایا کہ مرحبا ہا لقوم یا (یہ فرمایا کہ) مَرۡحَبًا بِالۡوَفۡدِ غَيۡرَ خَزَايَا وَلَانَدَامٰی ان لوگوں نے عرض کیا کہ ایک دور جگہ سے آپ کے پاس آرہے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان میں کفار مضر کا قبیلہ (حائل) ہے اور (انہیں کے خوف سے) ہم بجز ماہ حرام (کے اور کسی زمانہ) میں آپ کے پاس نہیں آسکتے، لہٰذا ہم کو ایسے اعمال بتادیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس سے مطلع کر دیں اور اس کے سبب سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا، انہیں صرف ایک اللہ پر ایمان رکھنے کا (یہ حکم دے کر) آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول (ہم سے) زیادہ جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا (اس کا مطلب یہ ہے کہ) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد، اللہ کے رسول ہیں اور حکم دیا ان کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اور رمضان کے روزے رکھنے کا اور یہ بھی انہیں حکم دیا کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ (خدا کی راہ میں) دیں اور منع فرمایا انہیں، دباء اور حَنۡتَمۡ اور مزفت (کے استعمال) سے، شعبہؒ کہتے ہیں کہ ابو جمرہ اکثر نقیر بھی کہا کرتے تھے اور اکثر (بجائے مزفت کے) مقیر بھی کہتے تھے یہ فرما کر (آپ نے ارشاد فرمایا) کہ ان باتوں کو تم یاد کرلو اور اپنے پیچھے والوں کو (ان سے) مطلع کر دو۔

٦٨ باب۔ الرِّحۡلَةِ فِی الۡمَسۡئَلَةِ النَّازِلَةِ.

باب ۶۸۔ پیش آنے والے مسئلہ کے لئے سفر کرنے کا بیان۔

٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الۡحَسَنِ قَالَ اَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا عُمَرُ بۡنُ سَعِيۡدِ بۡنِ اَبِیۡ حُسَيۡنٍ قَالَ حَدَّثَنِیۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ابۡنُ اَبِیۡ مُلَيۡكَةَ عَنۡ عُقۡبَةَ بۡنِ الۡحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ

٨٨۔ محمد بن مقاتل' ابوالحسن' عبداللہ، عمر بن سعید بن ابی حسین، عبداللہ بن ابی ملیکہ' عقبہ بن حارث کہتے ہیں کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا اس کے بعد ایک عورت نے آکر بیان کیا کہ میں نے عقبہ کو اور اس عورت کو' جس سے عقبہ نے نکاح کیا

اِبۡنَةً لِاَبِیۡ اِهَابِ بۡنِ عَزِیۡزٍ فَاَتَتۡهُ امۡرَاَةٌ فَقَالَتۡ اِنِّیۡ قَدۡ اَرۡضَعۡتُ عُقۡبَةَ وَ الَّتِیۡ تَزَوَّجَ بِهَا قَالَ لَهَا عُقۡبَةُ مَا اَعۡلَمُ اَنَّكِ اَرۡضَعۡتِنِیۡ وَ لَا اَخۡبَرۡتِنِیۡ فَرَكِبَ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ بِالۡمَدِیۡنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ كَیۡفَ وَقَدۡ قِیۡلَ فَفَارَقَهَا عُقۡبَةُ وَنَكَحَتۡ زَوۡجًا غَیۡرَهٗ۔

ہے دودھ پلایا ہے (پس یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں ان میں نکاح درست نہیں) عقبہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ تو نے (اس سے) پہلے کبھی اس بات کی اطلاع دی، پھر عقبہ سوار ہو کر رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس مدینہ گئے۔ اور آپ سے (یہ مسئلہ) پوچھا تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ (اب کس طرح تم اس سے مصاحبت کرو گے) حالانکہ یہ (جو بیان کیا گیا اس سے حرمت کا شبہ پیدا ہوتا ہے) پس عقبہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔

ف۔ تقویٰ اور احتیاط کی بنا پر انہوں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ ورنہ محض ایک عورت کے کہنے سے اکثر آئمہ مجتہدین کے نزدیک حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جدا کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ احتیاط بتلائی کہ جب ایسی باتیں شروع ہو گئی ہیں تو اب تم اس عورت کو اپنے نکاح میں کیسے رکھو گے لوگ تو باتیں بنائیں گے۔

٦٩ بَابُ التَّنَاوُبِ فِی الۡعِلۡمِ۔

باب ۶۹۔ علم کے حاصل کرنے میں باری مقرر کرنے کا بیان۔

٨٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الۡیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیۡبٌ عَنِ الزُّهۡرِیِّ ح قَالَ وَقَالَ ابۡنُ وَهۡبٍ اَنَا یُوۡنُسُ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ ابۡنِ اَبِیۡ ثَوۡرٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَبَّاسٍ عَنۡ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ كُنۡتُ اَنَا وَ جَارٌ لِّیۡ مِنَ الۡاَنۡصَارِ فِیۡ بَنِیۡ اُمَیَّةَ بۡنِ زَیۡدٍ وَهِیَ مِنۡ عَوَالِی الۡمَدِیۡنَةِ وَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوۡلَ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ یَنۡزِلُ یَوۡمًا وَّ اَنۡزِلُ یَوۡمًا فَاِذَا نَزَلۡتُ جِئۡتُهٗ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الۡیَوۡمِ مِنَ الۡوَحۡیِ وَ غَیۡرِهٖ وَ اِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثۡلَ ذٰلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِی الۡاَنۡصَارِیُّ یَوۡمَ نَوۡبَتِهٖ فَضَرَبَ بَابِیۡ ضَرۡبًا شَدِیۡدًا فَقَالَ اَثَمَّ هُوَ فَفَزِعۡتُ اِلَیۡهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمۡرٌ عَظِیۡمٌ فَدَخَلۡتُ عَلٰی حَفۡصَةَ فَاِذَا هِیَ تَبۡكِیۡ فَقُلۡتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ قَالَتۡ لَا اَدۡرِیۡ ثُمَّ دَخَلۡتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ فَقُلۡتُ وَ اَنَا قَائِمٌ اَطَلَّقۡتَ نِسَائَكَ قَالَ لَا فَقُلۡتُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ۔

۸۹۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن ابی ثور، عبداللہ بن عباس رضوی حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک انصاری میرا پڑوسی بنی امیہ بن زید (کے محلّہ) میں رہتے تھے اور یہ (مقام) مدینہ کی بلندی پر تھا اور ہم رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس باری باری آتے تھے۔ ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں۔ جس دن میں آتا تھا اس دن کی خبر یعنی وحی وغیرہ (کے حالات) میں اس کو پہنچا دیتا اور جس دن وہ آتا تھا وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا۔ ایک دن اپنی باری سے میرا انصاری دوست (حضور کی خدمت میں) آیا اور وہاں سے جب واپس ہوا تو میرے دروازے کو بہت زور سے کھٹکھٹایا اور (میرا نام لے کر) کہا کہ وہ یہاں ہیں؟ میں ڈر گیا اور ان کے پاس نکل کر آیا تو وہ بولے کہ آج ایک بڑا واقعہ ہو گیا رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دی۔ میں حفصہؓ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھیں میں نے ان سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تم لوگوں کو طلاق دے دی؟ وہ بولیں کہ مجھے معلوم نہیں۔ بعد اس کے میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس گیا اور کھڑے ہی کھڑے میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اللہ اکبر۔

٧٠ بَاب الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَ التَّعْلِيمِ إِذَا مَا يَكْرَهُ.

٩٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودِ نِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِّنْ يَّوْمَئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُوْنَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَ الضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

٩١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرِ نِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالِ الْمَدِينِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا أَوْ قَالَ وِعَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَالَكَ وَ لَهَا مَعَهَا سِقَاءُ هَا وَحِذَاءُ هَا تَرِدُ الْمَاءَ وَ تَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ.

٩٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي

باب ۷۰۔ نصیحت اور تعلیم میں جب کوئی بری بات دیکھے تو غصہ کرنے کا بیان۔

۹۰۔ محمد بن کثیر ' سفیان ' ابو خالد ' قیس بن ابی حازم ' ابو مسعودؓ انصاری سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے (آکر) کہا کہ یارسول اللہ ہو سکتا ہے کہ میں نماز (جماعت کے ساتھ) نہ پاسکوں، کیونکہ فلاں شخص ہمیں (بہت) طول (طویل) نماز پڑھایا کرتا ہے، ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نصیحت کرنے میں اس دن سے زیادہ کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ میں نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے لوگو تم ایسی سختیاں کر کر کے لوگوں کو دین سے نفرت دلاتے ہو، دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے اسے چاہئے کہ (قراءت کے ادا میں) تخفیف کرے، اس لئے کہ مقتدیوں میں مریض بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی ہوتے ہیں اور ضرورت والے بھی ہوتے ہیں۔

۹۱۔ عبداللہ بن محمد ' ابو عامر عقدی ' سلیمان بن بلال مدینی ' ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن ' یزید (منبعث کے آزاد کردہ غلام) زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے گری پڑی چیز کا حکم پوچھا، آپ نے فرمایا کہ اس کی بندش کو پہچان لے یا یہ فرمایا کہ اس کے ظرف کو اور اس کی تھیلی کو پہچان لے، پھر سال بھر اس کی تعریف کرے بعد اس کے (اگر کوئی مالک اس کا نہ ملے تو) اس سے فائدہ اٹھائے اور اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اس کے حوالے کر دے، پھر اس شخص نے کہا کہ کھویا ہوا اونٹ اگر ملے! تو آپ غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسارے سرخ ہو گئے، یا راوی نے کہا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، اور آپ نے فرمایا کہ تجھے اس اونٹ سے کیا مطلب، اس کی مشک اور اس کا سم (اس کے پاؤں) اس کے ساتھ ہیں، پانی پر پہنچے گا پانی پی لے گا اور درخت کھائے گا، لہٰذا اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کو اس کا مالک مل جائے۔ پھر اس شخص نے کہا کہ کھوئی بکری (کا پکڑ لینا کیسا ہے) آپ نے فرمایا کہ اس کو پکڑ لو۔ (کیونکہ وہ) تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی۔ یا اگر (کسی کے) ہاتھ نہ لگی تو بھیڑیئے کی۔

۹۲۔ محمد بن علاء ' ابو اسامہ ' برید ' ابو بردہ ' ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند باتیں

مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِهَهَا فَلَمَّا اُکْثِرَ عَلَیْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَّوْلٰی شَیْبَةَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

پوچھی گئیں جو آپ کے خلاف مزاج تھیں، جب آپ کے سامنے کثرت کی گئی تو آپ کو غصہ آگیا اور آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو کچھ چاہو مجھ سے پوچھو۔ ایک شخص نے کہا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ۔ پھر جب حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرہ میں آثار غضب دیکھے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

٧١ بَاب مَنْ بَرَكَ رُكْبَتَیْهِ عِنْدَ الْاِمَامِ اَوِ الْمُحَدِّثِ .

باب ۷۱۔ امام یا محدث کے پاس (ادب سے) دوزانو بیٹھنے کا بیان۔

٩٣ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَکْثَرَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نَبِیًّا ثَلٰثًا فَسَکَتَ.

۹۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم (ایک دن) نکلے تو عبداللہؓ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ بار بار فرمانے لگے کہ (جو چاہو) مجھ سے پوچھو۔ عمر رضی اللہ عنہ یہ حالت دیکھ کر (دوزانو بیٹھ گئے) اور تین مرتبہ کہا کہ ہم راضی ہیں، اللہ سے جو (ہمارا پروردگار ہے) اور اسلام سے جو (ہمارا) دین ہے اور محمدؐ سے جو ہمارے نبی ہیں تو آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آپ خاموش ہو گئے۔

٧٢ بَاب مَنْ اَعَادَ الْحَدِیْثَ ثَلٰثًا لِیُفْهَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَلَا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا.

باب ۷۲۔ اس شخص کا بیان جو خوب سمجھانے کے لئے ایک بات کو تین بار کہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فرمایا اور برابر اس کی تکرار کرتے رہے اور ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے هَلْ بَلَّغْتُ تین مرتبہ فرمایا۔

٩٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَنَسٍؓ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰی تُفْهَمَ عَنْهُ وَ اِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ ثَلٰثًا.

۹۴۔ عبدہ، عبدالصمد عبداللہ بن مثنی، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، انسؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب کوئی بات کہتے تو تین مرتبہ اس کو کہتے تاکہ اچھی طرح سمجھ لیا جائے اور جب چند لوگوں کے پاس تشریف لاتے اور ان کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔

۹۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ یُّوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَكْنَا وَقَدْ اَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَ نَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا فَنَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا.

۹۵۔ مسدد' ابو عوانہ' ابوبشر' یوسف بن ماھک' عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پیچھے رہ گئے تھے پھر جب آپ ہمارے قریب پہنچے۔ تو نماز عصر کا وقت چونکہ تنگ ہو گیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے تو جلدی کے مارے ہم اپنے پیروں پر پانی چپڑنے لگے، پس آپ نے اپنی بلند آواز سے دو مرتبہ یا تین مرتبہ پکارا کہ "وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ"

ف: (ترجمہ) آگ کے (عذاب) سے (ان) ٹخنوں کی خرابی (ہونے والی) ہے (جو وضو میں دھوئے نہ جائیں) (یا خشک رہ جائیں)

۷۳ بَاب تَعْلِیْمِ الرَّجُلِ اَمَتَهٗ وَاَهْلَهٗ ـ

باب ۷۳۔ مرد کا اپنی لونڈی اور اپنے گھر والوں کو تعلیم کرنے کا بیان۔

۹۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا الْمُحَارِبِیُّ نَا صَالِحُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ عَامِرُ الشَّعْبِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ یَطَأُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ اَعْطَیْنَاكَهَا بِغَیْرِ شَیْءٍ قَدْ كَانَ یُرْكَبُ فِیْمَا دُوْنَهَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ۔

۹۶۔ محمد بن سلام' محاربی' صالح بن حیان' عامر شعبی' ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کے لئے دوگنا ثواب ہے (ایک) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اپنے نبی پر ایمان لایا ہو اور محمد پر بھی ایمان لائے، اور (دوسرے) مملوک غلام جب کہ وہ اللہ کے حق کو' اور اپنے مالکوں کے حق کو ادا کرتا رہے اور (تیسرے) وہ شخص جس کے پاس اس کی لونڈی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہے، اس نے اسے ادب دیا اور عمدہ ادب دیا اور اسے تعلیم کی اور عمدہ تعلیم کی پھر اسے آزاد کر دیا۔ اور اس سے نکاح کر لیا اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔ پھر عامر نے (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں ابو صالح سے) کہا کہ یہ حدیث ہم نے تمہیں بغیر کسی (قسم کے رنج و تعب) کے دے دی ہے ورنہ اس سے کم حدیث کے لئے مدینہ تک سفر کیا جاتا تھا۔

۷۴ـ بَاب عِظَةِ الْاِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِیْمِهِنَّ۔

باب ۷۴۔ امام کا عورتوں کو نصیحت کرنے اور ان کی تعلیم کا بیان۔

۹۷ ـ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَشْهَدُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَوْ قَالَ عَطَاءُ اَشْهَدُ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

۹۷۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' ایوب' عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھا کر بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) عید کے موقعہ پر جب حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم مردوں کی صف سے گزر کر عورتوں کی صفوں میں پہنچے (اس وقت) آپ کے ہمراہ

النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَمْ یُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِی الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ یَاْخُذُ فِیْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ۔

بلالؓ تھے، آپ نے یہ گمان کیا کہ (شاید) عورتوں نے (خطبہ) نہیں سنا تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ (دینے) کا حکم دیا پس کوئی عورت بالی اور انگوٹھی ڈالنے لگی (کوئی کچھ) اور بلالؓ اپنے کپڑے کے کنارے میں لینے لگے۔

۷۵ بَاب الْحِرْصِ عَلَی الْحَدِیْثِ۔

باب ۷۵۔ حدیث (نبوی کے سننے) پر حرص کا بیان۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّهٗ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْ لَّا یَسْاَلُنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ۔

۹۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان، عمرو بن ابی عمرو، سعید بن ابی سعید مقبری، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ! قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ حصہ آپ کی شفاعت سے کس کو ملے گا؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یقینی طور پر یہ خیال تھا کہ ابوہریرہؓ تم سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہ پوچھے گا کیونکہ میں نے تمہاری حرص حدیث پر دیکھ لی تھی۔ سب سے زیادہ فیض یاب میری شفاعت سے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو صدق دل سے یا اپنے خالص جی سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ دے۔

۷٦ بَاب كَیْفَ یُقْبَضُ الْعِلْمُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ اِلٰی اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاكْتُبْهُ فَاِنِّیْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا یُقْبَلُ اِلَّا حَدِیْثُ النَّبِیِّ ﷺ وَلْیُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْیَجْلِسُوْا حَتّٰی یُعَلَّمَ مَنْ لَا یَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا یَهْلِكُ حَتّٰی یَكُوْنَ سِرًّا۔

باب ۷٦۔ علم کس طرح اٹھا لیا جائے گا۔ اور عمر بن عبدالعزیز نے اپنے نائب ابوبکر بن حزم کو (مدینہ میں) یہ لکھ بھیجا کہ دیکھو تمہارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں جس قدر بھی ہیں ان کو لکھ لو، اس لئے کہ مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے معدوم ہو جانے کا خوف ہے سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے اور کوئی چیز قبول نہ کی جائے اور چاہئے کہ سب لوگ علم کی اشاعت کریں تاکہ جو نہیں جانتا وہ جان لے کیونکہ علم چھپانے ہی سے گم ہوتا ہے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ بِذٰلِكَ یَعْنِیْ حَدِیْثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اِلٰی قَوْلِهٖ ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ۔

۹۹۔ علاء بن عبدالجبار، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار نے اس کو یعنی عمر بن عبدالعزیز کے قول کو ذهاب العلماء تک روایت کیا ہے۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَايَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالاً فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوا قَالَ الفِرَبْرِىُّ نَا عَبَّاسٌ قَالَ ثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهٗ ۔

۱۰۰۔ اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ہشام بن عمروۃ، عروہ، عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ بندوں (کے سینوں) سے نکال لے بلکہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے اور ان سے (دینی مسائل) پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۷۷ بَاب هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَآءِ يَوْمٌ عَلٰى حِدَةٍ فِى الْعِلْمِ ۔

باب ۷۷۔ کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی دن خاص مقرر کردیا جائے۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ الْاَصْبَهَانِىُّ قَالَ سَمِعَ اَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ قَالَ النِّسَآءُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا مِّنْ نَّفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَّقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنْ وَّلَدِهَا اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ ۔

۱۰۱۔ آدم، شعبہ، ابن اصبہانی، ابو صالح ذکوان، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ (آپ سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے بڑھ گئے ہیں آپ ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرمادیجئے تو آپ نے ان سے کسی دن کا وعدہ کرلیا۔ اس دن آپ ان سے ملے اور انہیں نصیحت فرمائی اور (ان کے مناسب حال عبادت کا) انہیں حکم دیا منجملہ اس کے جو آپ نے (ان سے) فرمایا یہ تھا کہ جو عورت تم سے اپنے تین لڑکے آگے بھیج دے گی (یعنی اس کے تین لڑکے اس کے سامنے مر جائیں گے) تو وہ اس کے لئے (دوزخ کی) آگ سے حجاب ہو جائیں گے ایک عورت بولی اور (اگر کوئی) دو (لڑکے آگے بھیجے) تو آپ نے فرمایا اور دو (کا بھی یہی حکم ہے۔)

۱۰۲۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِىِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِىِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلٰثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۔

۱۰۲۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبدالرحمٰن بن صبہانی، ذکوان، ابوسعیدؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا اور عبدالرحمٰن بن صبہانی سے روایت ہے بیان کیا کہ میں نے ابو حازم کو حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسے تین لڑکے جو ابھی تک بالغ نہ ہوئے ہوں۔

۷۸ بَاب مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ

باب ۷۸۔ اس شخص کا بیان جو کوئی بات سنے اور اس کو نہ

فَرَاجَعَهُ حَتّٰی یَعْرِفَهُ ۔

سمجھے پھر اس سے دوبارہ پوچھے یہاں تک سمجھ لے۔

۱۰۳ = حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَاتَسْمَعُ شَیْئًا لَّاتَعْرِفُهُ اِلَّا رَاجَعَتْ فِیْهِ حَتّٰی تَعْرِفَهُ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ اَوَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَتْ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَّنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ یَهْلِكُ ۔

۱۰۳۔ سعید بن ابی مریم 'نافع ابن عمر' ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی زوجہ عائشہؓ جب کسی ایسی بات کو سنتیں جس کو نہ سمجھتیں تو پھر دوبارہ اس میں تفتیش کرتیں، تاکہ اس کو سمجھ لیں، چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (قیامت میں) جس کا حساب لیا گیا اس پر (ضرور) عذاب کیا جائے گا۔ عائشہؓ(۱) کہتی ہیں (یہ سن کر) میں نے کہا کہ اللہ پاک تو یہ فرماتا ہے کہ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا (ترجمہ) پس عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا (معلوم ہوا کہ حساب کے بعد عذاب کچھ ضروری نہیں) آپ نے فرمایا یہ حساب جس کا ذکر اس آیت میں ہے در حقیقت حساب نہیں بلکہ صرف پیش کر دینا ہے لیکن جس شخص سے حساب میں جانچ کی گئی وہ یقیناً ہلاک ہو گا۔

۷۹ بَاب لِیُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۷۹۔ جو لوگ حاضر ہیں وہ ایسے لوگوں کو (علم) پہنچائیں جو غائب ہیں اسی مضمون کو حضرت ابن عباسؓ نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نقل کیا ہے۔

۱۰٤ = حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ هُوَا بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو ابْنِ سَعِیْدٍ وَّهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِّیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَایَحِلُّ لِاِمْرِیٍٔ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدُبِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ

۱۰۴۔ عبداللہ بن یوسف 'لیث' سعید بن ابی سعید' ابو شریح سے روایت ہے کہ عمرو بن سعید (والی مدینہ) جب ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے لشکروں کو مکہ کی طرف روانہ کر رہا تھا تو میں نے اس سے کہا اے امیر! مجھے اجازت دے تو میں تجھ سے ایک ایسی بات کہوں جس کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فتح کے دوسرے دن کھڑے ہو کر فرمایا تھا اس کو میرے دونوں کانوں نے سنا ہے، اور اس کو میرے دل نے یاد رکھا ہے اور جب آپ اس کو بیان فرماتے تھے تو میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا کہ مکہ (میں جدال و قتال وغیرہ) کو خدا نے حرام کیا ہے اسے آدمیوں نے نہیں حرام کیا، پس جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں، کہ مکہ میں خون ریزی کرے اور نہ (یہ جائز ہے کہ) وہاں کوئی درخت کاٹا جائے پھر اگر کوئی شخص رسول اللہ کے لڑنے

(۱) یہ حضرت عائشہؓ کے شوق علم اور سمجھداری کی بات ہے کہ جس مسئلہ میں انہیں الجھن ہوتی تو اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیتیں جیسا کہ اس موقعہ پر سوال کیا۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْهَا فَقُوْلُوْآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَّكُمْ وَاِنَّمَآ اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّا قَالَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ لَاتُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَآرًّا بِدَمٍ وَّلَا فَآرًّا بِخَرْبَةٍ ۔

سے (ان چیزوں کا) جواز بیان کرے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دے دی تھی اور تمہیں اجازت نہیں دی اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن کی وہاں اجازت دی تھی پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی ہو گئی جیسی کل تھی۔ پھر حاضر کو چاہئے کہ وہ غائب کو (یہ خبر) پہنچادے۔ ابو شریح سے کہا گیا کہ (اس حدیث کو سن کر) عمرو نے کیا جواب دیا؟ انہوں نے کہا کہ (یہ جواب دیا کہ) اے ابو شریح میں تم سے زیادہ جانتا ہوں حرم کسی باغی کو اور خون کر کے بھاگ جانے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

۱۰۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَآئِبَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَّقُوْلُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ۔

۱۰۵۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' حماد' ایوب' محمد' ابو بکرہؓ نے ایک مرتبہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا ہے تمہارے خون اور تمہارے مال۔ محمد جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں، کہتے ہیں مجھے خیال ہوتا ہے کہ یہ بھی کہا اور تمہاری آبروئیں تم لوگوں پر (ہمیشہ) ایسے حرام ہیں جیسے ان کی حرمت تمہارے اس دن میں تمہارے اس مہینہ میں ہے۔ آگاہ رہو تم میں سے حاضر کو چاہئے کہ غائب کو یہ خبر پہنچادے۔ اور محمد کہا کرتے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سچ فرمایا ایسا ہی ہے۔ پھر دو مرتبہ (حضرت نے فرمایا) آگاہ رہو کیا میں نے پہنچادیا۔

ف۔ یہ واقعہ حجتہ الوداع کے خطبہ کا ہے اس دن سے مراد یوم عرفہ ہے اور اس مہینے سے مراد ماہ ذی الحجہ ہے دوسری حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل آئی ہے۔

۸۰ بَاب اِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۸۰۔ اس شخص پر کتنا گناہ ہے جو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جھوٹ بولے۔

۱۰۶ .حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجُعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ ابْنَ حِرَاشٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَّقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَيَلِجِ النَّارَ ۔

۱۰۶۔ علی بن جعد' شعبہ' منصور' ربعی بن خراش، علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے اوپر جھوٹ نہ بولنا کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۱۰۷ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ اِنِّيْ لَآ

۱۰۷۔ ابو الولید' شعبہ' جامع بن شداد' عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن اپنے والد حضرت زبیرؓ سے کہنے لگے کہ جس طرح فلاں فلاں صحابی حضور کی حدیثیں کثرت

اَسۡمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ قَالَ اَمَا اِنِّيۡ لَمۡ اُفَارِقۡهُ وَلٰكِنۡ سَمِعۡتُهٗ يَقُوۡلُ مَنۡ كَذَبَ عَلَيَّ فَلۡيَتَبَوَّاۡ مَقۡعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔

سے نقل کرتے ہیں آپ کو میں نے اس طرح روایت کرتے نہیں سنا۔ زبیرؓ بولے کہ آگاہ رہو میں رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جدا نہیں ہوا (مجھے بھی بہت حدیثیں معلوم ہیں) لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جھوٹ بولے تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے (اس لئے بہت حدیثیں بیان کرتے ہوئے ڈرتا ہوں)

۱۰۸ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوۡ مَعۡمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبۡدُ الۡوَارِثِ عَنۡ عَبۡدِ الۡعَزِيۡزِ قَالَ اَنَسٌ اَنَّهٗ لَيَمۡنَعُنِيۡ اَنۡ اُحَدِّثَكُمۡ حَدِيۡثًا كَثِيۡرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلۡيَتَبَوَّاۡ مَقۡعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔

۱۰۸۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ بن مالک نے فرمایا کہ مجھے بہت حدیثیں بیان کرنے سے یہ امر منع کرتا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ بولے، تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے۔

۱۰۹ ۔ حَدَّثَنَا الۡمَكِّيُّ بۡنُ اِبۡرَاهِيۡمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيۡدُ بۡنُ اَبِيۡ عُبَيۡدٍ عَنۡ سَلَمَةَ هُوَ ابۡنُ الۡاَكۡوَعِ قَالَ سَمِعۡتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ مَنۡ يَّقُلۡ عَلَيَّ مَالَمۡ اَقُلۡ فَلۡيَتَبَوَّاۡ مَقۡعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔

۱۰۹۔ مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید، سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی میری نسبت وہ بات بیان کرے، جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے۔

۱۱۰ ۔ حَدَّثَنَا مُوۡسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوۡ عَوَانَةَ عَنۡ اَبِيۡ حُصَيۡنٍ عَنۡ اَبِيۡ صَالِحٍ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمُّوۡا بِاِسۡمِيۡ وَلَا تَكۡتَنُوۡا بِكُنۡيَتِيۡ وَمَنۡ رَّاٰنِيۡ فِي الۡمَنَامِ فَقَدۡ رَاٰنِيۡ فَاِنَّ الشَّيۡطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيۡ صُوۡرَتِيۡ وَمَنۡ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلۡيَتَبَوَّاۡ مَقۡعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔

۱۱۰۔ موسیٰ ابو عوانہ، ابو حصین، ابو صالح، ابو ہریرہؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت (جو ابوالقاسم ہے) نہ رکھو اور (یقین کرلو کہ) جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو یقیناً اس نے مجھے دیکھ لیا اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے۔

۸۱ بَاب كِتَابَةِ الۡعِلۡمِ ۔

باب ۸۱۔ علم کی باتوں کے لکھنے کا بیان۔ (۱)

۱۱۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا وَكِيۡعٌ عَنۡ سُفۡيَانَ عَنۡ مُّطَرِّفٍ عَنِ الشَّعۡبِيِّ عَنۡ اَبِيۡ جُحَيۡفَةَ قَالَ قُلۡتُ لِعَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ هَلۡ عِنۡدَكُمۡ كِتَابٌ قَالَ لَا اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ اَوۡ فَهۡمٌ

۱۱۱۔ محمد بن سلام، وکیع، سفیان، مطرف، شعبی، ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس، قرآن کے علاوہ اور کوئی کتاب بھی ہے؟ حضرت علیؓ فرمانے لگے نہیں، مگر خدا کی کتاب ہے یا وہ سمجھ ہے جو ایک مرد مسلمان کو دی جاتی ہے یا وہ (چند مسائل

(۱) ابتداءً آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے احادیث لکھنے سے صحابہ کو بعض خاص حکمتوں کی بناء پر منع فرمایا تھا بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔ چنانچہ بعد میں متعدد صحابہ کرامؓ کے پاس احادیث کے لکھے ہوئے مجموعے موجود رہے۔

أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اَوْمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيْرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ۔

ہیں) جو اس صحیفہ میں (لکھے ہوئے) ہیں ابو جحیفہ کہتے ہیں میں نے کہا اس صحیفہ میں کیا (لکھا) ہے؟ کہا کہ دیت اور قیدی کے رہا کرنے کے احکام اور (یہ کہ) کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض میں نہ مارا جائے۔

۱۱۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمِ نِ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيْلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْقَتْلَ اَوِ الْفِيْلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ٦ جُعَلُوْهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْقَتْلَ اَوِالْفِيْلَ وَغَيْرُهٗ يَقُوْلُ الْفِيْلَ وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ اَلَا وَاِنَّهَا حَلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَّا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّعْقَلَ وَ اِمَّا يُقَادَ اَهْلُ الْقَتِيْلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ ۔

۱۱۲۔ ابو نعیم، فضل بن دکین، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) خزاعہ (کے لوگوں) نے (قبیلہ) بنی لیث کے ایک مرد کو فتح مکہ کے سال میں اپنے ایک مقتول کے عوض میں جسے بنی لیث نے قتل کیا تھا مار ڈالا اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کی گئی، تو آپ اپنی سواری پر چڑھ گئے اور فرمایا اللہ نے مکہ سے فیل کو یا قتل کو روک لیا (ابو عبداللہ نے کہا کہ) ابو نعیم نے کہا کہ یحییٰ شک کرتے ہیں (اور) یا (قتل کا لفظ کہتے ہیں) مگر ان کے سوا سب لوگ فیل کہتے ہیں قتل کا لفظ نہیں کہتے اپنے رسول اور مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا آگاہ رہو مکہ میں قتال کرنا، نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا ہے اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہو گا، میرے لئے بھی صرف دن کے تھوڑے حصے کے لئے حلال کیا گیا تھا، آگاہ رہو وہ اس وقت حرام ہے اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز صرف وہی شخص اٹھائے جس کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس کا اعلان کر کے مالک تک پہنچائے گا اور جس کا کوئی (عزیز) قتل کیا جائے تو وہ مختار ہے کہ ان (ذیل کی) دو صورتوں میں سے ایک صورت پر عمل کرے یا دیت لے لے، یا قصاص لے لے اتنے میں ایک شخص اہل یمن سے آ گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ یہ (مسائل) میرے لئے لکھ دیجئے، آپ نے فرمایا کہ ابو فلاں کے لئے لکھ دو پھر قریش کے ایک شخص نے کہا کہ (یا رسول اللہؐ) اذخر کے سوا (اور چیزوں کے کاٹنے کی ممانعت فرمایئے اور اذخر کی ممانعت نہ فرمایئے) اس لئے کہ ہم اس کو اپنے گھروں میں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) اذخر کے سوا اذخر کے سوا (اذخر کے سوا اور اشیاء کے کاٹنے کی ممانعت ہے۔)

۱۱۳ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ ابْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَامِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَكْثَرُ

۱۱۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ، ہمام بن منبہ، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں عبداللہؓ بن عمرو کے علاوہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص حدیث کی روایت نہیں کرتا، مجھ میں اور عبداللہؓ میں یہ فرق ہے کہ وہ حضور کی حدیثیں لکھ لیا

حَدِيْثًا عَنه مِنِّيْ اِلَّا مَاكَانَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

کرتے تھے اور میں زبانی یاد کرتا تھا۔

۱۱۴ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًالَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ، قَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَ نَاكِتَابُ اللّٰهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوْا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُوْمُوْا عَنِّيْ وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهٖ ۔

۱۱۴۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مرض میں شدت ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ، تاکہ میں تمہارے لئے ایک نوشتہ لکھ دوں کہ اس کے بعد پھر تم گمراہ نہ ہو گے۔ عمرؓ نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر مرض غالب ہے اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے وہ ہمیں کافی ہے، پھر صحابہؓ نے اختلاف کیا یہاں تک کہ شور بہت ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور میرے پاس تم کو جھگڑنا نہ چاہئے۔ یہاں تک بیان کر کے ابن عباسؓ اپنی جگہ سے یہ کہتے ہوئے باہر آ گئے کہ بے شک مصیبت ہے اور بڑی (سخت) مصیبت، رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تحریر کے درمیان میں یہ چیز حائل ہو گئی۔

ف۔ حضرت عمرؓ کا مقصود یہ تھا، کہ اس شدت مرض میں آپ کو تکلیف نہ دینا چاہئے اور احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے ہیں۔

۸۲ بَاب الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ ۔

باب ۸۲۔ رات کو علم اور نصیحت کرنے کا بیان۔

۱۱۵ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ح وَعَمْرٍو وَّيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَافُتِحَ مِنَ الْخَزَآئِنِ اَيْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ

۱۱۵۔ صدقہ' ابن عیینہ' معمر' زہری' ہند' ام سلمہ' ح عمرو یحییٰ بن سعید، زہری، ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رات نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے نازل کئے گئے ہیں اور کس قدر خزانے کھولے گئے ہیں (لوگو) ان حجرہ والیوں کو جگادو (کہ کچھ عبادت کریں) کیونکہ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والی ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

ف۔ یعنی عورتیں ایسا لباس استعمال کریں گی کہ کہنے کو وہ لباس ہوگا مگر جسم بالکل ظاہر ہوگا اور وہ لباس نہ ہونے کی طرح خیال کیا جائے گا۔

۸۳ بَاب السَّمَرِ بِالْعِلْمِ ۔

باب ۸۳۔ رات کو علمی گفتگو کا بیان۔

۱۱۶ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ

۱۱۶۔ سعید بن عفیر' لیث' عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر ابن شہاب، سالم وابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ' عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی

مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَّاَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ فِیْ اٰخِرِ حَیَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ قَالَ اَرَئَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ۔

صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک (مرتبہ) اپنی آخر عمر میں عشاء کی نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیر چکے تو کھڑے ہوگئے اور فرمایا دیکھو! آج کی رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے زندہ نہ رہے گا۔

ف۔ محدثین اس حدیث کے مختلف مطالب بیان کرتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ سو سال کے گزرنے پر دوسری صدی شروع ہو جائے گی جس میں پہلی صدی کا کوئی شخص زندہ نہیں رہے گا۔

۱۱۷۔حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَکَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِیْ لَیْلَتِهَا فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَیِّمُ اَوْ کَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَصَلّٰی خَمْسَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰی سَمِعْتُ غَطِیْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

۱۱۷۔ آدم، شعبہ، حکم، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک شب اپنی خالہ میمونہؓ بنت حارث زوجہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے گھر میں سویا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (اس دن) ان کی شب میں انہیں کے ہاں تھے، نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عشاء کی نماز (مسجد میں) پڑھی پھر اپنے گھر میں آئے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو رہے، پھر بیدار ہوئے اور فرمایا کہ چھوٹا لڑکا سو رہا، یا اسی کی مثل کوئی لفظ فرمایا، پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے اور میں (وضو کر کے) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا، تو آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں، پھر سو رہے، یہاں تک کہ آپ کے سانس کی آواز میں نے سنی، پھر آپ نماز (فجر) کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔

ف۔ یعنی دو رکعت نفل اور تین رکعت وتر، ان پانچ رکعات کے بعد اتنا عرصہ ٹھہرے ہوں گے کہ صبح صادق طلوع ہو جائے بعد طلوع دو رکعت سنت فجر کی پڑھ کر آرام فرمایا جب اندھیرا کم ہوگیا اور روشنی آسمان پر پھیل گئی تو مسجد تشریف لے گئے۔

٨٤ بَاب حِفْظِ الْعِلْمِ۔

باب ۸۴۔ علم (کی باتوں) کو یاد کرنے کا بیان

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ اَکْثَرَ اَبُوْهُرَیْرَةَ وَلَوْلَا اٰیَتَانِ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَاحَدَّثْتُ حَدِیْثًا ثُمَّ یَتْلُوْٓا اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی اِلٰی قَوْلِهٖ الرَّحِیْمُ، اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

۱۱۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، مالک، ابن شہاب، اعرج، ابوہریرہؓ کہا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے بہت حدیثیں بیان کیں ہیں، اگر کتاب اللہ میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی بیان نہ کرتا۔ پھر ابوہریرہؓ نے یہ آیات پڑھیں اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی سے الرَّحِیْمُ تک یہ امر یقینی ہے، کہ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بازاروں میں خرید و فروخت کرنے کا شغل رہتا تھا اور ہمارے انصار بھائی باغوں میں لگے رہتے تھے، اور

وَاِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ یَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِیْ اَمْوَالِهِمْ وَاِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهٖ وَیَحْضُرُ مَالَا یَحْضُرُوْنَ وَیَحْفَظُ مَالَا یَحْفَظُوْنَ ـ

ابوہریرہؓ اپنا پیٹ بھر کے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں رہتا تھا اور ایسے اوقات میں حاضر رہتا تھا کہ لوگ حاضر نہ ہوتے تھے اور وہ باتیں یاد کر لیتا تھا جو وہ لوگ یاد نہ کرتے تھے۔

۱۱۹ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَآئَكَ فَبَسَطْتُّهٗ فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ بِهٰذَا وَ قَالَ فَغَرَفَ بِیَدِهٖ فِیْهِ ـ

۱۱۹۔ ابو مصعب' احمد بن ابی بکر' محمد بن ابراہیم بن دینار، ابن ابی ذئب سعید مقبری' ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہؐ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں۔ مگر انہیں بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ چنانچہ میں نے چادر پھیلائی، تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنایا (اور اس چادر میں ڈال دیا) پھر فرمایا کہ اس چادر کو اپنے اوپر لپیٹ لو چنانچہ میں نے لپیٹ لیا پھر اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے اس حدیث کو بواسطہ ابن ابی فدیک روایت کیا اور کہا کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو اس میں ڈال دیا۔

۱۲۰ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُلْعُوْمُ مَجْرَی الطَّعَامِ۔

۱۲۰۔ اسمٰعیل' برادر اسمٰعیل (عبدالحمید) ابن ابی ذئب' ابو سعید مقبری' ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دو ظرف (علم کے) یاد کر لئے ہیں، چنانچہ ان میں سے ایک کو تو میں نے ظاہر کر دیا اور دوسرے کو اگر ظاہر کروں تو یہ بلعوم کاٹ ڈالی جائے (۱) ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ بلعوم کھانے کے جانے کی جگہ ہے۔

ف۔ اس حدیث سے صوفیائے کرام (اہل تصوف) استدلال کرتے ہیں کہ اس دوسرے علم سے مراد علم حقیقت (تصوف) ہے، کیونکہ اس کی کچھ تعلیمات ایسی ہیں جو ظاہر شریعت میں کفر نظر آتی ہیں اور علماء ظاہری اس پر کفر کے فتویٰ لگا کر قتل کا اعلان کر دیں، لیکن یہ صرف اہل تصوف کا اپنا ایک فرضی تخیل ہے کیونکہ خداوند جل وعلا کی طرف سے بذریعہ انبیاء علیہم السلام کسی ایسے طریقے کی تبلیغ جو بظاہر کفر ہو اور باطن میں تقرب الٰہی یا اصل دین ہو، متصور نہیں ہو سکتی اور اس طرح لازم آتا ہے کہ تمام ادیان باطلہ ادیان حقہ بن جائیں اور سب ہی بظاہر کفر اور بباطن فنا فی اللہ دین حنیفیہ کا دعویٰ کرنے لگیں جن کا کوئی جواب ہی نہ دے سکے۔

۸۵ بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْعُلَمَآءِ۔

باب ۸۵۔ علماء کی باتیں سننے کے لئے خاموش رہنے کا بیان۔

۱۲۱ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ

۱۲۱۔ حجاج' شعبہ' علی بن مدرک' ابوزرعہ' جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان سے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تم لوگوں کو

(۱) محققین علماء کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد وہ حدیثیں ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے فتنوں کی خبریں بیان فرمائی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے جس زمانہ میں یہ حدیث بیان کی یہ وہ زمانہ تھا جب فتنوں کا آغاز ہو گیا تھا، مصلحتاً خاموشی اختیار فرمائی۔

جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

چپ کرادو، بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ (اے لوگو!) تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم میں سے ایک، دوسرے کی گردن زدنی کرنے لگے۔

٨٦ بَاب مَايُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ اِذَا سُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

باب ۸۶۔ جب کسی عالم سے پوچھا جائے کہ تمام لوگوں میں زیادہ جاننے والا کون ہے تو اس کے لئے یہ مستحب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے علم کو حوالہ کردے۔

ف۔ یعنی یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا یہ بات خدا تعالیٰ کو معلوم ہے یا یوں کہہ دے کہ سب سے زیادہ جاننے والا خدا تعالیٰ ہے۔

١٢٢ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفَ الْبَكَالِيَّ يَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰى لَيْسَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسَى النَّبِيُّ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَارَبِّ وَ كَيْفَ بِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَاِذَا فَقَدْتَّهٗ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَ انْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَّ حَمَلَا حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَوَضَعَا رُؤُوْسَهُمَا فَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَّكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَ يَوْمِهِمَا فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ

۱۲۲۔ عبداللہ بن محمد مسندی، سفیان، عمرو، سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ موسیٰؑ جو خضر سے ہم نشین ہوئے تھے، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں وہ کوئی دوسرے موسیٰ ہیں، تو ابن عباس نے کہا کہ (وہ) خدا کا دشمن جھوٹ کہتا ہے، ہم سے ابی بن کعبؓ نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کی کہ موسیٰ (ایک دن) بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ جاننے والا کون ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ زیادہ جاننے والا میں ہوں، لہٰذا اللہ نے ان پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کردیا، پھر اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے، وہ تم سے زیادہ جاننے والا ہے، موسیٰؑ کہنے لگے اے میرے پروردگار! میری ان سے کیونکر ملاقات ہوگی؟ تو ان سے کہا گیا کہ مچھلی کو زنبیل میں رکھو اور مجمع البحرین کی طرف چل پڑو، جب اس مچھلی کو نہ پاؤ تو سمجھ لینا کہ وہ بندہ وہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام چلے اور اپنے ہمراہ اپنے خادم یوشع بن نونؑ کو بھی لے چلے اور ان دونوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی یہاں تک کہ جب پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں نے اپنے سر (اس پر) رکھ لئے اور سو گئے، مچھلی زنبیل سے نکل گئی اور دریا میں اس نے ایک راستہ بنا لیا بعد میں (مچھلی کے زندہ ہو جانے سے) موسیٰؑ اور ان کے خادم کو تعجب ہوا پھر وہ دونوں باقی رات اور ایک دن چلتے رہے جب صبح ہوئی تو موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ، بے شک ہم نے اپنے اس سفر سے تکلیف اٹھائی، اور موسیٰؑ

لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا وَّ لَمْ يَجِدْ مُوْسٰى مَسًّا مِّنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِىْ اُمِرَبِهٖ فَقَالَ لَهٗ فَتَاهُ اَرَءَ يْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَآ اِلَى الصَّخْرَةِ اِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ اَوْ قَالَ تَسَجّٰى بِثَوْبِهٖ فَسَلَّمَ مُوْسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِىْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا يَا مُوْسٰى اِنِّىْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَ اَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ قَالَ سَتَجِدُنِىْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَ لَا اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ فِى الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِىْ وَ عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذِهِ الْعُصْفُوْرِ فِى الْبَحْرِ فَعَمِدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا قَالَ فَكَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ

جب تک کہ اس جگہ سے آگے نہیں گئے، جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ اس وقت تک انہوں نے کچھ تکلیف محسوس نہیں کی۔ ان کے خادم نے دیکھا تو مچھلی غائب تھی، تب انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے دیکھا جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو میں مچھلی کا واقعہ کہنا بھول گیا، موسیٰ نے کہا یہی وہ (مقام) ہے جس کی ہم تلاش کرتے تھے، پھر وہ دونوں اپنے قدموں پر لوٹ گئے۔ پس جب اس پتھر تک پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی کپڑا اوڑھے ہوئے یا یہ کہا کہ اس نے کپڑا اوڑھ لیا تھا، بیٹھا ہوا ہے موسیٰ نے سلام کیا، تو خضر نے کہا اس مقام میں سلام کہاں؟ موسیٰ نے کہا میں (یہاں کا رہنے والا نہیں ہوں میں) موسیٰ ہوں۔ خضرؑ نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ! انہوں نے کہا ہاں! موسیٰ نے کہا کیا میں اس امید پر تمہارے ہمراہ رہوں کہ جو کچھ ہدایت تمہیں سکھائی گئی ہے مجھے بھی سکھلا دو، انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ رہ کر میری باتوں پر ہرگز صبر نہ کرسکو گے اے موسیٰؑ! میں اللہ کے علم میں سے ایک ایسے علم پر (حاوی) ہوں کہ تم اسے نہیں جانتے وہ خدا نے مجھے سکھایا ہے اور تم ایسے علم پر (حاوی) ہو جو خدا نے تمہیں تلقین کیا ہے کہ میں اسے نہیں جانتا، موسیٰ نے کہا انشا اللہ! تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا، پھر وہ دونوں دریا کے کنارے کنارے چلے ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی اتنے میں ایک کشتی ان کے پاس (سے ہو کر) گزری۔ تو کشتی والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھالو۔ خضرؑ پہچان لئے گئے اور کشتی والوں نے انہیں بے اجرت بٹھا لیا پھر (اسی اثناء میں) ایک چڑیا آئی۔ اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ اور اس نے ایک چونچ یا دو چونچیں دریا میں ماریں، خضرؑ بولے کہ اے موسیٰؑ میرے علم اور تمہارے علم نے خدا کے علم سے اس چڑیا کی چونچ کی بقدر بھی کم نہیں کیا ہے۔ پھر خضرؑ نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کی طرف قصد کیا اور اسے اکھیڑ ڈالا، موسیٰ کہنے لگے کہ ان لوگوں نے ہم کو بے کرایہ (لئے ہوئے) بٹھا لیا اور تم نے ان کی کشتی (کے ساتھ برائی کا) قصد کیا اسے توڑ دیا، تاکہ اس کے لوگوں کو غرق کر دو۔ خضرؑ نے کہا کیا میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر میری باتوں پر صبر نہ کرسکو گے۔ موسیٰؑ نے کہا جو میں بھول گیا، اس کا

مُوسٰى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهٖ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ مُوسٰى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَأَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوسٰى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا بِهٖ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُوْلِهٖ.

مواخذہ مجھ سے نہ کرو اور میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ کرو، راوی کہتا ہے کہ پہلی بار موسیٰؑ سے بھول کر یہ بات اعتراض کی ہو گئی، پھر وہ دونوں کشتی سے اتر کر چلے تو ایک لڑکا ملا جو اور لڑکوں کے ہمراہ کھیل رہا تھا۔ خضرؑ نے اس کا سر اوپر سے پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ سے اس کو اکھیڑ ڈالا، موسیٰؑ نے کہا کہ ایک بے گناہ بچے کو بے وجہ تم نے قتل کر دیا۔ خضرؑ نے کہا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر میری باتوں پر ہرگز صبر نہ کر سکو گے، پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس پہنچے وہاں کے رہنے والوں سے انہوں نے کھانا مانگا مگر ان لوگوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر وہاں ایک دیوار ایسی دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔ خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سہارا دیا۔ اور اس کو درست کر دیا، موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ اجرت لے لیتے۔ خضرؑ بولے کہ (بس اب) یہی ہمارے اور تمہارے درمیان جدائی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موسیٰؑ پر رحم کرے، ہم یہ چاہتے تھے کہ کاش موسیٰ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا (پورا) قصہ ہم سے بیان فرماتا۔

٨٧ بَاب مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا.

باب ۸۷۔ اس شخص کا بیان جو کھڑے کھڑے کسی بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے۔

١٢٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوسٰى قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ما الْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهٗ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۱۲۳۔ عثمان' جریر' منصور' ابو وائل' ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ! اللہ کی راہ میں لڑنے کی کیا صورت ہے؟ اس لئے کہ کوئی ہم میں سے غصہ کے سبب سے لڑتا ہے، کوئی حمیت کے سبب سے جنگ کرتا ہے، پس آپ نے اپنا سر (مبارک) اس کی طرف اٹھایا اور آپ نے سر اسی سبب سے اٹھایا کہ وہ کھڑا ہوا تھا پھر آپ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑے(۱) کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے تو وہ اللہ کی راہ میں (لڑتا) ہے۔

٨٨ بَاب السُّؤَالِ الْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ

باب ۸۸۔ رمی جمار کے وقت مسئلہ پوچھنے کا بیان۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ محض لڑنا جہاد نہیں ہے بلکہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اللہ کے راستے میں لڑنا جہاد ہے۔ کسی اور مقصد کے لئے لڑتا ہے تو یہ جہاد نہیں۔

الْحِمَارِ.

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْاَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ فَقَالَ ارْمِ وَ لَا حَرَجَ قَالَ اٰخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ.

۱۲۴۔ ابو نعیم، عبدالعزیز بن ابی سلمہ 'زہری، عیسٰی بن طلحہ 'عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جمرہ کے پاس دیکھا اس وقت آپ سے مسائل پوچھے جاتے تھے، ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہؐ میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے، آپ نے فرمایا (اب) رمی کرلے، کچھ حرج نہیں، دوسرے نے کہا یارسول اللہؐ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا، آپ نے فرمایا اب قربانی کرلے، کچھ حرج نہیں (اس وقت) آپ سے جس چیز کی بابت پوچھا گیا خواہ وہ مقدم کی گئی ہو یا مؤخر کی گئی ہو، تو آپ نے یہی فرمایا کہ (اب) کرلو اور کچھ حرج نہیں۔

۸۹ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا.

باب ۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ تمہیں صرف تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِىْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خَرِبِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَّعَهٗ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ بَعْضٌ لَا تَسْئَلُوْهُ لَا يَجِيْءُ فِيْهِ بِشَیْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْئَلَنَّهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ اِنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلٰى عَنْهُ فَقَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ الْاَعْمَشُ هِىَ كَذَا فِىْ قِرَآءَتِنَا وَ مَا اُوْتُوْا.

۱۲۵۔ قیس بن حفص 'عبدالواحد 'اعمش 'سلیمان بن مہران 'ابراہیم 'علقمہ، عبداللہؓ (ابن مسعود) کہتے ہیں کہ میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ مدینہ کے کھنڈروں میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی ایک چھڑی کو (زمین) پر ٹکا کر چلتے تھے کہ یہود کے کچھ لوگوں پر آپ گزرے، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ سے روح کی بابت سوال کرو 'اس پر بعض نے کہا کہ نہ پوچھو مبادا اس میں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں، جو تم کو بری معلوم ہو 'پھر بعض نے کہا کہ ہم ضرور آپ سے پوچھیں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ نے سکوت فرمایا (ابن مسعودؓ کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے۔ لہذا میں کھڑا ہو گیا، پھر جب وہ حالت آپ سے دور ہوئی، تو آپ نے فرمایا (ترجمہ) (اے نبی) یہ لوگ تم سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ روح میرے پروردگار کے حکم (۱) سے (پیدا ہوئی) ہے اور اس کی اصل حقیقت تم نہیں جان سکتے کیونکہ تمہیں کم ہی علم دیا گیا ہے، اعمش کہتے ہیں ہماری قرات میں

(۱) یہودیوں نے روح کے بارے میں آپؐ سے سوال کیا تھا اس کا جواب وحی الٰہی سے آپ نے یہ دیا کہ روح عالم امر کی ایک چیز ہے تم اس پر مطلع نہیں ہو سکتے اور نہ تم اس کی حقیقت سے واقفیت حاصل کر سکتے ہو۔

وَمَا اُوْتُوا ہے (وَمَا اُوْتِیْتُمْ نہیں ہے)

۹۰ بَاب مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ اَنْ يَّقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَيَقَعُوْنَ فِيْ اَشَدَّ مِنْهُ.

باب ۹۰۔ اس شخص کا بیان جس نے بعض جائز چیزوں کو اس خوف سے ترک کر دیا کہ بعض ناسمجھ لوگ اس سے زیادہ سخت بات میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۱۲۶ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَآئِشَةُ تُسِرُّ اِلَيْكَ كَثِيْرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَآئِشَةُ لَوْلَا اِنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدِهِمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا يَّدْخُلُ النَّاسُ وَ بَابًا يَّخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

۱۲۶۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحٰق، اسودؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن زبیرؓ نے کہا کہ عائشہؓ اکثر تم سے راز کی باتیں کہا کرتی تھیں تو بتاؤ کہ کعبہ کے بارہ میں تم سے انہوں نے کیا حدیث بیان کی ہے؟ میں نے کہا مجھ سے انہوں نے کہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے عائشہؓ! اگر تمہاری قوم (جاہلیت سے) قریب العہد نہ ہوتی، ابن زبیر کہتے ہیں کہ کفر سے (قریب العہد ہونا مراد ہے) تو میں بے شک کعبہ کو توڑ کر اس کے لئے دو دروازے بناتا، ایک دروازہ کہ جس سے لوگ (کعبہ کے اندر) داخل ہوتے اور ایک وہ دروازہ کہ جس سے لوگ باہر نکلتے تو ابن زبیرؓ نے (یہ سن کر) ایسا کر دیا۔

ف۔ قریش چونکہ قریبی زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاطاً کعبہ کی نئی تعمیر کو ملتوی رکھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حجاز پر اپنی حکومت کے زمانے میں اسی حدیث کی بنا پر کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی اور اس میں دو دروازے رکھے۔ لیکن حجاج نے پھر کعبہ کو توڑ کر اسی شکل پر قائم کر دیا جس پر قریش نے تعمیر کیا تھا۔ امام بخاریؒ کا منشاء اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی مصلحت کی خاطر کعبہ کی نئی تعمیر کا ارادہ ملتوی فرما دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عمل خیر اور مستحب کام پر عمل کرنے سے فتنہ وفساد پھیل جانے کا اندیشہ ہو تو ایسے موقع پر فی الحال اس کار خیر کو ترک کر دینا چاہیے۔

۹۱ بَاب مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ اَنْ لَّا يَفْهَمُوْا وَقَالَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.

باب ۹۱۔ جس شخص نے ایک قوم کو چھوڑ کر دوسری قوم کو علم (کی تعلیم) کے لئے مخصوص کر لیا یہ خیال کر کے کہ یہ لوگ بغیر تخصیص کے پورے طور پر نہ سمجھیں گے، تو اس مصلحت سے اس کا یہ فعل مستحسن فعل ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے وہی حدیث بیان کرو، جس کو وہ سمجھ سکیں، کیا تم اس بات کو اچھا سمجھتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔

۱۲۷ ۔ حَدَّثَنَا بِهٖ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَّعْرُوْفٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ.

۱۲۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بواسطہ معروف، ابو الطفیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۲۸ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَّدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ يَامُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا وَ اَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِه تَاَثُّمًا.

۱۲۸۔ اسحٰق بن ابراہیم' معاذ بن ہشام' ہشام' قتادہ' انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (ایک مرتبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھے، حضور نے ان سے فرمایا اے معاذؓ (بن جبل) انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ و سعدیك، آپ نے فرمایا کہ اے معاذؓ! انہوں نے عرض کیا کہ لبیك یا رسول اللہ و سعدیك۔ آپ نے فرمایا کہ اے معاذؓ! انہوں نے عرض کیا کہ لبیك یا رسول اللہ و سعد یك تین مرتبہ (ایسا ہی ہوا)، آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ اس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ معاذؓ نے کہا یا رسول اللہؐ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر کر دوں؟ تاکہ وہ خوش ہو جائیں آپ نے فرمایا کہ اس وقت جب کہ تم خبر کر دو گے لوگ (اسی پر) بھروسہ کر لیں گے، اور عمل سے باز رہیں گے۔ معاذؓ نے یہ حدیث اپنی موت کے وقت اس خوف سے بیان کر دی' کہ کہیں (حدیث کے چھپانے پر ان سے) مواخذہ نہ ہو جائے۔

۱۲۹ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ ذُكِرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَّنْ لَّقِىَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِه شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُ بِه النَّاسَ قَالَ لَا اِنِّىْ اَخَافُ اَنْ يَّتَّكِلُوْا.

۱۲۹۔ مسدد' معتمر' معتمر کے والد، انسؓ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ معاذؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا' کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ معاذ نے کہا کہ کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اس پر بھروسہ کر لیں اور اعمال صالحہ چھوڑ دیں گے۔

۹۲ بَاب الْحَيَآءِ فِى الْعِلْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَّ لَامُسْتَكْبِرٌ وَّ قَالَتْ عَآئِشَةُ نِعْمَ النِّسَآءُ نِسَآءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَآءُ اَنْ يَّتَفَقَّهْنَ فِى الدِّيْنِ.

باب ۹۲۔ علم (کے حصول) میں شرمانے کا بیان، مجاہد نے کہا کہ نہ تو شرمانے والا علم حاصل کر سکتا ہے اور نہ غرور کرنے والا، اور عائشہؓ نے کہا ہے کہ انصار کی عورتیں کیا اچھی عورتیں ہیں انہیں دین میں سمجھ حاصل کرنے سے حیا مانع نہیں آتی۔

۱۳۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَ تْ اُمُّ

۱۳۰۔ محمد بن سلام' ابو معاویہ' ہشام' عروہ' زینب بنت ام سلمہؓ' ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ام سلیمؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ حق بات سے

سُلَيْمٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِىْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِىْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا.

نہیں شرماتا تو یہ بتائیے کہ کیا عورت پر جب کہ وہ محتلم ہو غسل (فرض) ہے؟ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) جب کہ وہ پانی یعنی منی کو اپنے کپڑے پر دیکھے۔ تو ام سلمہؓ نے اپنا منہ چھپالیا اور کہا کہ یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کیا عورت بھی محتلم ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو جائے (اگر عورت کے منی خارج نہیں ہوتی) تو اس کا لڑکا اس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِىَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِىْ مَا هِىَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِىْ شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِىْ نَفْسِىْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاسْتَحْيَيْتُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِىَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ اَبِىْ بِمَا وَقَعَ فِىْ نَفْسِىْ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ كَذَا وَ كَذَا.

۱۳۱۔ اسماعیل' مالک' عبداللہ بن دینار' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس میں پت جھڑ نہیں ہوتی اور وہ مومن کے مشابہ ہے۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کون درخت ہے؟ لوگوں کے خیال جنگل کے درختوں میں جاپڑے، اور میرے دل میں یہ آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں (کہتے ہوئے) شرما گیا (بالآخر) سب لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (ہماری سمجھ میں نہیں آیا) آپ ہمیں وہ درخت بتادیجئے، رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (عمر فاروقؓ) سے جو میرے دل میں آیا تھا بیان کیا تو وہ بولے اگر تو نے یہ کہہ دیا ہوتا تو مجھے اس سے اور اس سے زیادہ محبوب تھا۔

ف۔ یعنی مجھے اس مال سے جو عرب کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے تیرا یہ جواب زیادہ پسند ہوتا۔

۹۳ بَابُ مَنِ اسْتَحْىٰ فَاَمَرَ غَيْرَهٗ بِالسُّؤَالِ.

باب ۹۳۔ اس شخص کا بیان جو خود شرمائے اور دوسرے کو (مسئلہ) پوچھنے کا حکم دے۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ نِ الثَّوْرِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِىٍّ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً

۱۳۲۔ مسدد، عبداللہ بن داؤد' اعمش، منذر ثوری' محمد بن حنفیہ' علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے جریان کا مرض تھا جس سے مذی نکلا کرتی تھی، میں نے مقدادؓ سے کہا کہ وہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھیں، (۱) چنانچہ انہوں نے پوچھا تو

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رشتہ داری کی بناپر اس مسئلے کے بارے میں شرم محسوس کی، مگر چونکہ مسئلہ معلوم کرنا ضروری تھا تو دوسرے صحابیؓ کے ذریعے دریافت کرایا اس طرح فطری شرم کا لحاظ کرنے کے ساتھ ساتھ دینی حکم بھی معلوم کرلیا۔

فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ.

آپ نے فرمایا کہ اس (کے نکلنے) میں وضو (فرض ہوتا) ہے۔

۹۴ بَاب ذِكْرِ الْعِلْمِ وَ الْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ.

باب ۹۴۔ مسجد میں مسائل علمی کا بتانا جائز ہے۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَّوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُّهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۳۳۔ قتیبہ بن سعید' لیث بن سعد' نافع عبداللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہؐ آپ ہمیں احرام باندھنے کا کس مقام سے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام کے لوگ جحفہ سے احرام باندھیں اور نجد کے لوگ قرن سے احرام باندھیں، (اور ابن عمرؓ نے کہا) اور لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سمجھ نہ سکا تھا۔

۹۵ بَاب مَنْ اَجَابَ السَّائِلَ بِاَكْثَرِ مِمَّا سَاَلَهٗ۔

باب ۹۵۔ سائل کو اس کے سوال سے زیادہ بتانے کا بیان۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَ لَا الْعِمَامَةَ وَ لَا السَّرَاوِيْلَ وَ لَا الْبُرْنُسَ وَ لَا ثَوْبًا مَّسَّهُ الْوَرْسُ اَوِ الزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ.

۱۳۴۔ آدم' ابن ابی ذئب' نافع' ابن عمر' ح' زہری' سالم' ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے؟ آپ نے فرمایا نہ کرتہ پہنے اور نہ عمامہ اور نہ پائجامہ اور نہ برقع اور نہ کوئی ایسا کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگ گئی ہو۔ پھر اگر نعلین نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں کاٹ دے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

ف ا حج کا احرام باندھنے کے بعد انسان محرم کہلاتا ہے (۲) ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے اس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کا بیان

۹٦ بَاب مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ, قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَّ تَوَضَّاَ اَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَ ثَلٰثًا وَّ لَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّ كَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْاِسْرَافَ فِيْهِ اَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۹٦۔ اللہ تعالیٰ کے قول اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ) (کی تفسیر) امام بخاری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا ہے کہ وضو میں ایک ایک مرتبہ (ہر عضو کا دھونا) فرض ہے اور آپ نے وضو کیا ہے۔ (اور اس میں) دو' دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ (بھی اعضا کو دھویا ہے) اور تین پر زیادہ نہیں کیا اور اہل علم نے (وضو میں) پانی حد سے زیادہ صرف کرنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے بڑھ جانے کو مکروہ سمجھا ہے۔

۹۷ بَاب لَا يُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ.

باب ۹۷۔ کوئی نماز بغیر طہارت کے مقبول نہیں ہوتی۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمُوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ.

۱۳۵۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی، جب تک وضو نہ کر لے۔ حضر موت کے ایک شخص نے کہا کہ اے ابوہریرہؓ حدث کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ فساء یا ضراط۔

ف۔ وضو میں جو اعضاء دھوئے جاتے ہیں وہ قیامت میں چمکنے لگیں گے اسی واسطے فرشتے ان کو غر محجلون کہہ کر پکاریں گے۔

۹۸ بَاب فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ.

باب ۹۸۔ وضو کی فضیلت (کا بیان) اور (یہ کہ قیامت کے دن لوگ) وضو کے نشانات کے سبب سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہونگے۔

۱۳٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ

۱۳٦۔ یحیٰی بن بکیر' لیث' خالد' سعید بن ابی ہلال، نعیم مجمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں (ایک مرتبہ) ابوہریرہؓ کے ہمراہ مسجد کی چھت پر

عَنْ نُعَیْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِیْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَلٰی ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ.

۹۹ بَاب لا یَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰی یَسْتَیْقِنَ.

۱۳۷ـ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمَسَیَّبِ وَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّجُلُ الَّذِیْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهٗ یَجِدُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا یَنْفَتِلُ اَوْ لَا یَنْصَرِفُ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدُ رِیْحًا.

۱۰۰ بَاب التَّخْفِیْفِ فِی الْوُضُوْءِ۔

۱۳۸ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ اَخْبَرَنِیْ کُرَیْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰی وَ رُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهٖ سُفْیَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ لَیْلَةً مَقَامَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَّا کَانَ فِیْ بَعْضِ اللَّیْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُّعَلَّقٍ وُضُوْءً ا خَفِیْفًا یُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو وَّ یُقَلِّلُهٗ وَقَامَ یُصَلِّیْ فَتَوَضَّاْتُ نَحْوًا مِّمَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْیَانُ عَنْ شِمَالِهٖ فَحَوَّلَنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰی مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ

چڑھا، توانہوں نے (وہاں) وضو کیا (اور) کہا کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے نشانات کے سبب سے غر محجلون (کہہ کر) پکارے جائیں گے، تو تم میں سے جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی چمک میں زیادتی حاصل کرے تو (وضو کی تکمیل کر کے) ایسا کرے۔

باب ۹۹۔ اگر بے وضو ہو جانے کا شک ہو تو محض شک کی بناء پر وضو کرنا ضروری نہیں جب تک یقین حاصل نہ ہو۔

۱۳۷۔ علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب و عباد بن تمیم، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے ایک ایسے شخص کی حالت بیان کی گئی جس کو خیال بندھ جاتا ہے کہ نماز میں وہ کسی چیز (یعنی ہوا) کو (نکلتے ہوئے) محسوس کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ نماز اس وقت تک نہ توڑے جب تک کہ (خروج ریح کی) آواز نہ سن لے یا بو نہ پائے۔

باب ۱۰۰۔ وضو میں تخفیف کرنے کا بیان۔

۱۳۸۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، کریب، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سوئے، یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی پھر آپ نے نماز پڑھی اور کبھی کہتے تھے کہ آپ لیٹے یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی پھر آپ بیدار ہوئے اور آپ نے نماز پڑھی (علی بن عبداللہ کی) ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ میں ایک شب اپنی خالہ میمونہؓ کے گھر میں رہا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم رات کو اٹھے، یعنی جب تھوڑی رات رہ گئی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اٹھے اور آپ نے ایک لٹکی ہوئی مشک سے خفیف وضو فرمایا (عمرو اس وضو کو بہت خفیف اور قلیل بناتے تھے) اور نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے، پس میں نے بھی وضو کیا اسی کے قریب جیسا کہ آپؐ نے کیا تھا۔ پھر میں آیا اور آپؐ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ اور کبھی سفیان کہتے تھے کہ آپؐ کے شمال کی جانب (کھڑا ہو گیا)۔ آپؐ نے مجھے پھیر لیا اور اپنی داہنی جانب کر لیا۔ جس قدر اللہ نے چاہا آپؐ نے نماز پڑھی پھر آپؐ لیٹ رہے اور سوگئے، یہاں تک کہ آپؐ

ثُمَّ اَتَاهُ الْمُنَادِیُ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ اِلَی الصَّلٰوةِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو اِنَّ نَاسًا یَّقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ تَنَامُ عَیْنُهٗ وَ لَا یَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ عَمْرٌو وَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ عُمَیْرٍ یَّقُوْلُ رُؤْیَا الْاَنْبِیَاءِ وَحْیٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ .

کے سانس کی آواز آئی۔ اتنے میں آپؐ کے پاس موذن آیا اور اس نے آپؐ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپؐ اس کے ہمراہ نماز کے لئے اٹھ گئے، پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ (سفیان) کہتے ہیں ہم نے عمرو سے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سو جاتی تھی اور آپ کا دل نہ سوتا تھا، تو عمروؓ نے کہا کہ میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہے۔ پھر انہوں نے اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ کی تلاوت کی۔

ف۔ چونکہ یہاں یہ شبہ واقع ہوتا تھا کہ سونے سے وضو جاتا رہتا ہے پھر حدیث میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر نیا وضو کئے نماز ادا فرمانا کیسے ممکن ہے، اس لئے سفیان نے اس عبارت سے اپنا تاویلی خیال ظاہر کر کے اس کی تصدیق چاہی۔

۱۰۱ بَاب اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَ قَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ الْاِنْقَاءُ.

باب ۱۰۱۔ وضو (میں اعضاء) کو پورا دھونے کا بیان۔ اور ابن عمرؓ نے کہا کہ وضو کا پورا کرنا (اس کا مطلب یہ ہے کہ) صاف کرنا (ضروری ہے)۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُّوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَیْبٍ مَّوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ وَ سَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ، فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَ لَمْ یُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَآءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِیْرَهٗ فِیْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الْعِشَآءُ فَصَلّٰی وَ لَمْ یُصَلِّ بَیْنَهُمَا .

۱۳۹۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، موسیٰ بن عقبہ، کریب (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے چلے یہاں تک کہ جب گھاٹی میں پہنچے تو اترے اور پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا، مگر وضو پورا نہیں کیا۔ تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ نماز کا (وقت آگیا)، آپؐ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں پڑھیں گے) پھر جب مزدلفہ آگیا تو آپؐ اترے اور پورا وضو کیا۔ پھر نماز قائم کی گئی اور آپؐ نے مغرب کی نماز پڑھی، اس کے بعد ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنے مقام میں بٹھلا دیا پھر عشاء کی نماز قائم کی گئی، آپؐ نے نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان میں کوئی سنت یا نفل نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۲ بَاب غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْیَدَیْنِ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ.

باب ۱۰۲۔ اعضاء وضو کو صرف ایک ایک چلو سے دھونا بھی (منقول ہے)

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِیُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ بِلَالٍ یَعْنِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ

۱۴۰۔ محمد بن عبدالرحیم، ابو سلمہ خزاعی، منصور بن سلمہ، ابن بلال یعنی سلیمان، زید بن اسلم، عطار بن یسار، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا، پانی ایک چلو لے کر اور اسی سے کلی کی۔ اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اسی طرح کیا، یعنی

فَغَسَلَ وَجْهَهٗ، اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّآءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَ اسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَّآءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهٗ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَّآءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَّآءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَّآءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ.

دوسرے ہاتھ کو ملا اس سے منہ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنے داہنے پیر پر ڈالا یہاں تک کہ اسے دھو ڈالا۔ پھر دوسرا چلو پانی کا لیا اور اس سے دھویا، یعنی اپنے بائیں پیر کو۔ پھر کہا کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

۱۰۳ بَاب التَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّ عِنْدَ الْوِقَاعِ.

باب ۱۰۳۔ بسم اللہ ہر حال میں کہنا چاہئے یہاں تک کہ صحبت سے پہلے بھی۔

۱۴۱۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَّبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمُ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَضُرَّهٗ.

۱۴۱۔ علی بن عبداللہ، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، کریب، ابن عباسؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم تک اس حدیث کو پہنچاتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بی بی کے پاس آئے، تو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا کہہ دے، پھر ان دونوں کے درمیان کوئی لڑکا مقدر کیا جائے، تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

ف۔ ترجمہ اللہ کے نام سے اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور جو (اولاد) ہمیں دے اس سے شیطان کو دور رکھ۔

۱۰۴ بَاب مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْخَلَآءِ ـ

باب ۱۰۴۔ پاخانہ (جانے) کے وقت کیا پڑھے۔

۱۴۲ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَآءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ، وَ قَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ، وَ قَالَ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ اِذَا دَخَلَ وَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ.

۱۴۲۔ آدم، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پاخانے میں داخل ہوتے تو یہ کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (اے اللہ میں ناپاک چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں) ابن عرعرہ نے شعبہ سے یہی الفاظ روایت کئے ہیں۔ لیکن غندر نے شعبہ سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ جب آپؐ بیت الخلا آئے۔ اور موسیٰ نے حماد سے داخل ہونے کا لفظ روایت کیا۔ اور سعید بن زید نے عبدالعزیز سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ جب آپؐ بیت الخلا جانے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

١٠٥ بَاب وَضعِ الْمَآءِ عِنْدَ الْخَلاءِ۔

باب ۱۰۵۔ پاخانہ (جانے) کے وقت پانی رکھ دینے کا بیان۔

١٤٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا وَرْقَآءُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَآءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءً قَالَ مَنْ وَّضَعَ هٰذَا، فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ.

۱۴۳۔ عبداللہ بن محمد' ہاشم بن قاسم، ورقاء' عبید اللہ بن ابی یزید' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے میں داخل ہوئے، تو میں نے آپؐ کے لئے وضو کا پانی رکھ دیا (جب آپؐ وہاں سے نکلے تو) فرمایا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ آپؐ کو بتلا دیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ "اے اللہ اسے دین میں سمجھ عنایت فرما۔"

١٠٦ بَاب لا تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ جِدَارٍ اَوْ نَحْوِهٖ.

باب ۱۰۶۔ پاخانے یا پیشاب میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرے۔ البتہ عمارت یا دیوار ہو یا اس کے مثل کوئی اور چیز آڑ کی ہو، تو کوئی مضائقہ نہیں۔

١٤٤ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِىِّ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ لا يُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ، شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا.

۱۴۴۔ آدم' ابن ابی ذئب' زہری' عطار بن یزید لیثی' ابو ایوبؓ انصاری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی پاخانے میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے، اور نہ اس کی طرف اپنی پشت (۱) کرے، بلکہ مشرق کی طرف منہ کرے یا مغرب کی طرف (جب کہ قبلہ شمالاً یا جنوباً ہو)۔

١٠٧ بَاب مَنْ تَبَرَّزَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ۔

باب ۱۰۷۔ اس شخص کا بیان جو دو اینٹوں پر (بیٹھ کر) پاخانہ پھرے۔

١٤٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِبْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ نَاسًا يَّقُوْلُوْنَ اِذَا قَعَدْتَّ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ لا بَيْتَ الْمَقْدَسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۱۴۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' یحییٰ بن سعید' محمد بن یحییٰ بن حبان' واسع بن حبان' عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب تم اپنی (قضائے) حاجت کے لئے بیٹھو۔ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو۔ اور نہ بیت المقدس کی طرف، مگر میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (قضائے) حاجت کے لئے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے بیت المقدس کی جانب منہ

(۱) بیت اللہ اور قبلہ کے ادب کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام بخاری کے انداز سے معلوم ہو رہا ہے کہ ان کے نزدیک یہ ممانعت صحرا اور خالی جگہ میں ہے جہاں کوئی آڑ نہ ہو لیکن جہاں قبلے اور اس کے درمیان آڑ ہو وہاں منہ یا پشت کرنا ممنوع نہیں ہے۔ لیکن راجح بات یہ ہے کہ یہ ممانعت عام ہے خواہ آڑ ہو یا نہ ہو۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں ممانعت مطلقاً ہے، جیسا کہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی اس روایت میں ہے۔

عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ وَقَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ: لا اَدْرِيْ وَ اللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ: يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَ لا يَرْتَفِعُ عَنِ الْاَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لا صِقٌ بِالْاَرْضِ.

کئے ہوئے دیکھا(۱)۔ اور ابن عمرؓ نے (یہ کہہ کر واسع سے) کہا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی رانوں پر (سینہ رکھ کر سجدہ کر کے) نماز پڑھتے ہیں۔ (واسع کہتے ہیں) میں نے کہا واللہ میں نہیں جانتا، (امام مالک نے کہا "رانوں پر سجدہ کرنے) کا مطلب یہ ہے کہ سجدہ کرنے کے وقت اپنی رانوں کو پیٹ سے ملا ہوا رکھے۔"

١٠٨ بَاب خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْبَرَازِ۔

باب ۱۰۸۔ عورتوں کا پاخانہ پھرنے کے لئے باہر نکلنے کا بیان۔

١٤٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ احْجُبْ نِسَآءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ عِشَآءً وَّكَانَتْ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ.

۱۴۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں رات کو جب پاخانہ پھرتی تھیں تو مناصع کی طرف نکل جاتی تھیں۔ (اور مناصع کے معنی) فراخ ٹیلہ کے ہیں، عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ آپؐ اپنی بیبیوں کو پردہ میں بٹھلایئے۔ مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایسا) نہ کرتے تھے، ایک شب عشاء کے وقت سودہؓ بنت زمعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں (۲)۔ تو انہیں عمرؓ نے اس خواہش سے کہ پردہ (کا حکم نازل ہو جائے پکارا) کہ اے سودہؓ! ہم نے تمہیں پہچان لیا تب اللہ نے پردہ (کا حکم) نازل فرمایا۔

---

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل بظاہر آپ کے ارشاد سے مختلف ہے۔ ایسے موقع پر فقہاء کرامؒ آپؐ کے ارشاد کو ہی ترجیح دیتے ہیں اور آپؐ کے اس فعل کے بارے میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے چونکہ اچانک دیکھا تھا تو غور سے نہیں دیکھا ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپؐ نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھ کر اپنا پہلو بدلا ہو۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا پس منظر یہ ہے کہ عورتوں کے لئے پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے حضرت عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ حضورؐ اپنی ازواج کو پردے میں رہنے کا حکم دیں اور ان کو باہر نہ جانے دیں کہ یہ دشمن منافقین ہر وقت دشمنی میں پھرتے ہیں۔ مگر چونکہ پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی پردے کا حکم نہیں دیتے تھے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت حضرت سودہؓ قضائے حاجت کے لئے باہر نکلیں تو حضرت عمرؓ نے دیکھ لیا اور فرمایا او ہو، یہ تو سودہؓ ہیں، ہم نے پہچان لیا۔ حضرت عمرؓ نے یہ جملہ اس لئے ارشاد فرمایا کہ ان کو غصہ آئے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کریں گی تو حضور پردے کا حکم دے دیں گے مگر حضورؐ نے پھر بھی منع نہیں فرمایا۔ آخر کار آیات حجاب یعنی پردہ کے احکام پر مشتمل آیات نازل ہوئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردے کا حکم دے دیا۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا اَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِيْ حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَّعْنِى الْبَرَازَ.

۱۴۷۔ زکریا' ابواسامہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے (اپنی بیبیوں سے) فرما دیا تھا، کہ تم کو قضائے حاجت کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ (ہشام) نے کہا حاجت سے مراد براز ہے۔

۱۰۹ بَاب التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوْتِ۔

باب ۱۰۹۔ گھروں میں پاخانہ پھرنے کا بیان۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَّاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِىْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْضِىْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ.

۱۴۸۔ ابراہیم بن منذر' انس بن عیاض' عبیداللہ بن عمر' محمد بن یحییٰ بن حبان' واسع بن حبان' عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی کسی ضرورت سے حفصہؓ کے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کئے ہوئے دیکھا۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى ابْنِ حَبَّانَ اَنَّ عَمَّهٗ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَاعِدًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

۱۴۹۔ یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون' یحییٰ' محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان' عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں، کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کو (قضائے حاجت کے لئے) دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے دیکھا۔

۱۱۰ بَاب الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَآءِ۔

باب ۱۱۰۔ پانی سے استنجا کرنے کا بیان۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ وَّاسْمُهٗ عَطَآءُ بْنُ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَجِىْءُ اَنَا وَغُلَامٌ وَّمَعَنَا اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ يَّعْنِىْ يَسْتَنْجِىْ بِهٖ۔

۱۵۰۔ ابو الولید ہشام بن عبدالملک' شعبہ' ابو معاذ (عطاء بن ابی میمونہ)، انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم جب اپنی حاجت کے لئے نکلتے تھے تو میں اور ایک لڑکا (دونوں مل کر) اپنے ہمراہ پانی کا ایک برتن لے آتے تھے جس سے آپؐ استنجا کرتے تھے۔

۱۱۱ بَاب مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَآءُ لِطُهُوْرِهٖ وَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَ الطَّهُوْرِ وَ

باب ۱۱۱۔ کسی شخص کے ہمراہ اس کی طہارت کے لئے پانی لے جانا جائز نہیں ہے؟ ابو الدرداءؓ نے عراق والوں سے کہا کہ کیا تم میں صاحب النعلین والطہور والو سادہ (یعنی عبداللہ بن

الْوِسَادِ.

مسعودؓ) نہیں ہیں؟ (پھر تم انہیں چھوڑ کر مجھ سے کیوں مسائل پوچھتے ہو)

ف۔ نعلین جوتیوں کو کہتے ہیں، اور طہور وضو کے پانی کو اور وسادہ تکیہ کو، حضرت ابن مسعود رضے اللہ عنہ کے پاس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں تھیں، اور تکیہ بھی تھا اور وہ آپ کے وضو کے لئے اکثر پانی لایا کرتے تھے، اس لئے وہ اس خاص لقب سے مشہور ہوئے۔

١٥١ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَّا مَعَنَا اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّآءٍ ـ

۱۵۱۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی حاجت کے لئے نکلتے تھے، تو میں اور ایک ہمیں میں سے لڑکا (دونوں) آپؐ کے پیچھے جاتے تھے، ہمارے ساتھ پانی کا ایک برتن ہوتا تھا۔

١١٢ بَاب حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَآءِ فِی الْاِسْتِنْجَآءِ ـ

باب ۱۱۲۔ استنجاء کے لئے پانی کے ساتھ نیزہ لے جانے کا بیان۔

١٥٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَآءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَ غُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّآءٍ وَّ عَنَزَةً يَّسْتَنْجِیْ بِالْمَآءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَ شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ، الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ.

۱۵۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، انسؓ بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں داخل ہوتے تھے، تو میں اور ایک لڑکا (دونوں مل کر) پانی کا ایک ظرف اور پھل دار لاٹھی اٹھاتے تھے۔ آپؐ پانی سے استنجا فرماتے تھے۔ نضر اور شاذان نے اس کے متابع حدیث شعبہ سے روایت کی ہے۔ اور عنزہ سے مراد وہ لکڑی ہے، جس پر پھل لگا ہو۔

١١٣ بَاب النَّهْیِ عَنِ الْاِسْتِنْجَآءِ بِالْيَمِيْنِ۔

باب ۱۱۳۔ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت کا بیان۔

١٥٣ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتُوَائِیُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَآءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَآءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ.

۱۵۳۔ معاذ بن فضالہ، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب کوئی پانی پیے، تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب پاخانہ جائے تو، شرمگاہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔

١١٤ بَاب لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ اِذَا بَالَ ـ

باب ۱۱۴۔ پیشاب کرتے وقت اپنے عضو خاص کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے۔

۱۵۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلا يَاْخُذَنَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِينِهٖ، وَلايَسْتَنْجِي بِيَمِينِهٖ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَآءِ ـ

۱۵۴۔ محمد بن یوسف 'اوزاعی' یحیٰی بن ابی کثیر 'عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جب کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضو خاص کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے۔ اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔ اور نہ (پانی پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔

۱۱۵ بَاب الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ ـ

باب ۱۱۵۔ پتھروں سے استنجا کرنے کا بیان۔

۱۵۵ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِنِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهٖ، وَ كَانَ لا يَلْتَفِتُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِي اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا اَوْ نَحْوَهٗ وَ لا تَاْتِنِي بِعَظْمٍ وَّ لا رَوْثٍ فَاَتَيْتُهٗ بَاَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَآ اِلٰى جَنْبِهٖ وَ اَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضٰى اَتْبَعَهٗ بِهِنَّ.

۱۵۵۔ احمد بن محمد مکی 'عمرو بن یحیٰی بن سعید بن عمرو مکی 'سعید بن عمرو' ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم حاجت (رفع کرنے) کے لئے نکلے اور آپؐ (کی عادت تھی کہ) ادھر، ادھر نہ دیکھتے تھے۔ تو میں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے ہو کر قریب پہنچ گیا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا، پتھر تلاش کر دو، تاکہ میں ان سے پاکی حاصل کروں یا اس کی مثل کوئی لفظ فرمایا۔ اور ہڈی نہ لانا اور نہ گوبر۔ چنانچہ میں اپنے کپڑے میں پتھر (رکھ کر) آپؐ کے پاس لے گیا، اور ان کو میں نے آپؐ کے پہلو میں رکھ دیا۔ اور میں آپؐ کے پاس سے ہٹ آیا۔ پس جب آپؐ قضائے حاجت کر چکے، تو ان پتھروں کو استعمال کیا۔

۱۱۶ بَاب لا يُسْتَنْجِي بِرَوْثٍ ـ

باب ۱۱۶۔ گوبر سے استنجا نہ کرے۔

۱۵۶ ـ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ لَيْسَ اَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهٗ وَ لٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِي اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُّ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَ اَلْقَى الرَّوْثَةَ وَ قَالَ هٰذَا رِكْسٌ وَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ.

۱۵۶۔ ابو نعیم 'زہیر' ابو اسحاق' عبدالرحمٰن بن اسود' اسود' عبداللہؓ (ابن مسعود) کہتے ہیں، کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قضائے حاجت کے لئے گئے۔ مجھے حکم دیا کہ میں تین پتھر آپؐ کے پاس لے آؤں (دو پتھر تو) میں نے پائے اور تیسرے کو تلاش کیا، مگر نہ پایا۔ میں نے ایک (ٹکڑا خشک) گوبر کا لے لیا اور وہ آپؐ کے پاس لے آیا، آپؐ نے دونوں پتھر لے لئے اور گوبر پھینک کر فرمایا یہ نجس ہے۔ ابراہیم بن یوسف نے بھی اپنے باپ کے واسطہ سے اسے ابو اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

۱۱۷ بَاب الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً ـ

باب ۱۱۷۔ وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونے کا بیان۔

۱۵۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا

۱۵۷۔ محمد بن یوسف 'سفیان' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' ابن عباسؓ

سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً.

کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا ہے۔

۱۱۸ بَاب الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

باب ۱۱۸۔ وضو میں اعضاء کو دو دو، مرتبہ دھونے کا بیان۔

۱۵۸۔ حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا، اور ہر عضو کو دو دو، مرتبہ دھویا۔

۱۱۹ بَاب الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِاِنَآءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِه ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه وَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَوْلَا اٰيَةٌ مَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ وَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ:

باب ۱۱۹۔ وضو میں اعضا کو تین تین بار دھونے کا بیان (۱)

۱۵۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عطاء بن یزید، حمران (حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے، انہوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو دیکھا، کہ انہوں نے پانی کا ایک برتن مانگا۔ اولاً اپنی ہتھیلیوں پر تین بار پانی ڈالا۔ پھر کلی کی، اور ناک صاف کی۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ، اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کر کے اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک تین بار دھوئے۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میرے اس وضو کے مثل وضو کرے، اور اس کے بعد دو رکعت نماز خلوص نیت سے پڑھے، تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ، حمران کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ نے وضو کیا، تو فرمایا اگر ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھتا ہے، تو اس وضو اور نماز کے درمیان گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں عروہ کہتے ہیں۔ وہ آیت یہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ الخ

(۱) ایک ایک مرتبہ یا دو، دو مرتبہ اعضاء کو دھونے سے وضو کا فرض تو پورا ہو جاتا ہے مگر سنت تین، تین مرتبہ دھونے سے ہی حاصل ہو گی۔

الایۃُ، اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ الخ.

۱۲۰ بَاب الِاسۡتِنۡشَارِ فِی الۡوُضُوۡءِ ذَکَرَہٗ عُثۡمَانُ وَ عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ زَیۡدٍ وَّ ابۡنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ.

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبۡدَانُ قَالَ اَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ قَالَ اَنَا یُوۡنُسُ عَنِ الزُّھۡرِیِّ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ اَبُوۡ اِدۡرِیۡسَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیۡرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: مَنۡ تَوَضَّأَ فَلۡیَسۡتَنۡثِرۡ وَمَنِ اسۡتَجۡمَرَ فَلۡیُوۡتِرۡ.

باب ۱۲۰۔ وضو میں ناک صاف کرنے کا بیان، اس کو عثمان، عبداللہ بن زیدؓ اور ابن عباسؓ نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نقل کیا ہے۔

۱۶۰۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' ابو ادریس نے ابوہریرہؓ کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ آپؐ نے فرمایا، جو کوئی وضو کرے، تو اسے ناک صاف کرنا چاہئے، اور جو کوئی پتھر سے استنجا کرے، تو چاہئے کہ طاق (پتھروں) سے کرے۔

۱۲۱ باب۔ الِاسۡتِجۡمَارِ وِتۡرًا۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ یُوۡسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنۡ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الۡاَعۡرَجِ عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمۡ فَلۡیَجۡعَلۡ فِیۡ اَنۡفِہٖ مَآءً ثُمَّ لِیَسۡتَنۡثِرۡ وَمَنِ اسۡتَجۡمَرَ فَلۡیُوۡتِرۡ وَ اِذَا اسۡتَیۡقَظَ اَحَدُکُمۡ مِّنۡ نَّوۡمِہٖ فَلۡیَغۡسِلۡ یَدَہٗ قَبۡلَ اَنۡ یُّدۡخِلَھَا فِیۡ وُضُوۡءِہٖ فَاِنَّ اَحَدَکُمۡ لا یَدۡرِیۡ اَیۡنَ بَاتَتۡ یَدَہٗ.

باب ۱۲۱۔ طاق پتھروں سے استنجا کا بیان۔

۱۶۱۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جب کوئی وضو کرے تو چاہئے کہ وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر (اس کو) صاف کرے۔ اور جو کوئی پتھر سے استنجا کرے، تو چاہئے کہ طاق پتھروں سے کرے۔ اور جب کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو قبل اس کے کہ اسے وضو کے پانی میں ڈالے دھو لے۔ اس وجہ سے کہ تم میں سے کوئی (بھی) یہ نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے۔

۱۲۲ بَاب غَسۡلِ الرِّجۡلَیۡنِ وَلَا یَمۡسَحُ عَلَی الۡقَدَمَیۡنِ۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوۡسٰی قَالَ ثَنَا اَبُوۡ عَوَانَۃَ عَنۡ اَبِیۡ بِشۡرٍ عَنۡ یُّوۡسُفَ بۡنِ مَاھِكٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِیۡ سَفۡرَۃٍ فَاَدۡرَکَنَا وَقَدۡ اَرۡھَقۡنَا الۡعَصۡرَ فَجَعَلۡنَا نَتَوَضَّأُ وَ نَمۡسَحُ عَلٰی اَرۡجُلِنَا فَنَادٰی بِاَعۡلٰی صَوۡتِہٖ وَیۡلٌ لِّلۡاَعۡقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیۡنِ اَوۡ ثَلٰثًا.

باب ۱۲۲۔ دونوں پاؤں دھونے کا بیان اور دونوں قدموں پر مسح نہ کرے۔

۱۶۲۔ ابوعوانہ' ابوبشر' یوسف بن ماہک' عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی سفر میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر آپؐ نے ہمیں پالیا اور ہم کو عصر کی نماز میں دیر ہو گئی تھی۔ لہٰذا ہم وضو کرنے لگے اور اپنے پیروں پر جلدی کے مارے مسح کرنے لگے۔ آپؐ نے اپنی بلند آواز سے پکار کر دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا کہ وَیۡلٌ لِّلۡاَعۡقَابِ مِنَ النَّارِ (ترجمہ) ایڑیوں کے لئے آگ سے تباہی ہو گی۔

۱۲۳ بَاب الۡمَضۡمَضَۃِ فِی الۡوُضُوۡءِ

باب ۱۲۳۔ وضو میں کلی کرنے کا بیان، اس کو ابن عباسؓ اور

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن زیدؓ نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نقل کیا ہے۔

١٦٣۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مِرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوُضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَّ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا وَ قَالَ وَمَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۶۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید، حمران (عثمانؓ بن عفان کے آزاد کردہ غلام) نے عثمان بن عفانؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کا پانی مانگا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے (پانی) ڈالا۔ اور ان دونوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ پانی میں ڈال دیا۔ اس سے پانی لے کر کلی کی، اور ناک صاف کی۔ پھر اپنے منہ کو تین مرتبہ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کر کے پیر کو تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد کہا، کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنے اسی وضو کے مثل وضو کرتے دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میرے اس وضو کے مثل وضو کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، جس میں اپنے دل سے کوئی بات نہ کرے، تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

١٢٤ بَابُ غَسْلِ الْاَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ اِذَا تَوَضَّاَ۔

باب ۱۲۴۔ ایڑیوں کے دھونے کا بیان، ابن سیرین جب وضو کرتے تھے تو انگوٹھی کے نیچے کی جگہ (بھی) دھوتے تھے۔

١٦٤۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ وَ كَانَ يَمُرُّ بِنَا وَ النَّاسُ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَاِنَّ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

۱۶۴۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، محمد بن زیادؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا۔ اور وہ ہمارے پاس آمد و رفت رکھتے تھے۔ چونکہ لوگ مطہرہ سے وضو کرتے تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ وضو کو پورا کرو۔ اس لئے کہ ابوالقاسم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، کہ ایڑیوں کے لئے آگ سے تباہی ہے۔(۱)

١٢٥ بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَ لَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

باب ۱۲۵۔ نعلین پہنے ہوئے ہو، تو دونوں پاؤں کا دھونا (ضروری ہے) نعلین پر مسح نہیں ہو سکتا۔

١٦٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا

۱۶۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، سعید مقبری، عبید بن جریجؒ سے

(۱) منشاء یہ ہے کہ وضو میں جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے ان میں سے کوئی عضو خشک نہ رہ جائے، خواہ وہ پاؤں ہوں یا کوئی دوسرا حصہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے یہاں گرفت ہو گی۔

مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَاهِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَ رَاَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُ الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَ اَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَّ يَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَ اَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَصْبَغَ بِهَا وَ اَمَّا الْهِلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ.

روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا۔ اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے تمہیں چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے، جنہیں تمہارے ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا اے ابن جریج! وہ کون سے کام ہیں؟ ابن جریج نے کہا کہ میں نے تمہیں دیکھا، کہ (حج میں) سوا دونوں یمانی (رکنوں) کے اور کسی رکن کو تم نہیں چھوتے۔ اور میں نے دیکھا، کہ تم سبتی جوتیاں پہنتے ہو۔ اور میں نے دیکھا، کہ تم زردی سے رنگ لیتے ہو۔ اور میں نے دیکھا، کہ اور لوگ تو جب چاند دیکھتے ہیں احرام باندھ لیتے ہیں۔ اور آپؐ جب تک کہ ترویہ کا دن نہیں آجاتا، احرام نہیں باندھتے۔ عبداللہؓ بولے کہ بے شک، میں یہ باتیں کرتا ہوں۔ لیکن بقیہ ارکان کا حج میں مس نہ کرنا اس لئے ہے، کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سوا دونوں یمانی (رکنوں) کے اور کسی کا مس کرتے نہیں دیکھا۔ اور سبتی جوتیاں پہننے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ جوتیاں پہنتے دیکھی ہیں، جن میں بال نہ ہوں۔ اور انہیں میں آپؐ وضو فرماتے تھے۔ لہذا میں دوست رکھتا ہوں کہ انہیں جوتیوں کو پہنوں۔ لیکن زردی کا رنگ، تو میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اس سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے۔ لہذا میں دوست رکھتا ہوں، کہ اس سے رنگوں۔ باقی رہا احرام باندھنا، تو میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نہیں دیکھا، جب تک کہ آپؐ کی سواری نہ چلے۔

۱۲۶ بَاب التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَ الْغُسْلِ.

باب ۱۲۶۔ وضو اور غسل کرنے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کا بیان!

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ اِبْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ مِنْهَا.

۱۶۶۔ مسدد' اسمٰعیل' خالد' حفصہ' بنت سیرین' ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عورتوں سے اپنی بیٹی زینبؓ کے غسل دینے کی حالت میں فرمایا، کہ ان کے داہنی طرف سے اور ان کے وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۱۶۷۔ حفص بن عمر' شعبہ' اشعث بن سلیم' سلیم' مسروق' عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جوتی پہننے میں اور کنگھی کرنے اور طہارت کرنے میں (غرض) تمام کاموں میں دائیں طرف سے

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَ تَرَجُّلِهِ وَ طُهُوْرِهِ فِي شَانِهِ كُلِّهِ۔

شروع اچھا معلوم ہوتا تھا۔

١٢٧ بَاب الْتِمَاسِ الْوُضُوْءِ اِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ قَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَآءُ فَلَمْ يُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ.

باب ۱۲۷۔ جب نماز کا وقت آجائے تو پانی تلاش کرنا! اور عائشہؓ کہتی ہیں (کہ ایک مرتبہ سفر میں) صبح ہو گئی اور پانی ڈھونڈا گیا نہ ملا تو تیمّم (کا حکم) نازل ہوا۔

١٦٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ الْاِنَآءِ يَدَهٗ وَ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ.

۱۶۸۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ نماز کا وقت آگیا تھا۔ اور لوگوں نے پانی وضو کے لئے ڈھونڈا کچھ نہیں پایا۔ تب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لئے پانی لایا گیا(۱)۔ آپؐ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا، اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ انسؓ کہتے ہیں میں نے پانی کو دیکھا آپؐ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کرلیا۔

١٢٨ بَاب الْمَآءِ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهٖ شَعْرُ الْاِنْسَانِ وَكَانَ عَطَآءٌ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا اَنْ يُّتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوْطُ وَ الْحِبَالُ وَ سُؤْرُ الْكِلَابِ وَ مَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا وَلَغَ فِي اِنَآءٍ لَيْسَ لَهٗ وَضُوْءٌ غَيْرَهٗ يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَقَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا وَهٰذَا مَآءٌ فِي النَّفْسِ مِنْهُ

باب ۱۲۸۔ اس پانی کا بیان! جس سے انسان کے بال دھوئے جائیں۔ اور عطاء اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے، کہ ان بالوں کے دھاگے اور رسیاں بنائی جائیں۔ اور کتوں کے جھوٹے اور مسجد میں ان کی آمد و رفت کا بیان، زہری نے کہا ہے کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈالے، اور اس کے علاوہ پانی وضو کا نہ ہو تو(۲)، اس سے وضو کر لیا جائے۔ اور سفیان (ثوری) نے کہا یہ صحیح فقہ ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر پانی نہ پاؤ تو تیمّم کرلو۔ اور یہ پانی تو ہے، مگر دل میں اس کی (طہارت کی) طرف سے کچھ شک ہے، لہٰذا اس سے وضو

(۱) یہ واقعہ حدیبیہ کے سفر میں پیش آیا تھا۔

(۲) جمہور کے ہاں دوسری روایات صحیحہ کی بناء پر جو آگے بھی آرہی ہیں کتے کے منہ ڈالنے سے پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جاتے ہیں اس لئے اس پانی سے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔ کتے کے جھوٹے پانی کے علاوہ دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمم ہی کرنا ضروری ہے۔

شَیْءٌ یَتَوَضَّأُ بِهٖ وَیَتَیَمَّمُ.

کیا جائے اور بعد اس کے تیمّم بھی کر لیا جائے۔

۱۶۹ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَیْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَکُوْنَ عِنْدِیْ شَعْرَةٌ مِّنْهُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا.

۱۶۹۔ مالک بن اسماعیل' اسرائیل' عاصم' ابن سیرین کہتے ہیں، کہ میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے کچھ (مقدس) بال ہیں۔ ہم نے انہیں انسؓ کے پاس سے یا (یہ کہا کہ) انسؓ کے گھر والوں کے پاس سے پایا ہے۔ ابو عبیدہ نے فرمایا اگر ان بالوں میں سے ایک بال بھی مجھے مل جائے تو یقیناً مجھے تمام دنیاوی کائنات سے زیادہ محبوب ہو گا۔

۱۷۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ نَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَاْسَهٗ کَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَوَّلُ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ.

۱۷۰۔ محمد بن عبدالرحیم' سعید بن سلیمان' عباد' ابن عون' ابن سیرین، انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب اپنا سر منڈوایا تھا، تو سب سے پہلے ابو طلحہؓ نے آپؐ کے بال لئے تھے۔

۱۲۹ بَاب اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَآءِ۔

باب ۱۲۹۔ جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے۔

۱۷۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَآءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعًا.

۱۷۱۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابی الزناد' اعرج' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب کسی شخص کے برتن میں کتا پانی پئے، تو چاہئے کہ اسے سات مرتبہ دھو ڈالے۔

۱۷۲ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا رَّاٰی کَلْبًا یَّاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ یَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰی اَرْوَاهُ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَتِ الْکِلَابُ تُقْبِلُ وَ تُدْبِرُ فِی الْمَسْجِدِ فِیْ

۱۷۲۔ اسحاق، عبدالصمد' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار' عبداللہ بن دینار' ابو صلاح، ابو ہریرہؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا (اگلے زمانہ میں) ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا، کہ وہ پیاس کے سبب گیلی مٹی کھا رہا ہے۔ اس شخص نے موزہ لیا اور اس (کتے) کے لئے اس سے پانی بھرنے لگا، یہاں تک کہ اسے سیراب کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے (اس کا) ثواب دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔ احمد بن شبیب نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بواسطہ یونس' ابن شہاب، حمزۃ بن عبد اللہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عہد میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے، تو صحابہ اس کے سبب سے پانی نہ

زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ.

چھڑکتے تھے۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَ اِذَا اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ قَالَ فَلَاتَاْ كُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَ لَمْ تُسَمِّ عَلٰى كَلْبٍ اٰخَرَ.

۱۷۳۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابن ابی السفر، شعبی، عدیؓ بن حاتم کہتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (کتے کے شکار کا مسئلہ) پوچھا آپؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑ دو۔ اور وہ شکار کرے اس شکار کو تم کھالو۔ اور جب کہ وہ خود کھائے تو نہ کھاؤ اس لئے کہ (وہ شکار) اس نے اپنے ہی لئے پکڑا ہے۔ میں نے کہا (کبھی ایسا ہوتا ہے) کہ میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں۔ اور شکار کے موقع پر جا کر اس کے ہمراہ دوسرے کتے کو پاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ (اس شکار کو) نہ کھاؤ۔ اس لئے کہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی تھی۔ دوسرے کتے پر تو نہیں پڑھی۔

۱۳۰ بَاب مَنْ لَّمْ يَرَ الْوَضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَ الدُّبُرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَآئِطِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِيْمَنْ يَّخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّوْدُ اَوْمِنْ ذَكَرِهٖ نَحْوُ الْقُمْلَةِ يُعِيْدُ الْوَضُوْءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ وَ قَالَ الْحَسَنُ اِنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ اَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَّ يُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَ سَجَدَ وَ مَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ مَازَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ

باب ۱۳۰۔ سلف میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، جو صرف پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کو فرض سمجھتے ہیں۔ (اس کے علاوہ کسی چیز سے وضو فرض نہیں سمجھتے) ان کی دلیل یہ آیت ہے "اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ" عطاء نے اس شخص کے بارے میں جس کے پیچھے سے کیڑا خارج ہو یا اس کے عضو خاص سے جوں کی مثل (کوئی چیز) نکلے، یہ کہا ہے کہ وضو کا اعادہ کرلے۔ جابر بن عبداللہؓ نے کہا ہے کہ جب کوئی نماز میں ہنس دے، تو وہ اس نماز کا اعادہ کرلے، اور وضو کا اعادہ نہ کرے۔ حسن (بصری) نے کہا ہے اگر (کوئی) شخص اپنے بال یا اپنے ناخن کتروائے یا اپنے موزے اتار ڈالے، تو اس پر وضو (فرض) نہیں۔ ابوہریرہؓ نے کہا ہے کہ وضو (فرض) نہیں ہوتا، مگر حدث کے سبب سے، اور جابر سے نقل کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع میں تھے ایک شخص کے تیر مارا گیا، جس سے ان کے خون نکل آیا۔ مگر انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا۔ اور اپنی نماز پر قائم رہے۔ حسن (بصری) کہتے ہیں کہ مسلمان برابر اپنے زخموں میں

فِيْ جَرَاحَاتِهِمْ وَ قَالَ طَاؤُسٌ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَطَاءٌ وَّ اَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوْءٌ وَّ عَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ وَّلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَزَقَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى دَمًا فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ الْحَسَنُ فِيْمَنِ احْتَجَمَ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهٖ.

نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور طاؤس اور محمد بن علی اور عطاء اور اہل حجاز کہتے ہیں کہ خون (نکلنے) سے وضو (فرض) نہیں ہوتا۔ ابن عمرؓ نے اپنی ایک پھنسی کو دبادیا اور اس سے خون نکلا، مگر انہوں نے وضو نہیں کیا۔ اور ابن ابی اوفیٰؓ نے خون تھوکا، مگر وہ اپنی نماز میں قائم رہے اور ابن عمرؓ اور حسن (بصری) اس شخص کے بارے میں جو پچھنے لگوائے، یہ کہتے ہیں کہ اس پر صرف اپنے پچھنے کے مقامات کا دھونا ضروری ہے۔

ف۔ امام شافعیؒ کے نزدیک خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مگر حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دلائل حنفیہ کے ان کی کتابوں میں ہیں، امام بخاری کا مقصد ان آثار کے نقل کرنے سے حنفیہ پر رد کرنا ہے حالانکہ حنفیہ کے پاس بھی ایسے آثار واحادیث ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں وضو جاتا رہتا ہے۔ ایسی احادیث و آثار دیکھنے کے لئے ملاحظہ ہو اعلاء السنن ص ۱۴۴، ج ا و معارف السنن ص ۳۰۷، ج ا۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَالَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْجَمِيٌّ مَّا الْحَدَثُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْطَةَ.

۱۷۴۔ آدم بن ابی ایاس' ابن ابی ذئب' سعید مقبری' ابوہریرہؓ کہتے ہیں، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ برابر نماز میں سمجھا جاتا ہے، جب تک کہ مسجد میں نماز کا انتظار کر رہا ہے، تاوقتیکہ حدث نہ کرے۔ ایک عجمی شخص نے کہا کہ اے ابوہریرہؓ! حدث کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ آواز یعنی ریح۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا.

۱۷۵۔ ابوالولید' ابن عیینہ' زہری، عباد بن تمیمؓ اپنے چچا سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ نماز فاسد نہ کر' تاوقتیکہ آواز ریح کی نکلنے کی نہ سن لے یا بدبو اس کی نہ پائے۔(۱)

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّنْذِرٍ اَبِيْ يَعْلَى الثَّوْرِيِّ عَنْ

۱۷۶۔ قتیبہ' جریر' اعمش' منذر' ابویعلی ثوری' محمد بن حنفیہ سے روایت ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میری مذی بکثرت

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ محض شک اور وہم سے وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک خروج ریح کا علم یقین سے نہیں ہو جاتا۔ اور یقین کے عموماً دو ذریعے ہوتے ہیں آواز، بدبو، اس لئے ان دو کا تذکرہ ہے۔ اگر بغیر آواز اور بدبو کے کسی کو خروج ریح کا یقین ہو جائے تو اس کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ.

نکلتی تھی، تو میں رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھتے ہوئے شرمایا اور میں نے مقداد بن اسودؓ سے کہا۔ انہوں نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ مذی کے نکلنے میں وضو (فرض) یعنی وضو جاتا رہتا ہے۔

۱۷۷ ۔ حَدَّثَنَا سَعْدُبْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَّ الزُّبَيْرَ وَ طَلْحَةَ وَ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ.

۱۷۷۔ سعد بن حفص' شیبان' یحییٰ' ابو سلمہ' عطاء' بن یسار' زید بن خالدؓ نے عثمان بن عفانؓ سے پوچھا۔ (کہتے ہیں) میں نے کہ بتاؤ اگر کوئی شخص جماع کرے اور منی کا اخراج نہ ہو، تو عثمانؓ نے کہا جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے وضو کر لے، اور اپنے عضو خاص کو دھو ڈالے۔ عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سنا ہے۔ زید کہتے ہیں تو میں نے یہ مسئلہ علیؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا، انہوں نے بھی اس شخص کو یہی حکم دیا۔

ف۔ یہ حکم ابتدائی ہے، اسلام کے ابتداء حالات میں احکام میں زیادہ سخت گیری نہ تھی۔ لیکن جس قدر زمانہ گزرتا گیا اور لوگ احکام اسلامی سے مانوس و مالوف ہوتے گئے، تو حقیقی احکام ثابت ہوتے گئے۔ اب تمام امت کا اجماع ہے کہ عورت سے صحبت پر خواہ انزال ہو یا نہ ہو، غسل فرض ہو جاتا ہے اس سلسلہ میں بکثرت احادیث منقول ہیں، جو آئندہ آئیں گی۔

۱۷۸ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَآءَ وَ رَاْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَّ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ تَابَعَهُ وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَلَمْ يَقُلْ غُنْدُرٌ وَّ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ الْوُضُوْءَ.

۱۷۸۔ اسحٰق بن منصور' نضر' شعبہ' حکم' ذکوان' ابو صالح، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک انصاری شخص کے پاس (بلانے کو) آدمی بھیجا۔ جس وقت وہ آئے ہیں، تو ان کے سر (سے) غسل کا (پانی) ٹپک رہا تھا۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا شاید ہمارے بلانے سے تم عجلت کے ساتھ چلے آئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ جب ایسا موقعہ ہو، اور کسی سبب سے انزال نہ ہو، تو تمہارے اوپر وضو (فرض) ہے۔ وہب نے بھی نضر کی متابعت کی ہے، لیکن ان کی روایت میں حدثنا کے الفاظ ہیں۔ اور غندر اور یحییٰ نے شعبہ سے وضو کرنے کے الفاظ روایت نہیں کئے۔

۱۳۱ بَاب الرَّجُلِ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ ـ

باب ۱۳۱۔ اس شخص کا بیان! جو اپنے ساتھی کو وضو کرا دے۔

۱۷۹ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ

۱۷۹۔ ابن سلام' یزید بن ہارون' یحییٰ' موسیٰ بن عقبہ' کریب (ابن

هَارُوْنَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اُسَامَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَ يَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ.

عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم جب عرفہ سے چلے۔ تو شعب (پہاڑ کا درہ) کی طرف مڑ گئے۔ اور اپنی حاجت رفع کی۔ اسامہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں آپؐ (کے اعضاء شریف) پر پانی ڈالتا رہا، اور آپؐ وضو کرتے رہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ کیا آپؐ (یہاں) نماز پڑھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) نماز پڑھنے کی جگہ تمہارے آگے ہے، (یعنی مزدلفہ میں)۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَّقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّ اَنَّهٗ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَّهٗ وَ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَآءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۱۸۰۔ عمرو بن علی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، سعد بن ابراہیم، نافع بن جبیر بن مطعم، عروہ بن مغیرہؓ بن شعبہ، مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ تھے۔ آپؐ اپنی حاجت (رفع کرنے) کے لئے تشریف لے گئے۔ (جب آپؐ واپس آئے) تو مغیرہؓ آپؐ کے (اعضائے شریفہ) پر پانی ڈالنے لگے۔ آپؐ وضو کرنے لگے، یعنی آپؐ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا، اور سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۱۳۲ بَاب قِرَآئَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَ غَيْرِهٖ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَآءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَ بِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَّقَالَ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ اِزَارٌ فَسَلِّمْ وَ اِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ.

باب ۱۳۲۔ اگر وضو نہ ہو تو (بے وضو کئے) قرآن کی تلاوت کرنے کا بیان۔ اور منصور نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ حمام میں تلاوت کرنا، اور بے وضو خط کا لکھنا جائز ہے۔ حماد نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ، اگر حمام کے لوگوں کے بدن پر ازار ہو تو انہیں سلام کرو ورنہ نہیں۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ

۱۸۱۔ اسمٰعیل، مالک، مخرمہ بن سلیمان، کریب (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک شب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زوجہ میمونہؓ کے گھر میں رہے۔ اور وہ ان کی خالہ ہیں، ابن عباسؓ کہتے ہیں، میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپؐ کی بی بی اس کے طول میں لیٹیں رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سو رہے۔ جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ بعد تو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم بیدار ہوئے اور نیند میں اپنے چہرہ کو، اپنے ہاتھ سے ملتے ہوئے بیٹھ گئے۔ پھر اخیری

قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَ اَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

دس آیتیں سورۂ عمران کی آپؐ نے پڑھیں۔ اس کے بعد ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف (متوجہ ہو کر) آپ کھڑے ہوگئے۔ اور اس سے وضو کیا۔ اس کے بعد نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں میں بھی اٹھا اور جس طرح آپؐ نے کیا تھا، میں نے بھی کیا۔ پھر گیا اور آپؐ کے (بائیں) پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر اسے مروڑا۔ اور مجھے اپنے داہنی جانب کر لیا۔ آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ ان کے بعد آپؐ نے وتر پڑھے۔ پھر آپ لیٹ گئے جب موذن آپؐ کے پاس آیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں ہلکی (سنت فجر کی) پڑھ لیں پھر آپؐ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

۱۳۳ بَاب مَنْ لَمْ يَتَوَضَّاْ اِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ.

باب ۱۳۳۔ ایسے (علماء) بھی ہیں جو معمولی غشی (۱) کی وجہ سے وضو جاتے رہنے کے قائل نہیں ہیں، ان کے نزدیک جب تک شدید غشی کا دورہ نہ ہو وضو باقی رہتا ہے۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُّصَلُّوْنَ فَاِذَاهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَآءِ وَ قَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ اَنْ نَّعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ وَ جَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِيْ مَآءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۲۔ اسمٰعیل، مالک، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر، اپنی دادی اسماءؓ بنت ابی بکر سے روایت کیا۔ حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہؓ کے پاس آئی، اس وقت سورج میں گرہن ہو رہا تھا۔ تو کیا دیکھی ہوں کہ لوگ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، اور عائشہؓ بھی کھڑی ہوئی نماز پڑھتی ہیں۔ میں نے کہا (آج) لوگوں کا کیا حال ہے، یہ بے وقت کیسی نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو عائشہ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ سبحان اللہ! میں نے کہا کہ (یہ سورج گرہن کیا)، کوئی نشانی (عذاب وغیرہ کی) ہے۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ ہاں! تو میں (بھی نماز پڑھنے) کھڑی ہوگئی، یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی۔ اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نماز) سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے اللہ

(۱) غشی اگر شدید ہو کہ حواس مکمل طور پر زائل ہو جائیں تو اس سے تو بالاتفاق وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر غشی خفیف ہو کہ حواس مکمل طور پر زائل نہ ہوں تو یہ غشی بعض حضرات کے ہاں ناقض وضو ہے مگر امام بخاریؒ اور جمہور علماء کے ہاں یہ غشی ناقض وضو نہیں ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں حضرت اسماءؓ پر غشی طاری ہوئی اس کے باوجود وہ نماز پڑھتی رہیں وضو نہیں کیا۔

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ يُؤْتٰی اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَاَ اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰی فَاَجَبْنَا وَ اٰمَنَّا وَ اتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَّ اَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ .

کی حمد و ثناء بیان فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جس کسی چیز کو میں نے (اب تک) نہ دیکھا تھا، اس کو (اس وقت) اپنی اسی جگہ میں (کھڑے کھڑے) دیکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنت دوزخ کو (بھی) اور بے شک میرے اوپر یہ وحی آئی ہے، کہ قبروں میں تم لوگوں کی آزمائش ہو گئی۔ مثل یا قریب آزمائش دجال کے (فاطمہ کہتی ہیں) میں نہیں جانتی کہ ان دونوں لفظوں میں سے اسماءؓ نے کون سا لفظ کہا تھا۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس (فرشتے) بھیجے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اس مرد کے متعلق تم کو کیا علم ہے؟ مومن یا موقن (فاطمہؓ کہتی ہیں) مجھے یاد نہیں کہ اسماء نے ان دونوں لفظوں میں سے کون سا لفظ کہا تھا۔ تو کہے گا وہ محمدؐ ہیں، اللہ کے رسول ہمارے پاس معجزے اور ہدایت لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کی بات مانی اور ایمان لائے اور پیروی کی۔ اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا، اس لئے کہ یقیناً ہم نے جان لیا کہ تو مومن ہے، لیکن منافق یا شک کرنے والا۔ (فاطمہ کہتی ہیں) مجھے یاد نہیں کہ ان دونوں لفظوں میں سے اسماء نے کون سا لفظ کہا تھا۔ کہے گا کہ میں (حقیقت حال تو) نہیں جانتا (لیکن) میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تھا وہی میں نے کہلایا۔

١٣٤ بَاب مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلٰی رَاْسِهَا وَ سُئِلَ مَالِكٌ اَيُجْزِئُ اَنْ يَّمْسَحَ بَعْضَ رَاْسِه فَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ.

باب ۱۳۴۔ پورے سر کا مسح کرنے کا بیان! بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ اور ابن مسیب نے کہا ہے کہ عورت بھی مثل مرد کے ہے۔ وہ بھی اپنے سر پر مسح کرے، امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا بعض سر کا مسح کافی ہے؟ تو انہوں نے عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث سے استدلال کیا (اور کہا کہ کافی نہیں)

١٨٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَامَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ جَدُّ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰی اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِیْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَّعَمْ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی يَدِهٖ فَغَسَلَ يَدَهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا

۱۸۳۔ عبداللہ بن یوسف' مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی' یحییٰ مازنی سے روایت ہے کہ ایک شخص جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں، عبداللہ بن زید سے پوچھا کہ کیا آپ یہ کر سکتے ہیں کہ مجھے یہ دکھلا دیں، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کس طرح کرتے تھے؟ عبداللہ بن زیدؓ نے کہا ہاں میں دکھا سکتا ہوں۔ پھر انہوں نے پانی منگایا اور اپنے ہاتھ پر ڈالا' ہاتھ دو مرتبہ دھوئے۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو مرتبہ

ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَ اَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

دھوئے۔ پھر اپنے سر کا اپنے دونوں ہاتھوں سے مسح کیا۔ یعنی ان کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے، سر کے پہلے حصے سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے۔ پھر ان دونوں کو وہیں تک واپس لائے، جہاں سے شروع کیا تھا پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۱۳۵ بَاب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ.

باب ۱۳۵۔ دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونے کا بیان۔

۱۸۴ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ شَهِدْتُّ عَمْرَو بْنَ اَبِىْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُّضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّاَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكْفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ اسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَغَسَلَ يَدَهٗ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَ اَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ.

۱۸۴۔ موسیٰ، وہیب، عمرو بن یحییٰ، یحییٰ، عمرو بن ابی حسن نے عبد اللہ بن زیدؓ سے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بابت پوچھا۔ انہوں نے پانی کا طشت منگایا۔ اور ان لوگوں (کے دکھانے) کے لئے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا سا وضو کر کے دکھا دیا یعنی اپنے دونوں ہاتھوں پر طشت میں سے پانی گرایا، اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے۔ پھر ہاتھوں کو طشت میں ڈال دیا اور اس سے پانی لے کر کلی کی، اور ناک میں پانی ڈالا اور صاف کیا۔ تین چلو پانی لے کر پھر اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر نئے پانی سے اپنے سر کا مسح کیا، یعنی ان کو ایک مرتبہ آگے لائے اور پیچھے لے گئے پھر اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔

۱۳۶ بَاب اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وُضُوْءِ النَّاسِ وَ اَمَرَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَهْلَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّأُوْا بِفَضْلِ سَوَاكِهٖ.

باب ۱۳۶۔ لوگوں کے وضو کے بچے ہوئے پانی کا استعمال کرنے کا بیان، جریرؓ بن عبد اللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا تھا کہ ان کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کریں۔

۱۸۵ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِىَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وُضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَ وَجْهَهٗ فِيْهِ وَ مَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ

۱۸۵۔ آدم، شعبہ، حکم، ابوحجیفہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو وضو کا پانی آپؐ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے وضو کیا۔ (جب وضو کر چکے تو) لوگ آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر اس کو (اپنے چہرے اور آنکھوں پر) ملنے لگے۔ پھر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپؐ کے سامنے عنزہ (گڑا ہوا تھا) ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک پیالہ منگایا، جس میں پانی تھا۔ پہلے آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اور اپنا منہ اسی میں دھویا اور اسی میں کلی کی۔ پھر دونوں یعنی ابو موسیٰؓ اور ابوحجیفہؓ سے کہا کہ یہ پانی کچھ پی لو

لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَافْرِغَا عَلٰى وُجُوهِكُمَا وَ نُحُوْرِكُمَا.

اور کچھ اپنے چہروں اور اپنے سینوں پر ڈال لو۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهٖ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وُضُوْئِهٖ.

۱۸۶۔ علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے محمودؓ بن ربیع نے بیان کیا کہ محمودؓ بن ربیع وہ شخص ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کے منہ پر بچپن کی حالت میں کلی کی تھی انہی کے کنوئیں سے (پانی لے کر)۔ عروہ نے (اس حدیث کی) مسورؓ وغیرہ سے روایت کی ہے اور یہ دونوں روایتیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں کہ جب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وضو فرماتے ہیں تو آپؐ کے وضو سے بچے ہوئے پانی پر صحابہ ٹوٹ پڑتے تھے۔

۱۳۷ بَاب۔

باب ۱۳۷۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

۱۸۷۔ عبدالرحمٰن بن یونس، حاتم بن اسمٰعیل، جعد، سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لے گئیں۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ میری بہن کا لڑکا بیمار ہے۔ آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپؐ نے وضو فرمایا اور میں نے آپؐ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ اس کے بعد آپؐ کے پس پشت کھڑا ہو گیا، تو میں نے خاتم نبوت کو دیکھ لیا جو آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مثل حجلہ یعنی چھپر کھٹ کے پردہ کی گھنڈی کے تھی۔

۱۳۸ بَاب مَنْ مَّضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ.

باب ۱۳۸۔ ایک ہی چلو سے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ اَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ اَوْ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثَلٰثًا

۱۸۸۔ مسدد، خالد بن عبداللہ، عمرو بن یحییٰ، یحییٰ، عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی گرایا اور ان کو دھویا، پھر ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پس اسی طرح تین بار کیا، پھر دو دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا آگے کے حصہ کا بھی اور پیچھے کے حصہ کا بھی (غرض کہ پورے سر کا) اور اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے

فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَآ اَقْبَلَ وَ مَا اَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس کے بعد کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا۔ اور اپنے سر کا مسح کیا' آگے کے حصہ کا بھی اور پیچھے کے حصہ کا بھی' (غرض کہ پورے سر کا) اور اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ اس کے بعد کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا۔

١٣٩ بَاب مَسْحِ الرَّاْسِ مَرَّةً.

باب ۱۳۹۔ سر کا مسح ایک مرتبہ کرنے کا بیان۔

١٨٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ اَبِيْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّاَ لَهُمْ فَكَفَاهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ اسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى الْاِنَآءِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى الْاِنَآءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِيَدِهٖ وَ اَدْبَرَبِهَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى الْاِنَآءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَّ قَالَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً.

۱۸۹۔ سلیمان بن حرب' وہیب' عمرو بن یحییٰ' یحییٰ' عمرو بن ابی حسن نے عبداللہؓ بن زید سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت پوچھی' تو انہوں نے پانی کا ایک طشت منگایا اور ان کے سمجھانے کے لئے وضو کیا' اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا اور تین مرتبہ ان کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور تین مرتبہ' تین چلو پانی سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کی' پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو' دو مرتبہ دھوئے۔ پھر اپنے ہاتھ سے جدید پانی لے کر سر کا مسح فرمایا، یعنی اپنے ہاتھوں کو سر پر رکھ کر پیچھے سے آگے لائے اور آگے سے پیچھے لے گئے۔ پھر برتن سے پانی لے کر اپنے دونوں پیر دھوئے۔ (امام بخاری کہتے ہیں) ہم سے موسیٰ نے اور ان سے وہیب نے حدیث بیان کی' اور کہا کہ آپ نے اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

ف۔ سابقہ تمام احادیث سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے (۱) یہ کہ کم از کم ایک مرتبہ اعضاء وضو کا دھونا فرض ہے، دو مرتبہ پر کفایت ہے تین مرتبہ سنت یا افضل ہے (۲) یہ کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا تین مرتبہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک چلو لے کر اس سے تھوڑا پانی کلی کے لئے منہ میں لے اور تھوڑا پانی ناک میں ڈال لے، اس طرح تین مرتبہ کرنے سے ۳ کلیاں اور ۳ مرتبہ ناک میں پانی پڑ جائے گا اور اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ تین چلو تین کلیوں کے لئے اور تین چلو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنے کے لئے (۳) یہ کہ سر کا مسح اس طرح کرے کہ پورا سر مسح میں شامل ہو جائے یہ افضل ہے اگرچہ صرف چوتھائی سر کے مسح سے فرض ادا ہو جاتا ہے (۴) یہ کہ سر کا مسح ہر صورت میں صرف ایک ہی مرتبہ کرنا ہو گا دیگر اعضاء کی طرح دو دو یا تین تین مرتبہ نہیں ہو گا ۱۲ منہ

١٤٠ بَاب وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ وَ فَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ وَ تَوَضَّاَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ.

باب ۱۴۰۔ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے گرم پانی سے اور نصرانیہ کے گھر (کے پانی) سے وضو فرمایا۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا۔

۱۹۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرد اور عورت سب ایک برتن سے وضو کرتے تھے۔

۱٤۱ بَاب صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهُ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ۔

باب ۱۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے وضو کے پانی کو بے ہوش پر چھڑکنے کا بیان۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَّقُوْلُ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَ اَنَا مَرِيْضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَآئِضِ۔

۱۹۱۔ ابوالولید' شعبہ' محمد بن منکد' جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میں (ایسا سخت) بیمار تھا کہ (کوئی بات) سمجھ نہ سکتا تھا۔ آپؐ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو سے (بچا ہوا پانی) میرے اوپر ڈالا' تو میں ہوش میں آ گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ (میری) میراث کس کے لئے ہے؟ میرا تو صرف ایک کلالہ وارث ہے۔ اس پر فرائض کی آیت نازل ہوئی۔

ف۔ جو ایسے شخص کا وارث ہو جس کے نہ باپ زندہ ہو' اور نہ کوئی اولاد ہو اس کو کلالہ کہتے ہیں۔

۱٤۲ بَاب الْغُسْلِ وَ الْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَ الْقَدَحِ وَ الْخَشَبِ وَ الْحِجَارَةِ۔

باب ۱۴۲۔ لگن پیالے اور لکڑی کے برتن سے غسل اور وضو کرنے کا بیان۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلَى اَهْلِهٖ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَآءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَ زِيَادَةً۔

۱۹۲۔ عبداللہ بن منیر' عبداللہ بن بکر' حمید' انسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کا وقت آیا' تو جس شخص کا گھر وہاں سے قریب تھا۔ وہ (وضو کرنے اپنے گھر) چلا گیا' اور چند لوگ رہ گئے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پتھر کا ایک مخضب لایا گیا جس میں پانی تھا۔ مخضب میں یہ گنجائش نہ تھی کہ آپ اپنی ہتھیلی اس میں پھیلا سکیں' چنانچہ تمام لوگوں نے اسی تھوڑے سے پانی سے وضو کر لیا۔ (حمید کہتے ہیں) ہم نے (انسؓ سے) کہا کہ تم (اس وقت) کس قدر تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسّی اور بلکہ اسّی سے کچھ زیادہ۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَ وَجْهَهٗ فِيْهِ وَ مَجَّ فِيْهِ۔

۱۹۳۔ محمد بن علاء' ابواسامہ' برید' ابی بردہ' ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ منگایا۔ جس میں پانی تھا' پھر اسی میں آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرہ کو دھویا اور اسی میں کلی کی۔

۱۹۴ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلْمَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَآءً فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهٖ وَ اَدْبَرَ وَ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

۱۹۴۔ احمد بن یونس' عبدالعزیز بن ابی سلمہ' عمرو بن یحییٰ' یحییٰ' عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے ہاں) تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے لئے پیتل کے ایک طشت میں پانی (بھر کر) نکالا۔ (اس سے) آپؐ نے وضو فرمایا، اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دو' دو مرتبہ اور اپنے سر کا مسح کیا یعنی (سر پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے سے) آگے لائے اور (آگے سے) پیچھے لے گئے اور دونوں پیر دھوئے۔

۱۹۵ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اشْتَدَّ بِهٖ وَجْعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهٗ وَاشْتَدَّ وَجْعُهٗ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ وَ اُجْلِسَ فِيْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ.

۱۹۵۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (آخری مرض میں) بیمار ہوئے اور آپؐ کا مرض سخت ہو گیا، تو آپؐ نے اپنی بیبیوں سے اجازت مانگی کہ میرے گھر میں آپؐ کی تیمارداری کی جائے۔ تو سبھوں نے آپؐ کو اجازت دے دی' تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (میرے گھر آنے کے لئے) دو آدمیوں کے درمیان میں (سہارا لے کر) نکلے' دونوں پیر (مبارک) آپؐ کے زمین میں گھسٹتے ہوئے جاتے تھے۔ عباسؓ کے اور ایک اور شخص کے درمیان آپؐ نکلے تھے۔ عبیداللہ (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ کو اس کی خبر کر دی تو انہوں نے کہا تم جانتے ہو کہ دوسرا شخص کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا علیؓ بن ابی طالب تھے۔ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے گھر آ چکے اور آپؐ کا مرض (اور بھی) زیادہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ سات مشکیں جن کے بند نہ کھولے گئے ہوں، میرے اوپر ڈال دو تاکہ میں لوگوں کو کچھ وصیت کروں (چنانچہ) اس کی تعمیل کی گئی اور آپ حفصہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مخضب میں بٹھلا دیئے گئے، اس کے بعد ہم سب نے آپؐ کے اوپر پانی ڈالنا شروع کیا، جب آپؐ نے اشارے سے فرمایا کہ بس' اب تم تعمیل حکم کر چکیں۔ (تب ہم نے موقوف کیا) اس کے بعد آپؐ لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

ف۔ مقصود آپ کا یہ تھا کہ بھری ہوئی مشکیں ہوں اور جن کا پانی ابھی کچھ بھی خرچ نہ ہوا ہو۔

۱۴۳ بَاب الْوُضُوْءِ مِنَ التَّوْرِ.

باب ۱۴۳۔ طشت سے وضو کرنے کا بیان

۱۹۶ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ

۱۹۶۔ خالد بن مخلد' سلیمان' عمرو بن یحییٰ' ان کے والد یحییٰ روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا بہت (کثرت کے ساتھ) وضو کیا کرتے

عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبِرْنِيْ كَيْفَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَكَفَّاهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاغْتَرَفَ بِهِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدَيْهِ مَآءً فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَاَقْبَلَ فَاَدْبَرَ بِيَدِهِ وَاَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ.

تھے۔ انہوں نے ایک دن عبداللہ بن زیدؓ سے کہا کہ مجھے بتاؤ کہ تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح وضو کرتے دیکھا ہے؟ انہوں نے ایک طشت پانی کا منگایا' اور اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر جھکایا' اور ان دونوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا' اور (ہر مرتبہ ایک ہی) ایک چلو سے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر اپنا ہاتھ (طشت میں) ڈالا اور چلو بھر کر نکالا' تین مرتبہ اپنا منہ دھویا' پھر دو' دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے' پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا' یعنی دونوں ہاتھ پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لائے' پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور کہا کہ اسی طرح میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۷ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ فِيْهِ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَآءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ قَالَ اَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ.

۱۹۷۔ مسدد' حماد' ثابت' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ظرف منگایا۔ ایک بڑا پیالہ آپؐ کے سامنے لایا گیا' جس میں کچھ پانی تھا آپؐ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھ دیں' انسؓ کہتے ہیں' میں پانی کو دیکھ رہا تھا کہ آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار رہا تھا۔ میں نے ان لوگوں کا جنہوں نے (اس پانی سے) وضو کیا' اندازہ کیا (تو) ستر' اسّی کے درمیان میں تھے۔

۱۴۴ بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ.

باب ۱۴۴۔ ایک مد پانی سے وضو کرنے کا بیان۔

۱۹۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ اَوْكَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ وَّيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

۱۹۸۔ ابو نعیم' مسعر' ابن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوتے تھے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تھے۔ (اس میں) ایک صاع سے پانچ مد تک (پانی صرف کیا کرتے تھے)۔ اور وضو ایک مد (پانی) سے کرتے تھے۔

۱۴۵ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

باب ۱۴۵۔ موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔

۱۹۹ ـ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۹۹۔ اصبغ بن فرج' ابن وہب' عمرو' ابو النضر' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن' عبداللہ بن عمرؓ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی بابت پوچھا(۱)' تو انہوں نے کہا ہاں! جب

(۱) اصل بات یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کے جواز کا مسئلہ پہلے معلوم نہ تھا یا یہ کہ وہ اس کو شریعت (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَالَ عُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلا تَسَاَلْ عَنْهُ غَيْرَهٗ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو النَّضْرِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعْدًا فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ۔

تم سے سعدؓ کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کریں' تو اس کی بابت کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے ابو النضر نے بیان کیا کہ عمرؓ نے عبداللہ سے اسی طرح بیان کیا۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَآءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۲۰۰۔ عمرو بن خالد حرانی' لیث' یحییٰ بن سعید' سعد بن ابراہیم' نافع بن جبیر' عروہ بن مغیرہ اپنے والد مغیرہؓ بن شعبہ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ ایک دن اپنی حاجت (رفع کرنے) کے لئے تشریف لے گئے۔ تو مغیرہؓ (بھی) ایک برتن لے کر' جس میں پانی تھا آپؐ کے پیچھے (پیچھے) چلے گئے' اور جب آپؐ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو مغیرہؓ نے آپؐ (کے ہاتھ پاؤں) پر پانی ڈالا اور آپؐ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَ تَابَعَهٗ حَرْبٌ وَّ اَبَانُ عَنْ يَّحْيٰى.

۲۰۱۔ ابو نعیم' شیبان' یحییٰ' ابو سلمہ' جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری' عمرو بن امیہ ضمریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ حرب اور ابان نے بھی اسے یحییٰ سے روایت کیا ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِبْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَ خُفَّيْهِ وَتَابَعَهٗ مَعْمَرٌ وَّ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۰۲۔ عبدان' عبداللہ' اوزاعی' یحییٰ' ابو سلمہ' جعفر بن عمرو بن امیہ' عمرو بن امیہؓ سے روایت ہے' فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عمامہ اور دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور معمر نے بروایت یحییٰ' ابو سلمہ عمرو سے اسی کے متابع حدیث روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کی طرف سے صرف حالت سفر کی رخصت سمجھتے کہ یہ صرف سفر میں جائز ہے۔ جب وہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس کوفہ میں آئے اور انہیں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو اس پر حیرت کا اظہار کیا اور وجہ پوچھی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا حوالہ دیا اور کہا کہ تم اپنے والد حضرت عمرؓ سے اس کی تصدیق کر لو۔ چنانچہ انہوں نے اپنے والد سے پوچھا تو حضرت عمرؓ نے ان کی تصدیق فرمائی۔

١٤٦ بَاب إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ.

باب۱۴۶۔ موزوں کو وضو کی حالت میں پہننے کا بیان۔

٢٠٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۲۰۳۔ ابو نعیم، زکریا، عامر، عروہ بن مغیرہ، مغیرہؓ کہتے ہیں میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ میں نے (وضو کے وقت) چاہا کہ آپؐ کے دونوں موزوں کو اتار ڈالوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کو رہنے دو۔ میں نے ان کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا۔ پھر آپ نے ان پر مسح کیا۔

١٤٧ بَاب مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَّحْمِ الشَّاةِ وَ السَّوِيْقِ وَ أَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَحْمًا فَلَمْ يَتَوَضَّئُوْا.

باب۱۴۷۔ بکری کا گوشت اور ستو کھانے سے وضو نہ کرنے کا بیان، اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمان رضی اللہ عنہم نے گوشت کھایا اس کے بعد وضو نہیں کیا۔(۱)

٢٠٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۰۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا ایک شانہ کھایا، اس کے بعد نماز پڑھی اور (جدید) وضو نہیں کیا۔

٢٠٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَى السِّكِّيْنَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۰۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، جعفر بن عمرو بن امیہ سے ان کے والد عمروؓ بن امیہ نے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا شانہ کاٹ کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا، پھر نماز کے لئے بلائے گئے، تو چھری پھینک دی اور نماز پڑھی، لیکن وضو نہیں کیا۔

١٤٨ بَاب مَنْ مَّضْمَضَ مِنَ السَّوِيْقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

باب۱۴۸۔ اگر کسی نے ستو کھا کر کلی کر لی اور وضو نہیں کیا۔

٢٠٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ

۲۰۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار بنی حارثہ کے آزاد کردہ غلام، سوید بن نعمانؓ سے روایت ہے کہ (فتح) خیبر

(۱) ابتدا میں شریعت کا یہ حکم تھا کہ آگ پر جو چیز گرم ہوئی ہو اور پکی ہو اسے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اب ایسی کسی چیز سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ امام بخاریؒ نے بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ایسی چیز کا کھانا اب ناقض وضو نہیں ہے۔

مَّوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَیْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَآءِ وَ هِیَ اَدْنٰی خَیْبَرَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَ مَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ.

کے سال وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب (مقام) صہبا میں پہنچے اور وہ خیبر سے بہت قریب تھا' تو آپؐ نے عصر کی نماز پڑھی۔ اور پھر زادراہ منگوایا (صحابہ) صرف ستو آپؐ کے پاس لائے۔ آپؐ نے اس کے گھولنے کا حکم دیا' پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے کھایا۔ بعد اس کے آپؐ مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے اور (صرف) کلی کرلی اور ہم نے (بھی) کلی کرلی۔ بعد اس کے آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بُكَیْرٍ عَنْ كُرَیْبٍ عَنْ مَّیْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ.

۲۰۷۔ اصبغ' ابن وہب' عمرو' بکیر' کریب' میمونہؓ سے روایت ہے کہ ان کے ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بکری کا) شانہ کھایا' اس کے بعد نماز پڑھی اور جدید وضو نہیں کیا۔

۱۴۹ بَاب هَلْ یُمَضْمَضُ مِنَ اللَّبَنِ.

باب ۱۴۹۔ کیا دودھ پی کر کلی کی جائے۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ وَّ قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا تَابَعَهٗ یُوْنُسُ وَ صَالِحُ بْنُ كَیْسَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ.

۲۰۸۔ یحییٰ بن بکیر و قتیبہ' لیث' عقیل' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا' تو کلی کی۔ اور فرمایا کہ دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ یونس و صالح بن کیسان نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۵۰ بَاب الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَّمْ یَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَ النَّعْسَتَیْنِ اَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوْءًا.

باب ۱۵۰۔ نیند سے وضو کرنے کا بیان اور بعض وہ لوگ جو ایک دو مرتبہ اونگھ جانے سے یا سر کے ہل جانے سے وضو کو فرض نہیں سمجھتے۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ اِذَا صَلّٰی فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰی وَهُوَ نَاعِسٌ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّهٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَهٗ.

۲۰۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام' عروہ' عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اونگھ جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو' تو اسے چاہئے کہ لیٹ رہے' یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے' اس لئے کہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا' تو یہ نہیں سمجھ سکتا کہ استغفار کرتا ہوں یا اپنے کو بددعا دے رہا ہوں۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۲۱۰۔ ابو معمر' عبدالوارث' ابو قلابہ' انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ ثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِی قَلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰی يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ.

روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص نیند کے خمار میں ہو' تو اس کو سو جانا چاہئے' یہاں تک کہ (نیند جاتی رہے اور) سمجھنے لگے کہ کیا پڑھ رہا ہوں۔

۱۵۱ بَاب الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ ـ

باب ۱۵۱۔ بغیر حدث کے وضو کرنے کا بیان۔

۲۱۱ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح وَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰی عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ يُجْزِئُ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَالَمْ يُحْدِثْ.

۲۱۱۔ محمد بن یوسف' سفیان' عمرو بن عامر' انسؓ' مسدد' یحییٰ' سفیان' عمرو بن عامر' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے۔ (عمرو بن عامرؓ کہتے ہیں) میں نے کہا تم لوگ کس طرح کیا کرتے تھے؟ انسؓ نے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک کو جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔ (ایک ہی) وضو کافی ہوتا تھا۔

۲۱۲ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِی يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی بُشَيْرُ ابْنُ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِی سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا صَلّٰی دَعَا بِالْاَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَكَلْنَا وَ شَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰی لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۱۲۔ خالد بن مخلد' سلیمان' یحییٰ بن سعید' بشیر بن یسار' سوید بن نعمانؓ نے فرمایا کہ ہم (فتح) خیبر کے سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم صہبا میں پہنچے۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' جب نماز پڑھ چکے' کھانا مانگا تو صحابہ آپؐ کے پاس صرف ستو لائے' ہم سب لوگوں نے کھایا' پیا' بعد اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے آپؐ نے صرف کلی کی۔ اس کے بعد نماز پڑھا دی۔ (جدید) وضو نہیں کیا۔

۱۵۲ بَاب مِنَ الْكَبَآئِرِ اَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ .

باب ۱۵۲۔ پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیر میں سے ہے۔

۲۱۳ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْمَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ

۲۱۳۔ عثمان' جریر' منصور' مجاہد' ابن عباسؓ سے روایت ہے' فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغات میں تشریف لے گئے' تو دو آدمیوں کی آواز سنی۔ جن پر ان کی قبروں میں عذاب کیا جاتا تھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب کیا جاتا ہے۔ لیکن کسی بڑی بات کی وجہ سے نہیں کیا جا رہا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' ہاں (بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے)۔ ان میں سے

بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِىْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ تَيْبَسَا.

ایک تو اپنے پیشاب سے نہ بچتا تھا(۱) اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپؐ نے ایک شاخ منگائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ یہ آپؐ نے کیوں کیا؟ آپؐ نے فرمایا' امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں ان دونوں پر عذاب کم رہے۔

١٥٣ بَاب مَا جَآءَ فِىْ غَسْلِ الْبَوْلِ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوٰى بَوْلِ النَّاسِ.

باب ۱۵۳۔ پیشاب کے دھونے کے متعلق کیا منقول ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے حق میں ارشاد فرمایا تھا کہ یہ اپنے پیشاب سے نہ بچتا تھا، آدمیوں کے پیشاب کے علاوہ (اور کسی کے پیشاب کا) دوسرا ذکر نہیں فرمایا۔

ف۔ حنفیہ کے نزدیک ہر ایک آدمی کا پیشاب ناپاک ہے۔ مرد ہو یا عورت بالغ ہو' یا نابالغ ہو۔

٢١٤ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَطَآءُ بْنُ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهٖ اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهٖ.

۲۱۴۔ یعقوب بن ابراہیم' اسمٰعیل بن ابراہیم' روح بن قاسم' عطاء بن ابی میمونہ' انسؓ مالک سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی ضرورت (رفع کرنے) کے لئے باہر تشریف لے جاتے' تو میں آپؐ کے لئے پانی لاتا تھا اور اس سے آپؐ استنجا کرتے تھے۔

١٥٤ بَاب۔

باب ۱۵۴۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٢١٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِىْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِىْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَّطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِىْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ تَيْبَسَا قَالَ ابْنُ

۲۱۵۔ محمد بن مثنیٰ' محمد بن خازم' اعمش' مجاہد' طاؤس' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے' ایک تو ان میں سے پیشاب سے نہ بچتا تھا۔ اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپؐ نے ایک شاخ تر لی اور اسے چیر کر دو (ٹکڑے) کر دیئے۔ اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ آپؐ نے کیوں کیا؟ فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ دونوں (لکڑیاں) خشک نہ ہوں ان پر عذاب کم رہے۔

(۱) پیشاب سے بچنے کا شریعت میں تاکیدی حکم ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ پیشاب سے بچو کیونکہ قبر کا عذاب اکثر اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔

الْمُثَنّٰی وَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهٗ.

۱۵۵ بَاب تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّاسِ الْاَعْرَابِيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهٖ فِي الْمَسْجِدِ.

باب ۱۵۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کا اعرابی کو مہلت دینا' تاکہ وہ اپنے پیشاب سے (جو) مسجد میں (کر رہا تھا) فارغ ہو جائے۔

۲۱۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَعْرَابِيًّا يَّبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوْهُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ.

۲۱۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ہمام' اسحاق' انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ جب وہ فارغ ہو چکا آپؐ نے پانی منگایا اور اس کو اس (مقام) پر ڈال دیا۔

۱۵۶ بَاب صَبِّ الْمَآءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ.

باب ۱۵۶۔ پیشاب پر مسجد میں پانی ڈالنے کا بیان۔

۲۱۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ.

۲۱۷۔ ابو الیمان' شعیب' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک اعرابی کھڑا ہو گیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ تو لوگوں نے اسے پکڑا' ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی کا خواہ کم بھرا ہو یا پورا بھرا ہوا ڈال دو۔ اس لئے کہ تم لوگ نرمی کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو' سختی کرنے کے لئے نہیں۔

۲۱۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِيْ طَآئِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهٗ

۲۱۸۔ عبدان' عبد اللہ' یحییٰ بن سعید' انسؓ' خالد بن مخلد' سلیمان' یحییٰ بن سعید' انسؓ مالک کہتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے مسجد کے ایک گوشہ میں پیشاب کر دیا' لوگوں نے اسے ڈانٹا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا۔ جب وہ اپنے پیشاب سے فارغ ہوا(۱)' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس پر پانی بہا دیا گیا۔

(۱) وہ ایک دیہاتی آدمی تھا جو شریعت کے مسائل اور آداب مسجد سے واقف نہ تھا اس لئے مسجد میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہؓ نے اسے روکنا چاہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت و مصلحت کی بنا پر صحابہؓ کو روک دیا کہ درمیان میں روکنے کی وجہ سے کہیں اس کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ بعد میں اس جگہ پانی بہا دیا گیا۔

اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُنُوْبٍ مِّنْ مَّآءٍ فَأُهْرِقَ عَلَيْهِ.

۱۵۷ بَاب بَوْلِ الصِّبْيَانِ۔

باب ۱۵۷۔ بچوں کے پیشاب کا بیان۔

۲۱۹ ۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ.

۲۱۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہ ام المومنین کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا' آپؐ نے پانی منگایا اور فوراً اس پر بہایا۔

۲۲۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

۲۲۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' ام قیسؓ بنت محصن سے روایت ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں' جو کھانا نہ کھاتا تھا۔ اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اس نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگایا اور اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔

ف۔ حنفیہ کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مبالغہ کے ساتھ مل مل کر نہیں دھویا۔

۱۵۸ بَاب الْبَوْلِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا۔

باب ۱۵۸۔ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کا بیان۔

۲۲۱ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَجِئْتُهٗ بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ.

۲۲۱۔ آدم' شعبہ' اعمش' ابووائل' حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے ڈلاؤ پر تشریف لائے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی مانگا تو میں آپؐ کے پاس پانی لے آیا' تب آپؐ نے وضو کیا۔

۱۵۹ بَاب الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَ التَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ۔

باب ۱۵۹۔ اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار سے آڑ کر لینے کا بیان۔

۲۲۲ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُنِيْ اَنَا وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَاشٰى فَاَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُهٗ

۲۲۲۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابووائل' حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا جا رہا تھا کہ آپؐ ایک قوم کے ڈلاؤ پر دیوار کے پیچھے آئے اور جس طرح تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے' کھڑے ہو گئے اور پیشاب کرنے لگے۔ تو میں آپؐ سے الگ ہو گیا۔ آپؐ نے میری طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ میں آپؐ کے پاس آ گیا اور آپ کی ایڑیوں

فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِيهِ حَتّٰى فَرَغَ.

کے قریب کھڑا ہو گیا' یہاں تک کہ آپ فارغ ہو چکے۔

ف۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق احادیث مختلف آئی ہیں' چنانچہ حضرت عمرؓ کی ایک حدیث میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ لیکن دونوں احادیث میں اس طرح تطبیق ممکن ہے' کہ اگر جگہ ایسی ہو کہ جہاں بیٹھنے سے لباس کے خراب ہونے کا خطرہ ہو' تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔ یا کوئی ایسا مرض لاحق ہو گیا ہو کہ بیٹھنا تکلیف دہ ہو' تو بھی جائز ہے ورنہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

١٦٠ بَاب الْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ.

٢٢٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِهِمْ قَرَضَهٗ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَيْتَهٗ اَمْسَكَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا.

باب ۱۶۰۔ کسی قوم کے گھورے کے پاس پیشاب کرنے کا بیان

۲۲۳۔ محمد بن عرعرہ' شعبہ' منصور' ابووائل سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ پیشاب کے بارہ میں سختی کیا کرتے تھے' کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی کے کپڑے پر پیشاب لگ جاتا تھا تو وہ اسے کاٹ ڈالتا تھا۔ حذیفہؓ نے (جب اس کو سنا تو) کہا اگر وہ (اپنی سختی سے) باز آ جائیں تو بہتر ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے گھورے پر تشریف لائے تھے اور (وہاں) کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا۔

ف۔ یعنی غیر محسوس، نامعلوم، خفیف، باریک باریک، ایک، دو چھینٹیں بھی اگر کپڑے پر پڑ جائیں، تو وہ اس کو نجس کہہ دیتے تھے حالانکہ ایسی چھینٹیں معاف ہیں۔

١٦١ بَاب غَسْلِ الدَّمِ.

٢٢٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ اِحْدٰنَا تَحِيْضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّهٗ ثُمَّ تَقْرُصُهٗ بِالْمَآءِ وَ تَنْضَحُهٗ بِالْمَآءِ وَتُصَلِّيْ فِيْهِ.

باب ۱۶۱۔ خون دھونے کا بیان

۲۲۴۔ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ' ہشام' فاطمہ' حضرت اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ بتایئے! ہم میں سے کسی کو کپڑے میں حیض آئے' تو وہ (اسے) کیا کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ اسے مل ڈالے' پھر پانی سے رگڑ کر اور دھو کر صاف کرے اور اس سے نماز پڑھے۔

٢٢٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ

۲۲۵۔ محمد' ابو معاویہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا یا رسول اللہؐ میں ایک ایسی عورت ہوں کہ (اکثر) مستحاضہ رہتی ہوں۔ اور ایک عرصے تک پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، یہ تو ایک (رگ) کا خون ہے۔ اور حیض نہیں ہے' جب تمہارے حیض کا زمانہ آ جائے تو نماز چھوڑ دو' اور جب گزر جائے تو خون اپنے (جسم) سے دھو ڈالو' بعد اس

حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي قَالَ وَقَالَ اَبِيْ ثُمَّ تَوَضَّأِيْ بِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ.

کے نماز پڑھو۔ ہشام کہتے ہیں (اس حدیث میں اس کے بعد) میرے باپ نے (یہ بھی) کہا کہ پھر ہر نماز کے لئے وضو کیا کرو' یہاں تک کہ پھر وقت (حیض کا) آجائے' تو پھر نماز ترک کر دینا۔

۱۶۲ بَاب غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهٖ وَغَسْلِ مَا يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْأَةِ۔

باب ۱۶۲۔ منی دھونے اور اس کے رگڑنے اور اس تری کے دھونے کا بیان جو کہ عورت سے لگ جائے۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَآءِ فِيْ ثَوْبِهٖ.

۲۲۶۔ عبداللہ' عبداللہ بن مبارک' عمرو بن میمون جزری' سلیمان بن یسار' عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیتی تھی۔ آپؐ (اسی کپڑے کو پہن کر) نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے تھے۔ حالانکہ کپڑے میں پانی (کی تری) (۱) باقی ہوتی تھی۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ ح وَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَ اَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ بُقَعَ الْمَآءِ.

۲۲۷۔ قتیبہ' یزید' عمرو' سلیمان بن یسار' عائشہؓ' مسدد' عبدالواحد' عمرو بن میمون' سلیمان بن یسار کہتے ہیں۔ میں نے عائشہؓ سے اس منی کے بارہ میں پوچھا' جو کپڑے پر لگ جائے تو انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی' اور آپؐ نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے تھے۔ حالانکہ آپؐ کے لباس میں دھونے کا اثر یعنی پانی کے دھبے ہوتے تھے۔

۱۶۳ بَاب اِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ اَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ اَثَرُهٗ.

باب ۱۶۳۔ جنابت وغیرہ کو دھوئے' مگر اس کا دھبہ نہ جائے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْهِ بُقَعَ الْمَآءِ.

۲۲۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالواحد' عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن یسار سے اس کپڑے کے بارہ میں جن کو جنابت لگ جائے' سنا ہے وہ کہتے تھے کہ عائشہؓ کہتی تھیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو ڈالتی تھی' پھر بھی اس میں پانی کا دھبہ یا کئی دھبے دیکھتی تھی۔

---

(۱) ان احادیث کو اس باب میں ذکر کر کے یہ بتانا مقصود ہے کہ کپڑے سے جب نجاست کو دور کر دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ پاک ہونے کے لئے خشک ہونا ضروری نہیں ہے۔

۲۲۹ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ مَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَاهُ فِيْهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا.

۲۲۹۔ عمرو بن خالد' زہیر' عمرو بن میمون' بن مہران' سلیمان بن یسار' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوڈالتی تھیں' پھر میں کپڑوں میں ایک یا متعدد دھبے دیکھتی تھی۔

۱۶۴ بَاب أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَ الدَّوَّابِّ وَ الْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا وَ صَلَّى أَبُوْ مُوْسٰى فِيْ دَارِ الْبَرِيْدِ وَ السِّرْقِيْنِ وَ الْبَرِيَّةُ إِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ هٰهُنَا أَوْ ثَمَّ سَوَاءٌ.

باب ۱۶۴۔ اونٹ' چوپایوں اور بکری کے پیشاب اور ان کے رہنے کی جگہوں کا بیان' ابو موسیٰ نے دار البرید میں نماز پڑھی اور ان کے اس طرف گوبر تھا اور (دوسری طرف) جنگل' تو انہوں نے کہا کہ یہ جگہ اور وہ جگہ برابر ہے۔

ف۔ حنفیہ کے نزدیک ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت حلال ہے' نجاست خفیفہ میں سے ہے، چوتھائی کپڑے کی بقدر معاف ہے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ صاف ستھری جگہ ہو۔

(۲) دار البرید کوفہ میں ایک مکان کا نام ہے جہاں کہ جانور باندھے جاتے تھے۔

۲۳۰ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِّنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَّأَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَ أَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْا النَّعَمَ فَجَآءَ الْخَبَرُ فِيْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِيْ آثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ فَقُطِعَ أَيْدِيْهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَ أُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ فَهٰؤُلَآءِ سَرَقُوْا فَقَتَلُوْا وَ كَفَرُوْا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَ حَارَبُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ.

۲۳۰۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' ابی قلابہ' انسؓ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ عکل کے یا عرینہ کے آئے' مگر وہ مدینہ میں بیمار ہو گئے' تو آپؐ نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں لے جانے کا حکم دیا' اور یہ کہ وہ لوگ ان کا پیشاب اور ان کا دودھ پئیں' چنانچہ وہ (جنگل میں) چلے گئے' اور ایسا ہی کیا جب اچھے ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا۔ اور جانوروں کو ہانک لے گئے۔ ابتدا دن ہی میں (یہ) خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ چنانچہ آپؐ نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے اور دن چڑھے وہ (گرفتار کر کے) لائے گئے۔ آپؐ نے حکم دیا تو ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ ڈالے گئے، اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں' اور گرم سنگلاخ پر ڈال دیئے گئے' پانی مانگتے تھے تو انہیں پانی نہیں پلایا جاتا تھا' ابو قلابہؓ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے چوری کی اور قتل کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

ف۔ انہوں نے بھی اسی صورت سے ان مسلمانوں کو قتل کیا تھا جو آپؐ کے چرواہے تھے بالکل اسی کا بدلہ ان کے ساتھ کیا گیا۔

۲۳۱ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ أَنْ يُّبْنٰى

۲۳۱۔ آدم' شعبہ' ابو التیاح' انسؓ کہتے ہیں مسجد کے بنائے جانے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے بیٹھنے کے مقامات میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

اَلْمَسْجِدُ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

١٦٥ بَاب مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَ الْمَآءِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لا بَأسَ بِالْمَآءِ مَا لَمْ يُغَيِّرُهُ طَعْمٌ اَوْ رِيحٌ اَوْ لَوْنٌ وَّقَالَ حَمَّادٌ لَا بَأسَ بِرِيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ عِظَامِ الْمَوْتٰى نَحْوَ الْفِيلِ وَ غَيْرِهٖ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَآءِ يَمْتَشِطُوْنَ بِهَا وَ يُدَهِنُوْنَ فِيْهَا لا يَرَوْنَ بِه بَأْسًا وَّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَ اِبْرَاهِيْمُ لا بَاسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ.

باب ۱۶۵۔ جو نجاستیں گھی اور پانی میں گر جائیں' ان کا بیان' زہری نے کہا یہ کہ پانی میں کچھ حرج نہیں جب تک کہ اس کا مزہ یا بو رنگ نہ بدلے، حماد نے کہا ہے کہ مردار (پرندے کے پروں کے پانی میں پڑ جانے) سے کچھ حرج نہیں' زہری نے مردوں کی ہڈیوں کے بارے میں مثل ہاتھی وغیرہ کے کہا ہے کہ میں نے اگلے علماء میں سے کچھ کو ان کی کنگھیاں اور ان کے روغن دان بنائے ہوئے دیکھا ہے' وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نے کہا ہے کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کچھ حرج نہیں۔

٢٣٢ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ.

۲۳۲۔ اسماعیل' مالک' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباسؓ' میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چوہیا کے بارے میں پوچھا گیا' جو گھی میں گر گئی تھی، آپؐ نے فرمایا کہ اس کو نکال ڈالو اور اس کے قریب جس قدر (گھی) ہو وہ نکال ڈالو (۱) اور اپنا باقی گھی کھاؤ۔

٢٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ وَقَالَ مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ مَالَا اُحْصِيْهِ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ.

۲۳۳۔ علی بن عبد اللہ' معن' مالک' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود' حضرت ابن عباسؓ' میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے' تو آپؐ نے فرمایا کہ اس چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال لو اور پھینک دو۔ معن نے کہا کہ ہم سے مالک نے بے شمار مرتبہ ابن عباس سے اور انہوں نے میمونہؓ سے روایت کیا۔

٢٣٤ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

۲۳۴۔ احمد بن محمد' عبد اللہ' معمر' ہمام بن منبہ' ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' مسلمان کو جو زخم

(۱) باب میں ذکر کردہ دونوں حدیثوں میں جو گھی کے متعلق حکم دیا گیا ہے وہ ایسے گھی یا تیل کے متعلق ہے جو جما ہوا ہو۔ لیکن جو گھی یا تیل جما ہوا نہ ہو، پگھلا ہوا ہو وہ اس وجہ سے کھانے کے قابل نہیں رہتا۔ البتہ اسے کھانے کے علاوہ دوسرے کسی استعمال میں لایا جا سکتا ہے جیسے چراغ وغیرہ میں جلانا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ کَلْمٍ یُّکْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَکُوْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَهَیْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرَ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَ الْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ.

اللہ کی راہ میں پہنچایا جاتا ہے' وہ قیامت کے دن اپنی اسی (تازگی کی) حالت میں ہوگا (جیسا کہ اس وقت تھا) جب وہ لگایا گیا تھا (یعنی بہتا ہوا ہوگا) رنگ تو خون کا سا ہوگا اور خوشبو اس کی مشک کی سی ہوگی۔

١٦٦ بَاب الْبَوْلِ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ۔

باب ۱۶۶۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کا بیان۔

٢٣٥ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ قَالَ اَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ حَدَّثَهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ.

۲۳۵۔ ابوالیمان' شعیب' ابو الزناد' عبدالرحمٰن بن ہرمز اعوج' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم (اگرچہ دنیا میں) پچھلے ہیں (مگر آخرت میں سب سے) سبقت لے جانے والے ہیں' اور (اسی سند سے یہ جملہ بھی روایت کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے۔ کیونکہ شاید پھر کبھی اسی میں غسل کرے۔

١٦٧ بَاب اِذَا اُلْقِیَ عَلٰی ظَهْرِ الْمُصَلِّیْ قَذَرٌ اَوْ جِیفَةٌ لَّمْ تَفْسُدْ عَلَیْهِ صَلٰوتُهٗ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا رَاٰی فِیْ ثَوْبِهٖ دَمًا وَّهُوَ یُصَلِّیْ وَضَعَهٗ وَ مَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَ الشَّعْبِیُّ اِذَا صَلّٰی وَفِیْ ثَوْبِهٖ دَمٌ اَوْ جَنَابَةٌ اَوْ لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ اَوْ تَیَمَّمَ فَصَلّٰی ثُمَّ اَدْرَكَ الْمَآءَ فِیْ وَقْتِهٖ لَا یُعِیْدُ.

باب ۱۶۷۔ جب نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ ابن عمرؓ جب اپنے کپڑے میں خون دیکھتے اور وہ نماز پڑھتے ہوتے' تو اس کپڑے کو اتار ڈالتے اور اپنی نماز کو پورا کر لیتے۔ ابن مسیّب اور شعبی نے کہا ہے جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے کپڑے میں خون یا جنابت لگی ہو، یا قبلہ کے خلاف جانب نماز پڑھی ہو، یا تیمّم کر کے نماز پڑھی ہو' پھر نماز کے وقت کے اندر پانی مل جائے۔ (یا بعد میں قبلے کی سمت معلوم ہو جائے) تو ان سب صورتوں میں نماز کا اعادہ نہ کرے۔

٢٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ

۲۳۶۔ عبدان' عثمان' شعبہ' ابواسحاق' عمرو بن میمون' عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے چند دوست بیٹھے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص فلاں قبیلہ کی اونٹنی (کی) اوجھڑی لے آئے' اور اس کو محمدؐ کی پشت پر' جب وہ سجدہ میں جائیں' رکھ دے۔ پس سب سے زیادہ بد بخت (عقبہ) اٹھا

قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مَیْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ عِنْدَ الْبَیْتِ وَ اَبُوْجَهْلٍ وَّ اَصْحَابٌ لَّهٗ جُلُوْسٌ اِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَیُّكُمْ یَجِیْءُ بِسَلَاجَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ فَیَضَعُهٗ عَلٰی ظَهْرِ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَی الْقَوْمِ فَجَآءَ بِهٖ فَنَظَرَ حَتّٰی اِذَا سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ عَلٰی ظَهْرِهٖ بَیْنَ كَتِفَیْهِ وَ اَنَا اَنْظُرُ لَآ اُغْنِیْ شَیْئًا لَّوْ كَانَتْ لِیْ مَنْعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا یَضْحَكُوْنَ وَیُحِیْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰی جَآءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ اِذْ دَعَا عَلَیْهِمْ قَالَ وَ كَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِیْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمّٰی اللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِاَبِیْ جَهْلٍ وَّ عَلَیْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَ شَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَ الْوَلِیْدِ ابْنِ عُتْبَةَ وَاُمَیَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَّعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰی فِی الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ.

اور اس کو لے آیا اور دیکھتا رہا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے (فوراً ہی) اس نے اس کو آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان میں رکھ دیا(۱)' میں (یہ حال) دیکھ رہا تھا' مگر کچھ نہ کر سکتا تھا کاش میرے ہمراہ کچھ لوگ ہوتے (تو میں کیوں یہ حالت دیکھتا)۔ عبداللہ کہتے ہیں پھر وہ لوگ ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر (مارے ہنسی کے) گرنے لگے' اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے۔ اپنا سر نہ اٹھا سکتے تھے یہاں تک کہ فاطمہؓ آئیں اور انہوں نے اسے آپؐ کی پیٹھ سے پھینکا۔ تب (آپؐ نے) اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ یا اللہ قریش کی ہلاکت یقینی فرمادے۔ تین مرتبہ (فرمایا) یہ ان پر شاق ہوا، کیونکہ آپ نے انہیں بددعا دی۔ عبداللہؓ کہتے ہیں وہ جانتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں دعا قبول ہوتی ہے، پھر آپؐ نے (ہر ایک کے) نام لئے کہ اے اللہ ابوجہل کی ہلاکت یقینی فرما اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط (کی ہلاکت) یقینی فرما۔ اور ساتویں کو گنایا' مگر اس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں نے ان لوگوں کی (لاشوں) کو جن کا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا کنویں میں یعنی بدر کے کنویں میں گرا ہوا دیکھا۔

۱۶۸ بَاب الْبُزَاقِ وَ الْمُخَاطِ وَ نَحْوِهٖ فِی الثَّوْبِ

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَ مَرْوَانَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ وَ مَا تَنَخَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا

باب ۱۶۸۔ کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ کے لینے کا بیان

'اور عروہ نے مسورؓ اور مروان سے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانے میں نکلے پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی مرتبہ تھوکا وہ کسی نہ کسی شخص کے ہاتھ میں پڑا اور

(۱) اس حدیث سے امام بخاریؒ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی نجاست جسم کے کسی حصے پر آپڑے تو اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں آتا نماز ہو جائے گی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب طہارت و صلوٰۃ کے تفصیلی احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔ بعد میں احکام نازل ہو گئے جن میں سے یہ ہے کہ نماز کے لئے بدن، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَ جِلْدَهٗ.

اس نے اسے اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیا۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ طَوَّلَهُ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۷۔ محمد بن یوسف' سفیان' حمید' انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے (ایک مرتبہ) اپنے کپڑے میں تھوکا۔ ابو عبداللہ کہتے ہیں ابن ابی مریم نے یحیٰی بن ایوب کے واسطہ سے اس حدیث کو طویل روایت کیا ہے۔

۱۶۹ بَاب لَّا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِالنَّبِيْذِ وَلا بِالْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَ اَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ التَّيَمُّمُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ وَ اللَّبَنِ.

باب ۱۶۹۔ نہ نبیذ (۱) سے اور نہ کسی اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز ہے۔ اور حسن (بصری) اور ابو العالیہ نے اسے مکروہ سمجھا ہے۔ عطا نے کہا ہے کہ مجھے نبیذ اور دودھ کے ساتھ وضو کرنے سے تیمّم اچھا معلوم ہوتا ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

۲۳۸۔ علی بن عبداللہ' سفیان' زہری' ابو سلمہ' حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا پینے کی جو چیز نشہ لائے وہ حرام ہے۔

۱۷۰ بَاب غَسْلِ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوْا عَلٰى رِجْلِيْ فَاِنَّهَا مَرِيْضَةٌ.

باب ۱۷۰۔ عورت کا اپنے باپ کے چہرہ سے خون کو دھونے کا بیان اور ابو العالیہ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میرے پیر پر مالش کر دو کیونکہ وہ بیمار تھے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدِنِ السَّاعِدِيَّ وَسَئَالَهُ النَّاسُ وَ مَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ اَحَدٌ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جَرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَّجِيْءُ بِتُرْسِهٖ فِيْهِ مَآءٌ وَّفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَّجْهِهِ الدَّمَ فَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ فِيْهِ جُرْحُهٗ.

۲۳۹۔ محمد' سفیان بن عیینہ' ابو حازم سے روایت ہے کہ سہل بن سعد ساعدی سے لوگوں نے پوچھا تھا (اور میں بھی وہاں موجود سن رہا تھا) کہ کس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کیا گیا؟ تو وہ بولے کہ اس کا جاننے والے مجھ سے زیادہ (اب) کوئی باقی نہیں رہا۔ علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لے آتے تھے' اور فاطمہ آپؐ کے چہرے سے خون دھوتی تھیں۔ پھر ایک چٹائی لے کر جلائی گئی اور آپؐ کے زخم میں بھر دی گئی۔

ف۔ یہ جنگ احد کا واقعہ ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا ۱۲ منہ

(۱) نبیذ سے مراد وہ پانی ہے جس میں کھجور وغیرہ کوئی چیز ڈال دی گئی ہو۔

۱۷۱ بَاب السِّوَاكِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ.

باب ۱۷۱۔ مسواک کرنے کا بیان اور ابن عباس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گزاری تو آپؐ نے مسواک کیا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهٖ يَقُوْلُ اُعْ اُعْ وَ السِّوَاكُ فِيْ فِيْهِ كَاَنَّهٗ يَتَهَوَّعُ.

۲۴۰۔ ابوالنعمان' حماد بن زید' غیلان بن جریر' ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' تو آپؐ کو دیکھا کہ مسواک آپؐ کے دست مبارک میں ہے۔ اور منہ میں (اس طرح) مسواک فرما رہے ہیں کہ اع اع کی آواز نکلتی ہے۔ (جیسے کوئی) قے کرتا ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

۲۴۱۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابو وائل' حذیفہؓ کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے' تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے۔

۱۷۲ بَاب دَفْعِ السِّوَاكِ اِلَى الْاَكْبَرِ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَآءَ نِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اخْتَصَرَهٗ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ اُسَامَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

باب ۱۷۲۔ مسواک کا بڑے شخص کو دینے کا بیان' اور عفان نے کہا کہ ہم سے صخر بن جوہریہ نے بروایت نافع' ابن عمرؓ روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک مسواک سے مسواک کر رہا ہوں' پھر اتنے میں دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے' ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دے دی۔ تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دے دیجئے۔ میں نے وہ مسواک ان میں سے بڑے کو دے دی۔

۱۷۳ بَاب فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوْءِ۔

باب ۱۷۳۔ اس شخص کی فضیلت کا بیان جو باوضو رات کو سوئے۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ

۲۴۲۔ محمد بن مقاتل' عبداللہ' سفیان' منصور' سعد بن عبیدہ' براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا کہ جب تم اپنی خوابگاہ میں آؤ' تو نماز کی طرح وضو کرو' پھر اپنے داہنی

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ للصَّلٰوۃِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَ اَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَۃً وَّ رَھْبَۃً اِلَیْكَ لا مَلْجَأَ وَلا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِكَ فَاَنْتَ عَلَی الْفِطْرَۃِ وَاجْعَلْھُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَکَلَّمُ بِہٖ قَالَ فَرَدَدْتُّھَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ قَالَ لا وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

جانب پر لیٹ رہو' اس کے بعد کہو (ترجمہ) اے اللہ! میں نے تجھ سے امیدوار اور خائف ہو کر اپنا منہ تیری طرف جھکا دیا اور (اپنا) ہر کام تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت و پناہ بنا لیا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تجھ سے (یعنی تیرے غضب سے) سوا تیرے پاس کے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ اے اللہ میں اس کتاب پر ایمان لایا' جو تو نے نازل فرمائی ہے' اور تیرے اس نبی پر (بھی) جسے تو نے (ہدایت خلق کے لئے) بھیجا ہے۔ پس اگر تو اسی رات میں مرا' تو ایمان پر مرے گا۔ اور اس دعا کو اپنا آخری کلام بنا۔ براء کہتے ہیں میں نے ان کلمات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا۔ تو جب میں اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ پر پہنچا تو میں نے کہا وَرَسُوْلِكَ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کہہ۔

پارہ اوّل تمام شد

دوسرا پارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الۡغُسۡلِ

وَقَوۡلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ اِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا اِلٰى قَوۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ وَقَوۡلِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اِلٰى قَوۡلِهٖ عَفُوًّا غَفُوۡرًا.

١٧٤ بَاب الۡوُضُوۡءِ قَبۡلَ الۡغُسۡلِ.

٢٤٣ ـ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ يُوۡسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنۡ هِشَامٍ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ عَائِشَةَ زَوۡجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغۡتَسَلَ مِنَ الۡجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيۡهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدۡخِلُ اَصَابِعَهٗ فِى الۡمَآءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوۡلَ الشَّعۡرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاۡسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدَيۡهِ ثُمَّ يُفِيۡضُ الۡمَآءَ عَلٰى جِلۡدِهٖ كُلِّهٖ.

٢٤٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ يُوۡسُفَ قَالَ ثَنَا سُفۡيَانُ عَنِ الۡاَعۡمَشِ عَنۡ سَالِمِ بۡنِ اَبِى الۡجَعۡدِ عَنۡ كُرَيۡبٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ عَنۡ مَّيۡمُوۡنَةَ زَوۡجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَتۡ تَوَضَّاَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وُضُوۡءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيۡرَ رِجۡلَيۡهِ وَ غَسَلَ فَرۡجَهٗ وَمَآ اَصَابَهٗ مِنَ الۡاَذٰى ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيۡهِ الۡمَآءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجۡلَيۡهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهٖ غُسۡلُهٗ مِنَ الۡجَنَابَةِ.

١٧٥ بَاب غُسۡلِ الرَّجُلِ مَعَ امۡرَاَتِهٖ۔

٢٤٥ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بۡنُ اَبِىۡ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابۡنُ اَبِىۡ ذِئۡبٍ عَنِ الزُّهۡرِيِّ عَنۡ عُرۡوَةَ عَنۡ عَائِشَةَ قَالَتۡ كُنۡتُ اَغۡتَسِلُ اَنَا وَ النَّبِيُّ

دوسرا پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غسل کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔ آخر آیت لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ تک اور اللہ تعالیٰ کا قول يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا تک۔

باب ۱۷۴۔ غسل سے قبل وضو کرنے کا بیان۔

۲۴۳۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام' عروہ' ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو شروع میں دونوں ہاتھ دھوتے' پھر وضو کرتے جس طرح کہ نماز کے لئے وضو فرماتے تھے۔ پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں ڈالتے' اور اس سے بالوں کی جڑ میں خلال کرتے، پھر اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو پانی ڈالتے، پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے۔

۲۴۴۔ محمد بن یوسف' سفیان' اعمش' سالم بن ابی الجعد' کریب' حضرت ابن عباسؓ' ام المومنین حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا۔ مگر اپنے دونوں پاؤں نہیں دھوئے اور اپنی شرم گاہ، کو اور اس نجاست کو جو لگ گئی تھی دھویا' پھر اس پر پانی بہایا، پھر دونوں پاؤں کو ہٹا کر ان کو دھویا۔ یہ آپ کا غسل جنابت تھا۔

باب ۱۷۵۔ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنے کا بیان۔

۲۴۵۔ آدم بن ابی ایاس' ابن ابی ذئب' زہری' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے یعنی قدح سے جس کو فرق کہا جاتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ قَدَحٍ يُّقَالُ لَهُ الْفَرَقُ.

تھا، غسل کرتے تھے۔

١٧٦ بَاب الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَ نَحْوِهٖ۔

باب ۱۷۶۔ صاع وغیرہ سے غسل کرنے کا بیان۔

٢٤٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَخُوْ عَائِشَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا اَخُوْهَا غُسْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ نَّحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَ اَفَاضَتْ عَلٰى رَاْسِهَا وَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَ بَهْزٌ وَّ الْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرَ صَاعٍ.

۲۴۶۔ عبداللہ بن محمد' عبدالصمد' شعبہ' ابو بکر بن حفص نے کہا کہ میں نے ابو سلمہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں اور حضرت عائشہؓ کے بھائی حضرت عائشہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے بھائی نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے غسل کا حال پوچھا، تو انہوں نے تقریباً ایک صاع پانی منگایا، پھر انہوں نے غسل کیا، اور اپنے سر پر پانی بہایا، اس حال میں کہ ہمارے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ یزید بن ہارون اور بہز اور جدی نے شعبہ سے (نحو من صاع کی جگہ) قدر صاع بیان کیا ہے۔

٢٤٧ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ وَ اَبُوْهُ وَ عِنْدَهٗ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيْكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا يَكْفِيْنِيْ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ هُوَ اَوْفٰى مِنْكَ شَعْرًا وَّخَيْرًا مِّنْكَ ثُمَّ اَمَّنَا فِيْ ثَوْبٍ.

۲۴۷۔ عبداللہ بن محمد' یحیٰ بن آدم' زہیر' ابی اسحاق' ابو جعفر' (امام باقر) فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد (امام زین العابدینؒ) جابر بن عبداللہؓ کے پاس تھے اور ان کے پاس کچھ لوگ (اور بھی) تھے، انہوں نے ان سے غسل کی بابت پوچھا کہ کس قدر پانی سے کیا جائے؟ انہوں نے کہا کہ ایک صاع پانی تجھے کافی ہے، ایک شخص بولا کہ مجھے کافی نہیں ہے۔ تو جابرؓ نے کہا کہ (صاع پانی) اس شخص کو کافی ہو جاتا تھا۔ جس کے بال تجھ سے زیادہ تھے اور جو (ہر بات میں) تجھ سے اچھے تھے (یعنی رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم) پھر جابرؓ نے صرف ایک کپڑا پہن کر ہماری امامت کی۔

٢٤٨ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَ عَنْ جَابِرِبْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ اَخِيْرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ وَ الصَّحِيْحُ مَا رَوٰى اَبُوْنُعَيْمٍ.

۲۴۸۔ ابو نعیم' ابن عیینہ' عمرو' جابر بن زید' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور میمونہؓ دونوں ایک ہی ظرف سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ امام بخاری نے کہا کہ ابن عیینہ اپنی اخیر عمر میں عن ابن عباس عن میمونہؓ روایت کرتے تھے، لیکن صحیح وہ ہے جو ابو نعیم نے روایت کیا۔

١٧٧ بَاب مَنْ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا۔

باب ۱۷۷۔ اس شخص کا بیان جس نے اپنے سر پر تین بار پانی بہایا۔

۲۴۹ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَأْسِىْ ثَلاثًا وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ كِلْتَيْهِمَا.

۲۴۹۔ ابو نعیم' زہیر' ابو اسحاق' سلیمان بن صرد' جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں، اور (یہ کہہ کر) اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

۲۵۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِّخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلاثًا.

۲۵۰۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' مخول بن راشد' محمد بن علی یعنی امام باقر، جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے سر پر تین بار پانی بہاتے تھے۔

۲۵۱ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ لِىْ جَابِرٌ اَتَانِىْ ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ ثَلٰثَ اَكُفٍّ فَيُفِيْضُهَا عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ فَقَالَ لِىَ الْحَسَنُ اِنِّىْ رَجُلٌ كَثِيْرُ الشَّعْرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا.

۲۵۱۔ ابو نعیم' معمر بن یحییٰ بن سلم' ابو جعفرؒ یعنی امام باقر کہتے ہیں کہ مجھ سے جابرؓ نے کہا کہ میرے پاس تمہارے چچا کے بیٹے (حسن بن محمد بن حنفیہ) آئے اور مجھ سے کہا کہ جنابت سے غسل کس طرح (کیا جاتا)؟ میں نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم تین چلو لیتے تھے اور اس کو اپنے سر پر ڈالتے تھے، پھر اپنے باقی بدن پر بہاتے تھے، تو مجھ سے حسن نے کہا کہ میں بہت بالوں والا آدمی ہوں۔ (مجھے اس قدر قلیل پانی کافی نہ ہوگا) میں نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بال تم سے زیادہ تھے۔

۱۷۸ بَاب الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً.

باب ۱۷۸۔ اعضا کو غسل میں ایک بار دھونے کا بیان۔

۲۵۲ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآءً لِّلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَ يَدَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَّكَانِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ .

۲۵۲۔ موسیٰ بن اسماعیل' عبد الواحد، اعمش' سالم بن ابی الجعد' کریب، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میمونہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے غسل کے لئے پانی رکھ دیا تو آپؐ نے اپنا ہاتھ دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی گرا کر اپنے خاص مقامات کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ زمین میں رگڑ کر دھویا، اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر اپنے بدن پر پانی بہالیا، پھر اپنے (اس) مقام سے ہٹ گئے اور دونوں پیروں کو دھو ڈالا۔

۱۷۹ بَاب مَنْ بَدَاَ بِالْحِلَابِ اَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ.

۲۵۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ وَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَّحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِكَفِّهٖ فَبَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسْطِ رَاْسِهٖ.

باب ۱۷۹۔ نہاتے وقت حلاب (۱) اور خوشبو سے ابتدا کرنے والے کا بیان۔

۲۵۳۔ محمد بن مثنیٰ' ابو عاصم' حنظلہ، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جب جنابت سے غسل کرتے تھے، تو کوئی چیز مثل حلاب (ایک قسم کی خوشبو) وغیرہ کے منگاتے تھے۔ اور اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر پہلے سر کے داہنے حصہ سے ابتدا کرتے، پھر بائیں (جانب) میں (لگاتے تھے) پھر دونوں ہاتھ اپنے بیچ سر کے رگڑتے تھے۔

۱۸۰ بَاب الْمَضْمَضَةِ وَ الْاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ.

۲۵۴ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غَيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِمِنْدِيْلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا.

باب ۱۸۰۔ غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان۔

۲۵۴۔ عمرو بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث' اعمش' سالم' کریب حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت میمونہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے غسل کا پانی رکھ دیا، تو آپ نے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر (پانی) گرایا اور دونوں کو دھویا۔ پھر اپنی شرم گاہ کو دھویا اس کے بعد اپنے ہاتھ زمین پر رکھ کر دونوں کو مٹی سے مل کر دھویا، اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے منہ کو دھو کر سر پر پانی بہایا، پھر (اس جگہ سے) ہٹ گئے اور اپنے پیر دھوئے اس کے بعد ایک کپڑا بدن پونچھنے کا آپ کو دیا گیا، مگر آپ نے اس سے نہیں پونچھا۔

۱۸۱ بَاب مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُوْنَ اَنْقٰى.

۲۵۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ

باب ۱۸۱۔ مٹی سے ہاتھ رگڑنے کا بیان تاکہ خوب صاف ہو جائے۔

۲۵۵۔ عبداللہ بن زبیر حمیدی' سفیان' اعمش' سالم بن ابی الجعد' کریب، ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جنابت سے غسل فرمایا تو (سب سے پہلے) اپنی شرم گاہ

(۱) حلاب ایک بڑا سا برتن ہوتا تھا جس میں اہل عرب اونٹنی کا دودھ نکالا کرتے تھے۔ امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے برتن میں پانی لے کر غسل کرنا جائز ہے باوجود اس کے کہ دودھ کا کچھ نہ کچھ اثر اس برتن میں باقی رہتا ہے اور پانی میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ لیکن دودھ ایک پاک مشروب ہے اس لئے اگر اس کا کچھ تھوڑا سا اثر پانی میں آجائے تو اس سے غسل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بعض محدثین کی رائے یہ بھی ہے کہ حلاب ایسے برتن کو کہتے ہیں جس میں خوشبو رکھی جاتی تھی۔

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

کو اپنے ہاتھ سے دھویا۔ پھر اسے دیوار میں رگڑ کر دھو ڈالا۔ اس کے بعد وضو کیا، جس طرح نماز کے لئے آپؐ کا وضو ہوتا تھا پھر آپؐ اپنے غسل سے فارغ ہوئے، تو اپنے دونوں پیر دھوئے۔

١٨٢ بَاب هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهٗ فِی الْاِنَآءِ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهٖ قَذَرٌ غَيْرَ الْجَنَابَةِ وَاَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ يَّدَهٗ فِی الطَّهُوْرِ وَ لَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَاْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ.

باب ۱۸۲۔ کیا جب اپنا ہاتھ ظرف کے اندر دھونے سے قبل ڈال سکتا ہے، جب کہ اس کے ہاتھ پر جنابت کے علاوہ کوئی نجاست نہ ہو۔ ابن عمرؓ اور براءؓ بن عازب نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیا۔ حالانکہ اسے دھویا نہ تھا۔ پھر وضو کیا۔ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ نے اس پانی میں جو غسل جنابت سے ٹپک (کر برتن میں گر) جائے، کسی چیز کو لگ جانے میں کچھ حرج خیال نہ کیا۔

٢٥٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَيْدِيْنَا فِيْهِ.

۲۵۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حمید، قاسم، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے، اور ہمارے ہاتھ بار بار اس میں پڑتے تھے۔

٢٥٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهٗ.

۲۵۷۔ مسدد، حماد، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تھے، تو اپنا ہاتھ (پہلے) دھو لیتے تھے۔

٢٥٨ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

۲۵۸۔ ابو الولید، شعبہ، ابو بکر بن حفص، عروہ، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت کرتے تھے۔ اور عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت ہے۔

٢٥٩ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْمَرْاَةُ مِنْ نِّسَائِهٖ

۲۵۹۔ ابو الولید، شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر، انس بن مالکؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی بی بی آپؐ کی بیبیوں میں سے، دونوں مل کر ایک برتن سے غسل کرتے تھے۔ مسلم اور وہب بن جریر نے بواسطہ شعبہ من الجنابتہ کا لفظ زیادہ بیان کیا ہے۔

يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ.

١٨٣ بَاب مَنْ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الْغُسْلِ.

باب ۱۸۳۔ جو شخص غسل میں دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے، اس کا بیان۔

٢٦٠۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَّسَتَرْتُهٗ فَصَبَّ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَهَا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الثَّالِثَةَ اَمْ لَا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوْ بِالْحَآئِطِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَاْسَهٗ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا.

۲۶۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، (ابن عباس کے آزاد کردہ غلام) ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ بنت حارث کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا اور آپؐ کے لئے پردہ ڈال دیا۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ پر پانی گرایا، اور اسے ایک بار یا دو بار دھویا (سلیمان راوی حدیث) کہتے ہیں، مجھے یاد نہیں تیسری بار کا بھی ذکر کیا یا نہیں، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرم گاہ کو دھویا اس کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر یا دیوار پر ملا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور منہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا اور اپنا سر دھویا۔ پھر اپنے بدن پر پانی بہایا، پھر اس (مقام سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوئے، میں نے آپؐ کو ایک کپڑا بدن پونچھنے کے لئے دیا تو آپؐ نے ہاتھ سے بدن کا پانی نچوڑ دیا اور اس کو نہ لیا۔

١٨٤ بَاب تَفْرِيْقِ الْغُسْلِ وَ الْوُضُوْءِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وُضُوْئُهٗ.

باب ۱۸۴۔ غسل اور وضو میں تفریق کرنے کا بیان، ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے پیروں کو خشک ہو جانے کے بعد دھویا۔

٢٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآءً يَّغْتَسِلُ بِهٖ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى مِنْ مَقَامِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ.

۲۶۱۔ محمد بن محبوب، عبدالواحد، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت میمونہؓ نے فرمایا، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی رکھ دیا، تاکہ آپؐ اس سے غسل فرماویں۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دو، دو مرتبہ یا تین، تین مرتبہ دھویا، پھر آپؐ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اس کے بعد اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے سر کو تین بار دھویا اس کے بعد اپنے (باقی) بدن پر پانی بہایا، اور اپنی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیروں کو دھویا۔

١٨٥ بَاب إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلٰى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَّاحِدٍ.

باب ۱۸۵۔ جب جماع کر لے پھر دوبارہ کرنا چاہے اور جس نے ایک ہی غسل میں اپنی تمام بیبیوں کے پاس دورہ کیا۔

٢٦٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَّيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَآءِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَّنْضَحُ طِيْبًا.

۲۶۲۔ محمد بن بشار' ابن ابی عدی' یحییٰ بن سعید' شعبہ' ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد منتشر سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات عائشہؓ سے بیان کی، تو انہوں نے کہا کہ اللہ ابو عبدالرحمٰنؒ پر رحم کرے! میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگادیا کرتی تھی اور آپؐ اپنی بیبیوں کے پاس جاتے تھے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے تھے۔ (خوشبو کی) مہک (آپؐ کے جسم سے) نکلتی رہتی تھی۔

ف۔ اس حدیث کا تعلق باب سے صرف اسی لفظ بیبیوں کی بناء پر ہے، ورنہ یہ حدیث حج کی احادیث سے متعلق ہے۔ چونکہ اس حدیث میں بیبیوں کا لفظ جمع کے ساتھ آیا ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ آپؐ ایک شب و روز میں متعدد بیبیوں سے استفادہ فرمالیا کرتے تھے ۱۲ مترجم

٢٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدٰى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَ كَانَ يُطِيْقُهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِيْنَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

۲۶۳۔ محمد بن بشار' معاذ بن ہشام' ہشام' قتادہ' انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (تمام) بیبیوں کے پاس ایک ساعت کے اندر رات اور دن میں دورہ کر لیتے تھے، اور وہ گیارہ تھیں، قتادہؒ کہتے ہیں میں نے انسؓ سے کہا کہ آپؐ ان سب کی طاقت رکھتے تھے؟ وہ بولے کہ (ہاں! بلکہ) ہم کہا کرتے تھے کہ آپؐ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی ہے۔ (سعید نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ انس نے ان سے نو بیبیاں بیان کیں)

١٨٦ بَاب غَسْلِ الْمَذْيِ وَ الْوُضُوْءِ مِنْهُ.

باب ۱۸۶۔ مذی کے دھونے اور اس کے سبب سے وضو کا بیان۔

٢٦٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَّذَّآءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا يَّسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَسَأَلَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ.

۲۶۴۔ ابوالولید' زائدہ' ابو حصین' ابو عبدالرحمٰن' حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میری مذی زیادہ خارج ہوتی تھی۔ میں نے ایک شخص (مقدادؓ) سے کہا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھے اور میں خود پوچھتے ہوئے اس سبب سے شرمایا کہ آپؐ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں۔ اس شخص نے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ وضو کر لو اور اپنے عضو خاص کو دھو ڈالو۔

١٨٧ بَاب مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَ بَقِيَ أَثَرُ الطِّيْبِ .

باب ۱۸۷۔ اس شخص کا بیان جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر باقی رہ جائے۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ وَ ذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَآ اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَحُ طِيْبًا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا.

۲۶۵۔ ابوالنعمان' ابو عوانہ' ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا، اور ان سے ابن عمرؓ کا(۱) یہ قول بھی بیان کیا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ صبح کو احرام باندھوں، اس حال میں کہ (میرا بدن خوشبو سے) مہک رہا ہو، تو عائشہؓ بولیں کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خوشبو لگائی اس کے بعد آپؐ نے اپنی بیبیوں کے پاس دورہ فرمایا پھر صبح کو احرام باندھ لیا۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اَيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۶۶۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' حکم' ابراہیم' اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ وہ کہتی ہیں کہ گویا میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مانگ میں خوشبو کی چمک (اب تک) دیکھ رہی ہوں، اس حال میں کہ آپؐ محرم تھے۔

ف۔ چونکہ یہ حدیث سابقہ دو حدیثوں کا اختصار ہے، جن میں بیبیوں پر دورہ کرنے کا ذکر آیا ہے اور اسی میں خوشبو کے استعمال کے بعد غسل کا بھی ذکر تھا، بایں وجہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس باب میں بھی اسی کو نقل کر دیا۔

۱۸۸ بَاب تَخْلِيْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشْرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ.

باب ۱۸۸۔ بالوں کا خلال کرنا، یہاں تک کہ جب یہ سمجھ لے کہ وہ کھال کو تر کر چکا۔ پھر اس پر پانی بہادے۔

۲۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِيَدِهٖ شَعْرَهٗ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشْرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَقَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا.

۲۶۷۔ عبدان' عبداللہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم جب غسل جنابت کرتے، تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور وضو فرماتے جس طرح آپؐ کا وضو نماز کے لئے ہوتا تھا۔ پھر غسل کرنے میں اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے۔ جب آپؐ سمجھ لیتے کہ کھال کو تر کر دیا تو اس پر تین بار پانی بہاتے، پھر اپنے بدن کو دھوتے، عائشہؓ نے کہا کہ میں اور رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک ظرف سے نہاتے تھے، دونوں اس سے چلو بھر بھر کر لیتے تھے۔

(۱) احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے اور اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے۔ اگر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی جائے اور احرام کے بعد اس کا اثر باقی رہے تو حضرت ابن عمرؓ اس کو بھی ممنوع قرار دیتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کے سامنے جب یہ بات آئی تو آپ نے اس کی تردید کی اور دلیل میں یہ حدیث سنائی۔

۱۸۹ بَاب مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرٰى.

باب ۱۸۹۔ اس شخص کا بیان جس نے حالت جنابت میں وضو کیا، پھر اپنے باقی جسم کو دھویا اور وضو کے مقامات کو دوبارہ نہیں دھویا۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا الاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَاَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهٗ بِالاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَآءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهٗ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَاَتَيْتُهٗ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهٖ.

۲۶۸۔ یوسف بن عیسیٰ، فضل بن موسیٰ، اعمش، سالم، کریب (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا گیا۔ آپؐ نے اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ پانی ڈالا، اور اپنی شرم گاہ کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ زمین میں یا دیوار میں دو مرتبہ یا تین مرتبہ مارا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ اور کہنیاں دھوئیں، پھر اپنے (باقی) بدن کو دھویا، پھر (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوئے۔ میمونہؓ کہتی ہیں پھر میں آپؐ کے پاس ایک کپڑا لے گئی تو آپؐ نے اسے نہیں لیا اور اپنے ہاتھ سے پانی نچوڑتے رہے۔

۱۹۰ بَاب اِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهٗ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ.

باب ۱۹۰۔ جب مسجد میں یاد آئے کہ وہ جنب ہے تو اسی حال میں نکل جائے اور تیمم نہ کرے۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَ عُدِلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهٗ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ تَابَعَهٗ عَبْدُ الاَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۲۶۹۔ عبداللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز قائم کی گئی، اور صفیں کھڑی کر کے برابر کی گئیں، اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے، تو جب آپ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت یاد کیا کہ غسل کی ضرورت ہے۔ ہم سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور آپؐ لوٹ گئے اور غسل کیا، اس کے بعد تشریف لائے اور آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپؐ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور ہم سب نے آپؐ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ عبدالاعلیٰ نے بواسطہ معمر، زہری، اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور اسی کو اوزاعی نے زہری سے روایت کیا ہے۔

۱۹۱ بَاب نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ.

باب ۱۹۱۔ غسل جنابت کے بعد ہاتھوں کو جھاڑنا۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ

۲۷۰۔ عبدان، ابو حمزہ، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، ابن عباسؓ

قَالَ سَمِعْتُ الاَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَیْمُوْنَۃُ وَضَعْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُسْلًافَسَتَرْتُہٗ بِثَوْبٍ وَّ صَبَّ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَھُمَا ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَغَسَلَ فَرْجَہٗ فَضَرَبَ بِیَدِہِ الاَرْضَ فَمَسَحَھَا ثُمَّ غَسَلَھَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَ غَسَلَ وَجْھَہٗ وَ ذِرَاعَیْہِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰی رَاْسِہٖ وَاَفَاضَ عَلٰی جَسَدِہٖ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ قَدَمَیْہِ فَنَاوَلْتُہٗ ثَوْبًا فَلَمْ یَاْخُذْہُ فَانْطَلَقَ وَھُوَ یَنْفُضُ یَدَیْہِ.

حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھ دیا اور آپؐ کے لئے پردہ ڈال دیا۔ آپؐ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ اور استنجا کیا، پھر اپنا ہاتھ زمین پر مار کر اس کو ملا، پھر اسے دھویا، بعد اس کے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ اور منہ اور ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ اور باقی بدن پر پانی بہایا۔ اس کے بعد (وہاں) سے ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوئے، پھر میں نے ایک کپڑا (بدن پونچھنے کو) آپؐ کی طرف بڑھایا مگر آپؐ نے اسے نہیں لیا اور اپنے دونوں ہاتھوں (سے بدن) جھاڑتے ہوئے چلے آئے۔

۱۹۲ بَاب مَنْ بَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِہِ الاَیْمَنِ فِی الْغُسْلِ.

باب ۱۹۲۔ غسل میں اپنے سر کے داہنے حصہ سے ابتدا کرنے والے کا بیان۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنَّا اِذَا اَصَابَ اِحْدَانَا جَنَابَۃٌ اَخَذَتْ بِیَدَیْھَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَاْسِھَا ثُمَّ تَاْخُذُ بِیَدِھَا عَلٰی شِقِّھَا الاَیْمَنِ وَبِیَدِھَا الاُخْرٰی عَلٰی شِقِّھَا الاَیْسَرِ.

۲۷۱۔ خلاد بن یحییٰ، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ، عائشہؓ روایت کرتی ہیں، جب ہم میں سے کسی کو جنابت ہو جاتی تھی تو وہ (اس طرح غسل کرتی تھی کہ) اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر (پانی) لے کر ڈالتی تھی، پھر اپنے ہاتھ سے سر کے داہنے حصہ کو پکڑ (کر ملتی) تھی اور دوسرے ہاتھ سے سر کے بائیں حصہ کو (ملتی تھی)

۱۹۳ بَاب مَنِ اغْتَسَلَ عُرْیَانًا وَّحْدَہٗ فِی الْخَلْوَۃِ وَمَنْ تَسَتَّرَ وَ التَّسَتُّرُ اَفْضَلُ وَقَالَ بَھْزٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰی مِنْہُ مِنَ النَّاسِ.

باب ۱۹۳۔ اس شخص کا بیان جس نے ایک گوشہ میں بحالت تنہائی ننگے ہو کر غسل کیا اور جس شخص نے پردہ کیا، مگر پردہ کر لینا افضل ہے۔ بہز نے اپنے باپ سے، انہوں نے ان کے دادا سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور لوگوں سے زیادہ اس امر کا مستحق ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ بَنُوْآ اِسْرَآئِیْلَ یَغْتَسِلُوْنَ

۲۷۲۔ اسحٰق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ فرماتے ہیں بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے تھے۔ ایک دوسرے کی طرف دیکھا جاتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کیا کرتے تھے۔ تو بنی اسرائیل نے کہا کہ

عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ كَانَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَ اللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَآ اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَعَ مُوْسٰى فِىْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِىْ يَا حَجَرُ ثَوْبِىْ يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ اِلٰى مُوْسٰى وَقَالُوْا وَ اللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَّ اَخَذَ ثَوْبَهٗ وَ طَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ وَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِىْ فِىْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَ عِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِىْ عَنْ بَرَكَتِكَ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا.

واللہ! موسیٰ کو ہم لوگوں کے ہمراہ غسل کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے کہ وہ فتق میں مبتلا ہیں۔ اتفاق سے ایک دن موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے اور اپنا لباس پتھر پر رکھ دیا، وہ پتھر ان کا لباس لے کر بھاگا' اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے تعاقب میں یہ کہتے دوڑے کہ ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر (اے پتھر میرے کپڑے دے، دے' اے پتھر میرے کپڑے دے، دے) یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا اور کہا کہ واللہ! موسیٰ علیہ السلام کو کچھ بیماری نہیں ہے' تب (پتھر ٹھہر گیا) موسیٰ نے اپنا لباس لے لیا اور پتھر کو مارنے لگے، ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی) مار سے (اس) پتھر پر چھ یا سات نشان اب تک باقی ہیں(ا)۔ اور اسی سند سے حضرت ابوہریرۃؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا (ایک دن) (حضرت) ایوب برہنہ نہا رہے تھے۔ ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں، تو ایوب ان کو اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے' انہیں ان کے پروردگار نے آواز دی، کہ اے ایوب کیا میں نے تمہیں اس (سونے کی ٹڈی) سے جو تم دیکھ رہے ہو بے نیاز نہیں کر دیا؟ انہوں نے کہا ہاں! تیری بزرگی کی قسم! (تو نے مجھے بے نیاز کر دیا ہے) لیکن مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں ہو سکتی۔ اور اس کو ابراہیم نے بواسطہ موسیٰ بن عقبہ 'صفوان' عطار بن یسار 'ابوہریرہ'ؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ بینا ایوب یغستل عریانا۔

۱۹۴ بَاب التَّسَتُّرِ فِى الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ.

باب ۱۹۴۔ لوگوں کے پاس نہانے کی حالت میں پردہ کرنے کا بیان۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِىءٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِىءٍ بِنْتَ اَبِىْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ

۲۷۳۔ عبداللہ بن مسلمہ 'مالک' ابوالنضر (عمرو بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام) ابو مرہ (ام ہانی کے آزاد کردہ غلام) ام ہانیؓ بنت ابی طالب روایت کرتی ہیں کہ فتح (مکہ) کے سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، تو میں نے آپؐ کو غسل کرتے ہوئے پایا۔ اور فاطمہؓ

(ا) نبی علیہ السلام میں کوئی ایسا عیب نہیں ہوتا جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں چونکہ ایک ایسے ہی عیب کی تہمت بنی اسرائیل آپ پر لگاتے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے ان کی برأت کا فیصلہ کیا اور حدیث میں بیان کردہ صورت سے بنی اسرائیل کے لوگوں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بے عیب ہونا ظاہر ہو گیا۔

اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ.

آپؐ پر پردہ کئے ہوئے تھیں، آپؐ نے فرمایا، کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں ام ہانی ہوں۔

٢٧٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهٖ عَلَى الْحَائِطِ اَوِ الْاَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ الْمَآءَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهٗ اَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السِّتْرِ.

۲۷۴۔ عبدان، عبداللہ، سفیان، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، ابن عباسؓ حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غسل جنابت کے لئے پردہ کیا۔ پس آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی گرایا، اور اپنی شرم گاہ کو اور جہاں کہیں (نجاست) لگ گئی تھی، اس کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار پر یا زمین پر ملا، پھر وضو فرمایا جس طرح آپؐ کا وضو نماز کے لئے (ہوتا تھا) پیروں کے علاوہ، پھر آپؐ نے اپنے بدن پر پانی بہایا۔ بعد اس کے (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھو ڈالے، ابن فضیل اور ابو عوانہ نے ستر کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

١٩٥ بَاب اِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْاَةُ۔

باب ۱۹۵۔ عورت کو احتلام ہونے کا بیان۔

٢٧٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ امْرَاَةُ اَبِيْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ.

۲۷۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، زینب بنت ام سلمہ، ام المومنین ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ ابو طلحہؓ کی بی بی ام سلیمؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات (کے کہنے) سے نہیں شرماتا، جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل فرض ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اگر منی (کی تری کپڑوں پر) دیکھے، (تو غسل فرض ہے)

ف۔ یعنی جب کسی شخص کو غسل کی ضرورت ہو اور غسل کرنے سے قبل اس کو پسینہ آئے اور وہ کپڑوں میں جذب ہو جائے، تو کیا کپڑے پاک رہیں گے یا پلید ہو جائیں گے؟

١٩٦ بَاب عَرَقِ الْجُنُبِ وَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

باب ۱۹۶۔ جنب کے پسینہ کا بیان اور مومن نجس نہیں ہوتا۔

٢٧٦ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ اَبِيْ

۲۷۶۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ، حمید، بکر، ابو رافع، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ کی کسی گلی میں انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَهٗ فِیْ بَعْضِ طَرِیْقِ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْنَ كُنْتَ یَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ وَ اَنَا عَلٰی غَیْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ.

مل گئے، اور ابوہریرہؓ جنب تھے (وہ کہتے ہیں کہ) میں آپؐ سے علیحدہ ہو گیا۔ اور جا کر غسل کیا۔ پھر آیا تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ اے ابوہریرہؓ تم کہاں چلے گئے تھے؟ ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں جنب تھا۔ اور ناپاکی کی حالت میں، میں نے آپؐ کے پاس بیٹھنا برا جانا۔ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ! مؤمن (کسی حال میں) نجس نہیں ہوتا۔

١٩٧ بَاب الْجُنُبِ يَخْرُجُ وَ يَمْشِیْ فِی السُّوْقِ وَ غَیْرِهٖ وَقَالَ عَطَآءٌ يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ اَظْفَارَهٗ وَيَحْلِقُ رَاْسَهٗ وَ اِنْ لَّمْ يَتَوَضَّاْ۔

باب ۱۹۷۔ جنب کے نکلنے اور بازار وغیرہ میں چلنے کا بیان۔

عطاء نے کہا کہ جنب پچھنے لگوا سکتا ہے اور اپنے ناخن کٹوا سکتا ہے اور اپنا سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ اس نے وضو نہ کیا ہو۔

٢٧٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِی اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

۲۷۷۔ عبدالاعلی بن حماد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ نے ان لوگوں سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں اپنی تمام بیبیوں کے پاس دورہ کر لیتے تھے، اور اس وقت آپ کی نو بیبیاں تھیں۔

٢٧٨۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰی قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ.

۲۷۸۔ عیاش، عبدالاعلی، حمید، بکر، ابورافع، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ (اس وقت) میں جنب تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں آپؐ کے ہمراہ چلا۔ یہاں تک کہ آپؐ (ایک جگہ) بیٹھ گئے تو میں آہستہ سے نکل گیا اور اپنے مقام پر جا کر غسل کیا۔ پھر آیا، آپؐ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہؓ تم کہاں (چلے گئے) تھے؟ میں نے آپؐ سے کہہ دیا (کہ میں ناپاک تھا، نہانے گیا تھا) آپؐ نے فرمایا، سبحان اللہ! مؤمن (کسی حال میں نجس)(۱) نہیں ہوتا۔

١٩٨ بَاب كَيْنُوْنَةِ الْجُنُبِ فِی الْبَيْتِ اِذَا تَوَضَّاَ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ.

باب ۱۹۸۔ جنبی کے گھر میں رہنے کا بیان، جب کہ غسل سے پہلے وضو کر لے۔

٢٧٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ

۲۷۹۔ ابونعیم، ہشام و شیبان، یحییٰ، ابوسلمہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں

---

(۱) یعنی ایسا نجس نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ بیٹھا اٹھا نہ جا سکے۔ اس کی نجاست حکمی ہے اور عارضی ہے جو غسل سے ختم ہو جاتی ہے۔

عَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ وَ يَتَوَضَّأُ.

سوتے تھے؟ وہ بولیں کہ ہاں! صرف وضو کر لیتے تھے۔

۱۹۹ بَاب نَوْمِ الْجُنُبِ .

۲۸۰ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ.

باب ۱۹۹۔ جنبی کے سونے کا بیان۔

۲۸۰۔ قتیبہ بن سعید 'لیث، نافع 'ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کوئی بحالت جنابت سو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! جب تم میں سے کوئی جنب ہو تو وضو کر لے اور سوئے۔

۲۰۰ بَاب الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ.

۲۸۱ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ.

باب ۲۰۰۔ جنب کا بیان کہ وضو کرنے کے بعد سونا چاہئے۔

۲۸۱۔ یحیٰی بن بکیر 'لیث' عبید اللہ بن ابو جعفر' محمد بن عبد الرحمٰن' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بحالت جنابت سونے کا ارادہ کرتے، تو اپنی شرم گاہ کو دھوڈالتے اور نماز (جیسا) وضو کر لیتے۔

۲۸۲ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَفْتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّأَ.

۲۸۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' جویریہ' نافع' عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے فتویٰ طلب کیا۔ کہ کیا ہم میں سے کوئی بحالت جنابت سو سکتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں! وضو کر کے (سو سکتا ہے)

۲۸۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ.

۲۸۳۔ عبد اللہ بن یوسف' مالک' عبد اللہ بن دینار' عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ذکر کیا کہ مجھے رات کو جنابت ہو جاتی ہے تو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ وضو کر لو، اور اپنے عضو خاص کو دھوڈالو۔ اس کے بعد سو رہو۔

۲۰۱ بَاب اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ۔

۲۸٤ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ هِشَامٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

باب ۲۰۱۔ اس کا بیان کہ جب دونوں ختان مل جائیں۔

۲۸۴۔ معاذ بن فضالہ' ہشام' ابو نعیم' ہشام، قتادہ' حسن' ابو رافع، حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں شعبوں کے درمیان بیٹھ گیا، پھر اس کے ساتھ کوشش کی' تو یقیناً غسل واجب ہو گیا۔ عمرو نے

جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهٗ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةٌ قَالَ اَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَآ اَجْوَدُ وَ اَوْكَدُ وَ اِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيْثَ الْاٰخَرَ لِاِخْتِلَافِهِمْ وَ الْغُسْلُ اَحْوَطُ.

شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور موسیٰ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابان نے بواسطہ قتادہ اور حسن اس کے مثل روایت کیا امام بخاری نے کہا کہ یہ زیادہ بہتر اور ضروری ہے ہم نے دوسری حدیث صرف ان کے اختلاف کے باعث بیان کی ہے اور غسل میں زیادہ احتیاط ہے۔

۲۰۲ بَاب غَسْلِ مَا يُصِيْبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْاَةِ.

باب ۲۰۲۔ اس چیز کے دھونے کا بیان جو عورت کی شرم گاہ سے لگ جائے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيٰى وَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَ الزُّبَيْرَبْنَ الْعَوَّامِ وَ طَلْحَةَ ابْنَ عُبَيْدَ اللّٰهِ وَ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ وَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَآ اَيُّوْبَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۵۔ ابو معمر، عبدالوارث، حسین معلم، یحییٰ، ابو سلمہ، عطار بن یسار روایت کرتے ہیں کہ زیدؓ بن خالد جہنی نے عثمانؓ بن عفان سے پوچھا اور کہا کہ بتاؤ جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے، اور انزال نہ ہو، تو اس کا کیا حکم ہے؟ عثمانؓ نے کہا جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے اسی طرح وضو کرلے اور اپنے عضو خاص کو دھو ڈالے۔ عثمانؓ نے کہا کہ میں نے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ پھر میں نے اس کے متعلق علیؓ بن ابی طالب اور زبیر بن عوامؓ اور طلحہ بن عبید اللہؓ اور ابی بن کعبؓ سے پوچھا۔ انہوں نے بھی اسی بات کا حکم دیا۔ اور مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر نے، ان سے ابو ایوبؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْغُسْلُ اَحْوَطُ وَذٰلِكَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاِخْتِلَافِهِمْ وَ الْمَآءُ اَنْقٰى.

۲۸۶۔ مسدد، یحییٰ، ہشام بن عروہ، عروہ، ابو ایوبؓ، ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو، تو کیا کرے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے جس مقام نے عورت سے مس کیا ہے، اسے دھو ڈالے۔ پھر وضو کرلے اور نماز پڑھے۔ (ابو عبداللہ کہتے ہیں غسل میں زیادہ احتیاط ہے) اور ہم نے اس اخیر حدیث کو صرف لوگوں کے اختلاف کے سبب سے بیان کر دیا (ہمارے نزدیک) پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے (یعنی بہر حال غسل کر لینا چاہئے) انزال ہو یا نہ ہو۔

ف۔ یہ حدیث باتفاق سلف منسوخ ہے۔ جب مرد اور عورت کے دونوں مقام مل جائیں تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سابقہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ

كِتَابُ الْحَيْضِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْ هُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

حیض کا بیان

حیض (کے مسائل) اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور آپ سے لوگ حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ وہ نجاست ہے اس لئے عورتوں سے حالت حیض میں الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ تو تم ان کے پاس اس طرح آؤ جس طرح تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

۲۰۳ بَاب كَيْفَ كَانَ بَدْأُ الْحَيْضِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِي اِسْرَآئِيْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ.

باب ۲۰۳۔ حیض کا آنا کس طرح شروع ہوا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ یہ ایک چیز ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دی ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل پر بھیجا گیا۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمام عورتوں کو شامل ہے۔

۲۸۷ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرَادُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَآئِهِ بِالْبَقَرِ.

۲۸۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم سب لوگ مدینہ سے صرف حج کا خیال کر کے نکلے، جب (مقام) سرف میں پہنچے، تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا؟ میں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے، لہٰذا جو افعال حج کرنے والا کرتا ہے، تم بھی کرو۔ صرف کعبہ کا طواف نہ کرو، عائشہؓ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔

۲۰۴ بَاب غَسْلِ الْحَآئِضِ رَاْسَ زَوْجِهَا وَ تَرْجِيْلِهٖ.

باب ۲۰۴۔ حالت حیض میں عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونے، اور اس میں کنگھی کرنے کا بیان۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ.

۲۸۸۔ عبداللہ بن یوسف' مالک، ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں بحالت حیض رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِى الْحَائِضُ اَوْ تَدْنُوْا مِنِّى الْمَرْاَةُ وَهِىَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِىْ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ فِىْ ذٰلِكَ بَاْسٌ اَخْبَرَتْنِىْ عَائِشَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِىَ حَائِضٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِى الْمَسْجِدِ يُدْنِىْ لَهَا رَاْسَهٗ وَهِىَ فِىْ حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهٗ وَهِىَ حَائِضٌ.

۲۸۹۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' ابن جریج' ہشام بن عروہ' عروہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ حائضہ عورت میری خدمت کر سکتی ہے یا عورت بحالت جنابت میرے قریب آ سکتی ہے؟ تو عروہ نے کہا یہ سب میرے نزدیک آسان ہے۔ اور یہ سب عورتیں میری خدمت کرتی ہیں اور میری کیا تخصیص اس (بات) میں کسی کے لئے بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ مجھے عائشہؓ نے خبر دی ہے کہ وہ بحالت حیض رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سر میں کنگھی کر دیتی تھیں اور رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اس وقت مسجد میں معتکف ہوتے تھے، آپؐ اپنا سر عائشہؓ کے قریب کر دیتے تھے اور عائشہؓ اپنے حجرہ میں ہوتی تھیں، وہ بحالت حیض ہی آپؐ کے کنگھی کر دیتی تھیں۔

۲۰۵ بَاب قِرَآئَةِ الرَّجُلِ فِىْ حِجْرِ امْرَاَتِهٖ وَهِىَ حَائِضٌ وَّكَانَ اَبُوْ وَآئِلٍ يُّرْسِلُ خَادِمَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ اِلٰى اَبِىْ رَزِيْنٍ فَتَاْتِيْهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهٗ بِعِلَاقَتِهٖ.

باب ۲۰۵۔ مرد کا اپنی بی بی کی گود میں (سر رکھ کر) حیض کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنے کا بیان۔ ابووائل اپنی خادمہ کو بحالت حیض ابورزین کے پاس بھیج دیتے تھے تو وہ انہیں قرآن مجید اس کے (جزدان کے) فیتہ کو پکڑ کے لا دیتی تھی۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ اَنَّ اُمَّهٗ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِىْ حَجْرِىْ وَ اَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ.

۲۹۰۔ ابونعیم الفضل بن دکین' زہیر' منصور بن صفیہ' صفیہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم میری گود میں تکیہ لگا لیتے تھے، حالانکہ میں حائض ہوتی تھی پھر آپؐ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔

۲۰۶ بَاب مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا.

باب ۲۰۶۔ حیض کو نفاس کہنے کا بیان۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ

۲۹۱۔ مکی بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' زینبؓ بنت ام سلمہ' ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ اس درمیان میں کہ میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ ایک چادر میں لیٹی تھی، یکایک مجھے حیض آ گیا۔

حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِيْ خَمِيْصَةٍ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ فَقَالَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ.

میں آپؐ کے پاس سے کھسک گئی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے آپؐ نے فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آگیا میں نے کہاہاں! آپؐ نے مجھے بلایا اور میں آپؐ کے ہمراہ (اسی ایک) چادر میں لیٹ رہی۔

۲۰۷ بَاب مُبَاشَرَةِ الْحَآئِضِ.

باب ۲۰۷۔ حائضہ عورت سے اختلاط کرنے کا بیان

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَّكَانَ يَاْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَ اَنَا حَآئِضٌ وَّ كَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَ اَنَا حَآئِضٌ.

۲۹۲۔ قبیصہ، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے۔ اور ہم دونوں جنب ہوتے تھے اور حیض کی حالت میں مجھے آپؐ حکم دیتے تھے میں ازار پہن لیتی تھی، پھر آپ مجھ سے اختلاط کرتے تھے۔ (یہ بھی ہوتا تھا کہ) آپ بحالت اعتکاف اپنا سر میری طرف نکال دیتے تھے، اور میں اس کو دھودیتی تھی، حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَاشِرَهَا اَمَرَهَا اَنْ تَتَّزِرَ فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ اَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ تَابَعَهٗ خَالِدٌ وَّ جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

۲۹۳۔ اسمٰعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، عبدالرحمٰن بن اسود، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم میں سے جب کسی بی بی کو حیض آتا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اختلاط کرنا چاہتے تو اسے حکم دیتے تھے کہ اپنے حیض کے غلبہ کی حالت میں ازار پہن لے اس کے بعد آپؐ اس سے اختلاط کرتے تھے۔ عائشہؓ نے کہا کہ تم میں سے اپنی خواہش پر کوئی اس قدر قابو نہیں رکھتا ہے، جس قدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے (۱)۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّبَاشِرَ اِمْرَاَةً مِّنْ نِّسَآئِهٖ اَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ

۲۹۴۔ ابوالنعمان، عبدالواحد، شیبانی، عبداللہ بن شداد، حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی بیبیوں میں سے کسی بی بی کے ساتھ اختلاط کرنا چاہتے، تو اسے حکم دیتے کہ وہ حالت حیض میں ازار پہن لے۔

(۱) اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حائضہ بیوی سے اختلاط تو کرتے تھے لیکن کسی خلاف شرع امر کا ارتکاب نہ کرتے تھے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اپنی حاجت پر قابو اور قدرت رکھتے تھے۔ عام لوگ اپنے آپ کو آپؐ پر قیاس نہ کریں بلکہ احتیاط کریں کہ کہیں خلاف شرع امر کا ارتکاب نہ ہو جائے۔

حَائِضٌ وَ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

۲۰۸ بَاب تَرْكِ حَائِضِ الصَّوْمَ ۔

۲۹۵ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَ عَقْلِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ دِيْنِهَا.

باب ۲۰۸۔ حیض والی عورت کا روزے کو چھوڑ دینے کا بیان۔

۲۹۵۔ سعید بن ابی مریم' محمد بن جعفر' زید بن اسلم' عیاض بن عبداللہ حضرت ابو سعیدؓ خدری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم عید الضحیٰ یا عید الفطر میں نکلے (واپسی میں) عورتوں (کی جماعت) پر گزرے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عورتو! صدقہ دو' اس لئے کہ میں نے تم کو دوزخ میں زیادہ دیکھا ہے۔ وہ بولیں، یارسول اللہ وہ کیوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم کثرت سے لعنت کرتی ہو، اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ اور تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ دین اور عقل میں ناقص ہونے کے باوجود کسی پختہ عقل والے مرد کی عقل پر غالب آ جائے۔ عورتوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ہمارے دین میں اور ہماری عقل میں کیا نقصان ہے؟ آپ نے فرمایا کیا عورت کی شہادت (شرعاً) مرد کی نصف شہادت کے برابر نہیں ہے؟ انہوں نے کہاہاں! آپؐ نے فرمایا یہی اس کے عقل کا نقصان ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے؟ انہوں نے کہاہاں! آپ نے فرمایا بس یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

۲۰۹ بَاب تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَابَاْسَ اَنْ تَقْرَاَ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَاْسًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَ يَدْعُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيٰنَ اَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَيَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى

باب ۲۰۹۔ حائضہ عورت طواف کعبہ کے علاوہ (باقی) تمام مناسک حج کے ادا کر سکتی ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ حائضہ عورت کو (ایک) آیت قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابن عباسؓ نے جنب کے لئے تلاوت کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے تمام اوقات میں اللہ کی یاد کیا کرتے تھے۔ ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہمیں (عید کے دن) حکم دیا جاتا تھا کہ ہم حائضہ عورتوں کو (بھی) باہر لائیں، تاکہ وہ (بھی) مردوں کے ساتھ تکبیر کہیں اور دعا کریں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے ابو سفیانؓ نے خبر دی کہ ہر قل نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خط (جو اس کے نام گیا تھا) منگایا اور اسے پڑھا، تو اس میں یہ

كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِه شَيْئًا اِلٰى قَوْلِه مُسْلِمُوْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَآئِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَ لَا تُصَلِّي وَقَالَ الْحَكَمُ اِنِّيْ لَاَذْبَحُ وَ اَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

لکھا تھا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحِيْمِ ط يٰآاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ اِلٰى قوله مُسْلِمُوْنَ اور عطاء نے جابرؓ سے نقل کیا ہے کہ عائشہؓ کو حیض آیا اور انہوں نے طواف کعبہ کے علاوہ تمام مناسک ادا کیے۔ نماز بھی نہ پڑھتی تھیں۔ اور حکم نے کہا کہ میں (حالت) جنابت میں ذبح کر دیتا ہوں۔ اور چونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ اس چیز کو نہ کھاؤ، جس پر (بوقت ذبح) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ (لہٰذا بسم اللہ ضرور پڑھتا ہوں)

٢٩٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَ اللّٰهِ اَنِّيْ لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ.

۲۹۶۔ ابو نعیم، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم صرف حج کا ارادہ رکھتے تھے۔ جب (مقام) سرف میں پہنچے، تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں نے اس سال حج کا (ارادہ) نہ کیا ہوتا۔ آپؐ نے فرمایا شاید تمہیں نفاس آ گیا؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں! آپؐ نے فرمایا یہ تو ایک ایسی چیز ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی تمام بیٹیوں میں لکھ دی ہے۔ (اس میں رونا کیا) جو افعال حج کرنے والا کرتا ہے، تم (بھی) کرو، صرف کعبہ کا طواف نہ کرو، جب تک کہ پاک نہ ہو جاؤ۔

٢١٠ بَاب الْاِسْتِحَاضَةِ ـ

باب ۲۱۰۔ استحاضہ کا بیان۔

٢٩٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِيْ الصَّلٰوةَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ فَصَلِّيْ.

۲۹۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ فاطمہؓ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں (کبھی) پاک ہوتی (معلوم) نہیں ہوتی۔ (برابر حیض جاری ہے) تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو صرف ایک رگ (کا خون) ہے، اور حیض نہیں۔ جب زمانہ حیض کا آ جائے، تو نماز چھوڑ دو۔ اور جب حیض کے ایام کا اندازہ گزر جائے، تو اپنے جسم سے خون کو دھو ڈالو اور نماز پڑھو۔

٢١١ بَاب غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ۔

باب ۲۱۱۔ حیض کا خون دھونے کا بیان۔

٢٩٨ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلَتْ امْرَاَةٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ.

۲۹۸۔ عبداللہ بن یوسف ' مالک ' ہشام بن عروہ ' فاطمہ بنت منذر حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ آپؐ بتائیے کہ جب ہم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے، تو وہ کیا کرے؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے، تو اسے مل ڈالے۔ پھر اسے پانی سے دھولے اور اسی میں نماز پڑھے۔

٢٩٩ ۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدٰنَا تَحِيْضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَ تَنْضَحُ عَلٰى سَائِرِهٖ ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيْهِ.

۲۹۹۔ اصبغ ' ابن وہب ' عمرو بن حارث، عبدالرحمٰن بن قاسم ' قاسم بن محمد ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا، تو وہ پاک ہو جانے کے بعد اپنے کپڑے سے خون کو چھوڑا کر اسے دھولیتی تھی اور باقی کپڑے پر پانی چھڑک دیتی تھی۔ پھر اسی میں نماز پڑھتی تھی۔

٢١٢ بَاب اِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ۔

باب ۲۱۲۔ استحاضہ والی عورت کے اعتکاف کا بیان۔

٣٠٠ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَآئِهٖ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ اَنَّ عَائِشَةَ رَاَتْ مَآءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَاَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةٌ تَجِدُهُ .

۳۰۰۔ اسحاق بن شاہین، ابوبشر واسطی ' خالد بن عبداللہ ' خالد ' عکرمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپؐ کی کسی بی بی نے بھی اعتکاف کیا، حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں ' خون کو (خارج ہوتے ہوئے) دیکھتی تھیں اکثر اپنے نیچے خون (کی کثرت کے سبب) سے طشت رکھ لیا کرتی تھیں۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے (ایک بار) کسم کا پانی دیکھا تو کہا کہ یہ رنگ بالکل ویسا ہے، جیسے فلاں بی بی (بحالت استحاضہ (۱)) دیکھتی تھیں۔

٣٠١ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ

۳۰۱۔ قتیبہ ' یزید بن زریع ' خالد ' عکرمہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی

(۱) استحاضہ ایسے خون کو کہتے ہیں جو حیض اور نفاس کے علاوہ عورت کو کسی بیماری کی وجہ سے آتا ہے۔ اس کے احکام حیض و نفاس کے خون سے مختلف ہیں۔

خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةٌ مِّنْ اَزْوَاجِهٖ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَ الصُّفْرَةَ وَ الطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ.

ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپؐ کی بیبیوں میں سے کسی بی بی نے باوجود مستحاضہ ہونے کے بھی اعتکاف کیا۔ اور وہ خون اور زردی کو (خارج ہوتے) دیکھتی تھیں، اور نماز پڑھنے کی حالت میں طشت ان کے نیچے (رکھا) رہتا تھا۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

۳۰۲۔ مسدد' معتمر' خالد' عکرمہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ام المومنین میں سے کسی نے مستحاضہ ہونے کی حالت میں اعتکاف کیا۔

۲۱۳ بَاب هَلْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيْهِ.

باب ۲۱۳۔ کیا عورت اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے، جس میں حائضہ ہوئی تھی۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِاِحْدَانَا اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِيْضُ فِيْهِ فَاِذَا اَصَابَهٗ شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيْقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفُرِهَا.

۳۰۳۔ ابو نعیم' ابراہیم' بن نافع' ابن ابی نجیح' مجاہد' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم میں سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زائد نہ ہوتا تھا۔ اسی میں حائضہ ہوتی تھی، پھر جب اس میں خون لگ جاتا تو اس پر تھوک دیتی اور اپنے ناخن سے اسے مل ڈالتی تھی۔

ف۔ یہ حکم بوقت ضرورت ہے۔ چونکہ عرب میں پانی کی قلت تھی اس لئے شریعت کی طرف سے حدیث کا مذکورہ طریقہ جائز قرار دیا گیا۔ لیکن جب پانی کا حصول ممکن ہو تو ایسی صورت میں دیگر نجاست کی طرح دھونا ضروری ہے۔

۲۱۴ بَاب الطِّيْبِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ.

باب ۲۱۴۔ عورت کا اپنے حیض کے غسل کے وقت خوشبو لگانے کا بیان۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُّحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا نَكْتَحِلُ وَ لَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّ قَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ وَّكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۴۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' حماد بن زید' ایوب' حفصہ' حضرت ام عطیہؓ روایت کرتی ہیں (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کی ممانعت کی جاتی تھی۔ مگر (ہاں) زوج پر چار مہینہ دس دن (سوگ کا حکم تھا) اور (ایسی حالت میں) نہ ہم سرمہ لگاتے اور نہ خوشبو لگاتے اور نہ عصب کے علاوہ رنگین کپڑا پہنتے اور جب کوئی ہم میں سے حیض کے بعد پاک ہوتا تو اس کو (خوشبو) کست اظفار کی اجازت دی گئی تھی۔ اور ہمیں جنازوں کے ہمراہ جانے کی ممانعت بھی کر دی گئی تھی۔

۲۱۵ بَاب دَلْكِ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا اِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ وَ كَيْفَ تَغْتَسِلُ وَ تَاْخُذُ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَتَّبِعُ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ.

باب ۲۱۵۔ عورت جب کہ حیض سے پاک ہو تو غسل میں بدن کیسے ملے اور وہ کیونکر غسل کرے، اور (کس طرح) مشک کا لگا ہوا کپڑا لے کر اسے خون (نکلنے) کے مقام پر ملے۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَالَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ.

۳۰۵۔ یحیٰی، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، صفیہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل حیض کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے اسے حکم دیا کہ اس طرح غسل کرے فرمایا کہ ایک ٹکڑا (کپڑے کا) مشک سے (بسا ہوا) لے اور اس سے طہارت کر، اس نے عرض کیا کہ اس سے کس طرح طہارت کروں؟ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ! طہارت کر لے، تو میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اسے خون کے مقام پر پھیرے۔

۲۱۶ بَاب غُسْلِ الْمَحِيْضِ۔

باب ۲۱۶۔ حیض کے غسل کا بیان۔

۳۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيْضِ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً وَّ تَوَضَّئِيْ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْيٰى فَاَعْرَضَ بِوَجْهِهٖ اَوْ قَالَ تَوَضَّئِيْ بِهَا فَاَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَاَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيْدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۶۔ مسلم، وہیب، منصور، صفیہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں غسل حیض کس طرح کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک ٹکڑا (کپڑے کا) مشک سے بسا ہوا لے اور تین مرتبہ وضو کر، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم (صاف صاف بیان کرتے ہوئے) شرمائے اور اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اس سے صفائی کر، پس میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصود سے اسے مطلع کر دیا۔

۲۱۷ بَاب اِمْتِشَاطِ الْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ.

باب ۲۱۷۔ عورت کا اپنے غسل حیض کے وقت کنگھی کرنے کا بیان۔

۳۰۷ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ

۳۰۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں احرام باندھا، میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا اور ہدی نہ لائے تھے، پھر انہوں نے اپنے متعلق کہا کہ حائضہ ہو گئی، اور شب عرفہ تک پاک نہ ہوئی، تب انہوں نے عرض کیا کہ یا

تَطْهُرَ حَتّٰى دَخَلَتْ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ اِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَ اَمْسِكِيْ عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمْ قَضَيْتُ الْحَجَّ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِيْ نَسَكْتُ.

رسول اللہ یہ عرفہ کے دن کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اپنا سر کھول ڈالو، کنگھی کرو، اپنے عمرہ سے رکی رہو (حج کر لو)۔ چنانچہ میں نے (ایسا ہی) کیا۔ جب میں حج کر چکی، تو آپؐ نے عبدالرحمٰن (بن ابی بکر) کو حصبہ کی رات میں حکم دیا، وہ میرے اس عمرہ کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا اور نہیں کیا تھا، مجھے تنعیم سے عمرہ کرا لائے۔

٢١٨ بَاب نَقْضِ الْمَرْاَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيْضِ.

باب ٢١٨۔ غسل حیض کے وقت عورت کو اپنے بالوں کے کھولنے کا بیان۔

٣٠٨۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَاِنِّيْ لَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَّ كُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَ اَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَ امْتَشِطِيْ وَ اَهِلِّيْ بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيْ اَخِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِيْ قَالَ هِشَامٌ وَّ لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّ لَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ.

٣٠٨۔ عبید بن اسمٰعیل، ابواسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم لوگ ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی، (حج کو) نکلے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں ہدی نہ لایا ہوتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ لہذا بعض نے تو عمرہ کا احرام باندھا اور بعض لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور میں ان لوگوں میں تھی، جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، جب عرفہ کا دن آیا، تو میں حائضہ ہو گئی تھی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے عمرہ کو (چندے) موقوف رکھو، اور اپنا سر کھول ڈالو، کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ (چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا) یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی، تو آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو میرے ہمراہ کر دیا، میں تنعیم تک گئی۔ میں نے اپنے عمرہ کے عوض عمرہ کا احرام باندھا۔ ہشام کہتے ہیں کہ ان میں سے کسی بات میں نہ ہدی دینا پڑی اور نہ روزہ رکھنا پڑا اور نہ ہی صدقہ دینا پڑا۔

٢١٩ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخَلَّقَةٍ وَ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ.

باب ٢١٩۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ (کا کیا مطلب ہے)

٣٠٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

٣٠٩۔ مسدد، حماد، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالکؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے۔ جو کہتا ہے کہ یا

اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَ كَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَّا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِىَ خَلْقَهٗ قَالَ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى شَقِىٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْاَجَلُ قَالَ فَيُكْتَبُ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ.

رب نطفة' یا رب علقة' یا رب مضغة' پس جب اللہ چاہتا ہے کہ اس کی خلقت پوری کر دے۔ تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ مرد (بنے) یا عورت' شقی (ہو) یا سعید' پھر رزق کس قدر ہو اور عمر کتنی ہو؟ آپؐ فرماتے ہیں پھر وہ فرشتہ (یہ سب پوچھ کر) اس کے ماں کے پیٹ میں (اس کی پیشانی پر) لکھ دیتا ہے۔

۲۲۰ بَاب كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ.

باب ۲۲۰۔ حائضہ عورت حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّ لَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّ اَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ يَنْحَرُ هَدْيَهٗ وَ مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا، حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِىْ وَ اَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَ اَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجَّتِىْ فَبَعَثَ مَعِىَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِىْ مِنَ التَّنْعِيْمِ.

۳۱۰۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم میں سے بعض لوگ وہ تھے، جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا' جب ہم مکہ میں آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی نہ لایا ہو، تو اس کو احرام سے باہر ہو جانا چاہئے، اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی لایا ہو تو وہ جب تک قربانی نہ کر لے احرام سے باہر نہ ہو، اور جس نے حج کا احرام باندھا ہو وہ اپنا حج پورا کر لے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں حائضہ ہو گئی، اور برابر حیض آتا رہا یہاں تک کہ عرفہ کا دن آگیا اور میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنا سر کھول ڈالوں، اور کنگھی کروں اور حج کا احرام باندھوں اور عمرہ کو سر دست چھوڑ دوں۔ چنانچہ میں نے یہی کیا۔ جب میں نے اپنا حج پورا کر لیا، تو آپؐ نے میرے ہمراہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو بھیج دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے عمرہ کے بدلے تنعیم سے عمرہ کر آؤں۔

۲۲۱ بَاب اِقْبَالِ الْمَحِيْضِ وَ اِدْبَارِهٖ

وَ كُنَّ نِسَآءٌ يَّبْعَثْنَ اِلٰى عَآئِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُوْلُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَآءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَ بَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ نِسَآءً يَّدْعُوْنَ

باب ۲۲۱۔ حیض کا زمانہ کب آتا ہے اور کب ختم ہو جاتا ہے؟

اور عورتیں حضرت عائشہؓ کے پاس لکڑی کی ڈبیا میں روئی رکھ کر بھیجتی تھیں' اس میں زردی ہوتی تھی، تو حضرت عائشہؓ کہہ دیتی تھیں کہ جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ صاف شفاف (پانی نہ) دیکھ لو، مراد ان کی اس سے حیض سے پاکی ہے (کہ جب تک رنگ بالکل نہ رہے اس وقت تک پاکی نہیں ہوتی)

بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرُوْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَآءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَ عَابَتْ عَلَيْهِنَّ.

زید بن ثابت کی لڑکی کو یہ خبر پہنچی کہ عورتیں شب کے وقت چراغ منگاتی ہیں اور پاکی کو دیکھتی ہیں تو انہوں نے ان پر طعنہ زنی کی۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَ إِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ فَصَلِّيْ.

۳۱۱۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ فاطمہؓ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کو خون آتا تھا۔ تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا مسئلہ) پوچھا، آپؐ نے فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کا (زمانہ) پیش آئے، تو نماز چھوڑ دو اور جب گزر جائے، تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔

۲۲۲ بَابٌ لَا تَقْضِي الْحَآئِضُ الصَّلٰوةَ وَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ.

باب ۲۲۲۔ حائضہ عورت نماز کی قضا نہ کرے، جابر بن عبداللہ اور ابو سعید (خدری) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ (حائضہ عورت) نماز چھوڑ دے۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَآئِشَةَ أَتَجْزِيْ إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهٖ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهُ.

۳۱۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، حضرت معاذہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ کیا ہم میں سے کسی کو اس کی نماز صرف اسی قدر زمانے میں جب کہ وہ طاہر رہے، کافی ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ کیا تو حروریہ ہے(۱) یقیناً ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہتے تھے اور حیض آتا تھا مگر آپؐ ہمیں نماز (کی قضا پڑھنے) کا حکم نہ دیتے تھے۔ یا عائشہؓ نے یہ کہا کہ ہم قضا نہ پڑھتے تھے۔

۲۲۳ بَابُ النَّوْمِ مَعَ الْحَآئِضِ وَهِيَ فِيْ ثِيَابِهَا.

باب ۲۲۳۔ حائضہ عورت کے ساتھ اس حال میں سونا کہ وہ حیض کے لباس میں ہو۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَ أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَأَخَذْتُ ثِيَابَ

۳۱۳۔ سعد بن حفص، شیبان، یحیٰ، ابو سلمہ، زینب بنت ام سلمہ، حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چادر میں (لیٹی ہوئی) تھی، کہ مجھے اچانک حیض آگیا۔ پس میں آہستہ سے چادر سے باہر ہو گئی۔ پھر میں نے اپنے حیض کے کپڑے لئے اور ان کو پہن لیا۔ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱) حروراء کی طرف منسوب ہے جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے، جہاں سب سے پہلے خوارج نے حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تھا اسی وجہ سے خارجیوں کو حروری کہتے ہیں۔

حَيْضَتِيْ فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاَدْخَلَنِيْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ قَالَتْ وَ حَدَّثَتْنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَ هُوَ صَائِمٌ وَ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

کہ کیا تمہیں نفاس آ گیا؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں! آپؐ نے مجھے بلایا اور اپنے پاس چادر کے اندر داخل کر لیا۔ زینب کہتی ہیں۔ مجھ سے ام سلمہؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تھے اور آپؐ روزہ دار ہوتے تھے اور میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت ایک ہی برتن سے کر لیا کرتے تھے۔

٢٢٤ بَاب مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوٰى ثِيَابَ الطُّهْرِ.

باب ۲۲۴۔ جس نے حیض کے زمانہ کے لئے علیحدہ لباس تیار کر لیا۔

٣١٤۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِيْ خَمِيْلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ فَقَالَ اَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ.

۳۱۴۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ، زینت بن ابی سلمہ، حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ حائضہ ہو گئی۔ تو میں آہستہ سے نکل گئی اور میں نے اپنے حیض کا لباس پہن لیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آ گیا؟ میں نے عرض کیا ہاں! آپؐ نے مجھے بلایا اور میں آپؐ کے ہمراہ چادر میں لیٹ رہی۔

٢٢٥ بَاب شُهُوْدِ الْحَآئِضِ الْعِيْدَيْنِ وَ دَعْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ يَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى.

باب ۲۲۵۔ حائضہ عورت کا عیدین میں اور مسلمانوں کی دعوت میں حاضر ہونے کا بیان، عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

٣١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَّخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَقَدِمَتْ اِمْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ اُخْتِهَا وَ كَانَ زَوْجُ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ اُخْتِيْ مَعَهٗ فِيْ سِتٍّ قَالَتْ فَكُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَاَلَتْ اُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰى اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا

۳۱۵۔ محمد بن سلام، عبدالوہاب، ایوب، حضرت حفصہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری۔ اس نے اپنی بہن سے نقل کیا۔ اور کہا کہ میری بہن کے شوہر نے بارہ غزوؤں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا تھا۔ اور چھ غزوؤں میں میری بہن ان کے ہمراہ تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم زخمیوں کی دوا کیا کرتے تھے۔ اور مریض کی تیمارداری کرتے تھے (ایک مرتبہ) میری بہن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا جب ہم میں سے کسی کے پاس برقع نہ ہو، تو اس کو باہر نکلنے میں کچھ حرج ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ والی کو چاہئے، کہ وہ اپنا برقع اسے اڑھا لے اور اسے چاہئے کہ خیر (مجالس) میں اور مسلمانوں کی دعوت میں شریک ہو۔

صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَ لِتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَ دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا اَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَبِيْ نَعَمْ وَ كَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ تُخْرَجُ الْعَوَاتِقُ وَ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَ الْحُيَّضُ وَ لِيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ تَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُيَّضُ، فَقَالَتْ اَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَ كَذَا وَ كَذَا.

جب ام عطیہؓ آئیں، تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا بابی، نعم (اور وہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتی تھیں تو بابی ضرور کہتی تھیں) میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ جوان اور پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور (مجالس) خیر میں اور مسلمانوں کی دعوت میں شریک ہوں، صرف حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں۔ حفصہؓ کہتی ہیں میں نے کہا کہ حائضہ عورتیں بھی شریک ہوں۔ وہ بولیں کیا حائضہ عورتیں عرفہ اور فلاں فلاں کام میں شریک نہیں ہوتیں۔

۲۲۶ بَاب اِذَا حَاضَتْ فِيْ شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ وَّ مَا يُصَدَّقُ النِّسَآءُ فِيْ الْحَيْضِ وَ الْحَمْلِ فِيْمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى و لا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ اِنْ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَةِ اَهْلِهَا مِمَّنْ يُّرْضٰى دِيْنُهُ اَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِيْ شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَآءٌ اَقْرَآئُهَا مَا كَانَتْ وَبِهٖ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَقَالَ عَطَآءٌ الْحَيْضُ يَوْمٌ اِلٰى خَمْسَةَ عَشَرَ وَقَالَ مُعْمَرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قَرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ قَالَ النِّسَآءُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ.

باب ۲۲۶۔ جب کوئی عورت ایک مہینہ میں تین بار حائضہ ہو اور یہ کہ حیض اور حمل کے بارے میں جب کہ حیض کا آنا ممکن ہو۔ عورتوں کی بات کا اعتبار کیا جائے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ عورتوں کو جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے حرم میں پیدا کیا ہے، اس کو چھپائیں اور حضرت علیؓ سے اور شریح سے منقول ہے کہ اگر عورت کے خاص اعزا میں سے کوئی ایسا آدمی گواہی دے، جو دیندار ہو۔ کہ وہ مہینہ میں تین بار حائضہ ہوئی تو اس کی تصدیق کی جائے۔ عطاء نے کہا ہے کہ حیض اس کے اس قدر ہوں گے جس قدر پہلے ہوتے تھے۔ اور ابراہیم (نخعی بھی) اس کے قائل ہیں اور عطاء نے کہا کہ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک (ہو سکتا) ہے، معمر نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابن سیرین سے اس عورت کے بارہ میں پوچھا، جو اپنے حیض کے پانچ دن بعد خون دیکھے۔ تو انہوں نے کہا کہ اس سے عورتیں خوب واقف ہیں۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رِجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ

۳۱۶۔ احمد بن رجاء ' ابو اسامہ ' ہشام بن عروہ ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں، کہ فاطمہؓ بنت ابی حبیش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

اَخۡبَرَنِیۡ اَبِیۡ عَنۡ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنۡتَ اَبِیۡ حُبَیۡشٍ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتۡ اِنِّیۡ اُسۡتَحَاضُ فَلا اَطۡهُرُ اَفَادَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذٰلِكَ عِرۡقٌ وَّلٰكِنۡ دَعِی الصَّلٰوةَ قَدۡرَ الۡاَیَّامِ الَّتِیۡ كُنۡتِ تَحِیۡضِیۡنَ فِیۡهَا ثُمَّ اغۡتَسِلِیۡ وَصَلِّیۡ۔

کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے، اور مدتوں تک پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے، لیکن بقدر ان دنوں کے جن میں تم حائضہ ہوتی تھیں، نماز چھوڑ دیا کرو۔ پھر جب اس قدر زمانہ گزر جائے، تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔

۲۲۷ بَاب الصُّفۡرَةِ وَ الۡكُدۡرَةِ فِیۡ غَیۡرِ اَیَّامِ الۡحَیۡضِ.

باب ۲۲۷۔ اگر حیض کا زمانہ نہ ہو تو زردی یا مٹیلے پن کے دیکھنے کا بیان۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیۡبَةُ بۡنُ سَعِیۡدٍ قَالَ ثَنَا اِسۡمٰعِیۡلُ عَنۡ اَیُّوۡبَ عَنۡ مُحَمَّدٍ عَنۡ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتۡ كُنَّا لا نَعُدُّ الۡكُدۡرَةَ وَ الصُّفۡرَةَ شَیۡئًا.

۳۱۷۔ قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل، ایوب، محمد، حضرت ام عطیہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم مٹیلے پن کو اور زردی کی کوئی حقیقت نہ سمجھتے تھے (یعنی حیض میں شمار نہ کرتے تھے)

۲۲۸ بَاب عِرۡقِ الۡاِسۡتِحَاضَةِ.

باب ۲۲۸۔ استحاضہ کی رگ کا بیان۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا اِبۡرَاهِیۡمُ بۡنُ الۡمُنۡذِرِ الۡحَزَامِیُّ قَالَ ثَنَا مَعۡنُ بۡنُ عِیۡسٰی عَنِ ابۡنِ اَبِیۡ ذِئۡبٍ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ عَنۡ عُرۡوَةَ وَ عَنۡ عَمۡرَةَ عَنۡ عَآئِشَةَ زَوۡجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّ حَبِیۡبَةَ اسۡتُحِیۡضَتۡ سَبۡعَ سِنِیۡنَ فَسَاَلَتۡ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ عَنۡ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنۡ تَغۡتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرۡقٌ فَكَانَتۡ تَغۡتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

۳۱۸۔ ابراہیم بن منذر حزامی، معن بن عیسیٰ، ابن ابی ذئب، ابن شہاب، عروہ، عمرہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہؓ سات برس مستحاضہ رہیں۔ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو آپؐ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ اس وجہ سے وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

۲۲۹ بَاب الۡمَرۡاَةِ تَحِیۡضُ بَعۡدَ الۡاِفَاضَةِ.

باب ۲۲۹۔ طواف افاضہ کے بعد عورت کے حائضہ ہونے کا بیان۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ یُوۡسُفَ قَالَ اَخۡبَرَنَا مَالِكٌ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ اَبِیۡ بَكۡرِ بۡنِ مُحَمَّدِ بۡنِ عَمۡرِو بۡنِ حَزۡمٍ عَنۡ اَبِیۡهِ عَنۡ عَمۡرَةَ بِنۡتِ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ عَنۡ عَآئِشَةَ زَوۡجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتۡ لِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ

۳۱۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عروہ بن حزم، ابوبکر بن محمد، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ کہ یا رسول اللہ! صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید وہ ہمیں روکیں گی(۱)، کیا

(۱) پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا کہ انہوں نے طواف زیارت کر لیا ہے اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیں روکیں گی لیکن جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں اور صرف طواف صدر باقی ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔

وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِيْ.

انہوں نے تم لوگوں کے ہمراہ طواف نہیں کیا؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں! کرلیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر (کچھ حرج نہیں) چلو۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَآئِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهٖ اَنَّهَا لَاتَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ تَنْفِرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ.

۳۲۰۔ معلّٰی بن اسد' وہیب عبداللہ بن طاؤس' طاؤس' حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ عورت کو طواف افاضہ کے بعد جب حیض آ جائے، تو اسے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ ابن عمرؓ اپنے پہلے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ واپس نہ جائے پھر میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ واپس جا سکتی ہے، بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی ہے۔

۲۳۰ بَاب اِذَا رَاَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَلَوْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَيَاْتِيْهَا زَوْجُهَا اِذَا صَلَّتِ الصَّلٰوةَ اَعْظَمُ.

باب ۲۳۰۔ جب مستحاضہ طہر کو دیکھے، تو کیا کرے؟ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ غسل کرے، اور نماز پڑھے۔ خواہ (صرف) ایک گھڑی دن باقی ہو، اور اس کا شوہر بھی اس کے پاس آ سکتا ہے۔ جب کہ اس نے نماز پڑھ لی ہو نماز بڑی چیز ہے۔

ف۔ یعنی جب حیض کا خون قلیل مدت تک آکر بند ہو گیا، تو مرد اس وقت عورت کے پاس جا سکتا ہے۔ کہ وہ غسل کرلے اور نماز ادا کرے۔ غسل کرنے سے قبل صحبت نہیں کر سکتا۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ.

۳۲۱۔ احمد بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا زمانہ پیش آ جائے، تو نماز چھوڑ دو۔ اور جب گزر جائے، تو اپنے جسم سے خون کو دھو کر، نماز پڑھو۔

۲۳۱ بَاب الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَآءِ وَسُنَّتِهَا.

باب ۲۳۱۔ نفاس والی عورت کے جنازہ پر نماز اور اس کے طریقہ کا بیان۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ امْرَاَةً مَّاتَتْ فِيْ بَطْنٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسْطَهَا.

۳۲۲۔ احمد بن ابی سریج' شبابہ' شعبہ' حسین معلم' عبداللہ بن بریدہؓ حضرت سمرہ بن جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت پیٹ کی بیماری میں مر گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیچ میں کھڑے ہو کر اس کی نماز ادا کی۔

۲۳۲ بَاب۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهٖ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا لَا تُصَلِّيْ وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَتِهٖ اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ بَعْضُ ثَوْبِهٖ.

باب ۲۳۲ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۳۲۳۔ حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، سلیمان، شیبانی، حضرت عبداللہ بن شدادؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے اپنی خالہ میمونہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ حائضہ ہونے کی حالت میں نماز نہیں پڑھتی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے سامنے فرش بچھائے ہوئے (بیٹھی) ہوتی تھیں۔ آپؐ اپنی چادر پر نماز پڑھتے، جب سجدہ کرتے، تو آپ کا کچھ کپڑا میرے جسم سے چھو جاتا تھا۔

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمّم کا بیان

۲۳۳ بَاب وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ.

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَ اَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَ لَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ

باب ۲۳۳۔ تیمّم کے احکام، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ "پس تم پاک مٹی سے تیمّم کرو اور اس سے اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو ملو۔" جو تیمّم کی اجازت دیتا ہے۔

۳۲۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ ہم کسی سفر میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم جب بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے، تو میرا ہار ٹوٹ (کرگر) گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈھونڈنے کے لئے قیام کر دیا۔ لوگ بھی آپؐ کے ہمراہ ٹھہر گئے۔ اس مقام میں کہیں پانی نہ تھا۔ لہذا لوگ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس گئے اور کہا کہ آپؓ نہیں دیکھتے کہ عائشہؓ نے کیا کیا؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کو ٹھہرالیا۔ ان کے پاس پانی نہیں ہے۔ تو حضرت ابو بکرؓ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے زانو پر رکھے سو رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کو ٹھہرالیا ان کے پاس پانی نہیں ہے۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابو بکرؓ مجھ پر غصہ ہوئے اور جو کچھ اللہ نے چاہا کہ وہ کہیں انہوں نے کہا، اور اپنے ہاتھ سے میرے کولہا میں کونچہ دینے لگے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر سر مبارک رکھے ہوئے آرام فرمارہے تھے، اس وجہ سے میں

فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ قَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَ جَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ.

حرکت نہ کر سکی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ تو پانی نہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم کی نازل فرمائی۔ سب نے تیمم کیا۔ اسید بن حضیرؓ نے کہا کہ اے آل ابو بکرؓ (١) یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے، جس سے مؤمنین فیضیاب ہوئے ہیں، بلکہ اس سے قبل بھی فیض پہنچ چکا ہے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جس اونٹ پر میں تھی اس کو ہٹایا تو اس کے نیچے ہار (بھی) مل گیا۔

٣٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ و حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ نِ الْفَقِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَ اُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَ اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَ كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّ بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

٣٢٥۔ محمد بن سنان عوفی، ہشیم، سعید بن نضر، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئی تھیں۔ (١) مجھے ایک مہینہ کی راہ سے رعب کے ذریعہ مدد دی گئی (٢) اور زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنادی گئی، لہٰذا میری امت میں جس شخص پر نماز کا وقت (جہاں) آجائے، اسے چاہئے (زمین پر) نماز پڑھ لے۔ (٣) اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیئے گئے، حالانکہ مجھ سے پہلے کسی (نبی) کے لئے حلال نہ کئے گئے تھے۔ (٤) اور مجھے شفاعت کی اجازت دی گئی (٥) اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا، اور میں تمام آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

٢٣٤ بَاب اِذَا لَمْ يَجِدْ مَآءً وَّلَا تُرَابًا۔

باب ٢٣٤۔ اگر کسی شخص کو نہ پانی ملے اور نہ مٹی (تو وہ کیا کرے؟)

٣٢٦۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَآءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

٣٢٦۔ زکریا بن یحییٰ، عبد اللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے اپنی بہن اسماء کا ہار مانگ لیا تھا اور اس کو پہن کر آپؐ کے ہمراہ سفر میں گئیں اور وہ کھو گیا، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو اس کی تلاش میں بھیجا، ہار تو مل گیا

(١) اس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خاندان بالخصوص حضرت عائشہؓ کی فضیلت ہے کہ ان کے ہار کا گم ہونا نزول آیۂ تیمم کا سبب بن گیا اور امت کے لئے وضو کے مسئلہ میں تخفیف ہو گئی۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَاَدْرَکَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَیْسَ مَعَهُمْ مَّآءٌ فَصَلَّوْا فَشَکَوْا ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰیَةَ التَّیَمُّمِ فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ لِعَآئِشَةَ جَزَاكِ اللّٰهُ خَیْرًا فَوَ اللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَکْرَهِیْنَهٗ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكِ وَ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِ خَیْرًا.

لیکن نماز کا وقت آگیا اور لوگوں کے پاس پانی موجود نہ تھا۔ لہذا انہوں نے (بے وضو) نماز پڑھ لی۔ اور رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اس کی شکایت کی۔ تو اللہ نے تیمّم کی آیت نازل فرمائی۔ تب اسید بن حضیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ اللہ کی قسم! جب تم پر کوئی ایسی بات ہوئی جس کو تم دشوار سمجھتی ہو، تو اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے فائدہ کیا۔

۲۳۵ بَاب التَّیَمُّمِ فِی الْحَضَرِ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمَآءَ وَ خَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ وَبِهٖ قَالَ عَطَآءٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فِی الْمَرِیْضِ عِنْدَهُ الْمَآءُ وَ لَا یَجِدُ مَنْ یُّنَاوِلُهٗ یَتَیَمَّمُ وَ اَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ اَرْضِهٖ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلّٰی ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ وَ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ یُعِدْ.

باب ۲۳۵۔ قیام کی حالت میں جب پانی نہ پائے اور نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہو (تو) تیمّم کرنے کا بیان اور عطاء اسی کے قائل ہیں۔ حسن (بصری) نے اس مریض کے متعلق، جس کے پاس پانی ہو (مگر خود اتنی طاقت نہ رکھتا ہو کہ اٹھ کر لے لے) اور وہ ایسے آدمی کو بھی نہ پائے، جو اسے پانی دے، یہ کہا ہے کہ وہ تیمّم کر لے۔ ابن عمرؓ اپنی زمین سے جو مقام جرف میں تھی آئے اور عصر کا وقت مربد النعم میں آگیا تو انہوں نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ میں ایسے وقت پہنچ گئے کہ آفتاب بلند تھا اور نماز کا اعادہ نہیں کیا۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَیْرًا مَّوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَسَارٍ مَّوْلٰی مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ جُهَیْمِ ابْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اَبُوْ جُهَیْمٍ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَیَدَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ.

۲۳۷۔ یحییٰ بن بکیر 'لیث' جعفر بن ربیعہ، اعرج' (ابن عباسؓ کے آزادہ کردہ غلام) عمیر روایت کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یسار' حضرت میمونہؓ زوجہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آزاد شدہ غلام ابو جہیم بن حارث بن صمہؓ انصاری کے پاس گئے۔ ابو جہیم نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم بیر جمل کی طرف سے آرہے تھے۔ آپؐ کو ایک شخص مل گیا اس نے آپؐ کو سلام کیا۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسے جواب نہیں دیا بلکہ آپؐ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

۲۳۶ بَاب هَلْ یَنْفُخُ فِیْ یَدَیْهِ بَعْدَ مَا

باب ۲۳۶۔ جب تیمّم کے لئے زمین پر ہاتھ مارے تو کیا ہ

يَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيْدَ لِلتَّيَمُّمِ ـ

۳۲۸ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَآءَ فَقَالَ عَمَّارُ ابْنُ یَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِیْ سَفَرٍ اَنَا وَ اَنْتَ فَاَجْنَبْنَا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّیْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ یَكْفِیْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّیْهِ الْاَرْضَ وَ نَفَخَ فِیْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَ كَفَّیْهِ.

جائز ہے کہ ان کو پھونک کر مٹی جھاڑ دے۔

۳۲۸۔ آدم، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا، کہ ایک شخص حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی اور پانی نہ مل سکا۔ تو عمار بن یاسر نے عمرؓ بن خطاب سے کہا، کہ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم اور آپ سفر میں تھے اور جنبی ہو گئے تھے۔ تو آپ نے تو نماز نہیں پڑھی اور میں (مٹی میں) لوٹ گیا(۱)۔ اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اس کو بیان کیا تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تجھے صرف یہ کافی تھا (یہ کہہ کر) آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونک دیا، پھر ان سے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح فرمالیا۔

۲۳۷ بَاب التَّیَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَ الْكَفَّیْنِ.

باب ۲۳۷۔ (صرف) منہ اور ہاتھوں کے تیمّم کا بیان۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِیَدَیْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ اَدْنَاهُمَا مِنْ فِیْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَ كَفَّیْهِ وَقَالَ النَّضْرُ اَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ عَمَّارٌ.

۳۲۹۔ حجاج، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ عمارؓ نے یہ سب واقعہ بیان کیا۔ اور شعبہ (جو راوی اس کے ہیں) نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر انہیں اپنے منہ سے قریب کیا اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا اور نضر نے کہا کہ مجھ سے شعبہ نے اور شعبہ نے حکم سے روایت کیا۔ حکم نے کہا کہ میں نے ذر کو ابن عبدالرحمٰن ابزی سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ حکم نے کہا کہ میں نے اس کو ابن عبدالرحمٰن سے بھی سنا انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ عمار نے کہا۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهٗ عَمَّارٌ كُنَّا فِیْ سَرِیَّةٍ فَاَجْنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَ فِیْهِمَا.

۳۳۰۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس حاضر تھے۔ ان سے عمار نے کہا کہ ہم ایک سریہ میں گئے تھے، کہ ہم کو غسل کی ضرورت ہو گئی اور نفخ فیھا کی جگہ تفل فیھما کہا۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا

۳۳۱۔ محمد بن کثیر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزی، اپنے

(۱) حضرت عمار کو غسل کے تیمم کا طریقہ معلوم نہیں تھا از خود یہ خیال کیا کہ چونکہ وضو کے تیمم میں ہاتھ اور منہ پر مسح ہوتا ہے تو غسل کے تیمم میں تمام بدن پر مٹی ملی جائے گی۔ بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ دونوں کے لئے ایک ہی طریقہ سے تیمم کیا جائے گا۔

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيْكَ الْوَجْهَ وَ الْكَفَّيْنِ۔

والد عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عمارؓ نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا، کہ میں تیمّم جنابت کے لئے زمین میں لوٹ گیا۔ پھر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا کافی تھا۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهٗ عَمَّارٌ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۳۳۲۔ مسلم بن ابراہیم' شعبہ' حکم' ذر' ابن عبدالرحمٰن بن ابزی' عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا اور باقی پوری حدیث بیان کیا۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَ كَفَّيْهِ۔

۳۳۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمارؓ نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنا ہاتھ زمین پر مار کر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا تھا۔

۲۳۸ بَاب الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيْهِ مِنَ الْمَآءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ مَالَمْ يُحْدِثْ وَاَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وَّهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَّقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَّابَاْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا۔

باب ۲۳۸۔ پاک مٹی تیمّم کے لئے ایک مسلمان کے حق میں پانی سے وضو کرنے کا کام دیتی ہے۔ حسن بصری نے کہا ہے کہ تیمّم اس وقت تک کافی ہوگا، جب تک دوبارہ بے وضو نہ ہو۔ ابن عباسؓ نے تیمّم کی حالت میں امامت کی۔ اور یحییٰ بن سعید نے کہا ہے کہ شور زمین پر نماز پڑھنا اور اس سے تیمّم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْرَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا اَسْرَيْنَا حَتّٰى كُنَّا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةٌ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيْهِمْ اَبُوْرَجَآءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ نُوْقِظْهُ

۳۳۴۔ مسدد' یحییٰ بن سعید' عوف' ابو رجاء حضرت عمرانؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ تھے۔ ہم رات کو چلتے رہے، جب اخیر رات ہوئی تو اس وقت میں ہم مقیم ہوئے۔ اور مسافر کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی نیند شیریں نہیں ہوتی۔ ابھی ہم تھوڑا عرصہ سوئے تھے کہ ہمیں آفتاب کی گرمی نے بیدار کیا، سب سے پہلے جو جاگا فلاں شخص تھا۔ پھر فلاں شخص' پھر فلاں شخص' ابو رجا نے ان سب کے نام لئے تھے، مگر عوف بھول گئے۔ پھر عمر بن خطابؓ جاگنے والوں میں چوتھے شخص تھے اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جب آرام فرماتے، تو آپؐ کو کوئی بیدار نہ کرتا تھا۔ جب تک کہ آپؐ خود بیدار نہ ہو جائیں۔ کیونکہ ہم نہیں سمجھ سکتے

حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَ یَسْتَیْقِظُ لِاَنَّا لَا نَدْرِیْ مَایَحْدُثُ لَهٗ فِیْ نَوْمِهٖ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ عُمَرُ وَرَاٰی مَآ اَصَابَ النَّاسَ وَکَانَ رَجُلًا جَلِیْدًا فَکَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ بِالتَّکْبِیْرِ فَمَازَالَ یُکَبِّرُ وَ یَرْفَعُ صَوْتَهٗ با لتَکْبِیْرِ حَتّٰی اسْتَیْقَظَ لِصَوْتِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ شَکَوْا اِلَیْهِ الَّذِیْ اَصَابَهُمْ فَقَالَ لَاضَیْرَ اَوْلَا یَضِیْرُ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ وَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ یُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ یَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ فَعَلَیْكَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّهٗ یَکْفِیْكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ فَاشْتَکٰی اِلَیْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطْشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا کَانَ یُسَمِّیْهِ اَبُوْ رَجَآءٍ نَسِیَهٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِیًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِیَا الْمَآءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّیَا امْرَاَةً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ اَوْسَطِیْحَتَیْنِ مِنْ مَّآءٍ عَلٰی بَعِیْرٍ لَّهَا فَقَالَا لَهَآ اَیْنَ الْمَآءُ قَالَتْ عَهْدِیْ بِالْمَآءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا، قَالَا لَهَا انْطَلِقِیْ اِذًا قَالَتْ اِلٰی اَیْنَ قَالَآ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِیْ یُقَالُ لَهُ الصَّابِیءُ قَالَا هُوَ الَّذِیْ تَعْنِیْنَ فَانْطَلِقِیْ فَجَآءَ ا بِهَآ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِیْثَ قَالَ فَاسْتَنْزِلُوْهَا عَنْ

تھے کہ آپؐ کے لئے آپ کے خواب میں کیاامور پیش آنے والے ہیں۔ مگر جب عمرؓ بیدار ہوئے، انہوں نے وہ حالت دیکھی، جو لوگوں پر طاری تھی۔ اور وہ سخت مزاج آدمی تھے، تو انہوں نے تکبیر کہی اور تکبیر کے ساتھ اپنی آواز بلند کی اور برابر تکبیر کہتے رہے اور تکبیر کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے رہے(۱) یہاں تک کہ ان کی آواز کے سبب سے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم بیدار ہوئے، جب آپؐ بیدار ہوئے تو جو مصیبت لوگوں پر گزری تھی، اس کی شکایت آپ سے کی گئی۔ آپؐ نے فرمایا کچھ نقصان نہیں۔ یا (یہ فرمایا کہ) کچھ نقصان نہ کرے گا۔ چلو، پھر چلے اور تھوڑی دور جا کر اتر پڑے۔ وضو کا پانی منگایا پھر وضو کیا اور نماز کی اذان کہی گئی۔ آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے۔ یکایک ایک ایسے شخص پر آپؐ کی نظر پڑی جو گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ لوگوں کے ساتھ اس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع آگئی؟ اس نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی تھی اور پانی نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا تیرے اوپر مٹی سے تیمّم کرنا کافی ہے۔ پھر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم چلے تو لوگوں نے آپؐ سے پیاس کی شکایت کی۔ آپؐ اتر پڑے اور فلاں شخص کو بلایا، ابو رجاء نے اس کا نام لیا تھا مگر عوف بھول گئے۔ اور حضرت علیؓ کو بلایا فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ یہ دونوں چلے تو ایک عورت ملی جو پانی کے دو تھیلے یا دو مشکیزے اونٹ پر دونوں طرف لٹکائے اور خود درمیان میں بیٹھی (ہوئی چلی جا رہی) تھی۔ ان دونوں نے اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ کل اس وقت میں پانی پر تھی اور ہمارے مرد گم ہوگئے۔ ان دونوں نے اس سے کہا کہ (اچھا تو) اب چل، وہ بولی کہاں تک؟ انہوں نے کہا رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس، اس نے کہا وہی شخص جسے بے دین کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! وہی ہیں جن کو تم یہ کہتی ہو، تو چلو۔ لہٰذا وہ دونوں اسے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لائے، اور آپؐ سے ساری کیفیت

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام صحابہؓ کے ساتھ اس سفر میں ایسی بے خبری کی نیند سوئے تھے کہ سورج نکل آیا اور کسی کو جاگ نہ آئی۔ یہ بھی خدا کی عظمت وکبریائی اور اس کی شانِ بے نیازی کا ثبوت ہے، اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر بھیجا تھا اور آپ کے عمل کے ذریعے امت کو تعلیم دی گئی، یہاں بھی آپؐ پر ایسی نیند طاری کر کے امت کو نماز کی قضاء کے احکام سکھائے گئے۔

بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنْ شَآءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أُعْطِيَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِّنْ مَّاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يَفْعَلُ بِمَآءِ هَا وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَّدَقِيقَةٍ وَّسَوِيقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَّحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِينَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ! قَالَتِ الْعَجَبُ، لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَآءِ تَعْنِي السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ يُغِيرُونَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِّقَوْمِهَا مَآ أُرَى أَنَّ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمَ قَدْ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَّكُمْ فِي الْإِسْلَامِ ---- فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو

بیان کی۔ عمران کہتے ہیں پھر لوگوں نے اسے اس کے اونٹ سے اتارا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ظرف منگوایا اور دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کے منہ اس میں کھول دیئے۔ اور بعد اس کے ان کے بڑے منہ کو بند کر دیا اور ان کے چھوٹے منہ کو کھول دیا۔ لوگوں میں آواز دے دی گئی، کہ (چلو) پانی پیو۔ اور اپنے جانوروں کو بھی پلالو۔ پس جس نے چاہا خود پیا اور جس نے چاہا پلایا، اخیر میں یہ ہوا کہ جس شخص کو غسل کی ضرورت ہو گئی تھی۔ اس کو ظرف پانی کا دیا گیا آپؐ نے فرمایا جا اور اس کو اپنے اوپر ڈال لے۔ وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے۔ اللہ کی قسم! (جب پانی لینا) اس کے تھیلے سے موقوف کیا گیا تو یہ حال تھا کہ ہمارے خیال میں وہ اب اس وقت سے بھی زیادہ بھرا ہوا تھا جب آپؐ نے اس سے پانی لینا شروع کیا تھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اس کے لئے جمع کر دو، لوگوں نے اس کے لئے عجوہ، دقیق اور سویق وغیرہ جمع کر دیا، جو ایک اچھی مقدار میں جمع ہو گیا اور اس کو ایک کپڑے میں باندھ کر اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کر کے کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا۔ پھر آپؐ نے اس سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی سے کچھ بھی کم نہیں کیا، لیکن اللہ ہی نے ہمیں پلایا۔ اب عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی۔ چونکہ اس کو واپس ہونے میں تاخیر ہو گئی تھی، تو انہوں نے کہا کہ اے فلانہ! تجھے کس نے روک لیا؟ اس نے کہا کہ ایک تعجب (کی بات) ہے۔ مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے، جسے بے دین کہا جاتا ہے۔ اس نے ایسا ایسا کام کیا، قسم اللہ کی وہ یقیناً اس کے اور اس کے درمیان میں سب سے بڑھ کر جادوگر ہے (اور اس نے اپنی دونوں انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا پھر ان کو آسمان کی طرف اٹھایا مراد اس کی آسمان و زمین تھی) یا وہ سچ مچ خدا کا رسولؐ ہے۔ اس کے بعد مسلمان اس کے آس پاس کے مشرکوں کو غارت کرتے تھے اور ان مکانات کو جن میں وہ تھی نہ چھوتے تھے۔ چنانچہ اس نے ایک دن اپنی قوم سے کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ بے شک یہ لوگ عمداً تمہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تو اب بھی تمہیں اسلام میں کچھ پس و پیش ہے؟ تو انہوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے، ابو

عَبْدِ اللّٰهِ صَبَا خَرَجَ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى غَيْرِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِيْنَ فِرْقَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُ وْنَ الزَّبُوْرَ اَصْبُ اَمِلْ۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ (صبا کے معنی ہیں) ایک دین سے دوسرے دین کی طرف چلا گیا اور ابوالعالیہ نے کہا ہے کہ صائبین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھتا ہے اور (اصب کے معنی میں مائل ہوں گا)

۲۳۹ بَاب اِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَرَضَ اَوِالْمَوْتَ اَوْخَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِؓ اَجْنَبَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَاتَقْتُلُوْآ اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ۔

باب ۲۳۹۔ جس شخص کو غسل کی ضرورت ہو جائے، اگر اسے مریض ہو جانے یا مر جانے کا خوف ہو تو تیمّم کرلے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عمرو بن عاص ایک سردی کی رات میں جنب ہو گئے تو انہوں نے تیمّم کر لیا۔ اور "تم اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے" کی تلاوت کی، پھر یہ واقعہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بیان کیا گیا تو آپ نے ملامت نہیں کی۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ لَايُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ اِنْ لَّمْ اَجِدِالْمَآءَ شَهْرًالَّمْ اُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِيْ هٰذَا كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُ هُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِيْ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

۳۳۵۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، غندر، شعبہ، سلیمان، ابووائلؓ روایت کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ اگر (غسل کی ضرورت والا) پانی نہ پائے، تو نماز نہ پڑھے، عبداللہ نے کہا ہاں! اگر ایک مہینہ تک پانی نہ پائے، تو بھی نماز نہ پڑھے، میں اگر انہیں اس بارہ میں اجازت دے دوں گا۔ تو جب ان میں سے کوئی سردی دیکھے گا تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لے گا۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ عمار کا عمرؓ سے کہنا کہاں گیا؟ عبداللہ بولے کہ عمرؓ نے عمارؓ کے قول پر بھروسہ نہیں کیا۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اَرَاَيْتَ يَآاَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِذَا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَآءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَايُصَلِّيْ حَتّٰى يَجِدَ الْمَآءَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيْكَ قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَادَرٰى عَبْدُ

۳۳۶۔ عمر بن حفص، حفص بن غیاث، اعمش، شقیق بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ (بن مسعودؓ) اور ابوموسیٰ کے پاس تھا۔ تو ابوموسیٰ نے عبداللہؓ سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! بتاؤ جب کسی شخص کو غسل کی ضرورت ہو جائے اور پانی نہ پائے تو کیا کرے؟ عبداللہ نے کہا کہ نماز نہ پڑھے جب تک پانی نہ پائے، ابوموسیٰ نے کہا کہ تم عمارؓ کے واقعہ کے متعلق کیا کہو گے؟ جب ان سے نبی صلّی اللہ علیہ سلّم نے فرمایا کہ تمہیں (تیمّم کر لینا) کافی تھا؟ عبداللہ بولے کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ عمرؓ نے عمارؓ کے اس قول پر بھروسہ نہیں کیا۔ ابوموسیٰ نے کہا۔ اچھا عمار کے قول کو بھی رہنے دو۔ تم آیت (تیمّم) کے متعلق کیا کہو گے؟ تو عبداللہ کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دیں۔

اللّٰهِ مَايَقُوْلُ فَقَالَ اِنَّا لَوْرَخَّصْنَا لَهُمْ فِیْ هٰذَا لَاَوْشَكَ اِذَا بَرُدَ عَلٰی اَحَدِهِمُ الْمَآءُ اَنْ یَّدَعَهٗ وَیَتَیَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِیْقٍ فَاِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ۔

پھر بھی انہوں نے یہ کہا کہ ہم اگر ان لوگوں کو اس بارے میں اجازت دے دیں گے۔ تو بس جب ان میں سے کسی کو پانی سرد معلوم ہو گا اسے چھوڑ دے گا، اور تیمّم کر لے گا۔ (سلیمان کہتے ہیں۔ میں نے شقیق سے کہا کہ عبداللہ (بن مسعودؓ) نے تیمّم کی اجازت صرف اسی وجہ سے نہ دی۔ انہوں نے کہا ہاں!

٢٤٠ بَاب اَلتَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ۔

باب ۲۴۰۔ تیمّم (میں) صرف ایک ضرب ہے۔

٣٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَآءَ شَهْرًا اَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّیْ قَالَ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَايَتَيَمَّمُ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَجِدْ شَهْرًا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِیْ سُوْرَةِ الْمَآئِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْرُخِّصَ فِیْ هٰذَا لَهُمْ لَاَوْشَكُوْا اِذَا اَبْرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَآءُ اَنْ يَّتَيَمَّمُوْا الصَّعِيْدَ قُلْتُ وَاِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا، قَالَ: نَعَمْ! فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ فَتَمَرَّغْتُ فِی الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّآبَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِكَفِّهٖ ضَرْبَةً عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهٖ بِشِمَالِهٖ اَوْظَهْرَ شِمَالِهٖ بِكَفِّهٖ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهٖ بِشِمَالِهٖ اَوْظَهْرَ شِمَالِهٖ بِكَفِّهٖ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ فَقَالَ عَبْدُ

۳۳۷۔ محمد بن سلام' ابو معاویہ' اعمش' شقیق روایت کرتے ہیں کہ میں (ایکدن) عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو عبداللہ سے ابو موسیٰ نے کہا کہ اگر کوئی شخص جنب ہو جائے اور ایک مہینہ تک پانی نہ پائے، کیا وہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے گا؟ شقیق کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا کہ تیمّم نہ کرے، اگرچہ مہینہ تک پانی نہ ملے تو ان سے ابو موسیٰ نے کہا کہ تم سورۂ مائدہ کی اس آیت کو نظر انداز کر دو گے۔ "فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا" تو عبداللہ نے کہا کہ اگر لوگوں کو اس بارے میں اجازت دے دی جائے گی، تو بس جب انہیں پانی ٹھنڈا معلوم ہوگا، مٹی سے تیمّم کر لیں گے۔ سلیمان کہتے ہیں میں نے شقیق سے کہا۔ کہ تم نے تیمّم کی اجازت صرف اسی خیال سے نہ دی؟ انہوں نے کہا ہاں! پھر ابو موسیٰ نے کہا کہ کیا تم نے عمارؓ کا عمر بن خطابؓ سے یہ کہنا نہیں سنا؟ کہ مجھے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کسی کام کے لئے (باہر) بھیجا (راہ میں) مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی اور میں نے پانی نہ پایا تو میں (تیمّم کے لئے) زمین میں جانور کی طرح لوٹ گیا۔ پھر میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا تمہیں صرف اس طرح کر لینا کافی تھا اور آپؐ نے اپنی ہتھیلی سے ایک ضرب زمین پر ماری(۱)۔ پھر اسے جھاڑ دیا، اس کے بعد اپنے ہاتھ کی پشت پر بائیں ہاتھ سے مسح فرمایا، یا (یہ کہا کہ) اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر ہاتھ سے مسح فرمایا، پھر ان سے اپنے چہرہ کو مسح کر لیا۔ عبداللہ نے کہا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ عمر نے عمار کے قول پر بھروسہ نہیں کیا۔ یعلی نے

(۱) دوسری وہ روایات جن میں طریقۂ تیمّم کا ذکر تفصیلاً ہے ان میں یہ بات صراحت کے ساتھ ہے کہ آپؐ دو مرتبہ مٹی پر ہاتھ مارتے تھے۔ اس لئے دو مرتبہ ہاتھ مارنا ہی ضروری ہے۔ اس روایت میں طریقۂ مسح و تیمّم کے ذکر کا خاص اہتمام نہیں کیا گیا اس لئے دوسری روایات ہی راجح ہوں گی۔

اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَزَادَ يَعْلٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِیْ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيْدِ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً۔

اعمش سے انہوں نے شقیق سے اتنی زیادہ روایت کی کہ شقیق نے کہا میں عبداللہ اور ابو موسیٰ کے ہمراہ تھا۔ تو ابو موسیٰ نے (عبداللہ سے) کہا کہ کیا تم نے عمار کا کہنا عمرؓ سے نہیں سنا؟ کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے اور تمہیں (کہیں باہر) بھیجا تھا۔ اثنائے سفر میں میں جنب ہو گیا تو میں (بغیر تیمّم) زمین پر لوٹ گیا۔ پھر ہم رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئے اور آپؐ کو خبر دی تو آپؐ نے فرمایا تمہیں صرف اس طرح کر لینا کافی تھا اور آپؐ نے اپنے منہ اور ہاتھوں پر ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

۲۴۱ باب۔

باب ۲۴۱۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ الْخُزَاعِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا مُّعْتَزِلًا لَّمْ يُصَلِّ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ يَافُلَانُ مَامَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ۔

۳۳۸۔ عبدان، عبداللہ، عوف، ابو رجاء، عمران بن حصین خزاعیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو گوشہ میں بیٹھا ہوا دیکھا، کہ اس نے لوگوں کے ہمراہ نماز ادا نہیں کی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اے فلاں! تجھے لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع آگئی؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ مجھے جنابت ہو گئی اور پانی نہیں ہے آپؐ نے فرمایا کہ تیرے لئے مٹی (سے تیمّم کرنا) کافی ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

۲۴۶ بَاب كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِی الْاِسْرَآءِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فِیْ حَدِيْثِ هِرَقْلَ فَقَالَ يَاْمُرُنَا يَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ۔

باب ۲۴۶۔ شب معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔

ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ مجھ سے ابو سفیان بن حرب نے ہر قل کی حدیث میں بیان کیا کہ وہ یعنی نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمیں نماز اور صدقہ اور پرہیز گاری کا حکم دیتے ہیں۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُّحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِیْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ

۳۳۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ابو ذرؓ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (ایک شب) میرے گھر کی چھت پھٹ گئی اور میں مکہ میں تھا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرے سینہ کو چاک کیا، پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک طشت سونے کا حکمت و ایمان سے بھرا ہوا لائے اور اسے میرے سینہ میں ڈال دیا، پھر

بِطَشْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَّعِيَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ و عَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ و شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى عَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا اِفْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَاقَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَاَنَّهٗ وَجَدَاٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَ اِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ

سینہ کو بند کر دیا۔ اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے آسمان پر چڑھا لے گئے۔ جب میں دنیا کے آسمان پر پہنچا، تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ (دروازہ) کھول دے۔ اس نے کہا۔ کون ہے؟ وہ بولے جبرئیل ہے، پھر اس نے کہا، کیا تمہارے ساتھ کوئی (اور بھی) ہے؟ جبرئیل نے کہا ہاں! میرے ہمراہ محمدؐ ہیں، اس نے کیا وہ بلائے گئے تھے؟ جبرئیل نے کہا ہاں! جب دروازہ کھول دیا گیا، تو ہم آسمان دنیا کے اوپر چڑھے 'یکایک ایک ایسے شخص پر نظر پڑی جو بیٹھا ہوا تھا اس کی داہنی جانب کچھ لوگ تھے اور اس کی بائیں جانب (بھی) کچھ لوگ تھے۔ جب وہ اپنے داہنی جانب دیکھتے تو ہنس دیتے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو رو دیتے۔ انہوں نے (مجھے دیکھ کر کہا کہ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آدمؑ ہیں اور یہ لوگ ان کے داہنے اور بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں، داہنے جانب جنت والے ہیں اور بائیں جانب دوزخ والے۔ اسی سبب سے جب وہ اپنی داہنی جانب نظر کرتے ہیں، تو ہنس دیتے ہیں' اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں' تو رونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اس کے داروغہ سے کہا۔ کہ (دروازے) کھول دے' تو ان سے داروغہ نے اسی قسم کی گفتگو کی۔ جیسے پہلے نے کی تھی۔ پھر (دروازہ) کھول دیا گیا۔ انسؓ کہتے ہیں پھر ابوذرؓ نے ذکر کیا کہ آپؐ نے آسمانوں میں آدم اور ادریس اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم (علیہم السلام) کو پایا' اور یہ نہیں بیان کیا کہ ان کے مدارج کس طرح ہیں۔ سوا اس کے کہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ آدم کو آسمان دنیا میں اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان میں پایا۔ انسؓ کہتے ہیں پھر جب جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر حضرت ادریسؑ کے پاس سے گزرے، تو انہوں نے کہا مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ (آپؐ فرماتے ہیں) میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جبریل نے کہا یہ ادریسؑ ہیں، پھر میں موسیٰؑ کے پاس گزرا تو انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ میں نے (جبریل سے) پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہیں۔ پھر میں عیسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ میں نے

الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِىْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَاحَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِىْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ عَلٰى اُمَّتِىْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَافَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى، قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ، فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ هِىَ خَمْسٌ وَّهِىَ خَمْسُوْنَ لَايُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّىْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِىْ حَتَّى انْتَهٰى بِىْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَآ اَلْوَانٌ لَّا اَدْرِىْ مَاهِىَ؟ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَاِذَا فِيْهَا حَبَآئِلُ اللُّؤْلُوءِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے کہا یہ عیسیٰؑ ہے، پھر میں ابراھیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جبریل نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں' ابن شہاب کہتے ہیں مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابوحبہ انصاری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے چڑھالے گئے، یہاں تک کہ میں ایک ایسے بلند مقام میں پہنچا جہاں (فرشتوں کے) قلموں کی کشش کی آواز میں نے سنی۔ ابن حزم اور انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں' جب میں یہ فریضہ لے کر لوٹا اور موسیٰ پر گزرا، تو موسیٰ نے کہا کہ اللہ نے آپؐ کے لئے آپؐ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں' انہوں نے (یہ سن کر) کہا کہ اپنے اللہ کے پاس لوٹ جایئے۔ اس لئے کہ آپؐ کی امت (اس قدر عبادت کی) طاقت نہیں رکھتی۔ تب میں لوٹ گیا تو اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف کر دیا۔ پھر میں موسیٰؑ کے پاس لوٹ کر آیا اور کہا کہ اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف کر دیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر وہی کہا کہ اپنے پروردگار سے رجوع کیجئے کیونکہ آپؐ کی امت (اس کی بھی) طاقت نہیں رکھتی پھر میں نے رجوع کیا تو اللہ نے ایک حصہ اس کا (اور) معاف کر دیا۔ پھر میں ان کے پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا، تو وہ بولے کہ آپؐ اپنے پرودگار کے پاس لوٹ جایئے۔ کیونکہ آپؐ کی امت (اس کی بھی) طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ پھر میں نے اللہ سے رجوع کیا تو اللہ نے فرمایا کہ اچھا (اب) یہ پانچ (رکھی) جاتی ہیں اور یہ (درحقیقت باعتبار ثواب کے) پچاس ہیں (۱)۔ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی' پھر میں موسیٰؑ کے پاس لوٹ کر آیا انہوں نے کہا، پھر اپنے پرودگار سے رجوع کیجئے۔ میں نے کہا (اب) مجھے اپنے پرودگار سے بار بار کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پھر مجھے روانہ کیا گیا۔ یہاں تک کہ میں سدرۃ المنتہی پہنچایا گیا اور اس پر بہت سے رنگ چھا رہے تھے۔ میں نہ سمجھا کہ یہ کیا ہیں؟ پھر میں جنت میں داخل کیا گیا، تو (کیا دیکھتا ہوں کہ) اس میں موتی کی

(۱) یہ تو تکوینی طور پر پہلے ہی سے طے تھا کہ نمازیں پانچ فرض ہوں گی لیکن چونکہ اس پر ثواب پچاس کا دینا تھا اس لئے منجانب اللہ یہ انداز اختیار فرمایا گیا۔

لڑیاں ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔

۳۴۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ، رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

۳۴۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' صالح بن کیسان' عروہ بن زبیر' ام المومنین حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ اللہ نے جب نماز فرض کی تھی تو دو، دو رکعتیں فرض کی تھیں، حضر میں (بھی) اور سفر میں (بھی)، سفر کی نماز تو (اپنی اصلی حالت پر) قائم رکھی گئی اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی۔ (۲)

۲۴۳ بَاب وُجُوْبِ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّمَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزُرُهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ وَّفِيْ اِسْنَادِهٖ نَظَرٌ وَّمَنْ صَلّٰى فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ مَالَمْ يَرَفِيْهِ اَذًى وَّاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَطُوْفَ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

باب ۲۴۳۔ کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (فرض) ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد، تم ہر نماز کے وقت اپنی آرائش (یعنی لباس) کو پہن لیا کرو۔ (اس پر دلیل ہے) اور جو شخص ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ لے (تو یہ درست ہے) اور سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی (قبا کو) ٹانک لے، اگرچہ کانٹے سے سہی۔ اور اس کی اسناد میں اعتراض ہے اور جو شخص اس لباس میں نماز پڑھے، جس میں جماع کرتا ہے۔ تاوقتیکہ اس میں نجاست نہ دیکھے (تو یہ بھی جائز ہے) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ کعبہ کا طواف کوئی برہنہ نہ کرے۔

۳۴۱ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَايَزِيْدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔

۳۴۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' یزید بن ابراہیم' محمد' ام عطیہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہمیں آپؐ نے حکم دیا تھا کہ عید کے دن حائضہ' اور پردہ نشین عورتیں باہر جائیں، تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت میں اور ان کی دعا میں شریک ہوں، اور حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کے پاس دوپٹہ نہیں ہوتا۔ (وہ کیا کرے) آپؐ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ والی کو چاہئے کہ اپنا دوپٹہ اسے اڑھا دے۔

---

(۲) ابتداً دو، دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں یا چار، چار رکعتیں، اس بارے میں حافظ ابن حجرؒ حضرت عائشہؓ ہی کی روایات کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ ہجرت سے پہلے تو سفر و حضر کی دو، دو رکعات تھیں مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو دونوں حالتوں کی نمازوں کی رکعات دو کے بجائے چار ہو گئیں۔ پھر جب ۴ ہجری میں صلوٰۃ سفر میں قصر کی آیت نازل ہوئی تو سفر کی دو اور حضر کی چار رکعات ہو گئیں۔ (فتح الباری ۳۶۹ ج۱، دار احیاء التراث العربی)

٢٤٤ بَاب عَقْدِ الْاَزَارِ عَلَى الْقَفَافِي الصَّلوٰةِ وَقَالَ اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ أُزُرِهِمْ عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ۔

باب ۲۴۴۔ نماز میں تہبند کا پشت پر باندھنے کا بیان۔ اور ابو عازم نے سہل بن سعد سے روایت کیا ہے کہ صحابہؓ نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ تہبندوں کو اپنے شانوں پر باندھ کر نماز پڑھی تھی۔

٣٤٢۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُس قَالَ ثَنَا عَاصِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۴۲۔ احمد بن یونس، عاصم بن محمد، واقد بن محمد، محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) جابرؓ نے ایسے تہ بند میں جس کو انہوں نے اپنی پشت کی طرف باندھا تھا نماز پڑھی۔ باوجودیکہ ان کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے۔ ان سے ایک کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک ازار میں نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے یہ اس واسطے کیا کہ تیرے جیسا احمق مجھے دیکھے۔ اور تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں ہم میں سے کسی کے پاس دو کپڑے نہ تھے۔

٣٤٣۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ اَبُوْمُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِيْ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرًا يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ۔

۳۴۳۔ مطرف ابو مصعب، عبدالرحمٰن بن ابی الموالی، محمد بن منکدرؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابرؓ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

٢٤٥ بَاب الصَّلوٰةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَتْ اُمُّ هَانِيءٍ اِلْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ لَّهٗ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ۔

باب ۲۴۵۔ صرف ایک کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھنے کا بیان اور زہری نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ ملتحف کے معنے متوشح کے ہیں۔ اور متوشح وہ شخص ہے جو چادر کے دونوں سرے اپنے دونوں مونڈھوں پر ڈال لے اور یہی اشتمال علی منکبیہ (کا مطلب ہے) اور ام ہانیؓ نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے ایک کپڑے سے التحاف کیا جس کے دونوں سرے دونوں مونڈھوں پر ڈال لئے۔

٣٤٤۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

۳۴۴۔ عبیداللہ بن موسیٰ، ہشام بن عروہ، عروہ، عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی، اس کے دونوں سروں کے درمیان میں تفریق کر دی۔ کہ ایک سرا ایک شانہ پر اور دوسرا دوسرے شانہ پر ڈال لیا۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَدْ اَلْقٰی طَرَفَيْهِ عَلٰی عَاتِقَيْهِ۔

۳۴۵۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ام ہانیؓ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ آپؐ نے اس کے دونوں سرے دونوں شانوں پر ڈال دیئے۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰی عَاتِقَيْهِ ۔

۳۴۶۔ عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، عمرو بن ابی سلمہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ام سلمہؓ کے گھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپؐ اس کا اشتمال کئے ہوئے تھے یعنی اس کے دونوں سرے اپنے دونوں شانوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَامُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِیءٍ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِیءٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُّلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَّجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَااُمَّ هَانِیءٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِیءٍ وَّذَاكَ ضُحًی۔

۳۴۷۔ اسمٰعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، ابوالنصر، (عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام) ابو مرہ (ام ہانی بنت ابی طالب کے آزاد کردہ غلام) ام ہانی بنت ابی طالبؓ روایت کرتی ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتح (مکہ) کے سال گئی، میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ کی بیٹی فاطمہؓ آپؐ پر پردہ کئے ہوئے تھیں، ام ہانی کہتی ہیں میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپؐ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، آپؐ نے فرمایا مرحبا ام ہانی پھر جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہوئے، تو کھڑے ہو گئے اور ایک کپڑے میں التحاف کر کے آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے باپ کے بیٹے (علی مرتضی) کہتے ہیں کہ میں ایک شخص کو مار ڈالوں گا، حالانکہ میں نے اسے پناہ دی، ہبیرۃ کے فلاں بیٹے کو، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام ہانی جسے تم نے پناہ دی، اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ ام ہانیؓ کہتی ہیں یہ نماز چاشت کی تھی۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَآئِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

۳۴۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سعید بن میتب، ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟

الصَّلٰوۃِ فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ۔

(یعنی جائز ہے)۔

۲۴۶ بَاب اِذَاصَلّٰی فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْیُجْعَلُ عَلٰی عَاتِقَیْہِ۔

باب ۲۴۶۔ جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے' تو چاہئے کہ اس کا کچھ حصہ اپنے شانے پر ڈال لے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایُصَلِّے اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ شَیْءٌ۔

۳۴۹۔ ابو عاصم' مالک' ابو الزناد' عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے، جس میں اس کے شانے پر کچھ نہ ہو۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَّحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عِکْرَمَۃَ قَالَ سَمِعْتُہٗ اَوْکُنْتُ سَاَلْتُہٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ۔

۳۵۰۔ ابو نعیم' شیبان' یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ' حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے۔ تو اس کے دونوں سروں کے درمیان میں تفریق کر لینا چاہئے، کہ دونوں سروں کو شانوں پر ڈال لے۔

۲۴۷ بَاب اِذَا کَانَ الثَّوْبُ ضَیِّقًا۔

باب ۲۴۷۔ جب کپڑا تنگ ہو (تو کس طرح نماز پڑھے)

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَجِئْتُ لَیْلَۃً لِبَعْضِ اَمْرِیْ فَوَجَدْتُّہٗ یُصَلِّیْ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِہٖ وَصَلَّیْتُ اِلٰی جَانِبِہٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَاالسُّرٰی یَاجَابِرُ فَاَخْبَرْتُہٗ بِحَاجَتِیْ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَاھٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِیْ رَاَیْتُ قُلْتُ کَانَ ثَوْبًا قَالَ فَاِنْ کَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِہٖ وَاِنْ کَانَ ضَیِّقًا فَاتَّزِرْبِہٖ۔

۳۵۱۔ یحییٰ بن صالح، فلیح بن سلیمان' سعید بن حارث کہتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہؓ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا۔ انہوں نے کہا میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ آپؐ کے کسی سفر میں نکلا۔ ایک رات کو اپنی کسی ضرورت سے میں (آپؐ کے پاس) آیا۔ میں نے آپؐ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے (جسم) کے اوپر ایک کپڑا تھا تو میں نے اس سے اشتمال کیا اور آپؐ کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) میں نے بھی نماز پڑھی۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے جابر! رات کو آنا کیسے ہوا؟ میں نے آپؐ کو اپنی ضرورت بتائی جب میں فارغ ہوا تو آپؐ نے فرمایا یہ اشتمال جو میں نے دیکھا کیسا تھا؟ میں نے کہا ایک کپڑا تھا آپؐ نے فرمایا اگر کپڑا وسیع ہو تو اس سے التحاف کر لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اس کی تہہ بند بنالو۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیٰنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَھْلٍ قَالَ کَانَ

۳۵۲۔ مسدد' یحییٰ' سفیان' ابو حازم، سہل روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ نماز اس طرح پڑھتے تھے، جیسے

رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَاتَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِى الرِّجَالُ جُلُوْسًا ـ

لڑکے اپنے تہ بندوں کو اپنے شانوں پر باندھ لیتے ہیں۔ عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ جب تک مرد سیدھے بیٹھ نہ جائیں اپنے سروں کو نہ اٹھانا۔

۲٤٧ بَاب الصَّلٰوةِ فِى الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ وَقَالَ الْحَسَنُ فِى الثِّيَابِ يَنْسَجُهَا الْمَجُوْسُ لَمْ يَرَهَا بَاسًا، وَقَالَ مَعْمَرٌ رَّاَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَاصُبِغَ بِالْبَوْلِ، وَصَلّٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فِىْ ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُوْرٍ ـ

باب ۲۴۸۔ جبہ شامیہ میں نماز پڑھنے کا بیان، حسن بصری نے کہا کہ ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جن کو مجوس بنتے ہیں، کچھ حرج نہیں (۱) ہے۔ معمر نے کہا ہے کہ میں نے زہری کو یمن کے وہ کپڑے پہنے دیکھے جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے اور علی بن ابی طالب نے بے دھوئے کپڑے میں نماز پڑھی۔

۳۵۳ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ، فَقَالَ يَامُغِيْرَةُ خُذِالْاَدَوَاةَ فَاَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّىْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى ـ

۳۵۳۔ یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے مغیرہ! پانی کا برتن اٹھا دو، تو میں نے اٹھا دیا۔ پھر آپؐ چلے، یہاں تک مجھ سے چھپ گئے اور آپؐ نے اپنی ضرورت رفع کی (اس وقت) آپؐ (کے جسم) پر جبہ شامیہ تھا۔ آپؐ اپنا ہاتھ اس کی آستین سے نکالنے لگے۔ تو وہ تنگ ہونے کی وجہ سے اوپر نہ چڑھا، لہٰذا آپؐ نے اپنے ہاتھ کو اس کے اندر سے نکالا، پھر میں نے آپؐ (کے اعضاء شریفہ) پر پانی ڈالا اور آپؐ نے نماز کے وضو کی طرح وضو فرمایا اور آپؐ نے موزوں پر مسح کیا۔ پھر نماز پڑھی۔

۲٤٩ بَاب كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّىْ فِى الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا ـ

باب ۲۴۹۔ نماز میں اور غیر نماز میں ننگے ہونے کی کراہت کا بیان۔

۳٥٤ ـ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ

۳۵۴۔ مطر بن فضل، روح، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، جابر بن

(۱) امام بخاریؒ اس باب سے یہ مسئلہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو کپڑے کافروں کے ملک میں بنے ہوئے ہوں، اگر وہ پاک ہوں تو انہیں پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور یہی جمہور علماءؒ کی رائے ہے۔ اور یمن کے کپڑوں کے بارے میں بظاہر صرف نجاست کا احتمال تھا، یقین نہ تھا، اس لئے امام زہریؒ نے وہ کپڑے استعمال کئے یا یہ مقصد ہے کہ ان کپڑوں کو دھونا کافی سمجھا گیا اور رنگ دور کرنا شرعاً ضروری نہیں سمجھا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور پیشاب سے رنگے ہوئے ہونے کا جو تذکرہ ہے اس بارے میں حضرت علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے کپڑوں کو دھونے کے بعد ہی استعمال کیا گیا ہوگا کیونکہ امام زہریؒ کے نزدیک پیشاب نجس چیز ہے اور وہ پیشاب کی نجاست کے قائل ہیں۔ (فیض الباری ص ۱۱ ج ۲)

قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ اِزَارُهٗ فَقَالَ لَهٗ الْعَبَّاسُ عَمُّهٗ يَا ابْنَ اَخِيْ لَوْحَلَلْتَ اِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهٗ فَجَعَلَهٗ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُاِىَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا۔

عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کعبہ (کی تعمیر) کے لئے قریش کے ہمراہ پتھر اٹھاتے تھے۔ اور آپؐ (کے جسم) پر آپؐ کی ازار بندھی ہوئی تھی۔ تو آپؐ سے آپؐ کے چچا عباس نے کہا کہ اے میرے بھتیجے، کاش! تم اپنی ازار اتار ڈالتے اور اسے اپنے شانوں پر پتھر کے نیچے رکھ لیتے۔ جابر کہتے ہیں کہ آپؐ نے ازار کھول کر اسے اپنے شانوں پر رکھ لیا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اس کے بعد آپ (کبھی) برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

۲۵۰ بَاب الصَّلوٰةِ فِى الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلِ و التُّبَّانِ وَالْقَبَآءِ ۔

باب ۲۵۰۔ قمیص' سراویل اور تبان اور قبا میں نماز پڑھنے کا بیان۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الصَّلوٰةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ، ثُمَّ سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ صَلّٰى رَجُلٌ فِى اِزَارٍ وَّرِدَآءٍ فِى اِزَارٍ وَّقَمِيْصٍ فِىْ اِزَارٍ وَّقَبَآءٍ فِىْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَآءٍ فِىْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيْصٍ فِىْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَآءٍ فِىْ تُبَّانٍ وَّقَبَآءٍ فِىْ تُبَّانٍ وَّقَمِيْصٍ قَالَ وَفِىْ اَحْسِبُهٗ قَالَ فِىْ تُبَّانٍ وَّ رِدَآءٍ ۔

۳۵۵۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' محمد' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف (متوجہ ہو کر) کھڑا ہوا اور اس نے آپؐ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے مل جاتے ہیں؟ پھر ایک شخص نے (یہی مسئلہ) عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا' جب اللہ وسعت کرے، تو تم بھی وسعت کرو (اب) چاہئے کہ ہر شخص اپنے کپڑے (دو دو) پہنے، کوئی ازار اور چادر میں نماز پڑھے' کوئی ازار و قمیص میں، کوئی ازار و قبا میں، کوئی سراویل اور چادر میں، کوئی سراویل اور قمیص میں، کوئی سراویل اور قبا میں، کوئی تبان اور قبا میں، اور کوئی تبان اور قمیص میں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ کوئی تبان اور چادر میں۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَايَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ لَايَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَّا فِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۳۵۶۔ عاصم بن علی' ابن ذئب' زہری' سالم' حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے؟ آپؐ نے فرمایا نہ قمیص پہنے اور نہ سراویل اور نہ برقع اور نہ ایسا کپڑا، جس میں زعفران لگ گیا ہو' اور نہ (اس میں) درس (لگا ہو) پھر جو کوئی نعلین نہ پائے تو موزے پہن لے اور ان کو کاٹ دینا چاہئے۔ تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔ نافع نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۲۵۱ بَاب مَا یُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ۔

باب ۲۵۱۔ ستر عورت کا بیان۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ۔

۲۵۷۔ قتیبہ بن سعید 'لیث' ابن شہاب 'عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اشتمال (۱) صماء سے اور اس طرح کپڑا اوڑھنے سے، کہ شرم گاہ کھلی رہے نماز پڑھنے منع فرمایا ہے۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِوَ اَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔

۳۵۸۔ قبیصہ بن عقبہ 'سفیان، ابو الزناد 'اعرج' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دو (قسم کی) بیع سے منع فرمایا ہے لماس اور نباذ۔ اور اسی طرح اشتمال صماء سے اور احتبا سے (ان دونوں کے معنے گزر چکے ہیں)

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَخِی ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِیْ مُؤَذِّنِیْنَ یَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًی اَنْ لَّا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا یَطُوْفَ فِی الْبَیْتِ عُرْیَانٌ قَالَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةُ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِیٌّ فِیْ اَهْلِ مِنًی یَوْمَ النَّحْرِ لَایَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَایَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ۔

۳۵۹۔ اسحاق 'یعقوب بن ابراہیم' ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) زہری' حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابو بکرؓ نے اپنے امیر حج ہونے کے دن بزمرہ موذنین بھیجا تاکہ ہم منیٰ میں یہ اعلان کریں۔ کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ (ہو کر) کعبہ کا طواف کرے' حمید بن عبدالرحمٰن (جو ابوہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں) کہتے ہیں۔ پھر رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (ابو بکرؓ کے) پیچھے علیؓ کو بھیجا' اور ان کو حکم دیا کہ وہ سورت برات کا اعلان کریں۔ علیؓ نے قربانی کے دن ہمارے ساتھ منی میں لوگوں میں اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ (ہو کر) کعبہ کا طواف کرے۔

۲۵۲ بَاب الصَّلٰوةِ بِغَیْرِ رِدَآءٍ۔

باب ۲۵۲۔ بغیر چادر کے نماز پڑھنے کا بیان۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

۳۶۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ 'ابن ابی الموالی' محمد بن منکدر روایت

---

(۱) اشتمال صماء کا معنیٰ و مفہوم یہ ہے کہ اپنے جسم کے ارد گرد کوئی کپڑا اس طرح سے لپیٹ لیا جائے کہ ہاتھ نکالنا مشکل ہو جائے۔ اور احتباء یہ ہے کہ اکڑوں بیٹھ کر پنڈلیوں اور پشت کو کسی کپڑے سے ایک ساتھ باندھ دیا جائے، اس میں اگر شرمگاہ کے ظاہر ہونے یا اپنے آپ کے گرنے کا اندیشہ ہو تو ممنوع ہے ورنہ نہیں۔

حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِی الْمَوَالِی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّلْتَحِفًا بِهٖ وَرِدَآءُهٗ مَوْضُوْعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا یَآ اَبَاعَبْدِ اللّٰهِ تُصَلِّیْ وَرِدَآئُكَ مَوْضُوْعٌ قَالَ نَعَمْ اَحْبَبْتُ اَنْ یَّرَانِی الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ کَذَا۔

کرتے ہیں کہ میں جابر بن عبداللہ کے پاس گیا۔ وہ ایک کپڑے میں التحاف کئے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ان کی چادر رکھی ہوئی تھی' جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے کہا کہ اے ابو عبداللہ! آپؓ نماز پڑھ لیتے ہیں اور آپؓ کی چادر (علیحدہ) رکھی رہتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں! میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھیں۔ (سنو) میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

٦٥٣ بَاب مَایُذْکَرُ فِی الْفَخِذِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَرْهَدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَّقَالَ اَنَسٌ حَسَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهٖ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِیْثُ اَنَسٍ اَسْنَدُ وَحَدِیْثُ جَرْهَدٍ اَحْوَطُ حَتّٰی نَخْرُجَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ۔ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی غَطَّا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُکْبَتَیْهِ حِیْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰی فَخِذِیْ فَثَقُلَتْ عَلَیَّ حَتّٰی خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِیْ ۔

باب ۶۵۳۔ ران کے بارہ میں جو روایتیں آتی ہیں' ان کا بیان یعنی اس کا چھپانا ضروری ہے یا نہیں؟ امام بخاریؒ کہتے ہیں ابن عباسؓ اور جرہدؓ اور محمد بن جحشؓ کی روایت نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے یہ ہے کہ ران عورت (چھپانے کی چیز) ہے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی ران کھول دی تھی۔ ابو عبداللہ کہتے ہیں انسؓ کی حدیث قوی السند ہے اور جرہدؓ کی حدیث میں احتیاط زیادہ ہے کہ علماء کے اختلاف سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں۔ جب عثمان آئے تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے گھٹنے چھپا لئے۔ اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) اللہ نے اپنے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر وحی نازل کی اور آپؐ کی ران میری ران پر تھی، پس وہ مجھ پر بھاری ہو گئی یہاں تک مجھے اپنی ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کا خوف ہونے لگا۔

ف۔ اس باب میں امام بخاری نے حضرت انس کی جس حدیث کا حوالہ دیا ہے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامتہ الناس کے سامنے ایسا کیا تھا۔ بلکہ وہ موقعہ تنہائی کا تھا، اور بدوں نماز کی حالت تھی۔

٣٦١ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَیْبَرَ فَصَلَّیْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

۳۶۱۔ یعقوب بن ابراہیم' اسمعیل بن علیہ' عبد العزیز بن صہیب' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ و سلّم نے خیبر کی طرف جہاد کیا۔ تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے قریب اندھیرے میں پڑھی' پھر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کا ردیف تھا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم خیبر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْطَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَآءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَاتَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَاَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ يَااَبَاحَمْزَةَ مَااَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلْيَجِيْءْ بِهٖ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَدْذَكَرَالسَّوِيْقَ قَالَ فَحَاسُوْا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيْمَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کی گلیوں میں چلے جارہے تھے' اور میرا گھٹنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے مس کرتا جاتا تھا' آپؐ نے ازار اپنی ران سے ہٹا دی(۱)۔ یہاں تک کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سپیدی کو دیکھ لیا۔ پھر آپؐ بستی کے اندر داخل ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ تین بار فرمایا' انسؓ کہتے ہیں۔ (بستی کے) لوگ اپنے کاموں کے لئے نکلے۔ تو انہوں نے کہا محمدؐ (آگئے)۔ عبدالعزیز کہتے ہیں ہمارے بعض دوستوں نے کہا ہے (کہ ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ) اور خمیس یعنی لشکر (بھی آگیا) چنانچہ ہم نے خیبر کو بزور (شمشیر) حاصل کیا۔ پھر قیدی جمع کئے گئے تو دحیہ آئے اور انہوں نے کہا کہ یا نبی اللہ! مجھے ان قیدیوں میں سے کوئی لونڈی دے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اور کوئی لونڈی لے لو' انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا' پھر ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یا نبی اللہ! آپؐ نے صفیہ بنت حیی (قبیلہ) قریظہ اور نضیر کی سردار دحیہ کو دے دی، وہ آپؐ کے سوا کسی کے قابل نہیں ہیں' آپؐ نے فرمایا ان کو مع صفیہ کے لے آؤ، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کی طرف نظر کی۔ تو فرمایا کہ ان کے علاوہ کوئی اور لونڈی قیدیوں میں سے لے لو۔ انس کہتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر دیا' اور ان سے نکاح کر لیا' ثابت نے انسؓ سے کہا کہ اے ابوحمزہ! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کا مہر کیا باندھا تھا؟ انسؓ نے کہا کہ یہ آزاد کر دینا ہی ان کا (مہر قرار پایا) یہاں تک کہ جب راہ میں (پہلے) توام سلیمؓ نے صفیہؓ کو آپؐ کے لئے دلہن بنایا اور شب کو آپؐ کے پاس بھیجا' صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دلہا تھے' پھر آپؐ نے فرمایا جس کے پاس جو کچھ ہو' وہ اسے لے آئے۔ اور آپؐ نے ایک چمڑے کے دستر خوان کو بچھا دیا۔ کوئی چھوہارے لایا، اور کوئی گھی لایا۔ (عبدالعزیز) کہتے ہیں' میں خیال کرتا ہوں کہ انسؓ نے ستو کا بھی ذکر کیا۔ الغرض ان لوگوں نے حیس بنایا اور یہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

(۱) یہ جہاد کا سفر تھا مصروفیت اور دوسرے کاموں میں مشغولیت کی بنا پر لاعلمی اور بے توجہی میں آپ کی ران سے کپڑا ہٹ گیا ہو گا۔ حنفیہ کے نزدیک اس سے اس بات پر استدلال نہیں ہو سکتا کہ ران ستر میں داخل نہیں۔

٢٥٤ بَاب فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَوْوَارَتْ جَسَدَهَا فِيْ ثَوْبٍ جَازَ۔

باب ۲۵۴۔ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے' عکرمہ کہتے ہیں کہ اگر ایک کپڑے میں اپنا بدن چھپالے تو جائز ہے۔

٣٦٢۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَشَهِدَ مَعَهُ نِسَآءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِيْ مُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ مَايَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ۔

۳۶۲۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی نماز میں آپؐ کے ہمراہ کچھ مسلمان عورتیں بھی اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوتی تھیں' اور جب وہ اپنے گھروں کو واپس ہوتیں' تو اتنا اندھیرا ہوتا کہ کوئی شخص عورتوں کو پہچان نہ سکتا تھا۔

٢٥٥ بَاب اِذَا صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ لَّهٗ اَعْلَامٌ وَّنَظَرَ اِلٰى عَلَمِهَا ۔

باب ۲۵۵۔ ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان' جس میں نقش و نگار ہوں اور ان پر نظر پڑے۔

٣٦٣۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ يَّفْتِنَنِيْ ۔

۳۶۳۔ احمد بن یونس' ابراہیم بن سعید' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی، جس میں نقش تھے' آپؐ کی نظر اس کے نقوش کی طرف پڑی تو جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ' اور مجھے ابوجہم کی انبجانیتہ چادر لا دو (۱) کیونکہ اس خمیصہ چادر نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا۔ (اور ہشام کی روایت میں ہے) کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز میں اس کے نقش پر نظر کرتا رہا۔ لہٰذا مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ کہیں یہ مجھے فتنہ میں نہ ڈال دے)۔ (انبجانیہ اس قسم کی چادر کو کہتے ہیں)

٢٥٦ بَاب اِنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ مُّصَلَّبٍ اَوْتَصَاوِيْرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ وَمَا يُنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ ۔

باب ۲۵۶۔ اگر کسی کپڑے میں صلیب یا دیگر تصاویر بنی ہوں اور اس میں نماز پڑھے، تو کیا نماز اس کی فاسد ہو جائے گی؟ اور اس کی مخالفت کا بیان۔

٣٦٤۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَاعَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَاعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ

۳۶۴۔ ابومعمر' عبداللہ بن عمر' عبدالوارث' عبدالعزیز بن صہیب' انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا' اسے

(۱) حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے یہ چادر آپ کو ہدیہ میں دی تھی اس لئے جب یہ نقش و نگار والی چادر آپؐ اسے واپس کرنے لگے تو ان کی دل جوئی کے خیال سے ایک اور چادر حضرت ابوجہمؓ سے اس کے بدلے میں منگوالی تاکہ ان کا دل برا نہ ہو۔

صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنَّاقِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ فِيْ صَلٰوتِيْ۔

انہوں نے اپنے گھر کے ایک گوشے میں ڈال لیا تھا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹادو اس لئے کہ اس کی تصویریں برابر میرے سامنے آتی رہتی ہیں۔

۲۵۷ بَاب مَنْ صَلّٰى فِيْ فَرُّوْجِ حَرِيْرٍ ثُمَّ نَزَعَهٗ۔

باب ۲۵۷۔ حریر کا جبہ پہن کر نماز پڑھنا، پھر اس کو (مکروہ سمجھ کر) اتار کر پھینک دینا۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ وَقَالَ لَايَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔

۳۶۵۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن ابی الخیر، عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جبہ ہدیہ کیا گیا۔ آپؐ نے اسے پہن لیا اور اس میں نماز پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو اسے زور سے کھینچ کر اتار ڈالا۔ گویا آپؐ نے اسے مکروہ سمجھا اور فرمایا کہ پرہیز گاروں کو (یہ کپڑا) زیبا نہیں۔

۲۵۸ بَاب الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ۔

باب ۲۵۸۔ سرخ کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا فَمَنَحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً لَّهٗ فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَآبَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔

۳۶۶۔ محمد بن عرعرہ، عمر بن ابی زائدہ، عون بن ابی جحیفہ، ابوجحیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کے ایک سرخ خیمہ میں دیکھا۔ اور بلال کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی مہیا کیا اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس وضو (کے پانی) کو ہاتھوں ہاتھ لینے لگے۔ چنانچہ جس کو اس میں سے کچھ مل جاتا تو وہ اسے (اپنے چہرہ پر) مل لیتا تھا اور جسے اس میں سے کچھ نہ ملتا وہ اپنے پاس والے کے ہاتھ سے تری لے لیتا۔ پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ انہوں نے آپؐ کا ایک عنزہ اٹھا کر گاڑ دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ پوشاک(۱) میں (اپنی چادر اٹھائے ہوئے) برآمد ہوئے اور عنزہ کی طرف لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے لوگوں کو اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ عنزہ کے آگے سے نکلتے جارہے تھے (اور حضور بدستور نماز ادا فرمارہے ہیں)

۲۵۹ بَاب الصَّلٰوةِ فِي السُّطُوْحِ وَالْمِنْبَرِ

باب ۲۵۹۔ چھتوں پر اور منبر اور لکڑیوں پر نماز پڑھنے کا

(۱) یہ سرخ لباس دھاری دار تھا۔ یا ایسا سرخ تھا جس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت نہیں پائی جاتی تھی۔ ورنہ مردوں کے لئے عورتوں کے ساتھ مشابہت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود منع فرمایا ہے۔

وَالْخَشَبِ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرَالْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ يُّصَلّٰى عَلَى الْجَمَدِ وَالْقَنَاطِيْرِ وَاِنْ جَرٰى تَحْتَهَا بَوْلٌ اَوْفَوْقَهَا اَوْاَمَامَهَا اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَّ صَلّٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْاِمَامِ وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَعَلَى الثَّلْجِ ـ

بیان، امام بخاری کہتے ہیں کہ حسن (بصری) نے برف پر اور پلوں پر نماز پڑھنے کو جائز سمجھا ہے، اگرچہ پلوں کے نیچے یا اس کے اوپر یا اس کے آگے پیشاب بہہ رہا ہو' جب کہ ان دونوں کے درمیان میں کوئی حائل ہو' ابو ہریرہؓ نے مسجد کی چھت پر امام کے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھی' ابن عمرؓ نے برف پر نماز پڑھی۔

۳۶۷ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَاسُفْيَانُ قَالَ نَااَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِّنْ اَيِّ شَيْءٍ نِ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَابَقِيَ فِي النَّاسِ اَعْلَمُهٗ بِهٖ مِنِّيْ، هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَّوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ كَبَّرَوَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَاَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَاَ وَرَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ قَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ فَهٰذَاشَاْنُهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَاَلَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ وَاِنَّمَا اَرَدْتُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَعْلٰى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ اَعْلٰى مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْئَلُ عَنْ هٰذاكَثِيْرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ لَا ـ

۳۶۷۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابو حازمؓ روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے سہل بن سعدؓ سے پوچھا کہ منبر (نبوی) کس چیز کا تھا؟ وہ بولے اس بات کا جاننے والا لوگوں میں مجھ سے زیادہ (اب) کوئی باقی نہیں (رہا ہے)؟ وہ مقام (غابہ) کے جھاؤ کا تھا' فلاں عورت کے، فلاں غلام نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے بنایا تھا۔ جب وہ بنا کر رکھا گیا تو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہی اور لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے' پھر آپؐ نے قرات کی اور رکوع فرمایا اور لوگوں نے آپؐ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر آپؐ نے اپنا سر اٹھایا اس کے بعد پیچھے ہٹے' یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا' امام بخاری کہتے ہیں علی بن عبداللہ نے کہا کہ (امام) احمد بن حنبل نے مجھ سے یہ حدیث پوچھی۔ اور کہا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم لوگوں سے اوپر تھے۔ تو یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں، اگر امام لوگوں سے اوپر ہو۔ علی بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ (تمہارے استاد) سفیان بن عینیہ سے تو یہ حدیث اکثر پوچھی جاتی تھی۔ کیا تم نے ان سے نہیں سنا؟ وہ بولے کہ نہیں۔

۳۶۸ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ سَاقُهٗ اَوْكَتِفُهٗ وَالٰى مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فَجَلَسَ فِيْ

۳۶۸۔ محمد بن عبدالرحیم' یزید بن ہارون' حمید طویل' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم (ایک مرتبہ) اپنے گھوڑے سے گر پڑے تو آپؐ کی پنڈلی یا آپ کا شانہ چھل گیا اور (اسی زمانہ میں) آپؐ نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ کا ایلاء کر لیا تھا۔ چنانچہ آپؐ اپنے ایک بالاخانہ میں بیٹھ گئے، جس کا زینہ کھجوروں کی

مَشْوبَةٍ له دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ فَاَتَاهُ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا وَّهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

شاخوں کا تھا' پس آپؐ کے اصحاب آپؐ کی عیادت کے لئے آپؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے بیٹھے بیٹھے انہیں نماز پڑھائی اور وہ کھڑے ہوتے تھے۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے، تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سجدہ کرے، تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور آپؐ انتیسویں تاریخ کو اتر آئے' تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ نے ایک مہینہ کا ایلا فرمایا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ (یہ) مہینہ انتیس دن کا ہے۔

٢٦٠ بَاب اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّيْ امْرَاَتَهٗ اِذَا سَجَدَ۔

باب ۲۶۰۔ جب نماز پڑھنے والے کا کپڑا اس کی عورت کو سجدہ کرتے وقت چھو جائے۔

٣٦٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَرُبَمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ۔

۳۶۹۔ مسدد' خالد، سلیمان' شیبانی عبداللہ بن شداد' حضرت میمونہ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے (ہوتے) تھے اور میں آپؐ کے مقابل (بیٹھی) ہوتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی اور اکثر جب آپؐ سجدہ کرتے تو آپؐ کا کپڑا مجھ پر پڑ جاتا تھا۔ میمونہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ خمرہ پر نماز پڑھتے تھے۔

٢٦١ بَاب الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ وَصَلّٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ فِي السَّفِيْنَةِ قَائِمًا وَّقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّيْ قَائِمًا مَّالَمْ تَشُقَّ عَلٰى اَصْحَابِكَ تَدُوْرُ مَعَهَا وَاِلَّا فَقَاعِدًا۔

باب ۲۶۱۔ چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان' اور جابر بن عبداللہ اور ابو سعید (خدری) نے کشتی میں کھڑے ہو کر (نماز پڑھی)۔ حسن (بصری) نے کہا ہے کہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ (سکتے) ہو' تاوقتیکہ تمہارے ساتھیوں پر شاق نہ ہو' کشتی کے ساتھ گھومتے جاؤ' ورنہ بیٹھ کر (پڑھو)

٣٧٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيْ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ

۳۷۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو (خاص) آپؐ کے لئے انہوں نے تیار کیا تھا۔ جب آپؐ نوش فرما چکے تو آپؐ نے فرمایا اٹھو' میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں گا۔ انسؓ کہتے ہیں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف متوجہ ہوا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی۔ میں نے اسے پانی سے دھویا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے۔

فَنَضَحْتُهُ بِمَآءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمُ وَرَآئَهُ وَالْعَجُوْزُمِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

میں نے اور ایک یتیم (۱) نے آپؐ کے پیچھے صف باندھ لی' اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں اور رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہم سب کے ہمراہ دو رکعت نماز ادا فرمائی اس کے بعد آپ اپنے تشریف لے گئے۔

٢٦٢ بَاب الصَّلوٰةِ عَلَى الْخُمْرَةِ ۔

باب ۲۶۲۔ خمرہ پر نماز پڑھنے کا بیان۔

٣٧١ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ ۔

۳۷۱۔ ابو الولید' شعبہ' سلیمان شیبانی' عبداللہ بن شداد' حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم خمرہ پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

٢٦٣ بَاب الصَّلوٰةِ عَلَى الْفِرَاشِ وَصَلّٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ اَحَدُنَا عَلٰى ثَوْبِهٖ۔

باب ۲۶۳۔ فرش پر نماز پڑھنے کا بیان اور انس بن مالکؓ نے بچھونے پر نماز پڑھی' اور کہا کہ ہم نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر بھی سجدہ کر لیا کرتا تھا۔

٣٧٢ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

۳۷۲۔ اسمٰعیل' مالک' ابوالنضر (عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام) ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میں رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آگے لیٹی ہوئی تھی۔ اور میرے دونوں پیر آپؐ کے قبلہ (کی جانب) میں ہوتے تھے، جب آپؐ سجدہ کرتے تھے، تو مجھے دبا دیتے تھے۔ میں اپنے پیر سکیڑ لیتی تھی اور جب آپؐ کھڑے ہو جاتے تھے میں انہیں پھیلا دیتی تھی۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس وقت تک گھروں میں چراغ نہ تھے۔

٣٧٣ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَااللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ۔

۳۷۳۔ یحیٰی بن بکیر' لیث' عقیل، ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھتے ہوتے تھے۔ اور وہ آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان، آپؐ کے گھر کے فرش پر جنازہ کی مثل لیٹی ہوتی تھیں۔

٣٧٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ

۳۷۴۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' یزید' عراک' عروہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھتے ہوتے تھے اور عائشہؓ آپؐ

(۱) بعض روایات کے مطابق اس یتیم لڑکے کا نام ضمیرہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے آزاد کردہ غلام ابو ضمیرہ کے لڑکے تھے۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِيْ يَنَا مَانِ عَلَيْهِ ۔

کے اور قبلہ کے درمیان میں، اس فرش پر جس پر دونوں سوتے تھے، بجانب عرض لیٹی ہوئی تھیں۔

٢٦٤ بَاب السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعَمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِيْ كُمِّهٖ ۔

باب ۲۶۴۔ سخت گرمی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان، حسن بصری نے کہا ہے کہ لوگ عمامہ اور پگڑی پر سجدہ کر لیا کرتے تھے' اور ان کے ہاتھ ان کی آستین میں ہوتے تھے۔

٣٧٥ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَابِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ اَحَدُ نَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَكَانِ السُّجُوْدِ ۔

۳۷۵۔ ابوالولید' ہشام بن عبدالملک' بشر بن مفضل' غالب قطان، بکر بن عبداللہ' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے۔ تو ہم میں سے بعض لوگ گرمی کی شدت سے سجدہ کی جگہ کپڑے کا کنارہ بچھالیا کرتے تھے۔

٢٦٥ بَاب الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ ۔

باب ۲۶۵۔ جوتیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا بیان۔

٣٨٦ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ نَا اَبُوْسَلَمَةَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَزْدِيُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ ۔

۳۷۶۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' ابوسلمہ' سعید بن یزید ازدیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی جوتیوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

٢٦٦ بَاب الصَّلٰوةِ فِي الْخِفَافِ ۔

باب ۲۶۶۔ موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنے کا بیان۔

٣٨٨ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَاشُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ۔ فَسُئِلَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِاَنَّ جَرِيْرًا كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ اَسْلَمَ ۔

۳۷۷۔ آدم' شعبہ' اعمش' ابراہیم' ہمام بن حارث روایت کرتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا انہوں نے پیشاب کیا۔ بعد اس کے وضو کیا، اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے، تو ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہی کرتے دیکھا ہے (ابراہیم کہتے ہیں لوگوں کو یہ حدیث قابل عمل معلوم ہوتی تھی کیونکہ جریر سب سے آخر میں اسلام لائے تھے)

٣٧٨ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ

۳۷۸۔ اسحاق بن نصر' ابواسامہ' اعمش، مسلم' مسروق' مغیرہ بن شعبہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو

مَسۡرُوۡقٍ عَنِ الۡمُغِيۡرَةِ بۡنِ شُعۡبَةَ قَالَ وَضَّاۡتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيۡهِ وَصَلّٰى ـ

وضو کرایا، تو آپؐ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھ لی۔

۲۶۷ بَاب اِذَا لَمۡ يُتِمَّ السُّجُوۡدَ ـ

باب ۲۶۷۔ جب کوئی شخص سجدہ پورا نہ کرے۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا الصَّلۡتُ بۡنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَامَهۡدِيٌّ عَنۡ وَّاصِلٍ عَنۡ اَبِيۡ وَآئِلٍ عَنۡ حُذَيۡفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوۡعَهٗ وَلَا سُجُوۡدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيۡفَةُ مَاصَلَّيۡتَ قَالَ وَاَحۡسِبُهٗ قَالَ لَوۡمُتَّ، مُتَّ عَلٰى غَيۡرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ـ

۳۷۹۔ صلت بن محمد، مہدی، واصل، ابو وائل، حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا۔ کہ وہ اپنا رکوع اور سجدہ مکمل نہ کرتا تھا۔ جب وہ اپنی نماز ختم کر چکا۔ تو اس سے حذیفہ نے کہا۔ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ (مسروق کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ) اگر تو مر جائے گا، تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہ مرے گا۔

۲۶۸ بَاب يُبۡدِيۡ ضَبۡعَيۡهِ وَيُجَافِيۡ جَنۡبَيۡهِ فِي السُّجُوۡدِ ـ

باب ۲۶۸۔ سجدہ میں اپنے شانوں کو کھول دے، اور اپنے دونوں پہلو علیحدہ رکھے۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحۡيَى بۡنُ بُكَيۡرٍ قَالَ حَدَّثَنِيۡ بَكۡرُ بۡنُ مُضَرَ عَنۡ جَعۡفَرٍ عَنِ ابۡنِ هُرۡمُزَ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ مَالِكِ بۡنِ بُحَيۡنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيۡنَ يَدَيۡهِ حَتّٰى يَبۡدُ وَبَيَاضُ اِبۡطَيۡهِ ـ

۳۸۰۔ یحییٰ بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر، ابن ہرمز، عبداللہ بن مالک بن بحینہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں اتنی کشادگی رکھتے کہ آپؐ کی بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی تھی۔

۲۶۹ بَاب فَضۡلِ اِسۡتِقۡبَالِ الۡقِبۡلَةِ يَسۡتَقۡبِلُ بِاَطۡرَافِ رِجۡلَيۡهِ الۡقِبۡلَةَ قَالَهٗ اَبُوۡ حُمَيۡدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ـ

باب ۲۶۹۔ استقبال قبلہ کی فضیلت کا بیان۔ اپنے پیروں کی انگلیوں کو بھی قبلہ رخ رکھنا چاہیئے، اس کو ابو حمید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمۡرُو بۡنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَاابۡنُ مَهۡدِيٍّ قَالَ ثَنَا مَنۡصُوۡرُ بۡنُ سَعۡدٍ عَنۡ مَّيۡمُوۡنِ بۡنِ سِيَاهٍ عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَ اسۡتَقۡبَلَ قِبۡلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيۡحَتَنَا فَذٰلِكَ الۡمُسۡلِمُ الَّذِيۡ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوۡلِ اللّٰهِ فَلَا تُخۡفِرُوا اللّٰهَ فِيۡ ذِمَّتِهٖ ـ

۳۸۱۔ عمرو بن عباس، ابن مہدی، منصور بن سعد، میمون بن سیاہ، انس ابن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو کوئی ہماری (جیسی) نماز پڑھے، اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، اور ہمارا ذبیحہ کھالے تو وہی مسلمان ہے۔ جس کے لئے اللہ اور اللہ کے رسول کا ذمہ ہے۔ تو تم اللہ کی ذمہ داری میں خیانت نہ کرو۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا نُعَيۡمٌ قَالَ نَا ابۡنُ الۡمُبَارَكِ عَنۡ حُمَيۡدِ الطَّوِيۡلِ عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ

۳۸۲۔ نعیم، ابن مبارک، حمید طویل، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا وَصَلُّوْا صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَآؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَآ اَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَا لَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں' پھر جب وہ یہ کہہ دیں اور ہماری (جیسی) نماز پڑھنے لگیں' اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرنے لگیں اور ہمارا ذبیحہ (۱) کھالیں' تو یقیناً ان کے خون اور مال حرام ہو گئے۔ مگر اس حق کی بناء پر، جو اسلام نے ان پر (مقرر کر دیا ہے) باقی ان کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔ اور علی بن عبداللہ نے کہا ہے کہ ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حمید طویل نے بیان کیا کہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آدمی کا جان و مال دونوں دست درازی سے محفوظ ہو جاتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا۔ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں' اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، اور ہماری جیسی نماز پڑھے اور ہمارا ذبیحہ کھالے، تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے وہی حقوق ہیں جو مسلمان کے ہوتے ہیں اور اس کے ذمہ وہی باتیں واجب ہیں' جو مسلمان کے ذمہ ہوتی ہیں۔ اور ابن ابی مریم نے کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا ان سے انسؓ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۲۷۰ بَاب قِبْلَةَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِى الْمَشْرِقِ وَلَا فِى الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَآئِطٍ اَوْبَوْلٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا۔

باب ۲۷۰۔ مدینہ اور شام والوں کا قبلہ اور مشرق والوں کا، قبلہ مشرق میں ہے اور نہ مغرب میں ہے' بلکہ دوسری سمتوں میں ہے جس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ پاخانے یا پیشاب میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرو، لیکن مشرق کی طرف منہ کر لو' یا مغرب کی طرف۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَآئِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ

۳۷۳۔ علی بن عبداللہ' سفیان' زہری' عطا بن یزید لیثی' ابو ایوب انصاری روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب پاخانہ میں آؤ، تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو، اور نہ اس کی طرف پشت کرو۔ بلکہ مشرق کی طرف منہ کر لو' یا مغرب کی طرف، ابو ایوب کہتے ہیں۔ جب ہم شام میں آئے تو ہم نے چند پاخانے ایسے پائے، جو قبلہ

(۱) یعنی وہ اقوام جن کے ساتھ ہم حالت جنگ میں ہیں اگر وہ اسلام قبول کر لیں اور اسلامی علامات ان سے ظاہر ہو جائیں تو پھر ان سے ہماری کوئی لڑائی نہیں۔ ان کا اور ہمارا معاملہ ایک جیسا ہے لیکن اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو جنگ کی یہ حالت کسی نتیجے تک پہنچنے کے وقت تک جاری رہے گی۔

اَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَا حِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

کی طرف بنائے گئے تھے۔ تو ہم مجبوراً حاجت ضروری کرنے جاتے تھے۔ اور اللہ بزرگ و برتر سے استغفار کیا کرتے تھے۔

۲۷۱ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِن مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّے۔

باب ۲۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ مقام ابراہیم کو مصلّی بناؤ۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِي امْرَاَتَهٗ؟ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَّسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۳۸۴۔ حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جس نے عمرہ کے لئے کعبہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان میں طواف نہ کیا۔ کہ آیا وہ اپنی عورت کے پاس آئے (یا نہیں)؟ انہوں نے کہا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (مدینہ سے) تشریف لائے، تو سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ اور صفا و مروہ کے درمیان میں طواف فرمایا۔ پس اب صرف رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم (کی ذات) میں تمہارے لئے عمدہ پیروی ہے۔ اور ہم نے جابر بن عبداللہ سے (یہی مسئلہ) پوچھا تو انہوں نے کہا تاوقتیکہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے، اس وقت تک عورت کے نزدیک نہ جائے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

۳۸۵۔ مسدد، یحیٰی، سیف بن ابی سلیمان، مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر کے پاس کوئی آیا اور ان سے کہا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کعبہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی وہاں پہنچا۔ مگر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نکل چکے تھے۔ میں نے بلال کو دونوں دروازوں کے درمیان میں کھڑا ہوا پایا۔ میں نے بلال سے پوچھا کیا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کعبہ میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! ان دونوں ستونوں کے درمیان میں دو رکعت نماز پڑھی۔ جو کعبہ میں آتے وقت بائیں جانب پڑتے ہیں، پھر آپؐ باہر نکل آئے اور آپؐ نے کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ، رَكَعَ

۳۸۶۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کعبہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اس کے تمام گوشوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ آپ کعبہ سے نکل آئے تو آپؐ نے کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ قبلہ ہے۔

رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

۲۷۶ بَاب التَّوَجُّهِ نَحْوَالْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ۔

باب ۲۷۲۔ جہاں بھی ہو' قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان، اور ابوہریرہ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ قَالَ نَا اِسْرَآءِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَبَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَتَوَجَّهَ نَحْوَالْقِبْلَةِ وَقَالَ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُوْدَ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوْا نَحْوَالْكَعْبَةِ۔

۳۸۷۔ عبداللہ بن رجاء' اسرائیل' ابواسحاق' براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے یا سترہ مہینے نماز پڑھی' اور رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جائے۔ تو اللہ عزوجل نے (حکم) نازل فرمایا قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ط پس آپؐ قبلہ (جدید) کی طرف پھر گئے۔ بعض لوگوں نے جو کہ یہود تھے کہا کہ مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے، جس پر وہ (اب تک) تھے۔ کس نے پھیر دیا؟ (تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) کہہ دو مشرق و مغرب اللہ ہی کا ہے، وہ جسے چاہتا ہے' راہ راست کی طرف ہدایت دیتا ہے پھر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ ایک شخص نے نماز پڑھی' اور بعد نماز پڑھنے کے وہ چلا اور انصار کے کچھ لوگوں پر عصر کی نماز میں گذرا' وہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس نے (اپنی نسبت) کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ نماز پڑھی ہے اور آپؐ نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا ہے تب سب لوگ کعبہ کی طرف منہ کر کے پھر گئے۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَاهِشَامُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا اَرَادَ الْفَرِيْضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۳۸۸۔ مسلم بن ابراہیم' ہشام بن عبداللہ' یحییٰ بن ابی کثیر' محمد بن عبدالرحمٰن' حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی سواری پر جس طرف وہ آپؐ کو لے کر چلتی (اسی طرف) نماز پڑھتے اور جب فرض (نماز پڑھنے) کا ارادہ کرتے تو (سواری) سے اتر پڑتے' اور قبلہ کی طرف منہ کر لیتے۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ نَاجَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ

۳۸۹۔ عثمان' جریر' منصور' ابراہیم' علقمہ' عبداللہ (بن مسعود) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھی' ابراہیم

اللّٰہِ صَلَّے النَّبِیُّ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ لَآاَدْرِیْ زَادَاَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِیْلَ لَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدَثَ فِی الصَّلوٰۃِ شَیْءٌ؟ قَالَ وَمَاذَاكَ قَالُوْا صَلَّیْتَ کَذَا کَذَا فَثَنٰی رِجْلَیْہِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَسَجَدَ سَجْدَ تَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ قَالَ اِنَّہٗ لَوْحَدَثَ فِی الصَّلوٰۃِ شَیْءٌ لَنَبَّاْتُکُمْ بِہٖ وَلٰکِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْ نِیْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُ کُمْ فِیْ صَلوٰتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیُسَلِّمْ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَ تَیْنَ۔

کہتے ہیں یہ مجھے یاد نہیں کہ آپؐ نے (نماز میں کچھ) زیادہ کر دیا تھایا کم کر دیا تھا۔ الغرض جب آپؐ سلام پھیر چکے تو آپؐ سے عرض کیا گیا۔ کہ یارسول اللہ! کیا کوئی بات نماز میں نئی ہو گئی؟ آپ نے فرمایاوہ کیا؟لوگوں نے کہاکہ آپؐ نے اس قدر نماز پڑھی، پس آپؐ نے اپنے دونوں پیروں کو سمیٹ لیااور قبلہ کی طرف منہ کر کے دو سجدے کئے۔اس کے بعد سلام پھیرا، پھر جب ہماری طرف اپنامنہ کیاتو فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہو جاتا۔ تو میں تمہیں (پہلے سے) مطلع کر تا، لیکن میں تمہاری ہی طرح ایک بشر ہوں جس طرح تم بھولتے ہو، میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا جب میں بھول جاؤں، تو مجھے یاد دلاؤ' اور جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے، تو اسے چاہئے کہ صحیح حالت کے معلوم کرنے کی کوشس کرے اور اسی پر نماز تمام کرے، پھر سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔

۲۷۳ بَاب مَاجَآءَ فِی الْقِبْلَۃِ وَمَنْ لَّمْ یَرَ الْاِعَادَۃَ عَلٰی مَنْ سَھَا فَصَلّٰی اِلٰی غَیْرِ الْقِبْلَۃِ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَی الظُّھْرِ وَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ بِوَجْھِہٖ ثُمَّ اَتَمَّ مَابَقِیَ۔

باب ۲۷۳۔ قبلہ کے متعلق جو منقول ہے' اور جنہوں نے بھول کر غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے کے لئے اعادہ ضروری خیال نہیں کیا، اور بے شک نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ظہر کی دو رکعتوں میں سلام پھیر کر لوگوں کی طرف اپنا منہ کر لیا' اس کے بعد جو باقی تھا اسے پورا کیا۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُ و بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَاھُشَیْمٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی وَّاٰیَۃُ الْحِجَابِ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْاَمَرْتَ نِسَآئَكَ اَنْ یَّحْتَجِبْنَ فَاِنَّہٗ یُکَلِّمُھُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغَیْرَۃِ عَلَیْہِ فَقُلْتُ لَھُنَّ عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَا جًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمَاتٍ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَنَایَحْیَی بْنُ

۳۹۰۔ عمرو بن عون' ہشیم' حمید' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے اپنے پرودگار سے تین باتوں میں موافقت کی (ایک مرتبہ) میں نے کہاکہ یارسول اللہ کاش ہم مقام ابراہیم کو مصلّی بناتے' پس اس پر یہ نازل ہوا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی اور حجاب کی آیت (بھی میری خواہش کے مطابق نازل ہوئی) کیونکہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کاش! آپ اپنی بیویوں کو پردہ کرنے کا حکم دے دیں۔ اس لئے کہ ان سے ہر نیک و بد گفتگو کرتا ہے۔ پس حجاب کی آیت نازل ہوئی اور (ایک مرتبہ) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بیویاں آپؐ پر نسوانی جوش میں (آکر) جمع ہوئیں، تو میں نے ان سے کہاکہ آپؐ تم کو طلاق دے دیں گے۔ تو عنقریب آپؐ کا پروردگار تم سے اچھی بیویاں آپؐ کو بدلے میں دے گا جو مسلمان ہوں گی' تب یہ آیت نازل ہوئی' ابن ابی مریم نے اس

اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا بِھٰذَا۔

حدیث کو یوں روایت کیا۔ کہ ہم سے یحییٰ بن ایوب نے ان سے حمید نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو حضرت انسؓ سے سنا۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَا النَّاسُ بِقُبَآءٍ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَ ھُمْ اٰتٍ، فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اللَّیْلَۃَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْکَعْبَۃَ فَاسْتَقْبَلُوْھَا وَکَانَتْ وُجُوْھُھُمْ اِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَی الْکَعْبَۃِ۔

۳۹۱۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' عبداللہ بن دینار' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) لوگ مقام قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، کہ یکایک ان کے پاس ایک آنے والا آیا۔ اس نے کہا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم پر آج کی رات ایک آیت نازل کی گئی ہے۔ آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں، یہ سن کر سب لوگوں نے کعبہ کی طرف منہ کر لئے اس سے قبل ان کے منہ شام کی طرف تھے۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ؟ قَالَ وَمَاذَاکَ؟ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا قَالَ فَثَنٰی رِجْلَہٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ۔

۳۹۲۔ مسدد' یحییٰ، شعبہ' حکم' ابراہیم' علقمہ' عبداللہ (بن مسعودؓ) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (ایک مرتبہ) ظہر میں پانچ رکعتیں پڑھیں، صحابہؓ نے عرض کیا کہ نماز میں (کچھ) زیادتی کر دی گئی؟ آپؐ نے فرمایا وہ کیا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپؐ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ عبداللہ کہتے ہیں پس آپؐ نے پیر موڑ کر دو سجدے کئے۔

۲۷۴ بَاب حَکِّ الْبُزَاقِ بِالْیَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

باب ۲۷۴۔ تھوک کا ہاتھ کے ذریعے مسجد سے صاف کر دینے کا بیان۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ حَتّٰی رُءِیَ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَامَ فَحَکَّہٗ بِیَدِہٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلَاتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ اَوْ اِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِہٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِہٖ فَبَصَقَ فِیْہِ، ثُمَّ رَدَّبَعْضَہٗ عَلٰی

۳۹۳۔ قتیبہ' اسمٰعیل بن جعفر' حمید' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قبلہ کی (جانب) میں کچھ تھوک دیکھا آپؐ کو ناگوار ہوا۔ یہاں تک کہ (غصہ کا اثر) آپؐ کے چہرے میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ آپؐ کھڑے ہو گئے اور اس کو اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔ یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان (۱) میں ہے۔ لہٰذا اسے قبلہ کے سامنے نہ تھوکنا چاہئے، بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے (تھوکے) پھر آپؐ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوک کر

(۱) مطلب یہ کہ بندہ جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہوتا ہے تو حق تعالیٰ اس کی طرف اپنی عنایات کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں جیسے کوئی کسی سے سرگوشی کرے تو دوسرا اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ بس یہی معنی ہے نمازی اور قبلہ کے درمیان ہونے کا ویسے تو حق تعالیٰ کسی خاص مکان میں ہونے یا کسی خاص جہت میں ہونے سے پاک ہیں۔

بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

٣٩٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى۔

٣٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُصَاقًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهٗ۔

اسے مل ڈالا اور فرمایا کہ یا اس طرح کرے۔

۳۹۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (ایک مرتبہ) قبلہ کی دیوار میں کچھ تھوک دیکھا، تو آپؐ نے اسے صاف کر کے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے۔ تو وہ اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے، اس لئے کہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ سبحانہ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

۳۹۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ ام المومنین روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ قبلہ کی دیوار میں کچھ ناک کا لعاب یا بلغم یا تھوک دیکھا تو آپؐ نے اسے صاف کر دیا۔

٢٧٥ بَاب حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ وُّطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَّطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا۔

باب ۲۷۵۔ رینٹ کا بذریعہ کنکریوں کے مسجد سے صاف کر دینے کا بیان۔ ابن عباس نے کہا ہے کہ اگر تو، تر نجاست پر چلے تو اسے ڈھو ڈال اور خشک ہو تو مت دھو۔

٣٩٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَاَبَاسَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَتَّهَا فَقَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

۳۹۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' حمید بن عبد الرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ (خدری) نے ان سے بیان کیا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (ایک مرتبہ) مسجد کی دیوار میں کچھ بلغم دیکھا تو آپؐ نے کنکریاں لے کر اسے رگڑ دیا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص بلغم تھوکے تو نہ اپنے منہ کے سامنے تھوکے اور نہ اپنی داہنی جانب بلکہ بائیں جانب یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

٢٧٦ بَاب لَّايَبْصُقْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِي الصَّلٰوةِ۔

باب ۲۷۶۔ نماز میں دائیں طرف نہ تھوکے۔

٣٩٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ

۳۹۷۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ نے ان سے بیان کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مسجد کی دیوار میں کچھ بلغم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

لگا ہوا دیکھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں لے کر اسے رگڑ دیا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص بلغم تھوکے تو نہ اپنے منہ کے سامنے تھوکے اور نہ اپنے داہنے جانب، بلکہ اپنی بائیں جانب تھوکے یا اپنے پیر کے نیچے۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَتْفِلَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔

۳۹۸۔ حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے آگے' اور اپنے داہنی جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں جانب' یا اپنے بائیں پیر کے نیچے (تھوکے)۔

۲۷۷ بَاب لِيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

باب ۲۷۷۔ حالت نماز میں اگر تھوکنے کی ضرورت ہو' تو اپنے بائیں جانب یا اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکنا چاہئے۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ نَاقَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَايَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ۔

۳۹۹۔ آدم' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نماز میں اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔ اس لئے نہ وہ اپنے آگے تھوکے اور نہ اپنی داہنی جانب، بلکہ اپنی بائیں جانب اپنے پیر کے نیچے (تھوکے)۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ نَاسُفْيٰنُ قَالَ نَاالزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْعَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ نَحْوَهٗ۔

۴۰۰۔ علی' سفیان' زہری' حمید بن عبد الرحمٰن' ابو سعید (خدریؓ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ (کی جانب) میں کچھ بلغم لگا ہوا دیکھا، تو ایک کنکری سے آپؐ نے اسے رگڑ دیا، پھر آپؐ نے منع کر دیا کہ کوئی شخص اپنے آگے یا اپنی داہنی جانب نہ تھوکے' بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پیر کے نیچے (تھوکے) اور زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے حمید سے، انہوں نے ابو سعید خدری سے اسی طرح سنا۔

۲۷۸ بَاب كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب ۲۷۸۔ مسجد میں تھوکنے کے کفارہ کا بیان۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ نَاقَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

۴۰۱۔ آدم' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اور اس کا کفارہ (یہ ہے) کہ اس کو دفن کر دے۔

۲۷۹ بَاب دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

۴۰۲ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَايَبْصُقْ اَمَامَهٗ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا وَّلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْ فِنُهَا ۔

باب ۲۷۹۔ مسجد میں بلغم کے دفن کر دینے کا بیان۔

۴۰۲۔ اسحاق بن نصر' عبدالرزاق' معمر' ہمام' ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو، تو وہ اپنے آگے نہ تھوکے۔ کیونکہ وہ جب تک اپنے مصلّی میں ہے' اللہ سے مناجات کر رہا ہے اور نہ اپنی داہنی جانب، اس لئے کہ اس کی داہنی جانب ایک فرشتہ ہے۔ بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے پیر کے نیچے تھوک لے، پھر اسے دفن کر دے۔

۲۸۰ بَاب اِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَاْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ ۔

۴۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَازُهَيْرٌ قَالَ نَاحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ وَرُءِ یَ مِنْهُ كَرَاهِيَةً اَوْرُءِ یَ كَرَاهِيَتُهٗ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْرَبُّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنَّ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِهٖ فَبَزَقَ فِيْهِ وَرَدَّبَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ اَوْيَفْعَلُ هٰكَذَا ۔

باب ۲۸۰۔ جب تھوکنے پر مجبور ہو جائے' تو اس کو اپنے کپڑے میں لے لینا چاہئے۔

۴۰۳۔ مالک بن اسمٰعیل' زہیر' حمید' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب میں کچھ بلغم دیکھا۔ اس کو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور آپؐ کی ناگواری معلوم ہوئی (یا یہ کہ' اس کے سبب سے آپؐ کی ناگواری اور آپؐ پر اس کی سختی معلوم ہوئی) اور آپؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے، تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔ یا (یہ فرمایا کہ) اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے قبلہ (کی جانب) نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے پیر کے نیچے۔ پھر آپؐ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوکا اور اس کو مل دیا اور فرمایا کہ یا اس طرح کرے۔

۲۸۱ بَاب عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِيْ اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِالْقِبْلَةِ ۔

۴۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَا دِعَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَايَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَارُكُوْ عُكُمْ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ ۔

باب ۲۸۱۔ امام کا لوگوں کو نصیحت کرنا کہ وہ اپنی نماز کو مکمل کریں اور قبلہ کا ذکر۔

۴۰۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرا منہ اس طرف سمجھتے ہو، حالانکہ اللہ کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع کچھ بھی پوشیدہ نہیں، بلکہ میں یقیناً تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۴۰۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَافُلَيْحُ بْنُ

۴۰۵۔ یحییٰ بن صالح' فلیح بن سلیمان' ہلال بن علی' حضرت انسؓ بن

سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِىَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِى الصَّلٰوةِ وَفِى الرُّكُوْعِ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآئِىْ كَمَا اَرَاكُمْ۔

مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد منبر پر چڑھ گئے اور نماز کے اور رکوع (کی تکمیل کے) بارہ میں فرمایا کہ میں یقیناً تمہیں پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں(۱)، جیسا تمہیں (آگے سے) دیکھتا ہوں۔

۲۸۲ بَاب هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِىْ فُلَانٍ۔

باب ۲۸۲۔ کیا بنی فلاں کی مسجد (کہنا جائز ہے) یا نہیں؟

٤٠٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِىْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِىْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ وَّاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا۔

۴۰۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے درمیان میں جو سدھائے گئے تھے۔ (مقام) حفیاء سے گھوڑ دوڑ کرائی، اور اس کی انتہا ثنیۃ الوداع مقرر کی، اور جو گھوڑے سدھائے ہوئے نہ تھے ان کے درمیان میں ثنیہ اور بنی زریق کی مسجد تک گھوڑ دوڑ کرائی اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ان لوگوں میں تھے، جنہوں نے یہ گھوڑ دوڑ کی تھی۔

۲۸۳ بَاب۔ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيْقِ الْقِنْوِ فِى الْمَسْجِدِ، قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانٌ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِّثْلُ صِنْوٍ وَّ صِنْوَانٍ وَّقَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِى ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِى الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِىَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَآءَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَمَا كَانَ

باب ۲۸۳۔ مسجد میں کسی چیز کا تقسیم کرنا اور خوشہ لٹکانے کا بیان، امام بخاری کہتے ہیں کہ قنو (اور) عذق (ایک چیز) ہے اور دو کو قنوان اور جمع کو بھی قنوان کہتے ہیں جس طرح صنو اور صنوان کہتے ہیں۔ ابراہیم یعنی طہمان کے بیٹے نے عبدالعزیز بن صہیب سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال بحرین سے لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں پھیلا دو، چونکہ وہ تمام ان مالوں سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت تک لائے جا چکے تھے، زیادہ تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے چلے گئے اور اس کی طرف التفات (بھی) نہیں کیا، جب آپؐ نماز پڑھ چکے، آئے اور اس کے پاس بیٹھ گئے اور جس، جس کو دیکھتے اسے ضرور دیتے تھے۔ اتنے میں آپؐ کے پاس عباسؓ آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے (بھی) دیجئے، کیونکہ

(۱) حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس جملے کا یہ مطلب بیان فرمایا ہے کہ دیکھنے سے حقیقتاً دیکھنا مراد ہے۔ یعنی آپ کا یہ معجزہ تھا کہ لوگوں کے اعمال وافعال کی نگرانی کے لئے آپ پشت کی طرف کھڑے لوگوں کو بھی دیکھ سکتے تھے۔

يَرٰى اَحَدًا إِلَّا اَعْطَاهُ إِذْ جَآءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِىْ فَاِنِّىْ فَادَيْتُ نَفْسِىْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِىْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقَلِّلُهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَىَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَىَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْبَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَىَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَىَّ قَالَ لَافَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَازَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِىَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّهٗ مِنْهَا دِرْهَمٌ۔

میں نے اپنا بھی فدیہ دیا اور عقیل کا بھی فدیہ دیا' تو ان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے لو' انہوں نے اپنے کپڑے میں دونوں ہاتھوں سے لیا' پھر اسے اٹھانے لگے، تو نہ اٹھا سکے۔ تب کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ یہ مجھے اٹھا دیں آپؐ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر آپؐ خود میرے اوپر رکھ دیجئے، آپؐ نے فرمایا نہیں' تو عباس نے کچھ اس میں سے گرا دیا اور اسے اٹھانے لگے (تو نہ اٹھا)، کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ اس کو مجھے اٹھا دیں' آپؐ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا پھر آپؐ خود اس کو میرے اوپر اٹھا کے رکھ دیجئے، آپؐ نے انکار فرمایا۔ تب عباسؓ نے اس میں سے کچھ اور گرا دیا بعد اس کے اس کو اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور چل دیئے۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کی حرص پر تعجب کر کے ان کے پیچھے برابر دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ ہم سے پوشیدہ ہو گئے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے اس وقت اٹھے کہ جب تمام مال ختم ہو گیا اور ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

٢٨٤ بَاب مَنْ دُعِىَ لِطَعَامٍ فِى الْمَسْجِدِ وَمَنْ اَجَابَ مِنْهُ۔

باب ۲۸۴۔ جس کو کھانے کی دعوت مسجد میں دی جائے اور جس شخص نے اسے قبول کر لیا۔

٤٠٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ وَمَعَهٗ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِىْ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ۔

۴۰۷۔ عبد اللہ بن یوسف' مالک' اسحاق بن عبد اللہ' حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا آپؐ کے ہمراہ کچھ لوگ اور بھی تھے۔ میں کھڑا ہو گیا آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا کیا کھانے کے لئے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ پھر آپؐ نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ اٹھو اور آپؐ چلے اور میں آپؐ کے آگے چل دیا۔

۲۸۵ بَاب الْقَضَآءِ وَاللِّعَانِ فِی الْمَسْجِدِ بَیْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ۔

باب ۲۸۵۔ مسجد میں مقدمات کا فیصلہ' اور مردوں اور عورتوں کے درمیان لعان کرانے کا بیان۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ فَتَلَا عَنَا فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ۔

۴۰۸۔ یحیٰی' عبدالرزاق' ابن جریج' ابن شہاب' سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ بتایئے۔ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پائے، کیا (اسے جائز ہے کہ) وہ اس کو قتل کر دے؟ پھر ان دونوں (زوجین کے درمیان) میں مسجد میں ملاعنہ کیا گیا۔ میں (اس وقت) موجود تھا۔

۲۸۶ بَاب اِذَا دَخَلَ بَیْتًا یُّصَلِّیْ حَیْثُ شَآءَ اَوْحَیْثُ اُمِرَ وَلَا یَتَجَسَّسُ ۔

باب ۲۸۶۔ کسی کے گھر میں داخل ہو' تو جہاں چاہے نماز پڑھالے یا جہاں اس سے کہا جائے، زیادہ چھان بین نہ کرے۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ لَكَ مِنْ بَیْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰی مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ۔

۴۰۹۔ عبداللہ بن مسلمہ' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' محمود بن ربیع حضرت عتبان بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مکان میں آئے اور فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے نماز پڑھ دوں؟ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مقام کی طرف اشارہ کر دیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی' پھر آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۸۷ بَاب الْمَسَاجِدِ فِی الْبُیُوْتِ وَصَلَّی الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ فِیْ مَسْجِدٍ فِیْ دَارِهٖ جَمَاعَةً ۔

باب ۲۸۷۔ گھروں میں مسجدیں(۱) بنانے کا بیان' اور براء بن عازبؓ نے اپنے گھر کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی ہے۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ نَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْاَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاَنَا اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ فَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِی الَّذِیْ

۴۱۰۔ سعید بن عفیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' محمود بن ربیع انصاری روایت کرتے ہیں کہ عتبان بن مالکؓ جو بدر میں شریک ہونے والے انصاری صحابی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یارسول اللہ میں اپنی بینائی کو خراب پاتا ہوں اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جس وقت مینہ (برستا) ہوتا ہے تو وہ میدان جو میرے اور ان کے درمیان میں ہے، بہنے لگتا ہے اس وجہ سے میں ان کی مسجد میں جا نہیں سکتا۔ تاکہ میں انہیں نماز پڑھاؤں تو یارسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپؐ میرے پاس تشریف لائیں اور میرے گھر

(۱) یہاں مسجد سے مراد یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کیلئے کوئی جگہ مخصوص کرلی جائے۔ اس پر عام مساجد والے احکام جاری نہیں ہوتے۔

بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَ هُمْ فَاُصَلِّي بِهِمْ وَوَدِدْتُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَاْتِيْنِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى قَالَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ عِتْبَانٌ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهَالَهٗ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْعَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ اَوِ ابْنُ الدُّخَيْشِنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْقَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰى وَجْهَهٗ وَنَصِيْحَتَهٗ اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَّهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهٗ بِذٰلِكَ ۔

میں نماز پڑھیں، تاکہ میں اسی مقام کو مصلّی بنالوں۔ عتبان کہتے ہیں کہ ان سے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں انشا اللہ عنقریب (ایسا ہی) کروں گا۔ عتبان کہتے ہیں کہ (دوسرے دن) جب دن چڑھ گیا، تو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (اندر آنے کی) اجازت طلب فرمائی، میں نے آپؐ کو اجازت دی، جس وقت آپؐ گھر میں داخل ہوئے، بیٹھے بھی نہیں اور فرمایا کہ تم اپنے گھر میں سے کس مقام میں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ عتبان کہتے ہیں کہ میں نے گھر کے ایک مقام کی طرف آپؐ کو اشارہ کیا۔ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم (وہاں) کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی، آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد سلام پھیر دیا' عتبان کہتے ہیں ہم نے آپؐ کو خزیرہ (ایک قسم کا کھانا) کھانے کے لئے روک لیا، جو آپؐ کے لئے ہم نے تیار کیا تھا۔ عتبان کہتے ہیں کہ محلے والوں میں سے کئی لوگ گھر میں جمع ہو گئے اور ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ مالک بن خیشن کہاں ہے؟ یا (یہ کہا کہ) ابن دخشن (کہاں ہے)؟ تو ان میں سے کسی نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا، رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو۔ کیا تم نے اسے نہیں دیکھا کہ اس نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے لا اللہ الا اللہ کہا ہے، وہ شخص بولا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے، اس نے کہا کہ ہم نے اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقوں کے حق میں دیکھی ہے، رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے اس شخص پر آگ کو حرام کر دیا ہے۔ جو لا الہ الا اللہ کہہ دے' اور اس سے اللہ کی رضامندی اسے مقصود ہو۔ ابن شہاب (زہری) کہتے ہیں، پھر میں نے حصین بن محمد انصاری جو بنی سالم میں سے ایک شخص، بلکہ ان کے سرداروں میں سے ہیں، محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے اس حدیث کی تصدیق کی۔

۲۸۸ بَاب التَّيَمُّنِ فِيْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَاِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى ۔

باب ۲۸۸۔ مسجد کے اندر داخل ہونے اور دوسرے کاموں میں دائیں طرف سے ابتدا کرنے کا بیان' اور ابن عمرؓ (جب مسجد میں جاتے تو) اپنا داہنا پیر پہلے رکھتے اور جب نکلتے تو اپنا

بایاں پیر پہلے نکالتے۔

۴۱۱ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَاشُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔

۴۱۱۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، اشعث بن سلیم، سلیم، مسروق، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک کر سکتے تھے اپنے کاموں میں داہنی جانب سے ابتدا کرنے کو دوست رکھتے تھے۔ اپنی طہارت میں اور اپنی کنگھی کرنے میں اور اپنی جوتیاں پہننے میں۔

۲۸۹ بَاب هَلْ تُنْبَشُ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَّسَاجِدَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْقُبُوْرِ وَرَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُّصَلِّيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرَ، الْقَبْرَ وَلَمْ يَاْمُرْ بِالْاِعَادَةِ۔

باب ۲۸۹۔ کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود ڈالنا، اور ان کی جگہ مسجد بنانا ناجائز ہے، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا(۱)، اور (کیا) قبروں میں نماز مکروہ ہے، اور عمر بن خطابؓ نے انس بن مالک کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر، قبر اور انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

۴۱۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَايَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَّاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِيْكَ الصُّوَرَ فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۴۱۲۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے ایک گرجا، حبش میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک مرد ہوتا اور وہ مر جاتا، تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں یہ تصویریں بنادیتے، یہ لوگ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین خلق ہوں گے۔

۴۱۳ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ اَعْلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ

۴۱۳۔ مسدد، عبدالوارث، ابوالتیاح، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے، تو مدینہ کی بلندی پر ایک قبیلہ میں جس کو بنی عمرو بن عوف کہتے ہیں اترے۔ اور ان لوگوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چوبیس شب قیام

(۱) انبیاء علیہم السلام کی قبروں پر نماز پڑھنے میں شرک کا اندیشہ تھا اور کفار و یہود اسی طرح گمراہی میں مبتلا ہوئے اس لئے آپؐ نے یہودیوں کے اس فعل پر لعنت فرمائی۔ لیکن مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کر ان پر مسجد کی تعمیر میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس میں شرک کا اندیشہ نہیں۔

عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَرْبَعًا وَّ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى بَنِىْ النَّجَّارِ فَجَآءُ وْا مُتَقَلِّدِيْنَ السُّيُوْفَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ وَ مَلَاءُ بَنِىْ النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَآءِ اَبِىْ اَيُّوْبَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُّصَلِّيَ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاءٍ بَنِىْ النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِىْ النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِىْ بِحَآئِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خَرِبٌ وَّفِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

فرمایا۔ پھر آپؐ نے بنی نجار کو بلوا بھیجا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے آ پہنچے' اب گویا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ اپنی سواری پر ہیں اور ابو بکرؓ آپؐ کے ہمردیف ہیں اور بنی نجار کی جماعت آپؐ کے گرد ہے' الغرض آپؐ نے ابوایوبؓ کے مکان میں (اپنا اسباب) اتارا' آپؐ یہ اچھا سمجھتے تھے کہ جس جگہ نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لیں اور آپؐ بکریوں کی رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے۔ (جب) آپؐ نے مسجد کی تعمیر کرنے کا حکم دیا تب بنی نجار کے لوگوں کو آپؐ نے بلوا بھیجا اور فرمایا کہ اے بنی نجار! اپنا یہ باغ تم میرے ہاتھ بیچ ڈالو' انہوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم! ہم اس کی قیمت نہ لیں گے، مگر اللہ بزرگ و برتر سے، انسؓ کہتے ہیں کہ اس (باغ) میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے کہتا ہوں' یعنی مشرکوں کی قبریں اور اس میں ویرانہ تھا اور اس میں کھجور کے درخت تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی قبروں کے متعلق حکم دیا کہ وہ کھود ڈالی گئیں پھر ویرانے کو برابر کر دیا گیا اور درختوں کو کاٹ ڈالا گیا اور ان درختوں کو مسجد کی (جانب) قبلہ میں نصب کر دیا گیا۔ اور ان کی بندش پتھروں سے کر دی گئی۔ صحابہؓ پتھر لانے لگے اور وہ رجز پڑھتے جاتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہمراہ فرماتے جاتے تھے کہ اے میرے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے' اس لئے انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

۲۹۰ بَاب الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ۔

باب ۲۹۰۔ بکریوں کے بندھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کا بیان

۴۱۴ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بَعْدُ يَقُوْلُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ۔

۴۱۴۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' ابو التیاح' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے بندھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیتے تھے (ابو تیاح راوی اس حدیث کے کہتے ہیں) پھر میں نے انہیں (یعنی انس کو) یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ آپؐ بکریوں کے بندھنے کی جگہ میں مسجد میں تعمیر سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

۲۹۱ بَاب الصَّلٰوةِ فِيْ مَوَاضِعِ الْاِبِلِ۔

باب ۲۹۱۔ اونٹوں کے بندھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کا بیان.

۴۱۵ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ

۴۱۵۔ صدقہ بن فضل' سلیمان بن حبان' عبید اللہ' نافع روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

(بھی) ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے (۱)۔

٢٩٢ بَاب مَنْ صَلّٰى وَقُدَّامَهٗ تَنُّوْرٌ اَوْنَارٌ اَوْشَیْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَاَرَادَبِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّيْ۔

باب ۲۹۲۔ جس شخص نے تنور' یا آگ یا کوئی ایسی چیز جس کی پرستش کی جاتی ہے اس کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھی' اور اس نماز میں ذات الٰہی کی رضامندی پیش نظر رہی۔ زہری نے کہا کہ مجھے انسؓ بن مالک نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت میں نماز میں تھا تو میرے سامنے دوزخ پیش کر دی گئی تھی۔

٤١٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَمَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ۔

۴۱۶۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' عطا بن یسار' عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے تھے کہ (ایک مرتبہ) آفتاب میں گرہن پڑا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ مجھے (اس وقت) دوزخ دکھائی گئی' میں نے مثل آج کے کبھی کوئی برا منظر نہیں دیکھا۔

٢٩٣ بَاب كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَقَابِرِ۔

باب ۲۹۳۔ مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت کا بیان۔

٤١٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

۴۱۷۔ مسدد' یحییٰ' عبید اللہ بن عمر' نافع' ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ کچھ نماز اپنے گھروں میں ادا کیا کرو' اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔

٢٩٤ بَاب الصَّلٰوةِ فِيْ مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ۔

باب ۲۹۴۔ خسف اور عذاب کے مقامات میں نماز پڑھنے کا بیان اور بیان کیا جاتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے خسف بابل میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھا۔

٤١٨ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا

۴۱۸۔ اسمٰعیل بن عبداللہ' مالک' عبداللہ بن دینار' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان معذب لوگوں کے مقامات کے پاس مت جاؤ بغیر اس کے کہ رونے

(۱) بکریوں اور اونٹوں کے باڑوں میں پاک جگہ پر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ان باڑوں کی کیا تخصیص تمام پاک جگہوں پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ عرب بکریاں اور اونٹ پالتے تھے یہی ان کی معیشت تھی۔ جہاں وہ ان جانوروں کو باندھتے وہیں ایک طرف اپنے اٹھنے بیٹھنے کی بھی ایک جگہ بنا لیا کرتے تھے۔ البتہ چونکہ اونٹوں سے نقصان کا اندیشہ ہو سکتا ہے اور اس کی نجاست نسبتاً دور تک پھیلتی ہے اس لئے بعض روایات میں آپؐ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْ خُلُوْا عَلَيْهِمْ لَايُصِيْبُكُمْ مَّآاَصَابَهُمْ ۔

والے ہو اور اگر رو نہ رہے ہو، تو ان کے قریب نہ جاؤ (کہیں ایسا) نہ ہو کہ پہنچ جائے تمہیں (بھی) جو انہیں پہنچا۔

۲۹۵ بَاب الصَّلٰوةِ فِى الْبِيْعَةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّا لَانَدْخُلُ كَنَآئِسَكُمْ مِّنْ اَجَلِ التَّمَاثِيْلِ الَّتِىْ فِيْهَا الصُّوَرُوَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُّصَلِّىْ فِى الْبِيْعَةِ اِلَّا بِيْعَةً فِيْهَا التَّمَاثِيْلُ۔

باب ۲۹۵۔ گرجا میں نماز پڑھنے کا بیان' اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم تمہارے گرجاؤں میں اس لئے نہیں جائیں گے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔ ابن عباس ایسے گرجا میں نماز پڑھ لیتے تھے، جس میں تصوریں (مورتیاں) نہ ہوتیں۔

۴۱۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيْسَةً رَّاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهٗ مَارَاَتْ فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِالرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

۴۱۹۔ محمد بن سلام' عبدہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ ام سلمہؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ کی سرزمین میں دیکھا تھا۔ اس کو ماریا کہتے تھے۔ انہوں نے جو جو تصویریں اس میں دیکھی تھی آپؐ سے بیان کیں، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی ایک بندہ یا (یہ فرمایا کہ) کوئی نیک مرد مر جاتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے ہیں۔ اور اس میں ان (کی) صورتوں کو بنا دیتے ہیں یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین خلق ہیں۔

۲۹۶ بَاب۔

باب ۲۹۶۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۴۲۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَآئِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِهٖ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَّسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا۔

۴۲۰۔ ابو الیمان' شعیب' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ' حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ دونوں روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (وفات کی) بیماری لاحق ہوئی، تو آپؐ اپنی چادر بار بار اپنے منہ پر ڈالتے تھے جب اس سے آپؐ کو گرمی معلوم ہوتی تو اس کو اپنے چہرے سے ہٹا دیتے، اسی حالت میں آپؐ نے فرمایا۔ کہ یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو' انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ آپؐ ان کے افعال سے ممانعت فرماتے تھے۔

۴۲۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَّسَاجِدَ۔

۴۲۱۔ عبداللہ بن مسلمہ' ابن شہاب' سعید بن مسیب' حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کا ناس کر دے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔

۲۹۷ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ اَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُنِ الْفَقِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ قَبْلِيْ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاَيُّمَارَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَآئِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً وَّاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ۔

۲۹۸ بَاب نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ وَلِيْدَةً كَانَتْ سَوْدَآءَ لِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَّهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ اَحْمَرُ مِنْ سُيُوْرٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ اَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَيَّاةٌ وَّهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُوْنِيْ بِهٖ قَالَتْ فَطَفِقُوْا يُفَتِّشُوْنِيْ حَتّٰى فَتَّشُوْا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَقَآئِمَةٌ مَّعَهُمْ اِذْمَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَاَلْقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِيْ اتَّهَمْتُمُوْنِيْ بِهٖ زَعَمْتُمْ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ وَّهُوَذَا هُوَ قَالَتْ فَجَآءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَتْ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَكَانَتْ لَهَا خِبَآءٌ فِي الْمَسْجِدِ اَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ

باب ۲۹۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔

۴۲۲۔ محمد بن سنان' ہشیم' سیار ابوالحکم' یزید الفقیر' جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئی تھیں۔ ایک ماہ کی راہ سے بذریعہ رعب کے میری مدد کی گئی' اور زمین میرے لئے مسجد اور طاہر کرنے والی بنائی گئی اور یہ اجازت مل گئی کہ میری امت میں سے جس شخص کو (جہاں) نماز کا وقت آجائے، وہ وہیں پڑھ لے' اور میرے لئے غنیمت کے مال حلال کر دیئے گئے۔ دیگر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، اور مجھے شفاعت (کی اجازت) عنایت فرمائی گئی ہے۔

باب ۲۹۸۔ عورت کا مسجد میں سونے کا بیان۔

۴۲۳۔ عبید بن اسمٰعیل' ابواسامہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ عرب کے کسی قبیلے کی ایک حبشی لونڈی تھی' انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا، مگر وہ ان کے ساتھ رہا کرتی تھی' وہ بیان کرتی ہے کہ (ایک مرتبہ) اسی قبیلے کے لوگوں کی لڑکی باہر نکلی اور اس (کے جسم) پر سرخ چمڑے کی ایک حمائل تھی۔ کہتی ہے کہ اسے اس نے خود اتارا یا وہ اس سے گر پڑی، پھر ایک چیل' اس کی طرف سے گزری' اور وہ حمائل پڑی ہوئی تھی، چیل نے اسے گوشت سمجھا اور جھپٹ لے گئی، وہ کہتی ہے کہ ان لوگوں نے اس کی تلاش کی، مگر اسے نہ پایا' تو مجھے اس کی (چوری) سے متہم کیا، کہتی ہے کہ وہ لوگ میری تلاشی لینے لگے یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کو بھی دیکھا، وہ کہتی ہے کہ اللہ کی قسم! میں ان کے پاس کھڑی ہی تھی کہ ناگاہ وہ چیل گذری' اور اس نے اس (ہار) کو ڈال دیا، وہ ان کے درمیان میں آکر کہتی ہے کہ میں نے کہا یہی وہ ہار ہے، جس کے ساتھ تم نے مجھے متہم کیا تھا۔ تم نے بدگمانی کی' حالانکہ میں اس سے بری تھی۔ عائشہؓ کہتی ہیں پھر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے

تَأْتِينِيْ فَتَحَدَّثُ عِنْدِيْ قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِيْ مَجْلِسًا اِلَّا قَالَتْ، وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا، اَلَآ اِنَّهٗ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِيْ، قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَاشَأْنُكِ لَاتَقْعُدِيْنَ مَعِيَ مَقْعَدًا اِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

آئی' عائشہؓ کہتی ہیں کہ مسجد میں اس کا ایک خیمہ تھا یا (یہ کہا کہ) ایک چھوٹا سا حجرہ تھا' وہ میرے پاس آیا کرتی تھی اور مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی۔ میرے پاس جب وہ بیٹھتی تو یہ ضرور کہتی کہ حمائل والا دن تمہارے پروردگار کی عجیب قدرتوں میں سے ہے۔ سنو! اس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ کہ جب کبھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ ضرور کہتی ہو۔ عائشہؓ کہتی ہیں اس پر اس نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا۔

۲۹۹ بَاب نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَآءَ۔

باب ۲۹۹۔ مسجد میں مردوں کے سونے کا بیان، اور ابو قلابہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا ہے۔ کہ (قبیلہ) عکل کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر صفہ میں رہے' عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقیر تھے۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ اَعْزَبُ لَا اَهْلَ لَهٗ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۲۴۔ مسدد، یحییٰ' عبیداللہ' نافع' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سو رہتے تھے حالانکہ وہ کنوارے نوجوان تھے۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ اُنْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَآءَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهٗ عَنْ شِقِّهٖ وَاَصَابَهٗ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۲۵۔ قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز بن ابی حازم' ابو حازم' سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ کے گھر میں آئے تو علیؓ کو گھر میں نہ پایا۔ آپؐ نے کہا کہ تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ وہ بولیں کہ میرے اور ان کے درمیان میں کچھ (جھگڑا) ہو گیا، وہ مجھ پر غضبناک ہو کر چلے گئے، اور میرے ہاں نہیں سوئے' رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں؟ وہ (دیکھ کر) آیا اور اس نے کہا کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں' رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف لے گئے، تو وہ لیٹے ہوئے تھے، ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے (جسم میں) مٹی بھر گئی تھی (یہ دیکھ کر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان (کے جسم) سے مٹی جھاڑنے لگے' اور یہ فرماتے تھے کہ

يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ۔

اے ابوتراب اٹھو' اے ابوتراب اٹھو(۱)۔

٤٢٦۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْرَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَامِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَّاِمَّاكِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَايَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَايَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ۔

۴۲۶۔ یوسف بن عیسیٰ' ابن فضیل' فضیل' ابو حازم' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر آدمیوں کو دیکھا، ان میں سے ہر کسی کے پاس رداء نہ تھی یا ازار تھی، اور یا چادر، جو اپنے گلے میں باندھ لیا کرتا، ان میں سے کوئی (چادر) آدھی پنڈلیوں تک پہنچتی تھی اور کوئی ان میں ٹخنوں تک پہنچ جاتی تھی، اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتا تھا، کہیں اس کا (جسم) شرمگاہ نہ دکھائی دے۔

٣٠٠ بَاب الصَّلٰوةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ وَّقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ۔

باب ۳۰۰۔ سفر سے واپس آنے پر نماز پڑھنے کا بیان' اور کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں آتے اور وہاں نماز پڑھتے۔

٤٢٧۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَامُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِيْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ۔

۴۲۷۔ خلاد بن یحییٰ' مسعر' محارب بن دثار' جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا (اس وقت) آپؐ مسجد میں تھے۔ مسعر راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ محارب نے کہا تھا کہ چاشت کا وقت تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لے، اور میرا کچھ قرض آپؐ پر تھا وہ آپؐ نے مجھے ادا کر دیا اور اپنی طرف سے مجھے زیادہ دیا۔

٣٠١ باب۔ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ ۔

باب ۳۰۱۔ جب کوئی مسجد میں داخل ہو' تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

٤٢٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

۴۲۸۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' عامر بن عبداللہ بن زبیر' عمرو بن سلیم زرقی' ابو قتادہ' سلمی روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو، تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

(۱) چونکہ لیٹنے کی وجہ سے حضرت علیؓ کے بدن پر مٹی زیادہ لگ گئی تھی اس مناسبت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طبعی تواضع کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ابوتراب فرمایا۔ تراب کے معنی مٹی کے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اگر کوئی اس کنیت سے پکارتا تو آپ بہت خوش ہوتے اس لئے کہ یہ کنیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کو دی گئی تھی۔

۳۰۲ بَاب الْحَدَثِ فِی الْمَسْجِدِ۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَّادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ مَالَمْ یُحْدِثْ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

باب ۳۰۲۔ مسجد میں بے وضو ہو جانے کا بیان۔

۴۲۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک پر ملائکہ دعا کیا کرتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلّی میں (بیٹھا) رہے، جہاں اس نے نماز پڑھی۔ تاوقتیکہ بے وضو نہ ہو، فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔

۳۰۳ بَاب بُنْیَانِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اُكِنُّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِیَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ اَنَسٌ یَّتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَایَعْمُرُوْنَهَا اِلَّا قَلِیْلًا وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی ۔

باب ۳۰۳۔ مسجد کی تعمیر کا بیان' ابوسعید (خدری) نے کہا ہے کہ مسجد نبوی کی چھت چھوہارے کی شاخوں سے (پٹی ہوئی) تھی اور حضرت عمرؓ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں لوگوں کو مینہ سے بچاؤں لیکن خبردار (مسجد میں) زردی یا سرخی کا استعمال نہ کرنا کہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ (مطلب حضرت فاروق کا یہ تھا کہ) لوگ اس کے ساتھ فخر کرنے لگیں گے۔ اور ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ یقیناً تم لوگ مساجد کو ویسا ہی آراستہ کرو گے، جیسا یہود و نصاریٰ نے (اپنے معابد کو) آراستہ کیا۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ ثَنَانَا فِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِیًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِیْدُ وَعَمَدُهٗ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ یَزِدْ فِیْهِ اَبُوْ بَكْرٍ شَیْئًا وَّزَادَ فِیْهِ عُمَرُ بَنَاهُ عَلٰی بُنْیَانِهٖ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِیْدِ وَاَعَادَعَمَدَهٗ خَشَبًا ثُمَّ غَیَّرَهٗ عُثْمَانُ

۴۳۰۔ علی بن عبداللہ' یعقوب بن ابراہیم بن سعید' ابراہیم بن سعید، صالح بن کیسان' نافع' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں مسجد کچی اینٹ سے (بنی ہوئی) تھی' اور اس کی چھت چھوہارے کی شاخوں کی تھی' اس کے ستون چھوہارے کی لکڑیوں کے تھے۔ ابوبکرؓ نے اس میں کچھ زیادتی نہیں کی' البتہ عمرؓ نے اس میں زیادتی کی اور اس کو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے کی عمارت کے موافق کچی اینٹ اور چھوہارے کی شاخوں سے بنایا اور اس کے ستون پھر بھی لکڑی کے لگائے، بعد اس کے عثمان نے اس کو بدل دیا اور اس میں بہت سی ترمیم کر دی(۱)

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد کی یہ نئی تعمیر کرائی اور پرانی عمارت میں کچھ ترمیم کروائی تو آپ پر کئی لوگوں نے اس بنا پر اعتراضات کئے۔ لیکن حضرت عثمانؓ دوسرے عام صحابہ کرامؓ سے زیادہ شریعت کے اسرار و رموز سمجھنے والے تھے انہوں نے تعظیم مسجد کے پیش نظر ہی اس میں ترمیم کی اس لئے کہ پہلے کے نسبت زمانہ میں تہذیب و تمدن آچکا تھا۔ مکانات عمدہ اور پختہ بن (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَّبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عَمَدَهُ مِنَ الْحِجَارَةِ مَنْقُوْشَةٍ وَّسَقَفَهُ بِالسَّاجِ۔

اس کی دیوار نقشین پتھروں اور گچ کی بنائی اور اس کی چھت ساکھو سے بنائی۔

۳۰۴ بَاب التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَاكَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ الْاٰيَةُ۔

باب ۳۰۴۔ مسجد کی تعمیر میں ایکدوسرے کی مدد کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مشرکوں کو یہ جائز نہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلِابْنِهٖ عَلِيٍّ انْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ يُّصْلِحُهٗ فَاَخَذَ رِدَآءَهٗ فَاحْتَبٰى ثُمَّ اَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَّعَمَّارٌ لَّبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

۴۳۱۔ مسدد' عبدالعزیز بن مختار' خالد بن حذاء عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ابن عباسؓ نے مجھ سے اور اپنے بیٹے علی سے کہا کہ ابو سعیدؓ (خدری) کے پاس چلو اور ان کی حدیث سنو! چنانچہ ہم چلے، تو وہ اپنے باغ میں کچھ اس کی درستی کر رہے تھے۔ جب ہم پہنچے، تو انہوں نے اپنی چادر اٹھالی اور اس کو اوڑھ کر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے۔ جب مسجد (نبوی) کی تعمیر کے بیان پر آئے، تو کہنے لگے کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار دو' دو اٹھاتے تھے تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ پس آپؐ ان کے (جسم) سے مٹی جھاڑنے لگے' اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ عمار پر مصیبت آئے گی۔ انہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا یہ ان کو جنت کی طرف بلاتے ہوں گے اور وہ ان کو دوزخ کی طرف بلائیں گے' ابو سعید کہتے ہیں کہ عمارؓ کہا کرتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

۳۰۵ بَاب الْاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِيْ اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ۔

باب ۳۰۵۔ منبر اور مسجد کی لکڑیوں میں بڑھئی اور کاریگروں سے مدد لینے کا بیان۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مُّرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ۔

۴۳۲۔ قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز' ابو حازم' سہلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے یہ کہلا بھیجا، کہ تم اپنے غلام کو جو بڑھئی ہے یہ کہہ دو کہ میرے لئے کچھ لکڑیاں درست کردے کہ میں ان پر بیٹھوں گا۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) رہے تھے تو اگر مسجد کو اسی سابقہ حال پر باقی رکھا جاتا تو مکانات کے مقابلہ میں مسجد ہلکی رہتی۔ اور حضرت عثمان غنیؓ نے یہ عمل کر کے آنے والے لوگوں پر احسان عظیم کیا ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق خلفائے راشدین کا عمل بھی سنت ہے اور قابل اتباع ہے تو حضرت عثمانؓ کے اس شریعت کے مطابق عمل سے بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے گنجائش ہو گئی کہ وہ مساجد کو پختہ اور مضبوط بنا سکتے ہیں۔

٤٣٣ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَآ اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِيْ غُلَامًا نَّجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ۔

۴۳۳۔ خلاد بن یحیٰ' عبد الواحد بن ایمن' ایمن' جابر بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپؐ کے لئے کچھ ایسی چیز بنوا دوں، جس پر آپؐ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو بنوا دو۔

٣٠٦ بَاب مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا۔

باب۳۰۶۔ جو شخص مسجد بنائے اس کا بیان۔

٤٣٤ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَاللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدًا الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ۔

۴۳۴۔ یحیٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمرو' بکیر' عاصم بن عمرو بن قتادہ، عبید اللہ خولانی روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ (کے مسجد تعمیر کرنے) میں لوگوں نے گفتگو شروع کی۔ تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم لوگ میرے حق میں بہت کچھ کہہ رہے ہو۔ لیکن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضامندی کے لئے مسجد تعمیر کرے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اسی طرح کا ایک مکان جنت میں تیار کرا دیتا ہے۔ (بکیر اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں کہ یہ الفاظ اللہ کی رضامندی کے لئے میرے خیال میں عاصم نے نقل کئے تھے (جس میں مجھے کچھ شبہ سا ہو گیا ہے)۔

٣٠٧ بَاب يَاْخُذُ بِنُصُوْلِ النَّبْلِ اِذَا مَرَّفِي الْمَسْجِدِ ۔

باب ۳۰۷۔ جب مسجد میں گزرے تو تیر کا پھل پکڑے رہے۔

٤٣٥ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّرَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهٗ سِهَامٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا۔

۴۳۵۔ قتیبہ بن سعید' سفیان روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمرو سے کہا کہ کیا تم نے جابر بن عبد اللہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے؟ کہ ایک شخص مسجد میں گزرا' اور اس کے ہمراہ کچھ تیر تھے، تو اس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی پیکان پکڑ لو۔

٣٠٨ بَاب الْمُرُوْرِ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب۳۰۸۔ مسجد میں کس طرح گزرنا چاہئے۔

٤٣٦ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَابُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّفِيْ شَيْءٍ مِّنْ مَّسَاجِدِنَا اَوْاَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَاْخُذْ عَلٰى نِصَالِهَا

۴۳۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبد الواحد' ابو بردہؓ اپنے باپ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں میں سے کسی میں تیر لے کر گزرے' تو اسے چاہئے کہ اس کی پیکانوں کو پکڑ لے۔ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) اپنے ذریعہ کسی مسلمان کو زخمی کر دے۔

لَا یَعْقِرُ بِکَفِّہٖ مُسْلِمًا۔

۳۰۹ بَاب الشِّعْرِ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۰۹۔ مسجد میں شعر پڑھنے کا بیان۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّہٗ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتِ نِ الْاَنْصَارِیَّ یَسْتَشْھِدُ اَبَاھُرَیْرَةَ اَنْشُدُ کَ اللّٰہَ ھَلْ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاحَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ نَعَمْ۔

۴۳۷۔ ابو الیمان حکم بن نافع' شعیب، ماز ہری' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ میں نے حسان بن ثابت انصاریؓ سے سنا' وہ ابوہریرہؓ کو قسم دے کر کہہ رہے تھے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں یہ (بتاؤ) کیا تم نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے یہ سنا ہے؟ کہ آپؐ (مجھ سے) یہ فرمایا کرتے تھے کہ اے حسان! رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دے(۱)۔ اے اللہ! حسان کی روح القدس سے تائید کر' ابوہریرہؓ بولے ہاں (میں نے سنا ہے)۔

۳۱۰ بَاب اَصْحَابِ الْحِرَابِ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۱۰۔ حراب والوں کا مسجد میں داخل ہونے کا بیان۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ وَالْحَبَشَةُ یَلْعَبُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتُرُنِیْ بِرِدَآئِہٖ اَنْظُرُ اِلٰی لَعِبِھِمْ زَادَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمَ وَالْحَبَشَةُ یَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِھِمْ۔

۴۳۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح بن کیسان' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایک دن اپنے حجرہ کے دروازہ پر دیکھا اور حبش کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے اپنی چادر میں چھپا کر ان کا کھیل دکھایا۔ ابراہیم بن منذر نے اس روایت میں بڑھایا۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے بواسطہ یونس ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے۔

۳۱۱ بَاب ذِکْرِ الْبَیْعِ وَالشِّرَآءِ عَلَی الْمِنبَرِ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۱۱۔ مسجد کے منبر پر خرید و فروخت کا ذکر (جائز ہے)۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۳۹۔ علی بن عبداللہ' سفیان' یحییٰ' عمرہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی

(۱) مشرکین عرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے۔ حضرت حسانؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کا جواب دیتے تھے۔ اس پر انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر دعائیں دیتے۔ مسجد میں اشعار پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ وہ اشعار شریعت کی حدود سے باہر نہ ہوں اور دین کی حمایت میں انہیں پڑھا جائے اور عبادت کرنے والوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِىْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَآءُ لِىْ۔ وَقَالَ اَهْلُهَا اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتِهَا مَابَقِىَ وَ قَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً اِنْ شِئْتِ اَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَآءُ لَنَا، فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ الخ۔

ہیں کہ بریرہؓ اپنی کتابت(۱) کے بارے میں مجھ سے سوال کرنے میرے پاس آئیں، تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اگر تم چاہو، تو میں (تمہاری قیمت) تمہارے لوگوں کو دے دوں (اور تمہیں آزاد کر دوں) لیکن ولاء (کا حق) مجھے ہوگا، بریرہؓ کے مالکوں نے (بریرہؓ) سے کہا اگر تم چاہو تو جو کچھ باقی ہے' اسے رہنے دو۔ (اور سفیان کبھی یوں) کہتے تھے اگر تم چاہو تو اسے آزاد کر دو۔ لیکن ولاء (کا حق) ہمیں ہوگا۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا' آپؐ نے فرمایا کہ تم انہیں خرید کر لو، پھر انہیں آزاد کر دو، اور ولاء تو اسی کے لئے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھ گئے۔ پھر فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو ایسی شرطیں کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں (یاد رکھو) جو شخص ایسی شرط کرے کہ وہ کتاب اللہ میں نہ ہو، تو وہ اس کو نہ ملے گی اگرچہ سو بار شرط کرے۔

٣١٢ بَاب التَّقَاضِىْ وَالْمُلَازَمَةِ فِى الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۱۲۔ مسجد میں تقاضا اور قرض دار کے پیچھے پڑنے کا بیان۔

٤٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِىْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِى الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى، يَاكَعْبُ! قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَ اَوْمَآ اِلَيْهِ اَىِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

۴۴۰۔ عبداللہ بن محمد' عثمان بن عمر' یونس' زہری' عبداللہ بن کعب بن مالک' حضرت کعب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے اس قرض کا تقاضا کیا جو ان کا ان پر تھا۔ (اس تقاضا میں) دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، کہ اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گھر میں سنا' آپؐ ان کے قریب اپنے حجرہ کا پردہ الٹ کر تشریف لائے اور آواز دی کہ اے کعب! انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے اس قرض سے کچھ کم کر دو اور اس کی طرف اشارہ کیا۔ یعنی نصف (کم کر دو)۔ کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے کم کر دیا۔ آپؐ نے (ابن ابی حدرد سے) فرمایا کہ اٹھ اور اس (باقی) کو ادا کر دے۔

(۱) کتابت اس معاملہ کو کہتے ہیں جو کسی آقا اور اس کے غلام کے مابین طے پائے کہ غلام اپنے آقا کو ایک متعین رقم ادا کرے گا۔ جب وہ ادا کر دے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

٣١٣ بَاب كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذٰى وَالْعِيْدَانِ۔

باب ۳۱۳۔ مسجد میں جھاڑو دینا اور چیتھڑوں اور کوڑے اور لکڑیوں کے چن لینے کا بیان۔

٤٤١ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوِ امْرَاَةً سَوْدَآءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ فَقَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ بِهٖ دُلُّوْنِیْ عَلٰى قَبْرِهٖ اَوْقَالَ قَبْرِهَا فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهَا۔

۴۴۱۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ثابت' ابو رافع' ابوہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی' جب وہ مر گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بابت پوچھا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ مر گئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی (اچھا اب) مجھے اس کی قبر بتادو۔ چنانچہ لوگوں نے بتائی۔ پھر آپؐ نے اس (قبر) پر نماز پڑھی۔

٣١٤ بَاب تَحْرِيْمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۱۴۔ مسجد میں شراب کی تجارت کو حرام کہنے کا بیان۔

٤٤٢ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی الرِّبٰوا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ۔

۴۴۲۔ عبدان' ابوحمزہ' اعمش' مسلم' مسروق' حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب سود کے بارے میں سورہ بقرہ کی آیتیں نازل کی گئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ اور ان آیتوں کو لوگوں کے سامنے تلاوت فرمایا۔ پھر آپؐ نے شراب کی تجارت حرام کر دی۔

٣١٥ بَاب الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ: نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا لِّلْمَسْجِدِ يَخْدِمُهٗ۔

باب ۳۱۵۔ مسجد کے لئے خادم مقرر کرنے کا بیان، اور ابن عباسؓ نے کہا کہ نَذَرْتُ لَكَ مَافِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا (۱) (کے معنی یہ ہیں) کہ میں نے اس کو مسجد کے لئے آزاد کرنے کی نذر مان لی ہے' تاکہ مسجد کی خدمت کرے۔

٤٤٣ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً اَوْرَجُلًا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَآ اَرَاهُ اِلَّا امْرَاَةً فَذَكَرَ حَدِيْثَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِهَا۔

۴۴۳۔ احمد بن واقد' حماد' ثابت' ابو رافع' ابوہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت یا ایک مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا اور میرا خیال یہی ہے کہ وہ عورت تھی۔ پھر ابوہریرۃؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ آپؐ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی۔

---

(۱) یہ حضرت عمران کی بیوی حضرت مریم کی والدہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے یہ نذر مانی تھی کہ میرا جو بچہ پیدا ہوگا میں اسے مسجد کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گی۔

٣١٦ بَاب الْاَسِيْرِ اَوِالْغَرِيْمِ يُرْبَطُ فِى الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۱۶۔ قیدی اور قرض دار کے مسجد میں باندھے جانے کا بیان۔

٤٤٤۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا رَوْحٌ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتُ عَلَىَّ الْبَارِحَةَ اَوْكَلِمَةً نَّحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَىَّ الصَّلٰوةَ فَاَمْكَنَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِىْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِىْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِىْ قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهٗ خَاسِئًا۔

۴۴۴۔ اسحاق بن ابراہیم' روح و محمد بن جعفر' شعبہ' محمد بن زیاد' حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک سرکش جن گزشتہ شب میرے سامنے آیا (یا اس کی مثل کوئی کلمہ فرمایا) تاکہ میری نماز فاسد کردے۔ مگر اللہ نے مجھے اس پر قابو دیدیا اور میں نے چاہا کے میں اسے پکڑلوں، تاکہ اسے تم لوگ بھی دیکھو۔ پھر میں نے اپنے بھائی سلیمان کا قول یاد کیا کہ رَبِّ هَبْ لِىْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِىْ۔ (روح راوی حدیث) کہتے ہیں پھر اسے ذلیل کر کے آپؐ نے واپس کردیا۔

٣١٧ بَاب الْاِغْتِسَالِ اِذَا اَسْلَمَ وَرَبْطِ الْاَسِيْرِ اَيْضًا فِى الْمَسْجِدِ وَكَانَ شُرَيْحٌ يَّاْمُرُ الْغَرِيْمَ اَنْ يُّحْبَسَ اِلٰى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ.

باب ۳۱۷۔ جب اسلام لے آئے تو غسل کرنے اور مسجد میں قیدی کے باندھنے کا بیان، شریح قرض دار کو حکم دیتے تھے کہ وہ مسجد کے ستون میں باندھ دیا جائے۔

ف۔ حضرت شریح، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قاضی تھے۔

٤٤٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

۴۴۵۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے' وہ ایک شخص کو (قبیلہ) بنی حنیفہ سے پکڑ لے آئے' اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا۔ لوگوں نے اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو (وہ چھوٹتے ہی) مسجد کے قریب ایک درخت کے پاس گیا اور غسل کر کے مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

٣١٨ بَاب الْخَيْمَةِ فِى الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰى وَغَيْرِهِمْ۔

باب ۳۱۸۔ مسجد میں بیماروں وغیرہ کے لئے خیمہ کھڑا کرنے کا بیان۔

٤٤٦ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَآاَهْلَ الْخَيْمَةِ مَاهٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ يَّغْذُوْ جُرْحُهٗ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا۔

۴۴۶۔ زکریا بن یحییٰ' عبداللہ بن نمیر' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ (جنگ) خندق کے دن سعدؓ کے اکحل (۱) میں زخم لگ گیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خیمہ مسجد میں نصب کیا، تاکہ قریب ہی سے اس کی عیادت کیا کریں۔ چونکہ مسجد میں بنی غفار کا (بھی) خیمہ تھا ان کی طرف خون بہہ کر آنے لگا، تو ان لوگوں نے کہا کہ اے خیمہ والو! یہ (خون) کیسا ہے؟ جو ادھر بہہ، بہہ کر ہماری طرف آرہا (جب دیکھا گیا) تو کیا دیکھتے ہیں کہ سعدؓ کے زخم سے خون بہہ رہا ہے، پس وہ اسی سے انتقال کر گئے۔

٣١٩ بَاب اِدْخَالِ الْبَعِيْرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ۔

باب ۳۱۹۔ ضرورت کی بنا پر مسجد میں اونٹ لے جانے کا بیان اور ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر طواف کیا۔

٤٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ قَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

۴۴۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ، ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں، تو آپؐ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرو، لہذا میں نے طواف کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ (جس میں آپؐ) سورۂ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

٣٢٠ باب۔

باب ۳۲۰۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٤٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَّ اَحْسِبُ الثَّانِيَ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ

۴۴۸۔ محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ہشام دستوائی، قتادہ' انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں دو شخص اندھیری رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکل کر گئے' ان میں سے ایک عباد بن بشر تھے اور دوسرے کو میں خیال کرتا ہوں، کہ اسید بن حضیر تھے۔ ان دونوں کے ہمراہ دو چراغوں کے مثل تھے' جو ان کے سامنے روشن تھے۔ پھر جب وہ دونوں علیحدہ ہو گئے۔ تو ان

(۱) "اکحل" ہاتھ میں ایک رگ ہوتی ہے۔ حضرت سعدؓ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اگر قریش سے کوئی جنگ ہونی ہے تو مجھ کو باقی رکھ ورنہ اٹھالے تو ان کی دعا قبول ہوئی۔ یہ رگ بہہ پڑی اور اسی میں وہ وفات پا گئے۔

وَّمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ۔

میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ہو گیا' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ گیا۔

۳۲۱ بَاب الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۲۱۔ مسجد میں کھڑکی اور راستہ رکھنے کا بیان۔

٤٤٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَافُلَيْحٌ قَالَ نَااَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَاعِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَاعِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ مَايُبْكِیْ هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَّكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَاعِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَاعِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ لَّا تَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِیْ خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَايُبْقَيَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَكْرٍ۔

۴۴۹۔ محمد بن سنان' فلیح' ابو النضر، عبید بن حنین' بسر بن سعید' ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) خطبہ پڑھا، تو فرمایا کہ یقین سمجھو کہ اللہ سبحانہ نے ایک بندہ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا۔ (چاہے جس کو پسند کرے) اس نے اس چیز کو اختیار کر لیا، جو اللہ کے ہاں ہے۔ ابو بکر (یہ سن کر) رونے لگے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ایسی کیا چیز ہے' جو اس بوڑھے کو رلا رہی ہے۔ اگر اللہ نے کسی بندہ کو دنیا کے اور اس عالم کے درمیان میں، جو اللہ کے ہاں ہے، اختیار دیا اور اس نے اس عالم کو اختیار کر لیا جو اللہ کے ہاں ہے۔ (تو اس میں رونے کی کیا بات ہے۔ مگر آخر میں معلوم ہوا کہ) وہ بندہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے' اور ابو بکر ہم سب میں زیادہ علم رکھتے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکرؓ تم نہ روؤ۔ کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے اپنی صحبت اور اپنے مال میں ابو بکرؓ ہیں، اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل (۱) بناتا تو یقیناً ابو بکر کو بناتا، لیکن اسلام کی اخوت اور اس کی محبت (کافی ہے دیکھو) مسجد میں ابو بکرؓ کے دروازہ کے سوا کسی کا دروازہ بے بند کے نہ چھوڑا جائے۔

٤٥٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِیُّ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلٰى ابْنَ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَّاْسَهٗ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ

۴۵۰۔ عبداللہ بن محمد جعفی' وہب بن جریر' جریر' یعلی بن حکیم' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں جس مرض میں آپؐ نے وفات پائی ہے' اپنا سر ایک پٹی سے باندھے ہوئے باہر نکلے اور منبر پر بیٹھ گئے۔ پھر اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو! ابو بکرؓ سے زیادہ اپنی جان اور اپنے مال سے مجھ پر احسان کرنے والا کوئی نہیں۔ اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا' تو یقیناً ابو بکرؓ کو خلیل بناتا۔ لیکن اسلام کی دوستی

(۱) مطلب یہ ہے کہ خاص قلبی تعلق اور قلبی لگاؤ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو تعلق ہے وہ اخوت اسلامی کی بنا پر ہے تو جس کا اسلام جتنا قوی ہو گا اس سے تعلق بھی اتنا ہی قوی ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سب سے زیادہ حضرت ابو بکرؓ کا اسلام قوی ہے اس لئے ان سے اخوت اسلامی والا تعلق بھی سب سے قوی اور مضبوط ہے۔

مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ خُلَّۃُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّیْ کُلَّ خَوْخَۃٍ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

افضل ہے۔ میری طرف سے ہر کھڑکی کو جو اس مسجد میں ہے' بند کر دو' سوائے ابو بکرؓ کی کھڑکی کے۔

۳۲۲ بَاب الْاَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْکَعْبَۃِ وَالْمَسَاجِدِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ، قَالَ لِیَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَاعَبْدَ الْمَلِکِ لَوْ رَاَیْتَ مَسَاجِدًا بْنِ عَبَّاسٍؓ وَّاَبْوَابَھَا۔

باب ۳۲۲۔ کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور ان کا بند(۱) کر لینا' امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے عبداللہ بن محمد نے کہا وہ کہتے ہیں مجھ سے سفیان نے ابن جریج سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے عبد الملک! اگر تم ابن عباسؓ کی مسجدوں کو دیکھتے (تو تمہیں معلوم ہو تا کہ اس میں کس قدر دروازے تھے' اور وہ کس طرح بند کئے جاتے تھے)

٤٥١ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَکَّۃَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَۃَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ ثُمَّ اُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِیْہِ سَاعَۃً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰی فِیْہِ فَقُلْتُ فِیْ اَیٍّ فَقَالَ بَیْنَ الْاُسْطُوَانَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَھَبَ عَلَیَّ اَنْ اَسْاَلَہٗ کَمْ صَلّٰی ۔

۴۵۱۔ ابو النعمان و قتیبہ بن سعید' حماد بن زید' ایوب' نافع' ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے، تو عثمان بن طلحہ کو بلایا انہوں نے دروازہ کھول دیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اندر گئے، اس کے بعد دروازہ بند کر لیا گیا۔ پھر آپؐ اس میں تھوڑی دیر رہے، اس کے بعد سب لوگ نکلے۔ ابن عمر کہتے ہیں، میں نے تیز دستی کی اور بلال سے پوچھا۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز پڑھی تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی۔ میں نے کہا کس مقام میں؟ انہوں نے کہا دونوں ستونوں کے درمیان میں۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں مجھ سے یہ بات رہ گئی کہ ان سے پوچھتا کہ آپؐ نے کس قدر نماز پڑھی۔

۳۲۳ بَاب دُخُوْلِ الْمُشْرِکِ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۲۳۔ مسجد میں مشرک کے داخل ہونے کا بیان۔

٤٥٢ ۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ نَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ بَعَثَ

۴۵۲۔ قتیبہ' لیث' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد

(۱) امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر حفاظت وغیرہ کی مصلحت کی بنا پر مساجد کے دروازے بند کرنا پڑیں تو یہ جائز ہے اور یہی جمہور علماء کی رائے ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَ تْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةَ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔

کی طرف بھیجے' تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو جسے ثمامہ بن اثال کہتے تھے (پکڑ) لے آئے پھر اسے مسجد کے ستون سے باندھ دیا۔

۳۲۴ بَاب رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۲۴۔ مسجد میں آواز بلند کرنے کا بیان۔

۴۵۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحِ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سُعِيْدِ الْقَطَّانُ قَالَ نَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ قَآئِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهٗ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْمِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّآئِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۴۵۳۔ علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح مدینی' یحییٰ بن سعید قطان' جعید بن عبدالرحمٰن' یزید بن خصیفہ' سائب بن یزیدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا تھا، تو ایک شخص نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ عمر بن خطابؓ تھے، انہوں نے مجھ سے کہا کہ ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ' چنانچہ میں ان دونوں کو ان کے پاس لے گیا۔ عمرؓ نے ان سے کہا کہ تم کس (قبیلہ) میں سے ہو' یا (یہ کہا کہ) تم کس مقام کے (رہنے والے) ہو؟ انہوں نے کہا (ہم) طائف کے رہنے والوں میں سے ہیں' عمرؓ نے کہا کہ اگر تم اس شہر کے رہنے والوں میں ہوتے۔ تو میں تمہیں سزا دیتا تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو۔

۴۵۴ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَاكَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

۴۵۴۔ احمد بن صالح' ابن وہب' یونس بن یزید' ابن شہاب' عبداللہ بن کعب بن مالک' حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن ابی حدرد سے اپنے ایک قرض کا جو ان پر تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر تقاضا کیا۔ (چنانچہ) باہمی گفتگو میں دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنا' حالانکہ آپؐ اپنے گھر میں تھے' رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب ہوئے آپؐ نے اپنے حجرہ کا پردہ کھول دیا' اور کعب بن مالکؓ کو پکارا۔ کہ اے کعب! انہوں نے کہا کہ لبیک یارسول اللہ! آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنا آدھا قرض معاف کر دو' کعبؓ نے کہا یارسول اللہ میں نے (معاف) کر دیا۔ تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابن ابی حدرد سے) فرمایا کہ اٹھو اور (باقی) قرض ادا کر دو۔

٣٢٥ بَاب الْحِلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ ـ

٤٥٥ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَابِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَالَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ مَاتَرٰى فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُ كُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَاَوْتَرَتْ لَهٗ مَاصَلّٰى وَاِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اجْعَلُوْا اٰخِرَصَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِهٖ ـ

٤٥٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُهٗ لَكَ مَاقَدْ صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ـ

٤٥٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلٰثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَاَمَّا اَحَدُ هُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى

باب ۳۲۵۔ مسجد میں حلقہ باندھنے اور بیٹھنے کا بیان۔

۴۵۵۔ مسدد' بشر بن مفضل' عبید اللہ' نافع' ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور (اس وقت) آپؐ منبر پر تھے کہ نماز شب کے بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ دو' دو رکعت (پڑھنی چاہئے)۔ پھر جب تم میں کسی کو صبح (ہو جانے) کا خوف ہو' تو ایک رکعت (اور) پڑھ لے اور وہ ایک رکعت اس کے لئے جس قدر پڑھ چکا (سب کو) وتر کر دے گی اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ رات کو اپنی آخری نماز کو وتر بناؤ۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا۔

۴۵۶۔ ابوالنعمان' حماد بن زید' ایوب' نافع' ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ نماز شب کس طرح پڑھی جائے؟ آپؐ نے فرمایا کہ دو، دو رکعت اور جس وقت تمہیں صبح (ہو جانے) کا خوف ہو تو ایک رکعت (اور) پڑھ لو' وہ تمہارے لئے جس قدر پڑھ چکے ہو (سب کو) وتر بنا دے گی۔ اور ولید بن کثیر نے کہا ہے کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا۔ کہ ابن عمرؓ نے ان سے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا' اور آپؐ مسجد میں تھے۔

۴۵۷۔ عبد اللہ بن یوسف' مالک' اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ' ابو مرہ (عقیل بن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام)، ابو واقد لیثی روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے کہ تین آدمی آئے، تو (ان میں سے) دو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگئے اور ایک چلا گیا۔ پھر ان دو میں سے ایک نے حلقہ کے اندر گنجائش دیکھی، وہ تو (حلقہ کے اندر) بیٹھ گیا۔ اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (وعظ سے) فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے حال سے خبر نہ دوں؟ کہ ایک ان میں سے اللہ کی طرف آیا اور اللہ نے اسے جگہ دی۔ اور دوسرے نے حیا کی تو اللہ نے (بھی) اس سے حیا کی، اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر

اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

لیا۔

۳۲۶ بَاب الْاِسْتِلْقَآءِ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب ۳۲۶۔ مسجد میں چت لیٹنے کا بیان(۱)۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

۴۵۸۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا، کہ آپؐ اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے تھے۔ اور ابن شہاب، سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ اور عثمانؓ (بھی) یہی کرتے تھے۔

۳۲۷ بَاب الْمَسْجِدِ يَكُوْنُ فِي الطَّرِيْقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيْهِ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَاَيُّوْبُ وَمَالِكٌ۔

باب ۳۲۷۔ مسجد راستہ میں (اگر بنی) ہو اور لوگوں کا اس میں نقصان نہ ہو (تو کچھ حرج نہیں) اور حسن (بصریؒ) اور ایوب اور (امام) مالکؒ اسی کے قائل ہیں۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَآءُ هُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَّجُلًا بَكَّآءً وَلَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

۴۵۹۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل، ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ عیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ میں نے اپنے ہوش میں اپنے ماں باپ کو دین کی پیروی کرتے دیکھا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہ گزرتا تھا، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن کے دونوں وقت صبح اور شام ہمارے پاس نہ آتے تھے، ایک مرتبہ ابو بکرؓ کو خیال آیا اور انہوں نے اپنے مکان کے احاطہ میں مسجد بنائی اور وہ اس میں نماز پڑھنے لگے، اور قرآن کی تلاوت کرنے لگے۔ تو مشرکوں کی عورتیں اور ان کے لڑکے ان کے پاس کھڑے ہوتے تھے، اور ان (کے پڑھنے) سے خوش ہوتے' اور ان کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ چونکہ ابو بکرؓ بہت رونے والے آدمی تھے اور (یہاں تک کہ) جب وہ قرآن پڑھتے تھے، تو وہ اپنی آنکھوں پر اختیار نہ رکھتے تھے، لہٰذا اس بات نے اشراف قریش کو خوف میں ڈال دیا، کہ کہیں یہ سب مسلمان نہ ہو جائیں۔

۳۲۸ بَاب الصَّلٰوةِ فِیْ مَسْجِدِ السُّوْقِ

باب ۳۲۸۔ بازار کے مقام میں نماز پڑھنے کا بیان' ابن عون

(۱) چت یعنی سیدھا لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے بعض روایات میں ممانعت بھی ہے اور اس روایت میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عمل ثابت ہے تو ان دونوں قسموں کی روایات کی توضیح یہ ہے کہ اگر اس طرح لیٹنے میں کشف عورت یعنی شرمگاہ کے ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو تو ممانعت ہے۔ اگر کشف عورت کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے۔

وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ ۔

نے ایک گھر کی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ لوگوں پر بند کر لیا جاتا تھا۔

٤٦٠ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَاَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهٗ وَتُصَلِّي الْمَلٰئِكَةُ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيْهِ ۔

۴۶۰۔ مسدد' ابو معاویہ' اعمش' ابو صالح' حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز سے پچیس درجے (ثواب میں) زیادتی رکھتی ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی اچھا وضو کر کے مسجد میں محض نماز ہی کا ارادہ کر کے آئے، تو وہ جو قدم رکھتا ہے، اس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کرتا ہے یا ایک گناہ اس کا معاف کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو نماز میں (سمجھا جاتا) ہے جب تک کہ نماز کی وجہ سے مسجد میں رہے، اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس مقام میں رہے، جہاں نماز پڑھتا ہے (فرشتے یوں دعا کرتے ہیں) کہ اے اللہ! اسے بخش دے، اللہ اس پر رحم کر (یہ دعا اس وقت تک جاری رہتی ہے) جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو۔

۳۲۹ بَاب تَشْبِيْكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ ۔

باب ۳۲۹۔ مسجد میں انگلیوں میں پنجہ ڈالنے کا بیان۔

٤٦١ ۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ نَا عَاصِمٌ نَا وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهٗ لِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ بِهٰذَا ۔

۴۶۱۔ حامد بن عمر' بشر' عاصم' واقد' محمد' ابن عمر' یا ابن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈالا (۱)۔ اور عاصم بن علی نے کہا ہے کہ ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اپنے باپ سے سنی تھی۔ (مگر یاد نہ رہی) پھر اسی واقد نے اپنے باپ سے نقل کر کے میرے لئے ٹھیک کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمروؓ تمہارا کیا حال ہو گا جب تم خراب لوگوں میں رہ جاؤ گے۔

٤٦٢ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا سُفْيَانُ

۴۶۲۔ خلاد بن یحییٰ' سفیان' ابو بردہ بن عبداللہ بن ابو بردہ' ابو بردہ،

(۱) بعض روایات میں جو تشبیک (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا) سے منع کیا گیا ہے وہ اس لئے کہ یہ ایک لغو اور فضول حرکت ہے۔ لیکن اگر تمثیل یا اس طرح کے کسی صحیح مقصد کے پیش نظر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض چیزوں کی مثال بیان کرتے ہوئے یہ تشبیک والا عمل کیا تھا۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَّشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ۔

حضرت ابو موسیٰؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ مومن (دوسرے) مومن کے لئے مثل عمارت کے ہے۔ کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت دیتا ہے اور آپؐ نے اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈال کر (بتلایا)۔

٤٦٣۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ قَدْسَمَّا هَا اَبُوْهُرَیْرَةَ وَلٰكِنْ نَّسِیْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰی خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَیْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَیْمَنَ عَلٰی ظَهْرِ كَفِّهِ الْیُسْرٰی وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ یُّكَلِّمَاهُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ یَدَیْهِ طُوْلٌ یُّقَالُ لَهٗ ذُوالْیَدَیْنِ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَوَ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَیَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

٤٦٣۔ اسحاق' ابن شمیل' ابن عون' ابن سیرین' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زوال کے بعد کی دو نمازوں میں کوئی نماز پڑھائی۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے اس کا نام لیا تھا مگر میں بھول گیا' ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیں دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا' پھر آپؐ ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو گئے' جو عرضا مسجد میں رکھی ہوئی تھی' اور اس پر آپؐ نے تکیہ لگایا (ایسا معلوم ہوتا تھا) کہ آپؐ غصہ میں ہیں (اس وقت) آپؐ اپنے دونوں ہاتھوں میں پنجہ ڈالے ہوئے' اور اپنا داہنا رخسار اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھے ہوئے تھے۔ جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا نماز کم کر دی گئی اور لوگوں میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے۔ مگر وہ دونوں آپؐ سے کہتے ہوئے ڈرے' انہیں لوگوں میں ایک شخص تھا، جس کے ہاتھوں میں کچھ درازی تھی اس کو ذوالیدین کہتے تھے، اس نے کہا کہ یارسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں اپنے خیال میں نہ بھولا ہوں' اور نہ نماز کم کر دی گئی' پھر آپؐ نے (لوگوں سے) فرمایا کہ کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں! تب آپؐ آگے بڑھ گئے اور جس قدر نماز چھوڑ دی گئی تھی پڑھ لی۔ اس کے بعد سلام پھیر کر تکبیر کہی اور مثل اپنے سابقہ سجدوں کے سجدہ کیا' یا (وہ سجدہ) کچھ زیادہ طویل (تھا)۔ پھر آپؐ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی بعد اس کے پھر تکبیر کہی، اور مثل اپنے سابقہ سجدوں کے یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی (اس کے بعد) ابن سیرین (راوی حدیث سے) لوگوں نے پوچھا کہ کیا اس کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا' ابن سیرین نے کہا ہاں! عمرانؓ بن حصین سے مجھے خبر ملی ہے کہ (اس کے بعد) حضور نے سلام پھیرا۔

٣٣٠ بَاب الْمَسَاجِدِ الَّتِیْ عَلٰی طُرُقِ

باب ۳۳۰۔ وہ مسجدیں جو مدینہ کے راستوں پر ہیں اور وہ

الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٤٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَتَحَرَّى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّيْ فِيهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيهَا وَاِنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِيْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ۔

٤٦٥ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ نَامُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَفِيْ حَجَّتِهِ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِيْ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ اِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ وَّكَانَ فِيْ تِلْكَ الطَّرِيْقِ اَوْحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ بَطْنَ وَادٍ فَاِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ عَلَى شَفِيْرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثُمَّ حَتّٰى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِحِجَارَةٍ وَّلَا عَلَى الْاَكَمَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيْجٌ يُصَلِّيْ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَهُ فِيْ بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّيْ فَدَحَافِيْهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَاَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

جگہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

۴۶۴۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا۔ کہ وہ راستہ میں کچھ مقامات کی تلاش کرتے تھے، اور وہیں نماز پڑھا کرتے تھے اور بیان کرتے تھے۔ کہ ان کے باپ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ اور انہوں نے ان مقامات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے نافع نے ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ وہ انہیں مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور میں نے سالم سے پوچھا تو کہا میں جانتا ہوں کہ انہوں نے بھی ان تمام مقامات میں نافع کی موافقت کی۔ البتہ جو مسجد روحاء کی بلندی پر واقع تھی، اس میں دونوں کا اختلاف تھا۔

۴۶۵۔ ابراہیم بن منذر حزامی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ فرماتے یا حج کرتے تو (مقام) ذوالحلیفہ میں بھی اترتے تھے اور جب کسی غزوہ سے لوٹے اور اس راہ میں (سے) ہو کر آتے، یا حج یا عمرہ میں ہوتے، تو وادی کے اندر اتر جاتے، پھر جب وادی کے گہراؤ سے اوپر آجاتے، تو اونٹ کو اس بطحاء میں بٹھا دیتے۔ جو وادی کے کنارے پر بجانب مشرق ہے، اور آخر شب میں صبح تک وہیں آرام فرماتے۔ یہ مقام جہاں آپؐ استراحت فرماتے، اس مسجد کے پاس نہیں ہے، جو پتھروں پر ہے، اور نہ اس ٹیلہ پر ہے، جس کے اوپر مسجد (بنی) ہے بلکہ اس جگہ ایک چشمہ تھا کہ عبداللہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے اور اس کے اندر کچھ تودے (ریگ کے) تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہیں نماز پڑھتے تھے۔ پھر اس میں بطحاء سے سیل بہہ کر آیا۔ یہاں تک کہ وہ مقام جہاں عبداللہ نماز پڑھتے تھے پر ہو گیا اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر (بھی) نماز پڑھی ہے، جہاں چھوٹی مسجد ہے۔ جو اس مسجد کے قریب ہے، جو روحاء کی بلندی پر ہے اور عبداللہ اس مقام کو جانتے تھے، جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَيْثُ الْمَسْجِدِ الصَّغِيْرِ الَّذِيْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِشَرَفِ الرَّوْحَآءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِيْ كَانَ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَمَّ عَنْ يَّمِيْنِكَ حِيْنَ تَقُوْمُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّيْ وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ الْيُمْنٰى وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْاَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ اَوْنَحْوَذٰلِكَ وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ اِلَى الْعِرْقِ الَّذِيْ عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَآءِ وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتَهٰى طَرَفُهٗ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهٗ عَنْ يَّسَارِهٖ وَوَرَآءِهٖ وَيُصَلِّيْ اَمَامَهٗ اِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهٖ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ الرَّوْحَآءِ فَلَايُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ الظُّهْرَ وَاِذَا اَقْبَلَ مِنْ مَّكَّةَ فَاِنْ مَّرَّبِهٖ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ اَوْمِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُوْنَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَّمِيْنِ الطَّرِيْقِ وَوِجَاهَ الطَّرِيْقِ فِيْ مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ اَكَمَةٍ دُوَيْنَ بُرَيْدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيْلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ اَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِيْ جَوْفِهَا وَهِيَ قَآئِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَّفِيْ سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيْرَةٌ وَّاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ طَرَفِ تَلْعَةٍ مِّنْ وَّرَآءِ الْعَرْجِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ اَوْثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُوْرِ رَضَمٌ مِّنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَّمِيْنِ الطَّرِيْقِ

پڑھی تھی۔ وہ کہا کرتے تھے، کہ وہاں تمہارے داہنی طرف ہے، جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو اور یہ مسجد راستے کے داہنے کنارے پر ہے۔ جب کہ تم مکہ کی طرف جا رہے ہو' اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان میں ایک پتھر کا نشان ہے یا اس کے قریب' اور ابن عمرؓ اس پہاڑی کے پاس (بھی) نماز پڑھا کرتے تھے۔ جو روحاء کے خاتمہ کے پاس ہے اور اس پہاڑی کا کنارہ مسجد کے قریب کی جانب میں ہے وہ مسجد جو اس پہاڑی اور واپسی روحاء کے درمیان ہے اور اس جگہ ایک دوسری مسجد بنادی گئی ہے۔ مگر عبداللہ بن عمر اس مسجد میں نماز نہ پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنے پیچھے بائیں جانب چھوڑ دیتے تھے اور اس کے آگے (بڑھ کر) خاص پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے اور عبداللہ، روحاء سے صبح کے وقت چلتے تھے۔ پھر ظہر کی نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ اس مقام میں پہنچ جاتے۔ پس وہیں ظہر کی نماز پڑھتے اور جب مکہ سے آتے تو اگر صبح سے کچھ پہلے یا آخر شب میں اس مقام پر پہنچتے۔ تو صبح تک وہیں ٹھہر کر صبح کی نماز وہیں پڑھتے' اور عبداللہ نے نافع سے یہ (بھی) بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (مقام) رویثہ کے قریب راستہ کے داہنی جانب اور راستہ کے سامنے کسی گھنے درخت کے نیچے، کسی وسیع اور نرم مقام میں اترتے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ اس ٹیلہ سے جو برید رویثہ سے قریب دو میل کے ہے۔ باہر آتے اور اس درخت کے اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے، وہ اپنے جوف میں دھر گیا ہے اور (صرف) پیڑی کے بل کھڑا ہے اور اس کی پیڑی میں (ریگ کے) بہت سے ٹیلے ہیں' اور عبداللہ بن عمر نے نافع سے یہ (بھی) بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس ٹیلے پر (بھی) نماز پڑھی ہے جو (مقام) عرج کے پیچھے ہے۔ جب کہ تم (قریہ) ہضبہ کی طرف جا رہے ہو۔ اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں' قبروں پر پتھر (رکھے) ہیں (وہاں آپؐ نے) راستہ کی داہنی جانب راستہ کے پتھروں کے پاس (نماز پڑھی ہے) انہیں پتھروں کے درمیان میں عبداللہ آتے تھے اس کے بعد دوپہر کو آفتاب ڈھل جاتا تھا۔ پھر وہ ظہر اسی مسجد میں پڑھتے تھے' اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اس میل میں جو ہرشا (پہاڑ) کے قریب ہے، راستہ کے

عِندَسَلِمَاتِ الطَّرِيْقِ بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ الْعَرَجِ بَعْدَ اَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَا جِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَّسَارِ الطَّرِيْقِ فِيْ مَسِيْلٍ دُوْنَ هَرْشٰى ذٰلِكَ الْمَسِيْلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِّنْ غَلْوَةٍ وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ اَقْرَبُ السَّرَحَاتِ اِلَى الطَّرِيْقِ وَهِيَ اَطْوَلُهُنَّ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيْلِ الَّذِيْ فِيْ اَدْنٰى مَرِّ الظَّهْرَانِ قَبْلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ تَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ تَنْزِلُ فِيْ بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيْلِ عَنْ يَّسَارِ الطَّرِيْقِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ اِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ وَّاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِيْ طُوًى وَّيَبِيْتُ حَتّٰى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّهٗ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّهٗ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ وَّاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَالْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْاَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَكَمَةِ

داہنی جانب درختوں کے پاس اترے۔ سیل ہر شا (پہاڑ) کے کنارے سے ملی ہوئی ہے اور اس کے راستہ کے درمیان میں قریب ایک تیر کے نشان کا فاصلہ ہے اور عبداللہ اس درخت کے پاس نماز پڑھتے تھے۔ جو سب درختوں سے زیادہ راستہ کے قریب تھا اور ان سب سے زیادہ لمبا تھا عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے یہ (بھی) بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سیل میں (بھی) اترے تھے۔ جو (مقام) مرالظہران کے اخیر میں مدینہ کی طرف ہے جب کوئی شخص صفراوات (کے پہاڑوں) سے اترے' آپؐ اس سیل کے گہراؤ میں راستہ کی بائیں جانب جب کہ تو مکہ کو جارہا ہو نزول فرماتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ اور راستہ کے درمیان میں صرف ایک پتھر کا نشان ہے اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) ذی طوی میں اترتے تھے اور رات کو رہتے تھے۔ جب صبح ہوتی اور صبح کی نماز پڑھتے (یہ اس وقت) جب کہ آپ مکہ تشریف لاتے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی یہ جگہ ایک سخت ٹیلہ پر ہے، نہ اس مسجد میں، جو وہاں بنائی گئی ہے۔ بلکہ اس سے نیچے اسی سخت ٹیلہ پر، اور عبداللہ بن عمرؓ سے نافع سے یہ (بھی) بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ کی گھاٹی کے سامنے آئے وہ گھاٹی کہ جو اس پہاڑ اور بڑے پہاڑ کے درمیان میں کعبہ کی طرف ہے۔ پھر آپؐ نے اس مسجد کو جو وہاں بنائی گئی ہے' بائیں جانب چھوڑ دیا جو ٹیلہ کی طرف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلہ کے اوپر ہے ٹیلے سے دس گز یا اس کے قریب چھوڑ دو' پھر پہاڑ کے اس گھاٹی کی طرف جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان میں ہے منہ کر کے نماز پڑھو۔

السَّوْدَآءِ تَدَعُ مِنَ الْاَكَمَةِ عَشَرَةَ اَذْرُعٍ اَوْنَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ۔

٣٣١ بَاب سُتْرَةِ الْاِمَامِ سُتْرَةُ مَّنْ خَلْفَهٗ۔

باب ۳۳۱۔ امام کا سترہ اس کے پیچھے والوں (کیلئے کافی ہے)

٤٦٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَامَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْنَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ۔

۴۶۶۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی گدھی پر سوار آیا۔ اس وقت میں قریب البلوغ تھا۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے دیوار کے علاوہ کسی دوسری چیز کا سترہ (آڑ) قائم تھی، میں صفا کے کچھ حصہ کے سامنے سے سواری کی حالت میں گزر گیا، اور پھر اتر کر گدھی کو میں نے چھوڑ دیا، تو وہ چرنے لگی۔ اور میں خود (نماز) کی صف میں شامل ہو گیا۔ (لیکن میرے اس فعل کو دیکھ کر) کسی نے مجھے منع نہ کیا۔

٤٦٧۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَاعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهٗ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَآءُ۔

۴۶۷۔ اسحاق' عبداللہ بن نمیر' عبیداللہ، نافع' ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم جب عید کے دن (نماز پڑھانے) نکلتے تو حکم دیتے کہ نیزہ آپؐ کے سامنے گاڑ دیا جائے، آپؐ اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھاتے اور لوگ آپؐ کے پیچھے ہوتے' سفر میں (بھی) آپؐ یہی کرتے تھے اسی جگہ سے امراء نے اسے اختیار کر لیا ہے۔

٤٦٨۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَاشُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَآءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ اَلظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّبَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ۔

۴۶۸۔ ابوالولید' شعبہ' عون بن ابی جحیفہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بطحاء میں لوگوں کو نیزے کا سترہ قائم کر کے نماز پڑھائی، ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت (کیونکہ آپؐ مسافر تھے) آپؐ کے سامنے سے عورت اور گدھے نکل رہے تھے۔

٣٣٢ بَاب قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَالسُّتْرَةِ۔

باب ۳۳۲۔ نماز پڑھنے والے اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے۔

٤٦٩۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَاعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۶۹۔ عمرو بن زرارہ' عبدالعزیز بن ابی حازم' ابو حازم، سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نماز پڑھنے کی جگہ' اور دیوار کے درمیان میں ایک بکری کے نکل جانے کے بقدر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ ۔

(فاصلہ ہوتا) تھا۔

٤٧٠ ۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا يَزِيدُ ابْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَاكَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا۔

۴۷۰۔ مکی بن ابراہیم' یزید بن ابی عبید' سلمہ (بن اکوعؓ) روایت کرتے ہیں کہ مسجد (کی جانب قبلہ) کی دیوار منبر کے پاس تھی اور دونوں کے درمیان اس قدر فصل تھا کہ بکری اس سے نکل سکتی تھی۔

٣٣٣ بَاب الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ ۔

باب ۳۳۳۔ نیزے کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے کا بیان۔

٤٧١ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُلَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا ۔

۴۷۱۔ مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا اور آپؐ اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے تھے۔

٣٣٤ بَاب الصَّلٰوةِ اِلَى الْعَنَزَةِ ۔

باب ۳۳۴۔ عنزہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے کا بیان۔

٤٧٢ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَّالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرَّانِ مِنْ وَّرَآئِهَا۔

۴۷۲۔ آدم' شعبہ' عون بن ابی جحیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ کہتے تھے، کہ دوپہر کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے' آپؐ کے لئے وضو کا پانی حاضر کیا گیا' آپؐ نے وضو فرمایا اور ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی اس وقت آپؐ کے سامنے نیزہ قائم کر دیا گیا تھا، عورت اور گدھے اس کے پیچھے سے نکل رہے تھے۔

٤٧٣ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ نَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهُ اَنَا وَغُلَامٌ وَّمَعَنَا عُكَّازَةٌ اَوْعَصًا اَوْعَنَزَةٌ وَّمَعَنَا اِدَاوَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ نَاوَلْنَاهُ الْاِدَاوَةَ۔

۴۷۳۔ محمد بن حاتم بن بزیع' شاذان' شعبہ' عطاء بن ابی میمونہ' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی حاجت (رفع کرنے) کے لئے باہر تشریف لے جاتے، تو میں اور ایک لڑکا آپؐ کے پیچھے جاتے۔ ہمارے ہمراہ ایک چھڑی یا لاٹھی یا چھوٹا سا نیزہ ہوتا تھا اور ایک طرف پانی کا ظرف (بھی) ہوتا تھا۔ جب آپؐ اپنی حاجت سے فارغ ہوتے تو وہ ظرف ہم آپ کو دے دیتے۔

٣٣٥ بَاب السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا۔

باب ۳۳۵۔ مکہ اور دوسرے مقامات میں سترہ کا بیان(۱)۔

٤٧٤ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا

۴۷۴۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' حکم' ابو جحیفہ روایت کرتے ہیں کہ دوپہر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف

(۱) امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سترہ کے مسئلہ میں مکہ اور غیر مکہ میں کوئی فرق نہیں ہے جو حکم غیر مکہ میں ہے وہی مکہ میں ہے۔ یہی جمہور علماء کی رائے ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلّٰى بِالْبَطْحَآءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنُصِبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَّتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ۔

لائے بطحاء میں آپؐ نے ظہر اور عصر کی دو (دو) رکعتیں پڑھیں، اور نیزہ آپؐ کے آگے گاڑ دیا گیا تھا۔ آپؐ نے وضو فرمایا (تھا) تو لوگ آپؐ کے وضو کا پانی (تبرکاً چہروں پر) ملنے لگے (تھے)۔

٣٣٦ بَاب الصَّلٰوةِ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّوْنَ اَحَقُّ بِالسَّوَارِىْ مِنَ الْمُتَحَدِّثِيْنَ اِلَيْهَا وَرَاَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُّصَلِّىْ بَيْنَ اُسْطُوَانَتَيْنِ فَاَدْنَاهُ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ اِلَيْهَا۔

باب ۳۳۶۔ ستون کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے کا بیان۔ اور عمرؓ نے فرمایا ہے کہ کسی باتیں کرنے والے انسان کے پس پشت نماز پڑھنے سے یہ افضل ہے کہ ستون میں (آڑ میں) نماز ادا کرے، ابن عمرؓ نے (ایک مرتبہ) کسی شخص کو دو ستونوں کے درمیان میں نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر دیا، اور فرمایا کہ اس کی آڑ میں نماز پڑھو۔

٤٧٥ ۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰتِىْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَيُصَلِّىْ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِىْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا اَبَامُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا۔

۴۷۵۔ مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید روایت کرتے ہیں کہ میں سلمہ بن اکوع کے ہمراہ (مسجد نبوی) میں آیا کرتا تھا، وہ اس ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے جو مصحف کے قریب تھا۔ میں نے کہا کہ اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ تم اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کیا کرتے ہو، انہوں نے کہا یہ اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش فرماتے دیکھا ہے۔

٤٧٦ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ كِبَارَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِىَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۷۶۔ قبیصہ، سفیان، عمرو بن عامر، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہؓ سے ملاقات کی ہے وہ مغرب کے وقت ستونوں کی طرف سبقت کیا کرتے تھے۔ تاکہ ان کی آڑ میں نماز ادا کریں اور شعبہ نے عمرو سے انہوں نے انسؓ سے (اتنی عبارت اور) زیادہ روایت کی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے۔

٣٣٧ بَاب الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِىْ فِىْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ۔

باب ۳۳۷۔ اگر اکیلا ہو تو ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کا بیان۔

٤٧٧ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ

۴۷۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہؓ بن زید اور عثمانؓ بن طلحہ اور بلالؓ کعبہ کے اندر گئے، پھر باہر آئے، اور میں آپؐ کے بعد سب سے پہلے داخل ہوا، تو میں نے بلالؓ سے پوچھا کہ آپؐ نے کہاں نماز پڑھی

وَكُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى اَثَرِهٖ فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰى فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ۔

ہے؟ بلالؓ نے کہا اگلے دونوں ستونوں کے درمیان میں۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا وَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاصَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ لَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ فَقَالَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔

۴۷۸۔ عبداللہ بن یوسف' مالک بن انس' نافع' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم اور اسامہؓ بن زید' اور بلالؓ اور عثمانؓ بن طلحہ حجبی کعبہ میں داخل ہوگئے۔ تو عثمانؓ نے کعبہ کو داخلہ کے بعد بند کردیا اور آپؐ وہاں تھوڑی دیر ٹھہرے جب آپؐ باہر نکل آئے، میں نے بلالؓ سے پوچھا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ کے اندر) کیا کیا؟ بلالؓ نے کہا کہ آپؐ نے ایک ستون کو اپنی داہنی جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کر لیا اس وقت کعبہ چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا۔ پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور ہم سے اسمٰعیل نے کہا ہے کہ مجھ سے (امام) مالکؒ نے یہ حدیث بیان کی' تو کہا کہ دو ستونوں کو اپنی داہنی جانب کر لیا۔

۳۳۸ بَاب۔

باب ۳۳۸۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَااَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ نَامُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ حِيْنَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ صَلّٰى يَتَوَخّٰى الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَهٗ بِهٖ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدِنَا بَاْسٌ اِنْ صَلّٰى فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَآءَ۔

۴۷۹۔ ابراہیم بن منذر' ابو ضمرہ' موسیٰ بن عقبہ' نافع روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ (بن عمر) جب کعبہ میں جاتے، تو داخل ہوتے وقت سیدھے چلے جاتے۔ جب اندر پہنچ جاتے اور دروازہ کو اپنی پشت کی طرف کر لیتے تو اور چلتے۔ یہاں تک کہ جب ان کے اور اس دیوار کے درمیان میں' جو ان کے منہ کے سامنے ہوتی تھی تین گز (کا فصل) رہ جاتا تھا۔ تو نماز پڑھتے، وہ اسی مقام (میں نماز پڑھنے) کی کوشش کرتے تھے جس کی نسبت بلال نے انہیں خبر دی تھی کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ تم میں سے کسی پر کچھ تنگی نہ تھی، کعبہ کی جس طرف چاہے نماز پڑھ لے۔

۳۳۹ بَاب الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ۔

باب ۳۳۹۔ اونٹنی' اور اونٹ' اور درخت اور کجاوہ کو آڑ بنا کر نماز پڑھنے کا بیان۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ نِ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ نَامُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ

۴۸۰۔ محمد بن ابی بکر مقدمی بصری' معتمر بن سلیمان' عبیداللہ بن عمر، نافع ابن عمرؓ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ اپنی سواری کو عرضاً بٹھا دیتے تھے اور اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے تھے (نافع کہتے ہیں) میں نے کہا۔ کیا آپؐ نے دیکھا ہے جب کہ سواریاں چلنے لگتیں (تو حضور کیا کرتے تھے؟) بولے کہ

قَالَ كَانَ يَاخُذُالرَّحلَ فَيَعدِلُهٗ فَيُصَلِّىۡ اِلَى اٰخِرَتِهٖ اَوقَالَ مُؤخَّرِهٖ وَكَانَ ابنُ عُمَرَ يَفعَلُهٗ۔

آپ کجاوے کو لے لیتے تھے، پھر اس کے پچھلے حصہ کی طرف (یا یہ کہا کہ) اس کے موخر (کی طرف) نماز پڑھ لیتے تھے، اور ابن عمرؓ بھی یہی کرتے تھے۔

۳۴۰ بَاب الصَّلٰوةِ اِلَى السَّرِيۡرِ۔

باب ۳۴۰۔ تخت کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے کا بیان۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثمَانُ بنُ اَبِىۡ شَيبَةَ قَالَ نَاجَرِيۡرٌ عَنۡ مَنۡصُورٍ عَنۡ اِبرَاهِيۡمَ عَنِ الۡاَسۡوَدِ عَنۡ عَآئِشَةَ قَالَتۡ اَعَدَلۡتُمُوۡنَا بِالۡكَلۡبِ وَالۡحِمَارِ لَقَدۡ رَاَيۡتُنِىۡ مُضۡطَجِعَةً عَلَى السَّرِيۡرِ فَيَجِیۡءُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيۡرَ فَيُصَلِّىۡ فَاَكۡرَهُ اَنۡ اَسۡنَحَهٗ فَاَنۡسَلُّ مِنۡ قِبَلِ رِجۡلَىِ السَّرِيۡرِ حَتّٰى اَنۡسَلَّ مِنۡ لِّحَافِىۡ ۔

۴۸۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) انہوں نے کہا۔ کیا تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا؟ میں نے تو یہ دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو تخت کے بیچ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے (چونکہ تخت پر سامنے میں لیٹی ہوتی) تو میں اس بات کو برا جانتی تھی کہ (نماز میں) آپؐ کے سامنے رہوں۔ لہذا میں تخت کے پایوں کی طرف نکل کر اپنے لحاف سے باہر ہو جاتی تھی۔

۳۴۱ بَاب لِيَرُدَّ الۡمُصَلِّىۡ مَنۡ مَّرَّبَيۡنَ يَدَيۡهِ وَرَدَّ ابۡنُ عُمَرَ فِى التَّشَهُّدِ وَفِى الۡكَعۡبَةِ وَقَالَ اِنۡ اَبٰى اِلَّآ اَنۡ يُّقَاتِلَهٗ قَاتَلَهٗ۔

باب ۳۴۱۔ نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ جو شخص اس کے سامنے سے گزرے، تو اسے روک دے اور ابن عمرؓ نے حالت تشہد میں جب کہ وہ کعبہ میں تھے ایک شخص کو اپنے سامنے سے واپس کر دیا اور کہا کہ اگر وہ بغیر لڑے نہ مانے تو اس سے لڑے۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوۡ مَعۡمَرٍ قَالَ اَنَا عَبۡدُ الۡوَارِثِ قَالَ نَايُوۡنُسُ عَنۡ حُمَيۡدِ بۡنِ هِلَالٍ عَنۡ اَبِىۡ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيۡدٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ بۡنُ اَبِىۡ اِيَاسٍ نَاسُلَيۡمَانُ بۡنُ الۡمُغِيۡرَةِ قَالَ نَاحُمَيۡدُ بۡنُ هِلَالِ نِ الۡعَدَوِىُّ قَالَ نَااَبُوۡصَالِحِ السَّمَّانُ قَالَ رَاَيۡتُ اَبَا سَعِيۡدِ نِ الۡخُدۡرِىَّ فِىۡ يَوۡمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّىۡ اِلٰى شَیۡءٍ يَّسۡتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ شَابٌّ مِّنۡ بَنِىۡ اَبِىۡ مُعَيۡطٍ اَنۡ يَّجۡتَازَ بَيۡنَ يَدَيۡهِ فَدَفَعَ اَبُوۡ سَعِيۡدٍ فِىۡ صَدۡرِهٖ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمۡ يَجِدۡ مَسَاغًا اِلَّا بَيۡنَ يَدَيۡهِ فَعَادَ لِيَجۡتَازَ فَدَفَعَهٗ اَبُوۡسَعِيۡدٍ اَشَدَّ مِنَ الۡاُوۡلٰى فَنَالَ مِنۡ اَبِىۡ سَعِيۡدٍ وَّدَخَلَ عَلٰى مَرۡوَانَ فَشَكَا اِلَيۡهِ مَالَقِىَ مِنۡ اَبِىۡ سَعِيۡدٍ وَّدَخَلَ

۴۸۲۔ ابو معمر، عبدالوارث، یونس، حمید بن ہلال، ابو صالح، آدم بن ابی ایاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابو صالح وسمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعیدؓ خدری کو جمعہ کے دن دیکھا کہ وہ کسی چیز کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھ رہے تھے۔ پس ایک جوان نے جو (قبیلہ) بنی ابی معیط سے تھا یہ چاہا کہ ان کے آگے سے نکل جائے، تو حضرت ابو سعیدؓ نے اس کے سینہ میں دھکا دیا۔ لیکن اس جوان نے کوئی راستہ نکلنے کا سوائے ان کے آگے کے نہ دیکھا تو پھر اس نے چاہا کہ نکل جائے، ابو سعیدؓ نے پہلے سے زیادہ سخت اسے دھکا دیا، اس پر اس نے ابو سعیدؓ کی بے حرمتی کی۔ اس کے بعد وہ مروان کے پاس گیا اور ابو سعیدؓ سے جو معاملہ ہوا تھا اس کی مروان سے شکایت کی۔ اور اس کے پیچھے (پیچھے) ابو سعیدؓ (بھی) مروان کے پاس گئے۔ تو مروان نے کہا کہ اے ابو سعیدؓ تمہارا اور تمہارے بھتیجے کے درمیان کیا معاملہ ہے۔ ابو سعیدؓ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ

اَبُوْ سَعِيْدٍ خَلْفَهٗ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ مَالَكَ وَلِابْنِ اَخِيْكَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۔

وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھ رہا ہو، جو اسے لوگوں سے چھپالے پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے، تو اسے چاہیئے کہ اسے ہٹادے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے اس لئے کہ وہ شیطان ہی ہے۔

٣٤٢ بَاب اِثْمِ الْمَآرِّيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ۔

باب ۳۴۲۔ نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والے کے گناہ کا بیان۔

٤٨٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَّسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَآرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَآاَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْشَهْرًا اَوْسَنَةً۔

۴۸۳۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابوالنضر (عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام) بسر بن سعید روایت کرتے ہیں کہ زید بن خالد نے ان کو ابوجہیم کے پاس بھیجا، تاکہ وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نماز پڑھنے والے کے آگے نکل جانے والے کے بارے میں کیا سنا ہے۔ تو ابوجہیم نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے نکلنے والا یہ جان لیتا کہ اس پر کس قدر گناہ ہے۔ تو اس کو نمازی کے سامنے نکلنے سے چالیس (سال) کھڑا رہنا زیادہ پسند ہوتا۔ ابونضر (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

٣٤٢ بَاب اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهٖ فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهٖ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّا بَالَيْتُ اِنَّ الرَّجُلَ لَايَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ ۔

باب ۳۴۳۔ نماز پڑھنے کی حالت میں ایک شخص کا دوسرے شخص کی طرف منہ کرنے کا بیان' اور حضرت عثمان نے اس بات کو مکروہ جانا ہے کہ نماز پڑھنے کی حالت میں کسی شخص کا سامنا کیا جائے اور یہ (کراہت) اس وقت ہے کہ نماز پڑھنے والا' اس کی طرف مشغول ہو جائے۔ اور اگر مشغول نہ ہو تو زید بن ثابت کا قول ہے کہ مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ کیونکہ کوئی آدمی کسی آدمی کی نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

٤٨٤ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَايَقْطَعُ

۴۸۴۔ اسمٰعیل بن خلیل' علی بن مسہر' اعمش' مسلم' مسروق' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے ان اشیاء کا ذکر ہوا، جو نماز کو فاسد کر دیتی ہیں۔ تو لوگوں نے بیان کیا کہ کتا اور گدھا

الصَّلٰوۃَ فَقَالُوا یَقْطَعُھَا الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا کِلَابًا لَّقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاِنِّیْ لَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ وَاَنَا مُضْطَجِعَۃٌ عَلَی السَّرِیْرِ فَتَکُوْنُ لِیَ الْحَاجَۃُ وَاَکْرَہُ اَنْ اَسْتَقْبِلَہٗ فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَۃَ نَحْوَہٗ۔

اور عورت نماز کو فاسد کر دیتی ہے، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں کہ بے شک تم نے ہم لوگوں کو کتا بنا دیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، اس حالت میں کہ میں آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان میں تخت پر لیٹی ہوتی تھی۔ پھر مجھے کچھ ضرورت ہوتی۔ (چونکہ) میں اس بات کو برا جانتی تھی کہ آپؐ کے سامنے ہو جاؤں، تو میں آہستہ سے نکل جاتی تھی۔

۳٤٤ بَاب الصَّلٰوۃِ خَلْفَ النَّآئِمِ۔

باب ۳۴۴۔ سوئے ہوئے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے کا بیان۔

٤٨٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا یَحْیٰی قَالَ نَاھِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا رَاقِدَۃٌ مُعْتَرِضَۃٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوْتِرَ اَیْقَظَنِیْ فَاَوْتَرْتُ ۔

۴۸۵۔ مسدد، یحییٰ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ اور میں آپؐ کے فرش پر عرضاً سوئی ہوئی تھی۔ پھر جب آپؐ چاہتے کہ وتر پڑھیں، تو مجھے جگا لیتے اور میں (بھی) وتر پڑھ لیتی تھی۔

۳٤٥ بَاب التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَۃِ۔

باب ۳۴۵۔ عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل نماز پڑھنے کا بیان۔

٤٨٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ کُنْتُ اَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِہٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُّھُمَا قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَّیْسَ فِیْھَا مَصَابِیْحُ۔

۴۸۶۔ عبداللہ یوسف، مالک، ابو النضر (عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام) ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ روایت کرتی ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوئی تھی اور میرے پیر آپؐ کے قبلہ (کی جانب) میں ہوتے تھے۔ جب آپؐ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے اور میں اپنے پیر سمیٹ لیتی جب آپؐ کھڑے ہو جاتے۔ تو میں پیر پھیلا دیتی۔ عائشہؓ کہتی ہیں اس وقت گھروں میں چراغ نہ (جلتے) تھے۔

۳٤٦ بَاب مَنْ قَالَ لَایَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ۔

باب ۳۴۶۔ اس شخص کی دلیل جس نے کہا ہے کہ نماز کو کوئی چیز فاسد نہیں کرتی۔

٤٨٧۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ و بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ ثَنَا اَبِیْ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ قَالَ نَا اِبْرَاھِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَۃَ ح قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ

۴۸۷۔ عمرو بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے ان چیزوں کا ذکر کیا گیا جو نماز کو فاسد کر دیتی

مُسلِمٌ عَنُ مَّسُرُوقٍ عَنُ عَآئِشَةَ ذُكِرَ عِنُدَهَا مَايَقُطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلُبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرُاَةُ فَقَالَتُ شَبَّهُتُمُونَا بِالْحُمُرِوَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدُ رَاَيُتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیُ وَاِنِّیُ عَلَى السَّرِيُرِبَيُنَهٗ وَبَيُنَ الْقِبُلَةِ مُضُطَجِعَةً فَتَبُدُوُ لِیَ الْحَاجَةُ فَاَكُرَهُ اَنُ اَجُلِسَ فَاُوُذِیَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَاَنُسَلُّ مِنُ عِنُدِ رِجُلَيُهِ۔

ہیں، یعنی کتے کا اور گدھے کا اور عورت کا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تم نے ہم لوگوں کو گدھوں اور کتوں کی مثل بنادیا۔ واللہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اس حال میں کہ میں تخت پر آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان میں لیٹی ہوئی تھی پھر مجھے کچھ ضرورت درپیش ہوتی تھی چونکہ میں اس بات کو برا جانتی تھی کہ اٹھ بیٹھوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دوں۔ لہذا میں آپؐ کے پیروں کے پاس سے نکل جاتی تھی۔

٤٨٨ ۔ حَدَّثَنَا اِسُحَاقُ بُنُ اِبُرَاهِيُمَ قَالَ اَنَا يَعُقُوبُ بُنُ اِبُرَاهِيُمَ قَالَ نَا ابُنُ اَخِی ابُنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَمَّهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقُطَعُهَا شَیُءٌ قَالَ لَايَقُطَعُهَا شَیُءٌ اَخُبَرَنِیُ عُرُوَةُ بُنُ الزُّبَيُرِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوُجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قَالَتُ لَقَدُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ يَقُوُمُ فَيُصَلِّیُ مِنَ الَّيُلِ وَاِنِّیُ لَمُعُتَرِضَةٌ بَيُنَهٗ وَبَيُنَ الْقِبُلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهُلِهٖ.

۴۸۸۔ اسحٰق بن ابراہیم 'یعقوب بن ابراہیم 'ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے نماز کے متعلق پوچھا کہ اس کو کوئی چیز توڑتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے اور میں آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان میں آپؐ کے گھر کے فرش پر عرضاً لیٹی ہوتی تھی۔

٣٤٧ بَاب اِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيُرَةً عَلٰى عُنُقِهٖ فِی الصَّلٰوةِ۔

باب ۳۴۷۔ حالت نماز میں چھوٹی لڑکی کو اپنی گردن پر اٹھانے کا بیان۔

٤٨٩ ۔ حَدَّثَنَا عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ يُوسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنُ عَامِرِ بُنِ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ الزُّبَيُرِ عَنُ عَمُرِو بُنِ سُلَيُمٍ الزُّرَقِیِّ عَنُ اَبِیُ قَتَادَةَ الْاَنُصَارِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیُ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنُتَ زَيُنَبَ بِنُتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِی الْعَاصِ بُنِ رَبِيُعَةَ ابُنِ عَبُدِ شَمُسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

۴۸۹۔ عبداللہ بن یوسف 'مالک 'عامر بن عبداللہ بن زبیر 'عمرو بن سلیم زرقی 'ابو قتادہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ اور آپؐ اسی حالت میں زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوالعاص بن ربیعہ بن عبدالشمس کی بیٹی امامہؓ کو اٹھائے ہوئے تھے۔ جب سجدہ کرتے، تو ان کو اتار دیتے(۱)۔ اور جب کھڑے ہوتے، تو ان کو اٹھالیتے۔

٣٤٨ بَاب۔ اِذَا صَلّٰى اِلٰى فِرَاشٍ فِيُهِ حَائِضٌ۔

باب ۳۴۸۔ ایسے فرش کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے کا بیان 'جس میں حائضہ عورت لیٹی ہوئی ہو۔

(۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تھیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے دوران یہ خود ہی چڑھ جاتی تھیں اور خود ہی اتر جاتی تھیں جیسا کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے۔

۴۹۰ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِیْ حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهٗ عَلَیَّ وَاَنَا عَلٰى فِرَاشِیْ۔

۴۹۰۔ عمرو بن زرارہ، ہشیم، شیبانی، عبداللہ بن شداد بن ہاد، میمونہ بنت حارثؓ روایت کرتی ہیں کہ میرا فرش (بستر) رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مصلّی کے برابر ہوتا تھا۔ اکثر آپؐ کا کپڑا (نماز پڑھنے میں) مجھ پر پڑ جاتا تھا۔ اور میں اپنے فرش پر ہوتی تھی۔

۴۹۱ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَاالشَّيْبَانِیُّ سُلَيْمَانُ قَالَ نَاعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِیْ جَنْبِهٖ نَائِمَةٌ فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِیْ ثَوْبُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۴۹۱۔ ابوالنعمان، عبدالواحد بن زیاد، شیبانی، سلیمان، عبداللہ بن شداد بن ہاد، حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھتے ہوتے تھے۔ میں آپؐ کے برابر سوتی تھی۔ جب آپؐ سجدہ کرتے تو آپؐ کا کپڑا مجھ پر پڑ جاتا تھا۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۳۴۹ بَاب هَلْ يَغْمِزُالرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِكَیْ يَسْجُدَ ـ

باب ۳۴۹۔ کیا یہ جائز ہے کہ مرد اپنی بی بی کو سجدہ کے وقت دبادے تاکہ سجدہ کرے۔

۴۹۲ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاالْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَیَّ فَقَبَضْتُهُمَا۔

۴۹۲۔ عمرو بن علی، یحیٰی، عبیداللہ، قاسم، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ تم نے برا کیا جو ہم لوگوں کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھتے ہوتے تھے اور میں آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان میں لیٹی ہوتی تھی۔ جب آپؐ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پیروں کو دبادیتے(۱)، تو میں ان کو ہٹالیتی۔

۴۵۰ بَاب الْمَرْاَةِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّیْ شَيْئًا مِّنَ الْاَذٰى۔

باب ۴۵۰۔ اس امر کا بیان کہ عورت نماز پڑھنے والے کے جسم سے ناپاکی کو دور کرے۔

۴۹۳ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ السِّرْمَارِیُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِیْ مَجَالِسِهِمْ اِذْقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى هٰذَا الْمُرَآئِیْ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ

۴۹۳۔ احمد بن اسحاق سرماری، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، عبداللہ (بن مسعود) روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، قریش کی جماعت اپنی مجلسوں میں بیٹھی ہوئی تھی، کہ ان میں سے کسی نے کہا کہ کیا تم اس ریاکار کو نہیں دیکھتے؟ تم میں سے کوئی ہے جو فلاں قبیلہ کے (ذبح کئے ہوئے) اونٹ کے مقام پر جائے اور اس کا گوبر خون اور بچہ دان لے آئے، پھر انتظار کرے کہ

(۱) امام بخاریؒ اس حدیث سے یہ مسئلہ واضح فرمانا چاہتے ہیں کہ مس مرأۃ یعنی عورت کو چھو لینا ناقض وضو نہیں ہے۔ اور یہی علماء حنفیہ کی رائے ہے۔

فَلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيْءَ بِهٖ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحْكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثُمَّ سَمّٰى اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً ۔

جب یہ شخص سجدہ میں جائے۔ تو اسے اس کے دونوں شانوں کے درمیان میں رکھ دے۔ چنانچہ ان کا بڑا بدبخت (عقبہ) اٹھا اور جا کر لے آیا۔ جب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سجدہ میں گئے، تو اس نے آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان میں رکھ دیا، اسی وجہ سے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سجدہ میں رہ گئے' تو وہ ہنسنے لگے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک دوسرے پر مارے ہنسی کے گرنے لگا۔ اتنے میں ایک جانے والا فاطمہؓ کے پاس گیا۔ اس وقت آپ بچی تھی وہ دوڑتی ہوئی آئیں' اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سجدہ میں تھے۔ یہاں تک کہ فاطمہؓ نے اسے آپؐ (کے جسم) سے ہٹا دیا۔ اور قریش کے سامنے انہیں برا بھلا کہتی ہوئی آئیں، جب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز پوری کر چکے' تو فرمایا کہ اے اللہ! قریش کو ہلاک فرما (ہر ایک کے) نام لینا شروع کئے کہ اے اللہ! عمرو بن ہشام کو' عتبہ بن ربیعہ' اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ' اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو ہلاک فرما۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کو بدر کے دن زمین میں گرا ہوا دیکھا۔ اس کے بعد وہ گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے، پھر رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (ان کے حق میں) فرمایا۔ کہ اس کنویں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

تیسرا پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ

۳۵۱ بَاب مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَفَضْلِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَّقَّتَهٗ عَلَيْهِمْ۔

٤٩٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَاهٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اِعْلَمْ مَّا تُحَدِّثُ بِهٖ وَاَنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ، قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِىْ عَآئِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِىْ

تیسرا پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کے اوقات کا بیان

باب ۳۵۱۔ نماز کے اوقات اور ان کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ بے شک مسلمانوں پر نماز موقوت فرض کی گئی ہے، یعنی اس کا وقت ان کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔

۴۹۴۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن نماز تاخیر سے پڑھی، تو ان کے پاس عروہ بن زبیر آئے اور ان سے بیان کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن جب کہ وہ عراق میں تھے دیر سے نماز پڑھی، تو ان کے پاس ابو مسعود انصاری آئے اور کہا کہ اے مغیرہ یہ کیا بات ہے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جبریل علیہ السلام آئے (۱) اور انہوں نے نماز پڑھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز پڑھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر (جبریل علیہ السلام) نے کہا کہ مجھے ایسا ہی حکم دیا گیا ہے۔ تو عمرؒ (بن عبدالعزیز) نے عروہ سے کہا کہ تم سمجھ لو کہ کیا بیان کر رہے ہو۔ کیا جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اوقات مقرر کئے تھے؟ عروہ نے کہا کہ بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے اسی طرح حدیث بیان کرتے تھے۔ عروہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس حالت میں پڑھتے تھے، جب دھوپ ان (حضرت عائشہ) کے حجرے میں رہتی تھی، قبل اس کے ختم ہو جائے۔

(۱) جب معراج کے موقع پر پانچ نمازوں کی فرضیت ہوئی تو اس کے بعد طریقہ نماز اور اوقات صلوٰۃ کی تعلیم کیلئے حضرت جبرئیل بھیجے گئے۔

حُجرَتِهَا، قَبلَ اَنْ تَظهَرَ۔

٣٥٢ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُنِيبِينَ اِلَيهِ وَاتَّقُوهُ وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشرِكِينَ۔

باب ۳۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ خدا کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

٤٩٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَاعَبَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِی جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اِنَّا هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَّبِيعَةَ وَلَسْنَا يَصِلُ اِلَيكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْ نَابِشَیْءٍ نَّاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوا اِلَيهِ مَنْ وَّرَآءَ نَا فَقَالَ اٰمُرُكُم بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُم عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوا اِلَیَّ خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُم عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ

۴۹۵۔ قتیبہ بن سعید، عباد بن عباد، ابو جمرہ، ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہیں، اور ہم آپؐ سے صرف حرم کے مہینے میں مل سکتے ہیں۔ اس لئے آپؐ ہمیں ایسی بات بتایئے، جس پر ہم عمل کریں اور اپنے پیچھے رہنے والوں کو اس کی طرف بلائیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی تفسیر بیان کی، کہ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ دینا اور میں تمہیں دباء حنتم مقیر اور نقیر کے استعمال سے روکتا ہوں۔

ف:- کدو اور کھجور کے تنہ کو کھود کر شراب نوشی کے کام میں لاتے تھے۔ اور اس کے استعمال سے اس لئے ممانعت کی گئی کہ اس کی حرمت دلوں میں راسخ ہو جائے۔ دباء حنتم مقیر اور نقیر ان ہی برتنوں کے نام تھے۔

٣٥٣ بَاب الْبَيعَةِ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ۔

باب ۳۵۳۔ نماز کے قائم رکھنے پر بیعت کا بیان

٤٩٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثَنَا يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ثَنَا قَيسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ـ

۴۹۶۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، جریر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

٤٥٤ بَاب اَلصَّلٰوةِ كَفَّارَةٌ۔

باب ۳۵۴۔ نماز گناہوں کا کفارہ ہے۔

٤٩٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِی شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَيُّكُم يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَةِ قُلْتُ اَنَا كَمَا قَالَهٗ

۴۹۷۔ مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، شقیق، حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ فرمانے لگے کہ فتنے کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم میں سے کسی کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے (بالکل) اسی طرح یاد ہے جیسا آپؐ نے فرمایا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم سے اس جرأت کی امید بے

قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ اَوْ عَلَيْهَا لَجَرِیْءٌ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ وَالنَّهْیُ قَالَ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِیْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاْسٌ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لَبَابًا مُّغْلَقًا قَالَ اَيُكْسَرُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَّا يُغْلَقُ اَبَدًا قُلْنَا اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَآ اَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ اِنِّیْ حَدَّثْتُهٗ بِحَدِيْثٍ لَّيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَآ اَنْ نَّسْاَلَ حُذَيْفَةَ فَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ۔

شک ہو سکتی ہے، میں نے کہا کہ آدمی کا وہ فتنہ جو اس کی بی بی اور اس کے مال اور اولاد میں ہوتا ہے، اس کو نماز اور روزہ' صدقہ اور امر (معروف) نہی (منکر) مٹا دیتا ہے۔ عمرؓ نے کہا میں یہ نہیں (پوچھنا) چاہتا۔ بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی طرح جوش زن ہو گا' حذیفہ نے کہا کہ اے امیر المومنین اس فتنہ سے آپؓ کو کچھ خوف نہیں' کیونکہ آپؓ کے اور اس کے درمیان میں بند دروازہ ہے۔ عمرؓ نے کہا اچھا وہ دروازہ توڑ ڈالا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ خدیفہؓ نے کہا توڑ ڈالا جائے گا۔ عمرؓ نے کہا تو پھر کبھی بند نہ ہو گا۔ ہم لوگوں نے (خدیفہ سے کہا) کیا عمرؓ دروازہ کو جانتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! (اس طرح جانتے تھے) جیسے (تم) کل کے بعد رات ہونے کو جانتے ہو' میں نے ان سے وہ حدیث بیان کی' جو غلط نہ تھی دروازہ کے متعلق ہم لوگوں کو تو حضرت حذیفہ سے دریافت کرنے میں خوف معلوم ہوا، لیکن مسروق سے کہا انہوں نے حذیفہ سے پوچھا کہ دروازہ کون تھا؟ حذیفہ نے کہا دروازہ عمرؓ تھے۔

۴۹۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰی هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِیْ كُلِّهِمْ ـ

۴۹۸۔ قتیبہ' یزید بن زریع' سلیمان تیمی' ابو عثمان نہدی' ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی (اجنبی) عورت کا بوسہ لے لیا اس کے بعد وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپؐ سے بیان کیا، تو اللہ بزرگ و برتر نے نازل فرمایا نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور کچھ رات گئے قائم کرو، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں وہ شخص بولا کہ یارسول اللہ کیا یہ میرے ہی لئے ہے۔ آپؐ نے فرمایا میری تمام امت کے لئے ہے۔

۳۵۵ بَاب فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا۔

باب ۳۵۵۔ نماز اس کے وقت پر پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

۴۹۹ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ اَخْبَرَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاعَمْرِو نِ الشَّيْبَانِیَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِوَ اَشَارَ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ

۴۹۹۔ ابو الولید' ہشام بن عبد الملک' شعبہ' ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی نے عبد اللہ بن مسعودؓ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم سے اس گھر کے مالک نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنا، ابن مسعودؓ نے کہا کہ اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کے بعد والدین کی اطاعت کرنا' ابن مسعود نے کہا کہ اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے مجھ سے اسی قدر بیان فرمایا

وَلَوِاسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِی۔

اور اگر میں آپؐ سے زیادہ پوچھتا تو (امید تھی کہ) آپؐ زیادہ بیان فرماتے۔

۳۵٦ بَاب الصَّلَوَاتُ الْخَمسُ كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا اِذَا صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ فِی الْجَمَاعَةِ وَغَيْرِهَا ۔

باب ۳۵٦۔ جب کہ پانچوں نمازوں کو ان کے وقت میں جماعت سے یا تنہا پڑھے' تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

۵۰۰ ۔ حَدَّثَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَّا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَايُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا۔

۵۰۰۔ ابراہیم بن حمزہ' ابن ابی حازم ودراوردی' یزید بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ اگر کسی کے دروازہ پر کوئی نہر جاری ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو، تو تم کیا کہتے ہو؟ کہ یہ (نہانا) اس کے میل کو باقی رکھے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ (نہ) اس کے جسم پر بالکل بھی میل نہ رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹاتا ہے۔

۳۵۷ بَاب فِی تَضْيِيعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَّقْتِهَا۔

باب ۳۵۷۔ نماز کے بے وقت پڑھنے کا بیان۔

۵۰۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ مَآ اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَّا صَنَعْتُمْ فِيْهَا۔

۵۰۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' مہدی' غیلان' حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جو باتیں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں تھیں' ان میں سے میں اب کوئی بات نہیں پاتا۔ کسی نے کہا کہ (اجی حضرت) نماز تو ویسے ہی باقی ہے حضرت انس نے کہا (یہ تمہارا خیال ہے) کیا نماز میں جو کچھ تم نے کیا ہے، وہ تم کو معلوم نہیں کہ اس کے اوقات میں تم کس قدر بے پروائی کرتے ہو۔

۵۰۲ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ اَخِیْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِیْ فَقُلْتُ مَايُبْكِيْكَ؟ فَقَالَ لَآ اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا اَدْرَكْتُ اِلَّا هٰذِهٖ الصَّلٰوةَ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ

۵۰۲۔ عمر بن زرارہ' عبدالواحد بن واصل' ابوعبیدہ' حداد' عبدالعزیز کے بھائی، عثمان بن ابی رواد' زہری روایت کرتے ہیں کہ میں دمشق میں انس بن مالک کے پاس گیا وہ رو رہے تھے، میں نے کہا (خیر ہے) آپؓ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ جو باتیں میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں دیکھی ہیں اب ان میں سے کوئی بات نہیں پاتا۔ صرف ایک نماز ہے (لیکن اگر دیکھا جائے) تو وہ بھی ضائع ہو چکی ہے۔ اور بکر بن خلف نے کہا۔ کہ مجھ سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے عثمان بن ابی رواد نے اسی طرح بیان کیا۔

اَبِیْ رَوَّادٍ نَّحْوَہٗ۔

۳۵۸ بَاب الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ۔

٥٠٣۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلَایَتْفِلَنَّ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰکِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی۔

٥٠٤۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْهِ کَالْکَلْبِ وَاِذَا بَزَقَ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِهٖ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ وَقَالَ سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَایَتْفِلُ قُدَّامَهٗ اَوْبَیْنَ یَدَیْهِ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ وَقَالَ شُعْبَةُ لَایَبْزُقُ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ وَقَالَ حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْزُقْ فِی الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ ۔

۳۵۹ بَاب الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔

٥٠٥۔ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَغَیْرُهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَنَافِعٌ مَّوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

باب ۳۵۸۔ نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے۔

۵۰۳۔ مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے۔ اس وقت وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنے داہنی جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

۵۰۴۔ حفص بن عمر' یزید بن ابراہیم' قتادہ' حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا سجدوں میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے ہاتھ کتے کی طرح نہ بچھاوے اور جب تھوکے تو نہ اپنے آگے تھوکے اور نہ اپنے بائیں جانب اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اور سعید نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اپنے آگے یا اپنے سامنے نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے۔ اور شعبہ نے کہا کہ نہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ اپنے داہنی جانب، لیکن اپنے بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے۔ اور حمید نے انس سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قبلہ کی جانب میں نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے داہنی جانب، بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے۔

باب ۳۵۹۔ گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈا وقت کر کے پڑھنے کا بیان۔

۵۰۵۔ ایوب بن سلیمان' ابو بکر' سلیمان' صالح بن کیسان' اعرج عبدالرحمٰن وغیرہ نے ابوہریرہؓ سے اور عبداللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام نافع نے عبداللہ بن عمرؓ سے، اور دونوں ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے(۱)۔

(۱) جب جہنم دھونکائی جاتی ہے اور اس کی آگ میں شدت پیدا ہوتی ہے تو اس کے اثرات دنیا تک بھی پہنچتے ہیں۔ یا اس جملے سے صرف دوپہر کی گرمی کو جہنم کی آگ سے تشبیہ دینا مقصود ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں قدرے تاخیر سے پڑھنی چاہئے۔

فَاَبْرِ دُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّمِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

٥٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدُر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِى الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْقَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّفَاَبْرِ دُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ۔

۵۰۶۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' مہاجر ابوالحسن' زید بن وہب ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ گرمی میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن (بلال) نے ظہر کی اذان دینی چاہی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہو جانے دو' ٹھنڈا ہو جانے دو یا یہ فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے، لہٰذا جب گرمی کی شدت ہو جائے، تو نماز کو ٹھنڈ میں پڑھا کرو۔ اس وقت تک ٹھہرو کہ ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگے۔

٥٠٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّفَاَبْرِ دُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّمِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَارَبِّ اَكَلَ بَعْضِىْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِى الشِّتَآءِ وَنَفَسٍ فِى الصَّيْفِ وَهُوَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّوَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ۔

۵۰۷۔ علی بن عبداللہ مدینی' سفیان' زہری' سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ بڑھ جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے (ہوتی) ہے۔ اور آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی' عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میرے ایک حصہ نے دوسرے حصہ کو کھالیا ہے۔ اللہ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس کی جاڑوں میں اور ایک سانس کی گرمی میں اور وہی سخت گرمی ہے جس کو تم محسوس کرتے ہو اور سخت سردی ہے جو تم کو معلوم ہوتی ہے۔

٥٠٨۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِ دُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهٗ سُفْيٰنُ وَيَحْيٰى وَاَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

۵۰۸۔ عمرو بن حفص، حفص' اعمش' ابو صالح' ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

٣٦٠ بَاب الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِى السَّفَرِ۔

باب ۳۶۰۔ سفر میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا بیان۔

٥٠٩۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ اَبُو الْحَسَنِ مَوْلٰى لِبَنِىْ تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرِّنِ الْغِفَارِيِّ

۵۰۹۔ آدم، شعبہ، مہاجر، ابوالحسن، (بنی تیم اللہ کے آزاد کردہ غلام) زید بن وہب، ابوذر غفاریؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں تھے۔ موذن نے چاہا کہ ظہر کی

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَفَيَّؤُ يَتَمَيَّلُ۔

اذان دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈ ہو جانے دو۔ اس نے پھر چاہا، کہ اذان دے، تو آپؐ نے اس سے فرمایا کہ ٹھنڈ ہو جانے دو۔ یہاں تک کہ ہم کو ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے، لہٰذا جب گرمی کی شدت ہو جائے تو ظہر کی نماز ٹھنڈ میں پڑھو، اور ابن عباس نے یتفیؤ کی تفسیر، یتمیل بیان کی یعنی ہٹ جائے

٣٦١ بَاب وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالْهَاجِرَةِ ۔

باب ۳۶۱۔ ظہر کا وقت زوال کے وقت ہے، جابرؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھتے تھے۔

٥١٠ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ فِيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَادُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فَاَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَاَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

۵۱۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھل گیا، باہر تشریف لائے اور آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپؐ منبر پر تشریف لائے اور آپؐ نے قیامت کا ذکر شروع کیا۔ فرمایا کہ اس میں بڑے بڑے حوادث ہوں گے، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص کچھ پوچھنا چاہے، وہ پوچھے۔ جب تک کہ اپنے اس معلم میں ہوں۔ جو شخص مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے گا میں اسے بتاؤں گا۔ تو لوگوں نے کثرت سے رونا شروع کیا اور آپؐ نے اس قول کی کثرت فرمائی کہ سلونی، پھر عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے، آپؐ پھر بار بار یہ فرمانے لگے کہ سلونی۔ تب عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ اور عرض کرنے لگے کہ ہم اللہ سے راضی ہیں، جو (ہمارا) پروردگار ہے، اور اسلام سے، جو (ہمارا) دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے، جو (ہمارے) نبی ہیں، اس وقت آپؐ ساکت ہو گئے اس کے بعد فرمایا کہ جنت اور دوزخ میرے سامنے ابھی اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئی ہے۔ ایسی عمدہ چیز (جیسی جنت ہے) اور ایسی بری چیز (جیسی دوزخ ہے) کبھی نہیں دیکھنے میں آئی۔

٥١١ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ كَانَ

۵۱۱۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابو منہال، ابو برزہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے، کہ ہم

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الصُّبْحَ وَاَحَدُنَا یَعْرِفُ جَلِیْسَهٗ وَیَقْرَأُ فِیْهَا مَابَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَةِ وَیُصَلِّی الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَاَحَدُ نَا یَذْهَبُ اِلٰی اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ وَّنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَلَا یُبَالِیْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِیْتُهٗ مَرَّةً فَقَالَ اَوْثُلُثِ اللَّیْلِ۔

میں سے ہر ایک اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا تھا۔ اس میں ساٹھ آیتوں اور سو آیتوں کے درمیان میں قرات کرتے تھے۔ ظہر کی نماز جب آفتاب ڈھل جاتا تھا، پڑھتے تھے۔ اور عصر کی ایسے وقت کہ ہم میں سے کوئی مدینہ کے کنارہ تک جا کر لوٹ آئے اور آفتاب متغیر نہ ہوا ہو۔ (ابو منہال) کہتے ہیں۔ اور مغرب کے بارے میں جو کچھ ابوہریرہ نے کہا تھا، میں بھول گیا۔ اور عشاء کی تاخیر میں تہائی رات تک آپ کچھ پرواہ نہ کرتے تھے۔ بعد اس کے ابوہریرہؓ نے کہا کہ نصف شب تک اور معاذؓ کہتے ہیں کہ شعبہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد ایک مرتبہ میں نے ابو منہال سے ملاقات کی، تو انہوں نے کہا یا تہائی شب تک۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ غَالِبُ نِ الْقَطَّانُ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ سَجَدْنَا عَلٰی ثِیَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

۵۱۲۔ محمد بن مقاتل 'عبداللہ' خالد بن عبدالرحمٰن 'غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی 'انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تھے۔ تو گرمی کی (تکلیف) سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

ف:- سابقہ احادیث جن میں گرمی کی شدت کے موقع پر ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اس حدیث میں بظاہر تضاد نظر آتا ہے۔ لیکن چونکہ ہماری نظر کے سامنے ان احادیث کے موقع اور محل یا ماحول نہیں، اس سے الجھن واقع ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ابتدا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل ہو زوال ہوتے ہی نماز ادا فرماتے ہوں۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب آپؐ کو صحابہؓ کی تکلیف اور دشواری کا احساس ہوا ہو، تو آپ نے حکم دیا ہو کہ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ اس طرح یہ حدیث مقدم ہوئی اور سابقہ متاخر اور قابل عمل حدیث متاخر ہوتی ہے۔ یہی مسلک حنفیہ کا ہے نیز احادیث اول قولی ہیں اور ثانی عملی ہے۔ قولی حدیث عملی سے تعمیل میں مقدم ہے۔

۳۶۲ بَاب تَاخِیْرِ الظُّهْرِ اِلَی الْعَصْرِ۔

باب ۳۶۲۔ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کرنے کا بیان۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ

۵۱۳۔ نعمان 'حماد بن زید' عمر، بن دینار 'جابر بن زید' ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر اور عصر (۱) کی

(۱) اس حدیث میں ظہر عصر اور مغرب عشاء کو جو ایک ساتھ پڑھنا روایت کیا گیا ہے حنفیہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ ظہر کو اس کے وقت کے آخر میں اور عصر کو اس کے وقت کے شروع میں پڑھا اور اسی طرح مغرب عشاء میں کیا۔ اسی کو جمع صوری کہتے ہیں کہ دونوں نمازوں کو اس طریقے سے جمع کرنا کہ ہر نماز اپنے اپنے وقت میں ادا ہو۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسی بات کو اولیٰ قرار دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جمع صوری فرمائی تھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاۤءَ فَقَالَ اَيُّوْبُ لَعَلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ مُّطِيْرَةٍ قَالَ عَسٰى ـ

آٹھ رکعتیں اور مغرب وعشاء کی سات رکعتیں (ایک ساتھ) پڑھیں تو ایوب نے (جابر سے) کہا کہ شاید بارش والی رات میں ہوگا۔ جابر نے کہا کہ شاید۔

۳۶۳ بَاب وَقْتِ الْعَصْرِ۔

باب ۳۶۳۔ وقت عصر کا بیان۔

۵۱۴ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَاۤئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا ـ

۵۱۴۔ ابراہیم بن منذر' انس بن عیاض' ہشام بن عروۃ' مروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب ان کے حجرے سے باہر نہ نکلا ہوتا تھا۔

۵۱۵ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَاۤئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

۵۱۵۔ قتیبہ' لیث' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عصر کی نماز ایسے وقت پڑھی کہ آفتاب ان کے حجرے میں ہوتا تھا اور سایہ ان کے حجرے سے بلند نہ ہوتا تھا۔

۵۱۶ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَاۤئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وشُعَيْبٌ وَّابْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ۔

۵۱۶۔ ابو نعیم' ابن عینیہ' زہری' عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھا کرتے تھے، کہ آفتاب میرے حجرے میں ہوتا تھا۔ اور ہنوز سایہ نہ بلند ہوا ہوتا تھا۔ امام بخاری نے کہا کہ مالک (یحیٰی بن سعید) شعیب' اور ابن ابی حفصہ نے باین لفظ روایت کیا۔ وَالشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ۔

۵۱۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّى الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّنَسِيْتُ مَا قَالَ فِى الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاۤءِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ

۵۱۷۔ محمد بن مقاتل' عبد اللہ' عوف، سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں' کہ میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کے پاس گئے۔ ان سے میرے والد نے کہا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم فرض نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہجیر (یعنی ظہر) جس کو تم اول کہتے ہو' اس وقت پڑھتے تھے، جب آفتاب ڈھل جاتا ہے اور عصر (ایسے وقت) پڑھتے کہ اس کے بعد ہم میں سے کوئی اپنی اقامت گاہ میں جو مدینہ کے حاشیہ پر ہوتی تھی، واپس پہنچ جاتا اور آفتاب تیز ہوتا تھا۔ (سیار کہتے ہیں) اور میں بھول گیا کہ مغرب کے بارے میں ابو برزہ نے کیا کہا اور آپ کو یہ پسند تھا کہ عشاء جس کو تم عتمہ کہتے ہو دیر کر کے پڑھیں اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے

وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ۔

کو برا جانتے تھے۔ اور صبح کی نماز سے (فراغت پاکر) ایسے وقت لوٹتے تھے کہ آدمی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور (صبح کی نماز میں) آپؐ ساٹھ سے سو تک گنتی پڑھتے تھے۔

۵۱۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّى الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ ۔

۵۱۸۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکے ہوتے تھے۔ اس کے بعد آدمی بنی عمرو بن عوف (کے قبیلے) تک جاتا تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۵۱۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ صَلَّيْتَ؟ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّ مَعَهٗ ۔

۵۱۹۔ ابن مقاتل' عبداللہ' ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھ کر باہر نکلے اور انس بن مالک کے پاس گئے۔ تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے کہا کہ اے میرے چچا یہ کون سی نماز آپؐ نے پڑھی؟ انہوں نے کہا عصر۔ یہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وقت ہے، جو آپؐ کے ہمراہ پڑھا کرتے تھے۔

۵۲۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّى الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا اِلٰى قُبَآءٍ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ۔

۵۲۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ عصر کی نماز پڑھ چکتے تھے، اس کے بعد ہم میں سے جانے والا (مقام) قبا تک جاتا اور اس کے پاس ایسے وقت پہنچ جاتا تھا کہ آفتاب بلند ہوتا تھا۔

۵۲۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَّبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْنَحْوِهٖ ۔

۵۲۱۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب بلند اور تیز ہوتا تھا۔ پھر جانے والا عوالی تک جاتا تھا اور ان لوگوں کے پاس ایسے وقت پہنچ جاتا تھا، کہ آفتاب بلند ہوتا تھا۔ عوالی کے بعض مقامات مدینہ سے چار میل پر یا اس کے قریب تھے۔

٣٦٤ بَاب اِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ ۔

باب ۳۶۴۔ اس شخص (کو کتنا گناہ ہے) جس کی نماز عصر جاتی رہے۔

۵۲۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا

۵۲۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے

مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ يَتِرَكُمْ وَتَرْتُ الرَّجُلَ قَتَلْتَ لَهٗ قَتِيْلًا اَوْ اَخَذْتَ مَالَهٗ۔

ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی نماز عصر جاتی رہے۔ ایسا ہے کہ گویا اس کے اہل و مال ضائع ہو گئے۔ امام بخاری کہتے ہیں يَتِرَكُمْ وَتَرْتُ الرَّجُلَ سے ماخوذ ہے اور یہ اس وقت بولتے ہیں جب تم کسی کے عزیز کو قتل کر دو یا اس کا مال ضائع ہو جائے۔

٣٦٥ بَاب اِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ۔

باب ۳۶۵۔ اس شخص کا گناہ جو نماز عصر کو چھوڑ دے۔

٥٢٣۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِیْ غَزْوَةٍ فِیْ يَوْمٍ ذِیْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔

۵۲۳۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، ابو ملیح روایت کرتے ہیں کہ ہم کسی غزوہ میں ابر کے دن بریدہ کے ہمراہ تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ عصر کی نماز سویرے پڑھ لو۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے تو سمجھ لو کہ اس کا نیک عمل ضائع ہو گیا۔

٣٦٦ بَاب فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔

باب ۳۶۶۔ نماز عصر کی فضیلت کا بیان۔

٥٢٤۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً قَالَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ افْعَلُوْا لَا تَفُوْتَنَّكُمْ۔

۵۲۴۔ حمیدی، مروان بن معاویہ، اسمٰعیل، قیس، جریر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ نے چاند کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کو یقیناً اسی طرح دیکھو گے، جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں شک نہ کرو گے، لہٰذا اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ طلوع آفتاب سے پہلے کی نماز پر (شیطان پر غالب آکر) ادا کر لیا کرو۔ تو ضرور کرو پھر آپؐ نے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ تلاوت فرمائی۔

٥٢٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا

۵۲۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب و روز میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں مجتمع ہوتے ہیں، جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے ہیں۔ (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں تو ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ خود اپنے بندوں سے خوب واقف ہے۔ کہ تم نے میرے

مِنكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ۔

بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے، تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

٣٦٧ بَاب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ۔

باب ۳۶۷۔ اس شخص کا بیان جو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائے۔

٥٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ سَجْدَةً وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

۵۲۶۔ ابو نعیم، شیبان، یحیٰی، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو نماز عصر کی ایک رکعت آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے مل گئی، تو باقی نماز اسے پوری کر لینا چاہئے اور جب نماز فجر کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے مل گئی، تو باقی نماز (اسی طرح) پوری کر لینا چاہئے۔

ف۔ احناف کے نزدیک فجر کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے پائے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر عصر کی ایک رکعت غروب آفتاب سے پہلے پالے، تو نماز فاسد نہ ہو گی۔ تفصیل اس کی کتب فقہ میں مع دلیل مذکور ہے۔

٥٢٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوْبِ الشَّمْسِ أُوْتِيَ أَهْلُ التَّوْرٰةِ التَّوْرٰةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا، قِيْرَاطًا ثُمَّ أُوْتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيْلِ فَعَمِلُوْا إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا، قِيْرَاطًا ثُمَّ أُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ، قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هٰٓؤُلَاۤءِ قِيْرَاطَيْنِ، قِيْرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا، قِيْرَاطًا وَّنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ

۵۲۷۔ عبد العزیز بن عبداللہ، ابراہیم، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ (بن عمرؓ) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ تمہاری بقا ان امتوں کے مقابلہ میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں، ایسی ہے جیسے نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک کہ تورات والوں کو تورات دی گئی، اور انہوں نے (اس پر) عمل کیا۔ یہاں تک کہ دوپہر کا وقت آ گیا تو وہ تھک گئے اور انہیں ایک ایک قیراط دے دیا گیا، اس کے بعد انجیل والوں کو انجیل دی گئی اور انہوں نے عصر کی نماز تک کام کیا۔ پھر وہ تھک گئے، تو انہیں ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں کو قرآن دیا گیا اور ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا، تو ہمیں دو دو قیراط دیئے گئے اس پر دونوں اہل کتاب نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے لوگوں کو دو دو قیراط دیئے اور ہمیں ایک ہی قیراط دیا، حالانکہ ہم کام کے اعتبار سے زیادہ ہیں، اللہ عزوجل نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ کم کیا، وہ بولے نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

وَھُوَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَآءُ۔

ف۔ یہ امت محمدیہ پر خدا کا فضل واحسان ہے کہ اگلی امتوں کے مقابلہ میں کام کرنے کے مواقع کی کمی کے باوجود ثواب دوچند ہے۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلِ نِ اسْتَاْجَرَ قَوْمًا یَّعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَی اللَّیْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَاحَاجَةَ لَنَا اِلٰی اَجْرِكَ فَاسْتَاْجَرَ اٰخَرِیْنَ فَقَالَ اَکْمِلُوْا بَقِیَّةَ یَوْمِکُمْ وَلَکُمُ الَّذِیْ شَرَطْتُّ فَعَمِلُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَ حِیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْالَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَاْجَرَقَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِیَّةَ یَوْمِهِمْ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَکْمَلُوْا اَجْرَالْفَرِیْقَیْنِ۔

۵۲۸۔ ابو کریب' ابو اسامہ' برید' ابو بردہ' ابو موسیٰ' رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کی' اور یہود ونصاریٰ کی ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک شخص نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لیا تاکہ رات تک اس کا کام کریں' چنانچہ انہوں نے دوپہر تک کام کیا اور کہا کہ ہمیں تیری مزدوری کی کچھ حاجت نہیں' لہٰذا اس نے دوسروں کو مزدوری پر لگالیا اور ان سے کہا کہ باقی دن اپنا پورا کرو اور جو کچھ میں نے مزدوری مقرر کی ہے تمہیں دوں گا۔ لہٰذا انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ جو کچھ ہم نے کام کیا وہ تیرے لئے اتنا ہی ہے، پھر اس نے دوسرے لوگوں کو مزدوری پر لگایا تو انہوں نے بقیہ دن کام کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور ان لوگوں نے دونوں فریق کی (برابر) مزدوری پوری لے لی۔

۳۶۸ بَاب وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَقَالَ عَطَآءٌ یَّجْمَعُ الْمَرِیْضُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

باب ۳۶۸۔ مغرب کے وقت کا بیان، عطاء نے کہا ہے کہ بیمار مغرب اور عشاء کی نماز ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّجَاشِیِّ اِسْمُهٗ عَطَآءُ بْنُ صُهَیْبٍ مَّوْلٰی رَافِعِ ابْنِ خُدَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ یَقُوْلُ کُنَّا نُصَلِّی الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَیُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ۔

۵۲۹۔ محمد بن مہران' ولید' اوزاعی' ابوالنجاشی عطاء بن صہیب، رافع بن خدیج کے آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہیں کہ میں نے رافع بن خدیج کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے ہر ایک (نماز پڑھ کے) ایسے وقت لوٹ آتا تھا کہ وہ اپنے تیر کے گرنے کے مقامات دیکھ سکتا ہے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَاَلْنَا جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِیَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اَحْیَانًا وَّاَحْیَانًا اِذَارَاٰهُمْ

۵۳۰۔ محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' سعد' محمد بن عمرو بن حسن بن علیؓ بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ حجاج نماز میں بہت تاخیر کر دیتا تھا، ہم نے جابر بن عبداللہ سے اس کی بابت پوچھا انہوں نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت کہ آفتاب صاف ہوتا تھا اور مغرب کی جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشاء کی کبھی کسی وقت، کبھی کسی وقت، جب آپؐ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں، جلد پڑھ لیتے تھے اور جب آپ دیکھتے

اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَارَاٰهُمْ اَبْطَاؤُا، اَخَّرَوَالصُّبْحَ كَانُوْا اَوْكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ۔

کہ لوگوں نے دیر کی تو دیر میں پڑھتے اور صبح کی نماز وہ لوگ یا یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

۵۳۱۔ مکی بن ابراہیم' یزید بن ابی عبید' سلمہ (بن اکوع) روایت کرتے ہیں کہ آفتاب غروب ہوتے ہی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيْعًا وَّثَمَانِيًا جَمِيْعًا۔

۵۳۲۔ آدم' شعبہ' عمرو بن دینار' جابر بن زید' حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مغرب اور عشاء) کی سات رکعتیں ایک ساتھ پڑھیں اور ظہر و عصر کی آٹھ رکعتیں ایک ساتھ پڑھیں۔

۳۶۹ بَاب مَنْ كَرِهَ اَنْ يُّقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَآءُ۔

باب ۳۶۹۔ اس شخص کا بیان جس نے اس کو مکروہ سمجھا ہے کہ مغرب کو عشاء کہا جائے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبَ قَالَ وَيَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَآءُ۔

۵۳۳۔ ابو معمر عبداللہ بن عمرو' عبدالوارث' حسین' عبداللہ بن بریدہ، عبداللہ مزنی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعراب مغرب کی نماز کو عشاء کہتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم پر (اس اصطلاح) میں غالب آجائیں لہٰذا تم غروب آفتاب کے بعد والی نماز کو مغرب اور اس کے بعد والی کو عشاء کہا کرو۔

۳۷۰ بَاب ذِكْرِ الْعِشَآءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَّاٰهُ وَاسِعًا وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ الْعِشَآءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْيَعْلَمُوْنَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْاِخْتِيَارُ اَنْ يَّقُوْلَ الْعِشَآءُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فَاَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

باب ۳۷۰۔ عشاء اور عتمہ کا ذکر اور جس نے عشاء اور عتمہ دونوں کہنا جائز خیال کیا ہے اور ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کیا ہے کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز تمام نمازوں سے زیادہ گراں ہیں اور فرمایا کہ کاش وہ جان لیں کہ عتمہ اور فجر میں کیا (ثواب) ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ عشاء کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ، ابو موسیٰؓ سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ (ہم) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عشاء کی نماز میں باری باری سے جاتے تھے (ایک مرتبہ) آپؐ نے اس کو عتمہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ، وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَآءَ وَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَآءَ وَقَالَ اَنَسٌ اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ وابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءِ۔

میں پڑھا۔ ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عشاء کی نماز عتمہ میں پڑھی۔ ابو برزہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم عشاء میں تاخیر کرتے تھے' انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (ایک مرتبہ) پچھلی عشاء میں تاخیر فرمادی۔ ابن عمرؓ اور ابوایوبؓ اور ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

٥٣٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلوٰةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُوا النَّاسُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَايَبْقٰى مِمَّنْ هُوَالْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ۔

۵۳۴۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' سالم' عبداللہ (ابن عمرؓ) روایت کرتے ہیں کہ ایک شب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی اور یہ وہی (نماز) ہے جس کو لوگ عتمہ کہتے تھے' نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہیں تمہاری اس شب کی خبر دوں، اس سے سو برس کے شروع پر جو لوگ زمین کے اوپر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

٣٧١ بَاب وَقْتِ الْعِشَآءِ اِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ اَوْتَاَخَّرُوْا۔

باب ۳۷۱۔ عشاء (کی نماز) کا وقت جب لوگ جمع ہو جائیں تو پڑھنا، اگر دیر میں آئیں تو دیر کر کے پڑھنا۔

٥٣٥ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَا بْنُ الْحَسَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍؓ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلوٰةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اِذَا اَكْثَرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا اَقَلُّوْآ اَخَّرَوَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ ـ

۵۳۵۔ مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سعد بن ابراہیم' محمد بن عمرو بن حسن بن علی بن ابی طالبؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہؓ سے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نماز کی کیفیت پوچھی۔ انھوں نے کہا کہ ظہر کی نماز آپؐ دوپہر میں پڑھتے تھے' اور عصر کی ایسے وقت کہ آفتاب صاف ہوتا' اور مغرب کی جب وہ غروب ہو جاتا' اور عشاء کی نماز جب آدمی بہت ہو جاتے جلد پڑھ لیتے اور جب کم ہوتے' تو دیر میں پڑھتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے۔

٣٧٢ بَاب فَضْلِ الْعِشَآءِ۔

باب ۳۷۲۔ نماز عشاء کی فضیلت کا بیان۔

٥٣٦ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَآءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَفْشُوَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُؓ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ مَايَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ۔

۵۳۶۔ یحییٰ بن بکیر، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک شب عشاء کی نماز میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) تاخیر کر دی یہ (واقعہ) اسلام کے پھیلنے سے پہلے کا ہے۔ چنانچہ آپؐ اس وقت نکلے جس وقت (حضرت) عمرؓ نے آپؐ سے آکر کہا کہ عورتیں اور بچے سو چکے، آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ زمین والوں میں سوا تمہارے کوئی اس نماز کا منتظر نہیں ہے۔

٥٣٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِيَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِيْ وَلَهٗ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ فَاَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ اَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْقَالَ مَاصَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَايَدْرِيْ اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ، قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرْحٰى بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۷۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے وہ ساتھی جو کشتی میں میرے ہمراہ آئے تھے، بقیع بطحان میں مقیم تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے تو ان میں سے ایک ایک آدمی نوبت بنوبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا جاتا تھا۔ (ایک دن) ہم سب یعنی میں اور میرے ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپؐ کو اپنے (کسی) کام میں (ایسی) مصروفیت تھی کہ (عشاء) کی نماز میں آپؐ نے تاخیر کر دی، یہاں تک کہ رات آدھی ہو گئی، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپؐ نماز ختم کر چکے تو جو لوگ وہاں موجود تھے، ان سے فرمایا کہ ٹھہرو! خوش ہو جاؤ کیونکر تم پر اللہ کا یہ احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی آدمی اس وقت نماز نہیں پڑھتا یا یہ فرمایا کہ اس وقت میں تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ معلوم نہیں آپؐ نے ان دو جملوں میں سے کیا فرمایا، ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہم اس بات سے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سنی، خوش ہو کر لوٹے۔

٣٧٣ بَاب مَايُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ.

باب ۳۷۳۔ عشاء (کی نماز) سے پہلے سونا (مکروہ ہے)۔

٥٣٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۵۳۸۔ محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابوالمنہال، ابو برزہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے کو(۱)، اور اس کے بعد بات کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(۱) عشاء سے پہلے سونا یا اس کے بعد بات چیت کرنا اس وجہ سے پسند نہیں کیا گیا کہ اگر پہلے سو گیا تو نماز باجماعت فوت ہونے کا خطرہ ہے اور اگر بعد میں بات چیت کرتا رہا تو ممکن ہے کہ دیر میں سونے کی وجہ سے صبح نماز کے وقت آنکھ نہ کھلے۔ ورنہ اگر ضرورت (بقیہ اگلے صفحہ پر)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا۔

٣٧٤ بَاب النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ لِمَنْ غُلِبَ۔

باب ۳۷۴۔ جس شخص پر نیند کا غلبہ ہو' اس کے لیے عشاء سے پہلے سونے کا بیان۔

٥٣٩۔ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلٰوةَ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَايَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْهَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ۔

۵۳۹۔ ایوب بن سلیمان' ابو بکر' سلیمان' صالح بن کیسان' ابن شہاب، عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ عمرؓ نے آپؐ کو آواز دی کہ نماز (تیار ہے) عورتیں اور بچے سو گئے، تب آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اس نماز کا تمہارے سوا کوئی انتظار نہیں کرتا(ا)' ابو برزہؓ کہتے ہیں کہ اس وقت تک مدینہ کے سوا اور کہیں نماز نہ پڑھی جاتی تھی، وہ کہتے ہیں کہ صحابہ (عشاء کی نماز) شفق کے غائب ہو جانے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک پڑھ لیتے تھے۔

٥٤٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَايُبَالِيْ اَقَدَّمَهَا اَمْ اَخَّرَهَا اِذَا كَانَ لَايَخْشٰى اَنْ يَّغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَّقْتِهَا وَقَدْ كَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَآءٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۰۔ محمود' عبدالرزاق' ابن جریج' نافع' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کے وقت کوئی ضرورت پیش آ گئی، اس وجہ سے آپؐ کو (عشاء) کی نماز میں تشریف لانے میں تاخیر ہو گئی' یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو رہے' پھر جاگے' پھر سو رہے' اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اس وقت زمین والوں میں تمہارے سوا کوئی (اس) نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے (اور ابن عمرؓ کچھ پرواہ نہ کرتے تھے) کہ عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیں یا دیر میں پڑھیں' بشرطیکہ نماز کے فوت ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا اور کبھی وہ عشاء سے پہلے سو رہتے تھے، ابن جریج کہتے ہیں۔ میں نے عطاء سے اس حدیث کو بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں اس حد تک تاخیر کر دی۔ کہ لوگ سو

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کسی ضرورت و نیک مقصد کے لئے رات کو عشاء کے بعد بات چیت کی یا جاگتا رہا تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ لیکن فجر کی نماز با جماعت پڑھنا نہ چھوٹے۔

(ا) یعنی اس ہیئت پر با جماعت نماز مدینہ کے علاوہ کہیں نہیں پڑھی جاتی تھی کیونکہ مکہ میں فرداً فرداً پڑھتے تھے اور باقی علاقوں میں ابھی لوگ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے۔

لَيۡلَةً بِالۡعِشَآءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسۡتَيۡقَظُوۡا وَرَقَدُوۡا وَ اسۡتَيۡقَظُوۡا فَقَامَ عُمَرُ بۡنُ الۡخَطَّابِؓ فَقَالَ الصَّلٰوةُ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيۡ اَنۡظُرُ اِلَيۡهِ الۡاٰنَ يَقۡطُرُ رَاۡسُهٗ مَآءً وَّاضِعًا يَّدَهٗ عَلٰى رَاۡسِهٖ فَقَالَ لَوۡلَآ اَنۡ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيۡ لَاَمَرۡتُهُمۡ اَنۡ يُّصَلُّوۡهَا هٰكَذَا فَاسۡتَثۡبَتُّ عَطَآءً كَيۡفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاۡسِهٖ يَدَهٗ كَمَآ اَنۡبَاَهُ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ فَبَدَّدَلِيۡ عَطَآءٌ بَيۡنَ اَصَابِعِهٖ شَيۡئًا مِّنۡ تَبۡدِيۡدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطۡرَافَ اَصَابِعِهٖ عَلٰى قَرۡنِ الرَّاۡسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمُرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّاۡسِ حَتّٰى مَسَّتۡ اِبۡهَامُهٗ طَرَفَ الۡاُذُنِ مِمَّا يَلِيَ الۡوَجۡهَ عَلَى الصُّدۡغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحۡيَةِ لَايُقَصِّرُ وَلَا يُبۡطِشُ اِلَّا كَذٰلِكَ وَقَالَ لَوۡلَآ اَنۡ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيۡ لَاَمَرۡتُهُمۡ اَنۡ يُّصَلُّوۡا هٰكَذَا۔

رہے اور پھر جاگے اور پھر سو رہے اور پھر جاگے، تو عمر بن خطابؓ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے (جا کر آپؐ سے) کہا کہ نماز (تیار ہے) عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے گویا کہ میں آپؐ کی طرف اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے اور آپؐ اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں امت پر گراں نہ سمجھتا تو یقیناً انھیں حکم دے دیتا کہ عشاء کی نماز اسی وقت اسی طرح پڑھا کریں۔ ابن جریج کہتے ہیں پھر میں نے عطاء سے بطور تحقیق کے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر کس طرح رکھا تھا جیسا کہ ابن عباسؓ نے ان کو خبر دی، تو عطاء نے میرے (دکھانے کے) لیے اپنی انگلیوں کے درمیان میں کچھ تفریق کر دی اس کے بعد اپنی انگلیوں کے سرے سر کے ایک جانب پر رکھ دیئے۔ پھر ان کو ملا کر اس طرح پر کھینچ لائے، یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا ان کے کان کی لو سے جو چہرے کے قریب ہے ڈاڑھی کے کنارہ سے مل گیا، آپؐ جب پانی بالوں سے نچوڑتے' اور جلدی کرنا چاہتے تو اسی طرح فرمایا کرتے آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو بے شک انھیں حکم دے دیتا کہ وہ (عشاء کی نماز) اسی طرح (یعنی اسی وقت) پڑھا کریں۔

٣٧٥ بَاب وَقۡتِ الۡعِشَآءِ اِلٰى نِصۡفِ اللَّيۡلِ وَقَالَ اَبُوۡبَرۡزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَسۡتَحِبُّ تَاۡخِيۡرَهَا۔

باب ۳۷۵۔ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور ابو برزہؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تاخیر کو بہتر سمجھتے تھے۔(۱)

٥٤١۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الرَّحِيۡمِ الۡمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنۡ حُمَيۡدِ نِ الطَّوِيۡلِ عَنۡ اَنَسٍؓ قَالَ اَخَّرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الۡعِشَآءِ اِلٰى نِصۡفِ اللَّيۡلِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ قَالَ قَدۡ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوۡآ اَمَا اِنَّكُمۡ فِيۡ صَلٰوةٍ مَاانۡتَظَرۡ تُمُوۡهَا وَزَادَ ابۡنُ مَرۡيَمَ قَالَ اَخۡبَرَنَا يَحۡيَى بۡنُ اَيُّوۡبَ قَالَ حَدَّثَنِيۡ حُمَيۡدٌ سَمِعَ اَنَسًا كَاَنِّيۡ اَنۡظُرُ اِلٰى وَبِيۡصِ خَاتَمِهٖ لَيۡلَتَئِذٍ۔

۵۴۱۔ عبدالرحیم محاربی' زائدہ' حمید طویل' انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں (ایک مرتبہ) نصف شب تک تاخیر فرمائی اس کے بعد نماز پڑھی اور فرمایا کہ لوگ پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تم نماز میں رہے، جب تک کہ تم نے اس کا انتظار کیا اور ابن ابی مریم نے اتنی بات زیادہ روایت کی ہے' وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ بن ایوب نے کہا۔ وہ کہتے ہیں مجھ سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے انسؓ سے سنا کہ گویا میں اس شب میں آپؐ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

(۱) تہائی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنا مستحب ہے۔ نصف رات تک مؤخر کرنا جائز ہے اس کے بعد تک مؤخر کرنا مکروہ ہے۔

٣٧٦ بَاب فَضْلِ صَلوٰةِ الْفَجْرِ۔

باب ۳۷۶۔ نماز فجر کی فضیلت کا بیان۔

٥٤٢ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ، قَالَ لِيْ جَرِيْرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَآ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَاتُضَآمُّوْنَ اَوْلَا تُضَاهُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَلَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلوٰةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَيَانًا۔

۵۴۲۔ مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، جریرؓ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) شب بدر میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس تھے کہ آپؐ نے چاند کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا سنو! عنقریب تم لوگ اپنے پروردگار کو بے شک وشبہ اسی طرح دیکھو گے جس طرح (اس وقت) اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھ رہے ہو، لہٰذا اگر تم یہ کر سکو کہ طلوع آفتاب سے قبل کی نماز پر (شیطان سے) مغلوب نہ ہو تو کرو، پھر آپؐ نے فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے اسمٰعیل سے، انہوں نے قیس سے، انہوں نے جریرؓ سے، اتنے الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں کہ عنقریب تم اپنے پروردگار کو علانیہ دیکھو گے۔

٥٤٣ ۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْجَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا۔

۵۴۳۔ ہدبہ بن خالد، ہمام، ابوجمرہ، ابوبکر بن ابی موسیٰؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھ لے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا، اور ابن رجاء نے کہا کہ ہم سے ہمام نے بواسطہ ابوجمرہ اور ابوبکر بن عبداللہؓ بن قیس اس کو بیان کیا۔

٥٤٤ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۵۴۴۔ ہم سے اسحٰق نے بواسطہ حبان، ہمام، ابوجمرہ، ابوبکر بن عبداللہ، عبداللہؓ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اسی کے مثل روایت کیا۔

٣٧٧ بَاب وَقْتِ الْفَجْرِ۔

باب ۳۷۷۔ نماز فجر کے وقت کا بیان۔

٥٤٥ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهُمْ تَسَحَّرُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوْا اِلَى الصَّلوٰةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اَوْسِتِّيْنَ يَعْنِيْ اٰيَةً۔

۵۴۵۔ عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ، انسؓ روایت کرتے ہیں کہ زیدؓ بن ثابت نے مجھ سے بیان کیا کہ صحابہؓ نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ سحری کھائی اس کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوگئے، میں نے پوچھا کہ ان دونوں میں کتنا فصل تھا؟ زیدؓ نے کہا پچاس یا ساٹھ آیت (کی تلاوت) کے اندازے پر۔

٥٤٦ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ

۵۴۶۔ حسن بن صباح، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ، انس بن مالکؓ

ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِاَنَسٍؓ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرَ مَايَقْرَءُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت دونوں نے سحری کھائی جب اپنی سحری سے فارغ ہوگئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھی، ہم لوگوں نے ان سے پوچھا کہ ان دونوں کے سحری سے فراغت کرنے اور نماز کے درمیان میں کس قدر فصل تھا؟ انسؓ نے کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَّقُوْلُ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۴۷۔ اسمٰعیل بن ابی اویس، عبدالحمید بن ابی اویس، سلیمان، ابو حازم، سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر کے لوگوں میں (بیٹھ کر) سحری کھایا کرتا تھا، پھر مجھے اس بات کی جلدی پڑجاتی تھی کہ کسی طرح میں فجر کی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھ لوں۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَآءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَايَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ۔

۵۴۸۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل اور ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم مسلمان عورتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز میں اپنی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتی تھیں، جب نماز ختم کر چکتیں اور اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ کر جاتیں، تو کوئی شخص اندھیرے کے سبب سے ان کو پہچان نہ سکتا تھا۔(۱)

۳۷۸ بَاب مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً۔

باب ۳۷۸۔ اس شخص کا بیان جو فجر کی ایک رکعت پائے۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ

۵۴۹۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، بسر بن

(۱) امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ اس باب میں ذکر کردہ احادیث سے یہ بات ثابت فرمانا چاہتے ہیں کہ فجر کی نماز صبح صادق کے بعد اندھیرے میں پڑھنا بہتر ہے۔ جبکہ صورت حال یہ ہے کہ ان احادیث میں سے پہلی تین احادیث سے تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ رمضان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر جلدی ادا فرمائی۔ عام حالات میں بھی آپ ایسا کیا کرتے تھے یہ معلوم نہیں ہوا۔ اور باب کی آخری حدیث سے عورتوں کے نہ پہچانے جانے سے یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ نماز اندھیرے میں پڑھی جاتی تھی۔ حالانکہ عورتوں کے نہ پہچانے جانے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ایک تو وہ چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتی تھیں، دوسرے اس وجہ سے کہ مسجد نبوی کی دیواریں چھوٹی تھیں، چھت نیچی تھی اور اس میں کھڑکیاں بھی نہیں تھیں، تو باوجود باہر روشنی ہونے کے بھی مسجد کے اندر اندھیرا رہتا تھا جس کی وجہ سے وہ پہچانی نہ جاتی تھیں۔ تو ان احادیث سے عام حالات میں فجر کی نماز غلس یعنی اندھیرے میں پڑھنا ثابت نہیں ہوتا۔ جبکہ دوسری طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح اور صحیح ارشادات اور صحابہ کرامؓ کے آثار اس بات پر بھی موجود ہیں کہ فجر کی نماز میں بہتر یہ ہے کہ وہ روشنی ہونے کے بعد ادا کی جائے۔ انہیں دیکھنے کے لئے ملاحظہ ہو اعلاء السنن (ص ۲۰، ج ۲) و معارف السنن (ص ۳۹، ج ۲)

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

سعید و اعراج' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آفتاب کے نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پا لے۔ تو اس نے صبح کی نماز پالی۔ اور جو کوئی آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو بے شک اس نے عصر کی نماز پالی۔

٣٧٩ بَاب مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً۔

باب ۳۷۹۔ اس شخص کا بیان جس نے نماز کی ایک رکعت پالی۔

٥٥٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

۵۵۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' ابو سلمۃ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے تو اس نے (پوری) نماز پالی۔

٣٨٠ بَاب الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ۔

باب ۳۸۰۔ فجر کے بعد آفتاب بلند ہونے تک نماز پڑھنے کا بیان۔

٥٥١۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَّرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تُشْرِقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

۵۵۱۔ حفص بن عمرو' ہشام' قتادہ' ابو العالیہ' ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے سامنے چند پسندیدہ لوگوں نے کہ ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ میرے نزدیک عمرؓ تھے، یہ بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے اور عصر کے بعد غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔

٥٥٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَاسٌ بِهٰذَا۔

۵۵۲۔ مسدد' یحییٰ' شعبہ' قتادہ' ابوالعالیہ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے چند آدمیوں نے اس حدیث کو روایت کیا۔

٥٥٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

۵۵۳۔ مسدد' یحییٰ بن سعید' ہشام' عروہ' ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی نمازیں طلوع آفتاب کے وقت نہ پڑھو، اور نہ غروب آفتاب کے وقت۔ عروہ کہتے ہیں، مجھ سے ابن عمرؓ نے (یہ بھی) کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آفتاب کا کنارہ نکل آئے تو آفتاب بلند ہونے تک نماز موقوف کر دو اور جب آفتاب کا کنارہ چھپ جائے، تو

طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ تَابَعَهٗ عَبْدَةُ۔

جب تک پورا نہ چھپ جائے اس وقت تک نماز موقوف کر دو' عبدہ نے اس کے تابع حدیث روایت کی ہے۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَآءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ يُّفْضِیْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَآءِ وَ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ۔

۵۵۴۔ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' عبیداللہ' خبیب بن عبدالرحمٰن' حفص بن عاصم' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس اور دو نمازوں سے منع فرمایا، فجر کے بعد نماز پڑھنے سے جب تک کہ آفتاب اچھی طرح نہ نکل آئے اور عصر کے بعد (نماز سے) جب تک کہ (اچھی طرح) آفتاب غروب نہ ہو جائے' اور ایک کپڑے میں اشتمال صما اور احتباء سے جو کہ پورے طور پر شرم گاہ کے لیے پردہ نہیں ہو سکتے اور (بیع) منابذہ اور ملابسہ سے۔

۳۸۱ بَاب لَاتَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

باب ۳۸۱۔ غروب آفتاب سے پہلے نماز کا قصد نہ کرے۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَتَحَرّٰى اَحَدُكُم فَيُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا ۔

۵۵۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص طلوع آفتاب کے وقت اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدَ نِ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَاصَلٰوةَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ۔

۵۵۶۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح' ابن شہاب' عطاء بن یزید جندعی' ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز (جائز) نہیں جب تک کہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور نہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز (جائز) ہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَّقَدْ صَحِبْنَا

۵۵۷۔ محمد بن ابان' غندر' شعبہ' ابوالتیاح' حمران بن ابان، معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا اے لوگو! تم ایک ایسی نماز پڑھتے ہو جو کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھانے کے باوجود آپ کو اسے پڑھتے نہیں دیکھا اور یقیناً آپؐ نے اس سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارَ اٰيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

ممانعت فرمائی یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۵۵۸۔ محمد بن سلام، عبدہ، عبید اللہ، خبیب، حفص بن عاصم، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دو نمازوں سے ممانعت فرمائی ہے فجر کے بعد آفتاب کے نکلنے تک اور عصر کے بعد آفتاب کے غروب ہونے تک۔

۳۸۷ بَاب مَنْ لَّمْ يَكْرَهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ رَوَاهُ عُمَرُ وَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ۔

باب ۳۸۲۔ اس شخص کا بیان جس نے صرف عصر اور فجر (کے فرض) کے بعد نماز کو مکروہ سمجھا ہے اس کو عمرؓ اور ابن عمرؓ اور ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُصَلِّىْ كَمَارَاَيْتُ اَصْحَابِىْ يُصَلُّوْنَ لَآ اَنْهٰى اَحَدًا يُّصَلِّىْ بِلَيْلٍ اَوْنَهَارٍ مَّاشَاۤءَ غَيْرَ اَنْ لَّاتَحَرُّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَاغُرُوْبَهَا۔

۵۵۹۔ ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح میں ادا کرتا ہوں کہ میں کسی کو منع نہیں کرتا کہ وہ دن کے جس حصہ میں جس قدر چاہے نماز پڑھے، البتہ یہ ضرور کہتا ہوں کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرو اور نہ غروب آفتاب کے وقت اس کا قصد کرو۔

۳۸۳ بَاب مَايُصَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَآئِتِ وَنَحْوِهَا وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِىْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

باب ۳۸۳۔ عصر کی نماز کے بعد قضا نمازیں اور اس کے مثل دوسری نمازوں کے پڑھنے کا بیان اور کریب نے ام سلمہؓ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عصر (کی نماز) کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ مجھے (قبیلہ) عبد القیس کے لوگوں نے ظہر کے بعد دو رکعتوں کا موقعہ نہ دیا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّهٗ سَمِعَ عَآئِشَةَ وَقَالَتْ وَالَّذِىْ ذَهَبَ بِهٖ مَاتَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِىَ اللّٰهَ وَمَا لَقِىَ اللّٰهَ حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَلِّىْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا تَعْنِى الرَّكْعَتَيْنِ

۵۶۰۔ ابو نعیم، عبد الواحد بن ایمن، ایمن نے حضرت عائشہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کی قسم جو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دنیا سے لے گیا آپؐ نے اپنی وفات کے وقت تک عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمانا کبھی نہیں چھوڑیں، اور جب آپؐ اللہ سے ملے ہیں اس وقت (بہ باعث ضعف عمر کے آپؐ کی یہ حالت تھی) کہ آپؐ نماز سے تھک

بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ اَنْ يُّثْقِلَ عَلٰى اُمَّتِهٖ وَكَانَ يُحِبُّ مَايُخَفِّفُ عَنْهُمْ ـ

جاتے تھے اور آپؐ اپنی بہت سی نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ان دونوں کو یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں (ہمیشہ) پڑھا کرتے تھے، لیکن گھر ہی میں پڑھتے تھے اس خوف سے کہ آپؐ کی امت پر گراں نہ گزرے کیونکہ آپؐ وہی پسند فرماتے تھے جو آپؐ کی امت پر آسان ہو۔

٥٦١ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا يَابْنَ اُخْتِىْ مَاتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِىْ قَطُّ ـ

۵۶۱۔ مسدد، یحییٰ، ہشام، عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عصر کے بعد دو رکعتیں میرے ہاں کبھی ترک نہیں فرمائیں۔

٥٦٢ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ـ

۵۶۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، شیبانی، عبدالرحمٰن بن اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم دو رکعتوں کو پوشیدہ و آشکارا کبھی ترک نہ فرماتے تھے دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کی نماز کے بعد (۱)۔

٥٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ رَاَيْتُ الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَاْتِيْنِىْ فِىْ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ـ

۵۶۳۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، ابواسحاق روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسود اور مسروق کو حضرت عائشہؓ کے اس قول کی گواہی دیتے ہوئے دیکھا کہ انھوں نے فرمایا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم عصر کے بعد جب کسی دن میرے پاس آتے تھے تو دو رکعتیں ضرور ادا فرما لیا کرتے تھے۔

٣٨٤ بَاب التَّبْكِيْرِ بِالصَّلٰوةِ فِىْ يَوْمِ غَيْمٍ ـ

باب ۳۸۴۔ بادل کے دنوں میں نماز سویرے پڑھنے کا بیان۔

٥٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى هُوَا بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَاالْمَلِيْحِ حَدَّثَهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِىْ

۵۶۴۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، ابوالملیح روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دن بریدہؓ کے ہمراہ تھے یہ دن ابر کا تھا، تو انھوں نے کہا کہ نماز سویرے پڑھ لو کیونکہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

(۱) گزشتہ ابواب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے جبکہ اس بات کی احادیث سے آپؐ کا عمل یہ سامنے آتا ہے کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پابندی سے ادا فرمایا کرتے تھے۔ اس بارے میں قول فیصل یہ ہے کہ امت کے حق میں تو عصر کے بعد نفل پڑھنے سے ممانعت ہے۔ اور جو آپؐ پڑھا کرتے تھے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔

يَوْمٍ ذِیْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلوٰةِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلوٰةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔

نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز عصر چھوڑ دی تو سمجھ لو کہ اس کا (نیک) عمل ضائع ہو گیا۔

٣٨٥ بَاب الْاَذَانِ بَعْدَ ذِهَابِ الْوَقْتِ ۔

باب ٣٨٥۔ وقت گزر جانے کے بعد نماز کے لیے اذان کہنے کا بیان۔

٥٦٥۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْعَرَّسْتَ بِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلوٰةِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَابِلَالُ اَيْنَ مَاقُلْتَ قَالَ مَااُلْقِيَتْ عَلَیَّ نَوْمَةٌ مِّثْلُهَا قَطُّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَآءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلوٰةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلّٰى۔

٥٦٥۔ عمران بن میسرہ، محمد بن فضیل، حصین، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شب میں سفر کیا، تو بعض لوگوں نے کہا کہ کاش آپؐ اخیر شب میں مع ہم سب لوگوں کے آرام فرماتے (تو کتنا اچھا ہوتا) آپؐ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم نماز (فجر) سے (غافل ہو کر) سو نہ جاؤ، بلال بولے کہ میں تم سب کو جگا دوں گا لہذا سب لوگ لیٹ رہے اور بلالؓ اپنی پیٹھ اپنے اونٹ سے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ مگر ان پر بھی نیند غالب آگئی اور وہ بھی سو گئے (چنانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت بیدار ہوئے کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا تھا آپؐ نے فرمایا اے بلالؓ! تمہارا کہنا کہاں گیا؟ انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ایسی نیند میرے اوپر کبھی مسلط نہ کی گئی جیسی کہ آج مجھ پر طاری ہو گئی، آپؐ نے فرمایا (سچ ہے) اللہ نے تمہاری جانوں کو جس وقت چاہا قبض کر لیا، اور جس وقت چاہا واپس کیا اے بلالؓ اٹھو اور نماز کے لیے اذان دے دو پھر آپؐ نے وضو فرمایا اور جب آفتاب بلند اور سفید ہو گیا آپ کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔

٣٨٦ بَاب مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذِهَابِ الْوَقْتِ۔

باب ٣٨٦۔ اس شخص کا بیان جو وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھائے۔

٥٦٦۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُّ اُصَلِّی الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ

٥٦٦۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ، جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ (غزوہ) خندق میں آفتاب غروب ہونے کے بعد حضرت عمرؓ قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے حضور انورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ! میں نے عصر کی نماز (ابھی تک) نہیں پڑھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی، پھر ہم سب (مقام) بطحان کی طرف متوجہ ہوئے، آپؐ نے اور ہم سب نے بھی نماز کے لیے وضو کیا پھر

مَاصَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ۔

آپؐ نے آفتاب غروب ہو جانے کے بعد پہلے عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد مغرب کی ادا کی۔

۳۸۷ بَاب مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَلَايُعِيْدُ اِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً وَّاحِدَةً عِشْرِيْنَ سَنَةً لَّمْ يُعِدْ اِلَّاتِلْكَ الصَّلٰوةَ الْوَاحِدَةَ۔

باب ۳۸۷۔ اس شخص کا بیان، جو کسی نماز کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے پڑھ لے، اور صرف اسی نماز کا اعادہ کرے، ابراہیم نے کہا ہے کہ جو شخص ایک نماز ترک کر دے اور بیس برس تک (اس کو ادا نہ کرے تب بھی) وہ صرف اسی نماز کا اعادہ کرے گا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو نَعِيْمٍ وَّمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ قَالَ مُوْسٰى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ وَقَالَ حِبَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۵۶۷۔ ابو نعیم و موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، انس بن مالکؓ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص کسی نماز کو بھول جائے تو اسے چاہئے کہ جب یاد آئے تو پڑھ لے، اس کا کفارہ یہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یاد کے لیے نماز قائم کرو اور حبان نے کہا کہ ہم سے ہمام نے، ان سے قتادہؓ نے اور ان سے انسؓ نے، انھوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اسی کے مثل روایت کیا۔

۳۸۸ بَاب قَضَآءِ الصَّلَوَاتِ الْاُوْلٰى فَالْاُوْلٰى ۔

باب ۳۸۸۔ قضا نمازوں کو ترتیب کے ساتھ پڑھنے کا بیان۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ مَاكِدْتُّ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰى بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ۔

۵۶۸۔ مسدد، یحییٰ، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ (غزوہ) خندق کے دن کفار قریش کو برا کہنے لگے اور کہا کہ میں آفتاب غروب ہونے تک (ان کی وجہ سے) عصر کی نماز نہ پڑھ سکا، جابرؓ کہتے ہیں پھر ہم لوگ (مقام) بطحان میں گئے، تب آپؐ نے آفتاب غروب ہو جانے کے بعد نماز عصر پڑھی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۳۸۹ بَاب مَايُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ اَلسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ

باب ۳۸۹۔ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے (سامر، سمر سے ماخوذ ہے اور جمع سمار ہے، اور سامر یہاں جمع کے معنوں میں ہے)

الْجَمِيعِ۔

٥٦٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ اِلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ وَهِيَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَآ اِلٰى اَهْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّنَسِيْتُ مَاقَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَآءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

۵۶۹۔ مسدد' یحییٰ' عوف' ابو منہال روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزہؓ اسلمی کے پاس گیا۔ ان سے میرے والد نے کہا کہ ہم سے بیان کیجئے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح پڑھتے تھے۔ وہ بولے کہ ہجر جسے تم پہلی نماز کہتے ہو۔ آفتاب کے ڈھلتے ہی ادا فرمالیا کرتے تھے اور عصر کی نماز (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ (جب) ہم میں سے کوئی شخص (حضورؐ) کے ہمراہ نماز پڑھ کر حوالی مدینہ میں اپنے گھر کو واپس جاتا تو بھی آفتاب بالکل صاف ہوتا تھا (ابو منہال کہتے ہیں) میں بھول گیا کہ مغرب کے بارے میں انھوں نے کیا کہا؟ ابو برزہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ عشاء کی نماز دیر میں پڑھنا پسند فرماتے تھے اور کہا کہ عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد بات کرنا مکروہ خیال فرماتے تھے اور صبح کی نماز سے (فراغت کر کے) آپؐ ایسے وقت لوٹتے تھے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے پاس والے کو پہچان لیتا تھا اور اس میں آپؐ ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

٣٩٠ بَاب السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ۔

باب ۳۹۰۔ دین کے مسائل اور نیک بات کے متعلق عشاء کے بعد گفتگو کرنے کا بیان۔

٥٧٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ نِ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَّقْتِ قِيَامِهٖ فَجَآءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيْرَانُنَا هٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهٗ فَجَآءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ اَلَآ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا وَ اِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ الْحَسَنُ وَاِنَّ الْقَوْمَ لَايَزَالُوْنَ فِيْ خَيْرٍ مَّا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۷۰۔ عبداللہ بن صباح' ابو علی حنفی' قرۃ بن خالد روایت کرتے ہیں کہ ہم حسن بصری کا انتظار کر رہے' انھوں نے آنے میں اتنی دیر کی کہ ان کے (مسجد سے) اٹھ جانے کا وقت قریب آگیا، تب وہ آئے اور کہنے لگے کہ مجھے میرے پڑوسیوں نے بلالیا تھا' اس وجہ سے دیر ہو گئی پھر انھوں نے بیان کیا کہ انس بن مالکؓ نے کہا کہ ہم نے ایک رات نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا یہاں تک کہ نصف شب ہو گئی، تب آپؐ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی، اس کے بعد آپؐ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھو! لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے' اور تم برابر نماز میں رہے' جب تک کہ تم نے نماز کا انتظار کیا اسی حدیث کے پیش نظر (خود) حسن بصریؒ کا قول ہے کہ جب تک لوگ نیکی کرنے کے منتظر رہتے ہیں وہ اس نیکی کے کرنے کا ثواب پاتے رہتے ہیں، قرہ نے کہا کہ حسنؒ کا یہ قول انس کی حدیث میں

داخل ہے۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فِیْ اٰخِرِ حَیٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَا یَبْقٰی مَنْ هُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فَوَهَلَ النَّاسُ فِیْ مَقَالَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَا یَتَحَدَّثُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ عَنْ مِّائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ یُرِیْدُ بِذٰلِكَ اِنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنُ۔

۵۷۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ بن عمرو، ابو بکر بن ابی حثمہ، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز اپنی اخیر زندگی میں پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تم اپنی اس رات کے حال کے متعلق مجھ سے سنو! سو برس کے بعد جو شخص آج زمین کے اوپر ہے کوئی باقی نہ رہے گا (ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ) لوگوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اس ارشاد کے سمجھنے میں غلطی کی اور سو برس کی توضیح کرنے میں دوسری باتوں کی طرف خیال دوڑانا(۱) شروع کر دیا (انھیں خیالوں کو) وہ حدیث کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں حالانکہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہی فرمایا تھا کہ جو آج زمین کے اوپر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا مراد آپؐ کی اس سے یہ تھی کہ یہ قرن گزر جائے گا۔

۳۹۱ بَاب السَّمَرِ مَعَ الْاَهْلِ وَالضَّیْفِ۔

باب ۳۹۱۔ گھر والوں اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنے کا بیان۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَیْمَانَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّاِنْ اَرْبَعٌ فَخَامِسٌ اَوْسَادِسٌ وَّاَنَّ اَبَابَکْرٍ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَلَآ اَدْرِیْ هَلْ قَالَ وَامْرَاَتِیْ وَ خَادِمٌ بَیْنَ بَیْتِنَا وَبَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّاَنَّ اَبَابَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ

۵۷۲۔ ابوالنعمان، معتمر بن سلیمان، سلیمان، ابو عثمان، عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ روایت کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ غریب لوگ تھے اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمادیا تھا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو ان میں سے لے جائے اور اگر چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا ان میں سے لے جائے، ابو بکر تین آدمی لے گئے اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم دس لے گئے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ہم تھے اور ہمارے باپ تھے اور ہماری ماں تھیں اور میں نہیں جانتا کہ آیا انھوں نے یہ بھی کہا یا نہیں کہ ہماری بی بی اور ہمارا خادم بھی تھا، جو ہمارے گھر اور ابو بکرؓ کے گھر میں مشترک تھا۔ ابو بکرؓ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یہاں کھانا کھایا اور وہیں عشاء کی نماز ادا کی، اس کے بعد بھی اتنے

(۱) ابن عمرؓ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سن کر بعض صحابہ کا ذہن دوسری باتوں کی طرف چلا گیا وہ یہ کہ بعض صحابہؓ نے سمجھا کہ سو سال بعد قیامت آجائے گی۔ تو فرمایا کہ یہ مطلب نہ تھا بلکہ فرمان نبوی کا مطلب یہ تھا کہ جو لوگ آج روئے زمین پر ہیں ٹھیک سو سال کے بعد ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں ہو گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَآءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَامَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهٗ مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْقَالَتْ ضَيْفُكَ قَالَ اَفَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ قَدْعُرِضُوْا فَاَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ يَاغُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا لَاهَنِيْئًالَّكُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَااَطْعَمُهٗ اَبَدًا وَّاَيْمُ اللّٰهِ مَاكُنَّانَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍؓ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرَ فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ يَآاُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَّاهٰذَا قَالَتْ لَاوَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَفَرَّقَنَا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ۔

ٹھہرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام بھی فرمالیا اس کے بعد (اپنے گھر میں) آئے ان سے ان کی بی بی نے کہا کہ تمہیں تمہارے مہمانوں سے کس نے روک لیا؟ یا یہ کہ کہ تمہارے مہمان انتظار کر رہے ہیں وہ بولے کیا تم نے انھیں کھانا نہیں کھلایا؟ انھوں نے کہا آپؐ کے آنے تک ان لوگوں نے کھانے سے انکار کیا۔ کھانا ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا مگر انھوں نے نہ مانا' عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ میں تو مارے خوف کے جا کر چھپ گیا، چنانچہ ابو بکرؓ نے غصہ میں غنثر کہہ کر اور بہت کچھ سخت سست مجھے کہہ ڈالا اور کہا تمہیں گوارا نہ ہو کھاؤ! اس کے بعد کہا کہ اللہ کی قسم' میں ہرگز نہ کھاؤں گا' کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! ہم جب کوئی لقمہ لیتے تھے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مہمان سب آسودہ ہوگئے اور کھانا جس قدر کہ پہلا تھا اس سے زیادہ رہ گیا۔ تو ابو بکرؓ نے اس کی طرف دیکھا وہ اسی قدر تھا جیسا کہ پہلے تھا یا اس سے بھی زیادہ تو اپنی بی بی سے کہا کہ اے بنی فراش کی بہن یہ کیا ماجرا ہے؟ وہ بولیں کہ اپنی آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یقیناً یہ اس وقت پہلے سے تگنا ہے، پھر اس میں سے ابو بکرؓ نے کھایا اور کہا یہ قسم شیطان ہی کی طرف سے تھی' بالآخر اس میں سے ایک لقمہ انھوں نے کھالیا۔ اس کے بعد اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھالے گئے۔ وہ صبح کو وہاں پہنچا اور ہمارے اور ایک قوم کے درمیان میں کچھ عہد تھا اس کی مدت گزر چکی تھی، تو ہم نے بارہ آدمی علیحدہ علیحدہ کر دیئے ان میں سے ہر ایک ساتھ کچھ کچھ آدمی تھے۔ واللہ اعلم ہر شخص کے ساتھ کس کس قدر آدمی تھے غرض اس کھانے سے سب نے کھالیا۔ عبدالرحمٰن نے جیسا کچھ بیان کیا ہو۔

كِتَابُ الْاَذَانِ

اذان کا بیان

۳۹۲ بَاب بَدْءِ الْاَذَانِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ ۔

باب ۳۹۲۔ اذان کی ابتدا کا بیان' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور جب تم نماز کے لیے اعلان کرتے ہو تو وہ اس سے ہنسی مذاق کرتے ہیں یہ اس سبب سے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کی اذان دی

جائے۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُ وا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوْا الْيَهُوْدَوَ النَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

۵۷۳۔ عمران بن میسرہ' عبدالوارث' خالد' ابو قلابہ' انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نماز کے اعلان کے لیے لوگوں نے آگ اور ناقوس تجویز کیا پھر یہود و نصاریٰ کی طرف ذہن منتقل ہو گیا کہ یہ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں تب بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے ایک ایک مرتبہ۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ اتَّخِذُوْنَا قُوْسًا فِیْ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِّثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

۵۷۴۔ محمود بن غیلان' عبدالرزاق' ابن جریج' نافع' ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تھے تو نماز کے لیے نماز کے وقت کا اندازہ کر کے جمع ہو جاتے تھے، اس وقت تک نماز کے لیے اعلان نہ ہوتا تھا ایک دن مسلمانوں نے اس بارے میں گفتگو کی کہ کوئی اعلان ضرور ہونا چاہئے بعض نے کہا کہ نصاریٰ کے ناقوس کی طرح ناقوس بنالو اور بعض نے کہا نہیں بلکہ یہود کی طرح کے سنگھ کی طرح ایک سنگھ بنالو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیوں نہیں ایک آدمی کو مقرر کر دیتے کہ وہ الصلوۃ (الصلوۃ) پکار دیا کرے، پس رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اٹھو اور نماز کی اطلاع کر دیا کرو۔

۳۹۳ بَاب اَلْاَذَانِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

باب ۳۹۳۔ اذان کے الفاظ دو دو بار کہنے کا بیان۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَالْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

۵۷۵۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' سماک بن عطیہ' ایوب، ابو قلابہ' انسؓ روایت کرتے ہیں کہ بلالؓ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اذان میں جفت کلمات کہیں اور اقامت میں سوائے قدقامت الصلوۃ کے طاق کہیں(۱)۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَا بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ن

۵۷۶۔ محمد بن سلام' عبدالوہاب ثقفی' خالد حذاء' ابو قلابہ' انسؓ بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ جب لوگ زیادہ (مسلمان) ہوئے تو

(۱) امام بخاریؒ نے وہ روایات ذکر فرمائی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اقامت میں کلمات کو ایک ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا۔ ان روایات کے ساتھ ساتھ ایسی بھی صحیح روایات موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اقامت کے کلمات بھی اذان کی طرح دو دو مرتبہ ادا کئے جائیں گے ایسی روایات کے لئے ملاحظہ ہو اعلاء السنن (ص ۱۱۰، ج ۲) درس ترمذی (ص ۴۵۸: ج ۱) (حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم)

ان مختلف روایات کی وجہ سے اقامت میں دونوں طریقے ہی جائز ہیں ان میں سے اولیٰ اور بہتر کونسا طریقہ ہے؟ اس بارے میں آئمہ مجتہدین کی آراء مختلف ہیں۔

الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَیْءٍ يَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا اَوْيَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَا لْاِقَامَةَ ۔

انھوں نے تجویز کی کہ نماز کے وقت کی کوئی ایسی علامت مقرر کر دیں جس سے وہ پہچان لیا کریں (کہ اب نماز تیار ہے) لہذا بعض نے کہا کہ آگ روشن کر دیں یا ناقوس بجادیں تو بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں) جفت (کلمات) کہیں اور اقامت (میں) طاق۔

٣٩٤ بَاب الْاِقَامَةِ وَاحِدَةٌ اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ۔

باب ۳۹۴۔ قد قامت الصلوۃ کے علاوہ اقامت کے الفاظ ایک ایک بار کہنے کا بیان۔

٥٧٧ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَالْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ ۔

۵۷۷۔ علی بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابراہیم، خالد حذاء، ابو قلابہ، انسؓ روایت کرتے ہیں کہ بلالؓ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان میں جفت (کلمات) کہیں اور اقامت میں طاق۔ اسمٰعیل راوی حدیث کہتے ہیں میں نے ایوب سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا (ہاں) اقامت اکہری ہونی چاہئے (البتہ) قد قامت الصلوۃ دو مرتبہ کہا جائے۔

٣٩٥ بَاب فَضْلِ التَّاْذِيْنِ ۔

باب ۳۹۵۔ اذان کہنے کی فضیلت کا بیان۔

٥٧٨ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَايَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قَضَى النِّدَآءَ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قَضَى التَّثْوِيْبَ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَبَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْكَذَا لِمَالَمْ يَكُنْ يَّذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَايَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى ۔

۵۷۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور مارے خوف کے وہ گوز مارتا جاتا ہے اور اس حد تک بھاگتا چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سنے، جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے حتی کہ جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے، تاکہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، وہ (تمام) باتیں جو اس کو یاد نہ تھیں یاد دلاتا ہے یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کس قدر نماز پڑھی۔

٣٩٦ بَاب رَفْعُ الصَّوْتِ بِالنِّدَآءِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا فَاَمَّا لَا فَاعْتَزِلْنَا ۔

باب ۳۹۶۔ اذان میں آواز بلند کرنے کا بیان اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے (اپنے موذن سے) کہا تھا کہ صاف اور سیدھی سیدھی اذان کہو ورنہ دور ہو جاؤ۔

٥٧٩ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْمَازِنِیِّ

۵۷۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن صعصعہ انصاری مازنی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ ان سے ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ

عَنْ اَبِيهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ اَوْبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَايَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّاشَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو، تو میری ایک نصیحت کو یاد رکھو۔ کہ جب تم اپنی بکریوں کے گلہ میں یا اپنے جنگل میں ہو' اور نماز کے لیے اذان کہو' تو اذان دیتے وقت اپنی آواز بلند کرو اس لیے کہ موذن کی آواز کو جو کوئی جن یا انس یا اور کوئی سنے گا، تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دے گا ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سنا تھا۔

۳۹۷ بَاب مَايُحْقَنُ بِالْاَذَانِ مِنَ الدِّمَآءِ۔

باب ۳۹۷۔ اذان سن کر قتال و خون ریزی بند کرنا (چاہیے)

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا غَزَابِنَا قَوْمًا لَّمْ يَكُنْ يُغِيْرُ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَّكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

۵۸۰۔ قتیبہ' اسمٰعیل بن جعفر' حمید' حضرت انسؓ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپؐ ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے، تو ہم سے لوٹ مار نہ کرواتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور آپؐ انتظار کرتے اگر اذان سن لیتے، تو ان لوگوں کے قتل سے رک جاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کرتے۔ انسؓ کہتے ہیں ہم خیبر کی طرف (جہاد کو) نکلے تو ہم رات کو ان کے قریب پہنچے، جب صبح ہو گئی اور آپؐ نے اذان نہ سنی تو سوار ہو گئے اور میں ابو طلحہؓ کے پیچھے سوار ہو گیا میرا پیر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیر کو چھو رہا تھا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ خیبر کے لوگ اپنے تھیلے اور پھاوڑے لیے ہوئے ہماری طرف آئے اور جب انھوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا تو کہنے لگے کہ محمدؐ اللہ کی قسم محمدؐ اور اس کا لشکر آ گئے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ جب ان کو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ اکبر! اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا۔ بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں بقصد جنگ اترتے ہیں تو ان ڈرائے ہوؤں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

۳۹۸ بَاب مَايَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ۔

باب ۳۹۸۔ اذان سنتے وقت کیا کہنا چاہیے؟

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

۵۸۱۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عطا بن یزید لیثی' ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو اس طرح کہو جس طرح موذن کہہ رہا ہو۔

٥٨٢ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـ

۵۸۲۔ معاذ بن فضالہ' ہشام' یحیٰی' محمد بن ابراہیم بن حارث، عیسیٰ بن طلحہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن معاویہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تک اسی طرح کہا جس طرح موذن نے کہا۔

٥٨٣ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى نَحْوَهٗ قَالَ يَحْيٰى وَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اِخْوَانِنَا اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ـ

۵۸۳۔ اسحٰق' وہب' بن جریر' ہشام' یحیٰی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور یحیٰی کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے بعض بھائیوں نے بیان کیا کہ موذن نے جب حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہا تو معاویہؓ نے وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا' اور کہا کہ میں نے تمہارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

٣٩٩ بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَآءِ ـ

باب ۳۹۹۔ اذان کے وقت دعا کرنے کا بیان۔

٥٨٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ـ

۵۸۴۔ علی بن عباس' شعیب بن ابی حمزہ' محمد بن منکدر' جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ تو اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہو گی۔

٤٠٠ بَاب الْاِسْتِهَامِ فِي الْاَذَانِ، وَيُذْكَرُ اَنَّ قَوْمًا نِ اخْتَلَفُوْا فِي الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ ـ

باب ۴۰۰۔ اذان دینے کے لیے قرعہ ڈالنے کا بیان اور بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اذان (دینے) میں جھگڑا کیا تو سعدؓ نے قرعہ ڈال کر ان کے درمیان فیصلہ کر دیا۔

٥٨٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَايَجِدُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا سْتَهَمُوْ اَوَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي التَّهْجِيْرِ

۵۸۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' سمی (ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام)، ابو صلاح' ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں شامل ہونے کا کتنا ثواب ہے، پھر قرعہ ڈالنے کے بغیر یہ حاصل نہ ہو تو ضرور قرعہ ڈالیں اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اول وقت نماز پڑھنے میں کیا ثواب ہے، تو بڑی کوشش سے آئیں اور اگر جان لیں کہ عشاء

لَاسْتَبَقُوْٓا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاتَوْهُمَا وَلَوحَبْوًا۔

اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے میں کیا ثواب ہے، تو ضرور ان دونوں کی جماعت میں آئیں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر ہی آنا پڑے۔

٤٠١ بَاب الْكَلَامِ فِي الْاَذَانِ وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِيْ اَذَانِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاْسَ اَنْ يَّضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ اَوْيُقِيْمُ۔

باب ۴۰۱۔ اذان میں کلام کرنے کا بیان' سلیمان بن صرد نے اپنی اذان میں کلام کیا، حسن (بصری) نے کہا ہے کہ اذان یا اقامت کہتے وقت ہنس دینے میں کوئی حرج نہیں۔

٥٨٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمِ نِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ رَزْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّنَادِيَ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَاِنَّهَا عَزْمَةٌ۔

۵۸۶۔ مسدد' حماد' ایوب و عبدالحمید صاحب الزیادی' عاصم احول' عبداللہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک دن جاڑوں میں ابر کے دن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ اتنے میں اذان ہونے لگی، جب موذن حیّ علی الصلوۃ پر پہنچا تو انہوں نے اسے حکم دیا کہ پکار دے کہ لوگ اپنی اپنی فرودگاہ میں نماز پڑھ لیں (جماعت کے لئے نہ آئیں یہ سن کر) لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، ابن عباس نے کہا کہ یہ اس شخص نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی افضل ہے۔

٤٠٢ بَاب اَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ لَهٗ مَنْ يُّخْبِرُهٗ۔

باب ۴۰۲۔ جب کہ نابینا کے پاس کوئی ایسا شخص ہو جو اسے بتلائے کہ اس کا اذان دینا درست ہے۔

٥٨٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔

۵۸۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں' پس تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتومؓ اذان دیں' عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ابن مکتوم نابینا آدمی تھے، وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک لوگ یہ نہ کہہ دیں کہ صبح ہو گئی' صبح ہو گئی۔

٤٠٣ بَاب الْاَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

باب ۴۰۳۔ فجر کے (طلوع ہونے کے) بعد اذان کہنے کا بیان۔

٥٨٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

۵۸۸۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہؓ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب موذن صبح کی اذان کہنے کھڑا ہو جاتا اور صبح کی اذان ہو جاتی، تو دو رکعتیں ہلکی سی فرض کے قائم ہونے سے پہلے پڑھ لیتے تھے۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآءِ وَالْاِ قَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۵۸۹۔ ابو نعیم شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے وقت اذان واقامت کے درمیان میں دو رکعتیں ہلکی سی پڑھ لیتے تھے۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُّنَادِىْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِىَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۵۹۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں، تو تم لوگ کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ابن ام مکتومؓ اذان دیں۔

ف۔ اس باب کے عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز فجر کی اذان، فجر کے طلوع ہونے سے قبل دینا جائز ہے، حالانکہ حدیث تحت الباب سے یہ ثابت نہیں کہ یہ اذان فجر کی نماز کے لئے ہوتی تھی، بلکہ حدیث صاف طور پر بتلا رہی ہے کہ یہ اذان سحری اور تہجد کے لئے دی جاتی تھی اور فجر کی اذان ابن ام مکتومؓ دیا کرتے تھے جو فجر کے وقت میں ہوتی تھی، چنانچہ سابقہ احادیث میں اس کی تصریح گزر چکی ہے، مناسب یہ تھا کہ اس باب کا عنوان اس طرح مقرر کیا جاتا (فجر سے قبل سحری و تہجد کی بیداری کے لئے اذان دینا بھی جائز ہے) ۱۲

۴۰۴ بَابُ الْاَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

باب ۴۰۴۔ (فجر کی) اذان صبح ہونے سے پہلے کہنے کا بیان۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَوْ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْيُنَادِىْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَآئِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَآئِمَكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ الْفَجْرُ اَوِ الصُّبْحُ وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ وَرَفَعَهَا اِلٰى فَوْقِ وَّطَاْطَاۤ اِلٰى اَسْفَلَ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ اِحْدٰهُمَا فَوْقَ الْاُخْرٰى ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ۔

۵۹۱۔ محمد بن یونس، زہیر سلیمان تیمی، ابو عثمان نہدی، عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بلال کی اذان سن کر سحری کھانا نہ چھوڑے، اس لئے کہ وہ رات کو اذان کہہ دیتے ہیں تاکہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا فراغت کرلے اور تاکہ تم میں سے سونے والے کو بیدار کردیں، اور یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص سمجھے کہ صبح ہو گئی اور آپؐ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور ان کو اوپر کی طرف اٹھایا، اور پھر نیچے کی طرف جھکا دیا یہاں تک کہ اس طرح (یعنی سفیدی پھیل جائے) اور زہیر نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں ایک دوسری کے اوپر رکھیں، پھر دونوں کو اپنے داہنے اور بائیں جانب پھیلا دیا (یعنی اس طرح ہر طرف سفیدی پھیل جائے) تب سمجھو کہ صبح ہو گئی۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ

۵۹۲۔ اسحاق، ابو اسامہ، عبداللہ، قاسم بن محمد عائشہؓ، نافع، ابن عمرؓ ح یوسف بن عیسیٰ، فضل، عبید اللہ بن عمرؓ، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰے قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

کہ بلالؓ رات میں اذان کہہ دیتے ہیں، لہٰذا تم ابن ام مکتومؓ کے اذان دینے تک کھایا پیا کرو۔

٤٠٥ بَاب كَمْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

باب ۴۰۵۔ اذان و اقامت کے درمیان کتنا فصل ہونا چاہئے۔

٥٩٣۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلِ نِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَا نَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِّمَنْ شَآءَ۔

۵۹۳۔ اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابن بریدہ، عبداللہ بن مغفل مزنیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے تو دو اذانوں کے درمیان میں ایک نماز کے برابر فصل ہونا چاہئے۔

٥٩٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ نِ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ جَبَلَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا قَلِيْلٌ۔

۵۹۴۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو بن عامر انصاری، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ جب موذن اذان کہتا تھا تو کچھ لوگ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اصحاب میں سے ستونوں کے پاس چلے جاتے تھے، یہاں تک کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے(۱) اور اذان اور اقامت کے درمیان میں کچھ فصل نہ ہوتا تھا اور عثمان بن حیدر اور ابوداؤد شعبہ سے ناقل ہیں کہ ان دونوں کے درمیان بہت ہی تھوڑا فصل ہوتا تھا۔

٤٠٦ بَاب مَنِ انْتَظَرَ الْاِقَامَةَ۔

باب ۴۰۶۔ اس شخص کا بیان جو اقامت کا انتظار کرے۔

٥٩٥۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

۵۹۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ رضی

(۱) اذان مغرب کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے پڑھنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کیا تھا اس بارے میں دونوں قسم کی روایات ملتی ہیں پڑھنے اور نہ پڑھنے کی۔ اس لئے پڑھنا جائز تو ہے مگر بہتر یہ ہے کہ نہ پڑھی جائیں ایک تو اس لئے کہ اس سے تعجیل مغرب میں رکاوٹ ہے دوسرے اس لئے کہ اکثر صحابہ کرامؓ کا عمل یہ تھا کہ وہ یہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے (ملاحظہ ہو السنن الکبری للبیہقی ص ۴۷۶، ج ۲، معارف السنن ص ۱۴۵، ج ۲) اور احادیث کا صحیح مفہوم تعامل صحابہؓ ہی سے معلوم ہوتا ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَّسْتَبِيْنَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ۔

اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (کی عادت تھی کہ) جب موذن فجر کی اذان کہہ کر چپ ہو جاتا تو آپؐ فجر کے فرض سے پہلے بعد صبح ہو جانے کے دو رکعتیں ہلکی سی پڑھ لیتے تھے، پھر اپنے بائیں پہلو پر آرام فرماتے، جب موذن اقامت کے لئے آپؐ کے پاس آتا (پھر آپؐ اٹھ جاتے)

٤٠٧ بَاب بَيْنَ كُلِّ اَذَا نَيْنِ صَلٰوةٌ لِّمَنْ شَآءَ۔

باب ۴۰۷۔ اگر کوئی چاہے، تو ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز پڑھ سکتا ہے۔

٥٩٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ۔

۵۹۶۔ عبداللہ بن یزید، کہمس بن حسن، عبداللہ بن بریدہ، عبداللہ بن مغفلؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر دو اذانوں (یعنی اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز ہے (دو مرتبہ یہی فرمایا) تیسری مرتبہ فرمایا اگر کوئی پڑھنا چاہے۔

ف۔ یعنی جس طرح حضر میں دو موذنوں کا اذان دینا درست ہے، ایک کا سحری کی اطلاع کے لئے، اور دوسرے کا نماز کے لئے، کیا یہ بات سفر میں بھی ہونی چاہئے۔

٤٠٨ بَاب مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِی السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ۔

باب ۴۰۸۔ کیا سفر میں ایک ہی موذن کو اذان دینا چاہئے۔

٥٩٧۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِیْ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيْمًا رَّفِيْقًا فَلَمَّا رَاٰى شَوْقَنَا اِلٰى اَهْلِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

۵۹۷۔ معلّٰی بن اسد، وہیب، ابو ایوب، ابو قلابہ، مالک بن حویرثؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیس یوم تک مقیم رہا، ہم نے آپؐ کو نہایت رحم دل اور مہربانی کرنے والا پایا (چنانچہ اتنا عرصہ مقیم رہنے کے بعد) جب آپؐ نے ہمارا اشتیاق اپنے گھر والوں کی طرف محسوس کیا تو ارشاد فرمایا کہ تم لوٹ جاؤ اور اپنے گھر والوں میں رہو اور انہیں (دین) کی تعلیم دو، اور نماز پڑھا کرو جب نماز کا وقت آ جایا کرے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دے دیا کرے، اور تم سب میں بزرگ آدمی تمہارا امام ہے۔

ف۔ آپ کے رحم دل ہونے کی یہ دلیل ہے کہ جب آپ کو یہ محسوس ہوا کہ ہم اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں، تو فوراً ہماری خواہش ظاہر کئے از خود اجازت دے دی ۱۲ مترجم

٤٠٩ بَاب الْاَذَانِ لِلْمُسَافِرِ اِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَّالْاِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَّقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلوٰةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ۔

باب ۴۰۹۔ مسافر کے لئے اگر جماعت ہو تو اذان و اقامت کہنے کا بیان اور اسی طرح (مقام عرفات اور) مزدلفہ میں بھی۔ اور سردی والی رات، یا پانی برسنے کی رات میں موذن کا یہ کہنا کہ الصلوۃ فی الرحال (نماز اپنی قیام گاہوں میں پڑھ لو)

٥٩٨۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۵۹۸۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ مہاجر ابوالحسن، زید بن وہب ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے موذن نے (ظہر کی) اذان دینا چاہی آپؐ نے اس سے فرمایا کہ ابھی ذرا ٹھنڈ ہو جانے دو، پھر اس نے چاہا کہ اذان دے، آپؐ نے پھر اس سے فرمایا (ابھی ذرا اور) ٹھنڈ ہو جانے دو، اس نے پھر اذان دینی چاہی، تو آپؐ نے اس سے فرمایا کہ (ابھی ذرا اور) ٹھنڈ ہو جانے دو، یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے شعلے سے ہوتی ہے۔

ف۔ یہ حدیث مذہب حنفی کی قوی مؤید ہے کہ موسم گرم میں ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا مستحب ہے، اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، جن احادیث میں آفتاب ڈھل جانے کے فوراً بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر کی نماز ادا فرمانے کا ذکر آیا ہے، اور یہ بھی ذکر آیا ہے کہ بعض صحابہ گرمی کی شدت کی بناء پر اپنے کپڑے کو بچھا کر سجدہ کرتے تھے، وہ احادیث ابتداء حالات کی ہیں کیونکہ حدیث ہذا میں موذن کا اذان دینے کا ارادہ کرنا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روکنا۔ پھر اور پھر، یہ بتا رہا ہے کہ موذن نے مدینہ کے سابقہ عمل کے پیش نظر یہاں بھی عمل کرنا چاہا، اسی وجہ سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور بہت ممکن ہے کہ اس کے بعد سے حضور کا عمل یہی ہو گیا ہو کہ موسم سرما میں اول وقت میں ادا فرماتے ہوں اور گرمی کی شدت کے زمانہ میں ٹھنڈے وقت میں، یہ کہہ دینا کہ یہ واقعہ سفر کا ہے اس لئے سفر کے موقعہ پر اجازت نکلتی ہے، جس طرح بعض دیگر امور سفر کے ساتھ مخصوص ہیں، یہ بھی ایک خصوصیت ہے، درست نہیں، اس لئے کہ ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کی علت سفر و حضر دونوں میں یکساں ہے، اور وہ گرمی کی شدت ہے، گرمی کی شدت جس طرح سفر میں اذیت کا باعث ہے اسی طرح حضر میں بھی ہے۔

٥٩٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

۵۹۹۔ محمد بن یوسف، سفیان، خالد حذا، ابوقلابہ، مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر کے ارادے سے آئے تو ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نکلو اور نماز کا وقت آجائے، تو تم اذان دو، پھر اقامت کہو اس کے بعد تم میں جو بزرگ ہو وہ امام ہے۔

٦٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اَخْبَرَنَا

۶۰۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، ایوب، ابوقلابہ، مالک (بن حویرث)

عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَّفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَآ اَهْلَنَا اَوْقَدِ اشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَذَكَرَ اَشْيَآءَ اَحْفَظُهَا اَوْلَآ اَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور ہم چند (تقریباً) برابر کی عمر کے جوان تھے۔ بیس شب و روز ہم آپؐ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل مہربان تھے، جب آپؐ نے خیال کیا کہ ہم کو اپنے گھر والوں کے پاس (پہنچنے کا) اشتیاق ستا رہا ہے، تو ہم سے ان کا حال پوچھا، جن کو ہم اپنے پیچھے چھوڑ آئے تھے، ہم نے آپ کو سب کچھ بتایا پس آپؐ نے فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ۔ اور ان ہی لوگوں میں رہو اور ان کو تعلیم دو اور (اچھی باتوں کا) حکم دو اور چند باتیں آپؐ نے بیان فرمائیں، جن کی نسبت مالکؓ نے کہا کہ) مجھے یاد ہیں یا یہ کہا کہ یاد نہیں رہیں اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھا کرو، اور جب نماز کا وقت آجائے، تو تم میں سے کوئی شخص اذان دے دے، اور تم میں سے بڑا تمہارا امام بنے۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُمُؤَذِّنًا يُّؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰٓى اَثَرِهٖٓ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِالْمَطِيْرَةِ فِى السَّفَرِ۔

۶۰۱۔ مسدد' یحییٰ' عبید اللہ بن عمر' نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ایک سردی کی رات کو ضجنان (نامی پہاڑی) پر (چڑھ کر اذان دی) اذان دینے کے بعد یہ کہہ دیا کہ **الصلوٰة فی رحالکم** اور ہم سے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا نیند کی شب کو بحالت سفر موذن کو حکم دے دیتے تھے کہ اذان سے قبل اور اذان کے بعد وہ یہ کہہ دے کہ **الا صلوا فی الرحال**.

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ فَجَآءَهٗ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتّٰى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ۔

۶۰۲۔ اسحاق' جعفر بن عون' ابو العمیس' ابن ابی جحیفہ' ابو جحیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی ابطح میں دیکھا کہ آپؐ کے پاس بلالؓ نے آکر آپؐ کو نماز کی اطلاع دی، پھر نیزہ لے کر چلے اور اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے (وادی) ابطح میں گاڑ دیا، اور آپؐ نے نماز پڑھائی۔

۴۱۰ بَاب هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِى الْاَذَانِ يُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍؓ اَنَّهٗ جَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَكَانَ

باب ۴۱۰۔ کیا موذن اپنا منہ اِدھر اُدھر پھیرے اور کیا وہ اذان میں اِدھر اُدھر دیکھ سکتا ہے، بلالؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈالیں' اور

ابْنُ عُمَرَ لَايَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ فِىْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَابَاْسَ اَنْ يُّؤَذِّنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَّقَالَ عَطَآءٌ اَلْوُضُوْءُ حَقٌّ وَّسُنَّةٌ وَّقَالَتْ عَآئِشَةُ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ ۔

ابن عمرؓ اپنے کانوں میں انگلیاں نہیں دیتے تھے، ابراہیم کہتے ہیں کہ بغیر وضو کے اذان دینے میں کچھ مضائقہ نہیں' عطاء کا قول ہے کہ (اذان کے لئے) وضو ثابت ہے اور مسنون ہے اور عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

٦٠٣ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى بِلَالًا يُّؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ ۔

۶۰۳۔ محمد بن یوسف' سفیان' عون بن ابی جحیفہ' ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے بلالؓ کو اذان دینے میں ان کو اپنا منہ اذان دیتے وقت اِدھر ادھر کرتے پایا۔

٤١١ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَنْ يَّقُوْلَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلْيَقُلْ لَّمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ۔

باب ۴۱۱۔ آدمی کا یہ کہنا کہ ہماری نماز جاتی رہی، اور ابن سیرین نے اس کہنے کو کہ ہماری نماز جاتی رہی، مکروہ سمجھا ہے، اس طرح کہنا چاہئے کہ ہم نے نماز نہیں پائی، مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بہت درست ہے۔

٦٠٤ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْسَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَاشَاْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَآ اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَآ اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

۶۰۴۔ ابونعیم' شیبان' یحییٰ' عبداللہ بن ابی قتادہ' ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے آپؐ نے کچھ لوگوں کی آواز سنی، جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے (یعنی یہ شور کیوں ہوا) انہوں نے عرض کیا کہ نماز کے لئے عجلت کرنے کی وجہ سے، آپؐ نے فرمایا اب ایسا نہ کرنا، جب تم نماز کے لئے آؤ تو نہایت اطمینان سے آؤ پھر جس قدر نماز پاؤ اس قدر پڑھ لو' اور جس قدر تم سے جاتی رہے اس کو پورا کرلو۔

٤١٢ بَاب مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا قَالَهٗ اَبُوْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۴۱۲۔ (اس امر کا بیان) کہ جس قدر نماز تم کو مل جائے پڑھ لو' اور جس قدر تم سے چھوٹ جائے اس کو پورا کرلو، اس کو ابو قتادہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

٦٠٥ – حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ

۶۰۵۔ آدم' ابن ابی ذئب' زہری' سعید بن میتب' ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جب تم اقامت سنو، تو نماز کے لئے وقار اور اطمینان کو اختیار کئے ہوئے چلو اور دوڑو نہیں، پھر جس قدر نماز تمہیں مل جائے، پڑھ لو اور جس قدر چھوٹ جائے اس کو پورا کرلو۔

الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَوَلَاتُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ـ

٤١٣ بَاب مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ اِذَارَاَوُا الْاِمَامَ عِنْدَالْاِقَامَةِ ـ

باب ۴۱۳۔ تکبیر کے وقت جب لوگ امام کو دیکھ لیں تو کس وقت کھڑے ہوں۔

٦٠٦ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِى ـ

۶۰۶۔ مسلم بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ' عبداللہ بن ابی قتادہ ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ نماز کی اقامت کے وقت جب تک مجھے نہ دیکھ لو، اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو۔

٤١٤ بَاب لَايَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ مُسْتَعْجِلًا وَّلْيَقُمْ اِلَيْهَا بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ ـ

باب ۴۱۴۔ نماز کے لئے جلدی سے نہ اٹھے۔ بلکہ اطمینان اور وقار کے ساتھ اٹھے۔

٦٠٧ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ تَابَعَهٗ عَلِىُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ـ

۶۰۷۔ ابونعیم' شیبانی' یحییٰ' عبداللہ بن ابی قتادہ' ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک کہ مجھے نہ دیکھ لو، اور اپنے اوپر اطمینان کو لازم سمجھو (علی بن مبارک نے اس کی متابعت کی ہے)۔

٤١٥ بَاب هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ ـ

باب ۴۱۵۔ کیا مسجد سے کسی عذر کی بنا پر نکل سکتا ہے۔

٦٠٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِىْ مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا اَنْ يُّكَبِّرَا نْصَرَفَ قَالَ عَلٰى مَكَانَتِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا يَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَآءً وَّقَدِا غْتَسَلَ ـ

۶۰۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح بن کیسان' ابن شہاب' ابو سلمہ' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم (ایک مرتبہ مسجد سے) باہر چلے گئے، حالانکہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی، اور صفیں بھی برابر کر لی گئی تھیں، جب آپؐ (واپس آکر) اپنے مصلّی میں کھڑے ہوگئے، ہم منتظر رہے کہ اب آپؐ تکبیر کہیں گے (لیکن) آپ پھر گئے (اور ہم سے) فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو ہم بحال خود کھڑے رہے (تھوڑے عرصہ میں) آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، آپؐ نے غسل کیا تھا۔

٤١٦ بَاب اِذَا قَالَ الْاِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتّٰى يَرْجِعَ انْتَظَرُوْا ـ

باب ۴۱۶۔ اگر امام کہے کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ میں لوٹ کر نہ آؤں تو مقتدی اس کا انتظار کریں۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ مَآءً فَصَلّٰى بِهِمْ۔

۶۰۹۔ اسحاق، محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں، کہ (ایک مرتبہ) نماز کی اقامت ہو گئی، اور لوگوں نے اپنی صفیں برابر کر لیں، اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آگے بڑھ گئے، حالانکہ آپؐ جنب تھے (یاد آنے پر) فرمایا، کہ تم لوگ اپنی جگہ کھڑے رہو، چنانچہ آپؐ لوٹ گئے اور آپؐ نے غسل فرمایا، پھر باہر تشریف لائے تو آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اب آپؐ نے نماز پڑھائی۔

۴۱۷ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّيْنَا۔

باب ۴۱۷۔ آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كِدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَفْطَرَ الصَّآئِمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

۶۱۰۔ ابو نعیم، شیبانی، یحییٰ، ابو سلمہ، جابر بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں، کہ خندق کے دن عمر بن خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! واللہ میں نے اب تک عصر کی نماز نہیں پڑھی، اور آفتاب غروب ہو گیا (حضرت عمرؓ کا) یہ کہنا ایسے وقت تھا کہ روزہ دار کے افطار کا وقت ہو جاتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واللہ! میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطحان میں اترے اور میں آپؐ کے ہمراہ تھا آپؐ نے وضو فرمایا اور آفتاب غروب ہو جانے کے بعد پہلے عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۴۱۸ بَاب الْاِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِمَامَةِ۔

باب ۴۱۸۔ اقامت کے بعد (اگر) امام کو کوئی ضرورت پیش آ جائے۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ هُوَا بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيْ رَجُلًا فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

۶۱۱۔ ابو معمر عبد اللہ بن عمرو، عبد الوارث، عبد العزیز بن صہیب انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کی اقامت ہو گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں کسی شخص سے آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ پس آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ بعض لوگ اونگنے لگے۔

۴۱۹ بَاب الْكَلَامِ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ۔

باب ۴۱۹۔ اقامت ہو جانے کے بعد کلام کرنے کا بیان۔

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلْتُ ثَابِتَ نِ

۶۱۲۔ عیاش بن ولید، عبد الاعلیٰ، حمیدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ثابتؓ بنانی سے اس شخص کی بابت پوچھا جو نماز کی اقامت ہو جانے

الْبَنَانِیَّ عَنِ الرَّجُلِ یَتَکَلَّمُ بَعْدَ مَاتُقَامُ الصَّلٰوۃُ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَعَرَضَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَہٗ بَعْدَ مَآاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ ۔

کے بعد کلام کرے، انہوں نے مجھ سے انس بن مالکؓ کی حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا (ایک مرتبہ) نماز کی اقامت ہو چکی تھی، اتنے میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک شخص آ گیا، اس نے آپؐ کو اقامت ہو جانے کے بعد روک لیا (اور باتیں کرتا رہا۔)

٤٢٠ بَاب وُجُوْبِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ مَنَعَتْہُ اُمُّہٗ عَنِ الْعِشَآءِ فِی الْجَمَاعَۃِ شَفْقَۃً لَّمْ یُطِعْہَا۔

باب ۴۲۰۔ نماز باجماعت کے واجب ہونے کا بیان' حسن (بصری) نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کی ماں از راہ محبت عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے سے اس کو منع کرے تو وہ اس کا کہنا نہ مانے۔

٦١٣ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ لِّیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنُ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْیَعْلَمُ اَحَدُھُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْمِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَآءَ۔

۶۱۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میرا یہ ارادہ ہوا ہے کہ (اولا) لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں (اس کے بعد) حکم دوں کہ عشاء کی نماز کوئی دوسرا شخص پڑھائے اور میں (خود) کچھ لوگوں کو ہمراہ لے کر ایسے لوگوں کے گھروں تک پہنچوں، جو عشاء کی نماز جماعت سے نہیں پڑھتے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ان میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ فربہ ہڈی' یا وہ عمدہ گوشت میں ہڈیاں پائے گا تو یقیناً عشاء کی نماز میں آئے۔

٤٢١ بَاب فَضْلِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ وَکَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا فَاتَتْہُ الْجَمَاعَۃُ ذَھَبَ اِلٰی مَسْجِدٍ اٰخَرَ وَجَآءَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اِلٰی مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّیَ فِیْہِ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰی جَمَاعَۃً۔

باب ۴۲۱۔ نماز باجماعت کی فضیلت کا بیان اور اسود کی جماعت فوت ہو جاتی' تو دوسری مسجد میں جاتے، انس بن مالکؓ ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہو چکی تھی، تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہہ کر جماعت سے نماز پڑھی۔

٦١٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ۔

۶۱۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں، کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجہ (ثواب میں) زیادہ ہے۔

٦١٥ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ الْھَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ خَبَّابٍؓ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی

۶۱۵۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' یزید بن ہاد' عبداللہ بن خباب' ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے پچیس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّبِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

٦١٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاصَالِحٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَايُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّاانْتَظَرَا لصَّلٰوةُ ۔

۶۱۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالواحد' اعمش' ابو صالح' ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا۔ اس کے اپنے گھر میں اور اپنے بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجہ (ثواب میں) زیادہ ہے، کہ جب عمدہ طور پر وضو کر کے مسجد کی طرف چلے، اور محض نماز ہی کے لئے چلے، تو جو قدم رکھے گا، اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کرے گا، اور ایک گناہ اس کا معاف ہو گا' پھر جب وہ نماز پڑھ لے گا تو برابر فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنے مصلّی میں رہے گا، کہ یااللہ اس پر رحمت نازل فرما، یااللہ اس پر مہربانی فرما، اور تم میں سے ہر شخص جب تک کہ نماز کا انتظار کرتا ہے نماز میں متصور ہوتا ہے۔

ف۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پچیس درجے زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ستائیس درجے اور یہی روایت زیادہ قوی ہے۔

٤٢٢ بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ ۔

باب ۴۲۲۔ فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

٦١٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمِيْعِ صَلٰوةَ اَحَدِ كُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْئًا وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ الَّيْلِ و مَلٰئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَئُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ شُعَيْبٌ وَّحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

۶۱۷۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سعید بن مسیّب' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سنا آپؐ فرماتے تھے، کہ تم میں سے ہر شخص کی جماعت کی نماز تنہا نماز سے پچیس درجے (ثواب میں) زیادہ ہے اور رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، اس کے بعد ابوہریرہؓ کہا کرتے تھے، کہ اگر چاہو تو اس کی دلیل میں اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا پڑھ لو۔ شعیب کہتے ہیں مجھ سے نافع نے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے (ثواب میں) زیادہ ہے۔

٦١٨ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَآءِ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُوْ الدَّرْدَآءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَآ اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَآ اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ یُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا۔

۶۱۸۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، سالم روایت کرتے ہیں کہ میں نے ام درداء کو کہتے ہوئے سنا۔ وہ کہتی تھیں کہ ایک دن ابو درداء میرے پاس غصہ میں بھرے ہوئے آئے، میں نے کہا، کہ آپ کو کیوں اتنا غصہ آگیا؟ بولے کہ اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کوئی بات (اب) میں نہیں دیکھتا، صرف اتنا ضرور ہے، کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں (سو اب اس میں بھی کوتاہی ہونے لگی ہے)

٦١٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوةِ اَبْعَدُ هُمْ فَاَبْعَدُ هُمْ مَّمْشًی وَّالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ ۔

۶۱۹۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، یزید بن عبداللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ سب لوگوں سے زیادہ ثواب ان لوگوں کو ملتا ہے، جن کی مسافت (مسجد سے) دور ہے، پھر جن کی ان سے دور ہے اور وہ شخص جو جماعت کا منتظر رہے تاکہ اس کو امام کے ہمراہ پڑھے باعتبار ثواب کے اس سے زیادہ ہے (جو جلدی سے) نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

٤٢٣ بَاب فَضْلِ التَّهْجِیْرِ اِلَی الظُّهْرِ۔

باب ۴۲۳۔ ظہر کی نماز اول وقت پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

٦٢٠ ـ حَدَّثَنِیْ قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ مَّوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ نِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَی الطَّرِیْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْیَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْٓا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی التَّهْجِیْرِ لَا اسْتَبَقُوْٓا اِلَیْهِ وَلَوْیَعْلَمُوْنَ مَافِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا۔

۶۲۰۔ قتیبہ، مالک، سمی (ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام) ابو صالح سمان، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ایک شخص کسی راستہ میں چلا جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ پڑی ہوئی دیکھی تو اس کو ہٹا دیا، پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب اسے یہ دیا کہ اس کو بخش دیا پھر آپؐ نے فرمایا کہ شہید پانچ لوگ ہیں، جو طاعون میں مرے، جو پیٹ کے مرض میں مرے، اور جو ڈوب کر مرے اور جو دب کر مرے اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہو اور آپؐ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں (شامل ہونے میں) کیا ثواب ہے؟ اور پھر یہ نیک کام قرعہ ڈالے بغیر نصیب نہ ہو، تو یقیناً وہ اس پر قرعہ ڈالیں اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے، کہ سویرے نماز پڑھنے میں کیا فضیلت ہے، تو بے شک اس کی طرف سبقت کریں، اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے میں کس قدر ثواب ہے تو یقیناً ان میں آکر شریک ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔

٤٦٤ بَاب اِحْتِسَابِ الْاٰثَارِ۔

٦٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَابَنِیْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَ كُمْ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَى بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ بَنِیْ سَلِمَةَ اَرَادُوْا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا عَنْ مَّنَازِلِهِمْ فَیَنْزِلُوْا قَرِیْبًا مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْرُوا الْمَدِیْنَةَ فَقَالَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ اٰثَارُ الْمَشْیِ فِی الْاَرْضِ بِاَرْجُلِهِمْ۔

باب ۴۲۴۔ نیک کام میں ہر قدم پر ثواب ملنے کا بیان۔

۶۲۱۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب، عبدالوہاب، حمید، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی سلمہ کیا تم اپنے قدموں سے چل کر مسجد آنے میں ثواب نہیں سمجھتے؟ اور ابن ابی مریم نے بواسطہ یحییٰ کے انس سے اتنی روایت اور زیادہ کی ہے کہ بنی سلمہ نے چاہا کہ اپنے مکانوں سے اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کہیں قیام کریں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو برا سمجھا، کہ مدینہ کو ویران کر دیں پس آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں سے چل کر آنے میں ثواب نہیں سمجھتے؟ اور مجاہد نے کہا ہے کہ خطاہم کے معنی زمین میں اپنے پیروں سے چلنے کے نشانات۔

٤٢٥ بَاب فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فِی الْجَمَاعَةِ۔

٦٢٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَیُقِیْمَ ثُمَّ اٰمُرَرَجُلًا یَّؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذَ شُعَلًا مِّنْ نَّارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَّا یَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔

باب ۴۲۵۔ نماز عشاء جماعت سے پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

۶۲۲۔ عمرو بن حفص، حفص، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ گراں منافقوں پر کوئی نماز نہیں، لیکن اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان دونوں (کے وقت پر پڑھنے) میں کیا ثواب ہے، تو ضرور ان میں آئیں۔ اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل (چلنا پڑے) میں نے یہ (پختہ) ارادہ کر لیا تھا، کہ موذن کو اذان دینے کا حکم دوں پھر کسی سے کہوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے اور میں آگ کے شعلے لے لوں اور جو لوگ اب تک گھر سے نماز کے لئے نہ نکلے ہوں، ان کے گھروں کو (ان کے سمیت) جلادوں، لیکن ان کے اہل و عیال کا خیال آنے سے یہ ارادہ ترک کر دیا۔

ف۔ پوری حدیث کے مضمون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے مکان جلانے کا حضور پرنور نے ارادہ فرمایا تھا، منافق نہ تھے بلکہ مخلص تھے۔ صرف ان کی سستی کی بناء پر ان کو متنبہ کیا گیا اور اس عمل کو منافق کا عمل قرار دے کر خوف دلایا گیا۔

٤٢٦ بَاب اِثْنَانِ وَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ۔

٦٢٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ

باب ۴۲۶۔ دو یا دو سے زیادہ آدمی جماعت کے حکم میں داخل ہیں۔

۶۲۳۔ مسدد، زید بن زریع، خالد، ابو قلابہ، مالک بن حویرث رسول

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَاحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا ثُمَّ لِیَؤُمُّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص آپؐ سے رخصت ہونے لگے تو آپؐ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آجائے، تو اذان دینا اور تم دونوں میں جو بڑا ہو وہ تمہارا امام بن جائے۔

٤٢٧ بَاب مَنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ۔

باب ۴۲۷۔ مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان۔

٦٢٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّیْ عَلٰٓی اَحَدِكُمْ مَّادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ مَالَمْ یُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ لَایَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَّاكَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَایَمْنَعُهٗ اَنْ یَّنْقَلِبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ ۔

۶۲۴۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابو الزناد' اعرج' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص باوضو اپنے مصلے پر (نماز کے انتظار میں) بیٹھا رہتا ہے، تو فرشتے استغفار کرتے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم کر اور (سنو) تم میں سے ہر ایک شخص گویا نماز میں ہے، جب تک کہ واپس گھر جانے سے نماز کے علاوہ کوئی دوسری چیز مسجد میں بیٹھنے کا سبب نہ ہو صرف نماز ہی کے لئے بیٹھا رہا ہو۔

٦٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ خُبَیْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَّشَاَفِیْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اِخْفَآءً حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ۔

۶۲۵۔ محمد بن بشار' یحیٰی، عبیداللہ' خبیب بن عبدالرحمٰن' حفص بن عاصم ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، سات آدمیوں کو اللہ اپنے سائے میں رکھے گا جس دن کہ سوائے اس کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا، حاکم عادل' اور وہ نوجوان جو اپنے پروردگار کی عبادت میں (بچپن سے) بڑا ہوا ہو اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو، اور وہ دو اشخاص جو باہم صرف خدا کے لئے دوستی کریں، جب جمع ہوں، تو اسی کے لئے اور جب جدا ہوں، تو اسی کے لئے' اور وہ شخص جس کو کوئی منصب اور جمال والی عورت (زنا کے لئے) بلائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اس لئے نہیں آسکتا۔ اور وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے، یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے، اور اس کی آنکھیں (آنسوؤں سے) تر ہو جائیں۔

٦٢٦۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا فَقَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَیْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ

۶۲۶۔ قتیبہ' اسماعیل بن جعفر' حمید روایت کرتے ہیں کہ انسؓ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی (یا نہیں؟) انہوں نے کہا کہ ایک رات آپؐ نے عشاء کی نماز میں نصف شب تک دیر کر دی، پھر نماز پڑھنے کے بعد آپؐ نے اپنا منہ ہماری

عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَاصَلّٰى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْ تَمُوْهَا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ۔

طرف کیا اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو دیئے (لیکن) جب تک انتظار میں رہے، گویا نماز میں رہے انسؓ کہتے ہیں گویا میں (اب بھی) آپؐ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

٤٢٨ بَاب فَضْلِ مَنْ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَّاحَ۔

باب ۴۲۸۔ اس شخص کی فضیلت کا بیان جو صبح اور شام کے وقت مسجد جائے۔

٦٢٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَآ اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَاغَدَا اَوْرَاحَ ۔

۶۲۷۔ علی بن عبداللہ، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطا بن یسار، ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص صبح و شام دونوں وقت مسجد جائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت سے اس کی (اسی قدر) مہمانی مہیا کرے گا جس قدر وہ گیا ہوگا۔

٤٢٩ بَاب اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

باب ۴۲۹۔ جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو سوائے نماز کے اور کوئی نماز نہیں۔

٦٢٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنُ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا وَّقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ وَّمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِيْ مَالِكٍ وَّ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَّالِكٍ ۔

۶۲۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، سعد، حفص بن عاصم مالک بن بحینہ، ح، عبدالرحمٰن بہز بن اسد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حفص بن عاصم، عبداللہ بن مالک بن بحینہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی تو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگ آپؐ کے گرد جمع ہو گئے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ صبح کی چار رکعتیں ہیں؟ کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں؟ اور مالک کی حدیث میں غندر اور معاذ نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور ابن اسحاق نے سعد حفص عبداللہ بن بحینہ سے روایت کیا۔ اور حماد نے کہا کہ ہم سے سعد نے، انہوں نے حفص سے، انہوں نے مالک سے روایت کیا۔

٤٣٠ بَاب حَدِّ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ۔

٦٢٩۔ حَدَّثَنَا عَمْرُ و بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيْمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَه الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاُذِّنَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ وَاَعَادَفَاَعَا دُوْا لَهٗ فَاَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّ كُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّیْ فَوَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِه خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰی بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْاَرْضَ مِنَ الْوَجْعِ فَاَرَادَ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّتَاَخَّرَفَاَوْمَا اِلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّكَانَكَ ثُمَّ اُتِیَ بِه حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِه فَقِيْلَ لِلْاَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّیْ بِصَلٰوتِه وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ بِرَاْسِه نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بَعْضَهٗ وَزَادَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِیْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّیْ قَائِمًا۔

باب ۴۳۰۔ مریض کس حد تک کی بیماری میں حاضر باجماعت ہو۔

۶۲۹۔ عمرو بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم عائشہؓ کے پاس (بیٹھے ہوئے) نماز کی پابندی اور اس کی بزرگی کا بیان کر رہے تھے، توانہوں نے کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس میں آپؐ نے وفات پائی، مبتلا ہوئے اور نماز کا وقت آیا، اور اذان ہوئی تو آپؐ نے فرمایا، کہ ابو بکرؓ سے کہہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، آپؐ سے عرض کیا گیا، کہ ابو بکرؓ نرم دل آدمی ہیں جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (شدت غم سے) وہ نماز نہ پڑھا سکیں گے، دوبارہ پھر آپؐ نے فرمایا پھر لوگوں نے وہی عرض کیا، سہ بارہ آپؐ نے فرمایا اور فرمایا کہ تم یوسف کو گھیرے میں لینے والی عورتوں کی طرح معلوم ہوتی ہو، ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں چنانچہ کہہ دیا گیا، ابو بکرؓ نماز پڑھانے چلے، اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپؐ میں کچھ خفت (مرض) کی پائی تو آپؐ دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا لے کر نکلے، گویا میں اب بھی آپؐ کے دونوں پیروں کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ یہ سبب (ضعف) مرض کے زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے پس ابو بکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو، پھر آپؐ لائے گئے یہاں تک کہ ابو بکرؓ کے پہلو میں آپؐ بیٹھ گئے۔ اعمش سے پوچھا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور ابو بکرؓ آپؐ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے، اور لوگ ابو بکرؓ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے تو اعمش نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! اور ابو معاویہ نے اتنے لفظ زیادہ روایت کئے کہ ابو بکرؓ آپؐ کے بائیں جانب بیٹھ گئے، اور ابو بکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک اتنی بھی طاقت باقی ہو کہ کسی آدمی کے سہارے مسجد میں جا سکے، اس وقت تک اس کو جماعت نہ چھوڑنا چاہیے۔

٦٣٠۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا

۶۳۰۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، عبید اللہ بن

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجْعُهٗ اسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَاَذِنَ لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَّا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ۔

عبیداللہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں، کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے، اور مرض آپ کا بڑھ گیا تو آپؐ نے اپنی بیبیوں سے اجازت مانگی کہ میرے گھر میں آپؐ کی تیمارداری کی جائے سب نے اجازت دے دی، پس آپؐ دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا لے کر نکلے آپؐ کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے تھے، اور آپؐ عباسؓ کے اور ایک اور شخص کے درمیان میں (سہارا) لگائے ہوئے تھے عبیداللہ کہتے ہیں، کہ مجھ سے جو کچھ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا تھا اس کا ذکر ابن عباسؓ سے کیا انہوں نے کہا تم جانتے ہو کہ وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا، وہ علی بن ابی طالبؓ تھے۔

۴۳۱ بَاب الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي رَحْلِهٖ۔

باب ۴۳۱۔ بارش اور عذر کی بناء پر گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت کا بیان۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُالْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَّقُولُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔

۶۳۱۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ایک سرد اور ہوادار شب میں نماز کی اذان دی، جس میں یہ بھی کہہ دیا کہ لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو، اس کے بعد کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موذن کو حکم دیتے تھے، جب رات سرد اور مینہ کی ہو تو کہہ دے۔ الاصلوا فی الرحال (کہ لوگو! اپنے اپنے گھر میں نماز پڑھ لو۔)

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَارَسُولَ اللّٰهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَجَآءَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۲۔ اسمٰعیل' مالک' ابن شہاب' محمود بن ربیع انصاری روایت کرتے ہیں، کہ عتبان اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے (چونکہ) وہ نابینا تھے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اندھیرا ہوتا ہے اور پانی (بہتا) ہوتا ہے، اور میں اندھا آدمی ہوں (اس وقت نہیں آسکتا) تو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھا دیجئے، تاکہ میں اس کو مصلے بنالوں، پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے۔ اور فرمایا جہاں تم کہو، نماز پڑھ دوں انہوں نے گھر کے ایک مقام کی طرف اشارہ کر دیا، وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

ف۔ معلوم ہوا کہ بارش میں جب راستہ خراب ہو جائے تو جماعت کا ترک کر دینا جائز ہے لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

۴۳۲ بَاب هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ فَامَرَالْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ كَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْا فَقَالَ كَاَنَّكُمْ اَنْكَرْتُمْ هٰذَا اِنَّ هٰذَا فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا عَزْمَةٌ وَّاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَّحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كَرِهْتُ اَنْ اُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّيْنَ اِلٰى رُكَبِكُمْ۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ جَآئَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَآءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَالطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَبَسَطَ لَهٗ حَصِيْرًا وَّنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيْرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

باب ۴۳۲۔ کیا امام جس قدر لوگ موجود ہیں ان ہی کے ساتھ نماز پڑھ لے اور کیا جمعہ کے دن بارش میں بھی خطبہ پڑھے (یا نہیں)۔

۶۳۳۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' حماد بن زید' عبدالحمید صاحب الزیادی' عبداللہ بن حارثؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بارش کی وجہ سے کیچڑ ہو گئی تھی۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس دن خطبہ فرمایا اور موذن سے کہہ دیا تھا کہ اذان کے بعد یہ کہہ دے کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو (یہ سن کر) لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے گویا کہ انہوں نے (اس کو) برا سمجھا، تو ابن عباسؓ نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اس کو برا سمجھا، بے شک اس کو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، یہ یقینی امر ہے کہ اذان سے مسجد میں آنا واجب ہو جاتا ہے اور میں نے یہ اچھا نہ سمجھا کہ تمہیں تکلیف میں ڈالوں، حضرت عاصم نے بھی حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ تمہیں گناہ گار کروں، یا تم مٹی کو گھٹنوں تک روندتے آؤ۔

۶۳۴۔ مسلم' ہشام' یحییٰ' ابو سلمہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدریؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ایک (مرتبہ) ابر آیا اور وہ برسنے لگا یہاں تک کہ چھت ٹپکنے لگی، اور چھت (اس وقت تک) کھجور کی شاخوں سے (پٹی ہوئی) تھی، پھر نماز کی اقامت ہوئی، تو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے تھے، یہاں تک کہ مٹی کا اثر میں نے آپؐ کی پیشانی میں دیکھا۔

۶۳۵۔ آدم' شعبہ' انس بن سیرین' انسؓ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا کہ میں (معذور ہوں) آپؐ کے ہمراہ نماز نہیں پڑھ سکتا، اور وہ فربہ آدمی تھا (اس کے بعد) اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے مکان میں بلایا اور آپؐ کے لئے چٹائی بچھا دی، اور چٹائی کے ایک کنارے کو دھو دیا، اس پر آپؐ نے دو رکعت نماز

رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ الْجَارُوْدِ لِاَنَسٍؓ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ مَارَاَيْتُهٗ صَلَّاهَا اِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

پڑھی اتنے میں آل جارود میں سے ایک شخص نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ انسؓ نے کہا، کہ میں نے سوائے اس دن کے کبھی آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا۔

۴۳۳ بَاب اِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَءُ بِالْعَشَآءِ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ اِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَقَلْبُهٗ فَارِغٌ۔

باب ۴۳۳۔ اگر کھانا آ جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے، ابن عمرؓ پہلے کھا لیتے تھے' اور ابوالدرداء کا قول ہے کہ آدمی کے عقل مند ہونے کی علامت یہ ہے، کہ پہلے اپنی ضرورت کو پورا کرے تاکہ نماز کی طرف اطمینان قلب کے ساتھ متوجہ ہو۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ۔

۶۳۶۔ مسدد' یحیٰی' ہشام بن عروہ عروہ حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا جب کھانا (سامنے) رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو، تو پہلے کھانا کھالو۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُدِّمَ الْعَشَآءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَآئِكُمْ۔

۶۳۷۔ لیث' عقیل' ابن شہاب' حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو مغرب(۱) کی نماز پڑھنے سے پہلے کھانا کھالو اور اپنے کھانے میں عجلت نہ کرو۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَآءُ اَحَدِكُمْ وَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَآءَةَ الْاِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَّوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ

۶۳۸۔ عبید بن اسمٰعیل، ابواسامہ، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب تم میں سے کسی کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے، اور نماز کی اقامت بھی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالے اور جلدی نہ کرے، یہاں تک کہ اس سے فارغ نہ ہو جائے۔ ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ جب ان کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور جماعت بھی کھڑی ہو جاتی تو جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو لیتے نماز میں نہ آتے، حالانکہ وہ یقیناً امام کی قرأت سنتے تھے۔ اور زہیر اور وہب بن عثمان نے یہ سند موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانے پر (بیٹھ گیا) ہو تو جلدی نہ کرے، یہاں تک کہ اپنی اشتہا اس سے

(۱) ان احادیث میں جو کھانے کو نماز پر مقدم کرنے کا فرمایا گیا ہے یہ اس صورت میں ہے کہ جبکہ نماز میں مشغول ہونے کے بعد توجہ کھانے کی طرف ہی رہے نماز میں یکسوئی نہ ہو۔ عام حالات میں یہ حکم نہیں ہے۔

فَلا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّ ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَّدَنِيٌّ۔

پوری کرلے۔ اگرچہ جماعت کھڑی ہو گئی ہو، امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے وہب بن عثمان سے روایت کیا اور وہب مدینہ کے رہنے والے تھے۔

٤٣٤ بَاب اِذَا دُعِيَ الْاِمَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهٖ مَايَاْ كُلُ ۔

باب ۴۳۴۔ جب نماز کے لئے امام بلایا جائے اور اس کے ہاتھ میں وہ چیز ہو جو کھا رہا ہو۔

٦٣٩ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْ كُلُ ذِرَاعًا يَّحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

۶۳۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب جعفر بن عمرو بن امیہ، عمرو بن امیہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو ایک شانہ کھاتے ہوئے دیکھا، آپؐ اس میں سے گوشت کاٹ کر کھاتے تھے اتنے میں آپؐ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور چھری آپؐ نے نیچے ڈال دی، پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا (یعنی گوشت کھانے کے بعد)۔

٤٣٥ بَاب مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَهْلِهٖ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ۔

باب ۴۳۵۔ جو شخص گھر کے کام کاج میں ہو اور نماز کی تکبیر کہی جائے تو نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔

٦٤٠ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۶۴۰۔ آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے! وہ بولیں، کہ اپنے گھر والوں کی محنت یعنی خدمت میں (مصروف) رہتے تھے جب نماز کا وقت آجاتا تو آپؐ نماز کے لئے چلے جاتے۔

٤٣٦ بَاب مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يُّعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهٗ۔

باب ۴۳۶۔ اس شخص کا بیان جو لوگوں کو صرف اس لئے نماز پڑھائے کہ انہیں رسول اللہ کی نماز اور ان کی سنت سکھائے۔

٦٤١ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَآءَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِيْ مَسْجِدِ نَا هٰذَا قَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِكُمْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ اُصَلِّيْ

۶۴۱۔ موسیٰ ابن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابوقلابہؒ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس مالک بن حویرثؓ ہماری اسی مسجد میں آئے اور انہوں نے کہا کہ میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں، میرا مقصود نماز پڑھنا نہیں ہے بلکہ جس طرح میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی

كَيْفَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّيْ قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ تَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى۔

طرح (تمہارے دکھانے کو) پڑھتا ہوں، ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا، کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ وہ بولے، کہ ہمارے اس شیخ کی مثل اور شیخ (کی عادت تھی کہ) پہلی رکعت میں جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تھے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

٤٣٧ بَاب اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ۔

باب ۴۳۷۔ علم و فضل والا امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

٦٤٢ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّهٗ رَجُلٌ رَّقِيْقٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِيْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِيْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۴۲۔ اسحاق بن نصر، حسین، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، ابوبردہ، ابوموسیٰ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کا مرض بڑھ گیا، تو آپ نے فرمایا، کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ (حضرت) وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے، تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے (لیکن) پھر (بھی) آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، حضرت عائشہ نے اپنا قول پھر دھرایا آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں، اور تم تو وہ عورتیں (معلوم ہوتی ہو) جنہوں نے یوسف کو (گھیر رکھا تھا) پس ابوبکرؓ کے پاس قاصد (یہ حکم لے کر) آیا، اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ف:۔ یعنی جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں ان کی خلاف مرضی گفتگو کرتی تھیں اسی طرح تم بھی مجھ سے میری خلاف مرضی گفتگو کرتی ہو، یا یہ کہ حضرت یوسف کسی اور خیال میں تھے، اور عورتیں کسی دوسرے خیال میں۔

٦٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ

۶۴۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، حضرت عائشہؓ کہتی ہے میں نے حفصہؓ سے کہا، کہ تم حضور سے عرض کرو، کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (اپنی قراءت) نہ سنا سکیں گے، لہذا آپ عمرؓ کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، پس حفصہ نے عرض کردیا تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہرو یقیناً تم وہ عورتیں ہو جو یوسف کو گھیرے ہوئے تھیں، ابوبکرؓ کو حکم دو، کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں تو حفصہؓ نے عائشہؓ سے کہا کہ میں نے

لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَانْتُنَّ صَوَا حِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَآئِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُ صِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

کبھی تم سے فائدہ نہ پایا۔

٦٤٤۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكِ نِ الْاَنْصَارِيُّ وَ كَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَالْحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَآئِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَّفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَفَتُوُفِّيَ مِنْ يَّوْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۴۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، انس بن مالکؓ جو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے والے آپؐ کے خادم اور صحابی تھے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ کے مرض وفات میں حضرت ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے یہاں تک کہ جب دوشنبہ کا دن ہوا، اور لوگ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی ﷺ نے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور ہم لوگوں کی طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے، اس وقت آپ کا چہرہ مبارک گویا مصحف کا صفحہ تھا(۱)، پھر آپؐ بشاشت سے مسکرائے، ہم لوگوں نے خوشی کی وجہ سے چاہا کہ نبی ﷺ کے دیکھنے میں مشغول ہو جائیں اور ابو بکرؓ اپنے پچھلے پیروں پیچھے ہٹ آئے، تاکہ صف میں مل جائیں وہ سمجھے کہ نبی ﷺ نماز کے لئے آنے والے ہیں، لیکن آپؐ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کر لو، اور آپؐ نے پردہ ڈال دیا، اسی دن آپؐ نے وفات پائی صلی اللہ علیہ وسلم۔

٦٤٥۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ اَبُوْبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانَظَرْ نَا مَنْظَرًا كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَّجْهِ

۶۴۵۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، انسؓ روایت کرتے ہیں کہ (مرض وفات میں) نبی ﷺ تین دن باہر نہیں نکلے، ایک دن نماز کی اقامت ہوئی، اور ابو بکرؓ آگے بڑھنے لگے، اتنے میں نبی ﷺ نے پردہ کو پکڑا، اور ان کو اٹھا دیا، پس نبی ﷺ کا چہرہ نظر آتے ہی ہمارے سامنے ایسا خوش کن منظر آگیا کہ اس سے زیادہ کبھی میسر نہ آیا تھا، پھر نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ابو بکر کو اشارہ کیا، کہ آگے بڑھ جائیں اور نبی ﷺ نے پردہ گرادیا، پھر اس پر آپ کو قدرت نہ ہوئی یہاں

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ دنیا سے رخصت ہونے والے تھے اس لئے انوار کی کثرت کی وجہ سے چہرے پر روشنی محسوس ہوئی، یہی وہ آخری نماز ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہی وہ آخر نظر ہے جو آپؐ نے اپنی اُمت پر ڈالی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کام سنبھالے ہوئے اور امت کو کام میں لگے ہوئے دیکھا تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَضَحَ لَنَا فَاَوْمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍاَنْ یَّتَقَدَّمَ وَاَرْخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ یُقْدَرْ عَلَیْهِ حَتّٰی مَاتَ۔

تک کہ آپؐ کی وفات ہو گئی۔

٦٤٦ ۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ قِیْلَ لَهٗ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَّجُلٌ رَّقِیْقٌ اِذَا قَرَاَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوْهُ فَلْیُصَلِّ فَعَاوَدَتْهُ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْیُصَلِّ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ اَخِی الزُّهْرِیِّ وَاِسْحٰقُ بْنُ یَحْیَی الْكَلْبِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ عُقَیْلٌ وَّمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۴۶۔ یحیی بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب رسول خدا ﷺ کا مرض بڑھ گیا، تو آپؐ سے نماز کی (امامت کے) بارے میں عرض کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، کہ ابو بکرؓ سے کہو، کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، حضرت عائشہؓ بولیں، کہ ابو بکرؓ ایک نرم دل آدمی ہیں، جب (نماز میں قرآن مجید) پڑھیں گے، تو ان پر رونا غالب آجائے گا، آپؐ نے فرمایا، ان ہی سے کہو، کہ وہ نماز پڑھائیں، پھر دوبارہ حضرت عائشہؓ نے وہی کہا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ ان ہی سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں، تم تو یوسف کے زمانے کی عورتوں کی طرح (معلوم ہوتی ہو) زبیدی اور زہری کے بھتیجے نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور عقیل اور معمر نے یہ سند زہری، حمزہ، رسول ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٤٣٨ بَاب مَنْ قَامَ اِلٰی جَنْبِ الْاِمَامِ لِعِلَّةٍ۔

باب ۴۳۸۔ کسی عذر کی بنا پر مقتدی کا امام کے پہلو میں کھڑے ہونے کا بیان۔

٦٤٧ ۔ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَابَكْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِیْ مَرَضِهٖ فَكَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ یَّؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ اِسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَیْهِ اَنْ كَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ

۶۴۷۔ زکریا بن یحییٰ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی بیماری میں حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ وہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، عروہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے اپنے جسم میں (مرض کی) کچھ خفت دیکھی تو باہر تشریف لائے۔ اس وقت ابو بکرؓ لوگوں کے امام تھے۔ لیکن جب ابو بکرؓ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا، آپؐ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ تم اسی طرح رہو، پھر رسول خدا ﷺ ابو بکرؓ کے برابر ان کے پہلو میں کھڑے ہو گئے، (۱) پس ابو بکر رسول

(۱) مسئلہ یہ ہے کہ جس وقت مقتدی زیادہ ہوں تو امام ان سے آگے اور وہ تمام پیچھے کھڑے ہو نگے، اور اگر مقتدی ایک ہو تو وہ امام کے داہنی طرف کھڑا ہو گا۔ حضرت امام بخاریؒ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ باوجود مقتدیوں کے زیادہ ہونے کے کسی ضرورت کی بنا پر اگر کوئی امام کے پہلو میں کھڑا ہو جائے تو یہ بھی جائز ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَآءَ اَبِیْ بَكْرٍ اِلٰى جَنْبِهٖ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّیْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَكْرٍ۔

خدا ﷺ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے۔

۴۳۹ بَاب مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَآءَ الْاِمَامُ الْاَوَّلُ فَتَاَخَّرَ الْاَوَّلُ اَوْلَمْ يَتَاَ خَّرْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۴۳۹۔ اگر کوئی آدمی لوگوں کی امامت کے لئے جائے پھر امام اوّل آجاوے، تو پہلا شخص پیچھے ہٹے یا نہ ہٹے، اس کی نماز ہو جائیگی؟ اس مضمون میں حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ سے ایک روایت نقل کی ہے۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِیْ عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّی النَّاسَ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِی الصَّفِّ فَصَفَقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَّايَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَآ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاخَرَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِی الصَّفِ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَامَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْاَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَّاكَانَ لِاِبْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّیَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِیْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمْ

۶۴۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو حازم بن دینار، سہل بن سعدؓ ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ بنی عمر بن عوف میں باہم صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز کا وقت آگیا تو موذن ابو بکرؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا، کہ اگر تم لوگوں کو نماز پڑھا دو تو میں اقامت کہوں، انہوں نے کہا اچھا، پس ابو بکرؓ نماز پڑھانے لگے، اتنے میں رسول خدا ﷺ آگئے اور لوگ نماز میں تھے، پس آپؐ (صفوں میں) داخل ہوئے یہاں تک کہ (پہلی) صف میں جا کر ٹھہر گئے، لوگ تالی بجانے لگے، چونکہ ابو بکرؓ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھتے تھے، لیکن جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں، تو انہوں نے دزدیدہ نظر سے دیکھا، تو رسول خدا ﷺ کو دیکھا، رسول خدا ﷺ نے انہیں اشارہ کیا تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو، تو ابو بکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر حضور انور ﷺ کے اس ارشاد کا شکریہ ادا کیا پھر پیچھے ہٹ گئے، یہاں تک کہ صف میں آگئے اور رسول خدا ﷺ آگے بڑھ گئے، آپؐ نے نماز پڑہائی پھر جب آپؐ فارغ ہوئے، تو فرمایا کہ اے ابو بکرؓ جب میں نے تم کو حکم دیا تھا، تو تم کیوں نہ کھڑے رہے؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ ابو قحافہؓ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے کہ رسول خدا ﷺ کے آگے نماز پڑہائے، پھر رسول خدا ﷺ نے (لوگوں سے) فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ میں نے تم کو دیکھا تم نے تالیاں بکثرت بجائیں (دیکھو) جب کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آئے، تو اسے چاہئے کہ سبحان اللہ کہہ دے، کیوں جب وہ سبحان اللہ کہہ دے گا تو اس کی طرف التفات کیا جائے گا اور تالی بجانا صرف

التَّصۡفِيۡقَ؟ مَنۡ نَابَهٗ شَیۡءٌ فِیۡ صَلٰوتِهٖ فَلۡيُسَبِّحۡ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الۡتُفِتَ اِلَيۡهِ وَاِنَّمَا التَّصۡفِيۡقُ لِلنِّسَآءِ۔

عورتوں کے لئے رکھا گیا ہے۔

٤٤٠ بَاب اِذَا اسۡتَوَوۡا فِی الۡقِرَآءَ ةِ فَلۡيَؤُمُّهُمۡ اَكۡبَرُهُمۡ۔

باب ۴۴۰۔ اگر کچھ لوگ قرأت میں مساوی ہوں، تو جوان میں زیادہ عمر والا ہو وہ امامت کرے۔

٦٤٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيۡمَانُ بۡنُ حَرۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا حَمَّادُ بۡنُ زَيۡدٍ عَنۡ اَيُّوۡبَ عَنۡ اَبِیۡ قِلَابَةَ عَنۡ مَّالِكِ بۡنِ الۡحُوَيۡرِثِ قَالَ قَدِمۡنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَنَحۡنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثۡنَا عِنۡدَهٗ نَحۡوًا مِّنۡ عِشۡرِيۡنَ لَيۡلَةً وَّ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ رَحِيۡمًا فَقَالَ لَوۡرَجَعۡتُمۡ اِلٰی بِلَادِكُمۡ فَعَلَّمۡتُمُوۡهُمۡ مُرُوۡهُمۡ فَلۡيُصَلُّوۡا صَلٰوةً كَذَافِیۡ حِيۡنِ كَذَا وَصَلٰوةً كَذَا فِیۡ حِيۡنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلۡيُؤَذِّنۡ لَّكُمۡ اَحَدُكُمۡ وَلۡيَؤُمُّكُمۡ اَكۡبَرُكُمۡ۔

۶۴۹۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، مالک بن حویرثؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم چند جوان تھے، تقریباً ہم لوگ بیس یوم تک مقیم رہے، نبی ﷺ بڑے رحم دل تھے لہذا آپؐ نے (ہمارا گھربار سے جدا رہنا پسند نہ کیا اور ہم سے) فرمایا کہ اگر تم اپنے وطن کو لوٹ کر جاؤ، تو انہیں دین کی تعلیم کرنا، ان سے کہنا کہ اس طریقے سے، اس وقت میں اور اس اس طریقے سے، اس وقت میں نماز پڑھیں، اور جب نماز کا وقت آجائے، تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

ف۔ یہ حدیث پہلے دو یا تین مقام پر گذر چکی ہے، اس کے آخر میں یہ ٹکڑا بھی ہے کہ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے، اور جو بزرگ ہو وہ نماز پڑھائے، اس آخر حصہ کے اعتبار سے یہ حدیث اس بات کے متعلق ہونے میں بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

٤٤١ بَاب اِذَا زَارَ الۡاِمَامُ قَوۡمًا فَاَمَّهُمۡ۔

باب ۴۴۱۔ اگر امام کچھ لوگوں سے ملنے جائے، تو ان کا امام ہو سکتا ہے۔

٦٥٠۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بۡنُ اَسَدٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ قَالَ اَخۡبَرَنَا مُعۡمَرٌ عَنِ الزُّهۡرِیِّ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ مَحۡمُوۡدُ بۡنُ الرَّبِيۡعِ قَالَ سَمِعۡتُ عِتۡبَانَ بۡنَ مَالِكِ الۡاَنۡصَارِیَّ قَالَ اسۡتَاذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنۡتُ لَهٗ فَقَالَ اَيۡنَ تُحِبُّ اَنۡ اُصَلِّیَ مِنۡ م بَيۡتِكَ فَاَشَرۡتُ لَهٗ اِلَی الۡمَكَانِ الَّذِیۡ اُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفۡنَا خَلۡفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمۡنَا۔

۶۵۰۔ معاذ بن اسد، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع، عتبان بن مالک انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے گھر میں آنے کی اجازت طلب فرمائی، تو میں نے آپؐ کو اجازت دی؟ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس مقام پر نماز پڑھوانا چاہتے ہو جس مقام کو میں چاہتا تھا، اس مقام کی طرف میں نے اشارہ کر دیا پس آپؐ کھڑے ہوگئے، اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھ لی (اس کے بعد) ہم نے اور آپؐ نے (نماز پڑھ کر) سلام پھیرا۔

٤٤٢ بَاب اِنَّمَا جُعِلَ الۡاِمَامُ لِيُؤۡتَمَّ بِهٖ وَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡ مَرَضِهِ الَّذِیۡ تُوُفِّیَ فِيۡهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ

باب ۴۴۲۔ امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے، کہ اس کی اقتدا کی جائے اور رسول ﷺ نے اپنے مرض وفات میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی اور لوگ کھڑے ہوئے تھے، اور ابن مسعودؓ کا

جَالِسٌ وَّقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْاِمَامِ يَعُوْدُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَارَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الْاِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ فِيْمَنْ يَّرْكَعُ مَعَ الْاِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُوْدِ يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْضِىَ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى بِسُجُوْدِهَا وَفِيْمَنْ نَّسِىَ سَجْدَةً حَتّٰى قَامَ يَسْجُدُ۔

قول ہے کہ اگر کوئی مقتدی امام سے پہلے سر اٹھائے تو اسے چاہئیے کہ پھر لوٹ جائے، اور بقدر اس مدت کے جس میں وہ سر اٹھائے رہا، وہاں توقف کرے اس کے بعد امام کا اتباع کرے اور حسن بصری نے اس شخص کے بارے میں جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور (لوگوں کی کثرت کے سبب سے) سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو، یہ کہا ہے کہ اخیر رکعت میں دو سجدے کر لے، بعد اس کے پہلی رکعت کو مع اس کے سجدوں کے ادا کرے اور جو شخص کوئی سجدہ بھول کر کھڑا ہو جائے اس کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سجدہ کر لے۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا زَآئِدَةُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَبِىْ عَآئِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقُلْتُ اَلَاتُحَدِّثِيْنِىْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاوَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِىْ مَآءً فِى الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِىَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاوَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِىْ مَآءً فِى الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِىَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِىْ مَآءً فِى الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِىَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِى الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۵۱۔ احمد بن یونس، زائدہ، موسیٰ بن ابی عائشہ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ آپؓ مجھ سے رسول خدا ﷺ کی (اخیر) مرض کی کیفیت کیوں نہیں بیان کرتیں، انہوں نے کہا اچھا (سنو میں بیان کرتی ہوں) رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے پھر آپؐ نے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے، ہم لوگوں نے عرض کیا، کہ نہیں یا رسول اللہ وہ آپؐ کے منتظر ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو (میں نہاؤں گا) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم لوگوں نے ایسا ہی کیا، پس آپؐ نے غسل فرمایا پھر کھڑا ہونا چاہا، مگر آپؐ بے ہوش ہو گئے، اس کے بعد ہوش آیا، تو آپؐ نے پھر فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپؐ کے منتظر ہیں، آپؐ نے فرمایا، کہ میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو (چنانچہ رکھدیا گیا) پس آپؐ نے غسل فرمایا پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بے ہوش ہو گئے، پھر فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپؐ کے منتظر ہیں، اور لوگ مسجد میں نبی ﷺ کا عشاء کی نماز میں انتظار کر رہے تھے (مجبوراً) نبی ﷺ نے ابوبکرؓ کے پاس (کہلا) بھیجا تاکہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ قاصد ان کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ رسول خدا ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں، کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں، ابوبکرؓ بولے (اور وہ نرم دل آدمی تھے) کہ اے عمرؓ تم

وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ بِاَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَّکَانَ رَجُلًا رَّقِیْقًا یَّا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْكَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَّفْسِہٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُ ھُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَاَبُوْبَکْرٍ یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْ بَکْرٍ ذَھَبَ لِیَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰی اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّایَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ فَاَجْلَسَاہُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُوْ بَکْرٍ یُّصَلِّیْ وَھُوَیَاْ تَمُّ بِصَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَیْكَ مَاحَدَّ ثَتْنِیْ عَآئِشَةُ عَنْ مَّرَضِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَدِیْثَھَا فَمَا اَنْکَرَ مِنْهُ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِیْ کَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَاقَالَ ھُوَ عَلِیٌّ۔

لوگوں کو نماز پڑھادو، عمرؓ نے ان سے کہا کہ تم اس کے زیادہ حق دار ہو ، تب ابو بکرؓ نے ان دنوں میں نماز پڑھائی اس کے بعد نبی ﷺ نے اپنے آپ میں (مرض کی) کچھ خفت پائی، تو آپؐ دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا لے کر نماز ظہر کے لئے نکلے، ان میں سے ایک عباسؓ تھے، اس وقت ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، جب آپؐ کو ابو بکرؓ نے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، مگر آپؐ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں، پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھادو، چنانچہ ان دونوں آدمیوں نے آپؐ کو ابو بکرؓ کے پہلو میں بٹھادیا، عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ اس وقت ابو بکرؓ اس طرح نماز پڑھنے لگے، کہ وہ تو نبی ﷺ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے، نبی ﷺ بیٹھے ہوئے (نماز پڑھ رہے) تھے، عبید اللہ کہتے ہیں، پھر میں عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا، کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث پیش نہ کروں، جو مجھ سے حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ کے مرض کے متعلق بیان کی ہے انہوں نے کہا لاؤ (سناؤ) میں نے ان کے سامنے حضرت عائشہؓ کی حدیث پیش کی، ابن عباسؓ نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا، کہ عائشہؓ نے تمہیں اس شخص کا نام بھی بتایا جو عباسؓ کے ہمراہ تھا، میں نے کہا نہیں، ابن عباسؓ نے کہا وہ علیؓ تھے۔

٦٥٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّھَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہٖ وَھُوَ شَاكٍ فَصَلّٰی جَالِسًا وَّصَلّٰی وَرَآءَہٗ قَوْمٌ قِیَامًا فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَاجُعِلَ الْاِ مَامُ لِیُؤْ تَمَّ بِہٖ فَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَ اِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْ لُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

٦٥٢۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت مرض اپنے گھر ہی میں بیٹھ کر نماز پڑھی، اور لوگوں نے آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپؐ نے (یہ دیکھ کر) ان سے ارشاد فرمایا، کہ بیٹھ جاؤ پھر جب آپؐ (نماز سے) فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، لہذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی (رکوع کرو) اور جب وہ (سر) اٹھائے اور تم بھی اٹھاؤ، اور جب وہ سمع اللہ حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

٦٥٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآئَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَآئِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَارَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَاْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۵۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) گھوڑے پر سوار ہوئے، اور اس سے گر گئے، تو آپؐ کے جسم مبارک کا داہنا پہلو اس سے کچھ زخمی ہو گیا، اس وجہ سے آپؐ نے نمازوں میں سے ایک نماز بیٹھ کر پڑھی، پھر جب آپؐ فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، پس اگر وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ (سر) اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، اور جب وہ کہے تو تم کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بیٹھ کر پڑھو (امام بخاری کہتے ہیں حمیدی نے کہا ہے، کہ یہ قول آنحضرت ﷺ کا کہ جب امام بیٹھ کر پڑھے، تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو، یہ واقعہ آپؐ کی پہلی بیماری میں تھا اس کے بعد نبی ﷺ نے (مرض وفات کے موقعہ پر) بیٹھ کر نماز پڑھی(۱) اور لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے، آپؐ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا، اور یہ طے شدہ امر ہے کہ نبی ﷺ کے آخری سے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

٤٤٣ بَاب مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامَ وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔

باب ۴۴۳۔ جو لوگ امام کے پیچھے ہیں وہ کب سجدہ کریں، اور انسؓ نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جب امام سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

٦٥٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

۶۵۴۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، سفیان ابواسحاق، عبداللہ بن یزید روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا (اور وہ سچے تھے) کہ جب نبی ﷺ کہتے، تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ اس وقت تک نہ جھکاتا جب تک کہ نبی ﷺ سجدے میں نہ چلے جاتے، آپؐ کے بعد ہم لوگ سجدے میں جاتے، ہم سے یہ حدیث ابو نعیم

(۱) روایت میں واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کے مرض الوفات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہی حضرت ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نماز پڑھانی شروع کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پھر امام آپؐ ہی ہو گئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ مقتدی تھے۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور دوسرے تمام مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام اگر کسی مجبوری کی بنا پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکے تو مقتدی کھڑے ہو کر اقتدا کریں گے اور ان کی نماز درست ہو جائے گی۔

لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهٗ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ نَحْوَهٗ۔

نے بھی اسی سند سے بیان کی ہے۔

٤٤٤ بَاب اِثْمِ مَنْ رَّفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ۔

باب ۴۴۴۔ اس شخص کے گناہ کا بیان جس نے امام سے پہلے سر اٹھایا۔

٦٥٥۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اَوْ اَلَايَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْيَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ۔

۶۵۵۔ حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھالیتا ہے، اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا (سا) سر بنا دے، یا اللہ اس کی صورت گدھے کی (سی) صورت بنا دے۔

٤٤٥ بَاب اِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰى وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْاَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِىْ لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ۔

باب ۴۴۵۔ غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت کا بیان، عائشہؓ کی امامت ان کا غلام ذکوان مصحف سے (دیکھ دیکھ کر) کیا کرتا تھا اور ولد الزنا اور گنوار کی اور اس لڑکے کی امامت جو بالغ نہ ہوا ہو (درست ہے) کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے، کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو ان سب میں کتاب اللہ کی قرأت زیادہ جانتا ہو اور بے وجہ غلام کو جماعت سے نہ روکا جائے۔

٦٥٦۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

۶۵۶۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے جب مہاجرین اولین محلّہ قبا کے مقام عصبہ میں مقیم تھے، تو ان کی امامت ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم کیا کرتے تھے کیونکہ وہ قرآن کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔

٦٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوالتَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۵۷۔ محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابوالتیاح، انس بن مالک رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی حبشی (تم پر) حاکم بنا دیا جائے، اور وہ ایسا بدرو ہو کہ گویا اس کا سر انگور ہے (تب

وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَانَ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔

بھی) اس کی سنو، اور اطاعت کرو۔

٤٤٦ بَاب اِذَا لَمْ يُتِمَّ الْاِمَامُ وَاَتَمَّ مَنْ خَلْفَهٗ ۔

باب ۴۴۶۔ اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے، اور مقتدی پورا کریں۔

٦٥٨ ۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاءُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔

۶۵۸۔ فضل بن سہیل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا، کہ یہ لوگ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں، اگر ٹھیک ٹھیک پڑھائیں گے، تو تمہارے لئے (ثواب) ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہارے لئے (ثواب) تو ہے ہی اور ان پر (گناہ) ہے۔

٤٤٧ بَاب اِمَامَةِ الْمَفْتُوْنِ وَالْمُبْتَدِعِ وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَآمَّةٍ وَّنَزَلَ بِكَ مَاتَرٰى وَيُصَلِّىْ لَنَآ اِمَامُ فِتْنَةٍ وَّنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَايَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَآءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَانَرٰى اَنْ يُصَلّٰى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ لَّا بُدَّ مِنْهَا۔

باب ۴۴۷۔ مبتلائے فتنہ اور بدعتی کی امامت کا بیان، حسن کا قول ہے کہ (بدعتی کے پیچھے نماز) پڑھ لو اس کی بدعت کا گناہ اس پر ہے، ہم سے محمد بن یوسف نے بواسطہ اوزاعی، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عدی بن خیار سے روایت کی ہے، کہ وہ عثمان بن عفان کے پاس اس حالت میں گئے، جب وہ اپنے گھر میں محصور تھے، باغیوں نے ہر طرف سے محاصرہ کر لیا تھا، ان سے کہا، کہ آپ امام کل ہیں اور آپ کی یہ کیفیت ہے، جو آپ دیکھ رہے ہیں، ہمیں امام فتنہ نماز پڑھاتا ہے جس سے ہم تنگ دل ہوتے ہیں، تو عثمانؓ نے فرمایا کہ نماز آدمی کے تمام اعمال میں سب سے عمدہ چیز ہے، جب لوگ عمدہ کام کریں تو تم بھی ان کے ہمراہ عمدہ کام کرو، اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے علیحدہ رہو اور زبیدی کہتے ہیں کہ زہری کا قول ہے کہ ہم مخنث کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں جانتے لیکن جب مجبوری ہو۔

٦٥٩ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۵۹۔ محمد بن ابان، غندر، شعبہ، ابوالتیاح، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابوذر سے فرمایا کہ اگر ایک حبشی (کی اطاعت) کے لئے تم سے کہا جائے جس کا سر انگور کی مثل ہو، جب

لِاَبِیْ ذَرٍّ اِسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِیٍّ کَاَنَّ رَاْسَہٗ زَبِیْبَۃٌ۔

بھی اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

۴۴۸ بَاب یَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْاِمَامِ بِحَذَائِہٖ سَوَآءً اِذَا کَانَا اثْنَیْنِ

باب ۴۴۸۔ جب دو نمازی ہوں، تو مقتدی امام کے دائیں طرف اس کے برابر کھڑا ہو۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَصَلّٰی خَمْسَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰی سَمِعْتُ غَطِیْطَہٗ اَوْ قَالَ خَطِیْطَہٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

۶۶۰۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، سعید بن جبیر، ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ میمونہؓ کے گھر میں ایک شب رہا (تو میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز (مسجد سے) پڑھ کر تشریف لائے اور چار رکعتیں آپؐ نے پڑھیں پھر سو رہے، اس کے بعد اٹھے (اور نماز پڑھنے کھڑے ہوئے) تو میں آیا اور آپؐ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپؐ نے مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا، پھر آپؐ نے پانچ رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد سو رہے، یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے خراٹے کی آواز سنی، اس کے بعد آپؐ نماز (فجر) کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

۴۴۹ بَاب اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ یَّسَارِ الْاِمَامِ فَحَوَّلَہُ الْاِمَامُ اِلٰی یَمِیْنِہٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُھُمَا۔

باب ۴۴۹۔ اگر کوئی شخص امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اس کو اپنے دائیں طرف پھیر دے تو کسی کی نماز فاسد نہ ہو گی۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّہٖ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مَّخْرَمَۃَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ کُرَیْبٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا تِلْکَ اللَّیْلَۃَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَصَلّٰی ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ نَامَ حَتّٰی نَفَخَ وَکَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ اَتَاہُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِہٖ بُکَیْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِیْ کُرَیْبٌ بِذٰلِکَ ۔

۶۶۱۔ احمد، ابن وہب، عمرو، عبدربہ بن سعید، مخرمہ بن سلیمان، کریب (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں ایک رات میمونہؓ کے ہاں سویا اور رسول اللہ ﷺ اس شب انہیں کے ہاں تھے، (تو میں نے دیکھا کہ) آپؐ نے وضو فرمایا اس کے بعد آپؐ کھڑے ہو گئے، اور نماز پڑھنے لگے میں بھی آپؐ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپؐ نے مجھے پکڑ کے اپنی داہنی جانب کر لیا اور (کل) تیرہ رکعت نماز آپؐ نے پڑھی پھر سو رہے، یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی، اور جب کبھی آپؐ سوتے تھے سانس کی آواز ضرور آنے لگتی تھی، اس کے بعد موذن آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر پڑھی۔

۴۵۰ بَاب اِذَا لَمْ یَنْوِ الْاِمَامُ اَنْ یَّؤُمَّ ثُمَّ جَآءَ قَوْمٌ فَاَمَّھُمْ ۔

باب ۴۵۰۔ اگر امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو پھر کچھ لوگ آ جائیں اور وہ ان کی امامت کرے۔

٦٦٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ اُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَبِرَاْسِيْ وَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ـ

۶۶۲ ـ مسدد، اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، عبداللہ بن سعید بن جبیر، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک شب اپنی خالہ میمونہؓ کے ہاں سویا تو میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ نماز شب پڑھنے کھڑے ہوئے، میں بھی آپؐ کے ساتھ بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپؐ نے میرا سر پکڑا اور مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا۔

٤٥١ بَاب اِذَاطَوَّلَ الْاِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلّٰى ـ

باب ۴۵۱ ـ اگر امام (نماز کو) طول دے، اور کوئی شخص اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے نماز توڑ کر چلا جائے، اور نماز پڑھ لے۔

٦٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدُرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُبْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلَّى الْعِشَآءَ فَقَرَاَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ يَّنَالُ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْقَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَاَمَرَهٗ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو وَ لَا اَحْفَظُهُمَا ـ

۶۶۳ ـ مسلم، شعبہ، عمرو، جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے، اس کے بعد (گھر) واپس جاتے تو اپنی قوم کی امامت کرتے، (ایک مرتبہ) انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی، تو سورۃ بقرہ شروع کر دی، ایک شخص چل دیا، اس سبب سے معاذؓ کو اس سے رنج رہنے لگا، یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی، تو آپؐ نے معاذؓ سے تین مرتبہ فرمایا کہ فتان، فتان، فتان یا فرمایا کہ فاتن، فاتن، فاتن، اور آپؐ نے ان کو اوسط مفصل کی دو سورتوں (کے پڑھنے) کا حکم دیا، عمرو (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں ان کو بھول گیا ہوں۔

٤٥٢ بَاب تَخْفِيْفِ الْاِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ـ

باب ۴۵۲ ـ قیام میں امام کے تخفیف کرنے اور رکوع و سجود کے پورا کرنے کا بیان۔

٦٦٤ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ

۶۶۴ ـ احمد بن یونس، زہیر، اسمٰعیل، قیس، ابو مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم! میں صبح کی نماز سے صرف فلاں شخص کے باعث رہ جاتا ہوں، کیونکہ وہ نماز میں طول دیتا ہے، پس میں نے رسول خدا ﷺ کو کبھی نصیحت (کے

فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَاصَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

وقت) اس دن سے زیادہ غضب ناک نہیں دیکھا، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ تم میں کچھ لوگ (آدمیوں کو عبادت سے) نفرت دلاتے ہیں، لہٰذا جو شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے، سو اس کو ہلکی نماز پڑھانا چاہئے کیوں کہ مقتدیوں میں ضعیف اور بوڑھے اور صاحب حاجت (سب ہی قسم کے لوگ) ہوتے ہیں۔

ف۔ فتان کے معنی لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا اور فاتن کے بھی یہی معنی ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ فتان میں مبالغہ کے معنی پائے جاتے ہیں۔

٤٥٣ بَاب اِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَاءَ۔

باب ۴۵۳۔ جب کوئی شخص (تنہا) نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔

٦٦٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَاءَ۔

۶۶۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے تخفیف کرنا چاہئے، کیونکہ مقتدیوں میں کمزور اور بیمار اور بوڑھے سب ہی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اپنی نماز پڑھے، تو جس قدر چاہے طول دے۔

٤٥٤ بَاب مَنْ شَكٰى اِمَامَهٗ اِذَا طَوَّلَ وَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَابُنَيَّ۔

باب ۴۵۴۔ جو شخص اپنے امام کی جب وہ نماز میں طوالت کرتا ہو، شکایت کرے، اور ابو اسیدؓ نے اپنے بیٹے سے ایک مرتبہ کہا کہ بیٹے تو نے ہماری نماز کو طویل کر دیا۔

٦٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَا تَاَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فُلَانٌ فِيْهَا فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَاَيْتُهٗ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ كَانَ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَمَنْ اَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

۶۶۶۔ محمد بن یوسف، سفیان، اسمٰعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، ابومسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ایک شخص نے آکر کہا کہ یارسول اللہؐ! میں نماز فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ نماز میں فلاں شخص طول دیتا ہے، پس رسول خدا ﷺ غضب ناک ہوئے کہ میں نے آپؐ کو اس دن سے زیادہ غصہ آتے ہوئے کسی نصیحت کے وقت نہیں دیکھا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا، کہ لوگو! تم میں سے کچھ لوگ (آدمیوں کو) عبادت سے متنفر کرتے ہیں تو جو شخص لوگوں کا امام ہے اس کو تخفیف کرنا چاہیے، کیونکہ اس کے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت (سب ہی) ہوتے ہیں۔

٦٦٧۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مَحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَا ضِحَيْنِ

۶۶۷۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، محارب بن دثار، جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دو اونٹ پانی سے بھرے ہوئے لا رہا تھا، رات کا اول وقت تھا اس نے جو معاذؓ کو نماز پڑھتے پایا، تو اپنے

وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي فَبَرَّكَ نَاضِحَيْهِ وَاَقْبَلَ اِلٰى مُعَاذٍ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ اَوِ النِّسَآءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهٗ اَنَّ مُعَاذًا قَالَ مِنْهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَوْ قَالَ اَفَاتِنٌ اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى فَاِنَّهٗ يُصَلِّي وَرَآئَكَ الْكَبِيْرُ وَالضَّعِيْفُ وَذُوالْحَاجَةِ اَحْسِبُ هٰذَا فِي الْحَدِيْثِ وَتَابَعَهٗ سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ وَمِسْعَرٌ وَّالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مِقْسَمٍ وَاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَاَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَآءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْاَعْمَشُ عَنْ مُّحَارِبٍ ۔

دونوں اونٹوں کو بٹھلا دیا، اور معاذؓ کی طرف متوجہ ہوا، معاذؓ نے سورہ بقرہ یا سورہ نساء پڑھنا شروع کی، سو وہ شخص (نیت توڑ کر) چلا گیا پھر اس کو یہ خبر پہنچی کہ معاذ اس سے رنجیدہ ہیں، لہٰذا وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے معاذؓ کی شکایت کی، تو نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اے معاذ، کیا تو فتنہ (برپا) کرنے والا ہے (اگر ایسا نہیں) ہے تو تو نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى کے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھ لی، کیونکہ تیرے پیچھے بوڑھے اور کمزور اور صاحب حاجت (سب ہی طرح کے لوگ) نماز پڑھتے ہیں، اور عمرو اور عبید اللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ معاذؓ نے عشاء میں سورہ بقرہ پڑھی تھی، اور اعمش نے محارب سے اسی کی متابعت میں روایت کی۔

٤٥٥ بَاب الْاِيْجَازِ فِي الصَّلٰوةِ وَاِكْمَالِهَا ۔

باب ۴۵۵۔ نماز کو مختصر اور پورے طور پر پڑھنے کا بیان۔

٦٦٨ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجِزُ الصَّلٰوةَ وَيُكْمِلُهَا۔

۶۶۸۔ ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، انس بن مالک روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نماز مختصر اور پوری پڑھتے تھے۔

٤٥٦ بَاب مَنْ اَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَآءِ الصَّبِيِّ۔

باب ۴۵۶۔ اس شخص کا بیان جو بچے کے رونے کی آواز سنکر نماز کو مختصر کر دے۔

٦٦٩ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّحْيَ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ تَابَعَهٗ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَّبَقِيَّةُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ۔

۶۶۹۔ ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن کثیر، عبداللہ بن ابی قتادۃ، ابوقتادہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں، تو چاہتا ہوں کہ اس میں طول دوں، لیکن بچہ کے رونے کی آواز سنکر میں اپنی نماز میں اختصار کر دیتا ہوں، اس امر کو برا سمجھ کر کہ میں اس کی ماں کی تکلیف کا باعث ہو جاؤں، بشر بن بکر، بقیہ اور ابن مبارک نے اوزاعی سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٦٧٠ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَآ اَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ ـ

۶۷۰ـ خالد بن سلیمان بن بلال، شریک بن عبداللہ، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے نبی ﷺ سے زیادہ ہلکی اور کامل نماز نہیں پڑھی، اور بے شک آپؐ بچہ کا گریہ سنکر اس خوف سے کہ اس کی ماں پریشان ہو جائے گی نماز کو ہلکا کر دیتے تھے۔

٦٧١ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَآئِهٖ ـ

۶۷۱ـ علی بن عبداللہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں (جب) نماز شروع کرتا ہوں تو اس کو طول دینا چاہتا ہوں، مگر بچہ کا رونا سن کے اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، کیونکہ میں اس کے رونے سے اس کی ماں کی سخت پریشانی کو محسوس کرتا ہوں۔

٦٧٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ فَاُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَآئِهٖ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

۶۷۲ـ محمد بن بشار، ابن عدی، سعید، قتادہ، انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو اس کو طول دینا چاہتا ہوں، مگر بچہ کے رونے کی آواز سنکر مختصر کر دیتا ہوں، کیونکہ اس کے رونے سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ اس کی ماں سخت پریشان ہو جائے گی، اور موسیٰ نے کہا، کہ ہم سے ابان نے بہ سند قتادہ، انسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا۔

٤٥٧ بَاب اِذَا صَلّٰى ثُمَّ اَمَّ قَوْمًا ـ

باب ۴۵۷ـ جب خود فرض پڑھ چکا ہو، اس کے بعد لوگوں کی امامت کرے (۱)۔

٦٧٣ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۶۷۳ـ سلیمان بن حرب وابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ معاذؓ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز

(۱) نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ حضرت معاذؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد اپنی قوم کو جو نماز پڑھایا کرتے تھے اس میں کئی احتمال ہیں (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نفلوں کی نیت سے نماز پڑھا کرتے تھے (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز عشاء ہی پڑھا کرتے تھے مگر یہ اس زمانے کی بات ہے جب ایک فرض کو دو مرتبہ پڑھا جاسکتا تھا۔

دِيۡنَارٍ عَنۡ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّیۡ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاۡتِیۡ قَوۡمَهٗ فَيُصَلِّیۡ بِهِمۡ۔

پڑھ لیتے تھے، اس کے بعد اپنی قوم کے پاس جاتے تھے اور انہیں نماز پڑھاتے تھے۔

٤٥٨۔ بَاب مَنۡ اَسۡمَعَ النَّاسَ تَكۡبِيۡرَ الۡاِمَامِ۔

باب ۴۵۸۔ اس شخص کا بیان جو مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنائے۔

٦٧٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبۡدُاللّٰهِ بۡنُ دَاوٗدَ قَالَ نَاالۡاَعۡمَشُ عَنۡ اِبۡرَاهِيۡمَ عَنِ الۡاَسۡوَدِ عَنۡ عَائِشَةَ قَالَتۡ لَمَّامَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِیۡ مَاتَ فِيۡهِ اَتَاهُ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهٗ بِالصَّلٰوةِ قَالَ مُرُوۡا اَبَابَكۡرٍ فَلۡيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلۡتُ اِنَّ اَبَابَكۡرٍ رَّجُلٌ اَسِيۡفٌ اِنۡ يَّقُمۡ مَّقَامَكَ يَبۡكِ فَلَا يَقۡدِرُ عَلَى الۡقِرَآئَةِ فَقَالَ مُرُوۡا اَبَابَكۡرٍ فَلۡيُصَلِّ فَقُلۡتُ مِثۡلَهٗ فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوۡسُفَ مُرُوۡا اَبَابَكۡرٍ فَلۡيُصَلِّ فَصَلّٰی وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُهَادٰی بَيۡنَ رَجُلَيۡنِ كَاَنِّیۡ اَنۡظُرُ اِلَيۡهِ يَخُطُّ بِرِجۡلَيۡهِ الۡاَرۡضَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوۡ بَكۡرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَشَارَ اِلَيۡهِ اَنۡ صَلِّ فَتَاَخَّرَ اَبُوۡ بَكۡرٍ وَّقَعَدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَنۡبِهٖ وَاَبُوۡ بَكۡرٍ يُّسۡمِعُ النَّاسَ التَّكۡبِيۡرَ تَابَعَهٗ مُحَاضِرٌ عَنِ الۡاَعۡمَشِ۔

۶۷۴۔ مسدد، عبداللہ بن داود، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں، کہ جب رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں مبتلا ہوئے، تو آپؐ کے پاس بلالؓ نماز کی اطلاع کرنے آئے آپؐ نے فرمایا، ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، میں نے عرض کیا کہ ابو بکرؓ ایک نرم دل آدمی ہیں، اگر آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے، تو رونے لگیں گے اور قرأت پر قادر نہ ہوں گے، آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں، میں نے پھر وہی عرض کیا، تو تیسری بار یا چوتھی بار آپؐ نے یہ فرمایا کہ تم یوسف کی عورتوں کی مثل ہو، ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں، تو ابو بکرؓ نے نماز شروع کی (اتنے میں نبی ﷺ کو مرض میں فاقہ محسوس ہوا) نبی ﷺ دو آدمیوں کے بیچ میں سہارا لیتے ہوئے باہر تشریف لے گئے، گویا میں اس وقت بھی آپؐ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپؐ کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں، جب ابو بکرؓ نے آپؐ کو دیکھا، تو پیچھے ہٹنے لگے، مگر آپؐ نے ان کو ارشاد فرمایا کہ پڑھو، چنانچہ ابو بکرؓ کچھ پیچھے ہٹنے لگے اور نبی ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے، اور ابو بکرؓ لوگوں کو تکبیر سناتے جاتے تھے۔

٤٥٩ بَاب الرَّجُلِ يَاۡتَمُّ بِالۡاِمَامِ وَيَاۡتَمُّ النَّاسُ بِالۡمَاۡمُوۡمِ وَيُذۡكَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِئۡتَمُّوۡا بِیۡ وَلۡيَاۡتَمَّ بِكُمۡ مَنۡ بَعۡدَكُمۡ۔

باب ۴۵۹۔ اگر ایک شخص امام کی اقتدا کرے اور (باقی) لوگ اس مقتدی کی اقتدا کریں، اور نبی ﷺ سے منقول ہے، کہ آپؐ نے فرمایا تم لوگ میری اقتدا کرو، اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں۔

٦٧٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيۡبَةُ بۡنُ سَعِيۡدٍ قَالَ نَا اَبُوۡ مُعَاوِيَةَ عَنِ الۡاَعۡمَشِ عَنۡ اِبۡرَاهِيۡمَ عَنِ الۡاَسۡوَدِ عَنۡ عَائِشَةَ قَالَتۡ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ

۶۷۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوئے تو بلالؓ آپؐ کے پاس نماز کی اطلاع کرنے آئے، آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو وہ

وَسَلَّمَ جَآءَ بِلَالٌ يُّؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَّجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهٗ مَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَايُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهٗ مَتٰى مَايَقُوْمُ مَقَامَكَ لَايُسْمِعُ النَّاسَ لَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ اَبُوْبَكْرٍ يَّتَاَخَّرُ فَاَوْمَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَآئِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَّقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

لوگوں کو نماز پڑھادیں، میں نے کہا یارسول اللہ، ابو بکرؓ ایک نرم دل آدمی ہیں، اور وہ جب آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نہ سنا سکیں گے، کاش آپؐ عمرؓ کو حکم دیتے، پھر آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، جب میں نے حفصہؓ سے کہا، کہ تم عرض کرو کہ ابو بکرؓ نرم دل آدمی ہیں، اس لئے جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکیں گے، کاش آپؐ عمرؓ کو حکم دیتے (چنانچہ حفصہؓ نے عرض کیا) اس پر آپؐ نے فرمایا، کہ تم ان عورتوں کی طرح ہو، جو یوسفؑ کو گھیرے ہوئے تھیں، ابو بکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں پھر جب وہ نماز شروع کر چکے، تو رسول خدا ﷺ نے اپنے میں کچھ تخفیف (مرض کی) پائی، تو آپؐ دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا دے کر باہر تشریف لے گئے، اور آپؐ کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے تھے، یہاں تک کہ آپؐ مسجد میں داخل ہوئے، جب ابو بکرؓ نے آپؐ کی آہٹ سنی، تو ابو بکرؓ پیچھے ہٹنے لگے، مگر رسول خدا ﷺ نے انہیں اشارہ کیا (کہ ہٹو نہیں) پھر نبی ﷺ آکر ابو بکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گے، ابو بکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور رسول خدا ﷺ بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے تھے، ابو بکرؓ رسول خدا ﷺ کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی نماز کے مقتدی تھے۔

٤٦٠ بَاب هَلْ يَاْخُذُ الْاِمَامُ اِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ۔

باب ۴۶۰۔ امام کو جب شک ہو جائے تو کیا وہ مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے۔

٦٧٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۷۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی، محمد بن سیرین، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ چار رکعت والی نماز کی) دو رکعتیں پڑھ کر رسول خدا ﷺ علیحدہ ہو گئے، تو آپؐ سے ذوالیدین نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی یا آپؐ بھول گئے؟ تو رسول خدا ﷺ نے (دوسرے لوگوں سے) فرمایا کہ کیا ذوالیدینؓ سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں! پس رسول خدا ﷺ کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں اور پڑھ لیں، پھر سلام پھیر کر اپنے معمولی سجدوں کی طرح سجدے کئے یا اس سے کچھ

فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ۔

تھوڑے سے طویل ہوں گے۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ نَاشُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۶۷۷۔ ابوالولید، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں تو (آپؐ سے) کہا گیا کہ آپؐ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں؟ پس آپؐ نے دو رکعتیں (اور) پڑھ لیں، پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سہو کے) آپؐ نے کئے۔

۴۶۱ بَاب اِذَا بَكَى الْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ وَاَنَا فِيْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ يَقْرَأُ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ۔

باب ۴۶۱۔ جب امام نماز میں روئے، عبداللہ بن شداد کہتے ہیں، کہ میں نے عمرؓ کے رونے کی آواز سنی، حالانکہ میں سب سے پچھلی صف میں تھا اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ پڑھ رہے تھے۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

۶۷۸۔ اسمٰعیل، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ ام المومنینؓ روایت کرتی ہیں، کہ رسول خدا ﷺ نے اپنے (اخیر) مرض میں فرمایا، کہ ابوبکرؓ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، میں نے آپؐ سے کہا کہ ابوبکرؓ جب آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے، تو رونے کے سبب سے لوگوں کو (اپنی قرأت) نہ سنا سکیں گے، لہٰذا آپؐ عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم آپؐ سے عرض کرو کہ ابوبکرؓ جب آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب سے لوگوں کو (اپنی قرأت) نہ سنا سکیں گے لہٰذا آپؐ عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تو حفصہؓ نے ایسا ہی کیا اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو حضرت یوسفؑ کی (اغوا کرنے والی) عورتوں کی طرح معلوم ہوتی ہو، ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ میں نے کبھی تم سے کوئی (بھی) بھلائی نہ پائی۔

۴۶۲ بَاب تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَبَعْدَهَا۔

باب ۴۶۲۔ اقامت کے وقت یا اس کے بعد صفوں کو برابر کرنے کا بیان۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

۶۷۹۔ ابوالولید ہشام بن عبدالملک، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابی

قَالَ اَنَاشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَّقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ او لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

الجعد' نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کر لیا کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں اختلاف ڈال دے گا۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ نَاعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِیْ۔

۶۸۰۔ ابو معمر' عبدالوارث' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو درست کرو، میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے (بھی دیکھتا) ہوں۔

٤٦٣ بَاب اِقْبَالِ الْاِمَامِ عَلَی النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِیَةِ الصُّفُوْفِ ۔

باب ۴۶۳۔ صفوں کو برابر کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونے کا بیان۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ نَامُعَاوِیَةُ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ نَاحُمَیْدُ نِ الطَّوِیْلُ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ۔

۶۸۱۔ احمد بن ابی رجاء' معاویہ بن عمرو' زائدہ بن قدامہ' حمید طویل' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز قائم کی گئی تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ ہماری طرف کر کے فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو درست کر لو، اور مل کر کھڑے ہو، اس لئے کہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

٤٦٤ بَاب الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔

باب ۴۶۴۔ پہلی صف کا بیان۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَ ةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَآءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْمَطْعُوْنُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ لَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی التَّهْجِیْرِ لَا اسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَّلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوْا۔

۶۸۲۔ ابو عاصم' مالک' سمی، ابو صالح' ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہداء یہ لوگ ہیں جو ڈوب کر مرے، اور جو پیٹ کے مرض میں مرے، اور جو طاعون میں مرے، اور جو دب کر مرے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جان لیں کہ ابتداء وقت نماز پڑھنے میں کیا (فضیلت) ہے تو بے شک اس کی طرف سبقت کریں، اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نماز (باجماعت) میں کیا (ثواب) ہے، تو یقیناً ان میں آ کر شریک ہوں، اگرچہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑے، اور اگر وہ جان لیں کہ پہلی صف میں کیا (فضیلت ہے) تو بے شبہ (اس کے لئے) قرعہ اندازی کریں۔

٤٦٥ بَاب اِقَامَةِ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

باب ۴۶۵۔ صف کا درست کرنا نماز کا پورا کرنا ہے۔

۶۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَاعَبْدُ

۶۸۳۔ عبداللہ بن محمد' عبدالرزاق' معمر' ہمام' ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ

الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَلَاتَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ فَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْ وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ وَاَقِیْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اِقَامَۃَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوۃِ۔

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایاامام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے،لہٰذااس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم لوگ بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم لوگ رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ کہواور جب وہ سجدہ کرے تو تم لوگ بھی سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم لوگ بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف کو درست کرو، اس لئے کہ صف کا درست کرنا نماز کی خوبی کا ایک جز ہے۔

٦٨٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ۔

۶۸۴۔ابوالولید'شعبہ'قتادہ'حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو'کیوں کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کے درست کرنے کا جز ہے۔

٤٦٦ بَاب اِثْمِ مَنْ لَّمْ یُتِمَّ الصُّفُوْفَ۔

باب ۴۶۶۔اس شخص کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے۔

٦٨٥ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُبْنُ اَسَدٍ قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُبَیْدِ نِ الطَّائِیُّ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّہٗ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَقِیْلَ لَہٗ مَآ اَنْکَرْتَ مِنَّا مُنْذُ یَوْمِ عَہِدْتَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْکَرْتُ شَیْئًا اِلَّا اَنَّکُمْ لَاتُقِیْمُوْنَ الصُّفُوْفَ وَقَالَ عُقْبَۃُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ قَدِمَ عَلَیْنَا اَنَسُ نِ الْمَدِیْنَۃَ بِھٰذَا۔

۶۸۵۔معاذ بن اسد'فضل بن موسیٰ'سعید بن عبید طائی'بشیر بن یسار انصاری'انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ جب وہ مدینہ میں آئے تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے ہم میں کون سی بات اس کے خلاف پائی جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھی تھیں۔ توانہوں نے کہا کہ میں نے بجز اس کے کوئی چیز خلاف نہیں پائی کہ تم صفیں درست نہیں کرتے ہو، اور عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے اس کو یوں روایت کیا کہ ہم لوگوں کے پاس جب حضرت انسؓ مدینہ آئے...الخ

٤٦٧ بَاب اِلْزَاقِ الْمَنْکِبِ بِالْمَنْکِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِی الصَّفِّ

وَقَالَ النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِیْرٍ رَّاَیْتُ الرَّجُلَ مِنَّا یُلْزِقُ کَعْبَہٗ بِکَعْبِ صَاحِبِہٖ۔

باب ۴۶۷۔ صف کے اندر شانہ کا شانہ سے اور قدم کا قدم سے ملانے کا بیان،

اور نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ ہر شخص ہم میں سے اپنا ٹخنہ اپنے پاس والے کے ٹخنے سے ملا دیتا تھا(۱)۔

(۱) کندھے سے کندھا اور قدم کا قدم سے ملانا۔اس سے مراد یہ ہے کہ صفوں میں لوگ مل مل کر کھڑے ہوں اور آپس میں فاصلہ نہ چھوڑیں۔ حقیقتاً ملانا مراد نہیں ہے اس لئے کہ تمام لوگ یکساں قد کے نہیں ہوتے تو جب ایک آدمی لمبا اور دوسرا چھوٹے قد کا ہو تو وہاں کندھے سے کندھا ملانا ممکن ہی نہیں ہے،اسی طرح قدم سے قدم ملانا بھی پوری نماز میں ممکن نہیں ہوتا۔اور ظاہر ہے کہ وہ کام سنت نہیں ہو سکتا جس پر عمل بعض صورتوں میں ممکن نہ رہے۔اس لئے دونوں سے مراد یہ ہے کہ آپس میں اتصال ہو بیچ میں فاصلہ نہ چھوڑا جائے۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ۔

۶۸۶۔ عمرو بن خالد' زہیر' حمید، حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کر لیا کرو، کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے (بھی) دیکھتا ہوں، اور ہم میں سے ہر شخص اپنا شانہ اپنے پاس والے کے شانے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔

۴۶۸ بَاب اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ خَلْفَهٗ اِلٰى يَمِيْنِهٖ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ۔

باب ۴۶۸۔ اگر کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو، اور امام اس کو اپنے پیچھے سے اپنے دائیں طرف لے آئے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا دَاوٗدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى وَرَقَدَ فَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

۶۸۷۔ قتیبہ بن سعید' داؤد' عمرو بن دینار' کریب (ابن عباس کے آزاد کردہ غلام) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز (تہجد) پڑھی تو میں (ناواقفیت کی وجہ سے) آپؐ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر میرے پیچھے سے پکڑ کر مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا، اور آپؐ نے نماز پڑھی اور سو رہے، پھر آپؐ کے پاس موذن آیا تو آپؐ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

۴۶۹ بَاب اَلْمَرْاَةِ وَحْدَهَا تَكُوْنُ صَفًّا ۔

باب ۴۶۹۔ تنہا عورت (بھی) ایک صف (کی طرح ہے)۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَ يَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اُمِّيْ خَلْفَنَا اُمُّ سُلَيْمٍ۔

۶۸۸۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' اسحاق' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور ایک بچے نے اپنے گھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میری ماں ام سلیمؓ ہم سب کے پیچھے تھیں۔

۴۷۰ بَاب مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامِ۔

باب ۴۷۰۔ ایک مقتدی امام کی داہنی جانب کھڑا ہو۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ نَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً اُصَلِّيْ عَنْ يَّسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ اَوْبِعَضُدِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ بِيَدِهٖ مِنْ وَّرَآءِيْ ۔

۶۸۹۔ موسیٰ' ثابت بن یزید' عاصم' شعبی' ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب نماز (تہجد) کے لئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تو آپؐ نے میرا ہاتھ یا میرا شانہ پکڑ کر مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا، اور اپنے ہاتھ سے میرے پیچھے اشارہ کیا۔

۴۷۱ بَاب اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ اَوْسُتْرَةٌ وَّقَالَ الْحَسَنُ

باب ۴۷۱۔ اگر امام اور لوگوں کے درمیان کوئی دیوار یا سترہ ہو، اور حسن بصری کا قول ہے کہ اگر تمہارے اور امام کے

لَابَاسَ اَنْ تُصَلِّيَ وَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهرٌ وَّقَالَ اَبُوْ مِجلَزٍ يَّأْ تَمُّ بِالْاِمَامِ وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيْقٌ اَوْجِدَارٌ اِذَا سَمِعَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ۔

درمیان نہر حائل ہو تو بھی اقتدار کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابو مجلز کہتے ہیں کہ امام کی اقتداء کرلے، اگرچہ دونوں کے درمیان میں کوئی راستہ یا دیوار ہو۔ بشرطیکہ امام کی تکبیر سن لے۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ نَاعَبْدَةُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَاَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهٗ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ صَنَعُوْا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ اَوْثَلٰثًا حَتّٰى اِذَاكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔

۶۹۰۔ محمد بن سلام، عبدہ، یحییٰ بن سعید انصاری، عمرہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز شب اپنے حجرے میں پڑھا کرتے تھے اور حجرے کی دیوار چھوٹی تھی، تو لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم دیکھ لیا اور کچھ لوگ آپؐ کی نماز کی اقتدار کرنے کھڑے ہوگئے، جب صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا، پھر دوسری رات کو آپ کھڑے ہوگئے، دو رات، یا تین رات لوگوں نے یہی کیا۔ یہاں تک کہ جب اس کے بعد رات ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ رہے، اور نماز نہیں پڑھی، صبح کو لوگوں نے اس کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا مجھے یہ خوف ہوگیا کہ اس التزام کی وجہ سے کہیں نماز شب تم پر فرض نہ کردی جائے۔

۶۷۲ بَاب صَلٰوةِ اللَّيْلِ۔

باب ۶۷۲۔ نماز شب کا بیان۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِقَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَّبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهٗ بِاللَّيْلِ فَثَابَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوْا وَرَآءَهٗ۔

۶۹۱۔ ابراہیم بن منذر، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، مقبری، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جس کو آپؐ دن میں بچھا لیتے تھے، اور رات کو اسی کا پردہ ڈالتے تھے، تو کچھ لوگ آپؐ کے پاس جمع ہونے لگے، اور انہوں نے آپؐ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کردیا۔

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَاوُهَيْبٌ قَالَ نَامُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ مِّنْ

۶۹۲۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، سالم، ابوالنضر، بسر بن سعید، زید بن ثابتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں ایک حجرہ بنایا تھا (سعید کہتے ہیں مجھے خیال آتا ہے کہ زید بن ثابتؓ نے یہ کہا تھا کہ وہ چٹائی کا تھا) اور اس میں چند شب آپؐ نے نماز پڑھی، اس کا علم آپؐ کے اصحاب کو ہوگیا اس لئے انہوں نے آپؐ کی نماز کی اقتداء کی مگر جب آپ کو ان کا علم ہوا تو بیٹھ

اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِىْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا اَيُّهَاالنَّاسُ فِىْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِىْ بَيْتِهٖ اِلَّاالْمَكْتُوْبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ نَاوُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رہے، پھر صبح کو ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے تمہارا فعل دیکھا، اسے سمجھ لیا (یعنی تم کو عبادت کا شوق ہے) تو اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی نمازوں میں افضل نماز وہ ہے جو اس کے گھر میں ہو، اور عفان نے بہ سند وہیب، موسیٰ، ابوالنضر، بسر، زید، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کیا۔

٤٧٣ بَاب اِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

باب ۴۷۳۔ تکبیر تحریمہ کے واجب ہونے اور نماز شروع کرنے کا بیان۔

٦٩٣ ـ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَ نِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكِ نِ الْاَنْصَارِىُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ وَقَالَ اَنَسٌ فَصَلّٰى لَنَايَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَآئِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّ اِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ـ

۶۹۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، انس بن مالک انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم (ایک مرتبہ) گھوڑے پر سوار ہوئے اور گر پڑے، تو آپ کی بائیں جانب کچھ زخمی ہو گئی، انسؓ کہتے ہیں کہ اس دن آپؐ نے کوئی سی نماز ہمیں بیٹھ کر پڑھائی، تو ہم نے بھی آپؐ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، لہٰذا جب وہ کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، اور جب وہ سجدے کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔

٦٩٤ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَااللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔

۶۹۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم گھوڑے سے گر پڑے۔ تو (کچھ بدن آپؐ کا چھل گیا) اس وجہ نے آپؐ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی، تو ہم نے بھی آپؐ کے ہمراہ بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ (سر) اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

٦٩٥ ـ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

۶۹۵۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ روایت

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزِّنَا دِعَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بیٹھ کر پڑھو۔

٤٧٤ بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَآءً۔

باب ۴۷۴۔ پہلی تکبیر میں نماز شروع کرنے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کا بیان۔

٦٩٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَهُمَا کَذٰلِكَ اَیْضًا وَّقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَایَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی السُّجُوْدِ.

۶۹۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں شانوں کے برابر اٹھاتے، اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد (دونوں کہتے لیکن) سجدے میں یہ عمل نہ کرتے تھے۔

٤٧٥ بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا کَبَّرَ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ۔

باب ۴۷۵۔ دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کا بیان جب تکبیر تحریمہ کہے اور جب رکوع کرے اور جب (رکوع سے سر) اٹھائے (۱)۔

٦٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا

۶۹۷۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، یونس، زہری، سالم بن

(۱) امام بخاریؒ نے وہ روایات ذکر فرمائی ہیں جن میں نماز کے مختلف موقعوں پر رفع یدین کا تذکرہ ہے۔ دوسری طرف ایسی احادیث بھی موجود ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ سوائے تکبیر تحریمہ کے اور کسی موقعہ پر نماز میں ہاتھوں کو نہیں اٹھایا جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے براہ راست مخاطب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سب سے زیادہ سمجھنے والے صحابہ کرام میں سے متعدد جلیل القدر صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔ ایسی احادیث اور آثار صحابہ کے لئے ملاحظہ ہو شرح معانی الآثار ص ۱۱۱، ج ۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶، ج ۱۔ مصنف عبدالرزاق ص ۷۱، ج ۲۔ اعلاء السنن ص ۸۰، ج ۳۔ معارف السنن ص ۴۶۵، ج ۴۔

ان روایات کے ساتھ ساتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ اور براء بن عازبؓ وغیرہ جیسے جلیل القدر صحابہ کے ایسے ارشادات بھی موجود ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ رفع یدین کا عمل ابتداء میں تھا بعد میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی مقامات پر یہ عمل منسوخ ہو گیا۔ ملاحظہ ہو اعلاء السنن ص ۸۴، ج ۳۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں شانوں کے برابر تک اٹھاتے اور جب آپؐ رکوع کے لئے تکبیر کہتے، یہی (اس وقت بھی) کرتے اور یہی جب آپؐ (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے اس وقت بھی کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (لیکن) سجدہ میں آپؐ یہ عمل نہ کرتے تھے۔

٦٩٨۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ رَاٰى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا۔

۶۹۸۔ اسحاق واسطی' خالد بن عبداللہ' خالد (حذاء) ابوقلابہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب رکوع کرنا چاہتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور مالک بن حویرثؓ نے یہ بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا تھا۔

٤٧٦ بَاب اِلٰى اَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

باب ۴۷۶۔ تکبیر تحریمہ میں ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے اور ابوحمید نے اپنے ساتھیوں میں (بیٹھ کر) یہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ شانوں کے مقابل تک اٹھاتے تھے۔

٦٩٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَايَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَا حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ۔

۶۹۹۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم بن عبداللہ بن عمر' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے نماز میں تکبیر شروع کی، تو تکبیر کہتے وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ ان کو اپنے دونوں شانوں کے برابر کر لیا اور جب آپؐ نے رکوع کے لئے تکبیر کہی، تب بھی اسی طرح کیا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تب بھی اس طرح کیا اور ربنا ولک الحمد (بھی) کہا اور یہ بات آپؐ سجدہ کرتے وقت نہ کرتے تھے اور نہ اس وقت جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے۔

٤٧٧ بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ۔

باب ۴۷۷۔ دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کا بیان، جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھے۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۰۔ عیاش بن ولید' عبدالاعلیٰ' عبیداللہ' نافعؓ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہتے، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے (تب بھی) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور اس بات کو ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے۔

٤٧٨ بَاب وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِى الصَّلٰوةِ۔

باب ۴۷۸۔ نماز میں داہنے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ نَاسٌ يُّؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِى الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَبُوْحَازِمٍ لَّا اَعْلَمُهٗ اِلَّايَنْمِىْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۱۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوحازم' سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں، اور ابوحازم نے کہا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔

٤٧٩ بَاب الْخُشُوْعِ فِى الصَّلٰوةِ۔

باب ۴۷۹۔ نماز میں خشوع کا بیان۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِىْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَايَخْفٰى عَلَىَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّىْ لَاَ اَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِىْ۔

۷۰۲۔ اسمٰعیل' مالک' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز ہم لوگوں سے) فرمایا، تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرا منہ (قبلے کی) طرف ہے' (لیکن) خدا کی قسم! تمھارا رکوع اور تمھارا سجدہ' تمھارا خشوع اپنی پس پشت سے بھی (میں ایسا دیکھتا ہوں جیسا سامنے) سے۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِىْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِىْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ۔

۷۰۳۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' قتادہ' انس بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، رکوع اور سجدوں کو درست طریقہ پر کیا کرو (اس لئے) کہ جب تم رکوع سجدہ کرتے ہو تو میں پشت کی طرف سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھا جاتا ہے۔

٤٨٠ بَاب مَا يُقْرَاُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ۔

باب ۴۸۰۔ تکبیر (تحریمہ) کے بعد کیا پڑھے؟

٧٠٤۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

۷۰۴۔ حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور ابو بکرؓ و عمرؓ نماز کی ابتدا، الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

٧٠٥۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِبْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوزُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَ ةِ اِسْكَاتَةً قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآئَةِ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْبَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

۷۰۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالواحد بن زیاد' عمارہ بن قعقاع' ابو زرعہ' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم تکبیر اور قرأت کے درمیان میں کچھ سکوت فرماتے تھے (ابوزرعہ کہتے ہیں) مجھے خیال ہوتا ہے کہ ابوہریرہؓ نے کہا تھوڑی دیر، تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، تکبیر اور قرأت کے مابین سکوت کرنے میں آپؐ کیا پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں پڑھتا ہوں اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان میں ایسا فصل کردے جیسا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان میں فصل کر دیا ہے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کردے، جیسے صاف کپڑا میل سے پاک صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولہ سے دھو ڈال۔

٤٨١ بَاب۔

باب ۴۸۱۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٧٠٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّی الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوِاجْتَرَاْتُ عَلَيْهَا جِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا

۷۰۶۔ ابن ابی مریم' نافع بن عمر' ابن ابی ملیکہ' اسماء بنت ابی بکرؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز کسوف پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپؐ نے طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، اس کے بعد قیام کیا اور قیام کو بھی طویل کیا، پھر رکوع کیا اور رکوع کو (بھی) بڑھایا، پھر سر اٹھایا اس کے بعد (دوسرا) سجدہ کیا اور اس (سجدہ) کو (بھی) بڑھایا پھر دوسرا سجدہ کیا پھر (دوسری رکعت کے لئے) آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے قیام کو بڑھایا اس کے بعد رکوع کیا اور رکوع کو بڑھایا، پھر سر اٹھا کر طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور رکوع کو بڑھایا پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا' سجدے کو (بھی) بڑھایا اس کے بعد پھر سر اٹھایا تو (دوسرا) سجدہ کیا، اور اس سجدے کو (بھی) بڑھایا، اس کے بعد آپؐ نے (نماز) سے فراغت حاصل کی اور فرمایا کہ (اس وقت) جنت میرے اتنے قریب ہو گئی تھی کہ اگر میں چاہتا تو اس کے خوشوں میں سے کوئی خوشہ تمہارے پاس لے آتا اور دوزخ بھی

وَدَنَتْ مِنِّى النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ اَىْ رَبِّ اَوَ اَنَا مَعَهُمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَاشَانُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا لَّا اَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ خَشِيْشِ الْاَرْضِ اَوْ خَشَاشِ۔

میرے اتنے قریب ہو گئی تھی کہ میں کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار! کیا میں ان لوگوں کے ہمراہ رکھا جاؤں گا۔ یکایک ایک عورت (نظر آئی) مجھے خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو ایک بلی پنجہ مار رہی تھی، میں نے کہا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس نے بلی کو پال رکھا تھا نہ اس کو کھلاتی تھی اور نہ اس کو چھوڑتی تھی تاکہ وہ (از خود) کچھ کھالے، نافع کی روایت میں اس طرح ہے کہ (نہ اس کو چھوڑتی تھی) تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر (اپنا پیٹ بھرے۔)

٤٨٢ بَاب رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى الْاِمَامِ فِى الصَّلٰوةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِىْ تَاَخَّرْتُ۔

باب ۴۸۲۔ نماز میں امام کی طرف نظر اٹھانے کا بیان

اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے بارے میں فرمایا کہ میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو دبا رہا ہے جب تم نے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا تھا۔

٧٠٧۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ۔

۷۰۷۔ موسیٰ، عبدالوحد، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمرؒ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے خبابؓ سے کہا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں کچھ پڑھتے تھے؟ خبابؓ نے کہا ہاں! ہم نے کہا تم نے یہ کس طرح معلوم کر لیا؟ خبابؓ نے کہا کہ آپؐ کی داڑھی کے ہلنے سے۔

٧٠٨۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ وَكَانَ غَيْرَ مَكْذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ۔

۷۰۸۔ حجاج، شعبہ، ابواسحاقؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یزید کو خطبہ پڑھتے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم سے براء (بن عازب) نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہ صحابہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تو صحابہ کھڑے رہتے، یہاں تک کہ جب آپؐ اپنا سر رکوع سے اٹھا لیتے اور وہ آپؐ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھ لیتے (تب سجدہ کرتے)۔

٧٠٩۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَالُوْا

۷۰۹۔ اسمٰعیل، مالک، زید بن اسلم، عطا بن یسار، عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آفتاب میں گہن پڑا تو آپؐ نے نماز کسوف پڑھی، صحابہ نے عرض کیا کہ ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ کوئی چیز آپؐ نے اپنی جگہ پر (کھڑے ہو کر) لی

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَ كَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِيَتِ الدُّنْيَا۔

تھی، پھر ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ پیچھے ہٹے، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس سے ایک خوشہ میں نے لینا چاہا، اگر میں اس کو لے لیتا تو تم اس میں سے کھایا کرتے جب تک کہ دنیا باقی رہتی۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقَى الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا۔

۷۱۰۔ محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، اس کے بعد منبر پر چڑھ گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے مسجد کے قبلے کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا کہ میں نے اس وقت جب کہ تمہیں نماز پڑھانی شروع کی جنت اور دوزخ کی مثال اس دیوار کے قبلہ میں دیکھی، میں نے آج کے دن کی طرح خیر اور شر کبھی نہیں دیکھی، یہ آپؐ نے تین مرتبہ (فرمایا)۔

٤٨٣ بَاب رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ۔

باب ۴۸۳۔ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کا بیان۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْلَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

۷۱۱۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، ابن ابی عروبہ، قتادہ، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ یہ کیا کرتے ہیں کہ اپنی نماز میں اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ پس اس کے بارے میں آپؐ کی گفتگو بہت سخت ہو گئی، یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے باز آئیں، ورنہ ان کی بینائیاں لے لی جائیں گی۔

٤٨٤ بَاب الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ۔

باب ۴۸۴۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کا بیان۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَّخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔

۷۱۲۔ مسدد، ابوالاحوص، اشعث بن سلیم، سلیم، مسروق، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی بابت پوچھا، تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک قسم کی چوری ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے کر لیتا ہے۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۷۱۳۔ قتیبہ، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اون کے کپڑے میں نماز پڑھی،

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِىْ خَمِيْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِىْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ اذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِىْ جَهْمٍ وَّائْتُوْنِىْ بِاَنْبِجَانِيَّةٍ۔

جس میں نقش بنے ہوئے تھے، نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس کپڑے کے نقوش نے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اسے ابو جہم (تاجر) کے پاس (جس کے ہاں سے وہ کپڑا آیا تھا) لے جاؤ اور مجھے انجانیہ لادو۔

٤٨٥ بَاب هَلْ يَلْتَفِتُ لِاَمْرٍ يَّنْزِلُ بِهٖ اَوْ يَرٰى شَيْئًا اَوْبُصَاقًا فِى الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلٌ اِلْتَفَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَرَاَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۴۸۵۔ اگر نماز میں کوئی خاص واقعہ پیش آ جائے یا سامنے تھوک یا کوئی چیز دیکھے تو کیا یہ جائز ہے کہ دزدیدہ نظر سے دیکھے؟ اور سہل کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ پھرے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

٧١٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِىْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّىْ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِى الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَّافِعٍ۔

۷۱۴۔ قتیبہ' لیث' نافع' ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ (کی جانب) میں کچھ تھوک دیکھا اس وقت آپؐ لوگوں کے آگے (کھڑے ہوئے) نماز پڑھ رہے تھے آپؐ نے اس کو چھیل ڈالا۔ اس کے بعد جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو یہ خیال کرلے کہ اللہ اس کے منہ کے سامنے ہے۔ لہذا کوئی شخص نماز میں اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے، اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع سے روایت کیا۔

٧١٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ اَنَّهٗ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِىْ صَلٰوتِهِمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّىَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

۷۱۵۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن مسلمان نماز فجر میں مشغول تھے کہ یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے آگئے، آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور مسلمانوں کی طرف دیکھا، اس وقت وہ صف بستہ تھے پس آپؐ مسرت کے سبب سے مسکرانے لگے، ابو بکرؓ اپنے پچھلے پیروں ہٹنے لگے، تاکہ آپؐ کے لئے (امامت کی جگہ خالی کر دیں) اور خود صف میں شامل ہو جائیں، کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ آپؐ باہر تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے خوشی کے باعث یہ قصد کیا کہ اپنی نمازوں کو توڑ دیں۔ مگر آپؐ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ تم اپنی نمازوں کو پورا کر لو اور آپؐ نے پردہ ڈال دیا اور اسی دن کے آخر میں آپؐ نے وفات پائی۔

٤٨٦ بَاب وُجُوْبِ الْقِرَآءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ فِى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِى الْحَضَرِ

باب ۴۸۶۔ تمام نمازوں میں خواہ وہ سفر میں ہوں یا حضر میں ہوں سری ہوں، یا جہری، امام اور مقتدی کے لئے قرأت کے

وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ۔ واجب ہونے کا بیان۔

ف۔ اس باب کے تحت میں جو حدیثیں منقول ہیں ان سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ مقتدیوں کے لئے امام کے پیچھے قرأت واجب ہے، پہلی حدیث حضرت سعدؓ کی ہے جس میں صرف حضرت سعدؓ نے اپنی نماز کا طریقہ بیان کیا ہے اور یہ خود امامت کرتے تھے، اور امام کے لئے بالاتفاق قرأت واجب ہے، اور دوسری حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کی ہے جس میں فاتحہ پڑھنے کا حکم ہے، لیکن یہ تفصیل نہیں کہ کن کن حالات میں کس کس کیلئے۔ تیسری حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی ہے جس میں منفرد کا بیان ہے اور منفرد پر بھی بالاتفاق قرأت واجب ہے۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكٰى اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ فَعَزَ لَهٗ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَااَبَا اِسْحَاقَ اِنَّ هٰؤُ لَآءِ يَزْ عُمُوْنَ اَنَّكَ لَاتُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَآ اِسْحَاقَ فَاَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلًا اَوْرِجَالًا اِلَى الْكُوْفَةِ يَسْاَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ وَيُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مَعْرُوْفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكَنّٰى اَبَاسَعْدَةَ فَقَالَ اَمَّا اِذْنَشَدْ تَنَا فَاِنَّ سَعْدًا لَايَسِيْرُ بِالْمَرِيَّةِ وَ لَايُقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَايَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَآءً وَّسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمْرَهٗ وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَّفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَاَنَارَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ

۷۱۶۔ موسیٰ' ابو عوانہ' عبدالملک بن عمیر' جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ اہل کوفہ نے عمرؓ سے سعدؓ کی شکایت کی تو عمرؓ نے سعدؓ کو معزول کر دیا، اور عمارؓ کو ان لوگوں کا حاکم بنایا ان لوگوں نے (سعدؓ کی بہت سی) شکایتیں کیں، یہاں تک کہ بیان کیا کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے، تو عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا اور کہا کہ اے ابو اسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے، انہوں نے کہا سنو! خدا کی قسم! ان کے ساتھ میں نے ویسی نماز ادا کی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہوتی تھی، چنانچہ پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور اخیر کی دو رکعت میں تخفیف کرتا تھا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابو اسحاق! تم سے یہی امید تھی، پھر عمرؓ نے ایک شخص یا چند شخصوں کو سعدؓ کے ہمراہ کوفہ بھیجا، تاکہ وہ کوفہ والوں سے سعدؓ کی بابت پوچھیں (چنانچہ وہ گئے) اور انہوں نے کوئی مسجد نہیں چھوڑی کہ جس میں سعدؓ کی کیفیت نہ پوچھی ہو اور سب لوگ ان کی عمدہ تعریف کرتے رہے، یہاں تک کہ بنی عبس کی مسجد میں گئے تو ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا، اس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے کنیت اس کی ابو سعدہ تھی اس نے کہا کہ سنو! جب تم نے ہمیں قسم دلائی تو مجبور ہو کر میں کہتا ہوں کہ سعدؓ لشکر کے ہمراہ جہاد کو خود نہ جاتے تھے اور غنیمت کی تقسیم برابر نہ کرتے تھے سعد (یہ سن کر) کہنے لگے کہ دیکھ میں تین بددعائیں تجھ کو دیتا ہوں اے اللہ! اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہو نمود و نمائش کے لئے اس وقت کھڑا ہوا ہو تو اس کی عمر بڑھا دے اور اس کو فقر میں مبتلا کر، اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کے بعد جب اس سے (اس کا حال) پوچھا جاتا تھا تو کہتا ایک بڑی عمر والا بوڑھا ہوں، فتنوں میں مبتلا۔ مجھے سعدؓ کی بددعا لگ گئی۔ عبدالملک (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے، اس کی دونوں

يَغْمِزُهُنَّ۔

ابرو اس کی آنکھوں پر بڑھاپے کے سبب سے جھک پڑی ہیں، وہ راستوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا ہے، ان پر دست درازی کرتا ہے۔

٧١٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

٧١٧۔ علی بن عبداللہ' سفیان' زہری' محمود بن ربیع، عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

٧١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَآ اُحْسِنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَاقُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

٧١٨۔ محمد بن بشار، یحیٰی، عبید اللہ' سعید بن ابی سعید' ابی سعید (مقبری) ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم (ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف لے گئے اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی، اس کے بعد نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سلام کیا، آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ لوٹ گیا اور اس نے نماز پڑھی جیسے کہ اس نے پہلے پڑھی تھی، پھر آیا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سلام کیا، آپؐ نے فرمایا کہ جا نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ (اسی طرح) تین مرتبہ (ہوا) تب وہ بولا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے بہتر ادا نہیں کر سکتا۔ لہٰذا آپؐ مجھے تعلیم کر دیجئے، آپؐ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، اس کے بعد جتنا قرآن تم کو یاد ہو اس کو پڑھو' پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان سے ہو جاؤ، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان سے ہو جاؤ، پھر سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

٤٨٧ بَاب الْقِرَآءَةِ فِى الظُّهْرِ۔

باب ٤٨٧۔ نماز ظہر میں قرأت کا بیان۔

٧١٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ اَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ الْاُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ۔

٧١٩۔ ابوالنعمان' ابو عوانہ' عبدالملک بن عمیر' جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ سعدؓ نے (عمر سے بجواب اپنی شکایت کے) کہا کہ میں کوفہ والوں کو عشاء کی دونوں نمازیں، رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نماز کے مثل پڑھاتا تھا، ان میں کسی قسم کا کوئی نقصان نہ کرتا تھا، میں پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا اور پچھلی دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا تو عمرؓ نے کہا کہ تمہاری طرف میرا بھی یہی خیال ہے۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِى الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِى الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَّكَانَ يَقْرَءُ فِى الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِى الْاُوْلٰى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِى الثَّانِيَةِ۔

۷۲۰۔ ابو نعیم' شیبان' یحییٰ' عبداللہ بن ابی قتادہ' ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی اور دو سورتیں پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں بڑی سورت پڑھتے تھے، اور نماز صبح کی پہلی رکعت میں بھی بڑی سورت پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں (اس سے) چھوٹی سورت پڑھتے تھے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُمَارَةُ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ قَالَ سَاَلْنَا خَبَّابًا اَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِاَىِّ شَىْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ۔

۷۲۱۔ عمر بن حفص' حفص بن غیاث' اعمش' عمارہ' ابو معمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے خباب سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! ہم نے کہا کہ تم کس طرح پہچان لیتے تھے؟ وہ بولے کہ آپ کی داڑھی کی جنبش کی وجہ سے۔(۱)

٤٨٨ بَاب الْقِرَاءَةِ فِى الْعَصْرِ۔

باب ۴۸۸۔ (نماز) عصر میں قرأت کا بیان۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ اَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِاَىِّ شَىْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ قِرَآءَتَهٗ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ۔

۷۲۲۔ محمد بن یوسف' سفیان' اعمش' عمارہ بن عمیر' ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے خباب بن ارت سے کہا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر (کی نماز) میں قرآن مجید پڑھتے تھے؟ وہ بولے کہ ہاں! میں نے کہا کہ تم کس طرح آپ کا پڑھنا معلوم کر لیتے تھے؟ وہ بولے کہ آپ کی داڑھی کی جنبش سے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ

۷۳۳۔ مکی بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ بن ابن کثیر' عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو

(۱) امام بخاریؒ نے جو احادیث اس باب میں ذکر فرمائی ہیں ان میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت کرے حالانکہ امام بخاریؒ کا یہی مقصود تھا۔ جبکہ اس کے برخلاف ایسی صحیح روایات موجود ہیں جن میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے۔ اور خلفائے راشدین سمیت تقریباً اسی جلیل القدر صحابہؓ کا مسلک بھی یہ تھا کہ امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہیں کرے گا۔ ملاحظہ ہو صحیح مسلم ص ۱۷۴ ج ۱، جامع ترمذی ص ۶۵ ج ۱، سنن ابی داؤد ص ۱۲۰ ج ۱، السنن الکبریٰ للبیہقی ص ۱۵۷ ج ۲، مصنف عبدالرزاق ص ۱۳۹ ج ۲، موطا امام محمد ص ۱۰۲، اعلاء السنن ص ۴۲ ج ۴، معارف السنن ص ۱۸۳ ج ۳۔

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَّيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا۔

رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک دوسری سورت پڑھتے تھے، اور کبھی کبھی کوئی آیت ہمیں سنائی دے جاتی تھی۔

٤٨٩ بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ۔

باب ۴۸۹۔ مغرب (کی نماز) میں قرآن پڑھنے کا بیان۔

٧٢٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَ تِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ۔

۷۲۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ ام فضل نے ایک مرتبہ نماز میں مجھے والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہنے لگیں کہ اے میرے بیٹے! تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ یہی آخری سورت ہے جو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، آپؐ اس کو مغرب میں پڑھتے تھے۔

٧٢٥۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَّرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّالَكَ تَقْرَأُفِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَّقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُوْلَي الطُّوْلَيَيْنِ۔

۷۲۵۔ ابوعاصم' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ' عروہ بن زبیر' مروان بن حکم روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے زید بن ثابتؓ نے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتوں سے پڑھتے ہو، حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو بڑی سورتوں سے بھی بڑی سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

٤٩٠ بَاب الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ۔

باب ۴۹۰۔ (نماز) مغرب میں بلند آواز سے پڑھنے کا بیان۔

٧٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

۷۲۶۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' محمد بن جبیر بن مطعم' جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں والطور پڑھتے سنا۔

٤٩١ بَاب الْجَهْرِفِي الْعِشَاءِ۔

باب ۴۹۱۔ (نماز) عشاء میں بلند آواز سے پڑھنے کا بیان۔

٧٢٧۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُبِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ۔

۷۲۷۔ ابوالنعمان' معتمر' سلیمان' بکر' ابورافع روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ابوہریرہؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، تو انہوں نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ آپؐ نے کیا کیا؟ بولے میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس سورت کے اس مقام پر سجدہ کیا ہے، لہٰذا میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان سے مل جاؤں۔

٧٢٨۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۷۲۸۔ ابوالولید' شعبہ، عدی کا بیان ہے کہ میں نے براء سے سنا کہ

عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَآءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے تو آپؐ نے عشاء کی کسی ایک رکعت میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھی۔

٤٩٢ بَاب الْقِرَآءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ۔

باب ۴۹۲۔ عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنے کا بیان۔

٧٢٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَاهٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُ فِيْهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ۔

۷۲۹۔ مسدد' یزید بن زریع' تیمی' ابو بکر' ابو رافع روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ابوہریرہؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، تو انہوں نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا کیا؟ بولے میں نے اس سورت میں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہذا میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا ہوں گا یہاں تک کہ آپؐ سے مل جاؤں۔

٤٩٣ بَاب الْقِرَآءَةِ فِي الْعِشَآءِ۔

باب ۴۹۳۔ عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان۔

٧٣٠۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُبْنُ يَحْيٰى ثَنَا مِسْعَرٌ ثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ اَوْقِرَآئَةً۔

۷۳۰۔ خلاد بن یحییٰ' مسعر' عدی بن ثابت، براء روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے آپؐ سے زیادہ خوش آواز یا اچھا پڑھنے والا نہیں سنا۔

٤٩٤ بَاب يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ۔

باب ۴۹۴۔ پہلی دو رکعتوں کو طویل کرے اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرے۔

٧٣١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَّقَدْ شَكَوْكَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةَ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ وَلَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ اَوْظَنِّيْ بِكَ۔

۷۳۱۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' ابو عون' جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے سعدؓ سے کہا کہ کوفے والوں نے تمہاری ہر بات میں شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز میں بھی، سعدؓ نے کہا سنیئے! میں پہلی دو رکعتوں میں طول دیتا تھا اور پچھلی دو رکعتوں میں اختصار کرتا تھا اور میں ان کی شکایت کی کچھ پرواہ نہیں کرتا جب کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی متابعت کی ہے، عمرؓ نے کہا سچ کہتے ہو تمہاری نسبت ایسا ہی خیال ہے یا یہ کہا کہ میرا خیال تمہاری طرف ایسا ہی ہے۔

٤٩٥ بَاب الْقِرَآءَةِ فِي الْفَجْرِ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۹۵۔ فجر کی نماز میں قرأت کا بیان اور ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں والطور پڑھی۔

بِالطُّوْرِ۔

٧٣٢۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَايُبَالِيْ بِتَاخِيْرِ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَايُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَوْاِحْدٰهُمَا مَابَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

۷۳۲۔ آدم' شعبہ' سیار بن سلامہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے باپ ابو برزہ اسلمی کے پاس گئے اور ان سے نمازوں کے اوقات پوچھے، تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جب آفتاب ڈھل جاتا تھا، اس وقت پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آدمی مدینہ کی انتہا تک لوٹ کر جاسکے اور آفتاب میں زردی نہ آئی ہو، سیار کہتے ہیں، اور میں بھول گیا کہ مغرب کے بارے میں ابو برزہ نے کیا کہا، اور آپؐ عشاء کی تاخیر میں ایک تہائی رات تک کچھ پرواہ نہ کرتے تھے، اور عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور صبح کی نماز آپؐ ایسے وقت پڑھ لیتے تھے کہ آدمی فارغ ہو کر اپنے پاس والے کو پہچانتا تھا اور آپؐ دونوں رکعتیں یا ہر ایک میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو تک پڑھتے تھے۔

٧٣٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَاُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَا كُمْ وَمَا اَخْفٰى عَنَّا اَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلٰى اُمِّ الْقُرْاٰنِ اَجْزَاَتْ وَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ۔

۷۳۳۔ مسدد' اسمٰعیل بن ابراہیم' ابن جریج' عطا، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھا جاتا ہے جن (نمازوں) میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے پڑھ کر ہمیں سنایا ان میں ہم بھی بلند آواز سے پڑھ کر تم کو سناتے ہیں اور جن میں آہستہ آواز سے پڑھ کر ہم سے چھپایا ان میں ہم بھی آہستہ آواز سے پڑھ کر تم سے چھپاتے ہیں، اور اگر سورۂ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو تو کافی ہے اور اگر زیادہ پڑھ لو تو بہتر ہے۔

ف۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سورۂ فاتحہ کی قرأت ضروری سمجھتے تھے، صحابہؓ اس مسئلہ میں مختلف تھے، بعض مقتدی پر قرأت کو ضروری نہ سمجھتے تھے بلکہ مکروہ سمجھتے تھے اور بعض نہ ضروری جانتے تھے نہ مکروہ، اور بعض ضروری سمجھتے تھے، اسی وجہ سے جب حضرت ابو بکرؓ کے پوتے جناب قاسمؒ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ بہت سے پیشواؤں نے منع کیا ہے اور بہت سے پیشواؤں نے اس کا حکم دیا ہے اپنی طرف سے کچھ جواب انہوں نے نہ دیا۔ گویا حضرت قاسمؒ نے اس طرف اشارہ کیا کہ چونکہ یہ تمام صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس کی اقتدار کرو گے، ہدایت یافتہ سمجھے جاؤ گے۔

٤٩٦ باب۔ اَلْجَهْرِ بِقِرَآءَةِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَآءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ۔

باب ۴۹۶۔ نماز فجر کی قرأت میں بلند آواز سے پڑھنے کا بیان۔ اور ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ہم نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فجر کی) نماز کعبہ میں ادا کر رہے تھے اور وَالطُّوْرِ پڑھ رہے تھے۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَآئِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَّقَدْحِیْلَ بَیْنَ الشَّیَاطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَالَکُمْ قَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّاشَیْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِ بَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَتِهَا مَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَّهُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اِسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُموبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ حِیْنَ رَجَعُوْآ اِلٰی قَوْمِهِمْ قَالُوْا یَاقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْهِ قَوْلُ الْجِنِّ۔

۷۳۴۔ مسدد، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) نبی ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف ارادہ کر کے چلے اور (اس وقت) شیاطین کو آسمان کی خبریں لانے سے روک دیا گیا تھا، اور ان پر شعلے پھینکے جاتے تھے، پس شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے، قوم نے کہا تمہارا کیا حال ہے؟ اب کی مرتبہ کوئی خبر نہیں لائے، شیاطین نے کہا کہ ہمارے لئے آسمان تک جانا ممنوع کر دیا گیا اور اب ہمارے اوپر شعلے پھینکے جاتے ہیں، قوم نے کہا کہ تمہارے آسمان تک جانے کی رکاوٹ کی کوئی خاص ایسی نئی، وجہ پیدا ہوئی ہے، جو حال ہی میں ظاہر ہوئی ہے، لہٰذا زمین کے مشرق اور مغرب کی تمام جوانب میں سفر کرو اور دیکھو وہ کیا چیز ہے، جس نے تمہارے اور آسمانی خبر کے درمیان رکاوٹ ڈال دی (چنانچہ وہ لوگ اس تلاش میں نکلے) تو جو لوگ (ان میں سے) تہامہ کی طرف آئے تھے وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ (اس وقت مقام) نخلہ میں سوق عکاظ جا رہے تھے (چنانچہ جب یہ جنات وہاں پہنچے ہیں تو) آپؐ (اس وقت) اپنے اصحاب کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے، جب ان جنوں نے قرآن کو سنا تو اس کو سنتے رہے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہی ہے جس نے تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان میں رکاوٹ ڈال دی، پس وہیں سے اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے، تو کہنے لگے کہ اے ہماری قوم (کے لوگو!) ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے، پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم ہرگز اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیتیں نازل فرمائیں قل اوحی الی اور آپؐ پر جنوں کی گفتگو نقل کی گئی۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا اُمِرَوَسَکَتَ فِیْمَآ اُمِرَوَمَا کَانَ رَبُّكَ نَسِیًّاوَلَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۷۳۵۔ مسدد، اسمٰعیل، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو جن نمازوں میں (جہر کا) حکم دیا گیا، ان میں آپؐ نے قرأت کی اور جن میں (خاموشی کا) حکم دیا گیا ان میں سکوت کیا، اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے (کہ بھولے سے کوئی غلط حکم دیدے) اور یقیناً تم لوگوں کیلئے رسول اللہ ﷺ (کے افعال واقوال) میں ایک اچھی پیروی ہے۔

٤٩٧ بَاب الْجَمعِ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ وَّالْقِرَآءَ ةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُوْرَةٍ قَبْلَ سُوْرَةٍ وَّبِاَوَّلِ سُوْرَةٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّآئِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الصُّبْحِ حَتّٰى اِذَا جَآءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِمِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اٰيَةً مِّنَ الْبَقَرَ ةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَقَرَأَ الْاَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ اَوْيُوْنُسَ وَذَكَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِاَرْبَعِيْنَ اٰيَةً مِّنَ الْاَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيْمَنْ يَّقْرَأُ بِسُوْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْ يُرَدِّدُ سُوْرَةً وَّاحِدَةً فِيْ رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍؓ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَآءَ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَّقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا يُقْرَأُ بِهٖ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهٗ اَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا اِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِاُخْرٰى فَاِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَاِمَّا اَنْ

باب ۴۹۷۔ ایک رکعت میں دو سورتوں کے ایک ساتھ پڑھنے اور سورتوں کی آخری آیتوں اور ایک سورت کا قبل ایک سورت کے اور سورت کی ابتدائی آیتوں کے پڑھنے کا بیان! عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح (کی نماز) میں سورہ مؤمنون پڑھی، یہاں تک کہ جب آپؐ موسیٰؑ اور ہارونؑ کے ذکر پر پہنچے تو آپؐ کو کھانسی آ گئی اور آپؐ نے رکوع کر دیا، عمرؓ نے پہلی رکعت میں ایک سو بیس آیتیں سورہ بقرہ کی، اور دوسری رکعت میں ایک سورۃ مثانی کی پڑھی، اور احنف نے پہلی رکعت میں سورہ کہف، اور دوسری میں سورہ یوسف، یا یونس پڑھی اور بیان کیا کہ میں نے عمرؓ کے ہمراہ صبح کی نماز انہیں دونوں سورتوں کے ساتھ پڑھی ہے، اور ابن مسعودؓ نے (پہلی رکعت میں) انفال کی چالیس آیتیں اور دوسری رکعت میں ایک سورت مفصل کی پڑھی، قتادہؓ نے اس شخص کے بارے میں جو ایک سورت کو (دو حصہ کر کے) دو رکعتوں میں پڑھے، یا ایک ہی سورت پوری پوری دونوں رکعتوں میں پڑھے، یہ کہا کہ سب اللہ عزوجل کی کتاب ہے، (جس طرح چاہو پڑھو) اور عبیداللہ نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں انصار کی امامت کیا کرتا تھا، اس کی عادت تھی کہ جن نمازوں میں قرأت (بلند آواز سے) کی جاتی ہے، ان میں جب وہ کوئی سورت شروع کرنا چاہتا کہ ان کے آگے پڑھے، تو قل ہو اللہ احد سے شروع کرتا اس کو پڑھ کر پھر کوئی دوسری سورت اس کے ساتھ پڑھتا وہ ہر رکعت میں یہی کیا کرتا تھا، اس کے ساتھ والوں نے اس سے (اس سلسلہ میں) گفتگو کی اور کہا کہ تم اس سورت سے ابتداء

تَدَعَهَا وَتَقْرَأُ بِأُخْرٰى فَقَالَ مَآ اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهُ مِنْ اَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوْآ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّآ اَتٰهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَفْعَلَ مَا يَاْمُرُكَ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ اِنِّىْ اُحِبُّهَا قَالَ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

کرتے ہو، پھر تم یہ نہیں سمجھتے کہ یہ تمہیں کافی ہے، یہاں تک کہ دوسری سورت پڑھتے ہو، پس یا تو تم اسی کو پڑھو (دوسری سورت نہ ملاؤ) اور یا اس کو چھوڑ دو، اور دوسری سورت پڑھا کرو، وہ شخص بولا کہ میں اس کو نہ چھوڑوں گا اگر تم اسی کے ساتھ مجھے اپنا امام بنانا چاہو تو خیر، ورنہ میں تم لوگوں (کی امامت) چھوڑ دوں گا اور وہ لوگ جانتے تھے کہ وہ ان میں سب سے افضل ہے، اور وہ اس بات کو اچھا نہ سمجھے کہ کوئی اور ان کا امام بنے، پس جب نبی ﷺ (حسب معمول) ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان لوگوں نے یہ کیفیت آپؐ سے بیان کی آپؐ نے فرمایا کہ اے فلاں؟ تمہیں اس سے کون سی چیز مانع ہے؟ کہ تم وہی کرو جو تمہارے اصحاب تم سے کہتے ہیں اور تمہیں ہر رکعت میں اس سورت کے لازم کرنے پر کس بات نے آمادہ کیا ہے؟ وہ شخص بولا کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت میں داخل کر دے گی۔

(ف) قرآن مجید کی سورتوں کی باعتبار تعداد آیات کے علماء نے چار قسمیں کر دی ہیں، جن میں سو آیتوں سے زیادہ ہیں، ان کو طوال کہتے ہیں۔ اور جن میں سو یا سو کے قریب ہیں ان کو ذوات المین کہتے ہیں۔ اور جن میں سو سے بہت کم آیتیں ہوں ان کو مثانی کہتے ہیں، اور سورۂ حجرات سے اخیر قرآن تک جو سورتیں ہیں ان کو مفصل کہتے ہیں۔

٧٣٦۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ فَقَالَ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِىْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَآئِرَ الَّتِىْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

۷۳۶۔ آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابووائلؓ کا بیان ہے کہ ابن مسعودؓ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے رات کو مفصلات ایک رکعت میں پڑھیں، ابن مسعودؓ نے کہا تو نے اس قدر جلد پڑھا جیسے شعر جلد پڑھا جاتا ہے، میں ان ہم شکل سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی ﷺ ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے، پھر انہوں نے مفصل کی بیس ۲۰ سورتیں ذکر کیں (کہ ان میں سے) دو سورتیں ہر رکعت میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے)۔

٤٩٨ بَاب يَقْرَاُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ

باب ۴۹۸۔ آخری دونوں رکعتوں میں (صرف) سورہ فاتحہ

الْكِتَابِ۔

پڑھی جائے۔

٨٣٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُفِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَالَايُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ۔

۸۳۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، یحییٰ، عبداللہ بن ابی قتادہؓ ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ ظہر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں اور (اس کے ساتھ) پڑھتے تھے، اور ہم کو کوئی آیت (کبھی کبھی) سنائی دیتی تھی، اور پہلی رکعت میں اس قدر طول دیتے تھے کہ دوسری رکعت میں نہ دیتے تھے، اور عصر اور صبح میں بھی یہی صورت تھی۔

٤٩٩ بَاب مَنْ خَافَتَ الْقِرَآءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

باب ۴۹۹۔ جس نے ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ قرأت کی، اس کا بیان۔

٧٣٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍؓ اَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ۔

۷۳۸۔ قتیبہ، جریر، اعمش، عمارۃ بن عمیر، ابو معمرؒ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے خبابؓ سے کہا کہ کیا رسول خدا ﷺ ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے؟ خباب نے کہا ہاں۔ ہم نے کہا تم نے کس طرح پہچانا؟ خبابؓ نے کہا کہ آپؐ کی داڑھی کی جنبش سے۔

٥٠٠ بَاب اِذَا اَسْمَعَ الْاِمَامُ الْاٰيَةَ۔

باب ۵۰۰۔ امام اگر مقتدی کو کوئی آیت سناوے۔

٧٣٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مَّعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَّكَانَ يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى۔

۷۳۹۔ محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ ایک سورت اور پڑھا کرتے تھے، اور کبھی کبھی کوئی آیت ہمیں سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت میں (زیادہ) طول دیتے تھے۔

٥٠١ بَاب يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى۔

باب ۵۰۱۔ پہلی رکعت کو طویل کرے۔

٧٤٠۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

۷۴۰۔ ابو نعیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز ظہر کی پہلی رکعت طویل ادا فرماتے، اور دوسری رکعت (پہلی کے اعتبار سے) کم ہوتی تھی اور یہی صبح کی نماز میں (بھی) کرتے تھے۔

وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۵۰۲ بَاب جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّامِيْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَآءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَّكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُنَادِي الْإِمَامَ لَاتَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَايَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَيْرًا۔

باب ۵۰۲۔ امام کا بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان، اور عطاء نے کہا ہے کہ آمین ایک دعا ہے، ابن زبیر نے اور ان لوگوں نے جو ان سے پیچھے تھے اتنی (بلند آواز سے) آمین کہی کہ مسجد گونج گئی، اور ابوہریرہؓ امام سے کہہ دیا کرتے تھے کہ میری آمین نہ کھو دینا، نافع کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ آمین کو ترک نہ کرتے اور لوگوں کو ترغیب دیتے تھے، اور میں نے ان سے اس بارے میں ایک حدیث سنی ہے۔

(ف) امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آمین کا آہستہ آواز سے کہنا مسنون ہے، ان کا خیال ہے کہ حدیث ان کے قول کی بھی تائید کرتی ہے، جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے، ائمہ اسلاف میں مرویات کا اختلاف ہے، جس کے نزدیک جو حدیث قوی طریقہ سے ثابت ہوئی ہے، اس نے اس پر عمل کیا ہے۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْإِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ۔

۷۴۱۔ عبداللہ بن یوسف مالک، ابن شہاب، سعید بن میسب و ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ، روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا، جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لئے کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے مل جائے گی اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ آمین کہا کرتے تھے۔

۵۰۳ بَاب فَضْلِ التَّامِيْنِ۔

باب ۵۰۳۔ آمین کہنے کی فضیلت کا بیان۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۷۴۲۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے، ملائکہ آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر ان دونوں میں (جس کی) ایک دوسری کے موافق ہو گئی سو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۵۰۴ بَاب جَهْرِ الْمَاْمُوْمِ بِالتَّامِيْنِ۔

باب ۵۰۴۔ مقتدی کا بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان۔

٧٤٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيّ مَّوْلٰى اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ـ

۷۴۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، سمی (ابو بکرؓ کے غلام) ابوصالح سمان، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ جس کا کہنا ملائکہ کے کہنے سے مل جائے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(ف) اس حدیث سے باب کے عنوان (بلند آواز سے آمین کہنا) ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ حدیث میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں، جن کا مطلب ہو کہ بلند آواز سے آمین کہو بلکہ صرف اتنا ہے کہ تم آمین کہو۔

٥٠٥ بَاب اِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ـ

باب ۵۰۵۔ صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لینے کا بیان۔

٥٤٤ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْاَعْلَمِ وَهُوَ زِیَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تُعِدْ ـ

۵۴۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، زیاد، حسن، ابوبکرہؓ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے قریب اس حالت میں پہنچے کہ آپؐ رکوع میں تھے، تو انہوں نے اس سے قبل کہ صف میں شامل ہوں، رکوع کر دیا، اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا گیا، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تمہارا شوق زیادہ کرے، مگر اب ایسا نہ کرنا۔

٥٠٦ بَاب اِتْمَامِ التَّكْبِیْرِ فِی الرُّكُوْعِ قَالَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ ـ

باب ۵۰۶۔ رکوع میں تکبیر کو پورا کرنے کا بیان، اس کو ابن عباسؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے، اور اس (حدیث کے راویوں) میں مالک بن حویرث (بھی) ہیں۔

٥٤٥ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَآءِ عَنْ مُّطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ صَلّٰى مَعَ عَلِیٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّیْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ یُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَ كُلَّمَا وَضَعَ ـ

۵۴۵۔ اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف، عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ میں نے بصرہ میں علیؓ کے ساتھ نماز پڑھی، عمران کہتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی) علی مرتضیٰؓ نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی جو ہم رسول خدا ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، پھر عمرانؓ نے کہا کہ وہ جب اٹھتے تھے اور جب جھکتے تھے تکبیر کہتے تھے۔

٧٤٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ فَیُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ

۷۴۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، تو جب جھکتے تھے اور اٹھتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور جب (نماز

وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّي لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے) فارغ ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ میں نماز میں رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔

۵۰۷ بَاب اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي السُّجُوْدِ ۔

باب ۵۰۷۔ سجدوں میں تکبیر کے پورا کرنے کا بیان۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُّطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَاوَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ كَبَّرَ وَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَخَذَ بِيَدِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۷۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور عمرانؓ بن حصین نے علیؓ بن ابی طالب کے پیچھے نماز پڑھی تو (میں نے ان کو دیکھا) کہ جب وہ سجدہ کرتے تھے تکبیر کہتے تھے اور جب اپنا سر (سجدے سے) اٹھاتے تھے، تکبیر کہتے تھے، اور جب دو رکعتوں سے (فراغت کر کے تیسری رکعت کیلئے) اٹھتے تھے، تکبیر کہتے تھے، چنانچہ جب ہم نماز پڑھ چکے تو عمران بن حصینؓ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور (مجھ سے) کہا کہ اس شخص (یعنی علی مرتضیٰؓ) نے مجھے محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی، یا یہ کہا کہ بیشک انہوں نے ہمیں محمد ﷺ کی سی نماز پڑھائی۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّاِذَا قَامَ وَاِذَا وَضَعَ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ اَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُمَّ لَكَ۔

۷۴۸۔ عمرو بن عون، ہشیم، ابوبشر، عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو مقام (ابراہیم) کے پاس دیکھا کہ وہ ہر جھکنے اور اٹھنے میں، اور جب کھڑا ہوتا تھا اور جب بیٹھتا تھا، تکبیر کہتا تھا، میں نے ابن عباسؓ سے بیان کیا (کہ یہ کیسی نماز ہے) انہوں نے کہا تیری ماں نہ رہے کیا یہ نبی ﷺ کی (سی) نماز نہیں ہے؟

۵۰۸ بَاب التَّكْبِيْرِ اِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ ۔

باب ۵۰۸۔ سجدوں سے جب (فارغ ہو کر) کھڑا ہو تو اس وقت تکبیر کہنے کا بیان۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ۔

۷۴۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کے پیچھے نماز پڑھی، تو اس نے بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ وہ احمق ہے، ابن عباسؓ بولے کہ تیری ماں تجھے روئے ابوالقاسم، ﷺ کی سنت یہی ہے۔ اور موسیٰ نے کہا، ہم سے ابان نے بہ سند قتادہ عکرمہ روایت کیا۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ

۷۵۰۔ یحییٰ ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارثؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَؓ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَآئِمٌ رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ ۔

سنا، کہ رسول خدا ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے، تو جس وقت کھڑے ہوتے، تکبیر کہتے تھے پھر جس وقت رکوع کرتے تھے، تکبیر کہتے تھے، پھر رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے، تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے پھر کھڑے ہونے کی حالت میں ربنا لک الحمد کہتے تھے پھر جب (سجدہ کے لئے) جھکنے لگتے، تکبیر کہتے تھے، پھر جب اپنا سر (سجدے سے) اٹھاتے، تکبیر کہتے تھے، پھر جب سجدہ کرتے تھے تکبیر کہتے تھے، پھر جب اپنا سر (سجدے سے) اٹھاتے، تکبیر کہتے تھے، پوری نماز میں اسی طرح کر کے اس کو ختم کر دیتے، اور جب دو رکعتوں سے بیٹھ کر اٹھتے تھے (تب بھی) تکبیر کہتے تھے۔

٥٠٩ بَاب وَضْعِ الْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِى الرُّكُوْعِ

وَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ فِىْ اَصْحَابِهٖ اَمْكَنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ۔

باب ۵۰۹۔ رکوع میں ہتھیلیوں کا گھٹنوں پر رکھنے کا بیان،

ابو حمیدؓ نے اپنے دوستوں کے ایک جلسہ میں بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (رکوع میں) اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر جما دیئے تھے۔

٧٥١ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّىَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَىَّ فَنَهَانِىْ اَبِىْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَّضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ۔

۷۵۱۔ ابو الولید، شعبہ، ابو یعفور، مصعب بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کے پہلو میں (ایک مرتبہ) نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اپنے گھٹنوں کے درمیان میں دبا لیا، مجھے میرے باپ نے منع کیا اور کہا کہ ہم ایسا کرتے تھے تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا، اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ (رکوع میں) گھٹنوں پر رکھ لیا کریں۔

٥١٠ بَاب اِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ۔

باب ۵۱۰۔ اگر کوئی شخص رکوع کو پورا نہ کرے۔

٧٥٢ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًالَّايُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَ مَاصَلَّيْتَ وَلَوْمُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِىْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۷۵۲۔ حفص بن عمر، شعبہ، سلیمان، زید بن وہب کا بیان ہے، کہ حذیفہؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدوں کو پورا نہ کرتا تھا انہوںؓ نے (اس سے) کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو مرے گا تو اس دین کے خلاف مرے گا جس پر اللہ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔

٥١١ بَاب اسْتِوَآءِ الظَّهْرِ فِى الرُّكُوْعِ

باب ۵۱۱۔ رکوع میں پیٹھ کے برابر کرنے کا بیان، اور

وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِىْ اَصْحَابِهٖ رَكَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ۔

ابو حمیدؓ نے اپنے دوستوں کے جلسہ میں یہ بیان کیا کہ نبی ﷺ نے رکوع فرمایا اس کے بعد اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

٥١٢ بَاب حَدِّ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالْاِطْمَانِيْنَةِ۔

باب ۵۱۲۔ رکوع کے پورا کرنے اور اس میں اعتدال و اطمینان کی حد کا بیان۔

٧٥٣۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِى الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَ تَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَاخَلَاالْقِيَامَ وَالْقُعُوْدُ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

۷۵۳۔ بدل بن محبّر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلے، حضرت براءؓ، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا رکوع اور آپؐ کے سجدے اور سجدوں کے درمیان کی نشست اور (وہ حالت) جب کہ آپؐ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے، تقریباً برابر ہوتے تھے البتہ قیام اور قعود (کہ یہ طویل) ہوتے تھے۔

٥١٣ بَاب اَمْرِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ لَايُتِمُّ رُكُوْعَهٗ بِالْاِعَادَةِ۔

باب ۵۱۳۔ نبی ﷺ کا اس شخص کو جو رکوع کو پورا نہ کرے، نماز کے دوبارہ پڑھنے کا حکم دینے کا بیان۔

٧٥٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَااُحْسِنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِىْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِىْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

۷۵۴۔ مسدد، یحیٰی بن سعید، عبید اللہ، سعید مقبری، ابو سعید، ابوہریرہؓ، روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اس کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے سلام عرض کیا تو نبی ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیکر فرمایا کہ جا نماز پڑھ، اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی، اس نے پھر سے نماز پڑھی اس کے بعد پھر آیا اور نبی ﷺ کو سلام کیا آپؐ نے فرمایا جا نماز پڑھ، اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی، اسی طرح تین مرتبہ (آپؐ نے فرمایا) تب اس نے کہا جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس ذات کی قسم! میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا لہٰذا آپؐ مجھے تعلیم فرما دیجئے، تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز کیلئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ، بعد اسکے جس قدر قرآن تجھے یاد ہو پڑھ، اس کے بعد رکوع کر، جب اطمینان سے رکوع کر لے تو اس کے بعد سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا اس کے بعد سجدہ کر، جب اطمینان سے سجدہ کر چکے تو اس کے بعد سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا، اسکے بعد (دوسرا) سجدہ کر جب اطمینان سے سجدہ کر چکے تو اپنی پوری نماز میں اسی طرح کر۔

٥١٤ بَاب الدُّعَآءِ فِي الرُّكُوعِ۔

باب ۵۱۴۔ رکوع کی حالت میں دعا کرنے کا بیان۔

٧٥٥۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَؓ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔

۷۵۵۔ حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں کہا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اَغْفِرْلِيْ۔

ف۔ یہ دعا تو ثابت ہی ہے۔ دوسری روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ جب قرآن مجید کی آیت سبح اسم ربك العظيم نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا تم رکوع میں اس پر عمل کرو یعنی رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا کرو اور جب آیت سبح اسم ربك الاعلى نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اسے اپنے سجدہ میں کرو یعنی سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کہا کرو۔

٥١٥ بَاب مَايَقُوْلُ الْاِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

باب ۵۱۵۔ امام اور جو لوگ اس کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) ہیں جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا کہیں؟

٧٥٦۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَارَكَعَ وَاِذَارَفَعَ رَاْسَهٗ يُكَبِّرُ وَاِذَاقَامَ مِنَ السَّجْدَ تَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔

۷۵۶۔ آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تھے، تو (اس کے بعد) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (بھی) کہتے، اور جب رکوع کرتے (اور رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے، تکبیر کہتے تھے، اور جب دونوں سجدوں سے (فارغ ہو کر) کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

٥١٦ بَاب فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

باب ۵۱۶۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (کہنے) کی فضیلت۔

٧٥٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاوَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۷۵۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، سمی، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے، تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو، کیونکہ جس کا قول ملائکہ کے قول سے موافق ہو جائے گا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

٥١٧ بَاب۔

باب ۵۱۷۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٧٥٨۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۵۸۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں تمہاری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز کے قریب کر دوں گا، چنانچہ ابوہریرہؓ، نماز ظہر اور نماز عشاء اور نماز فجر کی

فَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِى الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَايَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ۔

آخری رکعتوں میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کے بعد قنوت کرتے(۱)، مومنوں کے حق میں دعائے خیر اور کفار پر لعنت کرتے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِى الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

۷۵۹۔ عبداللہ بن ابی الاسود، اسمٰعیل، خالد حذاء، ابوقلابۃ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ (نبی ﷺ) کے زمانے میں فجر اور مغرب (کی نماز) میں قنوت پڑھی جاتی تھی۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نُّعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ الزُّرَقِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رِّفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُّصَلِّىْ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَّرَآءَ هٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلَ۔

۷۶۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نعیم بن عبداللہ مجمر، علی بن یحییٰ بن خلاد زرقی، یحییٰ بن خلاد روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو (ہم نے دیکھا کہ) جب آپؐ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو فرمایا، سمع الله لمن حمده، ایک شخص نے آپؐ کے پیچھے کہا کہ اے ہمارے پروردگار، تیرے ہی لئے تعریف ہے، بہت تعریف پاکیزہ جس میں برکت ہے، تو آپؐ نے فارغ ہو کر فرمایا کہ یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں تھا، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے کچھ اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کے لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

۵۱۸ بَاب الطُّمَانِيْنَةِ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَّفَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ۔

باب ۵۱۸۔ جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے اس وقت اطمینان سے کھڑا ہونے کا بیان، ابو حمیدؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سر اٹھایا، اور سیدھے (کھڑے) ہو گئے یہاں تک کہ آپؐ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ اَنَسٌ يَّنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّىْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْنَسِىَ۔

۷۶۱۔ ابوالولید، شعبہ، ثابت روایت کرتے ہیں کہ انسؓ ہمارے سامنے نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کرتے تھے، تو وہ نماز پڑھ کر بتاتے تھے پس جس وقت وہ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اتنے کھڑے رہتے کہ ہم کہتے کہ یقیناً یہ (سجدے میں جانا) بھول گئے۔

(۱) اس قنوت سے مراد قنوت نازلہ ہے جو کسی بڑی اجتماعی آفت و مصیبت کے پیش آنے وقت پڑھی جاتی ہے۔ یہی شریعت کا مسئلہ ہے کہ کسی مصیبت کے پیش آنے کے وقت جہری نمازوں میں قنوت نازلہ جس میں اپنے لئے دعا اور مخالفوں کے لئے بد دعا ہو کی جا سکتی ہے۔ نماز فجر میں یہ معمول زیادہ تھا۔

٧٦٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ ۔

۷۶۲۔ ابوالولید، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت براءؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا رکوع اور آپؐ کے سجدے اور جب کہ آپؐ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تھے اور دونوں سجدوں کی درمیانی نشست تقریبا (سب ہی) برابر ہوتے تھے۔

٧٦٣ ـ حَدَّثَنَاسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِيْنَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِىْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَقَامَ فَاَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَمْكَنَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَانْصَبَّ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا هٰذَا اَبِىْ يَزِيْدَ وَكَانَ اَبُوْ يَزِيْدَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ ۔

۷۶۳۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ روایت کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث ہمیں نماز کے وقت کے علاوہ یہ دکھایا کرتے تھے کہ نبی ﷺ کی نماز اس طرح ہوتی تھی، ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے پورا قیام کیا، اس کے بعد رکوع کیا اور پورا رکوع کیا، اس کے بعد سر اٹھایا اور تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے، ابوقلابہؒ کہتے ہیں کہ (اس وقت) مالک بن حویرث نے ہمیں ہمارے اس شیخ یعنی ابو یزید کے مثل نماز پڑھائی، اور ابو یزید جب اپنا سر دوسرے سجدے سے اٹھاتے تھے تو سیدھے بیٹھ جاتے تھے اس کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔

٥١٩ بَاب يَهْوِىْ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ يَسْجُدُ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ۔

باب ۵۱۹۔ جب سجدہ کرے تو تکبیر (کہتا ہوا) جھکے، اور نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر (سجدے میں جاتے وقت زمین پر) اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے۔

٧٦٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَّ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِىْ كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَغَيْرِهَا فِىْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِىْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِى الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى

۷۶۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام وابوسلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ ہر نماز میں تکبیر کہتے تھے فرض ہو یا کوئی اور، رمضان میں (بھی) اور غیر رمضان میں (بھی)، پس جب کھڑے ہوتے تکبیر کہتے، پھر جب رکوع کرتے تھے تکبیر کہتے، پھر سجدہ کرنے سے پہلے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اس کے بعد ربنا ولک الحمد کہتے، اس کے بعد جب سجدہ کرنے کے لئے جھکتے، اللہ اکبر کہتے، پھر جب سجدوں سے اپنا سر اٹھاتے، تکبیر کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تکبیر کہتے، پھر جب سجدوں سے اپنا سر اٹھاتے، تکبیر کہتے، پھر جب دو رکعتوں میں بیٹھ کر اٹھتے، تکبیر کہتے، (خلاصہ یہ کہ) اپنی ہر رکعت میں اسی طرح کر کے نماز سے فارغ ہو جاتے، اس کے بعد جب نماز ختم کر چکتے تو کہتے کہ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشبہ میں تم سب میں رسول

يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتُهٗ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْ لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيْهِمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَاَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُّضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهٗ۔

خدا ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں، بلاشبہ آپؐ کی نماز اس وقت تک بالکل ایسی ہی تھی جب کہ حضور پر نور ﷺ نے دنیا کو چھوڑا۔ عبدالرحمٰن اور ابو سلمہ (راویان حدیث) کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول خدا ﷺ جب اپنا سر (رکوع سے) اٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ (اور) ربنا ولک الحمد (دونوں) کہتے تھے (اور) کچھ لوگوں کے لئے دعا کرتے تھے اور ان کے نام لیتے (اور) فرماتے تھے، کہ اے اللہ ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیع اور کمزور مسلمانوں کو (کفار مکہ کے پنجہ ظلم) سے نجات دے، اے اللہ اپنی پامالی (قبیلہ) مضر پر سخت کردے، اور اس کو ان پر قحط سالیاں بنا دے، جیسے یوسفؑ (کے زمانے) کی قحط سالیاں، اور اس زمانے میں (قبیلہ) مضر کے مشرقی لوگ آپؐ کے مخالف تھے۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍؓ يَقُوْلُ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَّرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَّقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَكَذَا جَآءَ بِهٖ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ الخ

۷۶۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان زہری روایت کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا ﷺ گھوڑے سے گر پڑے (اور سفیان اس روایت کو کبھی یوں بیان کرتے تھے) کہ گھوڑے سے گر پڑے اور آپؐ کی داہنی جانب چھل گئی (چنانچہ) ہم لوگ آپؐ کی خدمت میں عیادت کے لئے حاضر ہوئے اتنے میں نماز کا وقت آگیا، تو آپؐ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بیٹھ گئے اور سفیان نے ایک مرتبہ یہ کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ (سر) اٹھائے تو تم (سر) اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

٥٢٠ بَاب فَضْلِ السُّجُوْدِ۔

باب ۵۲۰۔ سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان۔

۷٦٦۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَؓ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ

۷۶۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، عطاء بن یزید لیثی روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے ان دونوں سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم کو شب بدر میں چاند (

نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ دُوْنَهٗ سَحَابٌ قَالُوْا لَایَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِی الشَّمْسِ لَیْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ مَنْ كَانَ یَعْبُدُ شَیْئًا فَلْیَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّتَّبِعُ الْقَمَرَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّتَّبِعُ الطَّوَاغِیْتَ وَتَبْقٰی هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِیْهَا مُنَافِقُوْهَا فَیَاْتِیْهِمُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ اَنَارَبُّكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَیَاْتِیْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَیَدْعُوْهُمْ وَیُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَایَتَكَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَّكَلَامُ الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِیْ جَهَنَّمَ كَلَالِیْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَیْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَایَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ یُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّخَرْدَلُ ثُمَّ یَنْجُوْا حَتّٰی اِذَا اَرَادَاللّٰهُ رَحْمَةَ مَّنْ اَرَادَمِنْ اَهْلِ النَّارِاَمَرَاللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ یُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ یَعْبُدُاللّٰهَ فَیُخْرِجُوْنَهُمْ وَیَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَیَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَیَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَیُصَبُّ عَلَیْهِمْ مَّآءُ الْحَیٰوةِ فَیَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ ثُمَّ یَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَیْنَ الْعِبَادِ وَ یَبْقٰی

کے دیکھنے) میں جب کہ اس کے اوپر ابر نہ ہو کچھ شک ہوتا ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ نہیں، آپؐ نے فرمایا تو کیا تم کو آفتاب (کے دیکھنے) میں جب کہ اس کے اوپر ابر نہ ہو کچھ شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں، آپؐ نے فرمایا بس تم اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھو گے، قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے پھر (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ جو (دنیا میں) جس کی پرستش کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے چنانچہ کوئی ان میں سے آفتاب کیساتھ ہو جائیگا اور کوئی ان میں سے چاند کے ساتھ ہو جائیگا اور کوئی ان میں سے بتوں کے پیچھے ہو لے گا اور یہ (ایمانداروں کا) گروہ باقی رہ جائے گا، اور اسی میں اسکے منافق (بھی شامل) ہونگے، اللہ تعالیٰ اس صورت میں جس کو وہ نہیں پہچانتے، ان کے پاس آئیگا اور فرمائیگا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے (ہم تجھے نہیں جانتے) ہم اس جگہ کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس آجائے، اور جب وہ آئیگا، ہم اسے پہچان لیں گے، پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (اس صورت میں) آئیگا (جس کو وہ پہچانتے ہیں) اور فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں، تو وہ کہیں گے کہ ہاں تو ہمارا پروردگار ہے، پس اللہ انہیں بلائے گا اور جہنم کی پشت پر (پل بنا کر) ایک راستہ بنایا جائے گا، تمام پیغمبر جو اپنی امتوں کے ساتھ (اس پل سے) گزریں گے، ان میں پہلا میں ہوں گا اور اس دن سوائے پیغمبروں کے کوئی بول نہ سکے گا اور پیغمبروں کا کلام اس دن اللھم سلّم سلّم ہوگا، جہنم میں سعدان کے کانٹوں کے مشابہ آنکڑے ہونگے، کیا تم لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ وہ سعدان کے کانٹوں سے مشابہ ہونگے، البتہ ان کی بڑائی کی مقدار سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا وہ آنکڑے ان کے اعمال کے موافق اچکیں گے، تو ان میں سے کوئی اپنے اعمال کے سبب (جہنم میں گر کر) ہلاک ہو جائے گا، اور کوئی ان میں سے (مارے زخموں کے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا، اس کے بعد نجات پائے گا، یہاں تک کہ جب اللہ دوزخیوں میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کی پرستش کرتے تھے وہ نکال لئے جائیں، پس فرشتے انہیں نکال لیں گے اور فرشتے انہیں سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ نے (دوزخ

رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَايَشَآءُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَارَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّاتَسْئَالَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ لَّاتَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِكَ لَااَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَاشَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَافِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيْحَكَ يَاابْنَ اٰدَمَ مَااَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّاتَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَاتَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَنُ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ زِدْمِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْ رِيُّ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ

کی) آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے، چنانچہ سجدوں کے مقام کے علاوہ جہنم کی آگ ابن آدم کے تمام جسم کو کھا جائے گی، اسی نشان سجدہ کی علامت سے لوگ نکالے جائیں گے اس وقت بالکل سیاہ (کوئلہ) ہوگئے ہوں گے، پھران کے اوپر آب حیات ڈالا جائے گا (تو اس کے پڑنے سے) وہ ایسے نکل آئیں گے جیسے دانہ سیل کے بہاؤ میں اگتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائیگا، اور ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان میں باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں سب دوزخیوں کے آخر میں داخل ہوگا، اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا کہے گا، کہ اے میرے پروردگار! میرا منہ دوزخ (کی طرف) سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی ہوا نے زہر آلود کر دیا ہے، اور مجھے اس کے شعلہ نے جلادیا ہے، اللہ فرمائے گا کہ کیا تو ایسا تو نہ کرے گا کہ اگر تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے تو تو اس کے علاوہ اور کچھ مانگے؟ وہ کہے گا تیری بزرگی کی قسم! نہیں، پھر اللہ عزوجل (اس بات پر) جس قدر وہ چاہے گا اس سے پختہ وعدہ لے لیگا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا، پھر جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور وہ اس کی تروتازگی دیکھے گا تو جس قدر مشیت الٰہی ہوگی وہ چپ رہے گا، اس کے بعد کہے گا کہ اے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، کہ کیا تو نے اس بات پر قول و قرار نہ کئے تھے کہ اس کے سوا جو تو مانگ چکا اور کچھ سوال نہ کرے گا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ ہونا چاہئے، اللہ فرمائے گا کہ ہو سکتا ہے کہ اگر تجھے یہ بھی عطا کر دیا جائے تو تو اس کے علاوہ اور کچھ سوال کرے، وہ عرض کرے گا کہ قسم تیری بزرگی کی! نہیں، میں اس کے سوا سوال نہ کروں گا، پھر اپنے پروردگار کو جس قدر قول و قرار وہ چاہے گا دے گا، تب اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا جب اس کے دروازے پر پہنچ جائے گا اور اس کی شگفتگی اور وہ تازگی اور سرور جو اس میں ہے، دیکھے گا تو جتنی دیر مشیت الٰہی ہوگی، چپ رہیگا اس کے بعد کہے گا کہ اے میرے پروردگار مجھے جنت میں داخل کر دے، اللہ عزوجل فرمائے گا کہ اے ابن آدم تیری خرابی ہو، تو کس قدر عہد

وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَؓ لَمْ اَحْفَظْهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلَهٗ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ۔

شکن ہے، کیا تو نے اس بات پر قول و قرار نہ کئے تھے کہ اس کے سوا جو تجھے دیا جا چکا، اور کچھ نہ مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ کر، پس اللہ تعالیٰ اس کی باتوں سے ہنسنے لگے گا، اس کے بعد اس کو جنت میں جانے کی اجازت دے گا اور فرمائے گا کہ (جہاں تک تجھ سے ہو سکے) طلب کر، چنانچہ وہ خواہش کرنے لگے گا، یہاں تک کہ اس کی خواہشیں ختم ہو جائیں گی، تو اللہ بزرگ و برتر فرمائے گا کہ یہ چیزیں اور مانگ، اس کا پروردگار اسے یاد دلانے لگے گا، یہاں تک کہ جب اس کی خواہشیں ختم ہو جائیں گی، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے یہ بھی (دیا جاتا ہے) اور اسی کے مثل اس کیساتھ اور (بھی یہ حدیث سن کر) ابو سعید خدریؓ نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ رسول خدا ﷺ نے اس مقام پر) یہ فرمایا تھا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تجھے یہ اور اس کے (ساتھ اس کے) مثل دس گنے (دیئے جاتے ہیں) ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ مجھے اس حدیث میں رسول خدا ﷺ سے صرف آپ کا یہ ارشاد یاد ہے، کہ تجھے یہ بھی دیا جاتا ہے اور اسی کے مثل اس کے ساتھ اور بھی، ابو سعید نے کہا کہ میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کہ تجھے یہ اور اس کے دس مثل (اس کے ساتھ دیئے جاتے) ہیں۔

(ف) ایسی تمام باتیں (ہنسا وغیرہ) جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہیں، صرف بندوں کے سمجھانے کے لئے ہیں۔ کیونکہ بندہ اسی طرح سمجھ سکتا ہے جو اس کی عقل میں آسکے، اور ایسے ہی طریقوں سے سمجھایا جاسکتا ہے جو اس کی عقل کے قریب ہوں۔

۵۲۱ بَاب يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ۔

باب ۵۲۱۔ (مرد کو چاہیے کہ) سجدہ میں اپنے دونوں پہلو کھول دے اور پیٹ کو زانو سے جدا رکھے۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ نَحْوَهٗ۔

۷۶۷۔ یحییٰ بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہرمز، عبداللہ بن مالک بن بحینہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں اس قدر کشادگی رکھتے تھے، کہ آپ کے بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی تھی، اور لیث نے کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہؓ نے اس کے مثل روایت کیا۔

۵۲۲ بَاب يَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهٗ اَبُوْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب ۵۲۲۔ سجدے میں اپنے پیروں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھے اس کو ابو حمیدؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٥٢٣ بَاب اِذَالَمْ يُتِمَّ سُجُوْدَهٗ۔

باب ۵۲۳۔ اگر کوئی شخص اپنا سجدہ پورا نہ کرے۔

٧٦٨۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَامَهْدِيٌّ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا لَّايُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَاسُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَاصَلَّيْتَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْمُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۶۸۔ صلت بن محمد، مہدی، واصل، ابووائل، حذیفہؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نہ اپنا رکوع پورا کرتا ہے اور نہ اپنا سجدہ، جب وہ اپنی نماز ختم کر چکا، تو اس سے حذیفہؓ نے کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی، اور ابووائل کہتے ہیں، کہ مجھے خیال ہے، کہ حذیفہؓ نے یہ بھی کہا کہ اگر تو مر جائے گا تو محمد ﷺ کے خلاف طریقے پر مرے گا۔

٥٢٤ بَاب السُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ۔

باب ۵۲۴۔ سجدہ سات ہڈیوں (یعنی سات اعضاء پر) کرنا چاہیے۔

٧٦٩۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَاسُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اُمِرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ وَّلَايَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ۔

۷۶۹۔ قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباسؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے سات اعضاء کے بل سجدہ کرنے کا حکم فرمایا ہے، اور یہ کہ بالوں کو نہ سنوارے، اور نہ کپڑے کو روکے، وہ سات اعضاء یہ ہیں، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پیر۔

٧٧٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَااَنْ نَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا نَكُفَّ شَعْرًا وَّلَاثَوْبًا۔

۷۷۰۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، عمرو، طاؤس، ابن عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سات ہڈیوں کے بل سجدہ کریں اور نہ بالوں کو روکیں، اور نہ کپڑے کو۔(۱)

٧٧١۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَااِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَاالْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ وَّهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ۔

۷۷۱۔ آدم، اسرائیل، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ ہم سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا، اور وہ جھوٹے آدمی نہیں تھے، وہ کہتے ہیں، کہ ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، تو جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، تو کوئی شخص ہم میں سے اپنی پیٹھ نہ جھکاتا تھا، جب تک کہ نبی ﷺ کو اپنی پیشانی زمین پر رکھتے (نہ دیکھ لیتا)۔

(۱) شریعت میں مطلوب یہ ہے کہ نماز پورے انہماک اور خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھی جائے اس لئے فرمایا کہ نماز میں نہ سر کے بال سمیٹے اور نہ اپنے کپڑوں کو کیونکہ یہ نماز کے خشوع و خضوع کے خلاف ہے اور بالخصوص سجدے میں یہ کام نہ کرنے چاہئیں اس لئے کہ سجدہ نماز کی ایک مخصوص حالت ہے جس میں بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

٥٢٥ بَاب السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ ـ

٧٧٢ ـ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ ـ

٥٢٦ بَاب السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ فِى الطِّيْنِ.

٧٧٣ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَآ اِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ مَاسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَّمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ مِنْ رَّمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ نُسِّيْتُهَا وَاِنَّهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ وِتْرٍ وَّاِنِّيْ رَاَيْتُ كَاَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ طِيْنٍ وَّمَآءٍ وَّكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيْدَ النَّخْلِ وَمَا نَرٰى فِى السَّمَآءِ شَيْئًا فَجَآءَتْ قَزَعَةٌ فَاُمْطِرْنَا فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ وَالْمَآءِ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْنَبَتِهٖ تَصْدِيْقَ رُؤْيَاهُ ـ

باب ۵۲۵۔ ناک کے بل سجدہ کرنے کا بیان۔

۷۷۲۔ معلیٰ بن اسلمہ، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں کے بل سجدہ کروں، پیشانی کے بل اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا، اور یہ بھی فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کپڑوں کو اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

باب ۵۲۶۔ کیچڑ میں بھی ناک کے بل سجدہ کرنے کا بیان۔

۷۷۳۔ موسیٰ، ہمام، یحییٰ، ابو سلمہ روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک روز) ابو سعید خدریؓ کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا کہ آپؐ ہمارے ساتھ فلاں درخت کی طرف کیوں نہیں چلتے، تاکہ ہم ذکر و تذکرہ کریں، پس وہ نکلے، ابو سلمہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیجئے کہ نبی ﷺ سے آپؐ نے شب قدر کے بارے میں کیا سنا ہے؟ وہ بولے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک بار رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا، اور ہم لوگوں نے بھی آپؐ کے ہمراہ اعتکاف کیا، اس عرصہ میں جبریلؑ آپؐ کے پاس آئے اور کہا کہ جس کی آپؐ کو تلاش ہے (یعنی شب قدر) اس عشرہ کے آگے ہے، لہٰذا آپؐ نے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا، اور ہم نے بھی آپؐ کے ہمراہ اعتکاف کیا، پھر جبریل آپؐ کے پاس آئے اور کہا کہ جس کی تمہیں تلاش ہے وہ اس عشرہ کے آگے ہے، پس بیسویں رمضان کی صبح کو آپؐ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا جس نے نبی ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہو، وہ دوبارہ پھر کرے، کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھ لیا لیکن میں اسے بھول گیا، اور اب صرف اتنا یاد ہے کہ وہ آخر عشرہ میں طاق رات ہے، اور میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں، اور اسوقت تک مسجد کی چھت چھوہارے کی شاخ سے بنی تھی، اور اس وقت ہم آسمان میں کوئی چیز ابر وغیرہ نہ دیکھتے تھے، اتنے میں ایک ٹکڑا بادل کا آیا، اور ہم پر پانی برسا، تو نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا نشان رسول خدا ﷺ کی پیشانی اور آپؐ کی ناک پر دیکھا، یہ آپؐ کے خواب کی تصدیق تھی۔

چوتھا پارہ

۵۲۷ بَاب عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِذَا خَافَ اَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهٗ۔

۷۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا اُزْرِهِمْ مِّنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَآءِ لَاتَرْفَعْنَ رُءُ وْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا۔

۵۲۸ بَاب لَايَكُفُّ شَعْرًا۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِ و بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَآءٗ سٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثَوْبَهٗ ۔

۵۲۹ باب لَايَكُفُّ ثَوْبَهٗ فِي الصَّلٰوةِ۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاءٗ سٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ لَّآ اَكُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا۔

۵۳۰ بَاب التَّسْبِيْحِ وَالدُّعَآءِ فِي السُّجُوْدِ ۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَؓ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ

چوتھا پارہ

باب ۵۲۷۔ کپڑوں میں گرہ لگانے اور ان کے باندھنے کا بیان، اور ستر کھلنے کے خوف سے اگر کوئی شخص اپنا کپڑا لپیٹ لے۔

۷۷۴۔ محمد بن کثیر' سفیان' ابو حازم' سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، اور وہ اپنے تہبندوں کو چھوٹے ہونے کے سبب سے اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے ہوتے تھے، تو عورتوں سے کہہ دیا گیا تھا کہ جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں اس وقت تک تم اپنے سر (سجدے سے) نہ اٹھانا۔

باب ۵۲۸۔ (نماز میں) بال درست نہ کرے۔

۷۷۵۔ ابو النعمان' حماد بن زید' عمرو بن دینار' طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خدا کی طرف سے) یہ حکم دیا گیا تھا کہ سات ہڈیوں کے بل سجدہ کریں، (اور نماز پڑھنے میں) نہ اپنے بال درست کریں اور نہ کپڑا (سنبھالیں)۔

باب ۵۲۹۔ (نماز میں) کپڑا نہ سمیٹے۔

۷۷۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابو عوانہ' عمرو' طاؤس' ابن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور (نماز کی حالت میں) نہ بال درست کروں اور نہ کپڑا۔

باب ۵۲۹۔ مسجدوں میں دعا اور تسبیح کا بیان۔

۷۷۷۔ مسدد' یحییٰ' سفیان' منصور مسلم' مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور اپنے سجود میں کہا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ آپؐ قرآن کے حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

وَسُجُوْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

۵۳۰ بَاب الْمَكْثِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَیْرِثِ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاكَ فِیْ غَیْرِ حِیْنِ صَلٰوةٍ فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ هُنَیَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ هُنَیَّةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ هُنَیَّةً فَصَلّٰی صَلٰوةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَیْخِنَا هٰذَا قَالَ اَیُّوْبُ كَانَ یَفْعَلُ شَیْئًا لَمْ اَرَهُمْ یَفْعَلُوْنَهٗ كَانَ یَقْعُدُ فِی الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰی اَهَالِیْكُمْ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْیَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

باب ۵۳۰۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان۔

۷۷۸۔ ابوالنعمان' حماد' ایوب' ابوقلابہ' روایت کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث نے اپنے دوستوں سے کہا کہ کیا میں تمہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کی کیفیت) بتلاؤں؟ ابوقلابہ کہتے ہیں وہ وقت کسی فرض نماز کا نہ تھا، لہٰذا وہ کھڑے ہو گئے، پھر انہوں نے رکوع کیا اور تکبیر کہی، اس کے بعد اپنا سر اٹھایا، اور تھوڑی دیر کھڑے رہے، اس کے بعد سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر اپنا سر اٹھائے رکھا، اس کے بعد سجدہ کیا پھر تھوڑی دیر اپنا سر اٹھائے رکھا، پس انہوں نے ہمارے اس شیخ یعنی عمرو بن مسلمہ کی نماز، جیسی نماز پڑھی' ایوب کہتے ہیں کہ وہ ایک بات ایسی کرتے تھے کہ ہم نے اور لوگوں کو اسے کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تیسری یا چوتھی رکعت میں بیٹھتے تھے (مالک بن حویرث) کہتے ہیں کہ ہم اسلام لانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپؐ کی خدمت میں قیام کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اہل و عیال میں واپس جاؤ تو اس طرح ان اوقات میں نماز ادا کیا کرنا، لہٰذا جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہہ دے اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کرے۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ سُجُوْدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهٗ وَقُعُوْدُهٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

۷۷۹۔ محمد بن عبدالرحیم' ابواحمد محمد بن عبداللہ زبیری' مسعر' حکم' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سجود اور آپؐ کا رکوع اور آپؐ کا بیٹھنا' دونوں سجدوں کے درمیان میں (ٹھہرنا) تقریباً برابر ہی ہوتا تھا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ اِنِّیْ لَا اٰلُوْاَنْ اُصَلِّیَ بِكُمْ كَمَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا قَالَ ثَابِتٌ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ یَصْنَعُ شَیْئًا لَمْ اَرَكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰی یَقُوْلَ

۷۸۰۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ثابت' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اس بات میں کمی نہ کروں گا، کہ تمہیں ویسی ہی نماز پڑھاؤں جیسی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھاتے دیکھا ہے، ثابت کہتے ہیں کہ انس بن مالک ایک بات ایسی کرتے تھے کہ میں نے تم لوگوں کو وہ عمل کرتے نہیں دیکھا، وہ جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے، اتنا کھڑا رہتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ (سجدہ

الْقَائِلُ قَدْنَسِیَ وَبَیْنَ السَّجْدَ تَیْنِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْنَسِیَ۔

کرنا) بھول گئے، اور دونوں سجدوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھے رہتے تھے کہ دیکھنے والا سمجھتا، کہ وہ دوسرا سجدہ کرنا بھول گئے۔

۵۳۱ بَاب لَایَفْتَرِشُ ذِرَاعَیْهِ فِی السُّجُوْدِ وَقَالَ اَبُو حُمَیْدٍ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ یَدَیْهِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا۔

باب ۵۳۱۔ سجدے میں اپنی کہنیاں (زمین پر) نہ بچھائے' اور ابو حمید نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھ دیئے، نہ ان کو بچھائے ہوئے تھے اور نہ ان کو سمیٹے ہوئے تھے۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْهِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ۔

۷۸۱۔ محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' قتادہ' انس بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، سجدوں میں اعتدال کرو اور کوئی شخص اپنی دونوں کہنیاں (زمین پر) جس طرح کہ کتا بچھالیتا ہے نہ بچھائے۔

۵۳۲ بَاب مَنِ اسْتَوٰی قَاعِدًا فِی وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ نَهَضَ۔

باب ۵۳۲۔ نماز کی طاق رکعت میں سیدھے بیٹھنے، پھر کھڑے ہونے کا بیان۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدُنِ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ اللَّیْثِیُّ اَنَّهٗ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا۔

۷۸۲۔ محمد بن صباح' ہشیم' خالد حذاء' ابو قلابہ' مالکؓ بن حویرث لیثی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا، تو دیکھا کہ جب آپؐ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تھے، تو جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے تھے، کھڑے نہ ہوتے تھے۔

۵۳۳ بَاب کَیْفَ یَعْتَمِدُ عَلَی الْاَرْضِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَةِ۔

باب ۵۳۳۔ جب رکعت پڑھ کر اٹھے' تو کس طرح ٹیک لگائے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ جَآءَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ فَصَلّٰی بِنَا فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ بِکُمْ وَمَا اُرِیْدُ الصَّلٰوةَ لٰکِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَالَ اَیُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَةَ وَکَیْفَ کَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَالَ مِثْلَ

۷۸۳۔ معلّٰی بن اسد' وہیب' ایوب، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ مالکؓ بن حویرث ہمارے پاس آئے، اور ہماری مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی، اور انہوںؓ نے یہ کہہ دیا کہ میں تمہیں نماز پڑھاتا ہوں، لیکن میں نماز پڑھنا نہیں چاہتا، بلکہ میں تمہیں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے دیکھا، ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا کہ مالک بن حویرث کی نماز کیسی تھی؟ وہ بولے کہ ہمارے ان شیخ یعنی عمرو بن سلمہ کی نماز کی طرح۔

صَلٰوۃِ شَیْخِنَا ھٰذَا یَعْنِیْ عَمْرَ و بْنَ سَلِمَۃَ قَالَ اَیُّوْبُ وَکَانَ ذٰلِکَ الشَّیْخُ یُتِمُّ التَّکْبِیْرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ عَنِ السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ۔

ایوب کہتے ہیں کہ وہ شیخ پوری تکبیر کہتے تھے، اور جب اپنا سر دوسرے سجدے سے اٹھاتے تھے، تو بیٹھ جاتے تھے، اور زمین پر ٹک جاتے تھے، اس کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔

۵۳۴ بَاب یُکَبِّرُ وَھُوَ یَنْھَضُ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ وَکَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ یُکَبِّرُ فِیْ نَھْضَتِہٖ۔

باب ۵۳۴۔ دونوں سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہے، اور ابن زبیرؓ اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰی لَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَجَھَرَ بِالتَّکْبِیْرِ حِیْنَ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَ حِیْنَ سَجَدَ وَحِیْنَ رَفَعَ وَحِیْنَ قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ وَ قَالَ ھٰکَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۷۸۴۔ یحیٰی بن صالح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث کہتے ہیں کہ ہمیں ابوسعید نے نماز پڑھائی، تو جس وقت انہوں نے اپنا سر (پہلے) سجدے سے اٹھایا، اور جب سجدہ کیا اور جب انہوں نے (دوسرے سجدے سے) سر اٹھایا اور جب دو رکعتوں سے (فراغت کر کے) اٹھے تو بلند آواز سے تکبیر کہی اور کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَیْلَانُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ مُّطَرِّفٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَیْنِ صَلٰوۃً خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَکَانَ اِذَا سَجَدَ کَبَّرَ وَ اِذَا رَفَعَ کَبَّرَ وَاِذَا نَھَضَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ عِمْرَانُ بِیَدِیْ فَقَالَ لَقَدْ صَلّٰی بِنَا ھٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ لَقَدْ ذَکَّرَنِیْ ھٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۷۸۵۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور عمرانؓ بن حصین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک مرتبہ نماز پڑھی تو ہم نے ان کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتے تھے، تکبیر کہتے تھے، اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تھے، تکبیر کہتے تھے، سلام پھیرنے کے بعد عمرانؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اس شخص نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھائی یا یہ کہا کہ اس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی۔

۵۳۵ بَاب سُنَّۃِ الْجُلُوْسِ فِی التَّشَھُّدِ وَکَانَتْ اُمُّ الدَّرْدَآءِ تَجْلِسُ فِیْ صَلٰوتِھَا جِلْسَۃَ الرَّجُلِ وَکَانَتْ فَقِیْھَۃً۔

باب ۵۳۵۔ تشہد کے لئے بیٹھنے کا طریقہ، ام درداء اپنی نماز میں مرد کی طرح بیٹھتی تھیں، اور فقیہہ تھیں۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یَرٰی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَتَرَبَّعُ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُہٗ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ فَنَھَانِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ

۷۸۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمر کو دیکھتے تھے کہ جب وہ نماز میں بیٹھتے تھے، تو چار زانو بیٹھتے تھے، لہٰذا میں نے بھی ایسا ہی کیا، اور میں اس زمانے میں کمسن تھا، تو مجھے عبداللہ بن عمرؓ نے منع کیا اور کہا کہ نماز کا طریقہ تو یہی ہے، کہ تم اپنا

وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ اِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَایَ لَاتَحْمِلَانِّیْ ۔

داہنا پیر کھڑا کرلو، اور بایاں دوہرا کرلو میں نے کہا آپ جو ایسا کرتے ہیں؟ بولے کہ میرے پیر کمزور ہو گئے ہیں، میرا بار برداشت نہیں کر سکتے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ وَّيَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَّعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوۃَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوحُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيُّ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَمَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُّكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلِهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَاجَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِي حَبِيْبٍ وَّيَزِيْدُ مِنْ مُحَمَّدِ ابْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنَ ابْنِ عَطَاءٍ وَقَالَ اَبُوْصَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهٗ كُلُّ فَقَارِہٖ۔

۷۸۷۔ یحییٰ بن بکیر 'لیث' خالد، سعید 'محمد بن عمرو بن حلحلہ' محمد بن عمرو بن عطاء ح، لیث 'یزید بن ابی حبیب' یزید بن محمد 'محمد بن عمرو بن حلحلہ' محمد بن عمرو بن عطاء روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا' ابو حمیدؓ ساعدی بولے کہ مجھے تم سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد ہے، میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپؐ نے تکبیر (تحریمہ) پڑھی، تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں شانوں کی مقابل تک اٹھائے، اور جب آپؐ نے رکوع کیا، تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمالئے' اپنی پیٹھ کو جھکا دیا، جس وقت آپؐ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا تو اس حد تک سیدھے ہو گئے کہ ہر ایک عضو (کا جوڑ) اپنے اپنے مقام پر پہنچ گیا، اور جب آپؐ نے سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ اپنے زمین پر رکھ دیئے، نہ ان کو بچھائے ہوئے تھے، اور نہ سمیٹے ہوئے تھے اور پیر کی انگلیاں آپؐ نے قبلہ رخ کرلی تھیں، پھر جس وقت آپؐ دو رکعتوں میں بیٹھے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے، اور داہنے پیر کو آپؐ نے کھڑا کرلیا، جب آخری رکعت میں بیٹھے، تو آپؐ نے اپنے بائیں پیر کو آگے کر دیا، اور دوسرے پیر کو کھڑا کرلیا، اور اپنی نشست گاہ کے بل بیٹھ گئے، اور لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ سے، اور حلحلہ نے عطا سے سنا ہے، اور ابو صالح نے لیث سے کُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ نقل کیا ہے، اور ابن مبارک نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا، کہا کہ مجھے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے کُلَّ فَقَارِہٖ کے لفظ کے ساتھ روایت کیا۔

۰۳۵۶ بَاب مَنْ لَّمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ

باب ۳۳۶۔ ان کا بیان جنہوں نے پہلے تشہد کو واجب نہیں

وَاجِبًا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ۔

سمجھا، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے، اور تشہد کی طرف واپس نہ ہوئے۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَّوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِّبَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۷۸۸۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، عبدالرحمن بن ہرمز، بنی عبدالمطلب کے آزاد کردہ غلام، یا ربیعہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام، عبداللہؓ بن بحینہ کہتے ہیں (جو قبیلہ ازد شنوءۃ اور بنی عبد مناف کے حلیف ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے) کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی، تو (بھولے سے) پہلی دو رکعتوں (کے ختم) پر کھڑے ہو گئے، اور قعدہ نہیں کیا، تو لوگ بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ جب آپؐ نماز تمام کر چکے، اور لوگ آپؐ کے سلام پھیرنے کے منتظر ہوئے، تو آپؐ نے بیٹھے بیٹھے ہی تکبیر کہی، اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے (۱) اس کے بعد سلام (پھیرا)۔

۵۳۷ بَاب التَّشَهُّدِ فِي الْاُوْلٰى۔

باب ۵۳۷۔ پہلے قعدہ میں تشہد پڑھنے کا بیان۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۷۸۹۔ قتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج، عبداللہؓ بن مالک بن بحینہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک دن ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، تو دوسری رکعت کے سجدوں کے بعد کھڑے ہو گئے، حالانکہ آپؐ کو بیٹھنا ضروری تھا، لیکن جب آپؐ نے نماز کا آخری قعدہ کیا تو دو سجدے (سہو کے) کئے۔

۵۳۸ بَاب التَّشَهُّدِ فِي الْاٰخِرَةِ۔

باب ۵۳۸۔ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کا بیان۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى

۷۹۰۔ ابو نعیم، اعمش، شقیق بن سلمہ، عبداللہؓ (بن مسعود) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز کے (قعدہ میں) یہ پڑھا کرتے تھے کہ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ تو (ایک مرتبہ) رسول خدا

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کیا۔ یہ علامت ہے اس بات کی کہ قعدۂ اولیٰ واجب ہے کیونکہ واجب ہی کے ترک پر سجدۂ سہو کیا جاتا ہے۔ البتہ یہ قعدۂ اولیٰ فرض نہیں ہے کیونکہ فرض اگر چھوٹ جائے تو نماز کا اعادہ ضروری ہوتا ہے محض سجدۂ سہو کافی نہیں ہوتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا اعادہ نہیں فرمایا۔

فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامَ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ کُلَّ عَبْدٍ لِّلّٰهِ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ اللہ تو خود ہی سلام ہے (اس پر سلام بھیجنے کی کیا ضرورت) لہذا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو کہے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ (کیونکہ جس وقت تم یہ کہوگے تو (یہ دعا) اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی خواہ وہ آسمان میں ہو، یا زمین میں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۵۳۹ بَاب الدُّعَآءِ قَبْلَ السَّلَامِ۔

باب ۵۳۹۔ سلام پھیرنے سے پہلے دعا کرنے کا بیان۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْا فِی الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَّا اَکْثَرَ مَا تَسْتَعِیْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَعَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَعِیْذُ فِیْ صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۷۹۱۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عروۃ بن زبیر' حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ تو آپؐ سے کسی نے عرض کیا کہ آپؐ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپؐ نے فرمایا کہ جب آدمی قرض دار ہو جاتا ہے، تو جب وہ بات کہتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے، تو وعدہ خلافی کرتا ہے، اور زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے کہا، کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو و عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَآءً اَدْعُوْا بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ

۷۹۲۔ قتیبہ بن سعید' لیث' یزید بن ابی حبیب' ابوالخیر' عبداللہ بن عمروؓ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے جو میں اپنی نماز میں پڑھ لیا کروں آپؐ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

۵۴۰ بَاب مَایَتَخَیَّرُ مِنَ الدُّعَآءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَیْسَ بِوَاجِبٍ۔

باب ۵۴۰۔ جو دعا بھی پسند ہو، تشہد کے بعد پڑھ سکتا ہے اور دعا کا پڑھنا کوئی ضروری چیز نہیں ہے۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِی السَّمَآءِ اَوْبَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْا۔

۷۹۳۔ مسدد، یحیٰ، اعمش، شقیق، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز کے (قعدہ میں) کہا کرتے تھے کہ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ نہ کہو کیونکہ اللہ تو خود ہی سلام ہے، بلکہ کہو۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ کیونکہ جب تم یہ کہہ دو گے تو یہ (دعا) (اللہ کے ہر (نیک) بندے کو پہنچ جائے گی خواہ وہ آسمان میں ہو، یا زمین میں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اس کے بعد جو دعا اسے اچھی معلوم ہو، اختیار کرے اور وہی مانگے۔

۵۴۱ بَاب مَنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهٗ حَتّٰى صَلّٰى قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاَيْتُ الْحُمَيْدِیَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِی الصَّلٰوةِ۔

باب ۵۴۱۔ اپنی پیشانی اور ناک، نماز ختم کرنے تک نہیں پونچھے، اور عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام حمیدی ذیل کی حدیث سے اس امر پر دلیل لاتے تھے، کہ نماز میں پیشانی سے (مٹی وغیرہ) صاف کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَاسَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیَّ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِی الْمَآءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِیْ جَبْهَتِهٖ۔

۷۹۴۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحیٰ، ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ مٹی کا دھبہ آپؐ کی پیشانی پر میں نے دیکھا۔

۵۴۲ بَاب التَّسْلِيْمِ۔

باب ۵۴۲۔ سلام پھیرنے کا بیان۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ

۷۹۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِي تَسْلِيْمَهٗ وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ مُكْثَهٗ لِكَيْ تَنْفُذَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ ۔

سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ نے فرمایا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم جب سلام پھیرتے تھے، تو جب آپؐ اپنا سلام پورا کر چکتے تھے، عورتیں کھڑی ہو جاتی تھیں، اور آپؐ اپنے کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہر جاتے تھے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں یہ سمجھتا ہوں واللہ اعلم کہ آپؐ کا ٹھہرنا اس لئے تھا کہ عورتیں چلی جائیں تاکہ قوم کے جو لوگ نماز ختم کر چکے ہیں ان سے علیحدہ (جائیں)۔

٥٤٣ بَاب يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ ۔

باب ۵۴۳۔ جب امام سلام پھیرے، تو مقتدی سلام پھیرے اور ابن عمرؓ بہتر سمجھتے تھے کہ جب امام سلام پھیر چکے اس وقت مقتدی سلام پھیرے۔

٧٩٦ ۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَّحْمُوْدٍ هُوَا بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ۔

۷۹۶۔ حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن الربیع، عتبانؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپؐ کے ساتھ سلام پھیرا۔

٥٤٤ بَاب مَنْ لَّمْ يَرُدَّا السَّلَامَ عَلَى الْاِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيْمِ الصَّلٰوةِ ۔

باب ۵۴۴۔ بعض لوگ (نماز میں) امام کو سلام کرنے کے قائل نہیں، اور نماز کے سلام کو کافی سمجھتے ہیں۔

٧٩٧ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ ابْنُ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكِ نِ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِيْ سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَلَوَدِدْتُّ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا فَقَالَ اَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ مَّعَهٗ بَعْدَ مَا

۷۹۷۔ عبدان، عبداللہ، معمر، زہری، محمودؓ بن ربیع روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم یاد ہیں، اور میرے گھر میں میرے ڈول سے کلی کر کے میرے منہ پر پانی ڈالنا بھی مجھے یاد ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عتبانؓ بن مالک سے پھر جو بنی سالم کے ایک شخص ہیں، سنا وہ کہتے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کرتا تھا، تو میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ میں اپنی بینائی کو کمزور پاتا ہوں، میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان میں بہت سے پانی (کے مقامات) حائل ہو جاتے ہیں، تو میں چاہتا ہوں کہ آپؐ تشریف لاتے، اور میرے گھر میں کسی مقام پر آپؐ نماز پڑھ لیتے کہ اس کو میں مسجد بنا لیتا، آپؐ نے فرمایا میں انشاء اللہ ایسا کروں گا، پس دوسرے دن، دن چڑھے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم میرے پاس تشریف لائے، آپؐ کے ہمراہ ابوبکرؓ بھی تھے، پس

اشْتَدَّ النَّهارُ فَاسْتَاذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ اَحَبُّ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب کی اور میں نے آپؐ کو اجازت دی، بیٹھنے سے پہلے ہی آپؐ نے فرمایا کہ تم گھر کے کس مقام پر نماز پڑھوانا چاہتے ہو وہیں میں نماز پڑھ دو، انہوں نے آپؐ کو اس مقام کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ آپؐ کے لئے نماز پڑھنا پسند کرتے تھے، پس آپؐ کھڑے ہو گئے اور ہم لوگوں نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی، اس کے بعد آپؐ نے سلام پھیرا، ہم نے (بھی آپؐ کے ہمراہ) سلام پھیرا۔

٥٤٥ بَاب الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

باب ۵۴۵۔ نماز کے بعد ذکر کا بیان۔

٧٩٨۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَ اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ۔

۷۹۸۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو، ابو معبد ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے ان سے بیان کیا کہ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں اس وقت بلند آواز سے ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (رائج) تھا اور ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب میں سنتا تھا کہ لوگ ذکر کرتے ہوئے لوٹے، تو مجھے معلوم ہو جاتا تھا کہ نماز ختم ہو گئی۔(۱)

٧٩٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْمَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ اَبُوْ مَعْبَدٍ اَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ عَلِيٌّ وَّاسْمُهٗ نَافِذٌ۔

۷۹۹۔ علی، سفیان، عمرو، ابو معبد، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اختتام تکبیر سے معلوم کر لیا کرتا تھا، علی بن مدینی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا، انہوں نے عمرو بن دینار سے، کہ ابن عباسؓ کے غلاموں میں سب سے سچا ابو معبد تھا علی نے کہا اس کا نام نافذ تھا۔

٨٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۸۰۰۔ محمد بن ابی بکر، معتمر، عبیداللہ، سمی، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے

(۱) اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر مروج تھا۔ لیکن جمہور امت کا مسلک یہ ہے کہ نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ اور باب میں ذکر کردہ حدیث کے بارے میں یہ کہنا ممکن ہے کہ اس میں ذکر کردہ عمل دائمی نہیں تھا بلکہ کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو سکھانے کے لئے ایسا کیا کرتے تھے۔ یا یہ کہ نماز کے بعد جو اذکار پڑھے جاتے تھے ان کا اختتام قدرے بلند آواز سے تکبیر کہہ کر کیا جاتا تھا تاکہ لوگوں کو ختم ہونے کا علم ہو جائے۔ اعلاء السنن (ص ۲۱۰، ج ۳) اور نماز کے متصل بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے مسبوقین کی نماز میں خلل بھی آتا ہے نیز آیات و احادیث میں دعا و ذکر میں اخفاء کی ترغیب دی گئی ہے۔ قرآن میں ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ (الاعراف: ۵۵) اس لئے اس جہر کو ترجیح نہیں دی بلکہ اخفاء کو اختیار کیا ہے۔

مُعتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَانَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ يَّحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ اَلَآ اُحَدِّثُكُمْ بِمَا اِنْ اَخَذْ تُمْ بِهٖ اَدْرَكْتُمْ مَّنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ اَحَدٌ بَعْدَ كُمْ فَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَ انَيْهِمْ اِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهٗ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدُ ثَلٰثًاوَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلَاثٌ وَّثَلٰثُوْنَ۔

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ فقیر آئے اور انہوں نے کہا کہ مالدار لوگ بڑے بڑے درجے اور دائمی عیش حاصل کر رہے ہیں، کیونکہ وہ نماز بھی پڑھتے ہیں، جیسی کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں، جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں (غرض جو عبادت ہم کرتے ہیں وہ اس میں شریک ہیں) اور ان کے پاس مالوں کی زیادتی ہے جس سے وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ اگر اس پر عمل کرو تو جو لوگ تم سے آگے نکل گئے ہوں، تو ان تک پہنچ جاؤ گے اور تمہیں تمہارے بعد کوئی نہ پہنچ سکے گا، اور تم تمام لوگوں میں بہتر ہو جاؤ گے، اس کے سوائے جو اسی کے مثل عمل کر لے' تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح اور تحمید اور تکبیر پڑھ لیا کرو، بعد اس کے ہم لوگوں نے اختلاف کیا اور ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم تینتیس مرتبہ تسبیح پڑھیں گے اور تینتیس مرتبہ حمد پڑھیں گے اور تکبیر چونتیس مرتبہ پڑھیں گے، تو میں نے پھر آپؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھا کرو یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے تینتیس مرتبہ ہو جائے۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَا نِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ جَدٌّغِنًى رَوٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُخَيْمَرَةَ عَنْ وَّرَّا دٍ بِهٰذَا۔

۸۰۱۔ محمد بن یوسف 'سفیان 'عبدالملک بن عمیر' وراد مغیرہؓ کے منشی روایت کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے مجھ سے ایک خط میں معاویہؓ کو یہ لکھوایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی ہے بادشاہت، اور اسی کے لئے ہے تعریف، اور وہ ہر بات پر قادر ہے، اے اللہ جو کچھ تو دے، اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جو چیز تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں، اور کوشش والے کی کوشش تیرے سامنے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ اور شعبہ نے بھی عبدالملک سے ایسی ہی روایت کی ہے، اور حسن بصری نے کہا جدّ کہتے ہیں مالداری کو، اور شعبہ نے اس حدیث میں حکم بن عقبہ سے انہوں نے قاسم بن مخیمرۃ سے انہوں ورّاد سے یہی روایت کیا ہے۔

۵۴۶ بَاب يَسْتَقْبِلُ الْاِمَامُ النَّاسَ اِذَا

باب ۵۴۶۔ امام لوگوں کی طرف منہ کر لے جب سلام پھیر

سَلَّمَ۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلوٰةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِیِّ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلوٰةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰی اِثْرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّامَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَخَّرَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلوٰةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰی شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوْا وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلوٰةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلوٰةَ ۔

۵۴۷ بَابُ مُكْثِ الْاِمَامِ فِیْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ وَقَالَ لَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

لے۔

۸۰۲۔ موسیٰ بن اسماعیل' جریر بن حازم' ابورجاء' سمرۃ بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تھے، تواپنا منہ ہماری طرف کر لیتے تھے۔

۸۰۳۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک، صالح بن کیسان' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' زید بن خالد جہنیؓ روایت کرتے ہیں، کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں بارش کے بعد جو شب میں ہوئی تھی' صبح کی نماز پڑھائی' جب آپؐ (نماز سے) فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف اپنا منہ کر کے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار عزوجل نے کیا فرمایا ہے؟ وہ بولے کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اس نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بندوں میں کچھ لوگ مومن بنے اور کچھ کافر، تو جنہوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی' تو ایسے لوگ مومن بنے، ستاروں (وغیرہ) کے منکر ہوئے(۱)، لیکن جنہوں نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے کے سبب سے بارش ہوئی، وہ میرے منکر بنے، ستارے پر ایمان رکھا۔

۸۰۴۔ عبداللہ بن منیر' یزید بن ہارون' حمید' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (عشاء کی) نماز میں نصف شب تک تاخیر کر دی، اس کے بعد تشریف لائے پھر جب نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے ہماری طرف منہ کر لیا، اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو رہے، اور تم برابر نماز میں رہے جب تک کہ تم نے نماز کا انتظار کیا۔

باب ۵۴۷۔ امام کا سلام کے بعد اپنے مصلے پر ٹھہرنے کا بیان، اور ہم سے آدم نے بواسطہ شعبہ' ایوب، نافع بیان کیا کہ

(۱) عرب ستاروں پر یقین رکھتے تھے اور ان کا یہ عقیدہ بن گیا تھا کہ فلاں ستارہ بارش برساتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی چیز کو کفر قرار دیا ہے۔

اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ نِ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ نِ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِنِ الْقُرَشِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِنِ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن عمرؓ اسی مقام میں نفل نماز (بھی) پڑھتے تھے، جہاں فرض نماز پڑھتے تھے، اور ایسا ہی قاسم نے بھی کیا ہے، البتہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ امام اپنے اس مقام میں جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہے، نفل نہ پڑھے، مگر یہ صحیح نہیں۔

۸۰۵۔ ابوالولید ہشام بن عبدالملک' ابراہیم بن سعد' زہری' ہند بنت حارث ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہر جاتے تھے، ابن شہابؓ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں واللہ اعلم (کہ آپؐ) اس لئے ٹھہر جاتے تھے کہ جو عورتیں نماز سے فراغت پائیں وہ چلی جائیں، اور ابن ابی مریم کہتے ہیں کہ ہم کو نافع نے خبر دی، نافع کہتے ہیں کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا کہ مجھ کو ابن شہاب نے یہ لکھ بھیجا کہ مجھ سے ہند نے ام سلمہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (نقل کر کے) روایت کی، اور یہ ہند، ام سلمہ کے پاس بیٹھنے والیوں میں سے تھیں، وہ کہتی ہیں کہ آپؐ سلام پھیر دیتے تھے، تو (پہلے) عورتیں واپس ہو کر اپنے گھروں میں داخل ہو جاتی تھیں، اس سے پہلے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوں، اور ابن وہب نے بواسطہ یونس' ابن شہاب' ہند فراسیہ روایت کیا' عثمان بن عمر نے بواسطہ یونس' زہری' ہند قرشیہ روایت کیا' زبیدی نے کہا کہ مجھ سے زہری نے بیان کیا کہ ان سے ہند بنت حارث قرشیہ نے بیان کیا اور وہ بنی زہرہ کے حلیف معبد بن مقداد کی بیوی تھی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس آیا جایا کرتی تھی اور شعیب نے بواسطہ زہری' ہند قرشیہ روایت کیا اور ابن عتیق نے بواسطہ زہری' ہند فراسیہ روایت کیا اور لیث نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ان سے ابن شہابؓ نے اور ابن شہاب نے قریش کی ایک عورت سے اور اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۵۴۸ بَاب مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَتَهٗ فَتَخَطَّاهُمْ۔

باب ۵۴۸۔ نماز پڑھا چکنے کے بعد اگر کسی کو اپنی ضرورت یاد آئے، تو لوگوں کو پھاندتا ہوا چلا جائے (تو جائز ہے یا نہیں)۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَآئِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔

۸۰۶۔ محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، عقبہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی، تو آپؐ سلام پھیر کر عجلت کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور آدمیوں کی گردنیں پھاند کر آپؐ اپنی بیبیوں کے کسی حجرہ کی طرف تشریف لے گئے، لوگ آپؐ کی اس سرعت سے گھبرا گئے، پھر آپؐ ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپؐ کی سرعت سے متعجب ہیں، آپؐ نے فرمایا مجھے کچھ سونا یاد آ گیا تھا جو ہمارے ہاں (رکھا ہوا) تھا، میں نے اس بات کو برا سمجھا کہ وہ مجھے (خدا کی یاد سے) روکے لہٰذا میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

۵۴۹ بَاب الْاِنْفِتَالِ وَالْاِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ وَكَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَّنْفَتِلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ وَيُعِيْبُ عَلٰى مَنْ يَّتَوَخّٰى اَوْمَنْ تَعَمَّدَ الْاِنْفِتَالَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔

باب ۵۴۹۔ نماز سے فارغ ہو کر، داہنے اور بائیں طرف منہ کر لینے کا بیان، انس بن مالکؓ (کبھی اپنی داہنی طرف اور کبھی) بائیں طرف پھرا کرتے، جو شخص (خاص کر) اپنی داہنی جانب پھیرنے کا قصد کرتا تھا اسے معیوب سمجھتے تھے۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَايَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ۔

۸۰۷۔ ابوالولید، شعبہ، سلیمان، عمارۃ بن عمیر، اسود روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبداللہؓ بن مسعود نے کہا کہ دیکھو کہیں تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں سے شیطان کا کچھ حصہ نہ لگائے، اس طرح پر کہ وہ یہ سمجھے کہ اس پر ضروری ہے کہ (بعد نماز کے) اپنی دائیں جانب ہی پھرے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اپنی بائیں جانب پھرتے دیکھا ہے (یہ نہیں کہ ہمیشہ اسی طرف منہ کیا ہو)۔

۵۵۰ بَاب مَاجَآءَ فِي الثُّوْمِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ الثُّوْمَ اَوِالْبَصَلَ مِنَ الْجُوْعِ اَوْغَيْرِهٖ فَلَايَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

باب ۵۵۰۔ ان روایتوں کا بیان جو کچے لہسن اور پیاز اور گندنا کے بارے میں بیان کی گئی ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بھوک کے مارے یا بغیر بھوک کے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنَا

۸۰۸۔ عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ

عَطَآءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ یُرِیْدُ الثُّوْمَ فَلَایَغْشَانَا فِیْ مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَایَعْنِیْ بِهٖ قَالَ مَااَرَاهُ یَعْنِی اِلَّانِیْئَهٗ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجِ اِلَّانَتْنَهٗ۔

درخت یعنی لہسن کھائے وہ ہماری مسجد میں ہم سے نہ ملے (عطاء کہتے ہیں) میں نے کہا کس قسم کا لہسن مراد ہے؟ جابرؓ بولے کہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ کچا لہسن مراد ہے، اور مخلد بن یزید نے ابن جریج سے یوں روایت کیا کہ اس کی بو مراد ہے۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْییٰ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ غَزْوَةِ خَیْبَرَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ یَعْنِی الثُّوْمَ فَلَایَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

۸۰۹۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا کہ جو شخص یہ درخت یعنی لہسن کھائے تو ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّ جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْبَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِیْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِیْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِهٖ کَانَ مَعَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ کَرِهَ اَکْلَهَا فَقَالَ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَّاتُنَاجِیْ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اُتِیَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ یَّعْنِیْ طَبَقًا فِیْهِ خَضِرَاتٌ وَّلَمْ یَذْکُرِ اللَّیْثُ وَاَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ یُّوْنُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا اَدْرِیْ هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِیِّ اَوْفِی الْحَدِیْثِ۔

۸۱۰۔ سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء، جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیگ لائی گئی جس میں چند سبز ترکاریاں (پکی ہوئی) تھیں، آپؐ نے اس میں کچھ بو پائی، تو دریافت فرمایا کہ اس میں کیا ہے؟ تو جتنی ترکاریاں اس میں تھیں وہ آپ کو بتادی گئیں، آپؐ نے فرمایا کہ اسے میرے بعض اصحاب کی طرف (جو اس وقت) آپؐ کے پاس تھے قریب کر دو، کیونکہ جب آپؐ نے اسے دیکھا تو اس کا کھانا ناپسند کیا اور فرمایا کہ تم کھاؤ (میں نہ کھاؤں گا) کیونکہ میں اس ذات سے مناجات کرتا ہوں جس سے تم مناجات نہیں کرتے، اور احمد بن صالح نے ابن وہب سے یوں نقل کیا ہے کہ آپؐ کے سامنے ایک برتن لایا گیا یعنی طباق جس میں ترکاریاں تھیں، اور لیث اور ابو صفوان نے یونس سے ہانڈی کا قصہ بیان کیا، امام بخاری نے کہا میں نہیں جانتا یہ زہری کا کلام ہے یا حدیث ہے۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَّاسَمِعْتَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الثُّوْمِ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَلَا یَقْرُبَنَّا وَلَا یُصَلِّیَنَّ مَعَنَا۔

۸۱۱۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپؐ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لہسن کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی نسبت یہ) فرمایا ہے کہ جو شخص یہ درخت کھائے وہ نہ ہمارے قریب آئے اور نہ ہمارے

ساتھ نماز پڑھے۔(۱)

۵۵۱ بَاب وُضُوْءِ الصِّبْيَانِ وَمَتىٰ يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُوْرُ وَحُضُوْرُ هُمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيْدَيْنِ وَالْجَنَآئِزِوَصُفُوْفِهِمْ۔

باب ۵۵۱۔ بچوں کے وضو کرنے کا بیان، اور ان پر غسل اور طہارت اور جماعت میں اور عیدین میں اور جنازوں میں حاضر ہونا کب واجب ہے؟ اور ان کی صفوں کا بیان۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِیَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ مَرَّمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفُّوْا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَآاَبَا عَمْرٍو وَمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ ۔

۸۱۲۔ محمد بن مثنیٰ' غندر' شعبہ' سلیمان شیبانی' شعبی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منبوذ کی قبر پر گیا تھا کہ آپؐ نے لوگوں کی امامت کی، اور لوگوں نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی (اور اس کی نماز پڑھی سلیمان کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اے ابو عمر تم سے یہ کس نے بیان کیا؟ انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔

۸۱۳۔ علی بن عبداللہ' سفیان' صفوان بن سلیم' عطاء بن یسار' حضرت ابو سعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِیْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِیْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُّعَلَّقٍ وَضُوْءً ا خَفِيْفًا يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو وَّيُقَلِّلُهٗ جِدًّا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ فَقُمْتُ فَتَوَ ضَّاْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَحَوَّلَنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰی مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ فَاَتَاهُ الْمُنَادِیْ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ اِلَی الصَّلٰوةِ فَصَلّٰی وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قُلْنَا لِعَمْرٍو اِنَّ نَاسًا يَّقُوْلُوْنَ اِنَّ

۸۱۴۔ علی' سفیان' عمرو' کریب' ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک شب اپنی خالہ میمونہؓ کے یہاں رہا، میں نے دیکھا کہ جب کچھ رات رہ گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور آپؐ نے لٹکی ہوئی مشک سے ہلکا سا وضو کیا (عمرو راوی) اس وضو کو بہت خفیف اور قلیل بتاتے تھے، اس کے بعد آپؐ نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے، تو میں بھی اٹھا اور جیسا وضو آپؐ نے کیا تھا ویسا میں نے بھی کیا، پھر میں آیا اور آپؐ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو مجھے آپؐ نے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا، پھر جس قدر اللہ نے چاہا آپؐ نے نماز پڑھی، اس کے بعد آرام فرمایا اور سو گئے، یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی، پھر موذن آپؐ کو نماز (فجر) کی اطلاع دینے کے لئے آپؐ کے پاس آیا، اور آپؐ اس کے ساتھ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپؐ نے وضو نہیں کیا، سفیان کہتے ہیں کہ ہم نے عمرو سے کہا کہ

(۱) کسی بھی بدبودار چیز کو کھا کر مسجد میں جانے سے منع فرمادیا گیا۔ اس لئے کہ اس میں دوسرے مسلمانوں کی تکلیف کا اندیشہ ہے۔ اور اسی طرح فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَیْنُہٗ وَلَایَنَامُ قَلْبُہٗ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ عُمَیْرٍ یَّقُوْلُ اِنَّ رُؤْیَا الْاَنْبِیَآءِ وَحْیٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ۔

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی مگر آپ کا دل نہ سوتا تھا۔ عمرو نے کہا کہ میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہے پھر انہوں نے پڑھا۔ (ترجمہ) بے شک میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَہٗ مُلَیْکَۃَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْہُ فَاَكَلَ مِنْہُ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّیَ بِکُمْ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَّنَا قَدِاسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُہٗ بِمَآءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْیَتِیْمُ مَعِیَ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآءِنَا فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ۔

۸۱۵۔ اسمٰعیل، مالک، اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے، جو انہوں نے آپؐ کے لئے تیار کیا تھا، بلایا تو آپؐ نے اس میں سے کھایا اور فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھا دوں، تو میں اپنی ایک چٹائی کی طرف کھڑا ہو گیا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی، اور اس کو میں نے پانی سے صاف کیا، پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک بچہ میرے ہمراہ تھا اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی، پس آپؐ نے ہمارے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّہٗ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاکِبًا عَلٰی حِمَارٍ اَتَانٍ وَّاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاھَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِمِنًی اِلٰی غَیْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ۔

۸۱۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر سامنے آیا اور میں اس وقت قریب بلوغ تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ میں بغیر دیوار کی آڑ کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، تو میں بعض صف کے آگے سے گزرا اور اتر پڑا اور گدھی کو میں نے چھوڑ دیا، تاکہ وہ چرلے اور میں صف میں شامل ہو گیا پھر کسی نے مجھ پر اس کا انکار نہیں کیا۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَۃَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَیَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعِشَآءِ حَتّٰی نَادَاہُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْیَانُ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

۸۱۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی اور عیاش نے بواسطہ عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی، یہاں تک کہ عمرؓ نے آپؐ کو آواز دی، کہ عورتیں اور بچے سو رہے، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ زمین والوں میں سے سوائے تمہارے کوئی نہیں

عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيۡسَ اَحَدٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡاَرۡضِ يُصَلِّیۡ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيۡرَ كُمۡ وَلَمۡ يَكُنۡ اَحَدٌ يَّوۡمَئِذٍ يُّصَلِّیۡ غَيۡرَ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ۔

ہے جو اس وقت میں نماز کو پڑھے اور اس وقت مدینہ والوں کے سوا کوئی نماز نہ پڑھتا تھا۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمۡرُو بۡنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحۡيٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیۡ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ ابۡنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعۡتُ ابۡنَ عَبَّاسٍ وَّقَالَ لَهٗ رَجُلٌ شَهِدۡتَّ الۡخُرُوۡجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمۡ وَلَوۡلَا مَكَانِیۡ مِنۡهُ مَاشَهِدۡتُّهٗ يَعۡنِیۡ مِنۡ صِغَرِهٖ اَتَى الۡعَلَمَ الَّذِیۡ عِنۡدَ دَارِ كَثِيۡرِ بۡنِ الصَّلۡتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَ هُنَّ وَاَمَرَ هُنَّ اَنۡ يَّتَصَدَّقۡنَ فَجَعَلَتِ الۡمَرۡاَةُ تَهۡوِیۡ بِيَدِهَا اِلٰى حَلۡقِهَا تُلۡقِیۡ فِیۡ ثَوۡبِ بِلَالٍ ثُمَّ اَتٰى هُوَ وَبِلَالٌ نِ الۡبَيۡتَ۔

۸۱۸۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، عبدالرحمٰن بن عابس روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا کہ کیا تم نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ (عید گاہ) جانے کے لئے حاضر ہوئے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں! اگر میری قرابت آپؐ سے نہ ہوتی تو میں حاضر نہ ہو سکتا (یعنی کمسنی کے سبب سے) آپؐ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے، پھر آپؐ نے خطبہ پڑھا اس کے بعد عورتوں کے پاس آئے، اور انہیں نصیحت کی، اور ان کو (خدا کے احکام کی) یاد دلائی، اور انہیں حکم دیا کہ صدقہ دیں، پس کوئی عورت اپنا ہاتھ اپنی انگوٹھی کی طرف بڑھانے لگی اور کوئی اپنی بالی کی طرف اور کوئی کسی زیور کی طرف اور (اس کو اتار کر) بلالؓ کی چادر میں ڈالنے لگیں پھر آپؐ اور بلالؓ گھر تک آئے۔

۵۵۲ بَاب خُرُوۡجِ النِّسَآءِ اِلَى الۡمَسَاجِدِ بِاللَّيۡلِ وَالۡغَلَسِ۔

باب ۵۵۲۔ رات کے وقت اور اندھیرے میں عورتوں کے مسجد جانے کا بیان۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوالۡيَمَانِ قَالَ اَخۡبَرَنَا شُعَيۡبٌ عَنِ الزُّهۡرِيِّ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ عُرۡوَةُ بۡنُ الزُّبَيۡرِ عَنۡ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهَا قَالَتۡ اَعۡتَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِالۡعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُنَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبۡيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَايَنۡتَظِرُهَا اَحَدٌ غَيۡرُ كُمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡاَرۡضِ وَلَا يُصَلِّی يَوۡمَئِذٍ اِلَّا بِالۡمَدِيۡنَةِ وَكَانُوۡا يُصَلُّوۡنَ الۡعَتَمَةَ فِيۡمَا بَيۡنَ اَنۡ يَّغِيۡبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيۡلِ الۡاَوَّلِ۔

۸۱۹۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروۃ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (ایک دن) عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ عمرؓ نے آپؐ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو رہے، پس نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ زمین والوں میں سے سوائے تمہارے کوئی اس نماز کا منتظر نہیں ہے، اور اس وقت مدینہ کے سوا کہیں نماز نہ پڑھی جاتی تھی اور عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے کے بعد سے تہائی رات تک پڑھ لیتے تھے۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مُوۡسٰى عَنۡ حَنۡظَلَةَ عَنۡ سَالِمِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسۡتَاذَنَكُمۡ نِسَآؤُكُمۡ بِاللَّيۡلِ اِلَى الۡمَسۡجِدِ فَاۡذَ نُوۡالَهُنَّ تَابَعَهٗ شُعۡبَةُ

۸۲۰۔ عبیداللہ بن موسیٰ، حنظلہ، سالم بن عبداللہ، ابن عمرؓ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم سے تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو، شعبہ نے بسند اعمش، مجاہد، ابن عمر، نبی صلّی

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

اللہ علیہ وسلم سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَآءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔

۸۲۱۔ عبداللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث، حضرت ام سلمہؓ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں جب فرض کا سلام پھیرتی تھیں، تو فوراً کھڑی ہو جاتی تھیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ مرد جو نماز پڑھتے ہوتے تھے، جتنی دیر اللہ چاہتا تھا، ٹھہر جاتے تھے، پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو سب مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَايُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

۸۲۲۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ح عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تھے، تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتیں، اندھیرے کے سبب سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَوْزَاعِيٌّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ۔

۸۲۳۔ محمد بن مسکین، بشر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ انصاری اپنے والد ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں، اور چاہتا ہوں کہ اس میں طول دوں، مگر بچے کے رونے کی آواز سنکر میں اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، اس بات کو برا سمجھ کر کہ اس کی ماں پر سختی کروں۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَوَمُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ۔

۸۲۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت کو معلوم کرتے جو عورتوں نے نکالی ہے، تو بے شک انہیں مسجد جانے سے منع کر دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا، (یحییٰ بن سعید کہتے ہیں) میں نے عمرہ سے کہا، کہ کیا بنی اسرائیل کو منع کر دیا گیا تھا؟ بولیں ہاں۔

٥٥٣ بَاب صَلوٰةِ النِّسَآءِ خَلْفَ الرِّجَالِ۔

٨٢٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَيَمْكُثُ هُوَ فِيْ مَقَامِهٖ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ لِكَيْ تَنْصَرِفَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ ۔

باب ۵۵۳۔ مردوں کے پیچھے عورتوں کے نماز پڑھنے کا بیان۔

۸۲۵۔ یحییٰ بن قزعہ' ابراہیم بن سعد' زہری' ہند بنت حارث حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو آپؐ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ کھڑی ہوتی تھیں، اور آپؐ اٹھنے سے پہلے اپنی جگہ میں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے تھے، (زہری کہتے ہیں کہ) ہم یہ جانتے ہیں واللہ اعلم! کہ یہ (ٹھہرنا آپ کا) اس لئے تھا کہ جس میں عورتیں قبل اس کے کہ مرد انہیں ملیں، لوٹ جائیں۔

٨٢٦۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيْمٌ خَلْفَهٗ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔

۸۲۶۔ ابو نعیم' ابن عیینہ' اسحاق، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے گھر میں ایک دن نماز پڑھی، تو میں اور ایک لڑکا آپؐ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ام سلیم ہمارے پیچھے (کھڑی ہوئیں)۔

٥٥٤ بَاب سُرْعَةِ اِنْصِرَافِ النِّسَآءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب ۵۵۴۔ صبح کی نماز پڑھ کر عورتوں کے جلد واپس ہونے اور مسجد میں کم ٹھہرنے کا بیان۔

٨٢٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَايُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْلَايَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا۔

۸۲۷۔ یحییٰ بن موسیٰ' سعید بن منصور' فلیح' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے، تو مسلمانوں کی عورتیں (ایسے وقت) لوٹ جاتی تھیں کہ اندھیرے کے سبب سے پہچانی نہ جاتی تھیں یا (یہ کہا کہ) باہم ایک دوسرے کو نہ پہچانتی تھیں۔

٥٥٥ بَاب اسْتِيْذَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ ۔

باب ۵۵۵۔ عورت کا اپنے شوہر سے مسجد جانے کی اجازت مانگنے کا بیان۔

٨٢٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

۸۲۸۔ مسدد' یزید بن زریع' معمر' زہری' سالم بن عبداللہ' ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت (مسجد جانے کی) اجازت مانگے تو وہ اس کو نہ روکے۔(۱)

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں مسجد میں آکر نماز پڑھا کرتی تھیں، گزشتہ تین باب پہلے امام بخاریؒ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

٥٥٦ بَاب فَرْضِ الْجُمُعَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاسْعَوْا فَامْضُوْا۔

باب ۵۵۶۔ جمعہ کی فرضیت کا بیان' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو' یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو" فَاسْعَوْا فَامْضُوْا کے معنی میں ہے۔

٨٢٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ مَوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِىْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

۸۲۹۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' عبدالرحمٰن بن ہرمز، اعرج ربیعہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام' حضرت ابوہریرہؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم دنیا میں آنے والوں کے اعتبار سے پیچھے ہیں، لیکن قیامت کے دن آگے ہوں گے، بجز اس کے کہ انہیں کتاب ہم سے پہلے دی گئی، پھر یہی ان کا دن بھی ہے، جس میں تم پر عبادت فرض کی گئی، ان لوگوں نے تو اس میں اختلاف کیا، لیکن ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس کی ہدایت دی، پس لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں۔ کل یہود کی عبادت کا دن ہے اور پرسوں نصاریٰ کی عبادت کا دن ہے۔

٥٥٧ بَاب فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُوْدُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَوْ عَلَى النِّسَآءِ۔

باب ۵۵۷۔ جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کا بیان، اور یہ کہ کیا بچوں اور عورتوں پر نماز جمعہ میں حاضر ہونا فرض ہے؟

٨٣٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۸۳۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو چاہئے کہ غسل کرے۔

٨٣١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ

۸۳۱۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء' جویریہ' مالک' زہری' سالم بن عبداللہ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) نے حضرت عائشہؓ کی ایک حدیث روایت فرمائی ہے کہ آپؐ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد جو حالت عورتوں کی سامنے آئی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ لیتے تو عورتوں کو مسجد کے لئے گھر سے نکلنے سے منع فرمادیتے اسی طرح بعض دوسری روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ ان روایات کی بنا پر فقہاء امت نے یہ فرمایا ہے کہ اب عورتوں کو نماز کے لئے مسجد میں نہ آنا چاہئے بلکہ گھر میں ہی نماز پڑھنی چاہئے۔

قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ قَآئِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ قَالَ اِنِّىْ شُغِلْتُ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِىْ حَتّٰى سَمِعْتُ التَّاْذِيْنَ فَلَمْ اَزِدْ اَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

بن عمر' ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ اور اگلے مہاجرین میں سے ایک شخص آئے(۱)، تو انہیں حضرت عمرؓ نے آواز دی کہ یہ کون سا وقت آنے کا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک ضرورت کے سبب سے رک گیا تھا، چنانچہ میں ابھی گھر بھی نہیں لوٹا تھا کہ میں نے اذان کی آواز سنی' تو میں صرف وضو کر سکا، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ صرف وضو کیا، حالانکہ آپؐ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم غسل کا حکم دیتے تھے۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

۸۳۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' صفوان بن سلیم' عطاء بن یسار' حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔

۵۵۸ بَاب الطِّيْبِ لِلْجُمُعَةِ۔

باب ۵۵۸۔ جمعہ کے دن خوشبو لگانے کا بیان۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ اَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ ابْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِبْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمِ نِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَّجَدَ قَالَ عَمْرٌو اَمَّا الْغُسْلُ فَاَشْهَدُ اَنَّهٗ وَاجِبٌ وَاَمَّا الْاِسْتِنَانُ وَالطِّيْبُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاجِبٌ هُوَ اَمْ لَاوَلٰكِنْ هٰكَذَا فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُوْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمِّ اَبُوْبَكْرٍ هٰذَا رَوٰى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ

۸۳۳۔ علی' حرمی بن عمارہ' شعبہ' ابو بکر بن منکدر' عمرو بن سلیم انصاری نے کہا کہ میں ابو سعید خدری پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا واجب ہے اور یہ کہ مسواک کرے، اور میسر ہونے پر خوشبو لگائے، عمرو بن سلیم نے بیان کیا کہ غسل کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ واجب ہے، لیکن مسواک کرنا، اور خوشبو لگانا، تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کہ واجب ہے یا نہیں، مگر حدیث میں اسی طرح ہے، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ وہ (ابو بکر بن منکدر) محمد بن منکدر کے بھائی ہیں اور ابو بکر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اور ان سے بکیر بن اشج اور سعید بن ابی ہلال اور متعدد لوگوں نے روایت کی ہے اور محمد بن منکدر کی کنیت ابو بکر اور ابو عبداللہ تھی۔

(۱) یہ آنے والی شخصیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَّكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكَنّٰى بِاَبِىْ بَكْرٍ وَّاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۵۵۹ بَاب فَضْلِ الْجُمُعَةِ۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ صَالِحِ نِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بُدْنَةً وَمَنْ رَّاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَّاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَّاحَ فِى السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دُجَاجَةً وَّمَنْ رَّاحَ فِى السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

باب ۵۵۹۔ جمعہ کی فضیلت کا بیان۔

۸۳۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' سمی (ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام) ابو صالح سمان' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا، پھر نماز کے لئے چلا گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی، اور جو شخص دوسری گھڑی میں چلا، تو گویا اس نے ایک گائے کی قربانی کی، اور تیسری گھڑی میں چلا تو گویا ایک سینگ والا دنبہ قربانی کیا، اور جو چوتھی گھڑی میں چلا تو اس نے گویا ایک مرغی قربانی کی، اور جو پانچویں گھڑی میں چلا تو اس نے گویا ایک انڈہ اللہ کی راہ میں دیا، پھر جب امام خطبہ کے لئے نکل جاتا ہے تو فرشتے ذکر سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔

۸۶۰ بَاب۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَآءَ تَوَضَّاْتُ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

باب ۸۶۰۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۸۳۵۔ ابو نعیم' شیبان' یحییٰ بن ابی کثیر' ابو سلمہ' ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ ایک بار جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اس اثناء میں ایک شخص آیا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا کہ تم نماز سے کیوں رک جاتے ہو؟ اس شخص نے کہا کہ اذان کی آواز سنتے ہی میں نے وضو کیا اور چلا آیا، حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا تم نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے روانہ ہو تو غسل کرے۔(۱)

(۱) نماز جمعہ کے لئے غسل کرنا جمہور محدثین وفقہاء کے ہاں سنت ہے واجب نہیں ہے۔ جن روایات میں واجب کا لفظ آیا ہے وہ ابتداء زمانہ پر محمول ہیں جس کی تفصیل حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک روایت میں موجود ہے کہ ابتداء میں لوگ تنگدست تھے، اونی لباس پہنتے تھے، محنت مشقت کرتے تھے، خوب پسینہ آتا اسی طرح نماز جمعہ کے لئے آجاتے تو مسجد نبویؐ کے تنگ ہونے کی وجہ سے پسینے کی بدبو سے لوگوں کو تنگی ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ کے لئے آتے وقت غسل کو واجب قرار دے دیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فراوانی فرما دی تو اس عارض کے زائل ہونے کی وجہ سے یہ غسل کے وجوب والا حکم بھی باقی نہ رہا (مجمع الزوائد ص ۱۷۳ ج ۲) البتہ اگر آج پھر ایسی کوئی صورت ہو مثلاً کسی کے پسینہ یا بدبو کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اس کے لئے غسل کا حکم وجوبی ہو گا۔ ۱۲

٥٦١ بَاب الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ ۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنِ ابْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَّوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْيَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَايُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَاكُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَابَيْنَهٗ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

باب ۵۶۱۔ نماز جمعہ کے لئے تیل لگانے کا بیان۔

۸۳۶۔ آدم' ابن ابی ذئب' سعید مقبری' ابو سعید مقبری' عبداللہ بن ودیعہ سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور جس قدر ممکن ہو، پاکیزگی حاصل کرتا ہے، اور اپنے تیل میں سے تیل لگاتا ہے، یا اپنے گھر کی خوشبو میں سے خوشبو لگاتا ہے، پھر (نماز کے لئے اس طرح) نکلے کہ دو آدمیوں کے درمیان نہیں گھسے، اور جتنا اس کے مقدر میں ہے نماز پڑھ لے، اور جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش رہے، تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوٗسٌ قُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَّاَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّيْبُ فَلَااَدْرِیْ۔

۸۳۷۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' طاؤسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ لوگوں کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرو، اور اپنے سروں کو دھو لو، اگرچہ تمہیں نہانے کی ضرورت نہ ہو، اور خوشبو لگاؤ، تو ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ غسل کا حکم تو صحیح ہے، لیکن خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ اَيَمَسُّ طِيْبًا اَوْدُهْنًا اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا اَعْلَمُهٗ۔

۸۳۸۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' ابراہیم بن میسرہ' طاؤس، حضرت ابن عباسؓ سے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول جمعہ کے دن غسل کے متعلق بیان فرمایا، تو میں نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ کیا وہ خوشبو یا تیل لگائے اگر اس کے گھر والوں کے پاس ہو، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں یہ نہیں جانتا۔

٥٦٢ بَاب يَلْبَسُ اَحْسَنَ مَايَجِدُ ۔

باب ۵۶۲۔ جمعہ کے دن عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننے کا بیان، جو مل سکیں۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَآءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ

۸۳۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ایک ریشمی حلہ یعنی کپڑوں کا جوڑا مسجد نبوی کے پاس (فروخت ہوتے ہوئے) دیکھا تو کہا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اس کو خرید لیتے، تاکہ جمعہ کے دن اور وفد کے آنے کے وقت پہن لیتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے وہی شخص

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْ تَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخًا لَّهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، پھر اسی قسم کے چند حلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو آپؐ نے ان میں سے ایک عمر بن خطابؓ کو دے دیا، تو عمرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپؐ نے مجھے یہ پہننے کو دیا، حالانکہ آپؐ حلہ عطارد کے بارے میں فرما چکے ہیں، کہ اس کے پہننے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم اسے پہنو، تو عمر بن خطابؓ نے اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا، پہننے کو دے دیا۔

٥٦٣ بَاب السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ۔

باب ۵۶۳۔ جمعہ کے دن مسواک کرنے کا بیان، اور ابوسعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ مسواک کرے۔

٨٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْلَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۸۴۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر میں اپنی امت کے لئے شاق نہ جانتا، تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

٨٤١۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔

۸۴۱۔ ابومعمر، عبدالوارث، شعیب بن حبحاب، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں سے مسواک کے متعلق بہت زیادہ بیان کیا ہے۔

٨٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

۸۴۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، حصین، ابووائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو اپنا منہ مسواک کے ساتھ صاف کر لیتے۔

٥٦٤ بَاب مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهٖ۔

باب ۵۶۴۔ دوسرے کی مسواک سے مسواک کرنے کا بیان۔

٨٤٣۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ

۸۴۳۔ اسمٰعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِنِيْ هٰذَا السِّوَاكَ يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْطَانِيْهِ فَقَصَمْتُهٗ ثُمَّ مَضَغْتُهٗ فَاَعْطَيْتُهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى صَدْرِيْ۔

بکر آئے' اور ان کے پاس ایک مسواک تھی جو وہ کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس مسواک کو دیکھا تو میں نے ان سے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! مجھے یہ مسواک دے دو، انہوں نے وہ مسواک مجھے دے دی، تو میں نے اسے توڑ ڈالا اور چبا ڈالا، پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیا تو آپؐ نے اسے استعمال کیا، اس حال میں کہ آپؐ میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

٥٦٥ بَاب مَايُقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب ۵۶۵۔ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا چیز پڑھی جائے؟

٨٤٤۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔

۸۴۴۔ ابونعیم' سفیان' سعد بن ابراہیم' عبدالرحمٰن بن ہرمز' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل' اور ہل اتی علی الانسان (یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر) تلاوت کرتے تھے۔

٥٦٦ بَاب الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ۔

باب ۵۶۶۔ دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ پڑھنے کا بیان۔

٨٤٥۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرِ نِ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضَّبْعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ۔

۸۴۵۔ محمد بن مثنیٰ' ابوعامر عقدی' ابراہیم بن طہمان' ابی جمرہ ضبعی' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مسجد کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے مقام جواثی(۱) میں (قبیلہ) عبدالقیس کی مسجد میں ادا کیا گیا۔

٨٤٦۔ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا

۸۴۶۔ بشر بن محمد' عبداللہ' یونس' زہری' سالم' ابن عمرؓ سے روایت

(۱) امام بخاریؒ اس باب سے یہ ثابت فرمانا چاہتے ہیں کہ شہروں کی طرح دیہاتوں میں بھی جمعہ کی ادائیگی درست ہے اور باب کے تحت جو حدیث ذکر فرمائی ہے اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ جواثی ایک دیہات یا چھوٹی بستی کا نام نہ تھا بلکہ یہ بحرین میں واقع ایک بڑا شہر تھا جہاں ایک قلعہ بھی موجود تھا اس کی وجہ سے ہی اس جگہ کا یہ نام پڑ گیا۔ اور یہ شہر زمانۂ جاہلیت ہی سے تجارت کا بڑا مرکز تھا (عمدۃ القاری ص ۱۸۷ ج ۶، آثار السنن ص ۲۳۱) اور جواثی کے علاقے میں ۶ھ یا ۷ھ میں جمعہ پڑھا گیا اس سے پہلے ۱ھ سے صرف مدینہ منورہ ہی میں جمعہ ہوا کرتا تھا۔ مدینہ کے اردگرد چھوٹی چھوٹی بستیوں میں جمعہ نہیں ہوتا تھا جنہوں نے نماز جمعہ میں شرکت کرنی ہوتی تو وہ مدینہ میں آتے تھے۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ چھوٹی بستی اور دیہات میں نماز جمعہ کی ادائیگی صحیح نہیں اگر صحیح ہوتی تو ان چھوٹی چھوٹی بستیوں میں بھی نماز جمعہ کی ادائیگی لازم ہوتی۔

عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَزَادَاللَّیْثُ قَالَ یُوْنُسُ کَتَبَ رُزَیْقُ بْنُ حَکِیْمٍ اِلَی ابْنِ شِهَابٍ وَّاَنَا مَعَهٗ یَوْمَئِذٍ بِوَادِالْقُرٰی هَلْ تَرٰی اَنْ اُجَمِّعَ وَرُزَیْقٌ عَامِلٌ عَلٰی اَرْضٍ یَّعْمَلُهَا وَفِیْهَا جَمَاعَةٌ مِّنَ السُّوْدَانِ وَغَیْرِهِمْ وَرُزَیْقٌ یَّوْمَئِذٍ عَلٰی اَیْلَةَ فَکَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ یَاْمُرُهٗ اَنْ یُّجَمِّعَ یُخْبِرُهٗ اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْٓ اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِیَةٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِیَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ مَالِ اَبِیْهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ۔

کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص نگران ہے۔ لیث نے زیادتی کے ساتھ بیان کیا کہ یونس کا قول ہے کہ میں ان دنوں وادی القری میں ابن شہاب کے ساتھ تھا، تو زریق بن حکیم نے ابن شہاب کو لکھ بھیجا کہ کیا آپ کا خیال ہے، میں یہاں جمعہ قائم کروں، اور زریق ایک زمین میں کاشت کاری کراتے تھے، اور وہاں حبشیوں اور دیگر لوگوں کی ایک جماعت تھی اور زریق ان دنوں میں ایلہ میں حاکم تھے، تو ابن شہاب نے لکھا کہ جمعہ قائم کریں اور یہ حکم دیتے ہوئے میں سن رہا تھا اور انہوں نے خبر دی کہ سالم نے ان سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی، آدمی اپنے اہل پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی، خادم اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پرسش ہو گی' ابن شہاب نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ شاید یہ بھی کہا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، اور تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق پرسش ہو گی۔

٥٦٧ بَاب هَلْ عَلٰی مَنْ لَّایَشْهَدُ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِّنَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ وَغَیْرِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا الْغُسْلُ عَلٰی مَنْ تَجِبُ عَلَیْهِ الْجُمُعَةُ ۔

باب ۵۶۷۔ جو جمعہ میں شریک نہ ہوں، یعنی بچے اور عورتیں وغیرہ، تو کیا ان لوگوں پر بھی غسل واجب ہے؟ ابن عمر نے کہا ہے کہ غسل انہیں پر واجب ہے جن پر جمعہ واجب ہے۔

٨٤٧ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَآءَ مِنْکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ۔

۸۴۷۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو وہ غسل کر لے۔

٨٤٨ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ

۸۴۸۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' صفوان بن سلیم' عطاء بن یسار' ابو

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مرد پر واجب ہے۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَّغْتَسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَّوْمًا۔

۸۴۹۔ مسلم بن ابراہیم' وہیب' ابن طاؤس' طاؤس' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم آنے میں آخری ہیں، لیکن قیامت میں سب سے آگے ہوں گے، بجز اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں بعد میں کتاب ملی، چنانچہ وہی وہ دن ہے جس کے متعلق انہوں نے اختلاف کیا، لیکن ہمیں اللہ نے ہدایت دی تو کل (یعنی ہفتہ) کا دن یہود کے لئے ہے، اور کل کے بعد (یعنی اتوار) کا دن نصاری کے لئے ہے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہے اور فرمایا کہ ہر مسلمان پر واجب ہے، کہ ہر سات دن میں ایک دن غسل کرے اس طرح کہ اپنا سر اور اپنا جسم دھوئے، اور اس حدیث کو ابان بن صالح نے بھی بہ سند مجاہد' طاؤس' ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلم پر یہ حق ہے کہ ہر سات دن میں ایک دن غسل کرے۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ۔

۸۵۰۔ عبداللہ بن محمد' شبابہ' ورقاء' عمرو بن دینار' مجاہد' ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ عورتوں کو مسجد میں رات کے وقت جانے کی اجازت دے دو۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ لِّعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَآءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِيْنَ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ اَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ فَمَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْهَانِيْ قَالَ يَمْنَعُهٗ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ۔

۸۵۱۔ یوسف بن موسیٰ' ابواسامہ' عبیداللہ بن عمر' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی ایک عورت فجر اور عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں جماعت میں شریک ہوتی تھی، تو اس سے کہا گیا کہ تم کیوں باہر نکلتی ہو، جب کہ تمہیں معلوم ہے کہ عمرؓ اس کو برا سمجھتے ہیں اور انہیں اس پر غیرت دلائی جاتی ہے، تو اس عورت نے کہا کہ پھر انہیں کون سی چیز اس بات سے روکتی ہے کہ وہ مجھے اس سے منع کریں، لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان انہیں اس سے مانع ہے کہ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔

٥٦٨ بَاب الرُّخصَة اِنُ لَّمُ يَحُضُرِ الُجُمُعَةَ فِى الُمَطَرِ۔

باب ۵۶۸۔ بارش ہو رہی ہو تو جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت کا بیان۔

٨٥٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسُمٰعِيُلُ قَالَ اَخبَرَنَا عَبُدُ الُحَمِيُدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَاعَبُدُ اللّٰهِ بُنُ الُحَارِثِ بُنِ عَمِّ مُحَمَّدِ بُنِ سِيرِيُنَ قَالَ ابُنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهٖ فِىُ يَوُمٍ مَّطِيرٍ اِذَا قُلُتَ اَشُهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوُلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلُ صَلُّوُا فِىُ بُيُوُتِكُمُ فَكَانَ النَّاسُ اسُتَنُكَرُوُا فَقَالَ فَعَلَهٗ مَنُ هُوَ خَيُرٌ مِّنِّىُ اِنَّ الُجُمُعَةَ عَزُمَةٌ وَّاِنِّىُ كَرِهُتُ اَنُ اُخُرِجَكُمُ فَتَمُشُوُنَ فِى الطِّيُنِ وَالدَّحُضِ۔

۸۵۲۔ مسدد' اسمٰعیل' عبدالحمید صاحب الزیادی' عبداللہ بن حارث (محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی) روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے بارش کے دن میں اپنے موذن سے کہا جب تم اَشُهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوُلُ اللّٰهِ کہہ لو تو (اس کے بعد) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہو، بلکہ کہو۔ صَلُّوُا فِىُ بُيُوُتِكُمُ (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو)، لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ اس شخص نے کیا ہے، جو مجھ سے بہتر ہے، اور نماز جمعہ اگرچہ فرض ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ تمہیں نکالوں تاکہ تم کیچڑ اور مٹی میں چلو۔

٥٦٩ بَاب مِنُ اَيُنَ تُؤْتٰى الُجُمُعَةَ وَعَلٰى مَنُ تَجِبُ بِقَوُلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا نُوُدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنُ يَّوُمِ الُجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَآءٌ اِذَا كُنُتَ فِىُ قَرُيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُوُدِىَ بِالصَّلٰوةِ مِنُ يَّوُمِ الُجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيُكَ اَنُ تَشُهَدَهَا سَمِعُتَ النِّدَآءَ اَوُلَمُ تَسُمَعُهُ وَكَانَ اَنَسٌ فِىُ قَصُرِهٖ اَحُيَانًا يُّجَمِّعُ وَاَحُيَانًا لَّايُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرُسَخَيُنِ۔

باب ۵۶۹۔ نماز جمعہ کے لئے کتنی دور سے آنا چاہئے، اور کن پر جمعہ واجب ہے، اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بناء پر کہ جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے الخ۔ اور عطاء نے کہا کہ جب تم کسی ایسے شہر میں ہو جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے، اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان کہی جائے تو تم پر جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہونا واجب ہے، خواہ تم اذان کی آواز سنو یا نہ سنو۔ اور انسؓ اپنے مکان میں کبھی جمعہ کی نماز پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے، اور ان کا گھر شہر (بصرہ) کے ایک گوشہ میں دو فرسخ (چھ میل) کے فاصلہ پر تھا۔

٨٥٣۔ حَدَّثَنَا اَحُمَدُ بُنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ وَهُبٍ قَالَ اَخُبَرَنِىُ عَمُرُو بُنُ الُحَارِثِ عَنُ عُبَيُدِ اللّٰهِ بُنِ اَبِىُ جَعُفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بُنَ جَعُفَرِ بُنِ الزُّبَيُرِ حَدَّثَهٗ عَنُ عُرُوَةَ بُنِ الزُّبَيُرِ عَنُ عَآئِشَةَ زَوُجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قَالَتُ كَانَ النَّاسُ يَنُتَابُوُنَ الُجُمُعَةَ مِنُ مَّنَازِلِهِمُ وَالُعَوَالِىُ فَيَاُتُوُنَ فِى الُغُبَارِ يُصِيُبُهُمُ الُغُبَارُ وَالُعَرَقُ فَيَخُرُجُ مِنُهُمُ الُعَرَقُ فَاَتٰى

۸۵۳۔ احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو بن حارث' عبید اللہ بن ابی جعفر' محمد بن جعفر بن زبیر' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین روایت کرتی ہیں کہ لوگ جمعہ کے دن اپنے گھروں اور عوالی سے باری باری آتے تھے، وہ گرد میں چلتے تو انہیں گرد لگ جاتی اور پسینہ بہنے لگتا، ان میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپؐ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش تم آج کے دن صفائی حاصل کرتے یعنی غسل کر لیتے تو اچھا ہوتا۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ مِّنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا۔

۵۷۰ بَاب وَقْتِ الْجُمُعَةِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَ كَذٰلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَوعَلِيٍّ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَعَمْرِوبْنِ حُرَيْثٍ۔

باب ۵۷۰۔ جمعہ کا وقت آفتاب ڈھل جانے پر ہوتا ہے، عمرؓ علیؓ نعمان بن بشیرؓ اور عمرو بن حریثؓ سے اسی طرح منقول ہے۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَاَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ اَنْفُسِهِمْ وَكَانُوْا اِذَا رَاحُوْا اِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوْا فِیْ هَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِاغْتَسَلْتُمْ۔

۸۵۴۔ عبدان' عبداللہ' یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرہؓ سے جمعہ کے دن غسل کے متعلق دریافت کیا، توانہوں نے جواب دیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ لوگ اپنا کام کاج خود کیا کرتے تھے۔ جب جمعہ کی نماز کی طرف جاتے تو اسی ہیئت میں جاتے توان سے کہا گیا کہ کاش تم غسل کر لیتے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّی الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ۔

۸۵۵۔ شریح بن نعمان' فلیح بن سلیمان' عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی' حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمعہ کی نماز پڑھتے جب آفتاب ڈھل جاتا۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيْلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۸۵۶۔ عبدان' عبداللہ' حمید' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جمعہ کے دن سویرے نکلتے اور جمعہ کی نماز کے بعد لیٹتے تھے۔

۵۷۱ بَاب اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب ۵۷۱۔ اگر جمعہ کے دن سخت گرمی ہو۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ نِ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُبْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِی الْجُمُعَةَ وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ وَقَالَ

۸۵۷۔ محمد بن ابی بکر مقدمی' حرمی بن عمارہ' ابو خلدہ خالد بن دینار، حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب سردی بہت زیادہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سویرے پڑھتے، اور جب گرمی بہت زیادہ ہوتی تو نماز یعنی جمعہ کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے۔ اور یونس بن بکیر کا بیان ہے کہ ابو خلدہ نے ہم سے بالصلوۃ کا لفظ بیان کیا اور جمعہ کا لفظ نہیں بیان کیا، اور بشر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابو خلدہ نے بیان کیا کہ ہمیں امیر نے جمعہ کی نماز پڑھائی، پھر انسؓ

بِالصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَذْکُرِالْجُمُعَۃَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خُلْدَۃَ صَلّٰی بِنَا اَمِیْرُ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ قَالَ لِاَنَسٍ کَیْفَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّھْرَ۔

سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کس طرح پڑھتے تھے؟

۵۷۲ بَاب الْمَشْیِ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَقَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَاسْعَوْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَمَنْ قَالَ السَّعْیُ الْعَمَلُ وَالذِّھَابُ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَسَعٰی لَھَا سَعْیَھَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَحْرُمُ الْبَیْعُ حِیْنَئِذٍ وَقَالَ عَطَآءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ کُلُّھَا وَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَھُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّشْھَدَ۔

باب ۵۷۲۔ جمعہ کی نماز کے لئے جانے کا بیان، اور اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ ذکر الٰہی کی طرف دوڑو۔ اور بعض کا قول ہے کہ سعی سے مراد عمل کرنا اور چلنا ہے، اس کی دلیل ارشاد باری "وَسَعٰی لَھَا سَعْیَھَا" اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس وقت خرید و فروخت حرام ہے، عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہیں، اور ابراہیم بن سعد سے نقل کیا کہ جب مؤذن جمعہ کے دن اذان دے اور کوئی مسافر ہو، تو اس پر جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہونا واجب ہے۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَایَۃُ بْنُ رِفَاعَۃَ قَالَ اَدْرَکَنِیْ اَبُوْعَبْسٍ وَّاَنَا اَذْھَبُ اِلَی الْجُمُعَۃِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ۔

۸۵۸۔ علی بن عبداللہ' ولید بن مسلم' یزید بن ابی مریم' عبایہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لئے جا رہا تھا کہ مجھ سے ابو عبس ملے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے دونوں پاؤں راہِ خدا میں غبار آلود ہوں، اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَاتَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْ وَمَافَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

۸۵۹۔ آدم' ابن ابی ذئب' زہری' سعید و ابی سلمہ' ابو ہریرہؓ ح' ابوالیمان' شعیب' زہری' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کی تکبیر کہی جائے، تو نماز کے لئے دوڑتے ہوئے نہ جاؤ، بلکہ آہستگی سے چلتے ہوئے آؤ، اور اطمینان تم پر لازم ہے، جتنی نماز پاؤ پڑھ لو، اور جو نہ ملے اس کو پورا کر لو۔

٨٦٠۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ لَااَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةَ۔

۸۶۰۔ عمرو بن علی' ابو قتیبہ' علی بن مبارک' یحییٰ بن ابی کثیر' عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد ابو قتادہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تک تم لوگ مجھے دیکھ نہ لو، اس وقت تک کھڑے نہ ہو اور تم اطمینان کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

٤٧٣ بَاب لَایُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب ۴۷۳۔ جمعہ کے دن دو آدمیوں کو جدا کر کے ان کے درمیان نہ بیٹھے۔

٨٦١۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ وَدِیْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْمَسَّ مِنْ طِیْبٍ ثُمَّ رَاحَ وَلَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَ اثْنَیْنِ فَصَلّٰی مَاكُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِ مَامُ اَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَابَیْنَهٗ وَمَابَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی۔

۸۶۱۔ عبدان' عبداللہ' ابن ابی ذئب' سعید مقبری' ابو سعید' ابن ودیعہ' سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور جس قدر ممکن ہو، پاکی حاصل کرے، یا پھر تیل لگائے یا خوشبو ملے اور مسجد میں اس طرح جائے کہ دو آدمیوں کو جدا کر کے ان کے درمیان نہ بیٹھے(۱)، اور جس قدر اس کی قسمت میں تھا، نماز پڑھے، پھر جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو خاموش رہے، تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

٥٧٤ بَاب لَایُقِیْمُ الرَّجُلُ اَخَاهُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَقْعُدُ فِیْ مَكَانِهٖ۔

باب ۵۷۴۔ کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

٨٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُخْلَدُبْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا بْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُقِیْمَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَیَجْلِسُ فِیْهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ اَلْجُمُعَةَ قَالَ اَلْجُمُعَةَ وَغَیْرَهَا۔

۸۶۲۔ محمد بن سلام' مخلد بن یزید' ابن جریج' نافع' ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، اس بات سے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے ہٹا کر اس کی جگہ پر بیٹھے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا یہ جمعہ کا حکم ہے، تو انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ دونوں کا یہی حکم ہے۔

٥٧٥ بَاب الْاَذَانِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب ۵۷۵۔ جمعہ کے دن اذان دینے کا بیان۔

٨٦٣۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ كَانَ

۸۶۳۔ آدم' ابن ابی ذئب' زہری' سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ و عمرؓ کے عہد میں جمعہ کے

(۱) یعنی جب دو شخص بیٹھے ہوں، بیچ میں تیسرے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ لیکن کوئی صاحب درمیان میں اپنے لئے جگہ بنانے کی کوشش کرنے لگیں تو یہ بڑی بد تہذیبی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا۔

النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلَهُ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّوْرَآءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِيْنَةِ۔

دن پہلی اذان اس وقت کہی جاتی تھی، جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا، جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے، تو تیسری اذان مقام زوراء میں زیادہ کی گئی، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام ہے۔

٥٧٦ بَاب الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب ۵۷۶۔ جمعہ کے دن ایک مؤذن (کے اذان دینے) کا بیان۔

٨٦٤۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ الَّذِىْ زَادَ التَّاْذِيْنَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ وَّ كَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَعْنِىْ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

۸۶۴۔ ابو نعیم 'عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون' زہری' سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ جب اہل مدینہ کی تعداد زیادہ ہو گئی، اس وقت جمعہ کے دن تیسری(۱) اذان کا اضافہ جنہوں نے کیا، وہ حضرت عثمانؓ تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بجز ایک کے کوئی موذن نہ ہوتا تھا، اور جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی، جب امام منبر پر بیٹھتا تھا۔

٥٧٧ بَاب يُجِيْبُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ۔

باب ۵۷۷۔ جب اذان کی آواز سنے، تو امام منبر پر جواب دے۔

٨٦٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا فَلَمَّا اَنْ قَضَى التَّاْذِيْنَ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ

۸۶۵۔ ابن مقاتل' عبداللہ' ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف' ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن نے اذان کہی تو میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہی جواب دیتے ہوئے سنا، چنانچہ جب مؤذن نے اللہ اکبر' اللہ اکبر کہا، تو معاویہؓ نے بھی اللہ اکبر' اللہ اکبر کہا۔ پھر موذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو معاویہؓ نے کہا وانا (یعنی میں بھی) پھر مؤذن نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ، تو معاویہؓ نے کہا وانا (یعنی میں بھی) جب اذان ختم ہو گئی تو معاویہؓ نے کہا، کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جگہ پر مؤذن کے اذان دیتے وقت وہ چیز سنی، جو تم نے مجھ کو کہتے ہوئے

(۱) نداء ثالث سے مراد جمعہ کی اذان اوّل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین کے دور میں جمعہ کے لئے ایک ہی اذان ہوا کرتی تھی وہ بھی خطبہ کے وقت امام کے سامنے۔ پھر حضرت عثمان غنیؓ کے زمانے میں جب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو ایک اور اذان دی جانے لگی۔ چونکہ یہ سلسلہ حضرات صحابہؓ کی موجودگی میں شروع ہوا تھا اس لئے اجماع صحابہؓ سے اس کو تقویت ہو گئی، اس کے بعد امت کا برابر اسی پر عمل رہا۔ یہاں تین اذانوں سے مراد دو اذانیں اور ایک اقامت ہے۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِيْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مَاسَمِعْتُمْ مِنِّىْ مِنْ مَّقَالَتِىْ۔

سنا۔

٥٧٨ بَاب الْجُلُوْسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّاْذِيْنِ۔

باب ۵۷۸۔ اذان دینے کے وقت منبر پر بیٹھنے کا بیان۔

٨٦٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّآئِبَ ابْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ التَّاْذِيْنَ الثَّانِىَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَرَ بِهٖ عُثْمَانُ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ ۔

۸۶۶۔ یحییٰ بن بکیر 'لیث' عقیل 'ابن شہاب روایت کرتے ہیں، کہ ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کا حکم حضرت عثمانؓ نے دیا، جب کہ اہل مسجد کی تعداد بہت بڑھ گئی، اور جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب کہ امام (منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔

٥٧٩ بَاب التَّاْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ۔

باب ۵۷۹۔ خطبہ کے وقت اذان کہنے کا بیان۔

٨٦٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ اِنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهٗ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِ مَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِىْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَآءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۸۶۷۔ محمد بن مقاتل' عبداللہ بن مبارک' یونس' زہری روایت کرتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزیدؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی، جب کہ امام جمعہ کے دن منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ تک یہی حال رہا، پھر جب حضرت عثمانؓ کی خلافت کا زمانہ آیا، اور لوگ بہت زیادہ ہوگئے، تو حضرت عثمانؓ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم دیا اور زوراء پر اذان دی گئی، پھر یہ سلسلہ قائم رہا۔

٥٨٠ بَاب الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ اَنَسٌ خَطَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

باب ۵۸۰۔ منبر پر خطبہ پڑھنے کا بیان، اور انسؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھا۔

٨٦٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ نِ الْقَارِىُّ الْقُرَشِىُّ الْاِسْكَنْدَرَانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدِ نِ السَّاعِدِىَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِى الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهٗ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ

۸۶۸۔ قتیبہ بن سعید 'یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری قرشی اسکندررانی 'ابوحازم بن دینار روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی کے پاس آئے اور وہ اختلاف کر رہے تھے منبر کے متعلق، کہ اس کی لکڑی کس درخت کی تھی، تو ان لوگوں نے ان (سہل بن سعد ساعدی) سے اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ واللہ! میں جانتا ہوں کہ منبر کس درخت کی

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ اَوَّلَ يَوْمٍ وُّضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُّرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَبِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَفَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاصَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِیْ۔

لکڑی کا تھا، اور بخدا میں نے پہلے ہی دن اس کو دیکھا، جب وہ رکھا گیا تھا اور سب سے پہلے دن جب اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت جس کا نام سہل نے بیان بھی بیان کیا، کے پاس کہلا بھیجا کہ تم اپنے بڑھئی لڑکے کو حکم دو کہ وہ میرے واسطے ایسی لکڑیاں بنادے کہ جب میں لوگوں سے مخاطب ہوں، تو اس پر بیٹھوں، چنانچہ اس عورت نے اس لڑکے کو اس کے بنانے کا حکم دیا، تو غابہ کے جھاؤ کے درخت کا بنایا، پھر اس عورت کے پاس لے کر آیا تو اس عورت نے رسول اللہ کے پاس اس کو بھیج دیا آپؐ نے حکم دیا تو وہاں رکھا گیا، پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی، پھر اسی پر رکوع بھی کیا بعد ازاں الٹے پاؤں پھرے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا، پھر واپس اپنی جگہ پر گئے، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! میں نے ایسا اس لئے کیا کہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَّقُوْمُ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَّحْيٰى اَخْبَرَنِیْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا۔

۸۶۹۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، یحییٰ بن سعید، ابن انس، جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک کھجور کا تنا تھا، جس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے تھے، جب ان کے لئے منبر تیار کیا گیا تو ہم نے اس تنا میں ایسی آواز رونے کی سنی جیسے دس مہینہ کی حاملہ اونٹنی آواز کرتی ہے، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اپنا دست مبارک اس پر رکھا، اور سلیمان نے بہ سند یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس، جابر اس حدیث کو روایت کیا۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۸۷۰۔ آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، زہری، سالم اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا، اس میں آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو چاہئے کہ غسل کرلے۔

۵۸۱ بَاب الْخُطْبَةِ قَائِمًا وَّقَالَ اَنَسٌ بَيْنَا

باب ۵۸۱۔ کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان اور انسؓ نے کہا کہ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَآئِمًا۔

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَآئِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ۔

۸۷۱۔ عبیداللہ بن عمر قواریری' خالد بن حارث' عبیداللہ بن عمر' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے، پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہوتے تھے، جیسا کہ تم کرتے ہو۔

۵۸۲ بَاب اِسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ اِذَاخَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَسٌ نِ الْاِمَامَ۔

باب ۵۸۲۔ لوگوں کا امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنے کا بیان۔ جب وہ خطبہ پڑھے، اور ابن عمرؓ اور انسؓ امام کی طرف متوجہ ہوتے۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاسَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَی الْمِنْبَرِ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهٗ۔

۸۷۲۔ معاذ بن فضالہ' ہشام' یحیٰی' ہلال بن ابی میمونہ' عطاء بن یسار' حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹھے اور ہم لوگ آپؐ کے ارد گرد بیٹھے۔

۵۷۳ بَاب مَنْ قَالَ فِیْ خُطْبَةٍ بَعْدَ الثَّنَآءِ اَمَّا بَعْدُ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۵۷۳۔ اس شخص کا بیان جس نے ثناء کے بعد خطبہ میں اما بعد کہا، اس کو عکرمہ نے ابن عباسؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۸۷۳۔ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَاشَانُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ قَالَتْ فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتّٰی تَجَلَّانِیَ الْغَشْیُ وَاِلٰی جَنْبِیْ قِرْبَةٌ فِيْهَا مَآءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ اَصُبُّ مِنْهَا عَلٰی رَاْسِیْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۳۔ محمود' اسامہ' ہشام بن عروہ' فاطمہ بنت منذر' اسماءؓ بنت ابی بکرؓ روایت کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی، اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، تو انہوں نے آسمان کی طرف اپنے سر سے اشارہ کیا، میں نے کہا کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں کہا، پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بہت طویل پڑھی، یہاں تک کہ مجھے غشی آنے لگی میرے پہلو میں پانی کی ایک مشک تھی، اسے میں نے کھولا اور اس سے پانی لے کر اپنے سر پر ڈالنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اس حال میں کہ آفتاب روشن ہو چکا تھا، پھر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جس کا وہ مستحق ہے' پھر اس

وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ اِلَيْهِنَّ لِاُسَكِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَآئِشَةَ مَاقَالَ قَالَتْ مَامِنْ شَيْءٍ لَّمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّاوَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَوَاَنَّهٗ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْقَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَاعِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْقَالَ الْمُوْقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَيَقُوْلُ هُوَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ جَآءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاٰمَنَّافَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِالْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَيُقَالُ لَهٗ مَاعِلْمُكَ بِهٰذَ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَااَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِيْ فَاطِمَةُ فَاَوْعَيْتُهٗ غَيْرَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلَّظُ عَلَيْهِ۔

کے بعد امابعد فرمایا، انصار کی کچھ عورتوں نے شور و غل شروع کیا تو میں انہیں خاموش کرنے کے لئے ان کی طرف متوجہ ہوئی، اسماء کہتی ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے کہا کہ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟ عائشہؓ نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا، نہیں ہے کوئی چیز ایسی جو مجھے نہ دکھائی گئی ہو، مگر میں نے اسے آج اپنی اسی جگہ پر دیکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ لی۔ اور میری طرف وحی کی گئی کہ قبر میں تمہیں فتنہ مسیح دجال کے قریب قریب یا اس کے مثل آزمایا جائے گا، تمہارے پاس ایک شخص لایا جائے گا، اور اس کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ اس شخص کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ جو شخص مومن یا موقن (ہشام کو شک ہوا کہ مومن کے یا موقن کے الفاظ کہے) ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ہمارے پاس ہدایت کی باتیں اور کھلی دلیلیں لے کر آئے، تو ہم ایمان لائے قبول کیا' ان کی پیروی اور تصدیق کی، پھر اس شخص سے کہا جائے گا اے مرد صالح سو جا، ہم تو جانتے تھے کہ تو مومن تھا اور جو شخص منافق یا شک کرنے والا (ہشام کو شک ہوا کہ منافق کے یا مرتاب کے الفاظ کہے) ہوگا تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم اس شخص کے متعلق کیا جانتے ہو؟ تو وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا، لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے میں نے سنا تھا وہی میں نے کہہ دیا، ہشام کا بیان ہے کہ فاطمہ بنت منذر نے جو کہا، میں نے انہیں یاد رکھا، بجز اس کے کہ منافقوں پر کی جانے والی سختیاں، جو انہوں نے بیان کی۔

٨٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْسَبْيٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى رِجَالًا وَّتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهٗ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّابَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ اُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنْ اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَاجَعَلَ اللّٰهُ

۸۷۴۔ محمد بن معمر' ابو عاصم' جریر بن حازم' حسن بصری' عمرو بن تغلب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال یا قیدی لائے گئے تو آپؐ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا، آپؐ کو خبر ملی کہ جن لوگوں کو نہیں دیا وہ ناراض ہیں، تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا۔ امابعد بخدا میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا ہوں۔ اور جسے میں نہیں دیتا ہوں وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' جسے میں دیتا ہوں، لیکن میں ان لوگوں کو دیتا ہوں، جن کے دلوں میں بے چینی اور گھبراہٹ دیکھتا ہوں، اور جنہیں میں نہیں دیتا ہوں ان لوگوں کو میں اس غنی اور بھلائی کے حوالہ کر دیتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللّٰهِ مَآ اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِکَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ۔

رکھی ہے، اور انہی میں عمرو بن تغلب بھی ہے، عمرو بن تغلب نے کہا کہ واللہ! رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاد کے عوض مجھے سرخ اونٹ بھی محبوب نہیں ہے۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَیْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَکْثَرُمِنْهُمْ فَصَلُّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَکَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْ بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا کَانَتِ اللَّیْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰی خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَی الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ یَخْفَ عَلَیَّ مَکَانُکُمْ لٰکِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا تَابَعَهٗ یُوْنُسُ۔

۸۷۵۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک بار آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی، تو لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی، لوگوں نے اسے صبح کو بیان کیا تو (دوسرے روز) اس سے زیادہ آدمی جمع ہو گئے، اور آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی، صبح کو لوگوں نے ایک دوسرے سے بیان کیا، تو تیسری رات میں اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم باہر نکلے تو لوگوں نے آپؐ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات آئی تو مسجد میں جگہ نہ رہی، یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے باہر نکلے۔ جب فجر کی نماز پڑھ چکے، تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، پھر تشہد پڑھ کر فرمایا امابعد تم لوگوں کی یہاں موجودگی ہم سے مخفی نہیں تھی، لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اسے ادا نہ کر سکو، یونس نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِیَّةً بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ مَاهُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهٗ اَبُوْمُعَاوِیَةَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا بَعْدُ وَتَابَعَهُ الْعَدَنِیُّ عَنْ سُفْیَانَ فِیْ اَمَّا بَعْدُ ۔

۸۷۶۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عروہ' ابو حمید ساعدی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک رات نماز عشاء کے بعد کھڑے ہوئے، اور تشہد پڑھا اور اللہ کی تعریف بیان کی، جس کا وہ مستحق ہے، پھر فرمایا امابعد۔ ابو معاویہ و ابو اسامہ نے ہشام' عروہ' ابو حمید' نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے، اور امابعد کا لفظ بیان کیا ہے اور عدنی نے سفیان سے امابعد کے متعلق متابع حدیث روایت کی ہے۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهٗ حِیْنَ تَشَهَّدَ یَقُوْلُ اَمَّابَعْدُتَابَعَهُ الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

۸۷۷۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' علی بن حسین' مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کھڑے ہوئے' جب وہ تشہد پڑھ چکے تو ان کو امابعد کہتے ہوئے سنا، زبیدی نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسۡمٰعِيۡلُ بۡنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابۡنُ الۡغَسِيۡلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكۡرِمَةُ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ الۡمِنۡبَرَ وَكَانَ اٰخِرُ مَجۡلِسٍ جَلَسَهٗ مُتَعَطِّفًا مِلۡحَفَةً عَلٰى مَنۡكِبَيۡهِ وَقَدۡ عَصَبَ رَاۡسَهٗ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثۡنٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَيَّ فَثَابُوۡٓا اِلَيۡهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّابَعۡدُ فَاِنَّ هٰذَا الۡحَيَّ مِنَ الۡاَنۡصَارِ يَقِلُّوۡنَ وَيَكۡثُرُ النَّاسُ فَمَنۡ وَّلِيَ شَيۡئًا مِّنۡ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسۡتَطَاعَ اَنۡ يَّضُرَّ فِيۡهِ اَحَدًا وَّيَنۡفَعَ فِيۡهِ اَحَدًا فَلۡيَقۡبَلۡ مِنۡ مُّحۡسِنِهِمۡ وَيَتَجَاوَزۡ عَنۡ مُّسِيۡئِهِمۡ۔

۸۷۸۔ اسمٰعیل بن ابان' ابن الغسیل' عکرمہ' ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے، اور یہ آپؐ کی آخری مجلس تھی، آپؐ بیٹھے اس حال میں کہ اپنے دونوں مونڈھوں پر چادر لپیٹے ہوئے تھے، اور اپنے سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا کہ اے لوگو! میرے پاس آؤ تو لوگ آپؐ کی طرف متوجہ ہوئے، پھر فرمایا، امابعد یہ انصار کی جماعت کم ہوتی جائے گی اور لوگ زیادہ ہو جائیں گے، اس لئے امت محمدیہ میں سے جو شخص حاکم بنایا جائے، اور وہ کسی کو نقصان پہنچائے یا نفع پہنچانے پر قادر ہو، تو انصار کے نیکو کاروں کی نیکی (بھلائی) کو قبول کرے اور بروں کی برائی سے درگزر کرے۔

٥٨٤ بَاب الۡقَعۡدَةِ بَيۡنَ الۡخُطۡبَتَيۡنِ يَوۡمَ الۡجُمُعَةِ ۔

باب ۵۸۴۔ جمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشۡرُ بۡنُ الۡمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيۡدُ اللّٰهِ عَنۡ نَّافِعٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَخۡطُبُ خُطۡبَتَيۡنِ يَقۡعُدُ بَيۡنَهُمَا۔

۸۷۹۔ مسدد' بشیر بن مفضل' عبیداللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے، جن کے درمیان بیٹھتے تھے۔

٥٨٥ بَاب الۡاِسۡتِمَاعِ اِلَى الۡخُطۡبَةِ۔

باب ۵۸۵۔ خطبہ کی طرف کان لگانے کا بیان۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابۡنُ اَبِيۡ ذِئۡبٍ عَنِ الزُّهۡرِيِّ عَنۡ اَبِيۡ عَبۡدِ اللّٰهِ الۡاَغَرِّ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوۡمُ الۡجُمُعَةِ وَقَفَتِ الۡمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الۡمَسۡجِدِ يَكۡتُبُوۡنَ الۡاَوَّلَ فَالۡاَوَّلَ وَمَثَلُ الۡمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيۡ يُهۡدِيۡ بُدۡنَةً ثُمَّ كَالَّذِيۡ يُهۡدِيۡ بَقَرَةً ثُمَّ كَبۡشًا ثُمَّ بَيۡضَةً فَاِذَا خَرَجَ الۡاِمَامُ طَوَوۡا صُحُفَهُمۡ وَيَسۡتَمِعُوۡنَ الذِّكۡرَ۔

۸۸۰۔ آدم، ابن ابی ذئب' زہری' ابو عبداللہ الاغر' حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور سب سے پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کے نام لکھتے ہیں، اور سویرے جانے والا اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ کی قربانی کرے، پھر اس شخص کی طرح جو گائے کی قربانی کرے، اس کے بعد دنبہ' پھر مرغی، پھر انڈا صدقہ کرنے والے کی طرح ہے، جب امام خطبہ کے لئے جاتا ہے، تو وہ اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں، اور خطبہ کی طرف کان لگاتے ہیں۔

٥٨٦ بَاب اِذَا رَاَى الۡاِمَامُ رَجُلًا جَآءَ وَهُوَ يَخۡطُبُ اَمَرَهٗ اَنۡ يُّصَلِّيَ رَكۡعَتَيۡنِ ۔

باب ۵۸۶۔ جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور وہ کسی شخص کو آتا ہوا دیکھے، تو وہ اس کو دو رکعت پڑھنے کا حکم دے۔

٨٨١۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ يَافُلَانُ فَقَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

۸۸۱۔ ابو النعمان' حماد بن زید' عمرو بن دینار' جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے، تو آپؐ نے فرمایا اے فلاں! تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں، آپؐ نے فرمایا کھڑا ہو جا اور نماز پڑھ لے (۱)۔

٥٨٧ بَاب مَنْ جَآءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

باب ۵۸۷۔ کوئی شخص آئے اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو دو رکعتیں ہلکی پڑھ لے۔

٨٨٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو وَّسَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَاقَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

۸۸۲۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا، اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے، تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے جواب دیا نہیں، تو آپؐ نے فرمایا کھڑا ہو اور دو رکعتیں پڑھ لے۔

٥٨٨ بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِى الْخُطْبَةِ۔

باب ۵۸۸۔ خطبہ میں دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان۔

٨٨٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ ح وَعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّآءُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَ دَعَا۔

۸۸۳۔ مسدد' حماد بن زید' عبدالعزیز' انس، ح' یونس' ثابت' انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اسی اثناء میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے، تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! گھوڑے تباہ ہو گئے، بکریاں برباد ہو گئیں، اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے پانی برسائے، تو آپؐ نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور دعا کی۔

٥٨٩ بَاب الْاِسْتِسْقَآءِ فِى الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب ۵۸۹۔ جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کے لئے دعا کرنے کا بیان۔

٨٨٤۔ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمْرٍو وَّقَالَ

۸۸۴۔ ابراہیم بن منذر' ولید بن مسلم' ابو عمرو' اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک سال رسول اللہ

(۱) امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور جمہور صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں ہے اور ان حضرات کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی سے خطبہ سننے کا حکم دیا اور اسی طرح وہ روایت جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ہر قسم کی نماز اور گفتگو سے منع فرمایا۔ رہی یہ حدیث تو اس کی تفصیل واقعہ کو سامنے رکھنے سے واضح ہوتی ہے کہ آنے والے صحابی کا نام سلیک بن ہدبہ غطفانی تھا۔ یہ انتہائی بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ شروع نہیں فرمایا تھا آپؐ نے اسے دو رکعت پڑھنے کا فرمایا تاکہ سب لوگ ان کی اس خستہ حالت کو دیکھ لیں۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو ان کی مدد کرنے کی ترغیب دی۔ (سنن نسائی ص ۳۰۸ ج ۱، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۱۰ ج ۲، درس ترمذی ص ۲۸۷ ج ۲)

حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ یَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِیَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ یَدَیْهِ وَمَا نَرٰی فِی السَّمَآءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰی ثَارَالسَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ عَنْ مِّنْبَرِهٖ حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَطَرَیَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَمُطِرْنَا یَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِیْ یَلِیْهِ حَتَّی الْجُمُعَةَ الْاُخْرٰی فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِیُّ اَوْقَالَ غَیْرُهٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَا لَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَمَا یُشِیْرُ بِیَدِهٖ اِلٰی نَاحِیَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِیْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِیُّ قَنَاةٌ شَهْرًا وَّلَمْ یَجِیْءَ اَحَدٌ مِنْ نَّاحِیَةٍ اِلَّاحَدَّثَ بِالْجُوْدِ۔

علیہ وسلم کے عہد میں لوگ قحط میں مبتلا ہوئے، جمعہ کے دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ پڑھنے کے دوران میں ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہا یارسول اللہ! مال تباہ ہو گیا، بچے بھوکے مر گئے، اس لئے آپؐ اللہ سے ہمارے حق میں دعا کیجئے، آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آتا تھا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ آپؐ نے ہاتھ اٹھائے بھی نہیں تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل کے بڑے بڑے ٹکڑے امڈ آئے، پھر آپؐ منبر سے ابھی اترے بھی نہیں تھے کہ بارش کو آپؐ کی داڑھی پر ٹپکتے ہوئے دیکھا، اس دن اور اس کے بعد دوسرے دن اور تیسرے دن یہاں تک کہ دوسرے جمعہ کے دن تک بارش ہوتی رہی، تو وہی اعرابی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ مکانات گر گئے، مال ڈوب گیا اس لئے آپؐ ہمارے لئے خدا سے دعا کیجئے، چنانچہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے میرے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہ برسا، اور بدلی کے جس طرف اشارہ کرتے تھے، وہ بدلی ہٹ جاتی، اور مدینہ ایک حوض کی طرح ہو گیا، اور وادی قناۃ ایک مہینہ تک بہتا رہا، اور جو شخص بھی کسی علاقے سے آتا تو اس بارش کا حال بیان کرتا۔

۵۹۰ بَابُ الْاِنْصَاتِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ وَاِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتُ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ۔

باب ۵۹۰۔ جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت خاموش رہنے کا بیان اور جب کسی شخص نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہ، تو اس نے فعل لغو کیا، اور سلمانؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ خاموش رہے جب امام خطبہ پڑھے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

۸۸۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن میسب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہا کہ خاموش رہ، اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے لغو فعل کیا۔

۵۹۱ بَاب السَّاعَةِ الَّتِیُ فِیُ یَوُمِ الْجُمُعَةِ۔

۸۸۶- حَدَّثَنَا عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ مَسُلَمَةَ عَنُ مَّالِكٍ عَنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعُرَجِ عَنُ اَبِیُ هُرَیُرَةَ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوُمَ الْجُمُعَهِ فَقَالَ فِیُهِ سَاعَةٌ لَّایُوَا فِقُهَا عَبُدٌ مُّسُلِمٌ وَّهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیُ یَسَاَلُ اللّٰهَ شَیُئًا اِلَّا اَعُطَاهُ اِیَّاهُ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا۔

باب ۵۹۱۔ اس ساعت (مقبول) کا بیان جو جمعہ کے دن ہے۔

۸۸۶۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابو الزناد' اعرج' ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اس ساعت میں جو چیز بھی اللہ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے، اور اپنے ہاتھوں سے اس ساعت کی کمی کی طرف اشارہ کیا۔

۵۹۲ بَاب اِذَا نَفَرَا لنَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ فِیُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَصَلٰوةُ الْاِمَامِ وَمَنُ بَقِیَ جَآئِزَةٌ۔

باب ۵۹۲۔ جمعہ کی نماز میں اگر کچھ لوگ امام کو چھوڑ کر بھاگ جائیں، تو امام اور باقی ماندہ لوگوں کی نماز جائز ہے۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بُنُ عَمُرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنُ حُصَیُنٍ عَنُ سَالِمِ بُنِ اَبِی الْجَعُدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بُنُ عَبُدِ اللّٰهِ قَالَ بَیُنَمَا نُصَلِّیُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقُبَلَتُ عِیُرٌ تَّحُمِلُ طَعَامًا فَالُتَفَتُوُٓا اِلَیُهَا حَتّٰی مَابَقِیَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثُنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَت هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَاِذَا رَاَوُا تِجَارَةً اَوُلَهُوَا نِ انُفَضُّوۤا اِلَیُهَا وَتَرَکُوُكَ قَآئِمًا۔

۸۸۷۔ معاویہ بن عمرو' زائدہ' حصین، سالم بن ابی الجعد' جابر بن عبداللہ' بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے، تو ایک قافلہ آیا، جس کے ساتھ اونٹوں پر غلہ لدا ہوا تھا، تو لوگ اس قافلہ کی طرف دوڑ پڑے، اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے، اس پر یہ آیت اتری کہ جب لوگ تجارت کا مال یا کھیل کود کا سامان دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

۵۹۳ بَاب الصَّلٰوةِ بَعُدَ الْجُمُعَةِ وَ قَبُلَهَا۔

باب ۵۹۳۔ جمعہ کی نماز کے بعد اور اس سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ یُوُسُفَ قَالَ اَخُبَرَنَا مَالِكٌ عَنُ نَّافِعٍ عَنُ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیُ قَبُلَ الظُّهُرِ رَکُعَتَیُنِ وَ بَعُدَهَا رَکُعَتَیُنِ وَبَعُدَ الْمَغُرِبِ رَکُعَتَیُنِ فِیُ بَیُتِهٖ وَبَعُدَ الْعِشَآءِ رَکُعَتَیُنِ وَکَانَ لَایُصَلِّیُ بَعُدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰی یَنُصَرِفَ فَیُصَلِّیُ رَکُعَتَیُنِ۔

۸۸۸۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں، اور عشاء کے بعد دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے، اور جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے، یہاں تک کہ گھر واپس لوٹتے، اور دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۵۹۴ بَاب قَوُلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا

باب ۵۹۴۔ اللہ عزوجل کا فرمانا کہ جب نماز پوری ہو جائے

قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبَعَآءَ فِىْ مَزْرَعَةٍ لَّهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهٗ فِىْ قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِّنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ عَرْقَهٗ وَكُنَّانَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهٗ وَكُنَّانَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ۔

۸۸۹۔ سعید بن ابی مریم' ابو غسان' ابو حازم' سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم میں ایک عورت تھی جو اپنے کھیت میں نہر کے کنارے چقندر بویا کرتی ہیں، جب جمعہ کا دن آتا تو چقندر کی جڑوں کو اکھاڑتی اور اسے ہانڈی میں پکاتی، پھر جو کا آٹا پیس کر اس ہانڈی میں ڈالتی، تو چقندر کی جڑیں گویا اس کی بوٹیاں ہو جاتیں، اور ہم جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتے تو اس کے پاس آکر اسے سلام کرتے، وہ کھانا ہمارے پاس لا کر رکھ دیتی اور ہم اسے چاٹتے تھے، اور ہم لوگوں کو اس کے اس کھانے کے سبب سے جمعہ کے دن کی تمنا ہوتی تھی۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّانَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۸۹۰۔ عبداللہ بن مسلمہ' ابن ابی حازم' ابو حازم نے سہل بن سعد سے اس حدیث کو روایت کیا اور کہا کہ ہم نہ تو لیٹتے تھے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے تھے مگر جمعہ کی نماز کے بعد (لیٹتے تھے اور دوپہر کا کھانا کھاتے تھے)۔

۵۹۵ بَاب الْقَآئِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

باب ۵۹۵۔ جمعہ کی نماز کے بعد لیٹنے کا بیان۔

۸۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِىُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كُنَّانُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيْلُ۔

۸۹۱۔ محمد بن عقبہ شیبانی' ابو اسحاق فزاری' حمید روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم جمعہ کے دن سویرے جاتے تھے پھر (بعد نماز جمعہ) لیٹتے تھے۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُوْنُ الْقَآئِلَةُ۔

۸۹۲۔ سعید بن ابی مریم' ابو غسان' ابو حازم، سہل روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اس کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

كِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان (۱)

۵۹۶ بَاب وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا

باب ۵۹۶۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تم زمین میں چلو (سفر

(۱) اس باب کی احادیث میں اس باجماعت نماز کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں جو خوف اور دشمن سے مقابلہ کے وقت خاص طور پر مشروع ہوئی تھی۔ اور اس بارے میں جمہور علمائے امت کی رائے یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف اپنے اسی مخصوص طریقہ کے ساتھ اب بھی باقی ہے اس کی مشروعیت منسوخ نہیں ہوئی۔

ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اِلٰى قَوْلِهٖ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔

کرو) تو تم پر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو، آخر آیت عذابا مھینا تک۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَاَلْتُهٗ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَا فَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَافَقَامَتْ طَآئِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَآئِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَ تَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّآئِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَآءُ وْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۸۹۳۔ ابوالیمان 'شعیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز یعنی خوف کی نماز پڑھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھ سے سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے اطراف نجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہم لوگ دشمن کے مقابل ہوئے، اور ان کے سامنے ہم لوگوں نے صفیں قائم کیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں کو نماز پڑھائی، تو ایک جماعت ان کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رکوع اور دو سجدے کئے، پھر وہ لوگ اس جماعت کی جگہ پر واپس ہوئے جس نے نماز نہیں پڑھی تھی، وہ لوگ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے کئے، پھر سلام پھیر لیا اور اس جماعت میں سے ہر ایک نے ایک رکوع اور دو سجدے اکیلے اکیلے کئے۔

۵۹۷ بَاب صَلٰوةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا رَّاجِلٌ قَآئِمٌ۔

باب ۵۹۷۔ پیدل اور سوار ہو کر خوف کی نماز پڑھنے کا بیان راجل سے مراد پیدل ہے۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَ بْنِ سَعِيْدِ نِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ اِذَا اخْتَلَطُوْا قِيَامًا وَّزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوْا قِيَامًا وَّ رُكْبَانًا۔

۸۹۴۔ سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی 'یحییٰ بن سعید قرشی 'ابن جریج' موسیٰ بن عقبہ، نافع' ابن عمر سے مجاہد کے قول کی طرح روایت کرتے ہیں کہ جب لوگ ایک دوسرے سے خلط ملط ہو جائیں تو کھڑے ہو کر پڑھ لیں، اور ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا کہ اگر کافر کثیر تعداد میں ہوں تو مسلمان کھڑے ہو کر اور سوار ہو کر (یعنی جس طرح کا موقع ملے) پڑھ لیں۔

۵۹۸ بَاب يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ۔

باب ۵۹۸۔ نماز خوف میں ایک دوسرے کی نگرانی کرنے کا بیان۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ

۸۹۵۔ حیوۃ بن شریح' محمد بن حرب' زبیدی' زہری' عبیداللہ بن عتبہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے، آپؐ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهٗ وَرَكَعَ النَّاسُ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا وَحَرَسُوْا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا مَعَهٗ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِىْ صَلٰوةٍ وَّلٰكِنْ يَّحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ تکبیر کہی، آپؐ نے رکوع کیا تو لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ رکوع کیا' پھر آپؐ نے سجدہ کیا تو لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے سجدہ کیا تھا، وہ کھڑے ہوئے اور اپنے بھائیوں کی نگرانی کی، اور ایک دوسری جماعت آئی جس نے آپؐ کے ساتھ رکوع اور سجدے کئے اور سب لوگ نماز ہی میں تھے، لیکن ایک دوسرے کی نگرانی کر رہے تھے۔

۵۹۹ بَاب الصَّلٰوةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُوْنِ وَلِقَآءِ الْعَدُوِّ وَقَالَ الْاَوْزَاعِىُّ اِنْ كَانَ تَهَيَّا الْفَتْحُ وَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلُّوْا اِيْمَآءً كُلُّ امْرِىءٍ لِّنَفْسِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْاِيْمَآءِ اَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ اَوْيَاْمَنُوْا فَيُصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا صَلُّوْا رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا فَلَا يُجْزِءُهُمُ التَّكْبِيْرُ وَيُؤَخِّرُوْنَهَا حَتّٰى يَاْمَنُوْا وَبِهٖ قَالَ مَكْحُوْلٌ وَّقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ اِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ نُصَلِّ اِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ اَبِىْ مُوْسٰى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّمَا تَسُرُّنِىْ بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

باب ۵۹۹۔ قلعوں پر چڑھائی اور دشمن کے مقابلہ کے وقت نماز پڑھنے کا بیان، اوزاعی نے کہا کہ اگر فتح قریب ہو اور لوگ نماز پر قادر نہ ہوں تو ہر شخص اکیلے اکیلے اشارے سے نماز پڑھے، اور اگر اشارے پر بھی قادر نہ ہوں تو نماز کو مؤخر کر لیں یہاں تک کہ جنگ ختم ہو جائے یا لوگ محفوظ ہو جائیں، تو دو رکعتیں پڑھیں، اور اگر دو رکعتوں کے پڑھنے پر بھی قادر نہ ہوں تو ایک رکوع اور دو سجدے کر لیں اور اس پر بھی قادر نہ ہوں تو ان کے لئے تکبیر کافی نہیں ہے، بلکہ امن کے وقت تک اس کو مؤخر کریں، اور مکحول کا بھی یہی قول ہے، انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں صبح کے وقت جب کہ قلعہ تستر پر چڑھائی ہو رہی تھی، موجود تھا اور جنگ کی آگ بہت مشتعل تھی لوگ نماز پر قادر نہ تھے، آفتاب بلند ہونے کے بعد ہی ہم نماز پر قادر ہو سکے، ہم لوگوں نے نمازیں پڑھیں اس حال میں کہ ہم لوگ ابو موسیٰ کے ساتھ تھے، پھر وہ قلعہ ہم لوگوں کے لئے فتح ہو گیا، انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ اس نماز کے عوض ہمیں دنیا اور اس کی تمام چیزوں کے ملنے سے بھی خوشی نہ ہو گی۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَ بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ

۸۹۶۔ یحییٰ' وکیع' علی بن مبارک' یحییٰ بن ابی کثیر' ابو سلمہ' جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ غزوہ خندق کے دن آئے

اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَّيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاصَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاللّٰهِ مَاصَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَاغَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا ۔

اور کفار قریش کو گالیاں دینے لگے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہؐ! ہم عصر کی نماز نہ پڑھ سکے، یہاں تک کہ آفتاب غروب کے قریب ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا! میں نے تو اب تک نماز نہیں پڑھی، پھر آپؐ بطحان میں اترے اور وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی، جب کہ آفتاب غروب ہو چکا تھا، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

٦٠٠ بَاب صَلٰوةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوْبِ رَاكِبًا وَّ اِيْمَآءً وَّقَالَ الْوَلِيْدُ ذَكَرْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ صَلٰوةَ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السِّمْطِ وَاَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الدَّآبَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُصَلِّيَنَّ اَحَدُ نِ الْعَصْرَ قَالَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ ۔

باب ٦٠٠۔ دشمن کا پیچھا کرنے والا، یا جس کے پیچھے دشمن لگا ہوا ہو، اس کے اشارے سے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا بیان، اور ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کے سواری پر نماز پڑھنے کا تذکرہ کیا، تو کہا کہ میرے نزدیک یہی درست ہے بشرطیکہ نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو، اور ولید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے دلیل اخذ کی کہ کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر۔

٨٩٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَايُصَلِّيَنَّ اَحَدُ نِ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَانُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَاوَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرِدْمِنَّاذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ اَحَدًا مِّنْهُمْ ۔

٨٩٧۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احزاب سے واپس ہوئے تو ہم لوگوں سے فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر، چنانچہ بعض لوگوں کے راستہ میں ہی عصر کا وقت آ گیا، تو بعض نے کہا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے جب تک کہ وہاں (بنی قریظہ) تک نہ پہنچ جائیں، اور بعض نے کہا کہ ہم تو نماز پڑھیں گے اور آپؐ کا مقصد یہ نہ تھا کہ ہم قضا کریں جب اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپؐ نے کسی کو ملامت نہ کی۔

٦٠١ بَاب التَّبْكِيْرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْاِغَارَةِ وَالْحَرْبِ ۔

باب ٦٠١۔ صبح کی نماز اندھیرے میں اور سویرے پڑھنا، اور غارت گری و جنگ کے وقت نماز پڑھنے کا بیان۔

٨٩٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَّثَابِتِ نِ

٨٩٨۔ مسدد، حماد بن زید، عبدالعزیز بن صہیب، ثابت بنانی، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْبَنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُوْلُوْنَ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ الْخَمِيْسُ الْجَيْشُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صِدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ لِثَابِتٍ يَّآاَبَا مُحَمَّدٍ ءَ اَنْتَ سَاَلْتَ اَنَسًا مَّآ اَمْهَرَهَا فَقَالَ اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ۔

صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر سوار ہوئے اور فرمایا کہ اللہ اکبر! خیبر ویران ہو جائے جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہوتی ہے، چنانچہ وہ لوگ (یہودی) گلیوں میں یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگے کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم لشکر کے ساتھ آگئے۔ راوی نے کہا کہ خمیس لشکر کو کہتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ان پر غالب آگئے۔ جنگ کرنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ صفیہ، دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ملیں جس سے بعد میں آپؐ نے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔ عبدالعزیز نے ثابت سے کہا کہ ابو محمد! کیا تم نے انس سے پوچھا تھا کہ آپؐ (رسول اللہ) نے ان کا مہر کیا مقرر کیا تھا؟ تو ثابت نے کہا کہ آپؐ نے انہی کو ان کا مہر مقرر کیا تھا۔ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ابو محمد اس پر مسکرائے۔

كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کا بیان

٦٠٢ بَاب مَاجَآءَ فِى الْعِيْدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيْهِمَا۔

باب ۶۰۲۔ اس چیز کا بیان جو عیدین کے متعلق منقول ہے اور ان دونوں میں مزین ہونے کا بیان۔

٨٩٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنِ اسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ تَجَمَّلْ بِهَا الْعِيْدَ وَالْوُفُوْدَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ عُمَرُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّلْبَثَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَاَتٰى بِهَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ وَاَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۸۹۹۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک ریشمی جبہ لیا جو بازار میں بک رہا تھا، اور اس کو لے کر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپؐ اسے خرید لیں، اور عید اور وفد کے آنے کے دن اسے پہن کر اپنے کو آراستہ کریں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، حضرت عمرؓ ٹھہرے رہے، جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا اسے عمرؓ نے لے لیا، پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا، کہ یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تھا کہ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (اس کے باوجود) آپؐ نے یہ جبہ میرے پاس بھیجا تو ان سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اسے بیچ دو اور اپنی ضرورت پوری کرو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ۔

٦٠٣ بَاب الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيْدِ۔

٩٠٠۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسَدِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَآءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ وَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا خَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَّلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِيْ وَرَآءَهٗ خَدِّيْ عَلٰى خَدِّهٖ وَهُوَيَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَابَنِيْ اَرْفِدَةَ حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ لِيْ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِيْ۔

باب ۶۰۳۔ عید کے دن ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلنے کا بیان۔

۹۰۰۔ احمد، ابن وہب، عمرو، محمد بن عبدالرحمٰن اسدی، عروہ بن زبیر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے متعلق گیت گا رہی تھیں، آپؐ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا، حضرت ابو بکرؓ آئے تو مجھے ڈانٹا اور کہا کہ یہ شیطانی باجہ، اور وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں، تو آپؐ نے فرمایا کہ چھوڑ دو، جب وہ (ابو بکرؓ) دوسری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے ان دونوں لونڈیوں کو اشارہ کیا (چلے جانے کا) تو وہ چلی گئیں، اور عید کے دن حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے تھے، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو تماشہ دیکھنا چاہتی ہے؟ تو میں نے کہا ہاں! تو آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا۔ میرا رخسار آپؐ کے دوش پر تھا، آپؐ نے فرمایا کہ اے بنی ارفدہ! تماشہ دکھاؤ، یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو آپؐ نے فرمایا "بس" تو میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تو چلی جاؤ۔

٦٠٤ بَاب سُنَّةِ الْعِيْدِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ۔

٩٠١۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَاُ مِنْ يَّوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا۔

٩٠٢۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْاَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ

باب ۶۰۴۔ اہل اسلام کے لئے عید کی سنتوں کا بیان۔

۹۰۱۔ حجاج، شعبہ، زبید، شعبی، براءؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جس سے ہم آج کے دن ابتدا کریں، وہ یہ کہ ہم نماز پڑھیں، پھر گھر واپس ہوں، پھر قربانی کریں، اور جس نے اس طرح کیا تو اس نے میری سنت کو پالیا۔

۹۰۲۔ عبیدہ بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ابو بکرؓ آئے، اور میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں جنگ بعاث کے دن کا شعر گا رہی تھیں، اور ان لڑکیوں کا پیشہ گانے کا نہیں تھا، تو ابو بکرؓ نے فرمایا

يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بِمَزَا مِيْرِ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا۔

کہ یہ شیطانی باجہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں؟ اور وہ عید کا دن تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکرؓ! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہم لوگوں کی عید ہے۔

٦٠٥ بَاب الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ۔

باب ۶۰۵۔ عید گاہ جانے سے پہلے عید الفطر کے دن کھانے کا بیان۔

٩٠٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّقَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔

۹۰۳۔ محمد بن عبد الرحیم، سعید بن سلیمان ہشیم، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن جب تک چند چھوہارے نہ کھالیتے، عید گاہ کی طرف نہ جاتے اور مرجی بن رجاء نے عبید اللہ بن ابی بکر سے اور انہوں نے انس سے اور انس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپؐ چھوہارے طاق عدد میں کھاتے تھے۔

٦٠٦ بَاب الْاَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

باب ۶۰۶۔ قربانی کے دن کھانے کا بیان۔

٩٠٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِيْ بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا۔

۹۰۴۔ مسدد، اسمٰعیل، محمد بن سیرین، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے تو وہ دوبارہ قربانی کرے، ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ آج کے دن گوشت کی بہت خواہش ہوتی ہے، اور اس نے اپنے پڑوسیوں کا حال بیان کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی، اور اس نے کہا کہ میرے پاس ایک جذعہ (ایک سال کا بھیڑ کا بچہ) ہے، جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ محبوب ہے، اور اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت اس کے سوا دوسرے لوگوں کو بھی ہے یا نہیں۔

٩٠٥۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا

۹۰۵۔ عثمان، جریر، منصور، شعبی، براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے دن نماز کے بعد خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہو گئی، اور

وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَّسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَانُسُكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْبُرْدَةُ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَآءِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ نَسَكْتُ شَاتِيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ شَاتِيْ اَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِيْ بَيْتِيْ فَذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَّنَا جَذْعَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ اَفَتَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے (یعنی صرف گوشت کے لئے ہے) اور اس کی قربانی نہیں ہو گی، براء کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر ڈالی اور میں نے سمجھا کہ آج کھانے (۱) اور پینے کا دن ہے، اور میں نے سمجھا کہ میری بکری میرے گھر میں سب سے پہلے ذبح ہو، چنانچہ میں نے اپنی بکری ذبح کر ڈالی، اور عیدہ گاہ جانے سے پہلے میں نے اسے کھا بھی لیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کی بکری ہے۔ ابو بردہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس ایک سال کا بھیڑ کا بچہ ہے جو میرے نزدیک دو بکریوں سے زیادہ محبوب ہے، کیا وہ میرے لئے کافی ہو جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! لیکن تمہارے بعد کسی دوسرے کے لئے کافی نہ ہو گا۔

٦٠٧ بَاب الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ۔

باب ۶۰۷۔ عید گاہ بغیر منبر کے جانے کا بیان۔

٩٠٦۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلَ شَيْءٍ يَّبْدَاُبِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْيَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَبِهٖ يَنْصَرِفُ فَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ اَضْحٰى اَوْفِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَاِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْتَقِيَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَجَبَذْتُ

۹۰۶۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح، ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور بقر عید کے دن عید گاہ کو جاتے، اور اس دن سب سے پہلے جو کام کرتے وہ یہ کہ نماز پڑھتے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اس حال میں کہ لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے ہوتے، آپؐ انہیں نصیحت کرتے تھے اور وصیت کرتے تھے اور انہیں حکم دیتے تھے، اور اگر کوئی لشکر بھیجنے کا ارادہ کرتے تو اس کو جدا کرتے، اور جس چیز کا حکم دینا ہوتا، دیتے، پھر واپس ہو جاتے، ابو سعید نے کہا کہ لوگ ہمیشہ اسی طرح کرتے رہے، یہاں تک کہ میں مروان کے ساتھ عید اضحیٰ یا عید الفطر میں نکلا جو مدینہ کا گورنر تھا۔ جب ہم لوگ عید گاہ پہنچے تو دیکھا کہ وہاں منبر موجود تھا، جو کثیر بن صلت نے بنایا تھا، مروان نے نماز پڑھنے سے پہلے اس منبر پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا، اس نے بھی مجھے کھینچا، اور منبر پر چڑھ گیا، اور نماز سے پہلے خطبہ پڑھا،

(۱) شہروں میں جہاں نماز عید ہوتی ہو نماز عید سے پہلے چونکہ قربانی جائز نہیں ہے اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔

بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِیْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهٗ غَيَّرْ تُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ يَااَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَاتَعْلَمُ فَقُلْتُ مَااَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا لَااَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْنٰهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

میں نے اس سے کہا کہ بخدا! تم نے سنت کو بدل ڈالا مروان نے کہا کہ اے ابو سعید! وہ چیز گزر چکی جو تم جانتے ہو، میں نے کہا بخدا! میں جو چیز جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا ہوں۔ مروان نے کہا لوگ نماز کے بعد میری بات سننے کے لئے نہیں بیٹھتے، اس لئے میں نے خطبہ نماز سے پہلے کیا۔

٦٠٨ بَاب الْمَشْيِ وَالرُّكُوْبِ اِلَى الْعِيْدِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ۔

باب ۶۰۸۔ عید کے نماز کے لئے پیدل، اور سوار ہو کر جانے کا بیان، اور بغیر اذان و اقامت کے نماز کا بیان۔

٩٠٧۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

۹۰۷۔ ابراہیم بن منذر حزامی' انس بن عیاض' عبید اللہ' نافع' عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید اضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھتے تھے پھر نماز کے بعد خطبہ کہتے تھے۔

٩٠٨۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ اَوَّلِ مَابُوْيِعَ لَهٗ لَمْ يَكُنْ يُّؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَاِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُّؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَايَوْمَ الْاَضْحٰى وَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُعَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَآءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ الْاٰنَ اَنْ يَّاْتِيَ النِّسَآءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِيْنَ يَفْرُغُ قَالَ اِنَّ

۹۰۸۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' عطا جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے، اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، ابن جریج نے کہا مجھ سے عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباس نے ابن زبیر کو جب ان کے لئے بیعت لی جا رہی تھی کہلا بھیجا کہ عید الفطر کے دن نماز کے لئے اذان نہیں کہی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا، اور عطاء نے مجھ سے بواسطہ ابن عباسؓ اور جابر بن عبد اللہؓ بیان کیا کہ نہ تو عید الفطر میں اور نہ عید اضحیٰ کے دن اذان دی جاتی تھی، اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پہلے نماز پڑھی پھر بعد میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس آئے، اور انہیں نصیحت کی اس حال میں کہ بلالؓ پر تکیہ کئے ہوئے تھے، اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں صدقات ڈال رہی تھیں، میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ امام کے لئے واجب سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کرے، جب وہ نماز سے فارغ ہو جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بلاشبہ یہ ان کے ذمہ واجب ہے اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایسا نہیں

ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَالَهُمْ اَنْ لَّايَفْعَلُوْا۔

کرتے۔

۶۰۹ بَاب الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيْدِ۔

باب ۶۰۹۔ عید کی نماز کے بعد خطبہ پڑھنے کا بیان۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۔

۹۰۹۔ ابو عاصم' ابن جریج' حسن بن مسلم' طاؤس' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نماز میں شریک ہوا، یہ تمام لوگ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

۹۱۰۔ یعقوب بن ابراہیم' ابواسامہ' عبیداللہ نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ و عمرؓ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ تُلْقِى الْمَرْاَةُ خُرْسَهَا وَسِخَابَهَا۔

۹۱۱۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' عدی بن ثابت' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی، نہ تو اس سے پہلے نہ اس کے بعد نماز پڑھی، پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپؐ کے ساتھ بلال تھے، عورتوں کو آپؐ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا، تو ان عورتوں میں سے کوئی اپنی بالی' اور کوئی اپنا ہار پھینکنے لگی۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِىَّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَاُ فِىْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّىَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَّحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِىْ شَىْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِىْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهٗ وَلَنْ تُوْفِىَ اَوْتُجْزِىَ عَنْ اَحَدٍ م بَعْدَكَ۔

۹۱۲۔ آدم شعبہ' زبید' شعبی براء بن عازب روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جس سے ہم آج کے دن ابتدا کریں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں، پھر گھر کو واپس ہوں اور قربانی کریں، جس نے ایسا کیا اس نے میری سنت کو پا لیا، اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا، قربانی میں اس کا حصہ نہیں ہے، تو انصار میں سے ایک شخص نے جنہیں ابو بردہ بن نیار کہا جاتا تھا عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سال کا بھیڑ کا بچہ ہے جو دو سال کے بچہ سے بہتر ہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو اس کی جگہ ذبح کرو اور تمہارے بعد کسی کو کافی نہیں ہوگا، یا فرمایا کسی کی قربانی نہ ہوگی۔

٦١٠ بَاب مَايُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السَّلَاحِ فِي الْعِيْدِ وَالْحَرَمِ وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوا اَنْ يَّحْمِلُوا السَّلَاحَ يَوْمَ الْعِيْدِ اِلَّا اَنْ يَّخَافُوا عَدُوًّا۔

باب ٦١٠۔ عید کے دن اور حرم میں ہتھیار لے کر جانے کی کراہت کا بیان، اور حسن بصری نے کہا کہ لوگوں کو عید کے دن ہتھیار لے کر جانے سے منع کیا گیا، بشرطیکہ دشمن کا خوف نہ ہو۔

٩١٣۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى اَبُوالسُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِيْنَ اَصَابَهٗ سِنَانُ الرُّمْحِ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمِهٖ فَلَزِقَتْ قَدَمُهٗ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَ ذٰلِكَ بِمِنًى فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَآءَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ اَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنْتَ اَصَبْتَنِيْ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِيْ يَوْمٍ لَّمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيْهِ وَاَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ۔

٩١٣۔ زکریا بن یحییٰ، ابوالسکین، محاربی، محمد بن سوقہ، سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا، جب ان کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھ گئی اور ان کا پاؤں رکاب سے چمٹ گیا، تو میں اترا اور اس نیزے کو نکالا، یہ واقعہ منیٰ میں ہوا تھا۔ جب حجاج کو خبر ملی تو ان کی عیادت کرنے آیا، تو حجاج نے کہا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کس نے آپ کو یہ تکلیف پہنچائی ہے، ابن عمر نے جواب دیا کہ تو نے ہی ہمیں یہ تکلیف پہنچائی ہے؟ حجاج نے پوچھا کیونکر؟ ابن عمر نے جواب دیا کہ تو ایسے دن ہتھیار لے کر آیا جس دن ہتھیار لے کر نہیں آیا جاتا تھا(۱)، اور تو نے ہتھیار حرم میں داخل کیا حالانکہ حرم میں ہتھیار داخل نہیں کیا جاتا تھا۔

٩١٤۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَاَنَا عِنْدَهٗ قَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ فَقَالَ مَنْ اَصَابَكَ قَالَ اَصَابَنِيْ مَنْ اَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِيْ يَوْمٍ لَّايَحِلُّ فِيْهِ حَمْلُهٗ يَعْنِي الْحَجَّاجَ۔

٩١٤۔ احمد بن یعقوب، اسحٰق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حجاج، ابن عمر کے پاس آیا اور میں ان کے پاس تھا اس نے پوچھا کیا حال ہے؟ ابن عمر نے جواب دیا اچھا ہوں، حجاج نے پوچھا کس نے آپ کو یہ تکلیف پہنچائی؟ انہوں نے کہا مجھے تکلیف اس شخص نے پہنچائی جس نے ایسے دن میں ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جس دن ہتھیار اٹھانا جائز نہ تھا، انہوں نے اس سے حجاج کو مراد لیا۔

٦١١ بَاب التَّبْكِيْرِ لِلْعِيْدِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ ذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ۔

باب ٦١١۔ عید کی نماز کے لئے سویرے جانے کا بیان، اور عبداللہ بن بسر نے کہا کہ ہم نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے تھے جس وقت تسبیح (نماز نفل پڑھنا) جائز ہے۔

(۱) مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے حرم میں یا عید کے دن دھاری دار ہتھیار لے کر کوئی نہیں نکلتا تھا، لیکن تم نے اس کی اجازت دے دی حالانکہ یہ لوگوں کے اجتماع کے مواقع ہیں اور لوگوں کے ہجوم میں ہتھیار سے زخمی ہو جانے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ درپردہ خود حجاج نے حضرت ابن عمرؓ کے خلاف یہ سازش کی تھی۔ عام لوگ آپؓ کی طرف بہت زیادہ مائل تھے، حجاج اس بات کو پسند نہیں کرتا تھا اس وجہ سے اس نے آپؓ کو زخمی کرنے کی یہ تدبیر کی اور اسی زخم میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیۡمَانُ بۡنُ حَرۡبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ زُبَیۡدٍ عَنِ الشَّعۡبِیِّ عَنِ الۡبَرَآءِ بۡنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَوۡمَ النَّحۡرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَانَبۡدَأُبِهٖ فِیۡ یَوۡمِنَا هٰذَا اَنۡ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرۡجِعَ فَنَنۡحَرَ فَمَنۡ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدۡ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنۡ ذَبَحَ قَبۡلَ اَنۡ یُّصَلِّیَ فَاِنَّمَا لَحۡمٌ عَجَّلَهٗ لِاَهۡلِهٖ لَیۡسَ مِنَ النُّسُكِ فِیۡ شَیۡءٍ فَقَامَ خَالِیۡ اَبُوۡ بُرۡدَةَ بۡنُ نِیَارٍ فَقَالَ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنِّیۡ ذَبَحۡتُ قَبۡلَ اَنۡ نُّصَلِّیَ وَعِنۡدِیۡ جَذۡعَةٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ اجۡعَلۡهَا مَكَانَكَ اَوۡ قَالَ اذۡبَحۡهَا وَلَنۡ تَجۡزِیَ جَذۡعَةٌ عَنۡ اَحَدٍ بَعۡدَكَ۔

۹۱۵۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، زبید، شعبی، براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا کہ سب سے پہلے ہم اس دن جو کام کریں وہ یہ کہ نماز پڑھیں، پھر واپس ہوں اور قربانی کریں، جو ایسا کرے تو اس نے میری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی تیار کیا ہے، قربانی نہیں ہے، میرے ماموں ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میں نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک بکری کا ایک سال کا بچہ ہے جو دو سال کے بچے سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا کہ اس کو اس کا مقام بنالے یا() فرمایا کہ اس کی جگہ ذبح کرلے لیکن تیرے بعد کسی کے لئے کافی نہ ہوگا۔

٦١٢ بَابُ فَضۡلِ الۡعَمَلِ فِیۡ اَیَّامِ التَّشۡرِیۡقِ

وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِیۡ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمَاتٍ اَیَّامُ الۡعَشۡرِ وَالۡاَیَّامُ الۡمَعۡدُوۡدَاتُ اَیَّامُ التَّشۡرِیۡقِ وَكَانَ ابۡنُ عُمَرَ وَاَبُوۡهُرَیۡرَةَ یَخۡرُجَانِ اِلَی السُّوۡقِ فِی الۡاَیَّامِ الۡعَشۡرِ یُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكۡبِیۡرِ هِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بۡنُ عَلِیٍّ خَلۡفَ النَّافِلَةِ۔

باب ۶۱۲۔ ایام تشریق میں عمل کی فضیلت کا بیان

اور ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول اُذۡكُرُوا اللّٰهَ فِیۡ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمَاتٍ میں دس دن مراد ہیں، اور ایام معدودات تشریق کے دن ہیں، ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ ان دس دنوں میں بازار نکلتے تھے تو تکبیر کہتے تھے، لوگ ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتے اور محمد بن علی نفل نمازوں کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عَرۡعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ سُلَیۡمَانَ عَنۡ مُّسۡلِمِ نِ الۡبَطِیۡنِ عَنۡ سَعِیۡدِ بۡنِ جُبَیۡرٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاالۡعَمَلُ فِیۡ اَیَّامٍ اَفۡضَلَ مِنۡهَا فِیۡ هٰذِهٖ قَالُوۡا وَلَاالۡجِهَادُ قَالَ وَلَا الۡجِهَادُ اِلَّارَجُلٌ خَرَجَ یُخَاطِرُ بِنَفۡسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمۡ یَرۡجِعۡ بِشَیۡءٍ۔

۹۱۶۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، سلیمان مسلم البطین، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو عمل اس دن میں کیا جائے اس سے کوئی عمل افضل نہیں ہے، لوگوں نے سوال کیا کیا جہاد بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا جہاد بھی نہیں، بجز اس شخص کے جس نے اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈالا اور کوئی چیز واپس لے کر نہ لوٹا۔

٦١٣ بَابُ التَّكۡبِیۡرِ اَیَّامَ مِنًی وَاِذَا غَدَا اِلَی عَرَفَةَ

وَكَانَ ابۡنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ یُكَبِّرُ فِیۡ قُبَّتِهٖ بِمِنًی فَیَسۡمَعُهٗ اَهۡلُ الۡمَسۡجِدِ

باب ۶۱۳۔ منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان، اور جب عرفہ کے دن صبح کے وقت مقام عرفات کو جائے

اور ابن عمرؓ اپنے خیمہ ہی میں تکبیر کہتے جب اس کو مسجد والے سنتے تو

فَيُكَبِّرُوْنَ وَيُكَبِّرُ اَهْلُ الْاَسْوَاقِ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيْرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْاَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلٰى فِرَاشِهٖ وَفِيْ فُسْطَاطِهٖ وَمَجْلِسِهٖ وَمَمْشَاهُ وَتِلْكَ الْاَيَّامَ جَمِيْعًا وَّكَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ النِّسَآءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ لَيَالِي التَّشْرِيْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ۔

تکبیر کہتے، یہاں تک کہ منیٰ کی زمین تکبیر سے گونج جاتی، اور ابن عمرؓ منیٰ میں ان دنوں میں تکبیر کہتے اور تمام نمازوں کے بعد اپنے بستر پر اپنے خیمہ میں، اپنی مجلس میں اور راستہ چلنے میں، ان تمام دنوں میں۔ اور میمونہؓ یوم نحر میں تکبیر کہتی تھیں، اور عورتیں ابان بن عثمان اور عبدالعزیز کے پیچھے تشریق کے زمانہ میں مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیر کہتی تھیں۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ نِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّيْ لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

۹۱۷۔ ابونعیم، مالک بن انس، محمد بن ابی بکر ثقفی روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ صبح کے وقت منیٰ سے عرفات کو جارہے تھے تو میں نے انس بن مالک سے تلبیہ کے متعلق پوچھا کہ آپؐ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس طرح کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لبیک کہنے والا لبیک کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے بھی کوئی برا نہیں سمجھتا تھا۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَّخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتِهٖ۔

۹۱۸۔ محمد، عمرو بن حفص، حفص، عاصم، حفصہ، ام عطیہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن گھر سے نکلیں، یہاں کہ کنواری عورتیں بھی اپنے پردہ سے باہر ہوتیں اور حائضہ عورتیں بھی گھر سے باہر نکلتیں، پس وہ مردوں کے پیچھے رہتیں اور مردوں کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعاؤں کے ساتھ دعا کہتیں، اس دن کی برکت اور اس کی پاکی کی امید رکھتیں۔

٦١٤ بَاب الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ۔

باب ۶۱۴۔ برچھی کی آڑ میں عید کے دن نماز پڑھنے کا بیان۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهٗ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّيْ۔

۹۱۹۔ محمد بن بشار، عبدالوہاب، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ عیہ وسلم کے سامنے عیدالفطر اور عید قربانی کے دن برچھی گاڑی جاتی پھر اس کے سامنے آپؐ نماز پڑھتے۔

٦١٥ بَاب حَمْلِ الْعَنَزَةِ وَالْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ۔

٩٢٠۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمْرٍ و نِ الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْا اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔

باب ۶۱۵۔ نیزہ اور برچھی کا امام کے سامنے عید کے دن لے جانے کا بیان۔

۹۲۰۔ ابراہیم بن منذر' ولید' ابو عمرو اوزاعی، نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف صبح کو جاتے اور نیزہ ان کے آگے لے کر چلتے اور عید گاہ میں ان کے سامنے نصب کیا جاتا، پھر اس کے سامنے آپؐ نماز پڑھتے تھے۔

٦١٦ بَاب خُرُوْجِ النِّسَآءِ وَالْحُيَّضِ اِلَى الْمُصَلّٰى۔

٩٢١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِوَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ قَالَ اَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى۔

باب ۶۱۶۔ عورتوں اور حائضہ عورتوں کا عید گاہ جانے کا بیان۔

۹۲۱۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' حماد بن زید' ایوب' محمد' ام عطیہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ ام عطیہ نے فرمایا کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم جوان پردے والی عورتوں کو باہر نکالیں اور ایوب سے بواسطہ حفصہؓ اسی طرح روایت ہے، اور حفصہؓ کی روایت میں اس قدر زیادہ ہے کہ حفصہؓ نے کہا کہ جوان اور پردے والی عورتیں (نکالی جاتی تھیں) اور حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہتی تھیں۔

٦١٧ بَاب خُرُوْجِ الصِّبْيَانِ اِلَى الْمُصَلّٰى۔

باب ۶۱۷۔ بچوں کے عید گاہ جانے کا بیان۔

٩٢٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْاَضْحٰى فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ۔

۹۲۲۔ عمرو بن عباس' عبدالرحمٰن' سفیان، عبدالرحمٰن بن عابس روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں عیدالفطر یا عید اضحیٰ کے دن نکلا، تو آپؐ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا پھر عورتوں کے پاس آئے انہیں نصیحت کی اور انہیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔

٦١٨ بَاب اِسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيدِ وَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ۔

باب ۶۱۸۔ عید کے خطبہ میں امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنے کا بیان، اور ابو سعید نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے منہ کر کے کھڑے ہوتے۔

٩٢٣۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۹۲۳۔ ابو نعیم' محمد بن طلحہ' زبید' شعبی' براء روایت کرتے ہیں کہ نبی

طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى اِلَى الْبَقِيْعِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ نُسُكِنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اِذْبَحْهَا وَلَا تَفِيْ عَنْ اَحَدٍ م بَعْدَكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم عید اضحیٰ کے دن بقیع کی طرف تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی، پھر ہم لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ سب سے پہلی عبادت ہماری اس دن یہ ہونی چاہئے کہ پہلے ہم نماز پڑھیں، پھر واپس ہوں اور قربانی کریں، جس نے یہ کیا تو میری سنت کے موافق کیا اور جس نے قبل اس کے ذبح کیا تو وہ (گوشت) ہے، جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا، قربانی نہیں ہے، ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سال کا بھیڑ کا بچہ ہے جو دو سال کے بچہ سے زیادہ بہتر ہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے ذبح کر دو اور تمہارے بعد کسی کے لئے کافی نہ ہو گا۔

٦١٩ بَاب الْعَلَمِ بِالْمُصَلّٰى ۔

باب ۶۱۹۔ عید گاہ میں نشان لگانے کا بیان۔

٩٢٤ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ اَشَهِدْتَّ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَامَكَانِيْ مِنَ الصِّغَرِ مَاشَهِدْتُّهٗ حَتّٰى اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ بِاَيْدِيْهِنَّ يَقْذِفْنَهٗ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ ۔

۹۲۴۔ مسدد' یحییٰ' سفیان' عبدالرحمٰن بن عابس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے سنا' ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپؐ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوئے ہیں، تو فرمایا ہاں! اگر بچپن کی وجہ سے مجھ سے آپؐ کو شفقت نہ ہوتی میں آپؐ کو نہ دیکھ سکتا، اس نشان کے پاس آپؐ آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا، آپؐ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اس حال میں کہ آپؐ کے ساتھ بلال تھے، آپؐ نے ان عورتوں کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا میں نے ان عورتوں کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ جھکاتیں اور بلال کے کپڑے میں ڈالتی جاتیں، پھر آپؐ اور بلال اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

٦٢٠ بَاب مَوْعِظَةِ الْاِمَامِ النِّسَآءَ يَوْمَ الْعِيْدِ ۔

باب ۶۲۰۔ امام کا عید کے دن عورتوں کو نصیحت کرنے کا بیان۔

٩٢٥ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ

۹۲۵۔ اسحٰق بن ابراہیم بن نصر' عبدالرزاق' ابن جریج' عطاء، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، پہلے تو نماز پڑھی پھر خطبہ کہا۔ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے اترے اور عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کی، اس حال میں کہ بلال کے ہاتھ پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے، اور بلال اپنے کپڑے

عَلٰی یَدِبِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِیْ فِیْهِ النِّسَآءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ زَكٰوةَ یَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ لَاوَلٰكِنْ صَدَقَةً یَّتَصَدَّقْنَ حِیْنَئِذٍ تُلْقِیْ فَتْخَهَا وَیُلْقِیْنَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَتَرٰی حَقًّا عَلَی الْاِمَامِ ذٰلِكَ وَیُذَكِّرُهُنَّ قَالَ اِنَّهٗ لَحَقٌّ عَلَیْهِمْ وَمَالَهُمْ لَایَفْعَلُوْنَهٗ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَاَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُّ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ یُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ یَخْطُبُ بَعْدَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ یُجَلِّسُ بِیَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ یَشُقُّهُمْ حَتّٰی جَآءَ النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ الْاٰیَةَ ثُمَّ قَالَ حِیْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ یُجِبْهُ غَیْرُهَا نَعَمْ لَایَدْرِیْ حَسَنٌ مَنْ هِیَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَآءٌ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَیُلْقِیْنَ الْفَتْخَ وَالْخَوَاتِیْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتْخُ الْخَوَاتِیْمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ ۔

پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں خیرات ڈال رہی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقہ فطر دے رہی تھیں؟ تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ خیرات کر رہی تھیں، اس وقت اگر ایک عورت اپنا چھلا ڈالتی تو دوسری بھی ڈالتیں، میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا آپکے خیال میں امام پر یہ واجب ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ انہوں نے کہا کہ بلاشبہ یہ واجب ہے، انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایسا نہیں کرتے، ابن جریج نے کہا کہ مجھ سے حسن بن مسلم نے بہ سند طاؤس، عباس بیان کیا کہ ابن عباس نے کہا کہ میں عید الفطر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ساتھ شریک ہوا۔ سب کے سب قبل خطبہ نماز پڑھتے پھر خطبہ دیتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں، جب آپ لوگوں کو اپنے ہاتھوں کے اشارہ سے بٹھلا رہے تھے، پھر آپ ان صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے، یہاں تک کہ عورتوں کے پاس پہنچ گئے اور آپ کے ساتھ بلالؓ تھے، آپ نے یاایہا النبی اذاجائک الخ آخر تک پڑھی پھر جب اس سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم اس پر قائم رہو، تو ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت نے کہا ہاں، اور اس کے علاوہ کسی عورت نے آپ کی بات کا جواب نہیں دیا۔ حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون عورت تھی۔ آپ نے فرمایا تو تم لوگ خیرات کرو اور بلالؓ نے اپنے کپڑے پھیلا دیئے اور کہا تم لوگ لاؤ، میرے ماں باپ تم پر نثار ہوں، تو وہ عورتیں اپنی انگوٹھیاں اور چھلے بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں، عبدالرزاق نے کہا کہ فتخ سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں جن کا رواج عہد جاہلیت میں تھا۔

٦٢١ بَاب اِذَا لَمْ یَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ فِی الْعِیْدِ ۔

باب ۶۲۱۔ عورت کے پاس عید میں دوپٹہ نہ ہو (تو کیا کرے)۔

٩٢٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ كُنَّانَمْنَعُ جَوَارِیَنَا اَنْ یَّخْرُجْنَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَجَآءَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِیْ خَلْفٍ فَاَتَیْتُهَا فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی

۹۲۶۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، حفصہ بنت سیرین روایت کرتی ہیں کہ ہم لوگ اپنی لڑکیوں کو عید کے دن نکلنے سے روکتی تھیں، ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری، میں اس کے پاس پہنچی تو اس نے بیان کیا کہ اس کی بہن کا شوہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوا تھا، تو اس کی بہن چھ غزوات میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ غَزْوَةً فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِيْ سِتَّةِ غَزَوَاتٍ قَالَتْ فَكُنَّا نَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى وَنُدَاوِي الْكَلْمٰى فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰى اِحْدَانَا بَاسٌ اِذَالَمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَلَّاتَخْرُجَ فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَ دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ اَتَيْتُهَا فَسَاَلْتُهَا اَسَمِعْتِ فِيْ كَذَا وَكَذَافَقَالَتْ بِاَبِيْ وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِيْ قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ اَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِشَكَّ اَيُّوْبُ وَالْحُيَّضُ فَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَوَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُيَّضُ قَالَتْ نَعَمْ اَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَّتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا۔

اپنے شوہر کے ساتھ تھی، اور اس نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کا کام مریضوں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا تھا، تو اس نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم لوگوں میں سے کسی کے لیے اس باب میں کوئی مضائقہ ہے کہ وہ (عید کے دن) نہ نکلے اگر اس کی چادر نہ ہو آپ نے فرمایا کہ اس کی ہم جولی اسے اپنی چادر اڑھادے، اور چاہیئے کہ وہ لوگ نیک کام میں شریک ہوں اور مومنین کی دعوت میں حاضر ہوں، حفصہ نے کہا کہ جب ام عطیہؓ آئیں تو میں ان کے پاس پہنچی اور ان سے پوچھا کہ آپ نے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ تو انھوں نے کہاہاں آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں اور جب کبھی بھی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتیں تو یہ ضرور کہتیں کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے فرمایا کہ پردے والی جوان عورتیں باہر نکلیں یا یہ فرمایا کہ پردے والی اور جوان عورتیں نکلیں، ایوب کو شک ہوا اور حائضہ عورتیں بھی نکلیں، لیکن وہ نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں اور نیک کام اور مومنین کی دعا میں شریک ہوں۔ حفصہ کا بیان ہے کہ میں نے ام عطیہؓ سے کہا کہ کیا حائضہ عورتیں بھی نکلیں؟ انھوں نے کہا کہ کیا حائضہ عرفات میں اور فلاں فلاں جگہ میں نہیں جاتی ہے۔

٦٢٢ بَاب اِعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلّٰى۔

باب ۶۲۲۔ حائضہ عورتوں کا نماز کی جگہ سے علیحدہ رہنے کا بیان۔

٩٢٧۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ اُمِرْنَا اَنْ نَّخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِوَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ اَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ قَالَ حُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ۔

۹۲۷۔ محمد بن مثنیٰ ' ابن ابی عدی ' ابن عون، محمد ' ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہ نے فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ باہر نکلیں، چنانچہ حائضہ اور نوجوان اور پردے والی عورتیں باہر نکلیں (عید گاہ کے لیے) اور ابن عون نے کہا کہ یا عواتق ذوات الخدود یعنی پردے والی نوجوان عورتیں۔ چنانچہ حائضہ عورتیں مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعوت میں حاضر ہوتیں، اور ان کے نماز پڑھنے کی جگہوں سے علیحدہ رہتیں۔

٦٢٣ بَاب النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلّٰى۔

باب ۶۲۳۔ عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنے کا بیان۔

٩٣٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

۹۲۸۔ عبداللہ بن یوسف ' لیث ' کثیر بن فرقد ' نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نحر یا ذبح عید گاہ میں کرتے تھے۔

يَنْحَرُ اَوْيَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى

٦٢٤ بَاب كَلَامِ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ وَاِذَا سُئِلَ الْاِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَّهُوَ يَخْطُبُ ـ

باب ۶۲۴۔ خطبہ عید میں امام اور لوگوں کے کلام کرنے کا بیان، اور جب امام سے کچھ پوچھا جائے جب کہ وہ خطبہ پڑھ رہا ہو۔

٩٢٩ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَّسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَزَعَةً لَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّيْ فَقَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ـ

۹۲۹۔ مسدد، ابوالاحوص، منصور بن معتمر، شعبی، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد یوم نحر میں خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے میری نماز کی طرح پڑھی اور ہماری قربانی کی طرح اس نے قربانی کی، تو اس کی قربانی صحیح ہوئی اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا، تو یہ گوشت بکری کا ہے، ابوبردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے تو عیدگاہ جانے سے پہلے ہی قربانی کر دی اور میں نے سمجھا کہ آج کھانے اور پینے کا دن ہے، اس لیے میں نے جلدی کی اور میں نے خود کھایا اور اپنے گھر والوں کو اور پڑوسیوں کو کھلایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو گوشت کی بکری ہے، ابوبردہ نے کہا کہ میرے پاس ایک سال کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ بہتر ہے، کیا وہ میری طرف سے کافی ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن تمھارے بعد کسی دوسرے کے لیے کافی نہ ہوگا۔

٩٣٠ ـ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذَبْحَةً فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِيْرَانٌ لِّيْ اِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّاِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌوَّاِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِيْ عَنَاقٌ لِّيْ اَحَبُّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْهَا ـ

۹۳۰۔ حامد بن عمر، حماد بن زید، ایوب، محمد سے روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالک نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا تو اس خطبہ میں آپ نے حکم دیا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے، انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پڑوسی ہیں اور وہ محتاج ہیں، یا تو بھم خصاصة یا بھم فقر کہا اور میں نے نماز سے پہلے ہی ذبح کر دیا ہے اور میرے پاس ایک سال کا جانور ہے، جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے، آپ نے اسے اس کی اجازت دے دی۔

٩٣١ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۹۳۱۔ مسلم، شعبہ، اسود، جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جندبؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھی پھر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

خطبہ دیا، پھر ذبح کیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو اس کی جگہ پر دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تو وہ اب اللہ کے نام سے ذبح کرے۔

٦٢٥ بَاب مَنْ خَالَفَ الطَّرِيْقَ اِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيْدِ۔

باب ۶۲۵۔ عید کے دن راستہ بدل کر واپس ہونے کا بیان۔

٩٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْتُمَيْلَةَ يَحْيٰى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمَ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ اَصَحُّ۔

۹۳۲۔ محمد، ابو تمیلہ، یحییٰ بن واضح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث جابرؓ سے روایت کرتے ہیں، جابرؓ نے کہا کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم واپسی میں راستہ بدل کر آتے، اور یونس بن محمد نے بواسطہ فلیح، سعید، ابوہریرہؓ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور جابرؓ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

٦٢٦ بَاب اِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ النِّسَآءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوْتِ وَالْقُرٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيْدُ نَا يَآ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَاَمَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَّوْلَاهُ ابْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَبَنِيْهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ اَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِ هِمْ وَقَالَ عِكْرَمَةُ اَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْعِيْدِ يَصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

باب ۶۲۶۔ جب عید کی نماز فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے، عورتیں بھی اور جو لوگ گھروں میں اور گاؤں میں ہوں ایسا ہی کریں، کیونکہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے مسلمانو! یہ ہماری عید کا دن ہے، اور انسؓ بن مالک نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو انھوں نے ان کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور شہر والوں کی نماز اور تکبیر کی طرح نماز پڑھی اور عکرمہ نے کہا کہ دیہات کے لوگ عید میں جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں، جس طرح امام کرتا ہے اور عطا نے کہا کہ جب اس کی عید کی نماز فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

٩٣٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَ هَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَ هُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۳۳۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ، عائشہؓ کے پاس آئے اور ان کے پاس ایام منیٰ میں دو لڑکیاں تھیں جو دف بجا کر گا رہی تھیں اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے بدن پر کپڑا ڈھانپے ہوئے تھے، تو ابو بکر نے ان دونوں کو ڈانٹا، نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا کہ اے ابو بکرؓ ان دونوں کو چھوڑ دو اس لیے کہ یہ عید کے

عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَّتِلْكَ الْاَيَّامُ اَيَّامُ مِنًى وَّقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ اَمْنًا بَنِيْ اَرْفِدَةَ يَعْنِيْ مِنَ الْاَمْنِ۔

دن ہیں، اور یہ دن منیٰ کے ہیں اور حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھپا رہے ہیں اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ وہ مسجد میں کھیل رہے ہیں ان کو عمرؓ نے ڈانٹا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو اے بنی ارفدہ تم اطمینان سے کھیلو۔

٦٦٧ بَاب الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا وَقَالَ اَبُو الْمُعَلّٰى سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ كَرِهَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدِ۔

باب ۶۲۷۔ عید کی نماز سے پہلے(۱) اور اس کے بعد نماز پڑھنے کا بیان اور ابو المعلی نے کہا میں نے سعید کو ابن عباسؓ کے متعلق کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے عید کی نماز سے پہلے نماز کو مکروہ سمجھا۔

٩٣٤۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهٗ بِلَالٌ۔

۹۳۴۔ ابو الولید' شعبہ' عدی بن ثابت' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد پڑھی اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تعالیٰ تھے۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ!

وتر کے بیان

٦٢٨ بَاب مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ۔

باب ۶۲۸۔ ان روایتوں کا بیان جو وتر کے بارے میں منقول ہیں۔

٩٣٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ يَاْمُرُ

۹۳۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع و عبداللہ بن دینار' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو رکعتیں ہیں جب تم میں سے کسی شخص کو صبح ہو جانے کا خطرہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے جو اس کی پڑھی ہوئی نماز کو طاق بنا دے گی اور نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے تھے اور اپنی بعض ضرورتوں کا حکم دیتے۔

(۱) جمہور صحابہ و تابعین اور اکثر آئمہ مجتہدین کی یہی رائے ہے کہ عید کے دن نماز سے پہلے اور بعد میں نوافل کی اجازت نہیں۔ البتہ عید کے بعد گھر میں نوافل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بِبَعْضِ حَاجَتِهِ۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْقَرِيْبًا مِّنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَرَاَ عَشْرَآيَاتٍ مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَصَنَعْتُ مِثْلَهٗ وَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

۹۳۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، مخرمہ بن سلیمان، کریب، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے اپنی خالہ میمونہؓ کے پاس رات گزاری، اور بیان کرتے ہیں میں بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بیوی بستر کے طول میں لیٹے، یہاں تک کہ آدھی رات یا اس کے مثل گزری ہو گی کہ آپ اپنے چہرے سے نیند کا اثر دور کرتے ہوئے بیدار ہوئے، پھر سورۂ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لٹکتی ہوئی مشک کے پاس گئے اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے، میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور آپ کے بازو میں کھڑا ہو گیا، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان ملنے لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر وتر پڑھے۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آیا آپ کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں، پھر باہر نکلے تو صبح کی نماز پڑھی۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوْتِرُلَكَ مَاصَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ وَرَاَيْنَا اُنَاسًا مُنْذُ اَدْرَكْنَا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ وَّاِنَّ كُلًّا لَّوَاسِعٌ اَرْجُوْا اَنْ لَّايَكُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ بَاْسٌ۔

۹۳۷۔ یحییٰ بن سلیمان، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمٰنؒ بن قاسم، قاسم بن محمد، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو، دو رکعت ہے، پھر جب تو نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرے تو ایک رکعت پڑھ لے جو تیری تمام نماز کو وتر بنا دیگا، اور قاسم نے کہا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا لوگوں کو تین رکعتیں وتر پڑھتے دیکھا اور دونوں صورتیں میرے خیال میں جائز ہیں، مجھے امید ہے کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ

۹۳۸۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے اور یہ نماز آپ کی رات کی نماز تھی، آپ سجدہ کرتے تھے اتنی دیر تک کہ تم میں سے کوئی شخص ان کے سر

صَلٰوتَهٗ تَعْنِیْ بِاللَّیْلِ فَیَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَیَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَةً قَبْلَ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَهٗ وَیَرْكَعُ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِثُمَّ یَضْطَجِعُ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ۔

اٹھانے سے پہلے پچاس آیتیں پڑھ سکے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے، پھر اپنے داہنی بازو پر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن نماز کے لیے بلانے کو آتا(۱)۔

٦٢٩ بَاب سَاعَاتِ الْوِتْرِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ۔

باب ۶۲۹۔ وتر کی ساعتوں کا بیان، ابوہریرہؓ نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کی۔

٩٣٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَرَاَیْتَ الرَّكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اُطِیْلُ فِیْهِمَا الْقِرَآءَ ةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَّیُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَكَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْهِ قَالَ حَمَّادٌ اَیْ بِسُرْعَةٍ۔

۹۳۹۔ ابوالنعمان' حماد بن زید' انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ بتائیے کیا میں فجر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں طویل قرات کروں؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعہ اس کو طاق بنا لیتے، اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں نماز پڑھتے، گویا اذان آپ کے کان میں ہو رہی ہے، حماد نے کہا یعنی جلدی (پڑھ لیتے تھے)

٩٤٠۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ و بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلَّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهٰی وِتْرُهٗ اِلَی السَّحَرِ۔

۹۴۰۔ عمرو بن حفص' حفص' اعمش' مسلم' مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر رات کے تمام حصوں میں پڑھا ہے اور ان کا وتر صبح تک ختم ہو تا تھا۔

٦٣٠ بَاب اِیْقَاظِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهٗ بِالْوِتْرِ۔

باب ۶۳۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کو وتر کے لیے جگانے کا بیان۔

٩٤١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَارَاقِدَةٌ مُّعْتَرِضَةٌ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوْتِرَ اَیْقَظَنِیْ فَاَوْتَرْتُ۔

۹۴۱۔ مسدد' یحییٰ' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں عائشہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر عرض میں لیٹی رہتی، جب وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے جگا دیتے، پھر میں بھی وتر پڑھتی تھی۔

٦٣١ بَاب لِیَجْعَلْ اٰخِرَصَلٰوتِهٖ وِتْرًا۔

باب ۶۳۱۔ وتر کو آخری نماز بنانا چاہیے۔

(۱) متعدد روایات، آثار صحابہ اور متعدد صحابہ کرام کا عمل اس پر شاہد ہے کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں اور تینوں ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھی جائیں گی۔ تفصیل کے ساتھ دلائل دیکھنے کے لئے ملاحظہ ہو معارف السنن، ص ۲۱۸ تا ص ۲۳۷ ج ۴، اعلاء السنن ص ۲۸ تا ص ۶۸ ج ۶۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

۹۴۲۔ مسدد، یحیٰی بن سعید، عبید اللہ، نافع، عبد اللہ بن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ وتر کو رات کی آخری نماز بناؤ۔

۶۳۲ بَاب الْوِتْرِ عَلَى الدَّآبَّةِ۔

باب ۶۳۲۔ سواری پر وتر پڑھنے کا بیان۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ۔

۹۴۳۔ اسمٰعیل، مالک، ابو بکر بن عمر بن عبد الرحمٰن، عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ، سعید بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکہ کے راستہ پر جا رہا تھا جب مجھے صبح ہونے کا خطرہ ہوا تو میں اترا اور وتر پڑھ کر ان سے ملا، عبد اللہ بن عمرؓ نے پوچھا کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے کہا کہ مجھے فجر کا خطرہ ہو رہا تھا۔ چنانچہ میں اترا اور وتر پڑھ لیا، عبد اللہ نے کہا کیا تمھارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھا نمونہ نہیں ہے! میں نے کہا ہاں واللہ! تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے(۱)۔

۶۳۳ بَاب الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ۔

باب ۶۳۳۔ سفر میں وتر پڑھنے کا بیان۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ وَيُومِئُ اِيمَآءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

۹۴۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ بن اسماء، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سواری پر نماز پڑھتے تھے، سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا، اور رات کی نماز سوائے فرائض کے اشارے سے پڑھتے اور وتر سواری پر پڑھتے تھے۔

۶۳۴ بَاب الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ۔

باب ۶۳۴۔ رکوع سے پہلے اور اس کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کا بیان۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

۹۴۵۔ مسدد، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین سے روایت کرتے

(۱) عمدۃ القاری ص ۱۶ ج ۴ و شرح معانی الآثار للطحاوی ص ۲۹۴ ج ۱ پر حضرت ابن عمرؓ کا عمل اس سے مختلف مروی ہے جس میں یہ آتا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ رات کو نفل نماز تہجد کی سواری پر پڑھتے رہے اور جب وتر پڑھنے لگے تو سواری سے اتر کر زمین پر وتر کی نماز ادا کی اور اپنے اس عمل کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا تھا۔ اس روایت کو بھی سامنے رکھتے ہوئے دونوں روایتوں میں تطبیق دینے کے لئے علماء نے لکھا ہے کہ ممکن ہے تہجد کی نماز کو وتر سے تعبیر کر دیا گیا ہو یا اس وقت کوئی عذر شرعی ہو اور عام عادت یہی ہو کہ نوافل سواری پر اور وتر زمین پر اتر کر پڑھتے ہوں۔

عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيْرًا۔

ہیں انھوں نے بیان کیا کہ انس بن مالک سے پوچھا گیا کہ کیا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فجر کی نماز میں دعا قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھی ہے؟ فرمایا کہ کچھ دونوں تک رکوع کے بعد پڑھی ہے۔

٩٤٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَئَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ اَوْبَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِىْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَاقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا اَرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُّقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ زُهَآءُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُوْلٰٓئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًايَّدْ عُوْاعَلَيْهِمْ۔

۹۴۶۔ مسدد' عبدالواحد' عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے دعائے قنوت کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ دعائے قنوت پڑھی جاتی تھی، میں نے پوچھا رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ انھوں نے کہا رکوع سے پہلے، عاصم نے کہا کہ فلاں نے مجھ سے آپ کے متعلق بیان کیا کہ آپ بعد رکوع کے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا وہ جھوٹا ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک دعا قنوت پڑھی(ا) اور میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تقریباً ستر آدمیوں کو جنہیں قرآء کہا جاتا تھا مشرکوں کی طرف بھیجا تھا یہ لوگ ان کے سوا تھے جن پر آپ نے بددعا فرمائی تھی اور ان کے درمیان اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے درمیان معاہدہ تھا پھر (عہد شکنی کی بناء پر) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مہینہ تک دعا قنوت پڑھی اور ان پر بددعا کی۔

٩٤٧۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنِ التَّيْمِىِّ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَّدْعُوْا عَلٰے رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ۔

۹۴۷۔ احمد بن یونس' زائدۃ' تیمی' ابو مجلز' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انسؓ نے فرمایا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رعل اور ذکوان پر بددعا کرتے ہوئے ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی۔

٩٤٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِى الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ۔

۹۴۸۔ مسدد' اسمٰعیل' خالد' ابو قلابہ' انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت انس نے کہا کہ دعائے قنوت مغرب اور فجر میں پڑھی جاتی تھی۔

اَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ!

استسقاء کا بیان

٦٣٥ بَاب الْاِسْتِسْقَآءِ وَخُرُوْجِ النَّبِيِّ

باب ۶۳۵۔ استسقاء اور استسقا میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے

(ا) اس قنوت سے مراد قنوت نازلہ ہے کیونکہ فرض نمازوں میں بوقت ضرورت قنوت نازلہ ہی پڑھی جاتی ہے اور قنوت نازلہ کے بارے میں تمام آئمہ مجتہدین اس بات پر متفق ہیں کہ وہ رکوع کے بعد پڑھی جاتی ہے جیسا کہ اس باب کی روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ مگر نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور صحابہؓ کا عام معمول یہی تھا کہ وہ رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔ دلائل کے لئے ملاحظہ ہو عمدۃ القاری ص ۱۹ ج ۳۔ اعلاء السنن ص ۷۰ ج ٦۔

صَلَّے اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي الِاستِسقَاءِ۔

نکلنے کا بیان۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ اَبِي بَكرٍ عَن عَبَّادِ بنِ تَمِيمٍ عَن عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَستَسقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ۔

۹۴۹۔ ابو نعیم' سفیان' عبداللہ بن ابی بکر' عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پانی کی دعا کرنے کو باہر نکلے اور اپنی چادر الٹ دی۔

۶۳۶ بَاب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اجعَلهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

باب ۶۳۶۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ دعا کرنا کہ اس کو یوسف (علیہ السلام) کے قحط کے سال کی طرح ان کے (کفار قریش کے) لئے بنا دیجئے۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ عَن اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعرَجِ عَن اَبِي هُرَيرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاسَهٗ مِنَ الرَّكعَةِ الاٰخِرَةِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَنجِ الوَلِيدَ بنَ الوَلِيدِ اَللّٰهُمَ عَيَّاشَ بنَ رَبِيعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنجِ سَلَمَةَ بنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنجِ المُستَضعَفِينَ مِنَ المُؤمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اشدُد وَطاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجعَلهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ قَالَ ابنُ اَبِي الزِّنَادِ عَن اَبِيهِ هٰذَا كُلُّهٗ فِي الصُّبحِ۔

۹۵۰۔ قتیبہ' مغیرۃ بن عبدالرحمٰن' ابو الزناد' اعرج' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جب اپنا سر آخری رکعت سے اٹھاتے تو کہتے کہ اے اللہ! عیاش بن ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمۃ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے، اے اللہ! کفار مضر پر اپنی گرفت کو مضبوط کر، اے اللہ! ان کے لیے سالوں کو یوسف کے قحط کا سال بنا دے، اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ غفار کی اللہ نے مغفرت کر دی اور قبیلہ اسلم کو اللہ نے محفوظ رکھا۔ اور ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے یہ تمام دعائیں نماز صبح کے متعلق بھی نقل کی ہیں۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا الحُمَيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَنِ الاَعمَشِ عَن اَبِي الضُّحٰى عَن مَسرُوقٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ ح حَدَّثَنَا عُثمَانُ بنُ اَبِي شَيبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَن مَنصُورٍ عَن اَبِي الضُّحٰى عَن مَسرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِندَ عَبدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدبَارًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ سَبعًا كَسَبعِ يُوسُفَ فَاَخَذَتهُم

۹۵۱۔ حمیدی' سفیان' اعمش' ابوالضحیٰ' مسروق' عبداللہ' ح عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور، ابوالضحیٰ، مسروق روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس تھے تو انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب لوگوں (کفار قریش) کی بد بختی اور روگردانی کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ان کو یوسف کے سات سال کے قحط کی طرح قحط میں مبتلا کر دے(۱)، چنانچہ وہ قحط میں گرفتار ہو گئے، تمام چیزیں تباہ ہو گئیں یہاں تک کہ کھال اور مردار تک کھا گئے، اور

(۱) یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ایسی شدت سے قحط پڑا کہ قحط زدہ علاقے ویران پڑ گئے۔ ابو سفیان نے اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور صلہ رحمی کا واسطہ دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رحم کی درخواست کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور یہ قحط ختم ہوا۔

سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّكَ تَاْمُرُبِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ۔

کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے سبب سے انھیں دھواں نظر آتا، ابوسفیان آپکے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہو اور تمھاری قوم ہلاک ہو گئی اس لیے اللہ سے ان کے لیے دعا کرو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا انتظار کرو اس دن کا جب آسمان کھلا اور ظاہر دھواں لائے گا۔ آیت یوم نبطش البطشة الکبری تک جس دن ہم بہت سخت گرفت کریں گے بطشہ سے مراد یوم بدر ہے دخان' بطشہ اور لزام' دھواں، گرفت، قید اور آیت روم سب وقوع میں آچکے۔

٦٣٧ بَاب سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَآءَ اِذَاقَحِطُوْا۔

باب ۶۳۷۔ لوگوں کا امام سے بارش کی دعاء کے لیے درخواست کرنے کا بیان جب کہ وہ قحط میں مبتلا ہوں۔

٩٥٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِيْ طَالِبٍ ۔

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِىْ فَمَايَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ ۔

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ طَالِبٍ ۔

۹۵۲۔ عمرو بن علی' ابو قتیبہ' عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا میں نے ابن عمرؓ کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا اور گورا رنگ کہ ان کے چہرے کے واسطے سے بدلی سے بارش کی دعا کی جاتی ہے، وہ یتیموں کے حامی اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہیں۔ اور عمرو بن حمزہ کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم نے اور انھوں نے اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ جب میں شاعر کا قول یاد کیا اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھتا کہ آپ پانی کی دعا کرتے اور منبر سے اترنے بھی نہ پاتے کہ تمام پر نالے بہہ نکلتے اور (یہ شعر) وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ ابو طالب کا کلام ہے۔

٩٥٣۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰى

۹۵۳۔ حسن بن محمد' محمد بن عبداللہ انصاری' عبداللہ بن مثنیٰ' ثمامہ بن عبداللہ بن انس' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو عمر بن خطاب، عباس بن عبدالمطلب کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے کہ اے اللہ ہم تیرے پاس تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لے کر آیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب کرتا تھا

بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔

اب ہم لوگ اپنے نبی کے چچا (عباسؓ) کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہمیں سیر اب کر، راوی کا بیان ہے کہ لوگ سیر اب کیے جاتے یعنی بارش ہو جاتی۔

٦٣٨ بَاب تَحْوِيْلِ الرِّدَآءِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

باب ۶۳۸۔ استسقاء میں چادر الٹنے کا بیان۔

٩٥٤ ۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ ۔

۹۵۴۔ اسحٰق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابی بکر، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا کی، تو آپ نے اپنی چادر الٹ دی۔

٩٥٥ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ ابْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ اَبَاهُ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ وَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ صَاحِبُ الْاَذَانِ وَلٰكِنَّهٗ وَهِمَ فِيْهِ لِاَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِیُّ مَازِنِ الْاَنْصَارِ۔

۹۵۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم اپنے والد سے، اور وہ اپنے چچا عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی، پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر الٹ دی اور دو رکعت نماز پڑھی۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ ابن عیینہ کہتے تھے کہ یہ وہی عبداللہ بن زید اذان والے ہیں یعنی جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی، لیکن انھیں وہم ہوا ہے اس لیے کہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں جو انصار کے مازنی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔

٦٣٩ بَاب اِنْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ بِالْقَحْطِ اِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهٗ۔

باب ۶۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے قحط کے ذریعہ انتقام لینے کا بیان جب کہ حدود الٰہی کا خیال لوگوں کے دلوں سے جاتا رہے۔

٦٤٠ بَاب الْاِسْتِسْقَآءِ فِی الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ۔

باب ۶۴۰۔ جامع مسجد میں بارش کی دعا کرنے کا بیان۔

٩٥٦ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ

۹۵۶۔ محمد، ابو ضمرہ انس بن عیاض، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالکؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص جمعہ کے دن اس دروازہ سے مسجد میں داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے

الْمِنبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ فَلَا وَاللّٰهِ مَانَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَاقَزَعَةٍ وَّلَا شَيْئًا وَّلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سِلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا وَبَرٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَآئِهٖ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ فَوَاللّٰهِ مَارَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَاعَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ لوگوں کا مال تباہ ہو گیا، راستے بند ہو گئے، اس لیے آپ اللہ سے دعا کریں کہ بارش برسائے، انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اے میرے اللہ ہمیں سیراب کر' اے میرے اللہ! ہمیں سیراب کر' اے میرے اللہ! ہمیں سیراب کر' انسؓ نے بیان کیا کہ بخدا اس وقت آسمان پر نہ تو کوئی بادل اور نہ بادل کا کوئی ٹکڑا اور نہ کوئی چیز نظر آتی تھی اور نہ ہمارے اور سلع کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا، سلع کے پیچھے سے ڈھال کے برابر ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا، جب وہ آسمان کے بیچ میں آیا تو وہ بدلی پھیل گئی، پھر بارش ہونے لگی، بخدا پھر ہم لوگوں نے ایک ہفتہ تک آفتاب نہیں دیکھا، پھر ایک شخص اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ شخص آپ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ لوگوں کا مال تباہ ہو گیا اور راستے بند ہو گئے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش بند کر دے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا، ہم پر نہ برسا اے میرے اللہ پہاڑوں، ٹیلوں اور وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر برسا، راوی کا بیان ہے کہ بارش تھم گئی اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے باہر نکلے، شریک کا بیان ہے کہ میں نے انسؓ سے پوچھا وہ پہلا ہی آدمی تھا؟ انس نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔

٦٤١ بَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ۔

باب ۶۴۱۔ جمعہ کے خطبہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنے کا بیان۔

٩٥٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَدَارِ الْقَضَآءِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۹۵۷۔ قتیبہ بن سعید' اسمٰعیل بن جعفر' شریک انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں جمعہ کے دن اس دروازہ سے داخل ہوا جو دار القضاء کی طرف تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے، وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنا منہ کر کے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ!

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمًا ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَّلَا وَاللّٰهِ مَانَرٰى فِى السَّمَآءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَمَابَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَآئِهٖ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ اِنْتَشَرَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَارَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِى الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَآئِمًا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِىْ فِى الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ فَقَالَ مَااَدْرِىْ۔

لوگوں کا مال تباہ ہو گیا، اور راستے بند ہو گئے، اس لیے آپ اللہ سے دعا فرمایئے کہ بارش نازل فرمائے، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا کہ بارش نازل فرمااے، میرے اللہ! ہم پر بارش برسا' انسؓ کا بیان ہے کہ اس وقت آسمان پر نہ تو بادل اور نہ بادل کا کوئی ٹکڑا نظر آتا تھا اور نہ ہمارے اور سلع کے درمیان کوئی مکان یا گھر تھا، سلع کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بدلی کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا، جب وہ بدلی بیچ میں آئی تو پھیل گئی، پھر تو بخدا ہمیں آفتاب ایک ہفتہ تک نظر نہ آیا، پھر اسی دروازہ سے دوسرے جمعہ کے دن ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، وہ کھڑے کھڑے ہی آپ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں کا مال تباہ ہو گیا اور راستے بند ہو گئے، اس لئے اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش روک دے، راوی نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا اے میرے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ اے میرے اللہ! پہاڑوں' ٹیلوں اور وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر برسا، چنانچہ بارش تھم گئی اور ہم اس حال میں نکلے کہ دھوپ میں چل رہے تھے۔ شریک نے کہا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کیا یہ وہی پہلا آدمی تھا؟ انسؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔

٦٤٢ بَاب الْاِسْتِسْقَآءِ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

باب ۶۴۲۔ منبر پر بارش کی دعا کرنے کا بیان۔

٩٥٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا اَنْ نَّصِلَ اِلٰى مَنَازِلِنَا نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْغَيْرُهٗ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَهٗ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَاعَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا

۹۵۸۔ مسدد' ابو عوانہ' قتادہ' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اس اثناء میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بارش رک گئی ہے اس لئے اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم لوگوں کو سیراب کردے، چنانچہ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں کو بڑی مشکل سے واپس ہوئے، دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، راوی کا بیان ہے کہ وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش کو روک دے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا۔ انسؓ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ بارش ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور دائیں بائیں طرف ہو گئی کہ اس

وَّشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔

طرف بارش ہو رہی تھی اور اہل مدینہ پر بارش نہیں ہو رہی تھی۔

٦٤٣ بَاب مَنِ اكْتَفٰى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ۔

باب ۶۴۳۔ بارش کی دعا کرنے میں جمعہ کی نماز کو کافی سمجھنے کا بیان۔

٩٥٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَامَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ۔

۹۵۹۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، شریک بن عبداللہ، انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگوں کے جانور تلف ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، آپ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، پھر وہ شخص آیا اور عرض کیا کہ لوگوں کے گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور لوگوں کے جانور تباہ ہو گئے، آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یااللہ پہاڑوں، ٹیلوں اور نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسا، چنانچہ مدینہ سے بدل پھٹ گیا جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

٦٤٤ بَاب الدُّعَآءِ اِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ۔

باب ۶۴۴۔ بارش کی زیادتی کے سبب سے جب راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنے کا بیان۔

٩٦٠۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُمْطَرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ اِلَى جُمُعَةٍ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِنْجِيَابَ الثَّوْبِ۔

۹۶۰۔ اسمٰعیل، مالک، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگوں کے مویشی مر گئے، راستے بند ہو گئے، اس لیے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگوں کے گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے، لوگوں کے جانور مر گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یااللہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور ٹیلوں اور نیچے کے نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ میں بارش برسا، چنانچہ بدلی مدینہ سے پھٹ گئی جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

٦٤٥ بَاب مَاقِيْلَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّلُ رِدَآئَهُ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ يَوْمَ

باب ۶۴۵۔ اس روایت کا بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن بارش کی دعا میں اپنی چادر الٹ دیتے تھے۔

الْجُمُعَةِ۔

٩٦١ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللّٰهَ يَسْتَسْقِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ حَوَّلَ رِدَآءَهٗ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۹۶۱۔ حسن بن بشر' معافی بن عمران' اوزاعی' اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال تباہ ہونے اور بچوں کی مصیبت کی شکایت کی، چنانچہ آپ نے درگاہ ذوالجلال میں بارش کی دعا فرمائی، لیکن یہ نہیں بیان کیا کہ آپ نے چادر الٹی تھی اور نہ اس کا ذکر کیا کہ قبلہ کی طرف منہ کیا تھا۔

٦٤٦ بَاب اِذَا اسْتَشْفَعُوْا اِلَى الْاِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ۔

باب ۶۴۶۔ جب لوگ امام سے بارش کی دعا کے لیے سفارش کریں تو وہ اسے رد نہ کرے۔

٩٦٢ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا اللّٰهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِنْجِيَابَ الثَّوْبِ۔

۹۶۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' شریک بن عبداللہ بن ابی نمر' انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! لوگوں کے جانور مر گئے اور راستے منقطع ہو گئے، آپ اللہ سے دعا فرمایئے، چنانچہ آپ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، پھر ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگوں کے مکانات منہدم ہو گئے اور راستے مسدود ہو گئے اور لوگوں کے جانور مر گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یااللہ پہاڑوں کی پشت پر، ٹیلوں پر اور نیچے کے نالوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا، چنانچہ بدلی مدینہ سے اس طرح پھٹ گئی جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

٦٤٧ بَاب اِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ الْقَحْطِ۔

باب ۶۴۷۔ قحط کے وقت مشرکوں کا مسلمانوں سے دعا کرنے کو کہنے کا بیان۔

٩٦٣ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قُرَيْشًا اَبْطَئُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى

۹۶۳۔ محمد بن کثیر' سفیان' منصور' اعمش' ابوالضحیٰ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا کہ میں ابن مسعودؓ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا کہ کفار قریش نے ایمان لانے میں تاخیر کی، تو ان کے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی، تو وہ قحط میں گرفتار ہو گئے یہاں تک کہ وہ اس میں ہلاک ہو گئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے

هَلَكُوا فِيهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَآءَهٗ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ الْاٰيَةَ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ وَّ زَادَ اَسْبَاطٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَّشَكَاالنَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَّاْسِهٖ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ۔

لگے تو آپ کے پاس ابوسفیان آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم صلہ رحمی کا حکم دیتے ہوں اور تمھاری قوم ہلاک ہو رہی ہے اس لیے اللہ سے دعا کرو، تو آپ نے یہ آیت آخر تک پڑھی، اس دن کا انتظار کرو جب کہ آسمان کھلا دھواں لے کر آئے گا پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے، اللہ تعالیٰ کے قول جس دن ہم ان کی سخت گرفت کریں گے میں بطشہ سے مراد بدر کا دن ہے، اور اسباط نے بروایت منصور اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو بارش ہوئی، اور متواتر سات دن تک بارش ہوتی رہی اور لوگوں نے بارش کی زیادتی کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، چنانچہ بدلی آپ کے سر سے ہٹ گئی اور ان کے اردگرد بارش ہوتی ہے۔

٦٤٨ بَاب الدُّعَاءِ اِذَاكَثُرَالْمَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔

باب ۶۴۸۔ بارش کی زیادتی کے وقت یہ دعا کرنے کا بیان کہ ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہ برسے۔

٩٦٤۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَامُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ النَّاسُ فَصَا حُوْا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُوَ احْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَآئِمُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَانَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ فَنَشَاَتْ سَحَابَةٌ وَّاَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوْا اِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسُهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَتَكَشَّطَتِ الْمَدِيْنَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَاتُمْطِرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

۹۶۴۔ محمد بن ابی بکر، معتمر، عبید اللہ، ثابت، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے، تو لوگ کھڑے ہوئے اور شور مچانے لگے اور کہا کہ یارسول اللہ بارش رک گئی ہے، درخت سرخ ہو گئے، جانور تباہ ہو گئے، اس لیے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ بارش برسائے، آپ نے دوبار فرمایا کہ اے میرے اللہ! ہم لوگوں کو سیراب کر، بخدا اس وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آرہا تھا، بدلی کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی، آپ منبر سے اترے پھر نماز پڑھی، جب فارغ ہوئے تو اس کے بعد دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے شور مچایا اور کہا کہ لوگوں کے گھر گر گئے اور راستے مسدود ہو گئے، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش کو روک دے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا کہ اے میرے اللہ! ہم لوگوں کے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، مدینہ سے بدلی ہٹ گئی اور اس کے اردگرد بارش ہو رہی تھی، لیکن مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں برس رہا تھا، میں نے مدینہ کو دیکھا کہ وہ تاج کی طرح (روشن) تھا۔

وَاِنَّهَا لَفِی مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ۔

٦٤٩ بَاب الدُّعَآءِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ قَآئِمًا وَّقَالَ لَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِیُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ وَّزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَاسْتَسْقٰى فَقَامَ لَهُمْ عَلٰى رِجْلَيْهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقٰى ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَرَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۶۴۹۔ استسقاء میں کھڑے ہو کر دعا کرنے کا بیان اور ہم سے ابو نعیم نے بواسطہ زہیر' ابو اسحاق بیان کیا کہ عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور ان کے ساتھ براء بن عازبؓ اور زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کی دعا کی تو اپنے دونوں پاؤں پر بغیر منبر کھڑے ہوئے اور دعا کی، پھر دو رکعت جہر کے ساتھ پڑھیں، اور نہ تو اذان دی گئی اور نہ اقامت کہی گئی اور ابو اسحاق کا بیان ہے کہ عبداللہؓ بن یزید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔

٩٦٥۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِیْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَآئِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَآئَهٗ فَاُسْقُوْا۔

۹۶۵۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عباد بن تمیم' اپنے چچا عبداللہ بن زید سے جو صحابی تھے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر استسقاء کی نماز کے لیے نکلے آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہی کھڑے اللہ سے دعا فرمائی، پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی چادر الٹ دی تو بارش ہوئی۔

٦٥٠ بَاب الْجَهْرِ بِالْقِرَآءَةِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ۔

باب ۶۵۰۔ استسقاء میں جہر سے قرأت کرنے کا بیان۔

٩٦٦۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِیْ فَتَوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُوْا وَحَوَّلَ رِدَآئَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ۔

۹۶۶۔ ابو نعیم' ابن ابی ذئب' زہری' عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کی نماز کے لیے نکلے، قبلہ رو ہو کر دعا کرنے لگے اور اپنی چادر الٹ دی پھر دو رکعت نماز پڑھی اور ان دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی۔

٦٥١ بَاب كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ اِلَى النَّاسِ۔

باب ۶۵۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیری۔

٩٦٧۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ

۹۶۷۔ آدم' ابن ابی ذئب' زہری' عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن دیکھا جب وہ استسقاء کے لیے نکلے، تو لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ

يَسْتَسْقِيْ قَالَ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْا ثُمَّ حَوَّلَ رِدَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ۔

پھیری اور قبلہ رو ہو کر دعا کرنے لگے، پھر اپنی چادر الٹ دی پھر ہم لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی۔

٦٥٢ بَاب صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَآءِ رَكْعَتَيْنِ۔

باب ۶۵۲۔ استسقاء کی دو رکعتیں پڑھنے کا بیان۔

٩٦٨۔ حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ۔

۹۶۸۔ قتیبہ بن سعید 'سفیان' عبداللہ بن ابی بکر 'عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھیں اور پھر اپنی چادر الٹ دی۔

٦٥٣ بَاب الْاِسْتِسْقَآءِ فِي الْمُصَلّٰى۔

باب ۶۵۳۔ عید گاہ میں استسقاء کی نماز پڑھنے کا بیان۔

٩٦٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِيْ بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ قَالَ سُفْيَانُ وَاَخْبَرَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ۔

۹۶۹۔ عبداللہ بن محمد 'سفیان' عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف استسقاء کی نماز کے لیے نکلے اور قبلہ رو ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور اپنی چادر الٹ دی۔ سفیان نے کہا کہ مجھ سے مسعودی نے بواسطہ ابو بکرؓ بیان کیا کہ آپ نے دائیں کونے کو اپنے بائیں کندھے پر ڈالا۔

٦٥٤ بَاب اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ۔

باب ۶۵۴۔ استسقاء میں قبلہ رو ہونے کا بیان۔

٩٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَبَّادَبْنَ تَمِيْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ ن الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّيْ وَاَنَّهٗ لَمَّا دَعَااَوْاَرَادَاَنْ يَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ حَوَّلَ رِدَآئَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِيٌّ وَّالْاَوَّلُ كُوْفِيٌّ هُوَا بْنُ يَزِيْدَ۔

۹۷۰۔ محمد 'عبدالوہاب' یحییٰ بن سعید 'ابو بکر بن محمد' عباد بن تمیم' عبداللہ بن زید انصاری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ عیہ وسلم عید گاہ کی طرف نماز پڑھنے کو نکلے اور جب دعا کی، یا دعا کرنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر الٹ دی اور ابو عبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ یہ عبداللہؓ بن زید مازنی ہیں اور پہلے کوفی ہیں اور وہ عبداللہؓ بن یزید ہیں۔

٦٥٥ بَاب رَفْعِ النَّاسِ اَيْدِيَهُمْ مَّعَ الْاِمَامِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ وَقَالَ اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

باب ۶۵۵۔ استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھانے کا بیان، اور ایوب بن سلیمان نے بہ سند ابو بکر بن اویس' سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید بیان کیا کہ انس بن مالکؓ نے کہا کہ ایک گاؤں کا رہنے والا اعرابی رسول اللہ صلی

سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ مِّنْ اَهْلِ الْبَدْ وِاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُوْا وَرَفَعَ النَّاسُ اَيْدِيَهِمْ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى فَاَتَى الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيْقُ بَشِقَ اَیْ مَلَّ وَقَالَ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍعَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّشَرِيْكٍ قَالَا سَمِعْنَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے دن حاضر ہوا' اور عرض کیا کہ یارسول اللہ جانور تباہ ہوگئے اور لوگ اور بچے ہلاک ہوگئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے، اور لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کرنے لگے، انسؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ مسجد سے نکلے بھی نہ تھے کہ بارش ہونے لگی اور بارش ہوتی رہی یہاں تک کہ دوسرا جمعہ آیا تو ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مسافر تھک گئے اور راستے مسدود ہوگئے، بشق کے معنی مَلَّ ہیں یعنی اکتا گئے اور اویسی نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر اور یحییٰ بن سعید اور شریک سے اور دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے انسؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔

بابُ رَفْعِ الْاِمَامِ يَدَهٗ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ.

استسقاء میں امام کے ہاتھ اٹھانے کے بیان۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَرْفَعُ يَدَيْهِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ دُعَآئِهٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَآءِ وَاَنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ۔

۹۷۱۔ محمد بن بشار' یحییٰ اور ابن عدی' سعید' قتادہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوائے استسقاء کے کسی اور دعا میں اپنے ہاتھ زیادہ اونچے نہیں اٹھاتے تھے اور استسقاء میں اتنے ہاتھ اٹھاتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

٦٥٦ بَاب مَايُقَالُ اِذَا مَطَرَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَصَيِّبٍ الْمَطَرُ وَقَالَ غَيْرُهٗ صَابَ وَاَصَابَ يَصُوْبُ۔

باب ۶۵۶۔ جب بارش ہو جائے تو کیا کہا جائے اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ صیب سے مراد (قرآن میں) بارش ہے' اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ صاب اصاب یصوب سے ماخوذ

٩٧٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَّافِعٍ ۔

ہے۔

۹۷۲۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، عبیداللہ، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو فرماتے اے اللہ نفع پہنچانے والی بارش برسا، اور قاسم بن یحییٰ نے عبیداللہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور اس کو اوزاعی اور عقیل نے نافع سے روایت کیا ہے۔

٦٥٧ بَاب مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتّٰى يَتَحَادَرَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ۔

باب ۶۵۷۔ اس شخص کا بیان جو بارش میں ٹھہرے یہاں تک کہ اس کی داڑھی تر ہو جائے۔

٩٧٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍؓ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا اَنْ يَّسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَافِي السَّمَآءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ قَالَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْرَجُلٌ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَآءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدَيْهِ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ فِيْ مِثْلِ الْجَوْبَةِ

۹۷۳۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ایک سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے، اس اثناء میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال تباہ ہو گیا اور بچے بھوکے ہیں، اس لیے آپ اللہ سے ہمارے لیے بارش کی دعا کیجیے، انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس وقت آسمان پر بدلی کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا، انسؓ نے کہا کہ بادل پہاڑوں کی طرف سے نمودار ہوئے، پھر آپ منبر سے اترے بھی نہ تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کے قطرے آپ کی داڑھی پر ٹپک رہے ہیں، انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اس دن ہم پر بارش ہوتی رہی اور اس کے بعد کے دوسرے دن اور تیسرے دن بلکہ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، وہ اعرابی کھڑا ہوا یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ مکانات منہدم ہو گئے، مال ڈوب گیا، آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا کریں چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے میرے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا، انسؓ کا بیان ہے کہ جب آپ آسمان کی طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرماتے اس طرف کی بدلی ہٹ جاتی یہاں تک کہ مدینہ ایک حوض کی طرح ہو گیا اور وادی قناۃ ایک مہینہ تک بہتا رہا اور جو شخص بھی اس

حَتّٰی سَالَ الْوَادِیُّ وَادِیُّ قَنَاةَ شَھْرًا قَالَ فَلَمْ یَجِیٌ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِیَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجُوْدِ۔

طرف سے آتا بارش کی خوبی کا تذکرہ کرتا۔

٦٥٨ بَاب اِذَاھَبَّتِ الرِّیْحُ۔

باب ۶۵۸۔ آندھی کے چلنے کا بیان۔

٩٧٣۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَمِیْدٌ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَّقُوْلُ كَانَتِ الرِّیْحُ الشَّدِیْدَةُ اِذَاھَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۷۳۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب ہوا زور سے چلتی تو اس کا اثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا۔

٦٥٩ بَاب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا۔

باب ۶۵۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا بیان کہ باد صبا کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔

٩٧٤۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔

۹۷۴۔ مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باد صبا(۱) کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے، اور قوم عاد پچھوا ہوا کے ذریعہ ہلاک کی گئی۔

٦٦٠ بَاب مَاقِیْلَ فِی الزَّلَازِلِ وَالْآیَاتِ۔

باب ۶۶۰۔ زلزلوں اور قیامت کی نشانیوں کے متعلق روایتوں کا بیان۔

٩٧٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ۔

۹۷۵۔ ابوالیمان، شعیب، ابو الزناد، عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک علم اٹھا نہ لیا جائے گا، اور زلزلے کثرت سے ہوں گے، اور زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہوگا، اور فتنہ و فساد ظاہر ہوگا، اور ہرج کی کثرت ہوگی۔ ہرج سے مراد قتل ہے قتل، یہاں تک کہ تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا، اس طرح کہ بہتا پھرے گا، اور لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

٩٧٦۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَاوَفِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِ نَا قَالَ هُنَالِكَ

۹۷۶۔ محمد بن مثنیٰ، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں، تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں اور

(۱) باد صبا وہ ہوا جو مشرق سے مغرب کی طرف چلتی ہے۔ یہ رحمت کی ہوا ہوتی ہے بادلوں کو یہی ہوا اکٹھا کرتی ہے۔ اور دبور (پچھوا) وہ آندھی جو مغرب کی جانب سے چلتی ہے۔

الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، لوگوں نے کہا ہمارے نجد میں بھی تو انہوں نے کہا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے، اور وہیں سے شیطان کا گروہ بھی نکلے گا۔

٦٦١ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ۔

باب ۶۶۱۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان کہ تم جھٹلانے کو اپنا رزق بناتے ہو' ابن عباس نے فرمایا کہ رزق سے مراد شکر ہے۔

٩٧٧۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَاقَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّامَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّامَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ۔

۹۷۷۔ اسمٰعیل' مالک' صالح بن کیسان' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، زید بن خالد جہنی، سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز حدیبیہ میں پڑھائی، رات کو بارش ہوئی جب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز سے فارغ ہوئے، تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا، لوگوں نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میرے بندوں میں مجھ پر ایمان رکھنے والے اور میرا انکار کرنے والے (یعنی کافر) نے صبح کی، جس نے کہا کہ مجھ پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی، تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے، اور ستارہ کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارہ پچھتر کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ میرا منکر ہے اور ستارہ پر ایمان رکھنے والا ہے۔

٦٦٢ بَاب لَايَدْرِيْ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ اِلَّااللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَّايَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ۔

باب ۶۶۲۔ اللہ بزرگ و برتر کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور ابو ہریرہؓ نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کیا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا(۱)۔

٩٧٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَايَعْلَمُ اَحَدٌ مَّايَكُوْنُ فِيْ غَدٍ

۹۷۸۔ محمد بن یوسف' سفیان' عبد اللہ بن دینار ابن عمر سے روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں کہ انہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے، اور نہ یہ جانتا ہے کہ رحم مادہ

(۱) یعنی بغیر کسی ذریعہ اور واسطہ کے یقینی طور پر ان پانچ چیزوں کا کلی اور قطعی علم صرف حق تعالیٰ ہی کو ہے کسی اور کو ایسا علم نہیں ہو سکتا۔

وَّلَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَّایَکُوْنُ فِی الْاَرْحَامِ وَلَا یَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَاتَکْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَایَدْرِیْ اَحَدٌ مَّتٰی یَجِیْءُ الْمَطَرُ۔

میں کیا چیز ہے، اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کل کیا کرے گا، اور نہ کسی یہ خبر ہے کہ وہ کس ملک میں مرے گا، اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ بارش کب ہو گی۔

اَبْوَابُ الْکُسُوْفِ

کسوف کا بیان

٦٦٣ بَاب الصَّلٰوۃِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

باب ٦٦٣۔ سورج گہن میں نماز پڑھنے کا بیان۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کُنَّاعِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجُرُّرِدَآءَہٗ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَایَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّاِذَارَاَیْتُمُوْھَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰی یُکْشَفَ مَابِکُمْ۔

۹۷۹۔ عمرو بن عون، خالد، یونس، حسن، ابو بکرۃ سے روایت کرتے ہیں ابو بکرہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورج میں گہن لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کھینچتے ہوئے کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے اور ہم لوگ بھی داخل ہوئے پھر آپؐ نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی، یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو گیا، اور آپؐ نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب کسی کی موت کے سبب سے گہن میں نہیں آتے، جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ گہن ختم ہو جائے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَامَسْعُوْدٍ یَّقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا۔

۹۸۰۔ شہاب بن عباد، ابراہیم بن حمید، اسمٰعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب کسی آدمی کی موت کے سبب سے گہن میں نہیں آتے بلکہ وہ خدا کی نشانیوں سے ایک نشانی ہے تو جب تم گرہن دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

۹۸۱۔حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یُخْبِرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَالِحَیَاتِهٖ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھَا فَصَلُّوْا۔

۹۸۱۔ اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا آفتاب و ماہتاب کسی کی موت یا حیات کے سبب سے گہن میں نہیں آتے بلکہ ان دونوں کا گہن میں آنا خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تو جب تم اس کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ھَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ اَبُوْمُعَاوِیَةَ

۹۸۲۔ عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں، مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ

عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَايَكْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَارَاَيْتُمْ فَصَلُّوْا فَادْعُوااللّٰهَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس دن ابراہیمؑ نے انتقال کیا سورج میں گہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت کے سبب سے سورج گہن میں آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب کسی کی موت یا حیات کے سبب سے گہن میں نہیں آتے جب تم اس کو دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو(۱)۔

٦٦٤ بَاب الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوْفِ۔

باب ۶۶۴۔ سورج گہن میں خیرات کرنے کا بیان۔

٩٨٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَاقَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَافَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَالِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّ قُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ مَامِنْ اَحَدٍ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْتَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَااُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ

۹۸۳۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گہن میں آگیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور کھڑے ہوئے تو دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے، لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا تو طویل سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو چکا تھا پھر آپؐ نے لوگوں کو خطبہ سنایا تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب دونوں خدا کی نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن میں نہیں آتے، جب تم یہ دیکھو تو اللہ سے دعا کرو' تکبیر کہو' نماز پڑھو اور صدقہ کرو پھر فرمایا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں اسے غیرت آتی ہے کہ اس کا بندہ یا اس کی لونڈی زنا کرے، اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو میں جانتا ہوں اگر تم اسے جان لو تو بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں صرف ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تھا اور اتفاق سے اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جناب ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تھا تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ جناب ابراہیمؓ کے انتقال کی بنا پر سورج گرہن ہوا ہے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے اس فاسد خیال کی اصلاح کی اور فرمایا کہ چاند اور سورج کسی کی موت یا حیات کی بنا پر گرہن نہیں ہوتے۔ ہاں آپؐ نے ایسے موقعہ پر لوگوں کو نماز اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی تعلیم دی۔

لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

٦٦٥ بَاب النِّدَآءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوْفِ۔

باب ۶۶۵۔ سورج گرہن میں نماز کے لئے جمع کرنے کے لئے پکارنے کا بیان۔

٩٨٤۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامِ بْنِ اَبِيْ سَلَامٍ نِ الْحَبَشِيُّ الدِّمِشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَهٗ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ۔

۹۸۴۔ اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابی سلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف ابن زہری، عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓو نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں آفتاب گہن میں آ گیا تو پکارا گیا کہ نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔

٦٦٦ بَاب خُطْبَةِ الْاِمَامِ فِي الْكُسُوْفِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۶۶۶۔ سورج گرہن میں امام کا خطبہ پڑھنے کا بیان اور عائشہ اور اسماء نے بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خطبہ سنایا۔

٩٨٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَءَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ وَ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَوْلٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهِ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُم قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ

۹۸۶۔ یحییٰ بن بکیر لیث، عقیل، ابن شہاب، ح، احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی میں آفتاب کو گہن لگا تو آپؐ مسجد کی طرف نکلے اور لوگ آپؐ کے پیچھے صف بستہ ہوئے پھر آپؐ نے تکبیر کہی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے طویل قرات کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہوئے، لیکن سجدہ نہیں کیا اور طویل قرات کی جو پہلی قرات سے کم تھی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد کہا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور پورے چار رکوع اور سجدے کئے اور آفتاب نماز سے فارغ ہونے سے پہلے روشن ہو گیا پھر کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا کہ یہ دونوں آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیاں ہیں کسی کی موت یا کسی کی حیات کے سبب یہ گرہن میں نہیں آتے جب تم یہ دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو۔ اور کثیر

رَکْعَاتٍ فِیْ اَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ وَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ هُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ وَکَانَ یُحَدِّثُ کَثِیْرُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یُحَدِّثُ یَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَؓ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ اِنَّ اَخَاكَ یَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِیْنَةِ لَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ اَجَلْ لِاَنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ

بن عباس بیان کرتے تھے کہ عبداللہ بن عباس نے سورج گہن کا واقعہ عروہ کی حدیث کی طرح بطریق عائشہؓ بیان کیا میں نے عروہ سے کہا کہ تمہارے بھائی نے جس دن آفتاب کو مدینہ میں گرہن لگا تھا۔ فجر کی طرح دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں، کہا ہاں اس لئے کہ انہوں نے سنت میں غلطی کی۔

۶۶۷ بَاب هَلْ یَقُوْلُ کَسَفَتِ الشَّمْسُ اَوْخَسَفَتْ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ۔

باب ۶۶۷۔ کیا کسفت الشمس یا خسفت کہہ سکتے ہیں؟ اور اللہ تعالیٰ نے خسف القمر فرمایا ہے۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِیْلَةً ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ کَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِیْلَةً وَّهِیَ اَدْنٰی مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّهِیَ اَدْنٰی مِنَ الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِیْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّکْعَةِ الْاٰخِیْرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِنَّهُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ۔

۹۸۶۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن آفتاب کو گرہن لگا، نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر طویل قرات کی پھر طویل رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے رہے، پھر طویل قرات کی، جو پہلی قرات سے کم تھی، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر طویل سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا، پھر سلام پھیرا اور آفتاب روشن ہو چکا تھا، آپؐ نے لوگوں کو خطبہ دیا کہ فرمایا کہ کسوف الشمس والقمر خدا کی دو نشانیاں ہیں جو کسی کے موت وحیات کے باعث گہن میں نہیں آتے، جب تم یہ دیکھو تم نماز کے لئے دوڑو (کسوف شمس و قمر) فرمانے سے معلوم ہوا کہ کسوف کا لفظ شمس و قمر دونوں کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔

۶۶۸ بَاب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

باب ۶۶۸۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اللہ تعالیٰ اپنے

وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ بِالْكُسُوْفِ قَالَهٗ اَبُوْمُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بندوں کو کسوف کے ذریعہ ڈراتا ہے، اور اس کو ابو موسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

٩٨٧۔ حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُّوْنُسَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهٗ تَابَعَهٗ مُوْسٰى عَنْ مُّبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَ تَابَعَهٗ اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ۔

۹۸۷۔ قتیبہ بن سعید' حماد بن زید' یونس' حسن' ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں ابو بکرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب وماہتاب اللہ کی دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت کے سبب سے گرہن میں نہیں آتے، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے ذریعہ ڈراتا ہے۔ عبدالوارث، شعبہ' خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس سے یخوف اللہ عبادہ اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے کے لفظ نہیں بیان کئے، اور موسیٰ نے مبارک سے اور انہوں نے حسن سے اس کے متابع حدیث روایت کی حسن نے کہا کہ مجھ سے ابو بکرہؓ نے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اللہ ان دونوں کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور اشعث نے حسن سے اس کے متابع حدیث روایت کی۔

٦٦٩ بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوْفِ۔

باب ٦٦٩۔ سورج گرہن میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کا بیان۔

٩٨٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَآءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَآئِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَّرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا

۹۸۸۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' یحییٰ بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہؓ کے پاس مانگنے کو آئی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے، تو حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگ اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ! پھر ایک دن سواری پر صبح کے وقت سوار ہوئے اور آفتاب کو گہن لگ گیا تو آپؐ چاشت کے وقت واپس ہوئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجروں کے درمیان سے گزرے، پھر نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے، تو آپؐ نے طویل قیام فرمایا پھر طویل رکوع فرمایا پھر طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھا کر سجدہ میں گئے، پھر کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے، جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا، تو دیر تک کھڑے رہے، جو

طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

پہلے قیام سے کم تھا، پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہو کر وہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے کہلانا چاہا پھر انہیں حکم دیا کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگیں۔

٦٧٠ بَاب طُوْلِ السُّجُوْدِ فِي الْكُسُوْفِ۔

باب ۶۷۰۔ سورج گرہن میں طویل سجدوں کا بیان۔

٩٨٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاسَجَدْتُّ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا۔

۹۸۹۔ ابو نعیم' شیبان' یحییٰ' ابو سلمہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں آفتاب کو گہن لگا تو اعلان کیا گیا کہ نماز ہونے والی ہے، چنانچہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے پھر کھڑے ہوئے پھر ایک رکعت میں دو رکوع کئے، پھر بیٹھے رہے، یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو گیا، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے کبھی اس سے طویل سجدہ نہ کیا۔

٦٧١ بَاب صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً وَّصَلّٰى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَّعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ۔

باب ۶۷۱۔ سورج گرہن کی نماز باجماعت پڑھنے کا بیان اور ابن عباسؓ نے لوگوں کو صفہ ءزمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو جمع کیا اور ابن عمرؓ نے نماز پڑھائی۔

٩٩٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَآئَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا

۹۹۰۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ آفتاب کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں گہن لگا، تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھائی اور سورۂ بقرہ کی تلاوت کے برابر طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے، جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے، لیکن یہ

وَّهُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًاوَّهُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَّلَوْاَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَاُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَمَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَ يَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَارَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا، جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے، تو آفتاب روشن ہو چکا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ آفتاب وماہتاب اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا حیات کے باعث گہن میں نہیں آتے، تو جب تم یہ دیکھو تو اللہ کو یاد کرو، لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم لوگوں نے دیکھا کہ آپ اپنی جگہ سے کوئی چیز لے رہے تھے، پھر آپ کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا، تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا، تو اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا اگر میں اسے پا لیتا تو تم اس سے اس وقت تک کھاتے جب تک دنیا قائم ہے، اور مجھے دوزخ دکھلائی گئی کہ آج کی طرح کا منظر میں نے کبھی نہ دیکھا تھا اور ان دوزخیوں میں زیادہ عورتوں کو دیکھا لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ایسا کیوں ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ان کے کفر کے سبب سے، کہا گیا کہ وہ خدا کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا بلکہ شوہروں کی نافرمانی کرتی ہیں اور احسان کا شکریہ ادا نہیں کرتی ہیں، اگر ان میں سے کسی کے ساتھ زندگی بھر احسان کرتے رہو اور وہ تم سے کچھ برائی دیکھے، تو وہ کہیں گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

٦٧٢ بَاب صَلٰوةِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ۔

باب ۶۷۲۔ سورج گرہن میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے نماز پڑھنے کا بیان۔

٩٩١۔ حَدَّثَنَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُّصَلُّوْنَ فَاِذَا هِيَ قَآئِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا اِلَى السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ اَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ

۹۹۱۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ' فاطمہ بنت منذر' اسماء بنت ابی بکر بیان کرتی ہیں کہ میں زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس آئی جس وقت آفتاب کو گہن لگا تھا، تو دیکھا کہ اس وقت لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، اور عائشہؓ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ! میں نے کہا کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے اشارہ سے ہاں کہا، میں کھڑی رہی یہاں تک کہ قریب تھا کہ مجھے غش آجائے، میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی جب

حَتّٰی تَجَلَّانِیَ الْغَشْیُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِیِ الْمَآءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ مَامِنْ شَیْءٍ کُنْتُ لَمْ اَرَہٗ اِلَّا وَقَدْ رَاَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا حَتّٰی الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْقَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ لَااَدْرِیْ اَیَّتَھُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ یُؤْتٰی اَحَدُکُمْ فَیُقَالُ لَہٗ مَاعِلْمُكَ بِھٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْقَالَ الْمُوْقِنُ لَااَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جَآءَ نَا بِالْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَیُقَالُ لَہٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ کُنْتَ لَمُوْقِنًا وَّ اَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِالْمُرْتَابُ لَااَدْرِیْ اَیُّھُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ لَااَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُہٗ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا میں نے وہ چیزیں اس مقام پر دیکھیں جو میں نے اس سے پہلے نہ دیکھی تھیں، یہاں تک کہ جنت دوزخ کے مناظر بھی مجھے دکھائے گئے اور میری طرف وحی بھیجی گئی کہ قبر میں فتنہ دجال کے مثل یا اس کے قریب قریب آزمائش ہوگی، اسماء نے کہا کہ میں نہیں جانتی کہ مثل فتنۃ الدجال کہا' یا قریباً من فتنۃ الدجال، اسماء نے کہا کہ تم میں سے ایک شخص کے پاس فرشتہ آئے گا اور اس سے کہا جائے گا اس آدمی کے متعلق کچھ معلوم ہے؟ جو شخص مومن یا موقن ہوگا، اسماء نے مومن کا لفظ یا موقن کا لفظ کہا مجھے معلوم نہیں، وہ کہے گا یہ محمد اللہ کے رسول ہیں، جو ہمارے پاس کھلی ہوئی دلیلیں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے، تو ہم نے اسلام قبول کیا ایمان لائے اور ہم نے پیروی کی، تو اس سے کہا جائے گا اے مرد صالح، سو میں جانتا تھا کہ تو مومن ہے اور جو شخص منافق یا شک کرنے والا ہوگا منافق یا مرتاب میں سے کون سا لفظ اسماء نے بیان کیا معلوم نہیں، کہے گا میں نہیں جانتا، اسماء نے کہا وہ کہے گا میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔

٦٧٣ بَاب مَنْ اَحَبَّ الْعِتَاقَۃَ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

باب ۶۷۳۔ کسوف شمس (سورج گرہن) میں غلام آزاد کرنے کو بہتر سمجھنا۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ فَاطِمَۃَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعِتَاقَۃِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

۹۹۲۔ ربیع بن یحیٰی' زائدہ' ہشام' فاطمہ' اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں اسماء نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا بیان دیا۔

٦٧٤ بَاب صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب ۶۷۴۔ مسجد میں سورج گرہن کی نماز پڑھنے کا بیان۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَّحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً جَآءَ تْ تَسْاَلُھَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَآئِشَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُعَذَّبُ

۹۹۳۔ اسمٰعیل' مالک' یحیٰی بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس کچھ مانگنے کو آئی تو اس نے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے محفوظ رکھے' حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگ قبر میں عذاب دیئے جاتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

النَّاسُ فِیْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَآئِذًابِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَّرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَي الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًاطَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَدُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

وسلم نے فرمایا خدا کی پناہ! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح سواری پر سوار ہوئے، تو آفتاب میں گہن لگا، اور دن چڑھنے پر واپس آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجروں کے درمیان سے گزرے، پھر کھڑے ہوئے، پھر نماز پڑھی اور لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے، تو آپؐ نے طویل قیام کیا پھر آپؐ نے طویل رکوع کیا پھر آپؐ نے سر اٹھایا تو دیر تک کھڑے رہے، لیکن پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا، لیکن پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر دیر تک کھڑے رہے، لیکن پہلے قیام سے کم، پھر طویل رکوع کیا، لیکن پہلے رکوع سے کم، پھر دیر تک کھڑے رہے، لیکن پہلے قیام سے کم، پھر طویل رکوع کیا، لیکن پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ کیا، لیکن پہلے سجدے سے کم، پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے کہلانا چاہا، پھر آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگیں۔

٦٧٥ بَاب لَاتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرَةَ وَالْمُغِيْرَةُ وَاَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ۔

باب ۶۷۵۔ کسی کی موت اور حیات کے سبب آفتاب میں گرہن نہیں لگتا، ابو بکرہؓ، مغیرہؓ، ابو موسیٰؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ نے روایت کیا۔

٩٩٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَيْسٌ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَايَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا۔

۹۹۴۔ مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، ابو مسعود سے روایت کرتے ہیں، ابو مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آفتاب و ماہتاب کو کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن نہیں لگتا، لیکن یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں، جب تم ان دونوں میں گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

٩٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ

۹۹۵۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آفتاب میں گہن لگا، تو نبی

الشَّمۡسُ عَلٰی عَهۡدِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الۡقِرَآءَ ةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوۡعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاۡسَهٗ فَاَطَالَ الۡقِرَآءَ ةَ وَهِیَ دُوۡنَ قِرَآءَ تِهِ الۡاُوۡلٰی ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوۡعَ وَهُوَدُوۡنَ رُكُوۡعِهِ الۡاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاۡسَهٗ فَسَجَدَ سَجۡدَتَيۡنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِی الرَّكۡعَةِ الثَّانِيَةِ مِثۡلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ لَايَخۡسِفَانِ لِمَوۡتِ اَحَدٍ وَّلَالِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنۡ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيۡهِمَا عِبَادَهٗ فَاِذَارَاَيۡتُمۡ ذٰلِكَ فَافۡزَعُوۡا اِلَی الصَّلٰوةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور طویل قرأت کی، پھر رکوع کیا، تو طویل رکوع کیا (۱)، پھر اپنا سر اٹھایا تو طویل قرأت کی جو پہلی قرأت سے کم تھی پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر اپنا سر اٹھایا اور دو سجدے کئے، اور پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ آفتاب اور ماہتاب کسی کی موت اور حیات کے سبب سے گہن میں نہیں آتے لیکن وہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو خدا اپنے بندوں کو دکھاتا ہے، جب تم یہ دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو۔

۶۷۶ بَابُ الذِّكۡرِ فِی الۡكُسُوۡفِ رَوَاهُ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ۔

باب ۶۷۶۔ سورج گرہن میں ذکر الٰہی کا بیان، اس کو ابن عباس نے روایت کیا۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوۡ اُسَامَةَ عَنۡ بُرَيۡدِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ عَنۡ اَبِیۡ بُرۡدَةَ عَنۡ اَبِیۡ مُوۡسٰی قَالَ خَسَفَتِ الشَّمۡسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَّخۡشٰی اَنۡ تَكُوۡنَ السَّاعَةُ فَاَتَی الۡمَسۡجِدَ فَصَلّٰی بِاَطۡوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوۡعٍ وَّسُجُوۡدٍ مَّارَاَيۡتُهٗ قَطُّ يَفۡعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الۡاٰيَاتُ الَّتِیۡ يُرۡسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَاتَكُوۡنُ لِمَوۡتِ اَحَدٍ وَّلَالِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنۡ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ

۹۹۶۔ محمد بن علاء ' ابو اسامہ ' برید بن عبداللہ ' ابو بردہ ' ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سورج گہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے جیسے قیامت آ گئی، آپؐ مسجد میں آئے، اور طویل ترین قیام و رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ اس سے پہلے آپؐ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، اور آپؐ نے فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جو اللہ بزرگ و برتر بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت اور حیات کے سبب سے نہیں ہوتا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، جب تم اس کو دیکھو تو ذکر الٰہی

(۱) اس باب کی اکثر روایات میں یہ ہے کہ صلوٰۃ کسوف پڑھاتے وقت ایک رکعت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زائد رکوع کئے۔ تمام روایات کو سامنے رکھتے ہوئے اس بارے میں صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ نماز پڑھاتے ہوئے ایک رکعت میں واقعتہً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زائد رکوع کئے تھے لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور واقعہ یہ تھا کہ اس نماز میں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے اور آپ کو جنت اور جہنم کا نظارہ کرایا گیا لہٰذا اس نماز میں آپؐ نے غیر معمولی طور پر کئی رکوع فرمائے لیکن یہ رکوع جزو صلوٰۃ نہیں تھے بلکہ سجدۂ شکر کی طرح رکوعات تخشع (عاجزی) تھے جو آپ کی خصوصیت تھے۔ امت کے لئے آپؐ نے یہی تعلیم دی کہ عام نماز کی طرح اس موقعہ پر دو رکعت پڑھ لیں چنانچہ نماز کے بعد آپؐ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا "فاذا رأيتم من ذلك شيئا فصلوا كاحدث صلاة مكتوبة صليتموها" یعنی جب تم ایسی چیز دیکھو تو نماز پڑھو جیسا کہ تم نے ابھی نماز پڑھی تھی۔ اور اس سے پہلے لوگوں نے نماز فجر پڑھی تھی۔

بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ دُعَآئِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ ۔

اور دعا و استغفار کی طرف دوڑو۔

٦٧٧ بَاب الدُّعَآءِ فِي الْكُسُوْفِ قَالَهٗ اَبُوْمُوْسٰى وَعَآئِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۶۷۷۔ سورج گرہن میں دعا کرنے کا بیان اس کو ابو موسیٰؓ اور حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

٩٩٧ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ ۔

۹۹۷۔ ابوالولید' زائدہ' زیاد بن علاقہ' مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت ابراہیمؓ کا انتقال ہوا اس دن سورج گہن لگا، تو لوگوں نے کہا کہ ابراہیمؓ کی موت کے سبب سے سورج کو گہن لگ گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب خدا کی دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت اور حیات کے سبب سے گہن میں نہیں آتے، جب تم گہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نمازیں پڑھو یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو جائے۔

٦٧٨ بَاب قَوْلِ الْاِمَامِ فِيْ خُطْبَةِ الْكُسُوْفِ اَمَّا بَعْدُ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ ۔

باب ۶۷۸۔ سورج گرہن کے خطبہ میں امام کے اما بعد کہنے کا بیان، ابواسامہ نے کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہ ان سے فاطمہ بنت منذر نے اور انہوں نے اسماء سے روایت کیا اسماءؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو چکا تھا، آپؐ نے خطبہ دیا اور اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر اما بعد فرمایا۔

٦٧٩ بَاب الصَّلٰوةِ فِيْ كُسُوْفِ الْقَمَرِ ۔

باب ۶۷۹۔ چاند گرہن میں نماز پڑھنے کا بیان۔

٩٩٨ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

۹۹۸۔ محمود' سعید بن عامر' شعبہ' یونس' حسن' ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں ابو بکرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی (اس حدیث کی عنوان سے مطابقت نہیں ہے، لیکن یہ روایت اس روایت کا اختصار ہے جو آگے آتی ہے)۔

٩٩٩ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ

۹۹۹۔ ابو معمر' عبدالوارث' یونس' حسن، ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں ابو بکرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں

قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَاكَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَابِكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ ۔

سورج گہن ہوا تو آپؐ چادر کھینچتے ہوئے باہر نکلے، یہاں تک کہ مسجد میں پہنچے اور آپؐ کی طرف لوگ بھی متوجہ ہو گئے، تو آپؐ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی، چنانچہ آفتاب روشن ہو گیا اور فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں اور یہ دونوں کسی کی موت کے سبب سے گہن میں نہیں آتے، جب یہ صورت پیش آئے تو نماز پڑھو، یہاں تک کہ وہ چیز دور ہو جائے جو تمہارے ساتھ ہے (یعنی گرہن) اور یہ اس لئے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادے نے جن کا نام ابراہیم تھا، اسی دن وفات پائی تھی، اور لوگوں نے ان کے متعلق کہا تھا کہ گہن ان کی موت کے سبب لگا۔

٦٨٠ بَاب الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى فِى الْكُسُوْفِ اَطْوَلَ ۔

باب ۶۸۰۔ سورج گرہن میں پہلی رکعت کے طویل کرنے کا بیان۔

١٠٠٠ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِىْ سَجْدَتَيْنِ الْاُوْلٰى اَطْوَلَ ۔

۱۰۰۰۔ محمود بن غیلان، ابو احمد، سفیان، یحییٰ، عمرہ، عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سورج گہن میں نماز پڑھائی اور دو رکعت چار رکوع کے ساتھ پڑھیں، جن میں پہلی رکعت دوسری سے طویل تھی۔

٦٨١ بَاب الْجَهْرِ بِالْقِرَآءَةِ فِى الْكُسُوْفِ ۔

باب ۶۸۱۔ سورج گرہن میں بلند آواز سے قرأت کرنے کا بیان۔

١٠٠١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَآءَتِهٖ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَتِهٖ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَآءَةَ فِىْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِىْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهٗ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ

۱۰۰۱۔ محمد بن مہران، ولید، ابن نمر، ابن شہاب، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی، جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہا، پھر دوبارہ قرأت کی، صلوۃ کسوف میں دو رکعتیں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں، اور اوزاعی وغیرہ نے کہا کہ میں نے زہری سے بطریق عروہ، عائشہؓ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو آپؐ نے ایک پکارنے والے کو بھیجا تاکہ اعلان کر دے (الصلوۃ جامعہ) پھر آپؐ آگے بڑھے اور دو رکعتیں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں، اور ولید نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن نمر نے بیان کیا کہ

مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِىْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِّثْلَهٗ قَالَ الزُّهْرِىُّ فَقُلْتُ مَاصَنَعَ اَخُوْكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ اِذَاصَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ وَّ سُفْيَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ فِى الْجَهْرِ۔

انہوں نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے تو میں نے کہا کہ تمہارے بھائی یعنی عبداللہ بن زبیر نے یہ کیا کیا؟ کہ انہوں نے جب مدینہ میں نماز پڑھی تو صرف دو رکعتیں فجر کی نماز کی طرح پڑھیں، عروہ نے کہا کہ ہاں انہوں نے خلاف سنت کیا، سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حصین نے زہری سے جہر کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٦٨٢ بَاب مَاجَآءَ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ وَسُنَّتِهَا۔

باب ۶۸۲۔ ان روایات کا بیان جو قرآن کے سجدوں اور اس کے سنت ہونے کے متعلق آئی ہیں۔

١٠٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَاَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَيْرَ شَيْخٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْتُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِىْ هٰذَا فَرَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۰۰۲۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' ابواسحاق' اسود، عبداللہ (بن مسعود) سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو سوا اس ایک بڈھے کے تمام ساتھیوں نے سجدہ کیا اس بڈھے نے ایک مٹھی کنکر یا مٹی لی، اور اس کو پیشانی کی طرف اٹھایا اور کہا کہ مجھے یہ کافی ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ (امیہ بن خلف) اس کے بعد حالت کفر ہی میں قتل کیا گیا۔

٦٨٣ بَاب سَجْدَةِ تَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ۔

باب ۶۸۳۔ سورۂ الم تنزیل میں سجدہ کرنے کا بیان۔

١٠٠٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْجُمُعَةِ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔

۱۰۰۳۔ محمد بن یوسف' سفیان' سعد بن ابراہیم' عبدالرحمٰن' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور هل اتى على الانسان حين من الدهر (یعنی سورۂ دہر) پڑھتے تھے۔

٦٨٤ بَاب سَجْدَةِ صٓ۔

باب ۶۸۴۔ سورۂ ص میں سجدہ کرنے کا بیان۔

١٠٠٤۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا۔

۱۰۰۴۔ سلیمان بن حرب' ابوالنعمان' حماد بن زید' ایوب' عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ سورۂ ص تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

٦٨٥ بَاب سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۶۸۵۔ سورۂ نجم میں سجدہ کرنے کا بیان، اس کو ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١٠٠٥۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلَّا سَجَدَ فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى وَجْهِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۰۰۵۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابو اسحاق، اسود، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا، تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا اس جماعت میں سے ایک شخص نے ایک مٹھی کنکری یا مٹی لی اور اس کو اپنی پیشانی کی طرف اٹھایا اور کہا کہ مجھے یہ کافی ہے۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس کو حالت کفر میں مقتول دیکھا۔

٦٨٦ بَاب سُجُوْدِ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهٗ وُضُوْءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ۔

باب ۶۸۶۔ مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنے کا بیان اور مشرک ناپاک ہے اس کا وضو نہیں ہوتا اور ابن عمرؓ بغیر وضو کے سجدہ کرتے تھے(۱)۔

١٠٠٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ۔

۱۰۰۶۔ مسدد، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپؐ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں نے بھی سجدہ کیا اور جن وانس نے سجدہ کیا، اس کو ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے روایت کیا۔

٦٨٧ بَاب مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ۔

باب ۶۸۷۔ اس کا بیان جو سجدہ کی آیت پڑھے اور سجدہ نہ کرے۔

١٠٠٧۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ

۱۰۰۷۔ سلیمان بن داؤد، ابوالربیع، اسمٰعیل بن جعفر، یزید بن خصیفہ، ابن قسیط، عطا بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابتؓ سے پوچھا تو انہوں نے دعوی کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ نہ کیا۔

(۱) امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سجدۂ تلاوت بغیر وضو کے بھی جائز ہے۔ دلیل میں یہ فرمایا کہ مشرکوں نے بھی سجدہ کیا اور ظاہر ہے کہ ان کی طہارت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مشرکوں کے سجدہ کا اعتبار بھی ہے؟ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا کہ اپنی پیشانیوں کے بل وہ گر پڑے تھے سجدۂ شرعی کا ان سے کیا تعلق۔ اور حضرت ابن عمر کا عمل جو پیش فرمایا یہ عام صحابہ کے طریقے کے خلاف ہے اور خود حضرت ابن عمرؓ کا اپنا قول یہ مروی ہے کہ سجدہ طہارت کے ساتھ ہی ادا کیا جائے۔ (فتح الباری ص ۴۴۳ ج ۲)

يَسْجُدُ فِيهَا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ۔

۱۰۰۸۔ آدم بن ابی ایاس' ابن ابی ذئب' یزید بن عبداللہ بن قسیط، عطاء بن یسار' زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں زید بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی تو آپؐ نے اس میں سجدہ نہ کیا۔

۶۸۸ بَاب سَجْدَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

باب ۶۸۸۔ سورۂ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنے کا بیان۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَااَبَا هُرَيْرَةَ اَلَمْ اَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْلَمْ اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَلَمْ اَسْجُدْ۔

۱۰۰۹۔ مسلم بن ابراہیم و معاذ بن فضالہ' ہشام' یحییٰ' ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ کو اذا السماء انشقت پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اس میں سجدہ کیا، میں نے پوچھا کہ اے ابوہریرہؓ کیا میں نے تمہیں سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

۶۸۹ بَاب مَنْ سَجَدَ لِسُجُوْدِ الْقَارِئِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِتَمِيْمِ بْنِ حَذْ لَمٍ وَّهُوَ غُلَامٌ فَقَرَاَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اسْجُدْ فَاِنَّكَ اِمَامُنَا فِيْهَا۔

باب ۶۸۹۔ قاری کے سجدہ پر سجدہ کرنے کا بیان تمیم بن حذلم نے جو ایک لڑکا تھا آیت سجدہ تلاوت کی تو ابن مسعود نے اس سے فرمایا کہ تو سجدہ کر اس لئے کہ تو اس میں ہمارا امام ہے۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ عَلَيْنَا السُّوْرَةَ الَّتِىْ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ فَنَسْجُدُ حَتّٰى مَايَجِدُ اَحَدُ نَامَوْضِعَ جَبْهَتِهٖ۔

۱۰۱۰۔ مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے وہ سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو وہ سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کی جگہ نہ تھی۔

۶۹۰ بَاب اِزْدِحَامِ النَّاسِ اِذَاقَرَاَ الْاِمَامُ السَّجْدَةَ۔

باب ۶۹۰۔ امام کے سجدہ کی آیت پڑھتے وقت لوگوں کے ازدحام کرنے کا بیان۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَابِشْرُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَايَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ

۱۰۱۱۔ بشر بن آدم' علی بن مسہر' عبیداللہ' نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی آیت تلاوت کرتے اور ہم آپؐ کے پاس ہوتے، تو آپؐ سجدہ کرتے تو ہم بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کرتے، تو اتنا ہجوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کی (سجدہ کرنے کی) جگہ نہ ملتی۔

مَوْضِعًا يَّسْجُدُ عَلَيْهِ۔

٦٩١ بَاب مَنْ رَّاٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُوْجِبِ السُّجُوْدَ وَقِيْلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا قَالَ اَرَ اَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَاَنَّهٗ لَايُوْجِبُهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ مَالِهٰذَا غَدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَايَسْجُدُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ طَاهِرًا فَاِذَا سَجَدْتَّ وَّاَنْتَ فِيْ حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَاِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّآئِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَايَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْقَاصِّ۔

باب ۶۹۱۔ ان لوگوں کا بیان جو اس کے قائل کہ اللہ بزرگ و برتر نے سجدہ واجب نہیں کیا اور عمران بن حصین سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے سجدہ کی آیت سنی اور اس کے لئے نہیں بیٹھا تو کیا سجدہ کرے؟ عمران بن حصین نے جواب دیا اگر اس کے لئے بیٹھتا تو سجدہ کرتا۔ گویا ان کے خیال میں خواہ وہ اس مقصد سے بیٹھے یا نہ بیٹھے سجدہ تلاوت لازم نہیں ہے، اور سلمان نے کہا کہ ہم اس کے لئے نہیں آئے تھے اور عثمان نے کہا سجدہ اس شخص پر واجب ہے جو اس آیت کو سنے، اور زہری نے کہا کہ سجدہ پاکی ہی کی صورت میں کرے اور جب تم سجدہ کرو تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور جب تم سوار ہو تو تم پر استقبال قبلہ واجب نہیں، جس طرف بھی سواری کا رخ ہو اور سائب بن یزید قصہ بیان کرنے والوں کے سجدہ پر سجدہ نہ کرتے تھے۔

١٠١٢ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّكَانَ رَبِيْعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيْعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَرَاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُوْرَةِ النَّحْلِ حَتّٰى اِذَا جَآءَ السَّجْدَةُ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَاَ بِهَا حَتّٰى اِذَا جَآءَ تِ السَّجْدَةُ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ

۱۰۱۲۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، بن یوسف، ابن جریج، ابو بکر بن ابی ملیکہ، عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی، ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی، ابو بکر نے کہا کہ ربیعہ بہتر لوگوں میں تھے اور انہوں نے عمر بن خطاب کی مجلس کا وہ حال بیان کیا جو انہوں نے دیکھا تھا کہ انہوں نے منبر پر سورۂ نحل پڑھی یہاں تک کہ جب سجدے کی آیت تک پہنچے تو اترے اور سجدہ کیا اور تمام لوگوں نے سجدہ کیا، یہاں تک کہ جب دوسرا جمعہ آیا اور وہی سورت پڑھی یہاں تک کہ جب سجدے کی آیت آئی تو فرمایا کہ اے لوگو ہم سجدہ کی آیت پڑھ کر گزر جاتے ہیں، جس نے سجدہ کیا تو اس نے درست کیا اور جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں، اور عمرؓ نے سجدہ نہیں کیا اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ فرض نہیں کیا، بجز اس کے کہ ہماری مرضی پر منحصر ہے۔ (۱)

(۱) امام بخاریؒ اس باب سے یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ آیت سجدۂ تلاوت کرنے کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا واجب نہیں ہے۔ مگر جو روایات ذکر فرمائی ہیں ان سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ ان سے زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہو رہا ہے کہ آیت سجدہ کے بعد فوراً سجدہ نہیں کیا اور فوراً سجدہ کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ تاخیر سے بھی سجدۂ تلاوت ادا کیا جا سکتا ہے۔

يَسْجُدُ عُمَرُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُوْدَ اِلَّا اَنْ نَّشَآءَ۔

٦٩٢ باب۔ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلٰوةِ فَسَجَدَبِهَا۔

باب ۶۹۲۔ نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کا بیان۔

١٠١٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَابَكْرٌ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَاهٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُّ بِهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ۔

۱۰۱۳۔ مسدد، معتمر، معتمر کے والد، بکر ابو رافع سے روایت کرتے ہیں ابو رافع نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السّماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا میں نے کہا یہ کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس (سورۂ) میں ابو القاسم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے سجدہ کیا، اس لئے میں برابر سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں آپؐ سے مل جاؤں۔

٦٩٣ بَاب مَنْ لَّمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِّلسُّجُوْدِ مِنَ الزِّحَامِ۔

باب ۶۹۳۔ ہجوم کی وجہ سے سجدہ کی جگہ نہ پائے تو کیا کرے۔

١٠١٤۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّوْرَةَ الَّتِيْ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَايَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا لِّمَوْضِعِ جَبْهَتِهٖ۔

۱۰۱۴۔ صدقہ بن فضل، یحیٰی بن سعید، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا، تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم لوگوں کو پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

اَبْوَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

نماز قصر کا بیان

٦٩٤ بَاب مَاجَآءَ فِي التَّقْصِيْرِ وَكَمْ يُقِيْمُ حَتّٰى يُقْصِرَ۔

باب ۶۹۴۔ نماز میں قصر کرنے کے متعلق جو روایتیں آئی ہیں ان کا بیان اور کتنی مدت تک قیام میں قصر کرے۔

١٠١٥۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يُقْصِرُ وَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَّرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا۔

۱۰۱۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، عاصم و حصین، عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم انیس دن ٹھہرے اور قصر کرتے رہے، چنانچہ جب ہم بھی سفر کرتے تو انیس دن تک قصر کرتے اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے تھے۔(۱)

(۱) اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ انیس دن قصر کی مدت ہے جبکہ ائمہ اربعہ میں سے کوئی بھی اس مدت کا قائل نہیں ہے اس لئے یہ کہا جائے گا کہ یک بارگی انیس دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تھی بلکہ نیت کم تھی اور نکلتے نکلتے انیس دن ہو گئے۔ لہٰذا اگر کسی کی نیت یہ ہو کہ جونہی کام ہو گیا تو میں چلا جاؤں گا خواہ ایک دو دن میں ہو جائے اور کام میں اسے کئی دن یا ہفتے یا مہینے لگ جائیں تو وہ برابر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

١٠١٦ - حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَّقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَكَّةَ فَكَانَ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ قُلْتُ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

۱۰۱۶۔ ابو معمر، عبدالوارث، یحییٰ بن ابی اسحاق روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے تو دو دو رکعت پڑھتے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس ہوئے، میں نے کہا آپ مکہ میں کتنے دن ٹھہرے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم دس دن ٹھہرے تھے۔

٦٩٥ بَاب الصَّلٰوةِ بِمِنًی۔

باب ۶۹۵۔ منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان۔

١٠١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنٰی رَكْعَتَیْنِ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا۔

۱۰۱۷۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع عبداللہ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں پھر عثمان پوری نماز پڑھنے لگے۔(۱)

١٠١٨ - حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَّهْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا كَانَ بِمِنٰی رَكْعَتَیْنِ۔

۱۰۱۸۔ ابوالولید، شعبہ، ابواسحاق، حارثہ، وہب سے روایت کرتے ہیں وہب نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں حالت امن میں دو رکعت نماز پڑھائی۔

١٠١٩ - حَدَّثَنِیْ قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنٰی اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَقِیْلَ فِیْ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنٰی رَكْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ بِمِنٰی رَكْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنٰی رَكْعَتَیْنِ فَلَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ رَّكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

۱۰۱۹۔ قتیبہ، عبدالواحد بن زیادہ، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو عثمان بن عفان نے منیٰ میں چار رکعت نماز پڑھائی اس کے متعلق عبداللہ بن مسعودؓ سے بیان کیا تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھیں اور ابوبکرؓ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھیں اور عمر بن خطابؓ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھیں، کاش ان چار رکعتوں میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصہ میں آتیں۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) قصر ہی کرتا رہے گا جب تک وہ یکبارگی زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے۔

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پوری نماز اس لئے پڑھتے تھے کہ ان کا اجتہاد اور رائے یہ تھی کہ قصر کرنے کی اجازت اس شخص کو ہے جو سفر کر رہا ہو اور اگر آدمی کسی جگہ جا کر ٹھہر جائے خواہ ایک آدھ دن کے لئے ہو تو وہ پوری نماز پڑھے گا۔ اپنی اسی رائے کی بنا پر وہ پوری نماز پڑھا کرتے تھے (فتح الباری ص ۴۵۶ ج ۲)

۶۹۶ بَاب كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ۔

باب ۶۹۶۔ حج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنے دن ٹھہرے۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الْبَرَّآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ هَدْىٌ تَابَعَهٗ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ۔

۱۰۲۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب' ایوب' ابوالعالیہ براء' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ذوالحجہ کی چوتھی کی صبح کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے، توان لوگوں کو حکم دیا گیا کہ اس کو عمرہ بنالیں، مگر وہ شخص کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو، عطاء نے جابر سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۶۹۷ بَاب فِيْ كَمْ تَقْصُرَ الصَّلٰوةُ۔ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَّقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِىْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَّهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا۔

باب ۶۹۷۔ کتنی مسافت میں نماز قصر کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اور ایک رات کو بھی سفر ہی کہا اور ابن عمرؓ و، ابن عباس چار برید کی مسافت کے سفر میں قصر کرتے اور افطار کرتے اور چار برید سولہ فرسخ کے ہوتے ہیں۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ۔

۱۰۲۱۔ اسحاق نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا تم سے عبیداللہ نے بسند نافع ابن عمرؓ روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین دن کا سفر نہ کرے، بجز اس صورت کے کہ اس کا کوئی محرم رشتہ دار ساتھ ہو۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ تَابَعَهٗ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۲۲۔ مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کا ایسا رشتہ دار ساتھ ہو جس سے نکاح حرام ہے، احمد نے بروایت عبداللہ بن مبارک، عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهٗ يَحْيٰى

۱۰۲۳۔ آدم' ابن ابی ذئب' مقبری' مقبری کے والد' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ ایک رات کا سفر کرے اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا کوئی رشتہ دار نہ ہو جس سے نکاح حرام ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر و سہل و

ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَّسُھَیْلٌ وَّمَا لِکٌ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔

مالک نے مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٦٩٨ بَاب یَقْصُرُ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَّوْضَعِہٖ خَرَجَ عَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَصَرَ وَھُوَ یَرَی الْبُیُوْتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِیْلَ لَہٗ ھٰذِہِ الْکُوْفَۃُ قَالَ لَاحَتّٰی نَدْخُلَھَا۔

باب ۶۹۸۔ جب اپنے گھر سے نکلے تو قصر کرے، علی بن ابی طالبؓ گھر سے نکلے تو نماز میں قصر کیا اس حال میں کہ وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے جب وہ واپس ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ یہ تو کوفہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں جب تک کہ ہم وہاں داخل نہ ہوں۔(۱)

١٠٢٤۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ وَاِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلَّیْتُ الظُّھْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ۔

۱۰۲۴۔ ابونعیم، سفیان، محمد بن منکدر، وابراہیم بن میسرہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور عصر کی ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

١٠٢٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتِ الصَّلٰوۃُ اَوَّلَ مَافُرِضَتْ رَکْعَتَانِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوۃُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّھْرِیُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَۃَ فَمَابَالُ عَآئِشَۃَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ مَاتَاَوَّلَ عُثْمَانُ۔

۱۰۲۵۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، زہری، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں عائشہؓ نے بیان کیا کہ نماز پہلے دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز قائم رہی اور حضر کی نماز پوری کر دی گئی، میں نے عروہ سے کہا کہ عائشہؓ کا کیا حال ہے تو انہوں نے کہا کہ عائشہؓ نے تاویل کی ہے جیسا کہ عثمانؓ نے تاویل کی۔

٦٩٦ بَاب یُصَلِّی الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِی السَّفَرِ۔

باب ۶۹۹۔ مغرب کی نماز سفر میں تین رکعت پڑھے۔

١٠٢٦۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَہُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَھَا وَ بَیْنَ الْعِشَآءِ قَالَ سَالِمٌ وَّکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ اِذَا اَعْجَلَہٗ

۱۰۲۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی پہنچنا ہوتا تو مغرب میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ مغرب اور عشاء دونوں کو ملا کر پڑھتے۔ اور سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی یہی کرتے تھے جب انہیں جلدی پہنچنا ہوتا اور لیث نے اس زیادتی کے ساتھ بیان کیا

(۱) شرعی مسئلہ یہ ہے کہ کوئی شخص جب سفر شرعی کی مسافت (اڑتالیس میل تقریباً ۷۸ کلومیٹر) کے لئے نکلے تو اپنی بستی اور شہر کی متصل عمارات سے نکلتے ہی قصر نماز پڑھ سکتا ہے اور واپسی میں بھی متصل عمارتوں سے پہلے پہلے تک قصر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَاَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَاَتِهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ حَتّٰى سَارَمِيْلَيْنِ اَوْثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثَلٰثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَآءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَآءِ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔

کہ مجھ سے یونس نے اور انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے سالم سے کہ ابن عمرؓ مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھتے اور سالم نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے جب کہ ان کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کی علالت شدید کی خبر ملی تھی، مغرب کی نماز کو موخر کیا تھا میں نے ان سے کہا کہ نماز کا وقت آ گیا، انہوں نے کہا چلے چلو، میں نے کہا نماز کا وقت آ گیا، انہوں نے کہا بڑھے چلو، یہاں تک کہ دو یا تین میل آگے چلے پھر اترے اور نماز پڑھی پھر کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے، جب آپؐ کو جلدی جانا ہوتا، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپؐ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہتے اور تین رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرتے پھر بہت کم ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیرتے اور عشاء کی نماز کے (تسبیح نفل) سنت نہ پڑھتے یہاں تک کہ آدھی رات کے بعد کھڑے ہوتے۔

۷۰۰ بَاب صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَآبِّ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ ۔

باب ۷۰۰۔ سواری پر نفل نماز پڑھنے کا بیان سواری کا رخ جس طرف بھی ہو۔

۱۰۲۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ۔

۱۰۲۷۔ علی بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر اپنے والد (ربیعہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا۔

۱۰۲۸ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ لِتَطَوُّعٍ وَّهُوَ رَاكِبٌ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ۔

۱۰۲۸۔ ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہ بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سوار ہو کر قبلہ کے سوا دوسرے رخ میں پڑھتے۔

۱۰۲۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۲۹۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت کرتے ہیں نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ اپنی سواری پر نماز (نفل) پڑھتے تھے اور وتر بھی پڑھ لیتے تھے اور خبر دیتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ۔

۷۰۱ بَاب الْإِيمَآءِ عَلَى الدَّآبَّةِ۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِئُ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ۔

باب ۷۰۱۔ سواری پر اشارہ سے نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۰۳۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سفر میں اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جس طرف بھی سواری کا رخ ہوتا اشارہ کرتے اور عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۷۰۲ بَاب يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ عَلٰى دَآبَّةٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَّا يُبَالِيْ حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

باب ۷۰۲۔ فرض نماز کے لئے سواری سے اترنے کا بیان۔

۱۰۳۱۔ یحیٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ (اپنے والد) عامر بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں عامر بن ربیعہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اپنے سر سے اشارہ کرتے تھے، جس طرف بھی سواری کا رخ ہوتا اور فرض نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے، انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے سالم سے روایت کیا سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی سواری پر رات کی نماز سفر کی حالت میں پڑھتے تھے اور اس کی پرواہ انہیں بالکل نہ ہوتی کہ سواری کا رخ کس طرف ہے۔ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل پڑھتے جس طرف سواری کا رخ ہوتا اور اس پر وتر بھی پڑھتے مگر یہ کہ فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۰۳۲۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور جب ارادہ کرتے کہ فرض نماز پڑھیں تو اتر آتے اور قبلہ رخ ہو جاتے۔

چوتھا پارہ ختم ھوا

چوتھا پارہ ختم ہوا

پانچواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پانچواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

٧٠٣ بَاب صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ۔

١٠٣٣۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنَ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّوَجْهُهُ مِنْ ذَالْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ اَفْعَلْهُ رَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۷۰۳۔ گدھے پر نماز نفل پڑھنے کا بیان۔

۱۰۳۳۔ احمد بن سعید' حبان' ہمام' انس بن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ انس بن سیرین نے بیان کیا کہ جب انسؓ شام سے آئے تو ہم ان کے استقبال کے لئے گئے، چنانچہ ہم ان سے عین التمر میں ملے، میں نے ان کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا اور چہرہ ان کا اس جانب یعنی قبلہ سے بائیں طرف تھا میں نے ان سے کہا کہ میں نے آپ کو غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے نہ دیکھتا تو میں ایسا نہ کرتا، طہمان نے اس حدیث کو بطریق حجاج' انس بن سیرین، انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٧٠٤ بَاب مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلٰوةِ وَقَبْلَهَا۔

١٠٣٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَاهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

باب ۷۰۴۔ اس شخص کا بیان جو سفر میں فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نہ پڑھے۔

۱۰۳۴۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمر بن محمد' حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے سفر کیا تو فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ تو میں نے آپؐ کو سفر میں نفل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

١٠٣٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ

۱۰۳۵۔ مسدد' یحییٰ' عیسیٰ بن حفص بن عاصم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) رہا، تو آپؐ سفر میں دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ۔

۷۰۵ بَاب مَنْ تَطَوَّعَ فِی السَّفَرِ فِیْ غَیْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَھَا وَرَکَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فِی السَّفَرِ۔

باب ۷۰۵۔ جس نے سفر میں فرض نمازوں کے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز پڑھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دو رکعت پڑھی۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ مَا اَنْبَاَ اَحَدٌ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الضُّحٰی غَیْرُ اُمِّ ھَانِیءٍ ذَکَرَتْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اغْتَسَلَ فِیْ بَیْتِھَا فَصَلّٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ فَمَا رَاَیْتُہٗ صَلّٰی صَلوٰۃً اَخفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَامِرٍ اَنَّ اَبَاہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّبْحَۃَ بِاللَّیْلِ فِی السَّفَرِ عَلٰی ظَھْرِ رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّھَتْ بِہٖ۔

۱۰۳۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، ابن ابی لیلی سے روایت کرتے ہیں کہ ابن ابی لیلی نے بیان کی کہ ام ہانی کے سوا کسی شخص نے بیان نہیں کیا کہ آپؐ نے چاشت کی نماز پڑھی۔ ام ہانی نے بیان کہ فتح مکہ کے دن آپؐ نے ان کے گھر میں غسل کیا پھر آٹھ رکعت پڑھیں، میں نے آپؐ کو کوئی نماز اس سے ہلکی پڑھتے نہیں دیکھا بجز اس کے کہ آپؐ رکوع و سجود کو پورا کرتے تھے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عبداللہ بن عامر سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں رات کو نفل نماز سواری کی پیٹھ پر پڑھتے ہوئے دیکھا، سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَبِّحُ عَلٰی ظَھْرِ رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ کَانَ وَجْھُہٗ یُوْمِیْ بِرَاْسِہٖ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ۔

۱۰۳۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری کی پیٹھ پر نفل نماز پڑھتے تھے سواری کا رخ جس طرف بھی ہوتا آپؐ اپنے سر سے اشارہ کرتے تھے اور ابن عمرؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۷۰۶ بَاب الْجَمْعِ فِی السَّفَرِ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

باب ۷۰۶۔ سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھنے کا بیان۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّھْرِیَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ اِذَا جَدَّبِہِ السَّیْرُ وَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ طَھْمَانَ عَنِ الْحُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ

۱۰۳۸۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے جب آپؐ سیر (سفر) میں ہوتے اور ابراہیم بن طہمان نے بطریق حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کیا ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی

اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہِ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا کَانَ عَلٰی ظَھْرِ سَیْرٍ وَّیَجْمَعُ بَیْنَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَعَنْ حُسَیْنٍ عَنْ یَّحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ فِی السَّفَرِ وَتَابَعَہٗ عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ وَحَرْبٌ عَنْ یَّحْیٰی عَنْ حَفْصٍ عَنْ اَنَسٍ جَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھتے، جب آپؐ سفر میں ہوتے، اور مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے اور بسند حسین یحییٰ بن ابی کثیر حفص بن عبید اللہ بن انس' انس بن مالکؓ سے روایت ہے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز سفر میں ایک ساتھ ملا کر پڑھتے اور علی بن مبارک و حرب نے بسند یحییٰ' حفص' انسؓ سے اس کے متابع حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا۔

۷۰۷ بَاب ھَلْ یُؤَذِّنُ اَوْیُقِیْمُ اِذَا جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

باب ۷۰۷۔ جب مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے تو کیا اذان یا اقامت کہے۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَہُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَھَا وَ بَیْنَ الْعِشَآءِ قَالَ سَالِمٌ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَفْعَلُہٗ اِذَا اَعْجَلَہُ السَّیْرُ وَیُقِیْمُ الْمَغْرِبَ فَیُصَلِّیْھَا ثَلٰثًا ثُمَّ یُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا یَلْبَثُ حَتّٰی یُقِیْمَ الْعِشَآءَ فَیُصَلِّیْھَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یُسَلِّمُ وَلَا یُسَبِّحُ بَیْنَھَا بِرَکْعَةٍ وَّلَا بَعْدَ الْعِشَآءِ بِسَجْدَۃٍ حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ۔

۱۰۳۹۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپؐ کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز دیر کر کے پڑھتے یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے اور سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بھی یہی کرتے تھے کہ جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہلواتے اور مغرب کی تین رکعت پڑھتے اور پھر سلام پھیرتے، پھر بہت کم ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر کہی جاتی اور دو رکعت عشاء کی نماز پڑھتے، پھر سلام پھیرتے اور نہ تو ان دونوں کے درمیان اور نہ عشاء کے بعد نفل پڑھتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات کو کھڑے ہوتے۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدُ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ حَفْصُ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ ھَاتَیْنِ الصَّلَاتَیْنِ فِی السَّفَرِ

۱۰۴۰۔ اسحاق' عبدالصمد' حرب' یحییٰ' حفص بن عبید اللہ بن انس بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں نمازوں یعنی مغرب اور عشاء کو سفر میں ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔

يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

٧٠٨ بَاب يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۷۰۸۔ آفتاب ڈھلنے سے پہلے سفر کے لئے روانہ ہو تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر کرے اس میں ابن عباس کا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

١٠٤١ ۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

۱۰۴۱۔ حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے سفر کے لئے روانہ ہوتے، تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر کرتے پھر سواری سے اترتے۔ ان دونوں کو ایک ساتھ ملا کر پڑھتے اور اگر سفر شروع کرنے سے پہلے جب آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہوتے۔

٧٠٩ بَاب إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

باب ۷۰۹۔ آفتاب ڈھلنے کے بعد سفر شروع کرے تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہو۔

١٠٤٢ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

۱۰۴۲۔ قتیبہ، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر کرتے پھر سواری سے اترتے اور ان دونوں کو ایک ساتھ ملا کر پڑھتے اور اگر سفر شروع کرنے سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہوتے (۱)۔

٧١٠ بَاب صَلٰوةِ الْقَاعِدِ۔

باب ۷۱۰۔ بیٹھنے والے کی نماز کا بیان۔

١٠٤٣ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَآئَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا

۱۰۴۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں بیماری کی حالت میں نماز پڑھی، تو بیٹھ کر پڑھی اور لوگوں نے آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، تو آپؐ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا

(۱) ان روایات میں جو ظہر عصر اور مغرب عشا کو اکٹھے پڑھنے کا ذکر آ رہا ہے ماقبل میں اس کے بارے میں تفصیل گزر چکی ہے کہ متعدد روایات کی روشنی میں صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ جمع سے مراد جمع فعلی ہے کہ ایک نماز اپنے وقت کے آخر میں اور دوسری اپنے وقت کے شروع میں پڑھی جاتی تھی۔

فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا۔

گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ اَوْفَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُوْدًا وَّقَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

۱۰۴۴۔ ابو نعیم' ابن عیینہ' زہری' انسؓ سے روایت کرتے ہیں انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے۔ تو آپؐ کے دائیں بازو میں خراش لگ گیا ہم آپؐ کے پاس عیادت کے لئے آئے۔ تو نماز کا وقت آ گیا۔ آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو ہم لوگوں نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ نے فرمایا کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّكَانَ مَبْسُوْرًا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ اِنْ صَلّٰى قَآئِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَآئِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَآئِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

۱۰۴۵۔ اسحاق بن منصور' روح بن عبادہ' حسین' عبد اللہ بن بریدہ' عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اسحاق عبد الصمد کے والد' حسین' ابن بریدہ' عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں جو بواسیر کے مریض تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو بہتر ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ملے گا اور جس نے لیٹ کر پڑھی تو اس کو بیٹھ کر پڑھنے والے کا نصف اجر ملے گا۔

۷۱۱ باب۔ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ بِالْاِيْمَآءِ۔

باب ۷۱۱۔ بیٹھنے والے کا اشارے سے نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَّكَانَ رَجُلًا مَّبْسُوْرًا وَّقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ مَّرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَآئِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ

۱۰۴۶۔ ابو معمر' عبد الوارث' حسین معلم' عبد اللہ بن بریدہ' عمران بن حصین (جو بواسیر کے مرض تھے) اور ایک بار ابو معمر نے عمران سے روایت کیا عمران نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا نصف اجر ملے گا اور جس نے سو کر نماز پڑھی تو اس کے لئے بیٹھ کر پڑھنے والے کا نصف اجر ملے گا

الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَآئِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَآئِمًا عِنْدِىْ مُضْطَجِعًا هٰهُنَا۔

ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ میرے خیال میں نائما سے یہاں مراد مضطجعاً ہے۔

٧١٢ بَاب اِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلّٰى عَلٰى جَنْبٍ وَّقَالَ عَطَآءٌ اِنْ لَّمْ يَقْدِرْ اَنْ يَّتَحَوَّلَ اِلَى الْقِبْلَةِ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ۔

باب ۷۱۲۔ جب بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو پہلو پر کروٹ لیٹ کر پڑھے اور عطاء نے کہا کہ اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے تو جس طرف بھی اس کا منہ ہو نماز پڑھ لے۔

١٠٤٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِى الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِىْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَآئِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔

۱۰۴۷۔ عبدان' عبداللہ' ابراہیم بن طہمان' حسین' ابن بریدہ' عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ عمران بن حصین نے بیان کیا کہ مجھ کو بواسیر کا مرض تھا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھ، اگر اس کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی قدرت نہ ہو تو کسی پہلو پر (کروٹ پر) لیٹ کر پڑھو۔(۱)

٧١٣ بَاب اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ اَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّ مَابَقِىَ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ شَآءَ الْمَرِيْضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَآئِمًا وَّرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا ۔

باب ۷۱۳۔ جب بیٹھ کر نماز پڑھے، پھر تندرست ہو جائے یا کچھ آسانی پائے تو باقی کو پورا کرے اور حسن نے کہا کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

١٠٤٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى سَنَّ فَكَانَ يَقْرَاُ قَاعِدًا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَاَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ رَكَعَ۔

۱۰۴۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہؓ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ آخری عمر کو پہنچے تو بیٹھ کر قرأت کرتے تھے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں پڑھتے، پھر رکوع کرتے۔

١٠٤٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَاَبِى النَّضْرِ

۱۰۴۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک، عبداللہ بن یزید' ابوالنضر (عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام) ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، عائشہ ام

(۱) ان روایات سے شریعت کی نظر میں نماز کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جب تک کسی بھی حالت میں نماز پڑھنا ممکن ہو نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اور شریعت کی طرف سے دی گئی سہولت بھی سامنے آتی ہے کہ آدمی جس حالت پر نماز پڑھ سکتا ہو شریعت نے اسی حالت میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی ہے کسی ایک حالت پر مجبور نہیں کیا۔

مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَآءَتِهٖ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ آيَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَضٰى صَلَاتَهٗ نَظَرَ فَاِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِيَ وَ اِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اِضْطَجَعَ۔

المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے پھر جب تقریباً تیس یا چالیس آیتیں قرأت کی باقی رہ جاتیں، تو پھر آپؐ کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے، پھر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے، جب اپنی نماز ختم کر لیتے تو مجھ سے باتیں کرتے، اگر میں جاگتی ہوتی اور اگر میں سو گئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

٧١٤ بَاب التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ۔

باب ۷۱۴۔ رات کو تہجد نماز پڑھنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ رات کو تہجد پڑھو جو تمہارے لئے نفل ہو گی۔

١٠٥٠ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْلَآاِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ

۱۰۵۰۔ علی بن عبداللہ' سفیان' سلیمان بن ابی مسلم، طاؤس' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے کہ اے میرے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے، تو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو چیزیں ہیں ان کا نگران ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ہی لئے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں پر حکومت ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے۔ تیرا قول حق ہے جنت حق ہے' جہنم حق ہے تمام نبی حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے، اے میرے اللہ میں نے اپنی گردن تیرے لئے جھکا دی اور میں تجھ پر ایمان لایا تجھی پر میں نے بھروسہ کیا، تیری طرف میں متوجہ ہوا، تیری ہی مدد سے میں نے جھگڑا کیا اور تیری ہی طرف میں نے اپنا مقدمہ پیش کیا، میرے اگلے پچھلے اور ظاہری اور چھپے ہوئے گناہوں کو بخش دے، تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے، تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، سفیان نے کہا کہ عبدالکریم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی زیادتی کے ساتھ روایت کی ہے سفیان نے کہا کہ سلیمان بن ابی مسلم نے اس کو طاؤس سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ

قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِى مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ مِنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم سے اس کو سنا۔

٧١٥ بَاب فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ۔

باب ۷۱۵۔ رات کو کھڑے ہونے کی فضیلت کا بیان۔

١٠٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّحَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِى حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا فَاَقُصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَّكُنْتُ اَنَامُ فِى الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِى النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِىْ فَذَهَبَانِىْ اِلَى النَّارِ فَاِذَاهِىَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَالَهَا قَرْنَانِ وَاِذَا فِيْهَا اُنَاسٌ قَدْعَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ اٰخَرُ فَقَالَ لِىْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْكَانَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَايَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

۱۰۵۱۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے وقت میں لوگ جب کوئی خواب دیکھتے تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتے۔ مجھے تمنا تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا، تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا اور میں ایک جوان لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میں مسجد نبوی میں سوتا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے اور وہ پیچ دار کنویں کی طرح پر پیچ تھی، جس کے دو ستون تھے اور اس میں کچھ لوگ تھے جن کو میں نے پہچان لیا تھا میں جہنم سے خدا کی پناہ مانگنے لگا، پھر مجھ سے ایک دوسرا فرشتہ ملا اور مجھ سے کہا کہ مت ڈرو پھر اس کو میں نے حفصہؓ سے بیان کیا اور حفصہؓ نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کی نماز (نفل) پڑھا کرتا، چنانچہ اس کے بعد وہ رات کو بہت ہی کم سویا کرتے تھے۔

٧١٦ بَاب طُوْلِ السُّجُوْدِ فِىْ قِيَامِ اللَّيْلِ۔

باب ۷۱۶۔ شب بیداری میں طویل سجدوں کا بیان۔

١٠٥٢۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهٗ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَمَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ

۱۰۵۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے آپؐ کی اس نماز میں سجدہ اس قدر طویل ہوتا تھا کہ تم میں سے ایک شخص پچاس آیتیں پڑھ سکتا ہے قبل اس کے کہ آپؐ سر اٹھائیں۔ اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر اپنے دائیں پہلو یا کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ نماز کے لئے

يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهِ الْمُنَادِيُ لِلصَّلٰوةِ۔

پکارنے والا آپؐ کے پاس آ جاتا۔

٧١٧ بَاب تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيْضِ۔

باب ۷۱۷۔ مریض کے لئے تمام قیام چھوڑ دینے کا بیان۔

١٠٥٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَّقُوْلُ اِشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً اَوْ لَيْلَتَيْنِ۔

۱۰۵۳۔ ابو نعیم' سفیان' اسود' جندب سے روایت کرتے ہیں کہ جندب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات کھڑے نہیں ہوئے۔

١٠٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُحْتُبِسَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِمْرَءَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۔

۱۰۴۴۔ محمد بن کثیر' سفیان' اسود بن قیس' جندب بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے رک گئے، تو قریش کی ایک عورت نے کہا کہ اس کے شیطان نے تاخیر کی، تو اس پر یہ آیت اتری والضحی الخ یعنی قسم یہ چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے تم کو تمہارے رب نے نہ تو چھوڑا اور نہ اس نے دشمنی کی۔

٧١٨ بَاب تَحْرِيْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا لَيْلَةً لِلصَّلٰوةِ۔

باب ۷۱۸۔ رات کی نمازوں اور نوافل کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رغبت دلانے کا بیان بغیر اس کے کہ واجب کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ و علیؓ کے پاس ایک رات نماز کے جگانے کے لئے آئے۔

١٠٥٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَا ذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَآئِنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

۱۰۵۴۔ ابن مقاتل' عبداللہ' معمر' زہری' ہند بنت حارث' ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگے تو فرمایا سبحان اللہ کیا کیا آزمائش کی چیزیں اور کیا کیا خزانے رات کو اتارے گئے، کوئی شخص ہے جو ان حجرہ والی عورتوں کو جگا دے بہت سی عورتیں دنیا میں کپڑے پہنے ہوئے ہیں لیکن آخرت میں ننگی ہوں گی۔

١٠٥٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ

۱۰۵۵۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' علی بن حسین' حسین بن علی' علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول

حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَاشَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَشَيْءٍ جَدَلًا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب ان کے پاس آئے اور فاطمہ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو فرمایا کہ تم دونوں نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانیں خدا کے قبضہ میں ہیں جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو ہم اٹھیں گے، جب ہم لوگوں نے کہا تو آپؐ لوٹ گئے اور ہم لوگوں کی طرف کچھ بھی متوجہ نہ ہوئے پھر میں نے سنا کہ آپؐ پیٹھ پھیر رہے تھے ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا انسان تمام چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

١٠٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَيُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا۔

۱۰۵۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کو چھوڑ دیتے تھے حالانکہ وہ عمل آپؐ کو محبوب ہوتا تھا لیکن اس خوف سے چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں لوگ اس پر عمل کرنے لگیں اور وہ فرض نہ ہو جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی اور میں پڑھتی ہوں۔

١٠٥٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَا لنَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ۔

۱۰۵۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو آپؐ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھی، پھر دوسری رات میں آپؐ نے نماز پڑھی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی، پھر تیسری یا چوتھی رات کو لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس نہیں آئے۔ جب صبح ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اس چیز کو دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے باہر آنے سے کسی چیز نے نہیں روکا، بجز اس خوف کے کہ کبھی تم پر فرض نہ ہو جائے۔

٧١٩ بَاب قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى تُفَطِّرَ قَدَمَاهُ

باب ۷۱۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا بیان یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں پاؤں ورم کر جاتے تھے اور عائشہؓ نے فرمایا یہاں تک کہ دونوں پاؤں پھٹ جاتے فطور سے مراد

وَالْفُطُوْرُ الشُّقُوْقُ انْفَطَرَتْ انْشَقَّتْ ۔

پھٹ جانا ہے انفطرت انشقت کے معنی میں ہے۔

۱۰۵۸ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْسَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۔

۱۰۵۸۔ ابو نعیم 'مسعر 'زیاد 'مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے تاکہ نماز پڑھیں یہاں تک کہ دونوں پاؤں یا دونوں پنڈلیاں پھول جاتی تھیں اس کے متعلق آپؐ سے کہا جاتا کہ آپؐ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں تو آپؐ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۷۲۰ بَاب مَنْ نَّامَ عِنْدَ السَّحَرِ ۔

باب ۷۲۰۔ رات کے آخری حصہ میں سو جانے کا بیان۔

۱۰۵۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا ۔

۱۰۵۹۔ علی بن عبداللہ 'سفیان، عمرو بن دینار 'عمرو بن اوس 'عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ نصف رات سوتے تھے تہائی رات جاگتے تھے اور چھٹا حصہ سوتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

۱۰۶۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّآئِمُ قُلْتُ مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ۔

۱۰۶۰۔ عبدان 'عبدان کے والد 'شعبہ 'اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مسروق سے سنا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کون سا عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے جواب دیا، جس پر مداومت کی جائے۔ میں نے پوچھا رات کو کس وقت اٹھتے تھے انہوں نے جواب دیا جب مرغ کی آواز سنتے، تو اٹھتے تھے۔

۱۰۶۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى ۔

۱۰۶۱۔ محمد بن سلام، ابو الاحوص 'اشعث سے روایت کرتے ہیں اشعث نے بیان کیا کہ جب مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۶۲ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَااَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ اِلَّانَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۰۶۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل 'ابراہیم بن سعد 'سعد 'ابو سلمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے ان کو یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کے وقت اپنے پاس سوتا ہی پایا۔

۷۲۱ بَاب مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ۔

باب ۷۲۱۔ اس شخص کا بیان جس نے سحری کھائی اور اس وقت تک نہ سویا جب تک کہ صبح کی نماز پڑھ لی۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سُحُوْرِهِمَا ا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِاَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

۱۰۶۳۔ یعقوب بن ابراہیم 'روح 'سعید 'قتادہ 'انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کھائی جب سحری سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ میں نے انس سے پوچھا کہ ان دونوں کے سحری سے فراغت اور نماز میں داخل ہونے کے درمیان کتنا فصل تھا؟ انسؓ نے کہا کہ اتنی دیر جس میں ایک شخص پچاس آیتیں پڑھ لے۔

۷۲۲ بَاب طُوْلِ الْقِيَامِ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ۔

باب ۷۲۲۔ رات کی نماز میں دیر تک کھڑے ہونے کا بیان۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قُلْنَا وَمَاهَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَذَرَالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۰۶۴۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' اعمش' ابو وائل' عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک امر ناگوار کا ارادہ کیا، ہم نے پوچھا کہ کس چیز کا آپؐ نے ارادہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے قصد کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں اور آپؐ بیٹھا رہوں۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشَاصُ فَاهُ لِسِّوَاكِ۔

۱۰۶۵۔ حفص بن عمر، خالد بن عبداللہ، حصین، ابووائل، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لئے کھڑے ہوتے، تو مسواک سے اپنا منہ صاف کرتے۔

۷۲۳ بَاب كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ۔

باب ۷۲۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس قدر نمازیں پڑھتے تھے۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ

۱۰۶۶۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ رات کی نماز کس طرح پڑھے؟ آپؐ نے

رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى، مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

فرمایا دو دو رکعتیں۔ پھر جب تمہیں صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت ملا کر ان نمازوں کو طاق بنالو۔

١٠٦٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْجَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِيْ بِاللَّيْلِ۔

۱۰۶۷۔ مسدد یحییٰ، شعبہ، ابوجمرۃ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یعنی رات کی نماز تیرہ رکعتیں تھیں۔

١٠٦٨ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ يَّحْيٰى ابْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

۱۰۶۸۔ اسحاق، عبید اللہ، اسرائیل، ابوحصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق سے روایت کرتے ہیں، مسروق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا سات، نو اور گیارہ رکعتیں فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ تھیں۔

١٠٦٩ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

۱۰۶۹۔ عبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان ہی میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتی تھیں۔

٧٢٤ بَاب قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهٖ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ٥ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ٥ نِّصْفَهٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ٥ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ٥ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ٥ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ٥ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ٥ وَقَوْلُهٗ : عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُ وْا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ

باب ۷۲۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو کھڑے ہونے اور سونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے کملی اوڑھنے والے رات کو کھڑے ہو جاؤ، تھوڑی دیر یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا اس پر کچھ زیادہ کرو اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو بے شک ہم آپؐ پر ایک بھاری کلام ڈالنے والے ہیں، بے شک رات کے اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے، بے شک تم کو دن میں کام ہے بہت اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اسے معلوم ہے کہ تم اسے محفوظ نہیں رکھ سکتے لہٰذا اس نے تم پر توجہ فرمائی جس قدر آسان ہو قرآن پڑھو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں

مَّرْضٰی وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُ وْا مَاتَیَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَّمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَاللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا۝ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَشَا قَامَ بِالْحَبْشِیَّةِ وَطَاءً قَالَ مُوَاطَاةُ لِلْقُرْاٰنِ اَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَقَلْبِهٖ لِیُوَاطِئُوْا لِیُوَافِقُوْا۔

بعض مریض ہیں، اور بعض زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرتے ہوئے سفر کرتے ہیں اور کچھ لوگ اللہ کے راستہ میں جنگ کرتے ہیں، پس جس قدر آسان ہو پڑھو' نماز پڑھو' زکوۃ دو اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور جو نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے، اس کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاؤ گے، یہ بہتر ہے اور اجر کے اعتبار سے بڑا ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حبشی زبان میں نشا کے معنی ٹھہرنا ہے اور وطا سے مراد مواطاۃ القرآن ہے اس لئے کہ یہ سمع، بصر، قلب کے بہت موافق ہے لیوا طوا سے مراد لیوافقوا ہے۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَایَصُوْمَ مِنْهُ وَیَصُوْمَ حَتّٰی نَظُنَّ اَلَّا یُفْطِرَ مِنْهُ شَیْئًا وَكَانَ لَاتَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ وَلَانَا ئِمًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ تَابَعَهٗ سُلَیْمَانُ وَاَبُوْخَالِدِنِ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَیْدٍ۔

۱۰۷۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' محمد بن جعفر' حمید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارا مہینہ افطار کرتے یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ اب آپؐ اس ماہ میں روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی مہینہ میں روزہ رکھتے تو ہم گمان کرنے لگتے کہ اب افطار نہیں کریں گے اور ہم رات کو جس وقت آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے اور سوئے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے سلیمان اور ابو خالد احمر نے حمید سے روایت کیا ہے۔

۷۲۵ بَاب عَقْدِ الشَّیْطَانِ عَلٰی قَافِیَةِ الرَّاْسِ اِذَالَمْ یُصَلِّ بِاللَّیْلِ۔

باب ۷۲۵۔ شیطان کا سر کے پیچھے گرہ لگانے کا بیان جب کہ رات کو نماز نہ پڑھی ہو۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ یَّضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَیْكَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ

۱۰۷۱۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابی الزناد' اعرج' ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کے پیچھے گرہ لگاتا ہے جب کہ وہ سوتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے اس لئے سو یارہ، اگر وہ بیدار ہوا اور خدا کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اگر نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ

انحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلَّى انحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

خوش اور چست و چالاک ہوتا ہے ورنہ بدباطن اور سست ہو کر اٹھتا ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ اَمَّا الَّذِيْ يُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهٗ يَاْخُذُالْقُرْاٰنَ فَيَرْفِضُهٗ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

۱۰۷۲۔ مومل بن ہشام' اسماعیل' عوف' ابورجاء، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب والی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا سر پتھر سے کچلا جاتا ہے وہ شخص ہے جو قرآن یاد کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز سے غافل ہو کر سو جاتا ہے۔

۷۲۶ بَاب اِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ۔

باب ۷۲۶۔ جب سویا رہے اور نماز نہ پڑھے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَازَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَاقَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ۔

۱۰۷۳۔ مسدد' ابو الاحوص' منصور' ابووائل' عبداللہ سے روایت کرتے ہیں عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر آیا تو کہا گیا کہ وہ سوتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور نماز کے لئے کھڑا نہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا۔

۷۲۷ بَاب الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَايَهْجَعُوْنَ اَىْ مَايَنَامُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

باب ۷۲۷۔ رات کے آخری حصہ میں دعا اور نماز، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے (یہجعون کا معنی ینامون ہے) اور صبح کے وقت وہ مغفرت چاہتے ہیں۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَلَهٗ۔

۱۰۷۴۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' ابوسلمہ' ابوعبداللہ اغر ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے، جس وقت کہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے، اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے، تو میں اس کی پکار کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اسے بخش دوں۔

۷۲۸ بَاب مَنْ نَّامَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَاَحْيَا اٰخِرَهٗ وَقَالَ سَلْمَانُ لِاَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ۔

باب ۷۲۸۔ اس شخص کا بیان جو رات کے ابتدائی حصہ میں سو رہا اور آخری حصہ میں جاگا اور سلمانؓ نے ابو درداءؓ سے کہا کہ سورہ، جب رات کا آخری حصہ باقی رہے(۱) تو کھڑے ہو جاؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمانؓ نے سچ کہا۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ و حَدَّثَنِی سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّیْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ بِهٖ حَاجَةٌ اِغْتَسَلَ وَاِلَّا تَوَضَّاَ وَخَرَجَ۔

۱۰۷۵۔ ابوالولید' شعبہ' سلیمان' شعبہ' ابو اسحاق' اسود سے روایت کرتے ہیں اسود نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابتدائے شب میں سو جاتے اور آخر شب میں کھڑے ہوتے، اور نماز پڑھتے، پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ جاتے، جب مؤذن اذان کہتا تو اچھل جاتا اور اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کرتے اور نماز کے لئے نکلتے۔

۷۲۹ بَاب قِيَامِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِیْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ۔

باب ۷۲۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان اور غیر رمضان کی راتوں میں کھڑے ہونے کا بیان۔(۲)

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ

۱۰۷۶۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' سعید بن ابی سعید مقبری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق عائشہؓ سے پوچھا کہ رمضان میں آپؐ کی نماز کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رمضان میں اور دوسرے

(۱) قصہ یہ ہوا کہ حضرت سلمانؓ حضرت ابوالدرداءؓ سے ملنے گئے ان کی بیوی کو دیکھا کہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں، پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی کو کوئی رغبت ہی نہیں ہے۔ سارا دن روزہ ہوتا ہے اور ساری رات نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ اسی عرصہ میں حضرت ابوالدرداءؓ بھی آگئے، انہوں نے حضرت سلمانؓ کے سامنے کھانا پیش کیا۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میں تو روزہ سے ہوں۔ حضرت سلمانؓ نے کہا کہ اگر تم کھاؤ گے تو میں بھی کھاؤں گا آخر حضرت ابوالدرداءؓ نے کھانا کھایا۔ جب رات ہوئی تو حضرت ابوالدرداءؓ نماز کے لئے کھڑے ہوئے، حضرت سلمانؓ نے روکا اور کہا کہ سو جاؤ آخر رات میں نماز پڑھ لینا۔ صبح کو یہ معاملہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپؐ نے حضرت سلمانؓ کی تائید فرمائی۔

(۲) اس باب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث لا کر حضرت امام بخاریؒ اس پر تنبیہ فرما رہے ہیں کہ روایات میں تین وتروں سمیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو گیارہ رکعات پڑھنا آتا ہے اس سے مراد نماز تراویح نہیں ہے بلکہ نماز تہجد (قیام اللیل) ہے تبھی تو رمضان کی طرح غیر رمضان میں بھی آپ کا یہ معمول تھا، اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے وہ مسلمان بھائی جو ایسی روایات سے آٹھ تراویح پر دلیل پکڑتے ہیں وہ غلط فہمی کا شکار ہیں۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِىْ رَمَضَانَ وَلَا فِىْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَاتَسْئَلْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَاتَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَىَّ تَنَامَانِ وَلَايَنَامُ قَلْبِىْ۔

مہینوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتوں سے زیادہ کبھی نہ پڑھتے تھے، چار رکعت ایسی پڑھتے کہ ان کی اچھائی اور درازی سے تو پوچھو نہیں کہ کیسی عمدہ اور طویل نماز ہوتی تھی، پھر چار رکعتیں پڑھتے اور یہ نہ پوچھو کہ کیسی عمدہ اور طویل رکعتیں ہوتی تھیں، پھر تین رکعت نماز پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب نہیں سوتا ہے۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِىْ شَىْءٍ مِّنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى اِذَا كَبُرَقَرَاَ جَالِسًا فَاِذَا بَقِىَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ اَوْاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ هُنَّ ثُمَّ رَكَعَ۔

۱۰۷۷۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی نماز میں کچھ بھی بیٹھ کر قرأت کرتے ہوئے نہیں سنا یہاں تک کہ جب بڑھاپا آگیا تو بیٹھ کر پڑھتے، جب کسی سورت میں تیس یا چالیس آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور رکوع کرتے تھے۔

۷۳۰ بَاب فَضْلِ الطُّهُوْرِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِوفَضْلِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِاللَّيْلِ والنَّهَارِ۔

باب ۷۳۰۔ رات اور دن کو پاکی حاصل کرنے اور رات اور دن میں وضو کے بعد نماز کی فضیلت کا بیان۔(۱)

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَابِلَالُ حَدِّثْنِىْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِى الْاِسْلَامِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَىَّ فِى الْجَنَّةِ قَالَ مَاعَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِىْ اَنِّىْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِىْ سَاعَةِ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَاكُتِبَ لِىْ اَنْ اُصَلِّىَ، قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ

۱۰۷۸۔ اسحٰق بن نصر، ابو اسامہ، ابو حیان، ابو زرعہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فجر کی نماز کے وقت فرمایا کہ اے بلال تم مجھے امید کا کام بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو، اس لئے کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے، بلال نے جواب دیا کہ میں امید کا کام جو کیا وہ یہ ہے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت میں میں نے پاکی حاصل کی، وضو کیا، تو اس وضو سے میں نے جس قدر میرے مقدر میں تھا، نماز پڑھی، ابو عبداللہ نے کہا دف نعلیک سے مراد بلانا ہے۔

---

(۱) اس باب سے تحیۃ الوضو کی فضیلت بیان فرما رہے ہیں۔ اور حضرت بلالؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے چلنا ایسے ہی ہے جیسا کہ بادشاہ کے آگے آگے محافظ چل رہا ہوتا ہے کہ اس کے آگے چلنے سے بادشاہ کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِىْ تَحْرِيْكَ۔

٧٣١ بَاب مَايُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِى الْعِبَادَةِ ۔

١٠٧٩ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوٰرِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِ يَتَيْنِ فَقَالَ مَاهٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا هٰذَا حَبْلٌ لِّزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحُلُّوْهُ لِيُصَلِّى اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ، قَالَ و قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِىْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ بَنِىْ اَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ فُلَانَةٌ لَّاتَنَامُ بِاللَّيْلِ فَذُكِرَ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَاتُطِيْقُوْنَ مِنَ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔

باب ۷۳۱۔ عبادت میں شدت اختیار کرنے کی کراہت کا بیان۔

۱۰۷۹۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انسؓ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان رسی کھنچی ہوئی ہے، تو آپؐ نے پوچھا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ زینب کی رسی ہے، جب وہ تکان محسوس کرتی ہیں تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں، نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا نہیں اسے کھول دو تم میں سے ہر شخص اپنی خوشی کے ساتھ نماز پڑھے جب سستی معلوم ہو تو بیٹھ جائے اور عبداللہ بن مسلمہ نے مالک، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کیا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت تھی تو میرے پاس نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ کون عورت ہے؟ میں نے جواب دیا کہ فلاں عورت جو رات کو نہیں سوتی پھر اس کی نماز کا تذکرہ کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ خاموش رہو، تم وہی اعمال اپنے اوپر لازم کرو جن کی تمہیں طاقت ہو کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ۔

٧٣٢ بَاب مَايُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُوْمُهٗ۔

١٠٨٠ ۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ وحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْىَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَبْدَاللّٰهِ لَاتَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الْعِشْرِيْنَ

باب ۷۳۲۔ جو شخص رات کو کھڑا ہوتا تھا اس کے لئے قیام ترک کرنے کی کراہت کا بیان۔

۱۰۸۰۔ عباس بن حسین، مبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابو الحسن، عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابن کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمان، عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے عبداللہ تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جاؤ، جو رات کو جاگتا تھا پھر رات کا کھڑا ہونا اس نے ترک کر دیا، اور ہشام نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی العشرین نے بہ سند اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان، ابو سلمہ اسی کی مثل روایت کیا ہے اور عمرو بن ابو سلمہ نے اوزاعی سے اس کی متابع حدیث روایت کی ہے۔

حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَکَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ مِثْلَهٗ وَتَابَعَهٗ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ۔

۷۳۳ بَاب۔

باب ۷۳۳۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو و عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّیْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ اِنِّیْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَیْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَاِنَّ لِنَفْسِكَ حَقٌّ وَّلِاَهْلِكَ حَقٌّ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ۔

۱۰۸۱۔ علی بن عبداللہ' سفیان، عمرو' ابو العباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بتلایا گیا ہے کہ تم رات کو کھڑے ہوتے ہو اور دن کو روزے رکھتے ہو، میں نے جواب دیا کہ میں یہ کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھ کمزور اور طبیعت سست ہو جائے گی، تمہاری جان اور تمہارے بال بچوں کا بھی تم پر حق ہے، اس لئے روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو قیام کرو اور سو بھی رہو۔

۷۳۴ بَاب فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی۔

باب ۷۳۴۔ اس شخص کی فضیلت کا بیان جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرُ بْنُ هَانِیءٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ جُنَادَةُ بْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْ دَعَا اسْتُجِیْبَ فَاِنْ تَوَضَّاَ قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ۔

۱۰۸۲۔ صدقہ بن فضل' ولید' اوزاعی' عمیر بن ہانی' جنادہ ابن ابی امیہ' عبادہ بن صامتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص رات کو اٹھے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ یا دعا کرے، تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اگر اس نے وضو کیا، تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی الْهَیْثَمُ بْنُ اَبِیْ سِنَانٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ یَقْصُصُ فِیْ قِصَصِهٖ وَهُوَ یَذْکُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَخًا لَّکُمْ

۱۰۸۳۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' یونس' ابن شہاب' ہیثم بن ابی سنان نے ابو ہریرہؓ کو اپنے وعظ میں کہتے ہوئے سنا اس حال میں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے کہ تمہارا بھائی یعنی عبداللہؓ بن رواحہ بالکل لغویات نہیں کرتا(۱) اور ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ فجر طلوع ہوتی ہے(۲) ہمیں راہ

لَایَقُوْلُ الرَّفَثَ یَعْنِیْ بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ۔
وَفِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَتْلُوْا کِتَابَهٗ
اِذَانْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ
اَرَانَا الْهُدٰی بَعْدَالْعَمٰی فَقُلُوْبُنَا
بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَاقَالَ وَاقِعٌ
یَبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبَهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ
اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِکِیْنَ الْمَضَاجِعُ
تَابَعَهٗ عُقَیْلٌ وَّقَالَ الزُّبَیْدِیُّ اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِیْدٍ وَّالْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

راست دکھایا اس کے بعد کہ جہالت کی تاریکی میں تھے، چنانچہ ہمارے دل یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ آپؐ نے کہا وہ ہو کر رہے گا (۳) وہ رات گزارتے ہیں تو اس حال میں کہ بستر سے آپؐ کا پہلو جدا ہوتا ہے جب کہ بستر ان مشرکین کی وجہ سے بوجھل ہوتے ہیں، عقیل نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور زبیدی نے کہا کہ مجھ سے زہری نے اور انہوں نے سعید اور اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا۔

۱۰۸۴ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ بِیَدِیْ قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ فَکَاَنِّیْ لَا اُرِیْدُ مَکَانًا مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ اِلَیْهِ وَرَاَیْتُ کَاَنَّ اِثْنَیْنِ اَتَیَانِیْ اَرَادَ اَنْ یُّذْهِبَا بِیْ اِلَی النَّارِ فَتَلَقَّا هُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّیَاعَنْهُ فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی رُؤْیَایَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْکَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَکَانُوْا لَایَزَالُوْنَ یَقُصُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا اَنَّهَا فِی اللَّیْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْتَوَاطَئَتْ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

۱۰۸۴۔ ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشمی ٹکڑا ہے اور جنت کے جس حصہ میں بھی جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا لے جاتا ہے، اور میں نے دیکھا کہ گویا دو شخص میرے پاس آئے اور جہنم کی طرف لے جانا چاہا اور ان دونوں سے ایک فرشتہ ملا اور کہا کہ اسے چھوڑ دو اور مجھے کہا کہ ڈرنے کی بات نہیں۔ حضرت حفصہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے خواب میں سے ایک حصہ بیان کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہؓ بہت اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز پڑھتا، چنانچہ عبداللہؓ رات کو نماز پڑھتے، اور لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنا خواب بیان کرتے کہ شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرے کی ساتویں رات کو ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری عشرے کے متعلق متفق ہو گئے، تم میں سے جو شخص اس کو تلاش کرے تو اسے چاہئے کہ آخر عشرہ میں تلاش کرے۔

۷۳۵ بَاب الْمُدَاوَمَةِ عَلٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔

باب ۷۳۵۔ فجر کی دو رکعتوں پر مداومت کرنے کا بیان۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَا بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا وَّرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآئَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا اَبَدًا۔

۱۰۸۵۔ عبداللہ بن یزید 'سعید بن ابوایوب' جعفر بن ربیعہ 'عراک بن مالک، ابو سلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آٹھ رکعت اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھیں اور دو رکعت دونوں پکار (اذان و اقامت) کے درمیان پڑھیں اور ان دونوں رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

۷۳۶ بَاب الضِّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

باب ۷۳۶۔ فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں کروٹ کے بل لیٹنے کا بیان۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

۱۰۸۶۔ عبداللہ بن یزید 'سعید بن ابی ایوب' ابوالاسود' عروۃ بن زبیرؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت پڑھتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔(۱)

۷۳۷ بَاب مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ۔

باب ۷۳۷۔ اس شخص کا بیان جو دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرے اور نہ لیٹے۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِىْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى يُؤْذَنَ بِالصَّلٰوةِ۔

۱۰۸۷۔ بشر بن حکم 'سفیان' سالم ابوالنضر 'ابو سلمہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے، ورنہ لیٹ جاتے یہاں تک کہ نماز کی اذان (یعنی اقامت) کہی جاتی۔

۷۳۸ بَاب مَاجَآءَ فِى التَّطَوُّعِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عَمَّارٍ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ

باب ۷۳۸۔ ان روایات کا بیان جو نفل کے متعلق منقول ہیں کہ دو دو رکعتیں ہیں اور یہ عمارؓ 'ابوذرؓ' انسؓ' جابر بن زیدؓ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لیٹنا استراحت اور آرام کے لئے ہوتا تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے نماز تہجد میں مشغول رہتے تھے اور اذان فجر کے بعد دو سنتیں پڑھ کر آرام حاصل کرنے کے لئے لیٹ جاتے۔ چنانچہ آج بھی اگر کوئی شخص اس طریقہ سے عبادت اور تہجد میں مشغول رہا ہو تو وہ بھی بہ نیت سنت استراحت کے لئے فجر کی سنتوں کے بعد لیٹ سکتا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ آنکھ نہ لگ جائے اگر ایسا ہوا تو نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔

وَّجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَّعِكْرَمَةَ وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيُّ مَاادْرَكْتُ فُقَهَآءَ اَرْضِنَا اِلَّا يُسَلِّمُوْنَ فِيْ كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ۔

عکرمہؒ اور زہریؒ سے منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا کہ ہم نے اپنے شہر کے فقہاء کو اسی حال میں پایا کہ دن کی نماز میں بھی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِيْ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَاهَمَّ اَحَدُ كُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُوَلَا اَقْدِرُوَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَشَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ۔

۱۰۸۸۔ قتیبہ' عبدالرحمٰن بن ابی الموالی' محمد بن منکدر' جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمیں تمام امور میں استخارہ کی تعلیم کرتے تھے، جس طرح قرآن کی سورت ہمیں سکھاتے تھے، چنانچہ آپؐ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعت (نفل نماز) پڑھے پھر کہے کہ اے میرے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر طلب کرتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کی درخواست کرتا ہوں، تو قادر ہے، لیکن میں قادر نہیں، تو علم رکھتا ہے لیکن مجھے علم نہیں، تو غیب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے، اے میرے اللہ اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ امر میرے لئے میرے دین اور معاش اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرمادے اور میرے لئے اس میں آسانی پیدا کردے، پھر اس میں میرے واسطے برکت عطا کر اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ امر میرے لئے میرے دین اور معاش اور انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرے لئے بھلائی مقدر فرمادے جہاں بھی ہو پھر مجھے راضی رکھ، آپؐ نے فرمایا پھر اپنی حاجت بیان کرے۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ اَبَاقَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيِّ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَادَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۰۸۹۔ مکی بن ابراہیم' عبداللہ بن سعید' عامر بن عبداللہ بن زبیر' عمرو بن سلیم زرقی' ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نماز پڑھ لے۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

۱۰۹۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کو رسول

طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر واپس ہوئے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ۔

۱۰۹۱۔ ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت اس کے بعد اور دو رکعت جمعہ کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد پڑھیں۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَوْقَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۰۹۲۔ آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ جابر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ کے دوران میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو یا نکل چکا ہو تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَّقُوْلُ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ فَاَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَقَالَ عِتْبَانُ غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَاامْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَاوَرَآءَهٗ

۱۰۹۳۔ ابو نعیم، سیف بیان کرتے ہیں کہ میں نے مجاہد کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن عمرؓ اپنی قیام گاہ میں گئے تو ان کو خبر دی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو چکے ہیں ابن عمرؓ نے بیان کیا، جب میں کعبہ کے سامنے آیا تو آپؐ باہر نکل چکے تھے، اور بلالؓ کو میں نے دروازے پر کھڑا پایا، تو میں نے پوچھا کہ اے بلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ بلال نے جواب دیا ہاں! میں نے پوچھا کہاں! کہا ان دونوں ستونوں کے درمیان، پھر باہر نکلے اور کعبہ کے سامنے دو رکعت پڑھی۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت کی۔ اور عتبان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ دن چڑھ چکا تھا ہم نے آپؐ کے پیچھے صف بندی کی اور آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

٧٣٩ بَاب الْحَدِيثِ يَعْنِي بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

باب ۷۳۹۔ فجر کی دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرنے کا بیان۔

١٠٩٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَاِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ۔

۱۰۹۴۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابوالنضر' ابو سلمہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے تھے تو اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے ورنہ لیٹ جاتے، میں نے سفیان سے پوچھا کہ بعض فجر کی دو رکعتیں روایت کرتے ہیں تو سفیان نے کہا یہی صحیح ہے۔

٧٤٠ بَاب تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا۔

باب ۷۴۰۔ فجر کی دو رکعتوں پر التزام کرنے کا بیان اور بعض نے ان دونوں رکعتوں کو نفل کہا ہے۔

١٠٩٥۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

۱۰۹۵۔ بیان بن عمرو' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' عطا' عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اس قدر التزام نہ کرتے تھے جس قدر فجر کی دو رکعتوں کو پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے۔

٧٤١ بَاب مَا يُقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

باب ۷۴۱۔ فجر کی دو رکعتوں میں کیا چیز پڑھی جائے۔

١٠٩٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۰۹۶۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے جب فجر کی نماز کی اذان سنتے تو ہلکی دو رکعتیں پڑھتے۔

١٠٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۰۹۷۔ محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' محمد بن عبدالرحمٰن' عمرة' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ح احمد بن یونس' زہیر' یحییٰ بن سعید' محمد بن عبدالرحمٰن عمرة' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَا بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى اِنِّیْ لَاَقُوْلُ هَلْ قَرَاَبِاُمِّ الْكِتَابِ۔

وسلم فجر کی نماز سے پہلے سنت جو دو رکعت ہیں اس کو ہلکی پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ کہتے کہ آپ نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھی ہے۔

٧٤٢ بَاب التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ

باب ۷۴۲۔ فرض کے بعد نماز پڑھنے کا بیان۔

١٠٩٨ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَ تَيْنِ بَعْدِ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَسَجْدَ تَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَآءُ فَفِيْ بَيْتِهٖ قَالَ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِیْ اَهْلِهٖ ، تَابَعَهٗ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَّاَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ فَحَدَّثَتْنِیْ اُخْتِیْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ سَجْدَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَعْدَ مَايَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا اَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا تَابَعَهٗ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَاَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ وَّقَالَ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِیْ اَهْلِهٖ۔

۱۰۹۸۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد، دو رکعت جمعہ کے بعد پڑھیں، لیکن مغرب اور عشاء کے وقت اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔ ابن ابی الزناد نے بطریق موسیٰ بن عقبہ نافع سے بعد العشاء فی اہلہ کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا۔ کثیر بن فرقد، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ مجھ سے میری بہن حفصہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے بعد دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے اور وہ ایسا وقت تھا جب کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل نہیں ہوتا تھا، کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے اس کی متابع حدیث روایت کی ہے اور ابن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے بعد العشا فی اہلہ اپنے گھر میں عشاء کے بعد پڑھتے کے الفاظ روایت کئے۔

٧٤٣ بَاب مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ ـ

باب ۷۴۳۔ اس شخص کا بیان جو فرض کے بعد نفل نہ پڑھے۔

١٠٩٩ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَآءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۰۹۹۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، ابوالشعثاء، جابر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ ایک ساتھ اور سات ایک ساتھ پڑھیں، میں نے کہا کہ اے ابوالشعثاء میرا گمان ہے کہ ظہر کو دیر سے پڑھا اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا قُلْتُ يَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهُ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَآءَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّهُ۔

عصر کو جلدی پڑھا اور عشاء کی نماز جلد اور مغرب کی نماز دیر سے پڑھی انہوں نے کہا کہ میرا بھی یہی گمان ہے۔

٧٤٤ بَاب صَلوٰةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ۔

باب ۷۴۴۔ سفر میں چاشت کی نماز کا بیان۔

١١٠٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْبَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُهُ۔

۱۱۰۰۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، توبہ، مورق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے کہا کیا آپؐ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں؟ کہا نہیں، میں نے پوچھا عمرؓ، کہا نہیں، میں نے پوچھا ابو بکرؓ، کہا نہیں، پھر میں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا میں خیال کرتا ہوں کہ نہیں (پڑھتے تھے)۔

١١٠١۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يَقُوْلُ مَاحَدَّثَنَا اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ اُمِّ هَانِيءٍ فَاِنَّهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِي رَكْعَاتٍ فَلَمْ اَرَصَلوٰةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

۱۱۰۱۔ آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے کسی نے بیان نہیں کیا، کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، ام ہانی کے سوا کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی اور میں نے کوئی نماز اس سے ہلکی نہیں دیکھی ہے بجز اس کے کہ وہ رکوع اور سجود پورا کرتے تھے۔

٧٤٥ بَاب مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَاٰهُ وَاسِعًا۔

باب ۷۴۵۔ جس نے چاشت کی نماز نہ پڑھی اور پڑھنے اور نہ پڑھنے دونوں کو جائز سمجھا۔

١١٠٢۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا۔

۱۱۰۲۔ آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں اسے پڑھتی ہوں (۱)۔

٧٤٦ بَاب صَلوٰةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ قَالَهٗ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۷۴۶۔ حضر میں چاشت کی نماز پڑھنے کا بیان اور اس کو عتبان بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

---

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی یا نہیں؟ اس بارے میں روایات دونوں طرح کی ہیں۔ امام بخاریؒ نے دونوں طرح کی روایات کو یوں جمع فرمایا کہ حضر میں پڑھتے تھے اور سفر میں نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فُرُّوْخَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَّا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ۔

۱۱۰۳۔ مسلم بن ابراہیم' شعبہ' عباس' جریری ابن فروخ' ابو عثمان' نہدی' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے خلیل (دوست) نے تین باتوں کی وصیت کی ہے، میں انہیں مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا، ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا، چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهٖ وَنَضَحَ لَهٗ طَرَفَ حَصِيْرٍ بِمَآءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ جَارُوْدَ لِاَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَ مَارَاَيْتُهٗ صَلّٰى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

۱۱۰۴۔ علی بن جعد' شعبہ' انس بن سیرین' انس بن مالک انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری شخص نے جو بہت موٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپؐ کے ساتھ تمام نماز میں شریک نہیں ہو سکتا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر دعوت دی اور آپؐ کے لئے چٹائی کے ایک کونے پر پانی چھڑکا اور آپؐ نے اس پر دو رکعت نماز پڑھی اور فلاں بن فلاں بن جارود نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ کہا میں نے آپ کو اس دن کے علاوہ کسی دن پڑھتے نہیں دیکھا۔

۷۴۷ بَاب الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

باب ۷۴۷۔ ظہر سے پہلے دو رکعت پڑھنے کا بیان۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَّايُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا

۱۱۰۵۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھی ہیں، دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں، اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے، یہ وہ وقت تھا جس وقت کوئی آپؐ کے پاس نہیں جاتا تھا، مجھ سے حفصہؓ نے بیان کیا کہ جب مؤذن اذان کہتا اور فجر طلوع ہو جاتی تو آپؐ دو رکعتیں پڑھتے (۱)۔

---

(۱) نمازوں سے پہلے اور بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی سنتیں پڑھیں؟ اس بارے میں مختلف صحابہ کرام نے مختلف تعداد نقل فرمائی ہے۔ اصل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں بھی نماز ادا فرماتے اور مسجد میں بھی تو جس نے جو عمل دیکھا اسے معلوم ہوا، اس نے اسی طرح روایت کر دیا۔

حَدَّثَتْنِیْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

١١٠٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَايَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ، تَابَعَهٗ ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ وَّعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۱۰۶۔ مسدد' یحییٰ' شعبہ' ابراہیم' بن محدم بن منتشر' محمد بن منتشر' حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے کبھی نہیں چھوڑتے تھے، ابن ابی عدی اور عمرو نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی۔

٧٤٨ بَاب الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔

باب ۷۴۸۔ مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان۔

١١٠٧ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِىُّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِى الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً ۔

۱۱۰۷۔ ابو معمر' عبدالوارث' حسین' ابن بریدہ' عبداللہ مزنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز سے پہلے نماز پڑھ لو، تیسری بار فرمایا اس شخص کے لئے جو چاہے، اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ لوگ اس کو سنت نہ بنالیں۔

١١٠٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِىَّ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِنِ الْجُهَنِىَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِىْ تَمِيْمٍ يَّرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ۔

۱۱۰۸۔ عبداللہ بن یزید' سعید بن ابی ایوب' یزید بن ابی حبیب' مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں عقبہ بن عامر جہنی کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ کیا تمہیں ابو تمیم کی طرف سے یہ بات عجیب معلوم نہیں ہوتی کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؟ تو عقبہ نے کہا کہ ہم اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کیا کرتے تھے، میں نے کہا پھر اب تمہیں کون سی چیز روکتی ہے جواب دیا مشغولیت۔

٧٤٩ بَاب صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهٗ اَنَسٌ وَّعَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۷۴۹۔ نفل نمازیں جماعت سے پڑھنے کا بیان اس کو انسؓ وعائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١١٠٩ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِىُّ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً

۱۱۰۹۔ اسحٰق' یعقوب بن ابراہیم' ابراہیم' ابن شہاب' محمودؓ بن ربیع انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور وہ کلی بھی یاد ہے جو میرے چہرے پر آپؐ نے ہمارے گھر کے کنوئیں سے لے کر کی تھی، انہوں نے کہا کہ میں نے عتبان بن

مَـ مَّا فِیْ وَجْهِهٖ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِیْ دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكِ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ بِبَنِیْ سَالِمٍ وَّكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَآءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِيَازُهٗ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّیْ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ الْوَادِیَ الَّذِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ قَوْمِیْ يَسِيْلُ اِذَا جَآءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِيَازُهٗ فَوَدِدْتُ اَنَّكَ تَاْتِیْ فَتُصَلِّیْ مِنْ بَيْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَآءَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهٗ عَلٰى خَزِيْرَةٍ يُّصْنَعُ لَهٗ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِی الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مَافَعَلَ مَالِكٌ لَّا اَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ لَايُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُلْ ذَاكَ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَانَرٰى وُدَّهٗ وَلَا حَدِيْثَهٗ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

مالک انصاری کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے کہتے ہوئے سنا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا اور میرے درمیان اور ان کے درمیان ایک وادی حائل تھی اور جب بارش ہوتی تو میرے لئے ان کی مسجد کی طرف راستہ طے کر کے جانا دشوار ہوتا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری نگاہ کمزور ہے اور وادی جو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حائل ہے جب بارش ہوتی ہے تو مجھ پر دشوار ہوتا ہے کہ راستہ طے کر کے وہاں پہنچوں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپؐ آئیں اور میرے مکان میں ایک جگہ پر نماز پڑھ لیں کہ میں اس کو نماز کی جگہ بنالوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسا کروں گا، چنانچہ صبح کے وقت میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ پہنچے جب کہ دھوپ تیز ہو چکی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت چاہی تو میں نے آپؐ کو اجازت دے دی، آپؐ ابھی بیٹھنے بھی نہ تھے کہ فرمایا تم اپنے گھر میں کون سی جگہ پسند کرتے ہو جہاں میں نماز پڑھوں؟ میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس میں میں نماز پڑھنا پسند کرتا تھا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف قائم کی پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر آپؐ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیرا اور جب آپؐ سلام پھیر چکے تو میں آپؐ کو خزیرۃ (ایک قسم کا کھانا) پر روکا، جو آپؐ کے لئے تیار کر لیا گیا تھا۔ جب دوسرے گھر والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میرے گھر میں سنی تو دوڑ پڑے، یہاں تک کہ گھر میں لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک نے کیا کیا، میں اسے نہیں دیکھتا ہوں تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ وہ منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اور اس سے اللہ کی رضا چاہتا ہے، تو اس نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، لیکن ہم تو بخدا اس کی محبت اور اس کی گفتگو منافقین ہی سے دیکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے جہنم پر اس شخص کو حرام کر دیا ہے جو لا الہ الا اللہ کہے اور اس سے رضائے الٰہی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيْهِمْ اَبُوْاَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا وَيَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاقُلْتَ قَطُّ فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ سَلَّمَنِيْ حَتّٰى اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ وَّجَدْتُّهُ حَيًّافِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَقَفَلْتُ فَاَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ اَوْبِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ اَعْمٰى يُصَلِّيْ لِقَوْمِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَخْبَرْتُهٗ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَاحَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔

چاہتا ہو۔ محمود نے بیان کیا کہ میں نے اس کو ایک جماعت سے بیان کیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوایوبؓ بھی تھے اور اس جنگ میں بیان کیا جس میں انہوں نے وفات پائی اور اس وقت روم میں یزید بن معاویہ حاکم تھا، ابوایوب نے ہماری اس حدیث کا انکار کیا اور کہا واللہ جو تو نے کہا میرا خیال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، یہ مجھے برا معلوم ہوا اور میں نے اللہ کے لئے نذر مانی کہا اگر وہ مجھے صحیح و سالم رکھے یہاں تک کہ میں اس غزوہ سے واپس ہو جاؤں تو میں اس حدیث کے متعلق عتبانؓ بن مالک سے پوچھوں گا، اگر میں نے انہیں ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا، چنانچہ میں غزوہ سے لوٹا میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا پھر میں چلا یہاں تک کہ مدینہ پہنچا، میں بنی سالم کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ عتبان بڈھے اور نابینا ہو گئے ہیں اپنی قوم کو نماز پڑھاتے ہیں، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کو سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں، پھر میں نے ان سے حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا جس طرح پہلی بار بیان کیا گیا تھا۔

۷۵۰ بَاب التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ۔

باب ۷۵۰۔ گھر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا، تَابَعَهٗ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ۔

۱۱۱۰۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، ایوب و عبیداللہ، نافع، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں اپنی نمازیں پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ، عبدالوہاب نے ایوب سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۷۵۱ بَاب فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔

باب ۷۵۱۔ مکہ (مکرمہ) اور مدینہ (منورہ) کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

۱۱۱۱۔ حفص بن عمرو، شعبہ، عبدالملک، قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعیدؓ کو چار باتیں کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ ح، سفیان، زہری، سعید، حضرت

زَامَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ غَزْوَةً ح حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا سامان سفر نہ باندھا جائے مگر تین مسجدوں کے لئے (۱) مسجد حرام (۲) مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۳) مسجد اقصیٰ۔(۱)

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ رِبَاحٍ وَّعُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

۱۱۱۲۔ عبداللہ بن یوسف 'مالک 'زید بن رباح 'عبید اللہ بن ابو عبداللہ اغر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا سوائے خانہ کعبہ کے دیگر تمام مساجد کی ہزار نماز سے بہتر ہے۔

۷۵۲ بَاب مَسْجِدِ قُبَآءَ۔

باب ۷۵۲۔ قباء کی مسجد کا بیان۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کَانَ لَا یُصَلِّیْ مِنَ الضُّحٰی اِلَّا فِیْ یَوْمَیْنِ یَوْمٌ یَّقْدَمُ بِمَکَّةَ فَاِنَّهٗ کَانَ یَقْدَمُهَا ضُحًی فَیَطُوْفُ بِالْبَیْتِ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَیَوْمَ یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَآءَ فَاِنَّهٗ کَانَ یَاْتِیْهِ کُلَّ سَبْتٍ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَرِهَ اَنْ یَّخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰی یُصَلِّیَ فِیْهِ قَالَ وَکَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَزُوْرُهٗ رَاکِبًا وَّمَا شِیًا قَالَ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَصْنَعُ کَمَارَاَیْتُ اَصْحَابِیْ یَصْنَعُوْنَ وَلَا اَمْنَعُ اَحَدًا اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ اَیِّ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَّیْلٍ

۱۱۱۳۔ یعقوب بن ابراہیم 'ابن علیہ 'ایوب 'نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما صرف دو دن چاشت کی نماز پڑھتے تھے، اول جس دن مکہ آتے تھے اس لئے کہ وہاں چاشت کے وقت پہنچتے تھے اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے تھے، دوسرے جس دن قبا میں آتے تھے وہ اس مسجد میں ہر سنیچر کے دن آتے تھے، جب مسجد میں داخل ہوتے تو اس بات کو ناپسند کرتے کہ اس مسجد سے بغیر نماز پڑھے ہوئے نکل جائیں، ابن عمرؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر اور پیادہ اس کی زیارت کرتے تھے، اور میں اس طرح کرتا ہوں جس طرح اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھتا تھا اور نہ میں کسی کو منع کرتا ہوں کہ رات اور دن کے جس حصہ میں چاہے نماز پڑھے مگر یہ کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ

(۱) اس حدیث میں ان تین مساجد کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی بھی مسجد یا کسی بھی دوسرے اچھے یا مباح مقصد کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے، ہاں یہ بات درست ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کوئی اور مسجد اتنی مقدس اور عظیم نہیں کہ محض وہاں نماز پڑھنے کے لئے سفر کیا جائے۔

اَوْنَهارٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسَ وَلَاغُرُوْبَها۔

کرے۔

۷۵۳ بَاب مَنْ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَآءَ كُلَّ سَبْتٍ۔

باب ۷۵۳۔ اس شخص کا بیان جو مسجد قباء میں ہر سنیچر کو آئے۔

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِىْ مَسْجِدَ قُبَآءَ كُلَّ سَبْتٍ مَّاشِيًاوَّرَاكِبًا ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهٗ۔

۱۱۱۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سنیچر کو مسجد قباء میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لاتے تھے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۷۵۴ بَاب اِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَآءَ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا۔

باب ۷۵۴۔ مسجد میں قبا میں پیدل اور سوار ہو کر آنے کا بیان۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِىْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَا شِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَاعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ فَيُصَلِّىْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۱۵۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں سوار ہو کر اور پیدل آتے تھے ابن نمیر نے اس زیادتی کے ساتھ بیان کیا کہ ہم سے عبیداللہ نے اور انہوں نے نافع سے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۷۵۵ بَاب فَضْلِ مَابَيْنَ الْقَبْرِ وَ الْمِنْبَرِ۔

باب ۷۵۵۔ قبر اور منبر نبویؐ کے درمیان کی جگہ کی فضیلت کا بیان۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ نِ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۱۱۱۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِىْ

۱۱۱۷۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

عَلٰی حَوْضِیْ۔

٧٥٦ بَاب مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ۔

١١١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قُزْعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِيْ وَآنَقْنَنِيْ قَالَ لَاتُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى وَلَاصَلٰوةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ۔

باب ۷۵۶۔ بیت المقدس کی مسجد کا بیان۔

۱۱۱۸۔ ابوالولید' شعبہ' عبدالملک' قزعہ زیاد کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں بیان کرتے ہوئے سنا جو مجھ کو بہت اچھی اور خوشگوار معلوم ہوئیں، فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا ایسا رشتہ دار ہو جس سے نکاح حرام ہے اور نہ عید الفطر اور عید الضحی کے دن روزہ رکھے اور نہ نماز پڑھے دو نمازوں کے بعد، ایک فجر کے بعد جب تک کہ آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور عصر کے بعد جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے اور نہ سوا تین مسجدوں کے کسی مسجد کی طرف سامان سفر باندھے 'مسجد حرام' مسجد اقصی اور میری مسجد۔

٧٥٧ بَاب اِسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِيْنُ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ جَسَدِهٖ بِمَا شَآءَ وَ وَضَعَ أَبُوْ إِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهٗ عَلٰى رُصْغِهِ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ يَّحُكَّ جِلْدًا أَوْيُصْلِحَ ثَوْبًا۔

باب ۷۵۷۔ نماز میں ہاتھ سے مدد لینے کا بیان جب کہ وہ کام نماز کا ہو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آدمی اپنے بدن سے نماز میں مدد لے، جس حصہ سے چاہے، اور ابو اسحاق نے اپنی ٹوپی نماز میں رکھی اور اسے اٹھایا اور علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ اپنے بائیں پہنچے پر رکھتے تھے مگر یہ کہ جسم کو کھجلائیں یا اپنے کپڑے کو درست کریں۔

١١١٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍؓ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۱۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' مخرمہ بن سلیمان' کریب' ابن عباس کے آزاد کردہ غلام نے عبداللہ بن عباس کے متعلق روایت کیا کہ انہوں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے پاس رات گزاری، ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ میں بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بیوی اس کے طول میں لیٹے اور آدھی رات گزرنے تک یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے ذریعہ نیند کا اثر اپنے چہرے سے دور کیا پھر سورۂ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْقَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْبَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ اٰيَاتٍ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّىْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَاصَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا بِيَدِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں بعد ازاں ایک مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی اور اس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے، عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہوا اور اس طرح کیا جس طرح آپؐ نے کیا پھر میں گیا اور آپؐ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو اپنے ہاتھ سے ملنے لگے بعد ازاں آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت پڑھیں (گویا بارہ رکعتیں پڑھیں) پھر وتر پڑھے اور لیٹ رہے یہاں تک کہ موذن آئے تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ہلکی پڑھیں پھر باہر نکلے اور فجر کی نماز پڑھائی

۷۵۸ بَاب مَايُنْهٰى مِنَ الْكَلَامِ فِى الصَّلٰوةِ۔

باب ۷۵۸۔ نماز میں کلام کی ممانعت کا بیان۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا۔

۱۱۲۰۔ ابن نمیر' ابن فضیل' اعمش' ابراہیم' علقمہ' عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے تو آپؐ لوگوں کو جواب دیتے تھے، جب ہم لوگ نجاشی کے پاس سے واپس ہوئے ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپؐ نے ہمیں جواب نہیں دیا اور فرمایا کہ نماز میں خدا کی طرف دھیان ہوتا ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۱۱۲۱۔ ابن نمیر' اسحٰق بن منصور' ہریم بن سفیان' اعمش' ابراہیم' علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِىْ زَيْدُ بْنُ

۱۱۲۲۔ ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' اسمٰعیل' حارث بن شبیل' ابن عمرو شیبانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے زید بن ارقمؓ نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز میں گفتگو

اَرْقَمَ اِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِى الصَّلوٰةِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُ نَا صَاحِبَهٗ بِحَاجَتِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْاٰيَةَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

کرتے تھے اور ہم میں سے ایک شخص دوسرے سے اپنی حاجتیں بیان کرتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو تو ہم لوگوں کو نماز میں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۷۵۹ بَاب مَايَجُوْزُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالْحَمْدِ فِى الصَّلوٰةِ لِلرِّجَالِ۔

باب ۷۵۹۔ مردوں کے لئے نماز میں سبحان اللہ اور الحمد اللہ کہنے کا بیان۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِىْ عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ وَّحَانَتِ الصَّلوٰةُ فَجَآءَ بِلَالٌ اَبَابَكْرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتُمْ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلوٰةَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى فَجَآءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِىْ فِى الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِى الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالتَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَايَلْتَفِتُ فِىْ صَلوٰتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا اِلْتَفَتَ فَاِذَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّفِّ فَاَشَارَاِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَّدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ وَتَقَدَّمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى۔

۱۱۲۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے والد سے اور وہ سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف سے صلح کی گفتگو کرنے نکلے اور نماز کا وقت آ گیا۔ تو بلالؓ، ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روک لئے گئے ہیں، اس لئے آپؓ لوگوں کی امامت کیجئے انہوں نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو اقامت کہو، چنانچہ بلالؓ نے تکبیر کہی اور ابو بکرؓ آگے بڑھے اور نماز پڑھانی شروع کی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے آئے یہاں تک کہ پہلی صف میں پہنچ گئے تو لوگوں نے تصفیح کرنی شروع کی، سہل نے کہا تم جانتے ہو کہ تصفیح کیا ہے؟ وہ تالی بجانا ہے، ابو بکرؓ اپنی نماز میں اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے لیکن جب لوگوں نے بہت زیادہ تالی بجانا شروع کیا تو مڑے اور دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف میں ہیں اور آپؐ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو تو ابو بکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ کی تعریف بیان کی اور پیچھے لوٹ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔

۷۶۰ بَاب مَنْ سَمّٰى قَوْمًا اَوْسَلَّمَ فِى الصَّلوٰةِ عَلٰى غَيْرِهٖ مُوَاجَهَةً وَهُوَلَايَعْلَمُ۔

باب ۷۶۰۔ اس شخص کا بیان جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں بغیر خطاب کئے ہوئے سلام کیا اس حال میں کہ وہ نہیں جانتا (جس کو سلام کیا ہے)۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ

۱۱۲۴۔ عمرو بن عیسیٰ، ابو عبدالصمد عبدالعزیز بن عبدالصمد، حصین بن عبدالرحمٰن، ابو وائل، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نماز میں التحیات پڑھتے تھے اور نام لیتے

عَنْ عَبدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نَقُوْلُ التَّحِیَّۃَ فِی الصَّلٰوۃِ وَنُسَمِّیْ وَیُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ فَسَمِعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوا التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَاِنَّکُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ لِلّٰہِ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

تھے اور ہم میں سے بعض ایک دوسرے کو سلام کرتا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کو سنا تو فرمایا کہ کہو التحیات لله والصلوات و الطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله جب تم نے ایسا کیا تو تم نے آسمان وزمین میں اللہ تعالیٰ کے ہر صالح بندے پر سلام بھیجا۔

۷۶۱ بَاب التَّصْفِیْقِ لِلنِّسَآءِ۔

باب ۷۶۱۔ عورتوں کے تالی بجانے کا بیان۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ۔

۱۱۲۵۔ علی بن عبداللہ 'سفیان 'زہری 'ابو سلمہ 'ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَان عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ۔

۱۱۲۶۔ یحییٰ 'وکیع 'سفیان 'ابو حازم 'سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

۷۶۲ بَاب مَنْ رَّجَعَ الْقَھْقَرٰی فِیْ صَلٰوتِہٖ اَوْ تَقَدَّمَ بِاَمْرٍ یَّنْزِلُ بِہٖ رَوَاہُ سَھْلُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب ۷۶۲۔ اس شخص کا بیان جو اپنی نمازوں میں الٹے پاؤں پھرے یا کسی پیش آنے والے امر کی بناء پر آگے بڑھ جائے، اس کو سہل بن سعد نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کیا۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ یُوْنُس قَالَ الزُّھْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَا ھُمْ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَاَبُوْبَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُصَلِّیْ بِھِمْ فَجَآءَ ھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ کَشَفَ سِتْرَ حُجْرَۃِ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ وَھُمْ

۱۱۲۷۔ بشر بن محمد 'عبداللہ 'یونس 'زہری 'انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ دو شنبہ کے دن فجر کے وقت مسلمان نماز میں مشغول تھے اور ابو بکرؓ انہیں نماز پڑھا رہے تھے، اچانک نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ان کے سامنے آگئے۔ حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا، اور ان کی طرف دیکھا کہ لوگ صف بستہ ہیں اور آپ مسکرا کر ہنسنے لگے، ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے

صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

مڑے اور گمان گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے نکلنا چاہتے ہیں، اور مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ اپنی نماز توڑ دیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے خوش ہو کر دیکھا، آپ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کرو پھر حجرہ میں داخل ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا اور اسی دن وفات پائی۔

۷٦۳ بَاب اِذَا دَعَتِ الْاُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَاَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِيْ صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَاجُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَ صَلَاتِيْ قَالَتْ يَاجُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ قَالَتْ يَاجُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَايَمُوْتُ جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِيْ وَجْهِ الْمَيَامِيْسِ وَكَانَتْ تَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ قَالَ جُرَيْجٌ اَيْنَ هٰذِهِ الَّتِيْ تَزْعَمُ اَنَّ وَلَدَهَا لِيْ قَالَ يَابَابُوْسُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ۔

باب ۷٦۳ جب ماں اپنے بچہ کو نماز میں پکارے (۱)، اور لیث نے بواسطہ جعفر، عبدالرحمٰن بن ہرمز ابوہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا کہ اے جریج اس نے کہا اے میرے اللہ میری ماں اور میری نماز، اس کی ماں نے پکارا اے جریج، اس نے کہا اے میرے اللہ میری ماں اور میری نماز، پھر اس کی ماں نے پکارا اے جریج، اس نے کہا اے میرے اللہ میری ماں اور میری نماز، اسکی ماں نے کہا اے اللہ جریج کو موت نہ آئے جب تک کہ کسی زانیہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے، اور ایک عورت اس کے عبادت خانہ کے پاس آتی تھی جو بکریاں چراتی تھی اس نے بچہ جنا تو اس سے کہا گیا کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ اس نے کہا جریج کا وہ اپنے عبادت خانہ سے نیچے آیا تھا جریج نے کہا، کہاں ہے وہ عورت جو دعوی کرتی ہے کہ اس کا بچہ مجھ سے ہے، اور اس نے کہا اے بابوس تمہارا باپ کون ہے؟ کہا بکری کا چرواہا۔

۷٦٤ بَاب مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلٰوةِ۔

باب ۷٦٤ نماز میں کنکریوں کے ہٹانے کا بیان۔

(۱) نماز کے دوران والدین کو ان کی پکار کا جواب دینا چاہئے یا نہیں اس بارے میں راجح یہ ہے کہ اگر وہ کسی ضرورت کی بنا پر بلائیں اور کوئی اور بھی ان کے تعاون کے لئے موجود نہ ہو تو پکار کا جواب دینا چاہئے۔ البتہ جواب دینے سے نماز ٹوٹ جائے گی بعد میں نماز پڑھ لے۔ اور اگر بلا ضرورت ہی بلائیں تو پھر جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

١١٢٨ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعِيْقِيْبٌ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الرَّجُلِ يُسَوِّى التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ـ

۱۱۲۸۔ ابو نعیم' شیبان' یحییٰ' ابو سلمہ' معیقیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جو سجدہ کرنے کی جگہ پر مٹی برابر کرے، فرمایا اگر ایسا کرنا ہی چاہتے ہو تو بس ایک دفعہ کرلو۔

٧٦٥ بَاب بَسْطِ الثَّوْبِ فِى الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ ـ

باب ۷۶۵ نماز میں سجدے کے لئے کپڑا بچھانے کا بیان۔

١١٢٩ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُّمَكِّنَ وَجْهَهٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ ـ

۱۱۲۹۔ مسدد' بشر' غالب' بکر بن عبداللہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم گرمی کی شدت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور جب ہم میں سے بعض اس کی قدرت نہ رکھتا کہ زمین پر اپنا چہرہ نہ رکھ سکے، تو اپنا کپڑا اس پر پھیلاتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

٧٦٦ بَاب مَايَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِى الصَّلٰوةِ ـ

باب ۷۶۶ نماز میں کون سا عمل جائز ہے۔

١١٣٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَمُدُّ رِجْلِىْ فِىْ قِبْلَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِىْ فَرَفَعْتُهَا فَاِذَا قَامَ مَدَدْتُّهَا ـ

۱۱۳۰۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابو النضر' ابو سلمہ' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اپنا پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دراز کئے رہتی، اور آپ نماز پڑھتے جب آپ سجدہ کرتے تو میرا پاؤں دبا دیتے تو میں اس کو اٹھا لیتی، جب کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پھیلا دیتی۔

١١٣١ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِىْ فَشَدَّ عَلَىَّ لِيَقْطَعَ الصَّلٰوةَ عَلَىَّ فَاَمْكَنَنِى اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُوْثِقَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ حَتّٰى تُصْبِحُوْا فَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ هَبْ لِىْ مُلْكًا لَّايَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِىْ فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِيًا ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ

۱۱۳۱۔ محمود' شبابہ' شعبہ' محمد بن زیاد' ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک نماز پڑھی، تو فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر دشوار کر دیا گیا کہ نماز کو توڑ دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر غلبہ عطا کیا اور میں نے اس کو مغلوب کر لیا اور میں نے ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دوں، تاکہ صبح کے وقت تم لوگ اسے دیکھ سکو، پھر میں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ قول یاد کیا کہ رب هب لی ملكا لا ينبغی لاحد من بعدی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو نامراد و ذلیل کر کے واپس کر دیا۔ پھر نضر بن اسمٰعیل نے کہا کہ ذعتہ سے مراد ہے میں نے اس کا گلا

شُمَیلٍ فَذَعَتُّهٗ بِالذَّالِ اَیْ خَنَقْتُهٗ فَدَعَتُّهٗ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اَیْ یُدْفَعُوْنَ وَالصَّوَابُ فَدَعَتُّهٗ اَلَا اَنَّهٗ كَذَا قَالَ بِتَشْدِیْدِ الْعَیْنِ وَالتَّاءِ۔

گھونٹا اور دعتہ اللہ تعالیٰ کے قول یوم یدعون سے ماخوذ ہے یعنی وہ دفع کرتے ہیں اور صحیح فدعتہ ہی ہے مگر یہ کہ عین اور تا کی تشدید کے ساتھ اسی طرح بیان کیا۔

٧٦٧ بَاب اِذَا انْفَلَتَتِ الدَّآبَّةُ فِی الصَّلٰوةِ وَقَالَ قَتَادَةُ اِنْ اَخَذَ ثَوْبَهٗ یَتْبَعُ السَّارِقَ وَیَدَعُ الصَّلٰوةَ۔

باب ٧٦٧ اگر نماز کی حالت میں کسی کا جانور بھاگ جائے (١) اور قتادہ نے کہا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے لے تو اس کے پیچھے دوڑے اور نماز چھوڑ دے۔

١١٣٢۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ ابْنُ قَیْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْاَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُوْرِیَّةَ فَبَیْنَا اَنَا عَلٰی جُرُفِ نَهْرٍ اِذَا رَجُلٌ یُّصَلِّیْ وَاِذَا لِجَامُ دَابَّتِهٖ بِیَدِهٖ فَجَعَلَتِ الدَّآبَّةُ تُنَازِعُهٗ وَجَعَلَ یَتْبَعُهَا قَالَ شُعْبَةُ هُوَ اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّیْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّیْخُ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَاِنِّیْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ اَوْسَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْثَمَانِیَ وَشَهِدْتُّ تَیْسِیْرَهٗ وَ اِنِّیْ اِنْ كُنْتُ اَنْ اُرَاجِعَ مَعَ دَآبَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَدَعَهَا تَرْجِعُ اِلٰی مَالَفِهَا فَیَشُقُّ عَلَیَّ۔

١١٣٢۔ آدم' شعبہ' ارزق بن قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم اہواز میں تھے۔ خارجیوں سے جنگ کر رہے تھے، ہم لوگ ایک نہر کے کنارے پر تھے، ایک مرد (کو دیکھا) نماز پڑھ رہا تھا اور اس کی سواری کی لگام اس کے ہاتھ میں تھی اور سواری اس سے جھگڑ رہی تھی (یعنی بدکتی تھی) اور یہ اس کے پیچھے جاتا تھا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ وہ شخص ابو برزہ اسلمی تھے، خارجیوں میں سے ایک شخص کہنے لگا۔ اے اللہ اس بڈھے کا برا ہو، جب وہ ضعیف شخص نماز سے فارغ ہوئے تو کہا میں نے تمہاری بات سنی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی ہے اور میں نے آپ کی سہولت پسندی کو دیکھا میں اپنے جانور کے ساتھ واپس ہوتا تو بہتر یہ تھا اس سے کہ میں اس کو چھوڑ دیتا اور وہ اپنے اصطبل کی طرف لوٹ جاتا اور میرے لئے واپسی دشوار ہوتی۔

١١٣٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ سُوْرَةً طَوِیْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰی قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِی الثَّانِیَةِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یُفْرَجَ عَنْكُمْ

١١٣٣۔ محمد بن مقاتل' عبداللہ' یونس' زہری' عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ایک طویل سورت پڑھی پھر رکوع کیا، تو اس کو طویل کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، پھر ایک دوسری سورت سے شروع کیا پھر رکوع کیا، یہاں تک کہ اس کو پورا کیا اور سجدہ کیا پھر یہی دوسری رکعت میں کیا، پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم یہ دیکھو، تو نماز پڑھو، یہاں تک کہ سورج گرہن تم سے دور ہو جائے، میں نے اپنی اس جگہ میں تمام وہ چیزیں دیکھیں،

(١) مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کا جانور بھاگنے لگے اور وہ ایک ہاتھ بڑھا کر اس کو پکڑ لے تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔ اسی طرح اگر پکڑنے کے دوران قبلہ رُخ ایک دو قدم چل بھی پڑا تو بھی نماز نہ ٹوٹے گی۔ لیکن اگر مسلسل حرکات ہو جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ جانور پکڑ لینا چاہئے۔

لَقَدْ رَاَیْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا كُلَّ شَیْءٍ وُّعِدْتُّهٗ حَتّٰی لَقَدْ رَاَیْتُ اُرِیْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَیْتُ جَهَنَّمَ یُحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَیْتُ فِیْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَیٍّ وَّهُوَ الَّذِیْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ ۔

جن کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے، یہاں تک کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں جنت سے ایک خوشہ لے رہا ہوں، جس وقت کہ تم نے مجھ کو دیکھا ہوگا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں، اور میں نے جہنم کو بھی دیکھا کہ ان میں سے بعض بعض کو کھاتا ہے، جب کہ تم نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں پیچھے ہٹا، اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا اور یہی وہ شخص ہے جس نے سائبہ کی رسم ایجاد کی۔

۷۶۸ بَاب مَایَجُوْزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِی الصَّلٰوةِ وَیُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كُسُوْفٍ۔

باب ۷۶۸ نماز میں تھوکنے اور پھونکنے کا جائز ہونا، اور عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز میں اپنے سجدے میں پھونک ماری تھی۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَیَّظَ عَلٰی اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ اَحَدِكُمْ فَاِذَا كَانَ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَایَبْزُقَنَّ اَوْقَالَ لَایَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِیَدِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا بَزَقَ اَحَدُكُمْ فَلْیَبْزُقْ عَلٰی یَسَارِهٖ۔

۱۱۳۴۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف بلغم پھینکا ہوا دیکھا، تو مسجد والوں پر غصہ ہوئے اور کہا! کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قبلہ کی طرف ہے، چنانچہ جب کوئی شخص نماز میں ہو، تو نہ تھوکے اور نہ بلغم پھینکے، پھر منبر سے اترے اور اس کو اپنے ہاتھ سے کھرچ کر صاف کر دیا، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص تھوکے، تو اپنی بائیں طرف تھوکے۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی۔

۱۱۳۵۔ محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص نماز میں ہوتا ہے وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، اس لئے نہ تو اپنے سامنے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف تھوکے، بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

۷۶۹ بَاب مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِّنَ الرِّجَالِ فِیْ صَلٰوتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ فِیْهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۷۶۹ جو شخص جہالت کی وجہ سے اپنی نماز میں تالی بجائے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ اس میں سہل بن سعدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۷۷۰ بَاب اِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ اَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَاسَ۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا اُزْرِهِمْ مِّنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَآءِ لَاتَرْفَعْنَ رُءُ وْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا۔

۷۷۱ بَاب لَايَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَّهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَااللّٰهُ اَعْلَمُ بِهٖ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ اَنِّي اَبْطَاْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي اَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ

باب ۷۷۰۔ جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر، اور اس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱۳۶۔ محمد بن کثیر' سفیان' ابو حازم' سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور چھوٹا ہونے کے سبب سے ازار اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے تھے، تو عورتوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں، جب تک کہ مرد سیدھے کھڑے ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔

باب ۷۷۱ نماز میں سلام کا جواب نہ دے۔

۱۱۳۷۔ عبداللہ بن ابی شیبہ' ابن فضیل' اعمش' ابراہیم' علقمہ' عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کرتا تھا تو آپ جواب دیتے تھے، جب ہم واپس ہوئے میں نے آپ کو سلام کیا، تو آپ نے جواب نہیں دیا(۱) اور فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

۱۱۳۸۔ ابو معمر' عبدالوارث' کثیر بن شنظیر' عطاء بن ابی رباح، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ضرورت سے بھیجا میں چلا، پھر لوٹا اس حال میں آپ کی ضرورت پوری کر چکا تھا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، میرے دل میں خطرات پیدا ہوئے کہ اس کو اللہ ہی جانتا ہے، میں نے اپنے جی میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض ہو گئے اس لئے کہ میں آپ کے پاس دیر سے آیا ہوں، پھر میں نے سلام کیا، لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، میرے دل میں پہلی دفعہ سے زیادہ خطرہ پیدا ہوا پھر میں نے آپ کو سلام کیا، تو آپ

(۱) واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضرت ابن مسعودؓ نے حبشہ سے آنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپؐ نے جواب نہ دیا۔ حضرت ابن مسعودؓ فکر مند ہوئے اور سمجھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ناراض ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے جواب نہ دینے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ نماز میں مشغولیت تھی۔ ابتداء میں نماز کے اندر گفتگو اور سلام وغیرہ کی اجازت تھی بعد میں یہ اجازت ختم کر دی گئی اس کا حضرت ابن مسعودؓ کو علم نہ تھا اس لئے انہوں نے سلام کیا۔

الْاُوْلٰی ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ عَلَیَّ فَقَالَ اِنَّمَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَیْكَ اَنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ وَكَانَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا اِلٰی غَیْرِ الْقِبْلَةِ۔

نے مجھ کو جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اس امر نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ اپنی سواری پر غیر قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے تھے۔

۷۷۲ بَاب رَفْعِ الْاَیْدِیْ فِی الصَّلٰوةِ لِاَمْرٍ یَّنْزِلُ بِهٖ۔

باب ۷۷۲ کوئی ضرورت پیش آنے پر نماز میں اپنے ہاتھوں کے اٹھانے کا بیان۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءَ كَانَ بَیْنَهُمْ شَیْءٌ فَخَرَجَ یُصْلِحُ بَیْنَهُمْ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ یَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ یَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِی التَّصْفِیْحِ قَالَ سَهْلٌ التَّصْفِیْحُ هُوَ التَّصْفِیْقُ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَیْهِ یَاْمُرُهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَدَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰی وَرَآءَهٗ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ حِیْنَ نَابَكُمْ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِیْحِ اِنَّمَا

۱۱۳۹۔ قتیبہ، عبدالعزیز، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قباء میں بنی عوف کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا ہے، آپ ان کے درمیان صلح کرانے چند صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکنا پڑا اور نماز کا وقت آ گیا تو بلالؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا اے ابو بکرؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو رک جانا پڑا اور نماز کا وقت آ چکا ہے، تو کیا آپ لوگوں کی امامت کر سکتے ہیں؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا ہاں، اگر تمہاری خواہش ہے، چنانچہ بلالؓ نے تکبیر کہی اور ابو بکرؓ آگے بڑھے اور تکبیر تحریمہ کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے، یہاں تک کہ پہلی صف کے پاس پہنچے، تو لوگوں کے تصفیح کرنا شروع کیا۔ سہل نے کہا کہ تصفیح سے مراد تالی بجانا ہے اور ابو بکرؓ نماز میں کسی طرح متوجہ نہ ہوتے تھے، جب لوگوں نے بہت زیادہ تالی بجانا شروع کیا تو مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ان کی طرف حکم دیتے ہوئے اشارہ کیا کہ نماز پڑھائیں، ابو بکرؓ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اللہ کی تعریف بیان کی پھر الٹے پاؤں پیچھے کی طرف واپس ہو گئے، یہاں تک کہ صف میں مل کر کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کوئی بات نماز میں پیش آتی ہے تو تالی بجانا شروع کر دیتے ہو، تالی بجانا تو عورتوں کے لئے ہے، جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہے پھر ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے ابو بکرؓ تمہیں کس چیز نے نماز پڑھانے سے روکا جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا، ابو بکرؓ

التَّصْفِيحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَّابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَّا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَّا كَانَ يَنْبَغِيْ لِا بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے جواب دیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کے لئے کسی طرح یہ مناسب نہ تھا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھائے۔

۷۷۳ بَاب الْخَصْرِ فِي الصَّلوٰةِ۔

باب ۷۷۳ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کا بیان۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلوٰةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَّاَبُوْهِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۴۰۔ ابوالنعمان' حماد' ایوب' محمد' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا، اور ہشام اور ابوہلال نے ابن سیرین سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

۱۱۴۱۔ عمرو بن علی، یحییٰ' ہشام' محمد' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مرد کو کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔

۷۷۴ بَاب يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلوٰةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَاُجَهِّزُ جَيْشِيْ وَاَنَا فِي الصَّلوٰةِ۔

باب ۷۷۴ نماز میں کسی چیز کے سوچنے کا بیان، اور عمرؓ نے کہا کہ میں اپنا لشکر درست کرتا ہوں، حالانکہ میں نماز میں ہوتا ہوں۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَا بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاٰى مَا فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الصَّلوٰةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يُّمْسِيَ اَوْيَبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔

۱۱۴۲۔ اسحٰق بن منصور' روح' عمر بن سعید' ابن ابی ملیکہ' عقبہ بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا، تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور اپنی بیویوں کے پاس گئے، پھر واپس ہوئے، تو آپ نے لوگوں کے چہرے میں جلد تشریف لے جانے کے سبب سے تعجب کے اثرات دیکھے، تو آپ نے فرمایا کہ میں نماز میں تھا، تو مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس سونا ہے میں نے برا سمجھا کہ اس کی موجودگی میں شام ہو یا رات گزرے، تو میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

١١٤٣ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَايَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُوْلُ لَهٗ اذْكُرْ مَالَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَايَدْرِىْ كَمْ صَلّٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا فَعَلَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَّسَمِعَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۴۳۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے، یہاں تک کہ اذان کی آواز نہ سنے جب موذن خاموش ہو جاتا ہے، تو وہ واپس ہو جاتا ہے، جب تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگتا ہے، جب مکبّر خاموش ہو جاتا ہے تو پھر آتا ہے اور آدمی سے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو، جو اسے یاد نہیں آتا تھا یہاں تک کہ وہ (نمازی) نہیں جانتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ جب تم میں سے کوئی شخص ایسا کرے تو وہ سجدے کرلے، اس حال میں بیٹھا ہوا ہو، اور اس کو ابوسلمہ نے ابوہریرہؓ سے سنا ہے۔

١١٤٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِىِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِى الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِىْ فَقُلْتُ اَلَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰى قُلْتُ لٰكِنْ اَنَا اَدْرِىْ قَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا۔

۱۱۴۴۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، ابن ابی ذئب، سعید مقبری سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ بہت زیادہ روایت کرتے ہیں میں ایک شخص سے ملا اور اس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ رات عشاء کی نماز میں کون سی سورت پڑھی تھی؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا، تو میں نے پوچھا کہ کیا تم نماز میں موجود نہ تھے، اس شخص نے جواب دیا ہاں، تو میں نے کہا لیکن مجھے یاد ہے کہ آپ نے فلاں فلاں سورت پڑھی تھی۔

٧٧٥ بَاب مَاجَآءَ فِى السَّهْوِ اِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيْضَةِ۔

باب ۷۷۵ ان روایتوں کا بیان جو سجدہ سہو کے متعلق وارد ہوئی ہیں جب کہ فرض کی دو رکعتوں سے (بغیر تشہد پڑھے) کھڑا ہو جائے۔

١١٤٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ

۱۱۴۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج، عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے ایک نماز دو رکعت پڑھائی، پھر کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب نماز پوری کی، اور ہم نے آپ کے سلام کو دیکھا کہ آپ نے سلام سے پہلے دو سجدے کئے، اس حال میں آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر سلام پھیرا۔

فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ۔

١١٤٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۱۴۶۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' یحیی بن سعید' عبدالرحمٰن اعرج' عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے، اور ان دونوں کے درمیان نہ بیٹھے، جب آپ نے نماز پوری کی' تو دو سجدے کیے' اس کے بعد سلام پھیرا۔

٧٧٦ بَاب اِذَا صَلّٰى خَمْسًا ۔

باب ۷۷۶ پانچ رکعتیں پڑھ لینے کا بیان۔

١١٤٧۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

۱۱۴۷۔ ابوالولید' شعبہ' حکم' ابراہیم' علقمہ' عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعت نماز پڑھی، تو آپ سے کہا گیا، کیا نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی ہے، آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔

٧٧٧ بَاب اِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ اَوْفِي ثَلَاثٍ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ اَوْ اَطْوَلَ ۔

باب ۷۷۷ جب دو یا تین رکعتوں میں سلام پھیر لے تو نماز کے سجدوں کی طرح یا اس سے طویل سجدے کرے۔

١١٤٨۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ الصَّلٰوةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَقَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَحَقٌّ مَايَقُوْلُ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَّرَاَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى مَابَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۱۴۸۔ آدم' شعبہ' سعد بن ابراہیم' ابو سلمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، تو آپ نے سلام پھیر دیا تو ذوالیدین نے کہا کہ یارسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ وہ ٹھیک کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں، چنانچہ آپ نے دو رکعت اور پڑھیں پھر دو سجدے کئے، سعد نے بیان کیا کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ انہوں نے مغرب کی دو رکعت نماز پڑھی، انہوں نے سلام پھیرا اور گفتگو کی، پھر باقی نماز پڑھی، اور دو سجدے کئے اور کہا اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

٧٧٨ بَاب مَنْ لَّمْ يَتَشَهَّدْ فِيْ سَجْدَتَيِ

باب ۷۷۸ اس شخص کا بیان جس نے سجدہ سہو میں تشہد

السَّهْوِ وَسَلَّمَ اَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَا يَتَشَهَّدُ۔

نہیں پڑھا اور سلام پھیر لیا، انس اور حسن نے سلام پھیر لیا اور تشہد نہیں پڑھا اور بیان کیا کہ قتادہ تشہد نہیں پڑھتے تھے۔

١١٤٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيتَ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ۔

١١٤٩۔ عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سے فارغ ہوئے تو ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین ٹھیک کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت اور پڑھی، پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدوں کی طرح یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھایا۔

١١٥٠۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ لَيْسَ فِي حَدِيثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

١١٥٠۔ سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا کیا سجدہ سہو میں تشہد ہے؟ تو کہا کہ ابوہریرہؓ کی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

٧٧٩ بَاب مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

باب ٧٧٩ اس شخص کا بیان جو سہو کے سجدوں میں تکبیر کہے۔

١١٥١۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَكْثَرُ ظَنِّي الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِيهِمْ اَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَنَسِيتَ اَمْ قُصِرَتْ قَالَ

١١٥١۔ حفص بن عمر، یزید بن ابراہیم، محمد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھی اور محمد نے کہا کہ میرا غالب گمان یہ ہے، کہ وہ عصر کی نماز تھی آپ نے دو رکعت پڑھیں، پھر سلام پھیرا پھر اس لکڑی کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے جو سامنے سجدہ کرنے کی جگہ میں تھی، چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا، اور ان میں ابوبکرؓ و عمرؓ تھے، لیکن وہ دونوں آپ سے بات کرتے ہوئے ڈرے، اور لوگ جلدی سے نکل گئے اور کہنے لگے کہ کیا نماز کم کر دی گئی؟ اور ایک شخص تھے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہتے تھے انہوں نے کہا کہ آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی؟ تو آپ

لَمۡ اَنۡسَ وَلَمۡ تُقۡصَرۡ قَالَ بَلٰی قَدۡ نَسِیۡتَ فَصَلّٰی رَکۡعَتَیۡنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثۡلَ سُجُوۡدِہٖ اَوۡ اَطۡوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاۡسَہٗ فَکَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَاۡسَہٗ فَکَبَّرَ فَسَجَدَ مِثۡلَ سَجُوۡدِہٖ اَوۡ اَطۡوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاۡسَہٗ وَ کَبَّرَ۔

نے فرمایا نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی ذوالیدین نے کہا کہ آپ بھول گئے ہیں، تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور دوسرے سجدوں کی مثل یا اس سے لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیۡبَۃُ بۡنُ سَعِیۡدٍ حَدَّثَنَا لَیۡثٌ عَنِ ابۡنِ شِہَابٍ عَنِ الۡاَعۡرَجِ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ بُحَیۡنَۃَ الۡاَسۡدِیِّ حَلِیۡفُ بَنِیۡ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیۡ صَلٰوۃِ الظُّہۡرِ وَعَلَیۡہِ جُلُوۡسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَہٗ سَجَدَ سَجۡدَتَیۡنِ فَکَبَّرَ فِیۡ کُلِّ سَجۡدَۃٍ وَّہُوَ جَالِسٌ قَبۡلَ اَنۡ یُّسَلِّمَ وَسَجَدَ ہُمَا النَّاسُ مَعَہٗ مَکَانَ مَانَسِیَ مِنَ الۡجُلُوۡسِ تَابَعَہٗ ابۡنُ جُرَیۡجٍ عَنِ ابۡنِ شِہَابٍ فِی التَّکۡبِیۡرِ۔

۱۱۵۲۔ قتیبہ بن سعید' لیث' ابن شہاب' اعرج' عبداللہ بن بحینہ اسدی (جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے) سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ظہر کی نماز میں کھڑے ہو گئے، حالانکہ آپ کو کھڑا نہ ہونا چاہئے تھا جب آپ نے اپنی نماز پوری کی تو دو سجدے کئے اور ہر سجدہ میں سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی، اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ یہ دونوں سجدے کئے، اس قعدہ کی جگہ جو بھول گئے ابن جریج نے ابن شہاب سے تکبیر کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۷۸۰ بَاب اِذَا لَمۡ یَدۡرِ کَمۡ صَلّٰی ثَلَاثًا اَوۡ اَرۡبَعًا سَجَدَ سَجۡدَتَیۡنِ وَھُوَ جَالِسٌ۔

۷۸۰ جب یہ نہ معلوم ہو (یاد نہ رہے) کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں، تین یا چار تو دو سجدے بیٹھے بیٹھے کرلے۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بۡنُ فُضَالَۃَ حَدَّثَنَا ہِشَامُ بۡنُ اَبِیۡ عَبۡدِ اللّٰہِ الدَّسۡتُوَائِیُّ عَنۡ یَّحۡیَی بۡنِ اَبِیۡ کَثِیۡرٍ عَنۡ اَبِیۡ سَلَمَۃَ عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوۡدِیَ بِالصَّلٰوۃِ اَدۡبَرَ الشَّیۡطَانُ وَلَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسۡمَعَ الۡاَذَانَ فَاِذَا قُضِیَ الۡاَذَانُ اَقۡبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِہَا اَدۡبَرَ فَاِذَا قُضِیَ التَّثۡوِیۡبُ اَقۡبَلَ حَتّٰی یَخۡطِرَ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَنَفۡسِہٖ یَقُوۡلُ اذۡکُرۡ کَذَا وَکَذَا مَالَمۡ یَکُنۡ یَذۡکُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنۡ یَّدۡرِیۡ کَمۡ صَلّٰی فَاِذَا لَمۡ یَدۡرِ اَحَدُکُمۡ کَمۡ صَلّٰی ثَلَاثًا اَوۡ اَرۡبَعًا فَلۡیَسۡجُدۡ سَجۡدَتَیۡنِ وَھُوَ جَالِسٌ۔

۱۱۵۳۔ معاذ بن فضالہ' ہشام بن ابو عبداللہ دستوائی' یحیٰی بن ابی کثیر ابو سلمہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کو نہ سنے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے، پھر جب نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے، تو بھاگتا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو وہ آتا ہے یہاں تک کہ انسان اور اس کے دل میں خطرہ اور وسوسہ پیدا کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یاد نہیں آتی تھیں، یہاں تک کہ آدمی ایسا ہو جاتا ہے کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی، اس لئے جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ کتنی نماز پڑھی ہے، تین یا چار رکعت تو دو سجدے بیٹھے بیٹھے کرلے۔

۷۸۱ بَاب السَّھۡوِ فِی الۡفَرۡضِ وَالتَّطَوُّعِ

باب ۷۸۱۔ فرض اور نفل میں سجدہ سہو کا بیان، اور ابن

وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا سَجْدَتَینِ بَعْدَ وِتْرِہٖ۔

عباسؓ نے وتر کے بعد دو سجدے کئے۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَآءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۱۵۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے، تو شیطان آکر اس کے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی، جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت پیش آئے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

۷۸۲ بَاب اِذَا کُلِّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ وَاسْتَمَعَ۔

باب ۷۸۲ جب حالت نماز میں گفتگو کرے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے اور اس کو سنے۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو وَ عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ کُرَیْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْسَلُوْهُ اِلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اقْرَءْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِیْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَّهَا اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّیْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وَکُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ عَنْهُمَا فَقَالَ کُرَیْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَیْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِیْ بِهٖ اِلٰی عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْهِمَا حِیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِیْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِیْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ

۱۱۵۵۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر، کریب، ابن عباس و مسور بن مخرمہ و عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ان حضرات نے کریب کو عائشہؓ کے پاس بھیجا، اور کہا تم انہیں جا کر ہم سب کی طرف سے سلام کہو اور ان سے عصر کی نماز کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھو اور یہ کہو کہ ہم لوگوں کو معلوم ہوا ہے کہ آپ یہ دونوں رکعتیں پڑھتی ہیں، حالانکہ ہمیں خبر ملی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اور ابن عباسؓ نے کہا کہ میں عمر بن الخطاب کے ساتھ اس دو رکعت پڑھنے والے کو مارتا تھا، کریب نے کہا کہ میں عائشہؓ کے پاس آیا اور انہیں وہ خبر پہنچا دی جو لے کر میں آیا تھا۔ عائشہؓ نے کہا کہ ام سلمہؓ سے پوچھو، میں ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور وہ بات سنا دی جو عائشہؓ نے کہی تھی، پھر ان لوگوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا، جو عائشہؓ کے پاس دے کر بھیجا تھا، تو ام سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا، پھر میں نے عصر کی نماز کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار میں سے بنی حرام کی چند عورتیں بیٹھی تھیں، میں نے ایک لونڈی کو آپ کے پاس بھیجا اور کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو جا اور آپ سے بیان کیا کہ ام سلمہؓ عرض کرتی

الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَبِيَدِهٖ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَابِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

ہیں کہ یارسول اللہ میں نے آپ کو ان دونوں رکعتوں کے پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے، اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ پڑھ رہے ہیں، اگر وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کریں تو تو پیچھے ہٹ جا، چنانچہ لونڈی نے ویسا ہی کیا جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنت ابی امیہ تو نے مجھ سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا، عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ کو ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے باز رکھا، جو ظہر کے بعد پڑھی جاتی ہیں، اور یہ دونوں رکعتیں وہی ہیں۔

٧٨٣ بَاب الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَهٗ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۷۸۳ نماز میں اشارہ کرنے کا بیان' اس کو کریب نے ام سلمہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١١٥٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهٗ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مَّعَهٗ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَايَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۱۵۶۔ قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبدالرحمٰن' ابوحازم، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ (جھگڑا) ہے، اس لئے آپ لوگوں کے ساتھ نکلے، تاکہ ان کے درمیان صلح کرادیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکنا پڑا اور نماز کا وقت آگیا، بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے اور کہا اے ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روک لئے گئے، اور نماز کا وقت آچکا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ ابوبکرؓ نے جواب دیا ہاں، اگر تمہاری خواہش ہو، بلال نے تکبیر کہی اور ابوبکرؓ آگے بڑھے، پھر تکبیر تحریمہ کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے آگے آئے یہاں تک کہ صف میں مل گئے تو لوگوں نے تالی بجانا شروع کیا اور ابوبکرؓ نماز میں کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے، جب لوگوں نے بہت زیادہ تالی بجانا شروع کیا تو ابوبکرؓ مڑے اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (موجود) ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے، حکم دیتے ہوئے اشارہ کیا کہ نماز پڑھائیں، ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ کی حمد بیان کی اور الٹے پاؤں پیچھے لوٹ گئے یہاں تک کہ صف میں آکر کھڑے ہو گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَ هٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَّابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَايَسْمَعُهٗ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ يَا اَبَابَكْرٍ مَّا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَاكَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب نماز میں تمہیں کوئی بات پیش آتی ہے تو تالی بجانا شروع کر دیتے ہو، حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے، جب نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہنا چاہئے، اس لئے کہ جو شخص بھی سبحان اللہ کہتے ہوئے سنے گا ضرور متوجہ ہو گا، (پھر حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) اے ابو بکر تمہیں کس چیز نے نماز پڑھانے سے روکا جب کہ میں نے نماز پڑھانے کا اشارہ کیا؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کے لئے مناسب نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ قَآئِمَةً وَّالنَّاسُ قِيَامٌ فَقُلْتُ مَاشَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ۔

۱۱۵۷۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، ثوری، ہشام، فاطمہ، اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ میں عائشہؓ کے پاس پہنچی اس حال میں کہ وہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے تو میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے تو انہوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا، یعنی ہاں کہا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَآئَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا۔

۱۱۵۸۔ اسمٰعیل، مالک، ہشام اپنے والد سے اور وہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کی حالت میں اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے قوم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، تو آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لئے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔

كِتَابُ الْجَنَآئِزِ

جنازوں کا بیان

٧٨٤ بَاب فِي الْجَنَائِزِ وَمَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقِيْلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَلَيْسَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَّيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا لَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَّهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ۔

باب ۷۸۴۔ جنازوں کا بیان اور اس شخص کا بیان جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو اور وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کیا لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ وہب نے کہا ضرور لیکن ہر کنجی کے دندانے ہوتے ہیں اگر تم ایسی کنجی لاؤ گے جس میں دندانے ہوں تو کھل جائے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔

١١٥٩۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَوْقَالَ بَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَ اِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ۔

۱۱۵۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، مہدی بن میمون، واصل احدب، معرور بن سوید، ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے خبر دی یا خوشخبری دی کہ جو شخص میری امت میں سے اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو گا، تو جنت میں داخل ہو گا میں نے کہا اگرچہ زنا اور چوری کرے، فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرے۔(۱)

١١٦٠۔حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۱۱۶۰۔ عمرو بن حفص، حفص، اعمش، شقیق، عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنایا ہو تو جہنم میں داخل ہو گا اور میں نے عرض کیا کہ جو شخص اس حال میں مر جائے کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بنایا ہو تو جنت میں داخل ہو گا۔

٧٨٥ بَاب الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَآئِزِ۔

باب ۷۸۵ جنازوں کے پیچھے پیچھے جانے کا حکم۔

١١٦١۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ

۱۱۶۱۔ ابوالولید، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، براء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، مریض کی عیادت کا اور پکارنے والے کو جواب دینے کا، دعوت قبول

(۱) ایمان کی بدولت ہر مسلمان جنت میں ضرور جائے گا خواہ ابتداً کہ اللہ تعالیٰ اس کے کبیرہ گناہوں کو معاف فرمادیں اور براہ راست جنت میں داخل فرمادیں یا بعد میں کہ پہلے وہ اپنے کبیرہ گناہوں کی سزا بھگتے پھر اسے جنت میں داخل کر دیا جائے۔

سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَ الْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ۔

کرنے کا' مظلوم کی مدد' قسم کے پورا کرنے' سلام کا جواب دینے اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے کا ہمیں حکم دیا۔ اور چاندی کے برتن، سونے کی انگوٹھی' حریر' ودیباج' قسی اور استبرق کے استعمال سے ہمیں منع فرمایا۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّالسَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ تَابَعَهٗ عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ رَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ۔

۱۱۶۲۔ محمد' عمرو بن ابی سلمہ' اوزاعی' ابن شہاب' سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں، سلام کا جواب دینا' مریض کی عیادت کرنا' جنازوں کے پیچھے جانا' دعوت کا قبول کرنا' چھینکنے والے کا جواب دینا' عبدالرزاق نے اس کے متابع حدیث روایت کی اور کہا ہم سے بیان کیا معمر نے اور اس کو سلامہ نے عقیل سے روایت کیا۔

۷۸۶ بَاب الدُّخُوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ اِذَا اُدْرِجَ فِیْ كَفَنِهٖ۔

باب ۷۸۶ میت کے پاس جب وہ کفن میں رکھ دیا گیا ہو موت کے بعد جانے کا حکم۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى فَرَسِهٖ مِنْ مَّسْكَنِهٖ بِالسُّنُحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ

۱۱۶۳۔ بشر بن محمد' عبداللہ' معمر و یونس' زہری، ابوسلمہ' حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر اپنے گھوڑے پر مقام سنح سے آئے یہاں تک کہ گھوڑے سے اترے اور مسجد میں داخل ہو گئے، کسی سے گفتگو نہ کی یہاں تک کہ عائشہ کے پاس پہنچے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کیا، آپ کو یمنی چادر اڑھائی گئی تھی، آپ کے چہرے سے چادر اٹھائی، پھر آپ پر جھکے اور آپ کے چہرے کو بوسہ دیا پھر روئے اور فرمایا اے اللہ کے نبی آپ پر میرے باپ فدا ہوں، اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کرے گا، وہ موت جو آپ کے لئے مقدور تھی تو وہ آپ پر آچکی(۱)،

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا صدمہ صحابہؓ کے لئے بہت بڑا حادثہ تھا اس کی وجہ سے بعض صحابہؓ نے شدتِ غم اور عشق نبویؐ میں یہ کہا کہ آپ ابھی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نہایت صبر و تحمل کا مظاہرہ فرمایا اور بعض صحابہؓ کے اس ذہن کی نفی فرمادی یہ کہہ کر کہ آپؐ پر دو موتیں نہیں آئیں گی بلکہ جو موت آنی تھی وہ آچکی ایسا نہیں ہے کہ آپ دنیا میں دوبارہ زندہ ہوں گے اور دوبارہ موت آئے گی۔

وَجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ لَايَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰى فَتَشَهَّدَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَالَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْمَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَايَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اِلَى الشَّاكِرِيْنَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَامِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا يَتْلُوْهَا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے ابن عباس نے خبر دی کہ ابو بکرؓ باہر نکلے اور عمرؓ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے، ابو بکرؓ نے ان سے کہا کہ بیٹھ جاؤ انہوں نے انکار کیا پھر کہا بیٹھ جاؤ انہوں نے انکار کیا، چنانچہ ابو بکرؓ نے تشہد پڑھا لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور عمرؓ کو چھوڑ دیا کہا امابعد! تم میں سے جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے، نہیں مرے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما محمد الا رسول شاکرین تک بخدا اس سے پہلے لوگ گویا جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے، یہاں تک کہ ابو بکرؓ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی لوگوں نے یہ آیت ان سے سن کر اخذ کی اور کوئی شخص سنا نہیں جاتا تھا مگر اس کی تلاوت کرتا تھا۔

١١٦٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهٗ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَلَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاَنْزَلْنَاهُ فِيْ اَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجْعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِيْ اَثْوَابِهٖ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَا دَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُّكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَآءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَاادْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَايُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

۱۱۶۴۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' خارجہ بن زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت ام علاء نے بیان کیا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ مہاجرین نے انصار کی تقسیم کا قرعہ ڈالا ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعون آئے، ہم نے ان کو اپنے گھر میں اتارا اور ان کو بیماری لاحق ہو گئی جس میں وفات پائی جب انہوں نے وفات پائی اور نہلا کر کفن پہنائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے کہا اے ابوالسائب تم پر اللہ کی رحمت ہو تمہارے متعلق میری شہادت ہے کہ اللہ نے تمہیں معزز بنایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس چیز نے بتایا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر فدا ہوں، پھر کون ہے جس کو اللہ تعالیٰ معزز بنائے گا، آپ نے فرمایا ان پر موت آئی ہے بخدا میں اس کے لئے خیر کا امیدوار ہوں بخدا میں یقین کے ساتھ نہیں جانتا ہوں حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، ام علاء نے کہا کہ بخدا میں نے اس کے بعد کسی کے متعلق کبھی بھی پاک ہونے کی شہادت نہیں دی۔

١١٦٥ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ وَ قَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَّا يُفْعَلُ بِهِ وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّمَعْمَرٌ۔

۱۱۶۵۔ سعید بن عفیر نے کہا کہ مجھ سے لیث نے اس کے مثل روایت کیا۔ اور نافع بن یزید عقیل سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ جائے گا، شعیب بن عمرو و بن دینار اور معمر نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

١١٦٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ اَبْكِيْ وَيَنْهَوْنِيْ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَنْهَانِيْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِيْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْنَ اَوْلَاتَبْكِيْنَ مَازَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۱۶۶۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب میرے والد قتل کئے گئے تو میں کپڑا ان کے چہرے سے ہٹانے لگا اور رونے لگا اور لوگ مجھے اس سے منع کر رہے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس سے منع کر رہے تھے، تو میری پھوپھی فاطمہ رونے لگیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم روؤ یا نہ روؤ، فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ تم نے انہیں اٹھالیا، ابن جریج نے ان کے متابع حدیث روایت کی کہ مجھ سے ابن منکدر نے بیان کیا انہوں نے جابر سے سنا۔

٧٨٧ بَاب الرَّجُلِ يَنْعٰى اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهٖ۔

باب ۷۸۷۔ میت کے گھر والوں کو اس کی موت کی خبر خود دے دینے کا بیان۔

١١٦٧ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

۱۱۶۷۔ اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، سعید بن میسب، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کی خبر اسی دن سنائی جس دن وہ مرا آپ مصلی کی طرف تشریف لے گئے، لوگوں کی صف بندی کی اور چار تکبیریں کہیں۔

١١٦٨ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ۔

۱۱۶۸۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، حمید بن بلال، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زید نے جھنڈا لیا وہ شہید ہو گئے تو جعفر نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوئے، تو عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی شہید ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں پھر خالد بن ولید نے بغیر سرداری کے جھنڈا لیا تو ان کے ہاتھوں پر لڑائی کا میدان فتح ہو گیا۔

۷۸۸ بَاب الْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ اَبُوْرَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ اِنْسَانٌ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ فَمَاتَ بِاللَّیْلِ فَدَفَنُوْهُ لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا مَنَعَکُمْ اَنْ تُعْلِمُوْنِیْ قَالُوْا کَانَ اللَّیْلُ فَکَرِهْنَا وَکَانَتْ ظُلْمَةٌ اَنْ نَّشُقَّ عَلَیْكَ فَاَتٰی قَبْرَهٗ فَصَلّٰی عَلَیْهِ۔

باب ۷۸۸۔ جنازہ کی خبر دینے کا بیان اور ابو رافع نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ خبر کی؟

۱۱۶۹۔ محمد' ابو معاویہ' ابو اسحاق شیبانی، شعبی' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جس کی عیادت کرنے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جایا کرتے تھے، رات کو مر گیا، تو لوگوں نے اسے رات ہی کو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو لوگوں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا، کس چیز نے تم لوگوں کو روکا کہ مجھ کو خبر کرو؟ لوگوں نے کہا تاریک رات تھی، ہمیں برا معلوم ہوا کہ آپ کو تکلیف دیں، آپ اس کی قبر کے پاس آئے اور اس پر نماز پڑھی۔

۷۷۹ بَاب فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُّسْلِمٍ یُّتَوَفّٰی لَهٗ ثَلَاثٌ لَّمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ۔

باب ۷۷۹ اس شخص کی فضیلت کا بیان جس کا بچہ مر جائے اور وہ صبر کرے اور اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔

۱۱۷۰۔ ابو معمر' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان جس کے تین بچے مر جائیں مگر اللہ تعالیٰ ان بچوں پر فضل و رحمت کے سبب سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِیُّ عَنْ ذَکْوَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النِّسَآءَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَّنَا یَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَّاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ کَانُوْا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَقَالَ شَرِیْكٌ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

۱۱۷۱۔ مسلم' شعبہ' عبدالرحمٰن بن اصبہانی' ذکوان' ابو سعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہا کہ ہم لوگوں کے لئے ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے ان عورتوں کو نصیحت کی اور کہا کہ جس عورت کے تین بچے مر گئے ہوں، تو وہ جہنم کی آگ سے حجاب ہوں گے ایک عورت نے کہا اور دو بچوں میں، آپ نے فرمایا اور دو بچوں میں، اور شریک نے ابن اصبہانی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو سعید ابوہریرہؓ سے اور ان دونوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ابوہریرہؓ نے روایت کیا جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں۔

١١٧٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا۔

۱۱۷۲۔ علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ نہیں مرتے ہیں کسی مسلمان کے تین بچے، مگر وہ آگ میں صرف قسم پورا کرنے کے لئے داخل ہوتا ہے، ابو عبداللہ نے بیان کیا وان منکم الا واردھا اور نہیں ہے تم میں سے کوئی مگر اس میں داخل ہونے والا ہے۔

٧٩٠ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اِصْبِرِیْ۔

باب ۷۹۰ کسی شخص کا عورت سے قبر کے پاس یہ کہنا کہ صبر کرو۔

١١٧٣ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَّهِيَ تَبْكِیْ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ۔

۱۱۷۳۔ آدم، شعبہ، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے، جو قبر کے پاس رو رہی تھی آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔

٧٩١ بَاب غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوْئِهٖ بِالْمَآءِ وَالسِّدْرِ وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّحَمَلَهٗ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَايَنْجَسُ حَيًّا وَّلَا مَيِّتًا وَّقَالَ سَعِيْدٌ لَّوْ كَانَ نَجِسًا مَّا مَسِسْتُهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَايَنْجَسُ۔

باب ۷۹۱ میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینے کا بیان، اور ابن عمرؓ نے سعید بن زید کے بیٹے کو خوشبو لگائی اور ان کو اٹھایا اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مسلم نہ تو زندگی میں اور نہ مرنے کے بعد نجس ہوتا ہے، اور سعید نے کہا کہ اگر نجس ہوتا تو میں اسے نہ چھوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نجس نہیں ہوتا۔

١١٧٤ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ اِبْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْخَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْشَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا

۱۱۷۴۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب کہ آپ کی لڑکی نے وفات پائی اور فرمایا کہ اس کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زائد بار غسل دو۔ اگر تم اس کی ضرورت سمجھو تو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو اور اخیر میں کافور ملاؤ جب تم فارغ ہو جاؤ تو ہمیں مطلع کرو، جب ہم لوگ فارغ ہوگئے تو آپ کو اطلاع دی آپؐ نے ہمیں اپنا تہ بند دیا۔ کہ اس کے جسم سے ملا دو یعنی ازار بنا دو۔

اِيَّاهَا يَعْنِى اِزَارَهٗ۔

۷۹۲ بَابٌ مَايُسْتَحَبُّ اَنْ يُّغْسِلَ وِتْرًا۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْخَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِى الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِىْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ فَقَالَ اَيُّوْبُ وَحَدَّثَتْنِىْ حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ وَّكَانَ فِىْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَّكَانَ فِيْهِ ثَلَاثًا اَوْخَمْسًا اَوْسَبْعًا وَّكَانَ فِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ ابْدَءُ وْبِمَيَا مِنِهَا وَمَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَ كَانَ فِيْهِ اَنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

باب ۷۹۲۔ طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے۔

۱۱۷۵۔ محمد' عبدالوہاب ثقفی' ایوب' محمد' ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہ کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ آپؐ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور آخر میں کافور ملاؤ۔ جب تم لوگ فارغ ہو جاؤ تو ہمیں خبر کر دینا، جب ہم فارغ ہوئے تو آپؐ کو اطلاع دی آپؐ نے ہم کو اپنا تہ بند دیا اور فرمایا کہ اس کا انا بنادو، اور ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حفصہؓ نے محمد کی حدیث کے مثل روایت کیا اور حفصہ کی حدیث میں تھا کہ اس کو طاق مرتبہ غسل دو اور اس میں یہ بھی تھا کہ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دو اور یہ بھی تھا کہ آپؐ نے فرمایا داہنی طرف سے اور مقامات وضو سے شروع کرو اور اس میں یہ بھی تھا کہ حفصہ نے کہا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۹۳ بَاب يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ۔

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ اَبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

باب ۷۹۳۔ میت کے دائیں طرف سے غسل شروع کرنیکا بیان۔

۱۱۷۶۔ علی بن عبداللہ' اسمٰعیل بن ابراہیم' خالد' حفصہ بنت سیرین' ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے متعلق فرمایا کہ اس کے دائیں جانب سے اور مقامات وضو سے ابتدا کرو۔

۷۹۴ باب مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَيِّتِ۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَ ءُوْا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ۔

باب ۷۹۴۔ میت کے مقامات وضو سے ابتدا کرنے کا بیان۔

۱۱۷۷۔ یحییٰ بن موسیٰ' وکیع' سفیان' خالد' حذاء' حفصہ بنت سیرین' ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے متعلق فرمایا کہ اس کے دائیں جانب سے اور مقامات وضو سے ابتدا کرو۔

٧٩٥ بَاب هَلُ تُكَفَّنَ الْمَرْأَةُ فِيُ اِزَارِ الرَّجُلِ۔

١١٧٨ ـ حَدَّثَنَا عَبُدُ الرَّحُمٰنِ بُنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا ابُنُ عَوُنٍ عَنُ مُّحَمَّدٍ عَنُ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتُ تُوُفِّيَتُ بِنُتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغُسِلُنَهَا ثَلَاثًا اَوُ خَمُسًا اَوُ اَكُثَرَ مِنُ ذٰلِكَ اِنُ رَاَيُتُنَّ فَاِذَا فَرَغُتُنَّ فَاذِنَّنِيُ فَلَمَّا فَرَغُنَا اٰذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنُ حِقُوِهٖ اِزَارَهٗ وَقَالَ اَشُعِرُنَهَا اِيَّاهُ۔

باب ۷۹۵۔ کیا عورت مرد کے تہ بند کا کفن پہنائی جا سکتی ہے۔

۱۱۷۸۔ عبدالرحمٰن بن حماد' ابن عون' محمد' ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپؐ نے ہم سے فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زائد مرتبہ غسل دو، جب غسل دے دو تو ہمیں خبر کرنا۔ جب ہم فارغ ہو گئے تو آپؐ کو اطلاع دی آپؐ نے اپنا تہ بند اپنی کمر سے کھولا اور فرمایا کہ اس کو اس کے جسم سے ملا دو۔

٧٩٦ بَاب يَجُعَلُ الْكَافُوُرَ فِيُ اٰخِرِهٖ۔

١١٧٩ ـ حَدَّثَنَا حَامِدُ بُنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بُنُ زَيُدٍ عَنُ اَيُّوُبَ عَنُ مُّحَمَّدٍ عَنُ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتُ تُوُفِّيَتُ اِحُدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ اغُسِلُنَهَا ثَلَاثًا اَوُ خَمُسًا اَوُ اَكُثَرَ مِنُ ذٰلِكَ اِنُ رَاَيُتُنَّ بِمَآءٍ وَّسِدُرٍ وَاجُعَلُنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوُرًا اَوُ شَيْئًا مِّنُ كَافُوُرٍ فَاِذَا فَرَغُتُنَّ فَاذِنَّنِيُ قَالَتُ فَلَمَّا فَرَغُنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلُقٰى اِلَيُنَا حِقُوَهٗ فَقَالَ اَشُعِرُنَهَا اِيَّاهُ وَعَنُ اَيُّوُبَ عَنُ حَفُصَةَ عَنُ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهُمَا بِنَحُوِهٖ وَقَالَتُ اِنَّهٗ قَالَ اغُسِلُنَهَا ثَلَاثًا اَوُ خَمُسًا اَوُ سَبُعًا اَوُ اَكُثَرَ مِنُ ذٰلِكَ اِنُ رَاَيُتُنَّ قَالَتُ حَفُصَةُ قَالَتُ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهَا وَجَعَلُنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوُنٍ۔

باب ۷۹۶۔ آخر میں کافور ملانے کا بیان۔

۱۱۷۹۔ حامد بن عمر' حماد بن زید' ایوب' محمد' ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپؐ نکلے اور فرمایا کہ اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو، اگر تم اس کی ضرورت سمجھو اور آخر میں کافور ملاؤ۔ یا یہ فرمایا کہ کچھ کافور ملاؤ۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو ہمیں خبر کرو۔ جب ہم فارغ ہو چکے تو آپؐ کو اطلاع دی آپؐ نے ہم لوگوں کو اپنا تہ بند دیا اور فرمایا کہ اس کے جسم سے ملا دو۔ اور یہ سند ایوب حفصہ' ام عطیہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔ ام عطیہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تین یا پانچ یا اگر ضروری سمجھو تو اس سے زیادہ بار غسل دو۔ حفصہؓ نے بیان کیا کہ ام عطیہؓ نے کہا اور ہم نے ان کے سر کے بالوں کے تین حصے کر دیئے۔

٧٩٧ بَاب نَقُضِ شَعُرِ الْمَرْاَةِ وَقَالَ ابُنُ سِيُرِيُنَ لَابَاْسَ اَنُ يُّنُقَضَ شَعُرُ الْمَيِّتِ۔

١١٨٠ ـ حَدَّثَنَا اَحُمَدُ حَدَّثَنَا عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ وَهُبٍ اَخْبَرَنَا ابُنُ جُرَيُجٍ قَالَ اَيُّوُبُ وَسَمِعُتُ حَفُصَةَ بِنُتَ سِيُرِيُنَ قَالَتُ حَدَّثَنَا اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهَا اَنَّهُنَّ جَعَلُنَ رَاْسَ بِنُتِ رَسُوُلِ

باب ۷۹۷۔ عورت کے بالوں کو کھولنے کا بیان، ابن سیرین نے بیان کیا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۸۰۔ احمد' عبداللہ بن وہب' ابن جریج' ایوب' حفصہ بنت سیرین، ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ان غسل دینے والی عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بالوں کے تین حصے کئے ان کو کھولا، پھر دھویا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ نَّقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

پھر تین حصوں میں بانٹ دیا۔

۷۹۸ بَاب كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّبِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ۔

باب ۷۹۸۔ میت کا اشعار کس طرح کیا جائے اور حسن نے بیان کیا کہ پانچویں کپڑے سے دونوں ران اور دونوں سرین کو باندھ دیا جائے اس طرح کہ قمیض کے نیچے رہے۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَيُّوْبَ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ جَاءَ تْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَمْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ الّٰاتِيْ بَايَعْنَ قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْخَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَاْمُرُ بِالْمَرْاَةِ اَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤَزَّرَ۔

۱۱۸۱۔ احمد، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، ایوب سے روایت کرتے ہیں ایوب نے ابن سیرین کو کہتے ہوئے سنا کہ ام عطیہ (انصار کی عورتوں میں سے ایک عورت جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی) بصرہ آئیں کہ اپنے بیٹے کو دیکھیں تو اسے نہ پایا اور انہوں نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم آپؐ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے، تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے تین یا پانچ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زائد بار غسل دو، پانی اور بیری کے پتے کے ساتھ اور آخر میں کافور ملاؤ۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو ہمیں اطلاع کرو۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم فارغ ہوئے تو ہماری طرف اپنا ازار پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کو اس کے جسم سے ملا دو اور اس سے زیادہ نہیں فرمایا اور مجھے یاد نہیں کہ آپؐ کی کون سی صاحبزادی تھیں اور کہا کہ اشعار سے مراد اس کو لپیٹ دینا ہے اسی طرح ابن سیرین عورت کو حکم دیتے تھے کہ کپڑے میں لپیٹ دی جائے اور تہ بند نہ باندھا جائے۔

۷۹۹ بَاب هَلْ يُجْعَلُ شَعْرُ الْمَرْاَةِ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

باب ۷۹۹۔ کیا عورت کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ضَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ وَّقَالَ وَكِيْعٌ قَالَ سُفْيَانُ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا

۱۱۸۲۔ قبیصہ، سفیان، ہشام، ام ہذیل، ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں کو گوندھا یعنی تین حصوں میں تقسیم کر دیا اور وکیع کا بیان ہے کہ سفیان نے کہا کہ ایک حصہ پیشانی کے بالوں کا اور دو حصے دونوں طرف کے بالوں کے کئے۔

۸۰۰ بَاب يُلْقٰى شَعْرُ الْمَرْاَةِ خَلْفَهَا۔

باب ۸۰۰۔ عورتوں کے بال ان کی پیٹھ پر ڈال دیئے جائیں۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

۱۱۸۳۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، ہشام بن حسان، حفصہ، ام عطیہؓ سے

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْخَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْشَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ وَّاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔

روایت کرتی ہیں ام عطیہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اس کو بیری کے پتے سے طاق بار غسل دو، تین مرتبہ ہو یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زائد مرتبہ غسل دو اور آخری مرتبہ میں کافور ملا دو، جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کرو، جب ہم لوگ فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی، آپؐ نے ہم لوگوں کو اپنا تہ بند دیا، ہم نے ان کے سر کے بالوں کو گوندھ کر تین حصے کئے اور ان کی پیٹھ کی طرف ان کو ڈال دیا۔

٨٠١ بَاب الثِّيَابِ الْبِيْضِ لِلْكَفَنِ۔

باب ۸۰۱۔ کفن کے لئے سفید کپڑوں کا بیان۔

١١٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهِنَّ قَمِيْصٌ وَّلَاعِمَامَةٌ۔

۱۱۸۴۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوت کے بنے ہوئے سحولی (کوئی ایک جگہ کا نام) تین سفید کپڑوں (۱) میں کفن دیا گیا تھا ان میں نہ ہی تو قمیص تھی اور نہ عمامہ تھا۔

٨٠٢ بَاب الْكَفَنِ فِيْ ثَوْبَيْنِ۔

باب ۸۰۲۔ دو کپڑوں میں کفن کا بیان۔

١١٨٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ سِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَاتُحَنِّطُوْهُ وَلَاتُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

۱۱۸۵۔ ابوالنعمان، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا اپنی سواری سے گر گیا تو اس نے اسے کچل ڈالا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو، نہ تو اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ۔ اس لئے کہ قیامت کے دن وہ لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

٨٠٣ بَاب الْحَنُوْطِ لِلْمَيِّتِ۔

باب ۸۰۳۔ میت کے لئے حنوط (خوشبو) کا بیان۔

١١٨٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۱۸۶۔ قتیبہ، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل دیا اس

(۱) ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن بھی سفید رنگ کا تھا اس بنا پر مسنون طریقہ یہی ہے کہ کفن سفید کپڑے میں دیا جائے۔

عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْوَقَعَ مِنْ رَّاحِلَتِهٖ فَاَقْصَعَتْهُ اَوْقَالَ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَاتُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

حال میں کہ وہ محرم تھا اور ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو، نہ اس کو خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

٨٠٤ بَاب كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ۔

باب ۸۰۴۔ محرم کو کس طرح کفن دیا جائے۔

١١٨٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا وَّقَصَهٗ بَعِيْرُهٗ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَاتُمِسُّوْهُ طِيْبًا وَّلَاتُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا۔

۱۱۸۷۔ ابوالنعمان' ابو عوانہ' ابوبشر' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل ڈالا اس حال میں کہ وہ محرم تھا اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو، نہ اس کو خوشبو ملو اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن احرام کی حالت میں اٹھائے گا۔

١١٨٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَّ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ قَالَ اَيُّوْبُ فَوَقَصَتْهُ قَالَ عَمْرٌو فَاَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ فَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَيُّوْبُ يُلَبِّيْ وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا۔

۱۱۸۸۔ مسدد' حماد بن زید' عمرو و ایوب' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا، ایوب نے فوقصتہ اور عمرو نے فاقصعتہ کے لفظ کے ساتھ روایت کیا اور اس کو کچل ڈالا پس مر گیا آپؐ نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو اور نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھائے گا اس حال میں لبیک کہتا ہو گا۔

٨٠٥ بَاب الْكَفَنِ فِي الْقَمِيْصِ الَّذِيْ يُكَفُّ اَوْ لَايُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ۔

باب ۸۰۵۔ سلے ہوئے یا بغیر سلے ہوئے کرتے میں کفن دینے کا بیان اور کرتے کے علاوہ کفن دیئے جانے کا بیان۔

١١٨٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ لَمَّا

۱۱۸۹۔ مسدد' یحییٰ بن سعید' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی جب مرا تو اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اپنا کرتہ عنایت کیجئے،

تُوُفِّيَ جَآءَ ابْنُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهٗ فَقَالَ اٰذِنِّيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَاٰذَنَهٗ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا۔

کہ ہم اس میں اس کا کفن بنائیں اور آپؐ اس پر نماز پڑھیں اور اس کے لئے دعا مغفرت کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا کرتہ عنایت کیا اور فرمایا کہ مجھے خبر کر دینا تو میں نماز پڑھادوں گا جب آپؐ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو عمرؓ نے آپؐ کو کھینچا اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان کے لئے دعا مغفرت کرو یا نہ کرو، اگر تم ان کے لئے ستر بار بھی دعا مغفرت کرو گے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا، چنانچہ آپؐ نے اس پر نماز پڑھی تو یہ آیت اتری اور ان میں سے کسی پر کبھی بھی نماز نہ پڑھنا جب کہ مر جائیں۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَادُفِنَ فَاَخْرَجَهٗ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ۔

۱۱۹۰۔ مالک بن اسمٰعیل' ابن عیینہ' عمرو' جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس اس کے دفن کے بعد پہنچے اس کو نکلوایا اور لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال دیا اور اپنا کرتہ اس کو پہنا دیا۔

۸۰۶ بَاب الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ۔

باب ۸۰۶۔ بغیر کرتے کے کفن دینے کا بیان۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔

۱۱۹۱۔ ابونعیم' سفیان' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوت کے بنے ہوئے تین سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا اس میں نہ ہی تو قمیص تھی اور نہ عمامہ تھا۔

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔

۱۱۹۲۔ مسدد' یحییٰ' ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اس میں نہ تو کرتہ تھا اور نہ عمامہ تھا(۱)۔

۸۰۷ بَاب الْكَفَنِ بِلَاعِمَامَةٍ۔

باب ۸۰۷۔ بغیر عمامہ کے کفن کا بیان۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ

۱۱۹۳۔ اسمٰعیل' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ

(۱) بعض صریح روایات میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں قمیص بھی تھی ملاحظہ ہو (کتاب الآثار ص ۳۹، سنن ابی داؤد ص ۹۳ ج ۲، اعلاء السنن ص ۲۳۰ ج ۸) جن روایات میں یہ آتا ہے کہ آپ کے کفن میں قمیص نہیں تھی اس کا مطلب یہ ہے کہ سلی ہوئی قمیص نہیں تھی کیونکہ کفن میں جو قمیص پہنائی جاتی ہے وہ درحقیقت ایک چادر ہی ہوتی ہے جسے پھاڑ کر کسی قدر صورت بدل دی جاتی ہے۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔

عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سحولی کپڑوں میں دفن کیا گیا۔ اس میں نہ کرتہ تھا، نہ عمامہ تھا۔

۸۰۸ بَاب الْكَفَنِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ وَبِهٖ قَالَ عَطَاءٌ وَّالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الْحَنُوْطُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ وقَالَ اِبْرَاهِيْمُ يُبْدَءُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيٰنُ اَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغُسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ۔

باب ۸۰۸۔ تمام مال سے کفن دینے کا بیان عطاء زہری' عمرو بن دینار اور قتادہ اسی کے قائل ہیں اور عمرو بن دینار نے کہا کہ حنوط تمام مال سے دیا جائے گا جب کہ اتنا ہی مال ہو اور ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دیا جائے، پھر دین، اس کے بعد وصیت جاری کی جائے سفیان نے کہا کہ قبر کی اجرت اور غسل کی اجرت کفن ہی میں شامل ہے۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهٖ فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّكَانَ خَيْرًا مِّنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْلَهٗ مَايُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّابُرْدَةٌ وَقُتِلَ حَمْزَةُ اَوْرَجُلٌ اٰخَرُ خَيْرٌ مِّنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْلَهٗ مَايُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ فَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِيْ حَيَاتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ۔

۱۱۹۴۔ احمد بن محمد مکی' ابراہیم بن سعد' سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس ایک دن کھانا لایا گیا تو کہا کہ مصعب بن عمیر شہید کر دیئے گئے اور وہ ہم سے بہتر تھے اور سوائے چادر کے کوئی چیز نہیں تھی جو ان کے کفن میں دی جاتی اور حمزہ شہید کئے گئے، یا ایک دوسرے شخص جو مجھ سے بہتر تھے اور سوائے چادر کے کوئی چیز نہ تھی جو ان کے کفن میں دی جاتی، مجھے خطرہ ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ ہماری دنیاوی زندگی ہی میں دے دیا گیا پھر یہ سوچ کر رونے لگے۔

۸۰۹ بَاب اِذَا لَمْ يُوْجَدْ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ۔

باب ۸۰۹۔ جب ایک کپڑے کے سوا اور کوئی کپڑا نہ ملے۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَارَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَابُسِطَ اَوْقَالَ اُعْطِيْنَا

۱۱۹۵۔ ابن مقاتل' عبداللہ' شعبہ' سعد بن ابراہیم اپنے والد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا اور وہ روزہ دار تھے تو کہا کہ مصعب بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، ایک چادر میں اس طرح انہیں کفن دیا گیا کہ اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو دونوں پاؤں کھل جاتے، اور اگر دونوں پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا اور میرا خیال ہے کہ شاید یہ بھی کہا کہ حمزہ شہید ہوئے اور وہ ہم سے بہتر تھے، پھر ہم پر دنیا وسیع کر دی گئی یا یہ کہا کہ ہمیں دنیا دی گئی اور ہمیں خوف ہوا کہ ہماری نیکیاں جلد دے دی

مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا وَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَكَ الطَّعَامَ۔

گئیں پھر رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔

۸۱۰ بَاب اِذَا لَمْ یَجِدْ كَفَنًا اِلَّا مَا یُوَارِیْ رَاْسَهٗ اَوْقَدَمَیْهِ غُطِّیَ رَاْسُهٗ۔

باب ۸۱۰۔ جب صرف ایسا کفن نہ ملے جس سے سر یا دونوں پاؤں چھپ سکیں تو اس کا سر چھپائے۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِیْقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ یَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا مِّنْهُمْ مُّصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَّمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهٗ اِلَّا بُرْدَةً اِذَا غَطَّیْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّیَ رَاْسَهٗ وَاَنْ نَّجْعَلَ عَلٰی رِجْلَیْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ۔

۱۱۹۶۔ عمرو بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، شقیق، خبابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، اس سے مقصد صرف اللہ کی رضا تھی ہمارا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہو گیا، ہم میں سے بعض لوگ ایسی حالت میں مرے کہ اجر کا کوئی حصہ نہ کھا سکے، انہی میں مصعب بن عمیر تھے اور ہم میں کتنے وہ لوگ ہیں جن کے لئے اس کا پھل پک گیا اور کھاتے ہیں، مصعب بن عمیر جنگ احد کے دن شہید ہوئے تو ہمیں ان کے کفن کے لئے صرف ایک ایسی چادر ملی کہ ان کے سر کو ڈھانپتے تو دونوں پاؤں کھل جاتے اور جب دونوں پاؤں چھپاتے تو ان کا سر کھل جاتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ان کے سر کو چھپائیں اور وہ دونوں پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دیں۔

۸۱۱ بَاب مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْكِرْ عَلَیْهِ۔

باب ۸۱۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس نے کفن تیار رکھا تو آپؐ نے اس کو برا نہیں سمجھا۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَآءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَّنْسُوْجَةٍ فِیْهَا حَاشِیَتُهَا اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِیَدِیَّ فَجِئْتُ لِاَكْسُوَكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْهَا فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهٗ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اَكْسُنِیْهَا مَا اَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهٗ وَعَلِمْتَ اَنَّهٗ لَا یَرُدُّ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ

۱۱۹۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابی حازم، اپنے والد سے اور سہل سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بردہ لے کر آئی جو بنا ہوا تھا اور اس میں حاشیہ تھا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا شملہ (چادر)، سہل نے کہا ہاں۔ تو اس عورت نے کہا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے بنا ہے اور میں اسے اس لئے لے آئی ہوں کہ آپؐ اسے پہنیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا اور آپؐ کو اس کی ضرورت بھی تھی، پھر آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ اس چادر کو ازار بنائے ہوئے تھے اس کی فلاں شخص نے تعریف کی اور کہا آپؐ ہمیں یہ دے دیں، یہ چادر کتنی اچھی ہے، لوگوں نے کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی حالت میں پہنا تھا اور تو نے

لِاَلْبَسَهٗ اِنَّمَا سَاَلْتُهٗ لِتَكُوْنَ كَفَنِىْ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهٗ ۔

اسے مانگ لیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ آپؐ کسی کے سوال کو رد نہیں فرماتے۔ اس نے کہا بخدا میں نے اس لئے نہیں مانگا کہ اس کا لباس پہنوں بلکہ اس لئے مانگا کہ میرا کفن ہو جائے۔ سہل نے کہا وہ چادر اس شخص کا کفن بنی۔

۸۱۲ بَاب اِتِّبَاعِ النِّسَآءِ الْجَنَآئِزَ۔

باب ۸۱۲۔ عورتوں کا جنازہ کے پیچھے جانے کا بیان۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ۔

۱۱۹۸۔ قبیصہ بن عقبہ ' سفیان ' خالد ' ام ھذیل ' ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ام عطیہ نے کہا کہ ہم لوگوں کو جنازوں کے پیچھے جانے سے روکا گیا اور ہم پر ضروری خیال نہیں کیا گیا۔

۸۱۳ بَاب اِحْدَادِ الْمَرْاَةِ عَلٰى غَيْرِ زَوْجِهَا۔

باب ۸۱۳۔ عورت کا شوہر کے علاوہ کسی اور پر سوگ کرنے کا بیان۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِاُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهٖ وَقَالَتْ نُهِيْنَا اَنْ نُّحِدَّ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ۔

۱۱۹۹۔ مسدد ' بشر بن مفضل ' سلمہ بن علقمہ ' محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ام عطیہؓ کا ایک لڑکا وفات پا گیا جب تیسرا دن آیا تو زردی منگوائی اور اس کو بدن پر ملا اور کہا کہ ہم لوگوں کو شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَآءَ نَعْيُ اَبِيْ سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَّحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عَنْ هٰذَا الْغَنِيَّةِ لَوْ لَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

۱۲۰۰۔ حمیدی ' سفیان ' ایوب بن موسیٰ ' حمید بن نافع ' زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ زینب نے بیان کیا کہ جب شام سے ابوسفیان کی موت کی خبر آئی تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے دن زردی منگوائی اور اس کو اپنے رخسار اور اپنے ہاتھوں میں ملا اور بیان کیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہ تھی اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنتی کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ سوائے شوہر کے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے صرف شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی۔

۱۲۰۱ – حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

۱۲۰۱۔ اسمٰعیل ' مالک ' عبداللہ بن ابی بکر ، محمد بن عمرو بن حزم ' حمید بن نافع ' زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں زینب نے بیان

حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّىَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ ثُمَّ قَالَتْ مَالِىْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَايَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

کیا کہ میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی ایسی عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوا شوہر کے کہ اس کی وفات پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی، پھر میں زینب بنت جحش کے پاس گئی۔ جب ان کے بھائی نے انتقال کیا تھا انہوں نے خوشبو منگوائی اور اس کو ملا، پھر کہا کہ مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے، مگر شوہر پر چار مہینہ دس دن سوگ کرے گی۔

۸۱۴ بَاب زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ۔

باب ۸۱۴۔ قبروں کی زیارت کا بیان۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِىْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِى اللّٰهَ وَاصْبِرِىْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّىْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِىْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى ۔

۱۲۰۲۔ آدم' شعبہ' ثابت' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے، جو قبر کے پاس رو رہی تھی، تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ عورت نے کہا کہ دور ہو جا، تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے اور نہ تو اس مصیبت کو جانتا ہے، اس نے آپ کو پہچانا نہیں۔ اس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے، تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس آئی اور وہاں دربان نہ پائے اور عرض کیا کہ میں نے آپؐ کو پہچانا نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا صبر ابتداء صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔

۸۱۵ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ

باب ۸۱۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا بیان کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عذاب دیا جاتا ہے جب کہ نوحہ کرنا اس کی عادت میں سے ہو(۱) اس لئے

(۱) میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ مرنے والا نوحہ کرنے کی وصیت کر کے مرا ہو یا اس گھر میں یہ طریقہ اس نے جاری کیا ہو۔ اگر ایسی کوئی بات نہ ہو تو پھر بعد والوں کے نوحہ کرنے سے میت کو عذاب نہیں دیا جاتا۔ امام بخاریؒ نے دونوں صورتیں ذکر فرمائی ہیں۔

تَعَالٰی: قُوْآ اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ ٥ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ مِّنْ سُنَّتِہٖ فَھُوَ کَمَا قَالَتْ عَآئِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا لَاتَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَھُوَ کَقَوْلِہٖ: وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَۃٌ ذُنُوْبًا اِلٰی حِمْلِھَا لَایُحْمَلُ مِنْہُ شَیْءٌ وَمَا یُرَخَّصُ مِنَ الْبُکَآءِ فِیْ غَیْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِھَا وَذٰلِکَ لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص چرواہا (نگران) ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی اور جب نوحہ کرنا اس کا طریقہ نہ ہو تو وہ اس حکم میں داخل ہے جس طرح کہ عائشہ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مشابہ ہے کہ اگر کوئی شخص (گناہ کے) بوجھ سے لدا ہوا اس کے لادنے کے لئے بلائے تو اس کے گناہ کا بوجھ کچھ بھی نہ لادا جائے گا اور جس بکاء کی اجازت دی گئی ہے وہ نوحہ کے علاوہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ظلماً قتل نہیں ہوتا مگر یہ آدمؑ کے پہلے بیٹے پر اس کے خون کا ایک حصہ ہوتا ہے کہ اس نے قتل کی سنت ایجاد کی۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَرْسَلَتْ ابْنَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ اِنَّ ابْنًالِّیْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِءُ السَّلَامُ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ تُقْسِمُ عَلَیْہِ لَیَاْتِیَنَّھَا فَقَامَ وَمَعَہٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ وَنَفْسُہٗ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُہٗ اَنَّہٗ قَالَ کَاَنَّھَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ فَقَالَ سَعْدٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاھٰذَا فَقَالَ ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ جَعَلَھَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ وَ اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَآءَ۔

۱۲۰۳۔ عبدان و محمد، عبداللہ، عاصم بن سلیمان، ابو عثمان، اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک لڑکا وفات پا گیا اس لئے آپؐ تشریف لائیں۔ آپؐ نے اس کا جواب کہلا بھیجا کہ سلام کہتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ کی جو چیز تھی وہ لے لی اور اس کی ہے وہ چیز جو اس نے دی، اور ہر شخص کی ایک مدت مقرر ہے اس لئے صبر کر اور اسے بھی ثواب سمجھ۔ آپؐ کی صاحبزادی نے پھر آپؐ کے پاس آدمی قسم دیتے ہوئے بھیجا کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں، تو آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور کچھ اور لوگ تھے وہ لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ راوی کا گمان ہے کہ گویا وہ ایک مشک تھی پس آپؐ کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں۔ سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتے ہیں۔

١٢٠٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا ـ

۱۲۰۴۔ عبداللہ بن محمد' ابو عامر' فلیح بن سلیمان' ہلال بن علی' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ انسؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے تھے میں نے دیکھا آپؐ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے رات کو اپنی بیوی سے ہم بستری نہ کی ہو۔ ابو طلحہؓ نے جواب دیا کہ میں۔ آپؐ نے فرمایا کہ قبر میں اترو چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

١٢٠٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَوْقَالَ جَلَسْتُ اِلَى اَحَدِ هِمَا ثُمَّ جَآءَ الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ الرَّكْبُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ لِيْ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ اَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ

۱۲۰۵۔ عبدان' عبداللہ' ابن جریج' عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی مکہ میں وفات پا گئیں، تو ہم لوگ جنازہ میں شریک ہونے کے لئے پہنچے۔ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی حاضر ہوئے۔ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا یا کہا کہ میں ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا اور دوسرے آکر میرے پاس بیٹھ گئے، تو عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمان سے کہا کہ رونے سے کیوں نہیں روکتے ہو۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عمرؓ بھی یہی کہتے تھے، چنانچہ بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے لوٹا یہاں تک کہ ہم بیداء میں پہنچے تو ایک سوار کو دیکھا جو ایک درخت کے سایہ میں سو رہا تھا حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ جا کر دیکھو وہ کون سو رہا ہے؟ میں نے جا کر دیکھا تو وہ صہیب تھے، میں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ انہیں میرے پاس بلا لاؤ، میں پھر صہیبؓ کے پاس گیا اور کہا چلو چنانچہ صہیبؓ امیر المومنین سے ملے۔ جب حضرت عمرؓ مجروح ہوئے تو صہیبؓ روتے ہوئے پہنچے اور کہنے لگے افسوس اے میرے بھائی افسوس اے میرے ساتھی۔ عمرؓ نے فرمایا اے صہیب کیا تم مجھ پر روتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جب حضرت عمرؓ انتقال کر گئے تو میں نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے بیان کی تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ عمرؓ پر

اَهْلِهٖ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ وَاللّٰهِ مَاحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَاللّٰهِ مَاقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا۔

رحم کرے۔ بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عذاب دیتا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے زیادہ کر دیتا ہے، اور عائشہؓ نے فرمایا کہ تمہارے لئے قرآن کافی ہے کہ کوئی گناہ گار دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ ابن عباسؓ نے اس وقت کہا اللہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا ابن ملیکہ نے کہا بخدا ابن عمرؓ نے کچھ بھی نہیں کہا۔

١٢٠٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يَّبْكِيْ عَلَيْهَا اَهْلُهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاَنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا ـ

۱۲۰۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، ابو بکر، عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ سلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے۔ اس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور یہ (عورت) اپنی قبر میں عذاب دی جا رہی ہے۔

١٢٠٧ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَّقُوْلُ وَا اَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ۔

۱۲۰۷۔ اسمٰعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابو اسحاق، شیبانی، ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کئے گئے تو صہیبؓ کہنے لگے کہ افسوس اے میرے بھائی! تو عمرؓ نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردے زندوں کے رونے کے سبب سے عذاب دیئے جاتے ہیں۔

٨١٦ بَاب مَايُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ عَلٰى اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَالَمْ يَكُنْ نَقْعٌ اَوْلَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ التُّرَابُ عَلَى الرَّاْسِ

باب ۸۱۶۔ میت پر نوحہ کرنے کی کراہت کا بیان اور عمرؓ نے فرمایا ان عورتوں کو رونے دو۔ ابو سلیمان پر جب تک کہ نقع یا لقلقہ نہ ہو، نقع سے مراد مٹی اور ہے تقلقہ سے مراد آواز ہے۔

وَاللَّقْلَقَةُ الصَّوْتُ ۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَّنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِّيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ ۔

۱۲۰۸۔ ابونعیم 'سعید بن عبید' علی بن ربیعہ 'مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ جھوٹ جو مجھ پر لگایا جائے اس طرح کا نہیں ہے جو کسی اور پر لگایا جائے مجھ پر جو شخص جھوٹ لگائے یا میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص پر نوحہ کیا جائے اس پر عذاب کیا جاتا ہے اس سبب سے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهٖ بِمَانِيْحَ عَلَيْهِ تَابَعَهٗ عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ اٰدَمُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ ۔

۱۲۰۹۔ عبدان' عبدان کے والد' شعبہ' قتادہ' سعید بن میسّب' ابن عمرؓ اپنے والد عمرؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ میت پر اس کی قبر میں عذاب ہوتا ہے اس سبب سے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے عبدالاعلیٰ نے اس کے متابع حدیث روایت کی، ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سعید سے، سعید نے قتادہ سے روایت کیا اور آدم نے شعبہ سے روایت کیا کہ میت پر زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

۸۱۷ بَاب ۔

باب ۸۱۷۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِیْءَ بِاَبِىْ يَوْمَ اُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّىَ ثَوْبًا فَذَ هَبْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِىْ قَوْمِىْ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِىْ قَوْمِىْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوا ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِىْ اَوْلَا تَبْكِىْ فَمَازَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

۱۲۱۰۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابن منکدر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد احد کے دن لائے گئے اور ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی لاش رکھی گئی ان کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا، میں اس ارادے سے قریب گیا کہ ان کو کھولوں تو میری قوم نے مجھے روکا پھر میں گیا تاکہ ان کے جسم سے کپڑے کو ہٹاؤں تو میری قوم نے مجھے منع کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تو کپڑا اٹھایا گیا آپؐ نے ایک چیخنے والی کی آواز سنی تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن ہے، آپؐ نے فرمایا کیوں روتی ہو تم روؤ یا نہ روؤ فرشتے تو اس پر اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ اٹھا لئے گئے۔

۸۱۸ بَاب لَّيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ۔

باب ۸۱۸۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے، جو گریبان چاک کرے۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ الْيَامِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَابِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

۱۲۱۱۔ ابو نعیم 'سفیان' زبید یامی 'ابراہیم' مسروق، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے اپنے چہرے کو پیٹا اور گریبان کو چاک کیا اور جاہلیت کی سی پکار پکارے۔

۸۱۹ بَاب رِثَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ۔

باب ۸۱۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہؓ کے لئے مرثیہ کہا۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ اشْتَدَّبِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ اَفَاَ تَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ لَافَقُلْتُ بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ لَاثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ اَوْكَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَوَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَاتَجْعَلُ فِيْ امْرَاَتِكَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًاصَالِحًا اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَاتَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ۔

۱۲۱۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ الوداع کے سال ہماری اس بیماری میں عیادت فرماتے تھے جو اس سال مجھے بہت زیادہ ہو گئی تھی، میں نے عرض کیا کہ مجھے بیماری ہو گئی اور میں مالدار ہوں اور میرا وارث سوائے میری بیٹی کے اور کوئی نہیں۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ نہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تو نصف۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا تہائی اور تہائی بھی بڑی ہے یا فرمایا زیادہ ہے۔ تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑے کہ لوگوں سے سوال کرتے پھریں اور تم خرچ نہیں کرتے ہو اللہ کی رضامندی کی خاطر مگر اس پر تمہیں اجر دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد مکہ میں پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپؐ نے فرمایا تم کبھی نہیں چھوڑے جاؤ گے مگر اس سے تمہارے درجہ اور بلندی میں زیادتی ہو گی، پھر ممکن ہے کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے گئے تو تم سے ایک قوم فائدہ اٹھائے گی(۱) اور دوسری قوم نقصان اٹھائے گی اے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت کو پختہ اور کامل کر دے اور ان کو پیچھے نہ لوٹا، لیکن تنگ حال سعد بن خولہ کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افسوس کرتے تھے کہ وہ مکہ میں وفات پا گئے۔

۸۲۰ بَاب مَايُنْهٰى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ

باب ۸۲۰۔ مصیبت کے وقت سر منڈانے کی کراہت کا بیان

(۱) چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور حضرت سعد بن وقاصؓ بعد میں کئی سال تک زندہ رہے اور مختلف جنگوں میں اسلام کی سربلندی کے لئے داد شجاعت دیتے رہے۔

الْمُصِيبَةِ وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو بُرْدَةَ ابْنُ اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَجِعَ اَبُومُوسٰى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَاْسُهٗ فِي حِجْرِ امْرَاَةٍ مِّنْ اَهْلِهٖ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْءٌ مِّنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ۔

اور حکم بن موسیٰ نے بسند یحیٰ بن حمزہ' عبدالرحمٰن بن جابر' قاسم بن مخیمرہ' ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے روایت کیا کہ ابو موسیٰ بیمار پڑے تو ان پر غشی طاری ہو گئی اس حال میں کہ ان کا سر ان کے گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا اور وہ اس کو بالکل روک نہیں سکتے تھے جب ہوش میں آئے تو کہا کہ میں اس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیزاری ظاہر کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیخ کر رونے والی اور گریباں چاک کرنے والی اور سر منڈانے والی عورت سے بیزاری ظاہر کی ہے۔

٨٢١ بَاب لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ۔

باب ۸۲۱۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اپنے گالوں کو پیٹے۔

١٢١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

۱۲۱۳۔ محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' اعمش' عبداللہ بن مرہ' مسروق' عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے گالوں کو پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی پکار پکارے (جاہلیت کی سی بات کرے)

٨٢٢ بَاب مَايُنْهٰى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ۔

باب ۸۲۲۔ مصیبت کے وقت واویلا مچانے اور جاہلیت کی سی باتیں کرنے کی ممانعت کا بیان۔

١٢١٤۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

۱۲۱۴۔ عمرو بن حفص' حفص' اعمش' عبداللہ بن مرہ' مسروق' عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو گالوں کو پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی سی بات کرے۔

٨٢٣ بَاب مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ۔

باب ۸۲۳۔ مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھ جانے کا بیان کہ غم کے اثرات ظاہر ہوں۔

١٢١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۲۱۵۔ محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' یحیٰ' عمرہ' حضرت عائشہؓ سے روایت

الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عُمْرَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَ اَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شِقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرَ وَذَكَرَ بُكَآءَ هُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَا هُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلُ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن حارثہ، جعفر' ابن رواحہ کی شہادت کی خبر ملی' تو آپؐ اس طرح بیٹھے کہ غم کے اثرات آپؐ کے چہرے سے ظاہر ہو رہے تھے۔ تو میں دروازے کی سوراخ سے دیکھ رہی تھی آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور جعفر کی عورتوں کے رونے کا حال بیان کیا آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ ان کو روکے، وہ شخص چلا گیا پھر دوسری بار آیا اور کہا کہ ان لوگوں نے اس کا کہنا نہ مانا آپؐ نے فرمایا ان کو جا کر منع کرو، آپؐ کے پاس تیسری بار وہ شخص پھر آیا۔ آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! واللہ وہ عورتیں ہم پر غالب آگئیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ میں نے کہا اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، تو نے وہ نہیں کیا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے حکم دیا اور تو نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو اپنی حالت پر نہ رہنے دیا۔

١٢١٦ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ نِ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِيْنَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ اَشَدَّ مِنْهُ ـ

١٢١٦۔ عمر بن علی' محمد بن فضیل' عاصم احول' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک دعا قنوت پڑھی، جب کہ قراء شہید کئے گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس سے زیادہ شدت غم کی حالت میں نہیں دیکھا۔

٨٢٤ بَاب مَنْ لَّمْ يُظْهِرْ حُزْنَهٗ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ نِ الْقُرَظِيُّ: الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ ـ

باب ٨٢٤۔ اس شخص کا بیان جس نے مصیبت کے وقت غم کو ظاہر نہ کیا اور محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ جزع سے مراد بری باتوں کا بولنا اور بدگمانی ہے اور یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے رنج و غم کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں۔

١٢١٧ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اشْتَكٰى ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّارَاَتِ امْرَاَتُهٗ اَنَّهٗ قَدْمَاتَ

١٢١٧۔ بشر بن حکم' سفیان بن عیینہ' اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار پڑا اور مر گیا، ابو طلحہؓ باہر تھے جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ لڑکا مر چکا ہے تو کچھ سامان کیا اور کفن پہنا کر گھر کے ایک گوشہ میں اس کو رکھ دیا، جب ابو طلحہؓ آئے تو پوچھا لڑکا کیسا ہے؟ بیوی

هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَآءَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ السَّلَامُ قَالَ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهٗ وَاَرْجُوْا اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَعْلَمَتْهُ اَنَّهٗ قَدْمَاتَ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّبَارِكَ لَكُمَا فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ ۔

نے جواب دیااس کی طبیعت کو سکون ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام میں ہے۔ ابو طلحہؓ نے سمجھا کہ وہ سچی ہے، چنانچہ انہوں نے رات گزاری جب صبح ہوئی اور غسل کر کے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بیوی نے انہیں بتایا کہ لڑکا مر چکا ہے، پھر ابو طلحہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ واقعہ بیان کیا جو ان دونوں کے ساتھ ہوا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو تمہاری ذات میں برکت عطا فرمائے گا۔ سفیان کا بیان ہے کہ ایک انصاری شخص نے کہا میں نے ان دونوں کے لڑکے دیکھے سب کے سب قاری تھے۔

٨٢٥ بَاب الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ ۔

باب ۸۲۵۔ صبر صدمہ کے ابتدا میں معتبر ہے اور عمرؓ نے فرمایا کہ کس قدر عمدہ دو عدل اور کیا ہی اچھا اس کے علاوہ ہیں مکہ میں وہ لوگ جنہیں مصیبت پہنچی اور انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا یہی لوگ ہیں جن پر ان کے سب کی طرف سے رحمتیں اور مہربانیاں ہوتی ہیں اور یہی لوگ ہدایت پائے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو۔ بے شک یہ بار ہے مگر ان لوگوں پر جو اللہ سے ڈرتے ہیں (بار نہیں)

١٢١٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَاشُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى ۔

۱۲۱۸۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں ثابتؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا آپؐ نے فرمایا صبر وہ صبر ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو(۱)۔

٨٢٦ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب ۸۲۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ہم تمہاری جدائی کے باعث غمزدہ ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آنکھیں رو رہی ہیں اور قلب

(۱) یعنی صبر کامل تو وہ ہے کہ مصیبت کے اول وہلہ میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جائے۔ ورنہ آہستہ آہستہ تو ہر ایک کو صبر آہی جاتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ۔

غمگین ہے۔

١٢١٩ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ تَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَايَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُوْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۲۱۹۔ حسن بن عبدالعزیز، یحییٰ بن حسان، قریش بن حیان، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف لوہار کے پاس پہنچے۔ یہ ابراہیم کی دودھ پلائی کے شوہر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑا ان کے منہ پر اپنا منہ رکھ کر پیار کیا، پھر اس کے بعد ہم ابو سیف کے پاس پہنچے اور ابراہیم اپنی جان دے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے(۱)۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا اور آپؐ یارسول اللہ رو رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے ابن عوف یہ تو شفقت رحمت ہے۔ پھر روئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھیں روتی ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم نہیں کہتے، مگر وہی بات جس سے ہمارا رب راضی ہے اور ہم اے ابراہیم تمہارے فراق کے باعث غمگین ہیں اس کو موسیٰ نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے ثابت نے انسؓ سے انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

٨٢٧ بَاب الْبُكَآءِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ۔

باب ۸۲۷۔ مریض کے پاس رونے کا بیان۔

١٢٢٠ ۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوًى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِىْ غَاشِيَةِ اَهْلِهٖ فَقَالَ قَدْ

۱۲۲۰۔ اصبغ، ابن وہب، عمرو، سعید بن حارث انصاری، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ بیمار پڑے تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کے ساتھ عیادت کے لئے تشریف لائے جب ان کے پاس پہنچے تو ان کو اپنے گھر کے بستر پر لیٹا ہوا پایا۔ آپؐ نے فرمایا کیا انتقال کر گئے؟ تو لوگوں نے بتایا نہیں یارسول اللہ۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم روئے۔ جب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو یہ بھی رونے لگے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نہیں

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے معلوم ہوا کہ کسی صدمہ کے موقعہ پر آنسو آجانا صبر کے خلاف نہیں ہے۔ صبر کے خلاف بات یہ ہے کہ زبان سے جزع فزع اور شکوہ و شکایت شروع کردے یا چیخنا چلانا شروع کردے جیسا کہ دور جاہلیت میں اس کی عادت تھی۔

مَضٰى قَالُوْا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْيَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيْهِ بِالْعَصَاوَيَرْمِىْ بِالْحِجَارَةِ وَيُحْثِىْ بِالتُّرَابِ۔

سنتے ہو کہ اللہ تعالیٰ آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے سے عذاب نہیں کرتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب کرتا ہے (اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا) یا رحم کرتا ہے، اور میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے اور عمرؓ اس صورت میں ڈنڈے سے یا پتھر پھینک کر مارتے تھے اور منہ میں خاک ڈال دیتے تھے۔

٨٢٨ بَاب مَايُنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَآءِ وَالزَّجْرِعَنْ ذٰلِكَ۔

باب ۸۲۸۔ نوحہ اور رونے کی ممانعت اور اس سے روکنے کا بیان۔

١٢٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِىْ عَمْرَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ لَمَّا جَآءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرَ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرَ وَذَكَرَ بُكَآءَ هُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْهَا هُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهٗ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَّنْهَا هُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِىْ اَوْغَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَااَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

۱۲۲۱۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرۃ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب زید بن حارثہؓ، جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور آپؐ کے چہرے سے غم کا اثر ظاہر ہو رہا تھا اور میں دروازہ کی سوراخ سے دیکھ رہی تھی، ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جعفرؓ کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ ان عورتوں کو جا کر منع کرے تو وہ آدمی گیا اور پھر واپس ہوا اور کہا کہ میں نے ان عورتوں کو منع کیا اور بیان کیا کہ عورتوں نے کہا نہیں مانا۔ آپؐ نے دوسری بار پھر انہیں منع کرنے کا حکم دیا پھر وہ گیا اور پھر آیا اور کہا کہ بخدا عورتیں مجھ پر غالب ہو گئیں، یا یہ کہا کہ ہم لوگوں پر غالب آ گئیں (محمد بن حوشب کو شک ہوا) عائشہؓ نے کہا آپؐ نے فرمایا کہ ان کے منہ میں مٹی ڈال دو، میں (عائشہؓ) نے کہا کہ اللہ تیری ناک خاک آلود کرے بخدا تو نہیں کرنے والا ہے (اس کا جواب آپؐ نے حکم دیا ہے) اور تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی مشقت نہیں چھوڑی۔

١٢٢٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ

۱۲۲۲۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، حماد بن زید، ایوب، محمد، ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں گے ہم میں سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَّتْ مِنَّا امْرَاَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ اُمِّ سُلَيْمٍ وَّ اُمِّ الْعَلَاۤءِ وَابْنَةِ اَبِیْ سَبْرَةَ امْرَاَةِ مُعَاذٍ وَّامْرَاَتَيْنِ اَوِ ابْنَةِ اَبِیْ سَبْرَةَ وَامْرَاَةِ مُعَاذٍ وَّامْرَاَةٍ اُخْرٰى ۔

پانچ عورتوں کے سوا کسی نے اس عہد کو پورا نہیں کیا ام سلیم، ام علاءؓ بنت ابی سبرۃ (معاذ کی بیوی) اور دو عورتیں اور یا یہ کہ سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور ایک دوسری عورت (راوی کو شک ہے)

٨٦٩ بَاب الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ ۔

باب ۸۶۹۔ جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کا بیان

١٢٢٣ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِیُّ حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ ۔

۱۲۲۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے اور وہ عامر بن ربیعہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے چھوڑ دے۔ سفیان نے کہا، زہری نے بسند سالم، سالم کے والد عامر بن ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حمیدی نے اتنا زیادہ کیا کہ یہاں تک کہ تمہیں پیچھے چھوڑ دے یا جنازہ رکھ دیا جائے۔

٨٣٠ بَاب مَتٰى يَقْعُدُ اِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟

باب ۸۳۰۔ جب جنازہ دیکھ کر کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟

١٢٢٤ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَّعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا اَوْ تُخَلِّفَهٗ اَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُخَلِّفَهٗ ۔

۱۲۲۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، ابن عمرؓ، عامر بن ربیعہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے، اگر اس کے ساتھ نہ جانے والا ہو، تو کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ وہ جنازہ اس سے آگے بڑھ جائے یا اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھے یا رکھ دیا جائے۔ (۱)

١٢٢٥ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا فِیْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ فَجَاۤءَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَدَقَ ۔

۱۲۲۵۔ احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، سعید مقبری اپنے والد سے رویت کرتے ہیں، کہ ہم ایک جنازے میں تھے، تو حضرت ابوہریرہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور دونوں جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے، تو ابوسعید آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ کھڑا ہو جا، بخدا اسے معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا انہوں نے سچ کہا۔

(۱) متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنازے کو دیکھ کر پہلے آپ کھڑے ہوتے تھے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہونا چھوڑ دیا۔ ملاحظہ ہو اعلاء السنن ص ۸۹۸ ج ۸۔ لہٰذا راجح قول کے مطابق جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے والی روایات منسوخ ہیں۔

۸۳۱ بَاب مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ مَّنَاكِبِ الرِّجَالِ فَاِنْ قَعَدَ اُمِرَ بِالْقِيَامِ۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

۸۳۲ بَاب مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّبِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهٖ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَيْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَ لَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا وَّقَالَ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَّسَهْلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى كَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَقَيْسٌ يَقُوْمَانِ لِلْجَنَازَةِ۔

۸۳۳ بَاب حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ

باب ۸۳۱۔ جو شخص جنازے کے ساتھ جائے، تو جب تک جنازہ لوگوں کے کاندھوں سے نہ اتارا جائے نہ بیٹھے اور اگر بیٹھ جائے تو اسے کھڑا ہونے کا حکم دیا جائے۔

۱۲۲۶۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحیٰی، ابوسلمہ، ابوسعید خدری، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اور وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ نہ رکھ دیا جائے۔

باب ۸۳۲۔ یہودی کے جنازہ کیلئے کھڑے ہونے کا بیان۔

۱۲۲۷۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیٰی، عبداللہ بن مقسم، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ تو ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے آپؐ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۱۲۲۸۔ آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے، تو ان دونوں کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو دونوں کھڑے ہو گئے، ان سے کہا گیا کہ یہ زمین والوں یعنی ذمیوں میں سے ہے، تو ان دونوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، آپؐ کھڑے ہو گئے تو آپؐ سے کہا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے، آپؐ نے فرمایا کہ کیا اس کی جان نہیں تھی۔ ابوحمزہ نے اعمش، ابوعمر بن ابی لیلی سے روایت کیا کہ میں قیس اور سہل کے ساتھ تھا ان دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور زکریا نے شعبی سے، انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا کہ ابومسعود اور قیس جنازہ کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

باب ۸۳۳۔ جنازہ عورتوں کو نہیں بلکہ مردوں کو اٹھانا

النِّسَآءِ۔

چاہئے۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَاوَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْسَمِعَهٗ صَعِقَ۔

۱۲۲۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' لیث' سعید مقبری اپنے والد سے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، اگر وہ صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے لے چلو، اور اگر غیر صالح (برا) ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ افسوس تم مجھے کہاں لے جارہے ہو، اس کی آواز آدمیوں کے سوا تمام چیزیں سنتی ہیں اگر آدمی اس کو سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

۸۳۴ بَاب السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ اَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتُمْ مُّشَيِّعُوْنَ وَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَّمِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ قَرِيْبًا مِّنْهَا۔

باب ۸۳۴۔ جنازہ میں جلدی کرنے کا بیان، انسؓ نے کہا تم جنازہ کے ساتھ چل رہے ہو تم اس کے آگے اس کے پیچھے (۱) اور اس کے دائیں اور بائیں بھی چلو اور ان کے علاوہ دوسروں نے بھی اس کے قریب قریب بیان کیا۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا فَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۲۳۰۔ علی بن عبداللہ' سفیان' زہری' سعید بن مسیب' ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جنازہ لے جانے میں جلدی کرو، اگر وہ نیکوکار ہے تو بہتر چیز ہے جسے تم آگے بھیج رہے ہو اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو ایک بری چیز ہے جسے تم اپنی گردن سے اتار رہے ہو۔

۸۳۵ بَاب قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ قَدِّمُوْنِيْ ۔

باب ۸۳۵۔ میت کا جب وہ جنازے پر ہو، یہ کہنے کا بیان کہ مجھے جلد لے چلو۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ

۱۲۳۱۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' سعید اپنے والد سے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ عیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں اگر وہ نیکوکار ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلد لے چلو اور اگر نیک کار نہیں ہوتا تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے کہ افسوس! تم

(۱) لوگوں کے لئے جنازے کے پیچھے چلنا بہ نسبت آگے چلنے کے زیادہ افضل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی کو افضل قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو (شرح معانی الآثار ص ۲۳۳ ج ۱، اعلاء السنن ص ۲۹۴ ج ۸)

كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِىْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَاوَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْسَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ ـ

مجھے کہاں لے جارہے ہو، اس کی آواز انسان کے سوا تمام چیزیں سنتی ہیں اگر آدمی اس کو سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

٨٣٦ بَاب مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ اَوْثَلَاثَةً عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ ـ

باب ۸۳۶۔ امام کے پیچھے جنازہ پر دو یا تین صفیں بنانے کا بیان۔

١٢٣٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِىْ عُوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِى الصَّفِّ الثَّانِىْ اَوِ الثَّالِثِ ـ

۱۲۳۲۔ مسدد' ابو عوانہ' قتادہ، عطاء' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر نماز (غائبانہ)(۱) پڑھی، تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

٨٣٧ بَاب الصُّفُوْفِ عَلَى الْجَنَازَةِ ـ

باب ۸۳۷۔ جنازہ کے لئے صفوں کا بیان۔

١٢٣٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَعَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَصْحَابِهِ النَّجَاشِىَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوْا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا ـ

۱۲۳۳۔ مسدد' یزید بن زریع' معمر' زہری' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو نجاشی کی موت کی خبر سنائی پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپؐ کے پیچھے صف بنائی آپؐ نے چار تکبیریں کہیں۔

١٢٣٤ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِىُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَنْ شَهِدَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ

۱۲۳۴۔ مسلم' شعبہ' شیبانی' شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپؐ نے ایک منبوذ (گرا پڑا بچہ) کی قبر کے پاس صفیں قائم کیں اور چار تکبیریں کہیں، میں نے کہا تم سے کس نے بیان کیا؟ انہوں نے جواب دیا ابن عباس نے۔

١٢٣٥ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَآءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ

۱۲۳۵۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج حبش کا ایک مرد صالح فوت

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی کیونکہ بطور معجزہ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور نجاشی کے درمیان جتنے حجاب تھے سب اٹھادیئے گئے تھے اور نجاشی کا جنازہ آپ کو نظر آنے لگا تھا ملاحظہ ہو (فتح الباری ص ۱۴۷ ج ۳ و اعلاء السنن ص ۲۸۷ ج ۸) اگر نماز جنازہ غائبانہ کی مشروعیت ہوتی تو جو صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں مدینہ سے دور وفات پاگئے یا شہید ہوگئے تو آپ ان کی بھی نماز جنازہ ضرور پڑھتے اور صحابہؓ کرام کا بھی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کا معمول نہیں تھا۔

اللّٰهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صُفُوْفٌ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ ـ

ہو گیا، اس لئے آؤ اور اس پر نماز پڑھو۔ ہم لوگوں نے صفیں قائم کیں، تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس پر نماز پڑھی اور ہم لوگ صف بستہ تھے ابو الزبیر نے جابرؓ سے روایت کیا کہ میں دوسری صف میں تھا۔

۸۳۸ بَاب صُفُوْفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَآئِزِ۔

باب ۸۳۸۔ جنازے میں مردوں کے ساتھ بچوں کے صف قائم کرنے کا بیان۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَا فِيْهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ـ

۱۲۳۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالواحد' شیبانی' عامر' ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک قبر کے پاس سے گزرے جو رات کو دفن کیا گیا تھا آپؐ نے فرمایا یہ کب دفن کیا گیا؟ لوگوں نے کہا کہ کل رات۔ آپؐ نے فرمایا پھر مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ لوگوں نے کہا ہم نے اسے رات کی تاریکی میں دفن کیا۔ اس لئے ہم نے آپ کو جگانا ناپسند کیا۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں قائم کیں۔ ابن عباس نے بیان کیا میں بھی انہیں میں تھا چنانچہ آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔

۸۳۹ بَاب سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَآئِزِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلَاةً لَّيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَّلَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا وَ فِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَّتَسْلِيْمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَايُصَلِّيْ اِلَّا طَاهِرًا وَّلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَاغُرُوْبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَاَحَقُّهُمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَّضُوْهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَاِذَا اَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَوْعِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَآءَ

باب ۸۳۹۔ جنازہ پر نماز کے طریقہ کا بیان اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے جنازہ پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو اور فرمایا نجاشی پر نماز پڑھو اور اسے صلوۃ کہا، حالانکہ نہ اس میں رکوع ہے اور نہ سجدہ اور نہ اس میں گفتگو کی جاتی ہے، اور اس میں تکبیر اور سلام ہے اور ابن عمرؓ طہارت ہی کی حالت میں نماز پڑھتے تھے۔ آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ حسن بصریؒ نے کہا میں نے لوگوں کو (کہتے ہوئے) پایا کہ جنازہ پڑھانے کا مستحق وہ شخص ہے جس کو لوگ فرض نماز میں امام بنانا پسند کریں اور جب عید کے دن یا جنازہ کے وقت بے وضو ہو جائے، تو پانی مانگے، تیمم نہ کرے اور جب جنازہ کے پاس اس حال میں پہنچے کہ لوگ نماز پڑھ

وَلَا يَتَيَمَّمُ وَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيْرَةٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ اَرْبَعًا وَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِتَكْبِيْرَةِ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَفِيْهِ صُفُوْفٌ وَّاِمَامٌ۔

رہے ہوں تو نماز میں ان کے ساتھ تکبیر کہہ کر شریک ہو جائے اور ابن مسیّب نے کہا کہ رات دن اور سفر، حضر میں چار تکبیریں کہے اور انس نے کہا کہ پہلی تکبیر نماز کے شروع کرنے کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ان (منافقوں) میں سے کوئی مر جائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھو اور اس میں صفیں ہوتیں ہیں اور امام ہوتا ہے۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّمَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَاَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَقُلْنَا يَا اَبَاعَمْرٍو وَ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

۱۲۳۷۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، شیبانی، شعبی سے روایت کرتے ہیں شعبی نے بیان کیا کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منبوذ کی قبر کے پاس سے گزرا تھا کہ آپؐ نے ہماری امامت کی اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں قائم کیں ہم نے کہا کہ اے ابو عمرو! تم سے کس نے بیان کیا؟ جواب دیا ابن عباس نے۔

۸۴۰ بَاب فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَقَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ: وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَّا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ اِذْنًا وَّلٰكِنَّ مَنْ صَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ۔

باب ۸۴۰۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت کا بیان اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب تو نے نماز پڑھ لی تو تو نے پوری کر لی۔ وہ چیز جو تجھ پر واجب ہے اور حمید بن بلال نے کہا کہ ہم جنازہ سے واپسی کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے، لیکن جس نے نماز پڑھی، پھر واپس ہوا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَّقُوْلُ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُوْلُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهٗ قِيْرَاطٌ فَقَالَ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِيْ عَآئِشَةَ اَبَاهُرَيْرَةَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ فَرَّطْتُ ضَيَّعْتُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔

۱۲۳۸۔ ابو النعمان، جریر بن حازم، نافع، ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جو شخص جنازے کے ساتھ جائے تو اس کے لئے ایک قیراط ہے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ ابوہریرہؓ بہت زیادہ روایتیں بیان کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے ابوہریرہؓ کی تصدیق کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ابن عمر نے کہا کہ ہم نے بہت سے قیراط میں کوتاہی کی یعنی اللہ کے حکم کو ضائع کیا۔

۸٤۱ بَاب مَنِ انْتَظَرَ حَتّٰی تُدْفَنَ۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَی ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ شَبِیْبِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُصَلِّیَ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَّ مَنْ شَهِدَ حَتّٰی تُدْ فَنَ کَانَ لَهٗ قِیْرَا طَانِ قِیْلَ وَمَاالْقِیْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ۔

باب ۸٤۱۔ دفن کیے جانے تک انتظار کا بیان۔

۱۲۳۹۔ عبداللہ بن مسلمہ' ابن ابی ذئب' سعید بن ابو سعید مقبری اپنے والد ابو سعید مقبری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ (دوسری سند) احمد بن شبیب بن سعید' شبیب بن سعید' یونس، ابن شہاب' عبدالرحمٰن اعرج' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو یہاں تک کہ نماز پڑھ لے تو اس کے لئے ایک قیراط ہے، اور دفن کیے جانے تک حاضر رہے تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، پوچھا گیا دو قیراط کیا ہیں؟ کہا دو بڑے پہاڑوں کی طرح ہیں۔

۸٤۲ بَاب صَلٰوةِ الصِّبْیَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَی الْجَنَآئِزِ۔

۱۲٤۰۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا یَحْیَ ابْنُ اَبِیْ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوْا هٰذَا دُفِنَ اَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَصَفَّنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهَا۔

باب ۸٤۲۔ جنازے پر لوگوں کے ساتھ بچوں کے نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۲٤۰۔ یعقوب بن ابراہیم' یحییٰ ابن ابی بکیر' زائدہ' ابواسحاق شیبانی' عامر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس آئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ گزشتہ رات میں دفن کیا گیا ہے یا دفن کی گئی ہے۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں قائم کیں پھر آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔

۸٤۳ بَاب الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَآئِزِ بِالْمُصَلّٰی وَالْمَسْجِدِ۔

۱۲٤۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَعٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِیَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ یَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَقَالَ

باب ۸٤۳۔ مصلّی اور مسجد میں جنازے پر نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۲٤۱۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' سعید بن مسیب' ابو سلمہ دونوں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو شاہ حبش نجاشی کی موت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی جس دن نجاشی کا انتقال ہوا، آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کے لئے دعا مغفرت کرو۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے

اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا۔

کہ مجھ سے سعید بن مسیّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلّی میں ان کی صفیں قائم کیں اور چار تکبیریں کہیں۔

١٢٤٢ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضُمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُوْا اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَاَةٍ زَنَيَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِّنْ مَّوْضِعِ الْجَنَآئِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ۔

۱۲۴۲۔ ابراہیم بن منذر 'ابو ضمرہ' موسیٰ بن عقبہ 'نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور عورت کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپؐ نے ان دونوں کے رجم کرنے کا حکم دیا تو مسجد کے پاس نماز جنازہ(۱) پڑھنے کی جگہ کے قریب ان دونوں کو سنگسار کیا گیا۔

٨٤٤ بَاب مَايُكْرَهُ مِنْ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَمَّامَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِىٍّ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتْ اِمْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رَفَعَتْ فَسَمِعُوْا صَائِحًا يَّقُوْلُ: اَلَاهَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهُ الْاٰخِرُبَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا۔

باب ۸۴۴۔ قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت کا بیان اور جب حسن بن حسن بن علی نے انتقال کیا تو ان کی بیوی ان کی قبر پر ایک سال تک ایک خیمہ نصب کئے بیٹھی رہیں، پھر خیمہ اٹھا کر چلی گئیں، تو لوگوں نے ایک آواز دینے والے کو کہتے ہوئے سنا کہ کیا ان لوگوں نے جو چیز گم کی تھی اسے پالیا تو دوسرے نے جواب دیا بلکہ مایوس ہو کر واپس لوٹے۔

١٢٤٣ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَّسْجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَبْرَزُوْا قَبْرَهٗ غَيْرَ اَنِّىْ اَخْشٰى اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

۱۲۴۳۔ عبیداللہ بن موسیٰ 'شیبان' ہلال بن وزان 'عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے جس مرض میں وفات پائی، اس میں فرمایا کہ اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپؐ کی قبر ظاہر کر دی جاتی 'مگر مجھے ڈر ہے کہ کہیں مسجد نہ بنالی جائے۔

٨٤٥ بَاب الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَآءِ اِذَا مَاتَتْ فِىْ نِفَاسِهَا ـ

باب ۸۴۵۔ نفاس والی عورت پر نماز پڑھنے کا بیان جب کہ وہ حالت نفاس میں مر جائے۔

---

(۱) روایت کے اس لفظ سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نماز جنازہ کے لئے مسجد کے قریب کوئی الگ جگہ بنی ہوئی تھی اور وہ نماز جناہ ادا کرنے کے لئے استعمال کی جاتی تھی یہی طریقہ سنت کے مطابق ہے البتہ عذر کی وجہ سے بعض شرائط کا خیال رکھتے ہوئے مسجد میں بھی نماز ادا ہو سکتی ہے۔

١٢٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَّاتَتْ فِيْ نَفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا۔

۱۲۴۴۔ مسدد' یزید بن زریع' حسین' عبداللہ بن بریدۃ' سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' سمرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے اس عورت پر نماز پڑھی جو نفاس کی حالت میں مری تھی آپؐ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

٨٤٦ بَاب اَيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ۔

باب ۸۴۶۔ عورت اور مرد کے جنازہ میں کہاں کھڑا ہو؟

١٢٤٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَّاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا۔

۱۲۴۵۔ عمران بن میسرۃ' عبدالوارث' حسین' ابن بریدہ' سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی جو حالت نفاس میں مری تھی تو آپؐ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

٨٤٧ بَاب التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعًا وَّقَالَ حُمَيْدٌ صَلّٰى بِنَا اَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

باب ۸۴۷۔ جنازہ کی چار تکبیروں کا بیان اور حمید نے کہا کہ ہم کو انسؓ نے نماز پڑھائی تو تین تکبریں کہیں، پھر سلام پھیرا ان سے کہا گیا تو قبلہ کی طرف منہ کیا پھر چوتھی تکبیر کہی اور سلام پھیرا۔

١٢٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

۱۲۴۶۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' سعید بن میتب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نجاشی کی موت کی خبر سنائی، جس دن نجاشی کا انتقال ہوا اور ان لوگوں کو مصلّی کی طرف لے گئے، ان لوگوں کی صفیں قائم کیں اور اس پر چار تکبریں کہیں۔

١٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَآءَ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمٍ اَصْحَمَةَ وَتَابَعَهٗ عَبْدُ الصَّمَدِ

۱۲۴۷۔ محمد بن سنان' سلیم بن حیان' سعید بن مینا' جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اصحمہ نجاشی پر نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں اور یزید بن ہاروں نے اور عبدالصمد نے سلیم سے صرف اصحمہ کا لفظ روایت کیا ہے اور عبدالصمد نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٨٤٨ بَاب قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى

باب ۸۴۸۔ جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنے کا بیان اور حسن نے کہا

الْجَنَازَةِ وَ قَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا۔

کہ بچہ پر سورۂ فاتحہ پڑھے اور کہے۔اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَتَعَلَّمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ۔

۱۲۴۸۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' سعد' طلحہ سے روایت کرتے ہیں طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس کے پیچھے نماز پڑھی (دوسری سند) محمد بن کثیر' سفیان' سعد بن ابراہیم' طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت کرتے ہیں طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور کہا کہ لوگ جان لیں کہ یہ سنت ہے۔(۱)

۸۴۹ بَاب الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَايُدْفَنُ۔

باب ۸۴۹۔ دفن کئے جانے کے بعد قبر پر نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَلُّوْا خَلْفَهٗ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا اَبَاعَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۱۲۴۹۔ حجاج بن منہال' شعبہ' سلیمان' شیبانی' شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منبوذ (گرا پڑا بچہ) کی قبر کے پاس گزرا تھا۔ آپؐ نے لوگوں کی امامت کی اور لوگوں نے آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی میں نے پوچھا کہ اے ابو عمرو تم سے کس شخص نے یہ بیان کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابن عباس نے بیان کیا۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَسْوَدَ رَجُلًا اَوِامْرَاَةً كَانَ يَقُمُّ فِي الْمَسْجِدِ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهٖ فَذَكَرَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَافَعَلَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانُ قَالُوْا مَاتَ

۱۲۵۰۔ محمد بن فضل' حماد بن زید' ثابت' ابو رافع' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سیاہ مرد یا عورت مسجد میں جھاڑو دیتی تھی وہ مر گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی موت کی خبر نہ ہوئی، اس کو ایک دن آپؐ نے یاد کیا اور فرمایا کہ وہ آدمی کہاں گیا؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے کیوں نہ اطلاع دی؟ لوگوں نے کہا اس کا فلاں فلاں واقعہ ہے، گویا اس کے مرتبہ کو لوگوں

(۱) نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں صحابہ کرامؓ کی آرا مختلف ہیں۔ بخاریؒ کی اس روایت میں حضرت ابن عباسؓ نے اسے سنت قرار دیا ہے جبکہ حضرت عمرؓ، ابن عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہؓ وغیرہ حضرات نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کے قائل نہیں تھے۔ اس لئے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی عادت نہیں تھی بلکہ کبھی کبھی پڑھ لیتے تھے۔ اور حنفیہ کی یہی رائے ہے کہ دعا کی نیت سے سورۃ فاتحہ پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ نماز جنازہ میں تلاوت نہیں ہے۔

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ فَقَالُوْا اِنَّهٗ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتَهٗ قَالَ فَحَقَّرُوْا شَانَهٗ قَالَ فَدُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

نے حقیر سمجھا آپؐ نے فرمایا اس کی قبر مجھے بتلاؤ چنانچہ آپؐ اس کی قبر پر آئے اور اس پر نماز پڑھی۔(۱)

۸۵۰ بَاب الْمَيِّتِ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ۔

باب ۸۵۰۔ مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَّ اَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَاتَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ۔

۱۲۵۱۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، سعید، خلیفہ، ابن زریع، سعید، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور (اس کو دفن کر کے) پیٹھ پھیر لی جاتی ہے اور اس کے ساتھی رخصت ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ جوتوں کی آواز کو سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر کہتے ہیں، کہ اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے جہنم کے ٹھکانہ کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تجھے جنت کا ٹھکانہ عطا کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ان دونوں چیزوں (جنت و جہنم) کو دیکھے گا اور کافر یا منافق کہے گا کہ میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ پھر لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے دونوں کانوں کے درمیان مارا جائے گا، تو وہ چیخ مارے گا اور اس چیخ کو جن و انس کے سوا اس کے آس پاس کی چیزیں سنتی ہیں۔

۸۵۱ بَاب مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ اَوْنَحْوِهَا۔

باب ۸۵۱۔ اس شخص کا بیان جو ارض مقدسہ یا اس کے علاوہ جگہوں میں دفن ہونا پسند کرے۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَّهٗ

۱۲۵۲۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس اپنے والد سے وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس فرشتہ موت بھیجا گیا جب ان کے پاس فرشتہ پہنچا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے طمانچہ مارا اور وہ اپنے پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا کہ تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا، اللہ نے اس فرشتے کو بینائی عطا کی اور فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنا ہاتھ بیل

(۱) جس شخص کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے جب تک کہ میت کا جسم محفوظ ہونے کا ظن غالب ہو۔

يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَاغَطَّتْ بِهٖ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَىْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ۔

کی پیٹھ پر رکھیں اور اس کے ہر بال کے عوض جن پر ان کا ہاتھ پڑے گا ایک سال عمر عطا کی جائے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار اس کے بعد کیا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا پھر موت آئے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی تو پھر ابھی آجائے اور اللہ سے درخواست کی کہ ان کو ایک پتھر پھینکنے کی مقدار ارض مقدس سے قریب کردے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو ان کی قبر راستے کی طرف سرخ ٹیلے کے پاس دکھاتا۔

۸۵۲ بَاب الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا۔

باب ۸۵۲۔ رات کو دفن کرنے کا بیان اور حضرت ابو بکرؓ رات کو دفن کئے گئے۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَ اَصْحَابُهٗ وَكَانَ سَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ۔

۱۲۵۳۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' شیبانی' شعبی' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص پر رات کو دفن کئے جانے کے بعد نماز پڑھی۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ اٹھے اور اس کے متعلق پوچھ رہے تھے کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ فلاں شخص (کی قبر) ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تو لوگوں نے اس پر نماز پڑھی۔

۸۵۳ بَاب بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ۔

باب ۸۵۳۔ قبر پر مسجد بنانے کا بیان۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِيْسَةً رَّاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَ اُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوْرَةَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ۔

۱۲۵۴۔ اسمٰعیل' مالک' ہشام اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم بیمار پڑے تو آپؐ کی بعض بیویوں نے ملک حبشہ کے ایک گرجا کا تذکرہ کیا جسے ماریہ کہا جاتا تھا۔ ام سلمہؓ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما ملک حبشہ گئی تھیں، تو ان دونوں نے اس گرجا کی خوبصورتی اور ان تصویروں کا حال بیان کیا جو اس گرجا میں تھیں۔ آپؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ لوگ وہ ہیں کہ جب ان کا کوئی مرد صالح مر جاتا تھا تو یہ اس قبر پر مسجد بنا لیتے تھے، پھر اس کی تصویریں بنا لیتے تھے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

۸۵۴ بَاب مَنْ يَّدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْاَةِ۔

باب ۸۵۴۔ عورت کی قبر میں کون اترے۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ

۱۲۵۵۔ محمد سنان' فلیح بن سلیمان' ہلال بن علی' انس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صاحبزادی کے

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحٌ اُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِيَقْتَرِفُوْا اَيْ لِيَكْتَسِبُوْا۔

جنازے میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے تو آپؐ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو؟ ابو طلحہ نے عرض کیا میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی قبر میں اترو۔ چنانچہ ابو طلحہ قبر میں اترے اور ان کو قبر میں لٹایا۔ ابن مبارک کا بیان ہے کہ فلیح نے کہا کہ لم یقارف کا مطلب میرے خیال میں یہ ہے کہ گناہ نہ کیا ہو، اور ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ قران میں لیقترفوا کے معنی لیکتسبوا ہیں یعنی تاکہ کسب کریں۔

٨٥٥ بَاب الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ۔

باب ٨٥٥۔ شہید پر نماز پڑھنے کا بیان۔

١٢٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَلَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ۔

١٢٥٦۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم احد کے شہداء میں سے دو شخصوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ قرآن کا یاد کرنے والا ہے؟ جب ان میں سے کسی ایک طرف اشارہ کیا جاتا تو قبر میں پہلے اس کو رکھا جاتا۔ اور فرماتے کہ میں ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گا اور ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ غسل دیا اور نہ نماز پڑھی(١)۔

١٢٥٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْحَبِيْبِ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ

١٢٥٧۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک دن نکلے تو احد والوں پر نماز پڑھی، جس طرح مردوں پر پڑھی جاتی ہے، پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا کہ میں تمہارا آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں، واللہ میں اپنے حوض کی طرف ابھی دیکھ رہا ہوں، اور زمین کے خزانے کی کنجیاں دیا گیا ہوں یا یہ فرمایا کہ زمین کی

(١) شہداء احد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تھی یا نہیں؟ صحیح بخاری شریف کی ان احادیث کے ساتھ ساتھ ذخیرہ حدیث میں ایسی بھی روایات موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی تھی ملاحظہ ہو شرح معانی الآثار ص ٢٧٧ ج ١، مراسیل ابی داؤد ص ١٨، سنن ابن ماجہ ص ٢٣٧ ج ١، اعلاء السنن ص ٣٦٢ ج ٨۔ ان روایات مختلفہ میں تطبیق یوں دی جاسکتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ پر تو انفراداً و مستقلاً نماز جنازہ پڑھی باقی صحابہؓ پر اجتماعی طور پر پڑھی نہ کہ انفراداً و مستقلاً (درس ترمذی ص ٣١٧ ج ٣)۔

وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَااَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا۔

کنجیاں مجھے دی گئی ہیں اور بخدا مجھے اس کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو، لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم حصول دنیا میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگو گے۔

٨٥٦ بَاب دَفْنِ الرَّجُلَیْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِیْ قَبْرٍ۔

باب ۸۵۶۔ ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کے دفن کرنے کا بیان۔

١٢٥٨۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ۔

۱۲۵۸۔ سعید بن سلیمان' لیث' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن کعب، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو آدمیوں کو ایک قبر میں جمع کرتے تھے۔

٨٥٧ بَاب مَنْ لَّمْ یَرَ غُسْلَ الشُّهَدَآءِ۔

باب ۸۵۷۔ اس شخص کا بیان جس کے نزدیک شہداء کا غسل جائز نہیں۔

١٢٥٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوْهُمْ فِیْ دِمَائِهِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ اُحُدٍ وَّلَمْ یُغَسِّلْهُمْ۔

۱۲۵۹۔ ابوالولید' لیث' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن کعب جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرو کہ آپؐ نے احد کے دن فرمایا تھا اور ان کو غسل نہ دیا۔

٨٥٨ بَاب مَنْ یُّقَدَّمُ فِی اللَّحْدِ وَسُمِّیَ اللَّحْدُ لِاَنَّهٗ فِیْ نَاحِیَةٍ وَّکُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ مُلْتَحَدًا مَعْدَ لًاوَّلَوْ کَانَ مُسْتَقِیْمًا کَانَ ضَرِیْحًا۔

باب ۸۵۸۔ لحد میں پہلے کون رکھا جائے اور لحد اس لئے کہا جاتا ہے کہ ایک کنارے سے ہٹی ہوئی ہوتی ہے اور ہر ظالم کو ملحد کہتے ہیں، ملحد سے مراد ہے ہٹنے کی جگہ اور اگر قبر سیدھی ہو تو اسے ضریح کہتے ہیں۔

١٢٦٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّهُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ لَهٗ اِلٰی اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ

۱۲۶۰۔ ابن مقاتل' عبداللہ، لیث بن سعد' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں رکھتے تھے پھر کہتے تھے کہ ان میں سے کس کو قرآن کا علم زیادہ ہے؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اس کو لحد میں پہلے رکھتے اور آپؐ نے فرمایا میں ان پر گواہ ہوں ان کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ ان پر نماز پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل دلوایا

فِی اللَّحدِ وَقَالَ اَنَا شَهِیدٌ عَلٰی هٰٓؤُ لَآءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ وَاَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِقَتْلٰی اُحُدٍ: اَیُّ هٰٓؤُ لَآءِ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰی رَجُلٍ قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهٖ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ اَبِیْ وَعَمِّیْ فِیْ نَمِرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اور اوزاعی نے زہری سے، انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء کے متعلق فرماتے تھے کہ ان میں سے کس کو قرآن کا زیادہ علم ہے؟ جب کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اس کو لحد میں اس کے ساتھی سے پہلے رکھتے، حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میرے باپ اور میرے چچا کو آپؐ نے ایک کمبل میں رکھا اور سلیمان بن کثیر نے کہا کہ ہم میں سے زہری نے بیان کیا اور زہری نے کہا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت جابرؓ سے سنا۔

۸۵۹ بَاب الْاِذْخِرِ وَالْحَشِيْشِ فِی الْقَبْرِ۔

باب ۸۵۹۔ قبر میں اذخر یا گھاس ڈالنے کا بیان۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَّا يُخْتَلٰی خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَ قُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا وَقَالَ اَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ۔

۱۲۶۱۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام قرار دیا ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا۔ میرے لئے دن کے ایک تھوڑے حصہ میں حلال کیا گیا اس کی تر گھاس نہ اکھاڑی جائے گی اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے گا اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے گا اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی۔ مگر اعلان کرنے والے کے لئے جائز ہے۔ عباس نے کہا مگر اذخر کہ ہمارے سناروں کے لئے اور ہماری قبروں کے لئے حلال کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا سوا اذخر کے اور ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لئے اور ابان صالح نے بہ سند حسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کیا اور مجاہد نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا کہ ان کے لوہاروں کے لئے اور ان کے گھروں کے لئے حلال کرنے کو کہا۔

۸۶۰ بَاب هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ۔

باب ۸۶۰۔ کیا میت کو کسی عذر کی بناء پر قبر یا لحد سے نکالا جا سکتا ہے؟

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۲۶۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، جابر بن عبداللہؓ سے روایت

قَالَ عَمْرٌو و سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَبِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ وَنَفَثَ عَلَیْهِ مِنْ رِیْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِیْصَهٗ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَکَانَ کَسَا عَبَّاسًا قَمِیْصًا قَالَ سُفْیٰنُ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ وَکَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَمِیْصَانِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْبِسْ اَبِیْ قَمِیْصَكَ الَّذِیْ یَلِیْ جِلْدَكَ قَالَ سُفْیَانُ فَیَرَوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَسَ عَبْدَ اللّٰهِ قَمِیْصَهٗ مُکَافَاةً لِمَا صَنَعَ ۔

١٢٦٣ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّامَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْكَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَیْرًا فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ وَّ دُفِنَ مَعَهٗ اٰخَرُ فِیْ قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ اَنْ اَتْرُکَهٗ مَعَ الْاٰخِرِ فَاسْتَخْرَجْتُهٗ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ کَیَوْمِ وَضَعْتُهٗ هُنَیَّةً غَیْرَ اُذُنِهٖ ۔

١٢٦٤ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دُفِنَ مَعَ اَبِیْ رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ حَتّٰی اَخْرَجْتُهٗ فَجَعَلْتُهٗ فِیْ قَبْرٍ عَلٰی حِدَةٍ ۔

٨٦١ بَاب اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِی الْقَبْرِ ۔

١٢٦٥ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے قبر کے پاس پہنچے وہ قبر میں دفن کیا جا چکا تھا، آپؐ نے اس کو نکالنے کا حکم دیا چنانچہ وہ نکالا گیا۔ آپؐ نے اس کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال دیا اور اپنی قمیص اس کو پہنا دی۔ اللہ زیادہ جانتا ہے اور اس نے حضرت عباسؓ کو قمیص پہنائی تھی، سفیان کا بیان ہے ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قمیصیں تھیں تو آپؐ سے عبداللہ کے بیٹے نے عرض کیا یارسول اللہ میرے باپ کو اپنی قمیص عنایت کر دیجئے جو آپؐ کے جسم کے ساتھ متصل ہے، سفیان نے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو اپنی قمیص اس صلہ میں پہنائی جو اس نے (حضرت عباسؓ) کے ساتھ کیا تھا۔

۱۲۶۳۔ مسدد' بشر بن مفضل' حسین معلم، عطاء، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا زمانہ قریب آیا تو مجھے میرے والد نے رات کو بلایا اور کہا کہ میں اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے پہلے مقتول ہونے والا خیال کرتا ہوں اور میں اپنے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑے جا رہا ہوں جو تم سے مجھ کو عزیز ہو مجھ پر دین ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے اچھا سلوک کرنا، صبح کے وقت ہم نے دیکھا کہ سب سے پہلے مقتول وہی تھے اور ان کے ساتھ قبر میں ایک دوسرا شخص دفن کیا گیا اور میری طبیعت نے گوارا نہیں کیا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ چھوڑوں۔ چھ مہینے کے بعد میں نے ان کو نکالا تو اس وقت وہ اسی طرح تھے جس طرح میں نے دفن کیا تھا سوائے کان کے (کہ کچھ متاثر ہوا تھا)

۱۲۶۴۔ علی بن عبداللہ' سعید بن عامر' شعبہ' ابن ابی نجیح' عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میرے والد ایک دوسرے آدمی کے ساتھ دفن کئے گئے، تو میری طبیعت کو یہ اچھا نہ لگا تو میں نے انہیں وہاں سے نکال کر ایک دوسری قبر میں دفن کر دیا۔

باب ۸۶۱۔ قبر میں لحد اور شق کا بیان۔

۱۲۶۵۔ عبدان' عبداللہ' لیث بن سعد' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِ هِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَمَرَبِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ ۔

کعب بن مالک' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دودو کو ایک ساتھ رکھتے تھے پھر پوچھتے کہ ان میں سے کون قرآن کا زیادہ عالم ہے؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے پہلے لحد میں رکھتے اور فرمایا کہ قیامت کے دن میں ان پر گواہ ہوں گا اور ان کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا اور انہیں غسل نہیں دیا۔

٨٦٢ بَاب اِذَا اَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْاِسْلَامُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَاِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ اِذَا اَسْلَمَ اَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ اُمِّهٖ مِنَ مُسْتَضْعَفِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَ اَبِيْهِ عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهٖ وَقَالَ الْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى۔

باب ۸۶۲۔ جب بچہ سلام لے آئے اور مر جائے تو کیا اس پر نماز پڑھی جائے گی اور کیا بچے پر اسلام پیش کیا جا سکتا ہے اور حسن' شریح' ابراہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ دونوں میں سے ایک (ماں باپ میں سے) مسلمان ہو تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور ابن عباس کمزوری میں اپنی ماں کے ساتھ تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہ تھے اور فرمایا کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

١٢٦٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ وَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ

۱۲۶۶۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف چلے کچھ اور لوگ بھی ساتھ تھے ان لوگوں نے ابن صیاد کو بنی مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا، ابن صیاد جوانی کے قریب تھا ابن صیاد کو حضور کے آنے کی خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مارا پھر ابن صیاد سے فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپؐ کی طرف ابن صیاد نے دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ امیوں کے رسول ہیں، تو آپؐ نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا پھر آپؐ نے اس سے فرمایا تو دیکھتا کیا ہے؟ ابن صیاد نے کہا میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر امر مشتبہ کر دیا گیا، پھر اس سے آپؐ نے فرمایا کہ میں نے

فَقَالَ لَهٗ مَاذَا تَرٰی قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَّاتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّ کَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُو قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْهُ فَلَا خَیْرَ لَكَ فِیْ قَتْلِهٖ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَی النَّخْلِ الَّتِیْ فِیْهَا ابْنُ صَیَّادٍ وَّهُوَ یُخْتِلُ ان یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا اَنْ یَّرَاهُ ابْنُ صَیَّادٍ فَرَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ یَعْنِیْ فِیْ قَطِیْفَةٍ لَهٗ فِیْهَا رَمْزَةٌ اَوْزَمْرَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَیَّادٍ یَا صَافِ وَهُوَاسْمُ ابْنُ صَیَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ تَرَكَتْهُ بَیَّنَ وَقَالَ شُعَیْبٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَرَفَصَهٗ رَمْزَةٌ اَوْزَمْزَمَةٌ وَّقَالَ عُقَیْلٌ رَمْرَمَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ۔

ایک بات اپنے دل میں چھپائی ہے تو بتا کہ کیا ہے؟ ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے آپؐ نے فرمایا تو ذلیل و خوار ہو، تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا ہے۔ عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑادوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو تجھے اس پر قدرت نہ ہو گی اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ سالم نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب اس درخت کے پاس گئے جہاں ابن صیاد تھا آپؐ یہ خیال کر رہے تھے کہ ابن صیاد سے قبل اس کے کہ وہ آپ کو دیکھے کچھ سنیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا اس حال میں وہ لیٹا ہوا تھا چادر میں لپٹا ہوا تھا اور اس سے کچھ آواز آرہی تھی، ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا حالانکہ آپؐ درختوں کی آڑ سے ہو کر آرہے تھے اس نے ابن صیاد سے کہا اے صاف جو ابن صیاد کا نام تھا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو معاملہ کھل جاتا۔ اور شعیب نے اپنی حدیث میں فرفصہ زمزة یا زمزمة کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور عقیل نے رمرمہ اور معمر نے رمزة روایت کیا ہے۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ یَّهُوْدِیٌّ یَّخْدُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ:

۱۲۶۷۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار پڑا تو اس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا کہ اسلام لے آ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس کھڑا تھا اس نے اپنے بیٹے سے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مان اور وہ اسلام لے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے باہر نکل آئے اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو آگ سے نجات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ۔

دی۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ کُنْتُ اَنَا وَاُمِّیْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ اَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَ اُمِّیْ مِنَ النِّسَآءِ۔

۱۲۶۸۔ علی بن عبداللہ 'سفیان' عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں اور میری ماں کمزوروں میں سے تھیں میں بچوں میں سے اور میری ماں عورتوں میں سے کمزور تھیں۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ یُصَلّٰی عَلٰی کُلِّ مَوْلُوْدٍ مُّتَوَفًّی وَاِنْ کَانَ لِغَیَّۃٍ مِنْ اَجَلِ اَنَّہٗ وُلِدَ عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ یَدَّعِیْ اَبَوَاہُ الْاِسْلَامَ اَوْ اَبُوْہُ خَاصَّۃً وَاِنْ کَانَتْ اُمُّہٗ عَلٰی غَیْرِ الْاِسْلَامِ اِذَا اسْتَھَلَّ صَارِخًا صُلِّیَ عَلَیْہِ وَلَا یُصَلّٰی عَلٰی مَنْ لَایَسْتَھِلُّ مِنْ اَجَلِ اَنَّہٗ سِقْطٌ فَاِنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یُحَدِّثُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ کَمَاتُنْتَجُ الْبَھِیْمَۃُ بَھِیْمَۃً جَمْعَاءَ ھَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْھَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِطْرَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَالنَّاسَ عَلَیْھَا الْاٰیَۃَ۔

۱۲۶۹۔ ابو الیمان' شعیب' ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہر وفات پانے والے بچے پر نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ زانیہ کا ہی ہو۔ اس لئے کہ بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین یا صرف اس کا باپ مسلمان ہونے کا دعوی کرے اور اگر اس کی ماں اسلام پر نہ ہو تو وہ چلا کر روئے تو اس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو چلا کر نہ روئے تو اس پر نماز نہ پڑھی جائے گی اس لئے کہ وہ ساقط ہو گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ اسلامی فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جس طرح کہ جانور صحیح و سالم عضو والا بچہ جنتا ہے کیا تم اس میں کوئی عضو کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر ابو ہریرہؓ یہ آیت آخر تک تلاوت کرتے اللہ تعالیٰ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا۔

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ او یُنَصِّرَانِہٖ اَوْیُمَجِّسَانِہٖ کَمَا تُنْتَجُ الْبَھِیْمَۃُ بَھِیْمَۃً ھَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْھَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِطْرَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَاتَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔

۱۲۷۰۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' ابو سلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی' نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جس طرح جانور بچے دیتا ہے کیا تم دیکھتے ہو کوئی عضو اس کا کٹا ہوا؟ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت کرتے اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر کہ اس نے لوگوں کو پیدا کیا اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں ہے یہ ہی سیدھا دین ہے۔

۸۶۳ بَاب اِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَالْمَوْتِ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

باب ۸۶۳۔ جب مشرک موت کے قریب لا الہ الا اللہ کہے۔

١٢٧١ ـ حَدَّثَنَا اِسۡحَاقُ اَخۡبَرَنَا يَعۡقُوۡبُ بۡنُ اِبۡرَاهِيۡمَ قَالَ حَدَّثَنِيۡ اَبِيۡ عَنۡ صَالِحٍ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ قَالَ اَخۡبَرَنِيۡ سَعِيۡدُ بۡنُ الۡمُسَيَّبِ عَنۡ اَبِيۡهِ اَنَّهٗ اَخۡبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمَّاحَضَرَتۡ اَبَاطَالِبِ الۡوَفَاةُ جَاءَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنۡدَهٗ اَبَا جَهۡلِ بۡنَ هِشَامٍ وَعَبۡدَاللّٰهِ بۡنَ اَبِيۡ اُمَيَّةَ بۡنِ الۡمُغِيۡرَةِ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيۡ طَالِبٍ يَاعَمِّ قُلۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشۡهَدُ لَكَ بِهَا عِنۡدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوۡجَهۡلٍ وَّعَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ اَبِيۡ اُمَيَّةَ يَااَبَا طَالِبٍ اَتَرۡغَبُ عَنۡ مِلَّةِ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ فَلَمۡ يَزَلۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَعۡرِضُهَا عَلَيۡهِ وَيَعُوۡدَانِ بِتِلۡكَ الۡمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوۡ طَالِبٍ اٰخِرَمَا كَلَّمَهُمۡ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنۡ يَّقُوۡلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَكَ مَالَمۡ اُنۡهَ عَنۡكَ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيۡهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الۡاٰيَةَ۔

١٢٧١۔ اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، سعید بن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کے پاس ابو جہل بن ہشام، عبداللہ بن امیہ بن مغیرہ کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے کہا اے میرے چچا آپ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے، میں اللہ کے نزدیک اس کلمہ کی شہادت دوں گا۔ ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابو طالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کے سامنے اس کلمہ کو پیش کرتے رہے اور یہ دونوں وہی بات پھر کہتے۔ یہاں تک کہ ابو طالب نے اپنی آخری گفتگو میں جو کہا وہ یہ کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا میں تمہارے لئے دعا مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ میں اس سے روکا نہ جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ما کان للنبی آخر تک نازل فرمائی۔

٨٦٤ بَابُ الۡجَرِيۡدِ عَلَى الۡقَبۡرِ وَاَوۡصٰى بُرَيۡدَةُ الۡاَسۡلَمِيُّ اَنۡ يُّجۡعَلَ فِيۡ قَبۡرِهٖ جَرِيۡدَانِ وَرَاٰى ابۡنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا فُسۡطَاطًا عَلٰى قَبۡرِ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ فَقَالَ انۡزِعۡهُ يَا غُلَامُ فَاِنَّمَا يُظِلُّهٗ عَمَلُهٗ وَقَالَ خَارِجَةُ بۡنُ زَيۡدٍ رَاَيۡتُنِيۡ وَنَحۡنُ شُبَّانٌ فِيۡ زَمَنِ عُثۡمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ وَاِنَّ اَشَدَّنَا وَثۡبَةً الَّذِيۡ يَثِبُ قَبۡرَ عُثۡمَانَ بۡنِ مَظۡعُوۡنٍ حَتّٰى يُجَاوِزَهٗ وَقَالَ عُثۡمَانُ بۡنُ حَكِيۡمٍ اَخَذَ بِيَدِيۡ خَارِجَةُ فَاَجۡلَسَنِيۡ عَلٰى قَبۡرٍ وَّاَخۡبَرَنِيۡ عَنۡ عَمِّهٖ يَزِيۡدَ بۡنِ ثَابِتٍ قَالَ

باب ٨٦٤۔ قبر پر شاخ لگانے کا بیان بریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں گاڑ دی جائیں اور ابن عمرؓ نے عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھا تو کہا اے لڑکے اس کو الگ کر دے اس لئے کہ اس کا عمل سایہ کرے گا اور خارجہ بن زید نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ جوان تھا حضرت عثمان کے عہد میں اور ہم میں زیادہ چھلانگ لگانے والا وہ سمجھا جاتا تھا جو عثمان بن مظعون کی قبر کو چھلانگ لگائے یہاں تک کہ اس سے آگے بڑھ جائے۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ خارجہ بن زید نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے قبر پر بٹھایا اور مجھ سے اپنے چچا یزید بن ثابت کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے اس کو اس کے لئے مکروہ سمجھا

اِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُوْرِ۔

جو حدث کرے اور نافع (۱) نے کہا کہ ابن عمرؓ قبروں پر بیٹھتے تھے۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّبِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَايَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا۔

۱۲۷۲۔ یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد، طاؤس، ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ دو قبروں کے پاس سے گزرے ان دونوں پر عذاب ہو رہا تھا، آپؐ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے امر میں ان پر عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا، پھر ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے، پھر ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا لوگوں نے کہا یارسول اللہ آپؐ نے یہ کس مصلحت کی بناء پر کیا۔ آپؐ نے فرمایا شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ خشک نہ ہوں۔

۸۶۵ بَاب مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُوْدِ اَصْحَابِهٖ حَوْلَهٗ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ، الْاَجْدَاثُ الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اُثِيْرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ اَيْ جَعَلْتُ اَسْفَلَهٗ اَعْلَاهُ الْاِيْفَاضُ الْاِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْاَعْمَشُ اِلٰى نَصْبٍ اِلٰى شَيْءٍ مَّنْصُوْبٍ يَسْتَبِقُوْنَ اِلَيْهِ وَالنُّصُبُ وَاحِدٌ وَّالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَّوْمَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْقُبُوْرِ، يَنْسِلُوْنَ يَخْرُجُوْنَ۔

باب ۸۶۵۔ قبر کے پاس محدث کا نصیحت کرنا اور ساتھیوں کا اس کے چاروں طرف بیٹھنا۔

یخرجون من الاجداث کے معنی ہیں وہ اپنی قبروں میں سے نکلیں گے بعثرت کے معنی ہیں ابھاری جائیں گی اور بعثرت حوضی کے معنی ہیں میں نے اس کے نچلے حصہ کو اوپر کر دیا اور ایقاض تیز دوڑنا اور اعمش نے الی نصب پڑھا ہے یعنی کسی بلند چیز کی طرف پہنچنے میں سبقت کریں گے نصب واحد ہے اور نصب مصدر ہے اور ینسلون کے معنی نکلیں گے۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مِنْكُمْ

۱۲۷۳۔ عثمان، جریر، منصور، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ میں شریک تھے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے تو ہم بھی آپؐ کے اردگرد بیٹھ گئے اور آپؐ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپؐ اسے زمین پر مارنے لگے اور فرمانے لگے کہ تم میں سے ہر جاندار کے لئے اس کی جگہ جنت یا جہنم

(۱) بظاہر حضرت ابن عمرؓ قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوں گے کیونکہ قبر کے اوپر بیٹھنا پسندیدہ نہیں ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں قبر پر بیٹھنے سے ممانعت بھی آئی ہے دیکھیں مشکوٰۃ عربی ص ۱۴۸۔

مِّنْ اَحَدٍ اَوْ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ اِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَ اَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى الْاٰيَةَ.

لکھ دی ہے اور نیک بخت یا بد بخت ہونا لکھا جا چکا ہے تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر ہم اپنے لکھے پر بھروسہ نہ کریں؟ اور عمل چھوڑ دیں۔ ہم میں سے جو شخص اہل سعادت میں سے ہوگا وہ اہل سعادت کے کام کرے گا اور جو شخص بد بختوں میں سے ہوگا' وہ بد بختوں کے عمل کی طرز پر جائے گا، آپؐ نے فرمایا کہ نیک بخت لوگ نیک بختی کے عمل کے لئے آسان کیے جائیں گے اور بد بخت لوگ بد بختی کے عمل کے لئے آسان کئے جائیں گے پھر آپؐ نے آیت فاما من اعطی واتقی آخر تک پڑھی۔

٨٦٦ بَاب مَا جَآءَ فِيْ قَاتِلِ النَّفْسِ.

باب ۸۶۶۔ خودکشی کرنے والے کا بیان۔

١٢٧٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ قَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِيْنَا وَمَا نَخَافُ اَنْ يَّكْذِبَ جُنْدُبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ قَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

۱۲۷۳۔ مسدد' یزید بن زریع' خالد' ابو قلابہ' ثابت بن ضحاک' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم جھوٹ اور جان بوجھ کر کھائی، تو وہ ایسا ہے جیسا اس نے کہا۔ اور جس نے کہ اپنی جان کو کسی لوہے سے قتل کیا تو جہنم کی آگ میں اسی لوہے سے عذاب کیا جائے گا، حجاج بن منہال نے بواسطہ جریر بن حازم، حسن، جندبؓ سے اس مسجد میں بیان کیا کہ نہ تو ہم بھولے اور نہ ہمیں خوف ہے کہ جندبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ روایت کریں گے ایک شخص جو زخمی تھا اس نے اپنی جان کو قتل کر ڈالا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان خود ہی دے دی اس لئے میں نے جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔(۱)

١٢٧٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَ الَّذِيْ يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ.

۱۲۷۴۔ ابوالیمان' شعیب' ابو زناد' اعرج' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا رہے گا اور جو شخص نیزہ چبھو کر اپنی جان دیتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔

(۱) دوسری نصوص اور روایات حدیث کی وجہ سے کہا گیا کہ اگر خودکشی کرنے والا مومن ہوگا تو ایمان کی وجہ سے بالآخر اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا اور ایک مدت معینہ تک جنت اس پر حرام رہے گی۔

٨٦٧ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَالِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۸۶۷۔ منافقین پر نماز پڑھنے' اور مشرکین کے لئے دعا و مغفرت کرنے کی کراہت کا بیان ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

١٢٧٥ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ دُعِيَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُصَلِّيْ عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَ قَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّيْ يَاعُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّيْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّيْ إِنْ زِدْتُّ عَلَى السَّبْعِيْنَ فَغُفِرَ لَهُ لَزِدْتُّ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَتَانِ مِنْ بَرَآئَةٍ وَّلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا إِلٰى وَهُمْ فَاسِقُوْنَ. قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ.

۱۲۷۵۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ' ابن عباسؓ' عمر بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول مرا تو اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا گیا تاکہ اس پر نماز پڑھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں آپؐ کی طرف اچھل پڑا اور میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپؐ عبد اللہ بن ابی پر نماز پڑھیں گے حالانکہ اس نے فلاں فلاں دن اس طرح اور فلاں فلاں بات کہی تھی اور میں اس کی باتوں کو شمار کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ مجھ سے پیچھے رہ، جب میں نے زیادہ سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا تو میں نے اختیار کر لیا اگر میں جانتا کہ اگر میں اس کے لئے ستر بار سے زیادہ دعا مغفرت کروں تو وہ بخش دیا جائے گا، تو میں یقیناً اس سے زیادہ کرتا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ پھر واپس ہوئے اور تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرنے پائے تھے کہ سورۃ براۃ کی دو آیتیں اتریں۔ ولا تصل علی احد سے وھم فاسقون تک، عمرؓ نے بیان کیا کہ اس دن جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بات کی اس پر مجھے تعجب ہوا اور اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔

٨١٨ بَاب ثَنَآءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ.

باب ۸۶۸۔ میت پر لوگوں کی تعریف کرنے کا بیان۔

١٢٧٦ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرٰى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ

۱۲۷۶۔ آدم' شعبہ' عبد العزیز بن صہیب' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں ان کو کہتے ہوئے سنا کہ لوگ ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو اس کا ذکر خیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی پھر ایک دوسرے جنازے کے پاس سے گزرے تو اس کا برے طور پر ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی، عمر بن خطاب نے

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ عَلَى الْاَرْضِ.

عرض کیا کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا جس شخص کی تم لوگوں نے تعریف کی اس کیلئے جنت واجب ہو گئی اور جس کا برے طور پر نام لیا اس کے لئے جہنم واجب ہو گئی تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

۱۲۷۷ ـ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ ابْنُ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ فَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَ ثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَ اثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدَةِ.

۱۲۷۷۔ عفان بن مسلم، داوٗد بن ابی الفرات، عبداللہ بن بریدہ، ابو الاسود سے روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور وہاں ایک بیماری پیدا ہو گئی تھی۔ میں عمر بن خطاب کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ تو اس جنازے والے کی تعریف بیان کی گئی۔ عمرؓ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی، پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا تو اس کی بھی تعریف کی گئی، عمرؓ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی، پھر ایک تیسرا جنازہ گزرا تو اس کی برائی بیان کی گئی۔ عمرؓ نے فرمایا واجب ہو گئی۔ ابو الاسود نے کہا میں نے پوچھا یا امیر المومنین کیا چیز واجب ہو گئی؟ کہا، میں نے وہی کہا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے لئے چار (مسلمان) اچھی شہادت دیں۔ اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا ہم نے کہا اور تین۔ تو آپؐ نے فرمایا تین بھی ہم نے کہا اور دو۔ تو آپؐ نے فرمایا دو بھی پھر ہم نے ایک کے متعلق نہ پوچھا۔

۸٦٩ بَاب مَا جَآءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ. هُوَ الْهَوَانُ، وَ الْهَوْنُ الرِّفْقُ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ' وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ' اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَّ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

باب ۸٦۹۔ عذاب قبر کے متعلق جو حدیثیں منقول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ اپنی جانوں کو نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ ہون ھوان کے معنی میں ہے۔ اور ھون رفق کے معنی میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم انہیں دوبارہ عذاب دیں گے پھر برے عذاب کی طرف پھیر دیں گے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ آل فرعون پر سخت مار پڑے گی۔ صبح و شام آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہو گی کہا

اُدۡخِلُوا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ.

جائے گا کہ آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

۱۲۷۸ـ حَدَّثَنَا حَفۡصُ بۡنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ عَلۡقَمَةَ بۡنِ مَرۡثَدٍ عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ عُبَادَةَ عَنِ الۡبَرَآءِ بۡنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقۡعِدَ الۡمُؤۡمِنُ فِيۡ قَبۡرِهٖ اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوۡلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ.

۱۲۷۸ـ حفص بن عمرو' شعبہ' علقمہ بن مرثد' سعد بن عبادہ' براء بن عازب' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب مومن اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے پھر وہ گواہی دیتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس یہی ہے اللہ تعالیٰ کا کہنا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت۔

۱۲۷۹ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنۡدَرٌ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ بِهٰذَا وَ زَادَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا نُزِلَتۡ فِيۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ.

۱۲۷۹ـ محمد بن بشار' غندر' شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس زیادتی کے ساتھ کہ یثبت اللہ الذین امنوا عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۱۲۸۰ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعۡقُوۡبُ بۡنُ اِبۡرَاهِيۡمَ حَدَّثَنِيۡ اَبِيۡ عَنۡ صَالِحٍ حَدَّثَنِيۡ نَافِعٌ اَنَّ ابۡنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا اَخۡبَرَهٗ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهۡلِ الۡقَلِيۡبِ فَقَالَ وَجَدۡتُّمۡ مَا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا فَقِيۡلَ لَهٗ تَدۡعُوۡا اَمۡوَاتًا فَقَالَ مَا اَنۡتُمۡ بِاَسۡمَعَ مِنۡهُمۡ وَلٰكِنۡ لَا يُجِيۡبُوۡنَ.

۱۲۸۰ـ علی بن عبداللہ' یعقوب بن ابراہیم' ابراہیم' صالح' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں میں جھانکا (جہاں بدر کے مقتول مشرکین) پڑے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے ٹھیک ٹھیک اس چیز کو پالیا جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟ آپؐ سے کہا گیا کیا آپؐ مردوں کو پکارتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن وہ جواب نہیں دیتے ہیں۔

۱۲۸۱ـ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ عَنۡ هِشَامِ بۡنِ عُرۡوَةَ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهَا قَالَتۡ اِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمۡ لَيَعۡلَمُوۡنَ الۡاٰنَ اَنَّ مَا كُنۡتُ اَقُوۡلُ حَقٌّ وَقَدۡ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى.

۱۲۸۱ـ عبداللہ بن محمد' سفیان' ہشام بن عمرو' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اب جان لیں گے (۱) کہ جو میں کہتا تھا وہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے۔

۱۲۸۲ـ حَدَّثَنَا عَبۡدَانُ اَخۡبَرَنِيۡ اَبِيۡ عَنۡ شُعۡبَةَ

۱۲۸۲ـ عبدان' ابو عبدان' شعبہ' اشعث' اپنے والد سے وہ مسروق

(۱) اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابن عمرؓ کی بات کی تردید فرما رہی ہیں۔ علمائے امت کی بڑی تعداد نے حضرت ابن عمرؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے اور حضرت ابن عمرؓ کی روایت کی تائید دوسری روایات سے بھی ہوتی ہے۔ جمہور علمائے امت کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو قبر میں جب چاہیں سنا سکتے ہیں۔ اور آیت قرآنیہ اور اس روایت میں کوئی تعارض نہیں ہے اس لئے کہ آیت کی رو سے مردے نہیں سن سکتے لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں کچھ سنوانا چاہیں تو سنوا بھی سکتے ہیں، سننے میں ان کا اپنا اختیار نہیں ہے۔

سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَآئِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ زَادَ غُنْدُرٌ عَذَابَ الْقَبْرِ.

سے 'اور مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور عذاب قبر کا تذکرہ کیا اور ان سے کہا کہ اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے۔ تو حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے قبر کے عذاب کے متعلق پوچھا، آپؐ نے فرمایا ہاں، قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا، کہ اس کے بعد ہم نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ اس میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ غندر نے عذاب قبر کی زیادتی کے الفاظ بیان کئے۔

١٢٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً.

۱۲۸۳۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو عذاب قبر کا ذکر کیا جس میں آدمی کو مرنے کے بعد مبتلا کیا جاتا ہے۔ تو جب آپؐ نے اس کا ذکر کیا مسلمان چیخنے لگے۔

١٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ وَ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَدَمَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ لَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرٰهُمَا جَمِيْعًا. قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُفْسَحُ فِيْ قَبْرِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَنَسٍ قَالَ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَ الْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ

۱۲۸۴۔ عیاش بن ولید' عبد الاعلیٰ' سعید' قتادہ' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے رخصت ہوتے ہیں اور وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ اسے بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو اس شخص (رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے متعلق کیا کہتا تھا؟ مومن تو یہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اسے کہا جاتا ہے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم کی طرف دیکھو۔ اللہ نے اس کے بدلے تمہیں جنت عطا کی۔ وہ شخص یہ دونوں چیزیں دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا اور ہم نے ذکر کیا کہ اس کی قبر میں کشادگی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر انسؓ کی حدیث کی طرف رجوع کیا اور منافق یا کافر سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ تو اس سے کہا جاتا ہے تو نے نہ تو عقل سے سمجھا اور نہ عقل سے سمجھنے کی کوشش کی اور

فَيُقَالُ لَادَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهَا مَنْ تَلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ.

لوہے کے ہتھوڑوں سے اسے مارا جاتا ہے پس وہ اس طرح چلاتا ہے کہ سوائے انس و جن کے تمام چیزیں جو اس کے قریب ہوتی ہیں سنتی ہیں۔

٨٧٠ بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

باب ۸۷۰۔ عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا بیان۔

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَوْنُ بْنُ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدٌ تُعَذَّبُ فِىْ قُبُوْرِهَا. وَقَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ اَبِىْ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۸۵۔ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ' شعبہ' عون بن ابی جحیفہ' ابو جحیفہ' براء بن عازب' ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اس حال میں کہ آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ آپؐ نے ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہود اپنی قبروں میں عذاب دیئے جا رہے ہیں۔ اور نضر نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون سے روایت کیا۔ عون نے اپنے والد سے، انہوں نے براء سے اور براءؓ نے ابو ایوبؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١٢٨٦ - حَدَّثَنَا مُعَلّٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ ابْنَةُ خَالِدِبْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۲۸۶۔ معلیٰ' وہیب' موسیٰ بن عقبہ' بنت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں بنت خالد نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

١٢٨٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْىٰ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

۱۲۸۷۔ مسلم بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ' ابو سلمہ' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر' آگ کے عذاب زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

٨٧١ بَاب عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيْبَةِ وَ الْبَوْلِ.

باب ۸۷۱۔ غیبت اور پیشاب سے قبر کے عذاب ہونے کا بیان۔

١٢٨٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ

۱۲۸۸۔ قتیبہ' جریر' اعمش' مجاہد' طاؤس' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی بڑے کام کی وجہ سے ان پر عذاب نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا

وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهٗ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

کہ ان میں سے ایک تو چغلی کھاتا پھرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپؐ نے تر لکڑی لی۔ اس کے دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا ہر ایک قبر پر گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ شاید ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ دونوں لکڑیاں خشک نہ ہو جائیں۔

٨٧٢ بَاب الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَ الْعَشِيِّ.

باب ۸۷۲۔ میت پر صبح و شام کے وقت پیش کئے جانے کا بیان۔

١٢٨٩۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَ الْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۲۸۹۔ اسمٰعیل، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے، اگر وہ اہل دوزخ میں سے ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ تمہیں قیامت کے دن اٹھائے گا۔

٨٧٣ بَاب كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

باب ۸۷۳۔ جنازہ پر میت کے کلام کرنے کا بیان۔

١٢٩٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ، قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ.

۱۲۹۰۔ قتیبہ، لیث، سعید بن ابی سعید، ابو سعید، ابو سعید الخدریؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور لوگ اس کو اپنے کاندھوں پر اٹھا لیتے ہیں۔ اگر وہ نیک کار ہوتا ہے تو کہتا ہے۔ مجھے جلد لے چلو، مجھے جلد لے چلو۔ اور اگر نیک کار نہیں ہوتا تو کہتا ہے افسوس تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو انسان کے سوا تمام چیزیں اس کی آواز کو سنتی ہیں۔ اگر اس کو آدمی سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

٨٧٤ بَاب مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهٗ

باب ۸۷۴۔ مسلمانوں کی اولاد کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس کے تین نابالغ بچے مر جائیں تو اس کے لئے دوزخ کی آگ سے حجاب ہو جاتے ہیں یا یہ فرمایا کہ وہ جنت میں داخل

حِجَابًا مِّنَ النَّارِ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَّمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ.

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

پانچواں پارہ ختم ہوا

ہو جاتا ہے۔

۱۲۹۱۔ یعقوب بن ابراہیم' ابن علیہ' عبدالعزیز بن صہیب' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین نابالغ بچے مر جائیں گے، تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے بچوں پر بہت زیادہ مہربانی کے سبب سے اور اپنی رحمت کے باعث جنت میں داخل کرے گا۔

۱۲۹۲۔ ابوالولید' شعبہ' عدی بن ثابت' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام وفات پا گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ان کے لئے ایک دودھ پلانے والی ہے۔

پانچواں پارہ ختم ہوا

چھٹا پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٨٧٥ بَاب مَاقِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

١٢٩٣ ۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اِذْ خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ.

١٢٩٤ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ.

١٢٩٥ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَثَلِ الْبَهِيْمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ هَلْ تَرٰى فِيْهَا جَدْعَاءَ.

٨٧٦ بَاب۔

١٢٩٦ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

چھٹا پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۷۵۔ مشرکین کی نابالغ اولاد کا بیان۔(۱)

۱۲۹۳۔ حبان بن موسیٰ' عبداللہ' شعبہ' ابوبشر' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا تو وہ زیادہ جانتا ہے اس بات کو جو وہ کرنے والے ہوں گے۔

۱۲۹۴۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عطاء بن یزید لیثی' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے ان چیزوں کو جو وہ کرنے والے تھے۔

۱۲۹۵۔ آدم' ابن ابی ذئب' زہری' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ (فطرت) دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی' نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جانور کی طرح (جو سالم پیدا ہوتا ہے) کیا تم دیکھتے ہو کہ اس میں کوئی ایسا بھی پیدا ہوتا ہے جس کے اعضاء تمام نہ ہوں۔

باب ۸۷۶۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۲۹۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' جریر بن حازم' ابورجاء' سمرہ بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے کہ تم میں سے کسی نے رات کو

(۱) نابالغ بچے شریعت کی نظر میں معصوم اور غیر مکلف ہیں اس لئے اس بات پر اجماع ہے کہ مسلمانوں کی نابالغ اولاد نجات پائے گی۔ لیکن کافروں کی نابالغ اولاد کے ساتھ کیا معاملہ ہو گا اس بارے میں علماء کرام کے متعدد اقوال ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے، اللہ تعالیٰ جیسے چاہیں گے ان کے ساتھ معاملہ فرمائیں گے (۲) برزخ یعنی اعراف میں ہوں گے (۳) جنت والوں کے خادم ہوں گے (۴) ان کے بارے میں توقف کیا جائے گا یعنی اس بارے میں کوئی بھی رائے قائم نہ کی جائے۔

وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمُ اللَّیْلَۃَ رُؤْیَا قَالَ فَاِنْ رَّاٰی اَحَدٌ قَصَّھَا فَیَقُوْلُ مَا شَآءَ اللّٰہُ فَسَاَلَنَا یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ رَاٰی مِنْکُمْ اَحَدٌ رُؤْیَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰکِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَۃَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُّقَدَّسَۃٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَّ رَجُلٌ قَائِمٌ بِیَدِہٖ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ مُّوْسٰی کَلُوْبٌ مِّنْ حَدِیْدٍ یُّدْخِلُہٗ فِیْ شِدْقِہٖ حَتّٰی یَبْلُغَ قَفَاہُ ثُمَّ یَفْعَلُ بِشِدْقِہِ الْاٰخِرِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَیَلْتَئِمُ شِدْقُہٗ ھٰذَا فَیَعُوْدُ فَیَصْنَعُ مِثْلَہٗ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰی قَفَاہُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِہٖ بِفِھْرٍ اَوْ صَخْرَۃٍ فَیَشْدَخُ بِھَا رَاْسَہٗ فَاِذَا ضَرَبَہٗ تَدَھْدَہَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَیْہِ لِیَاْخُذَہٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلٰی ھٰذَا حَتّٰی یَلْتَئِمَ رَاْسُہٗ وَ عَادَ رَاْسُہٗ کَمَا ھُوَ فَعَادَ اِلَیْہِ فَضَرَبَہٗ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰی نَقْبٍ مِّثْلَ التَّنُّوْرِ اَعْلَاہُ ضَیِّقٌ وَّ اَسْفَلُہٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَہٗ نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰی کَادُوْا یَخْرُجُوْنَ فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِیْھَا وَفِیْھَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاۃٌ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا قَالَا اَنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَھْرٍ مِّنْ دَمٍ فِیْہِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَّعَلٰی وَسْطِ النَّھْرِ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ وَ وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ حَازِمٍ وَّعَلٰی شَطِّ النَّھْرِ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْہِ حِجَارَۃٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّھْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ رَمَاہُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْہِ فَرَدَّہٗ حَیْثُ کَانَ فَجَعَلَ کُلَّمَا جَآءَ لِیَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِیْہِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ کَمَا کَانَ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلٰی رَوْضَۃٍ خَضْرَآءَ فِیْھَا شَجَرَۃٌ عَظِیْمَۃٌ وَّفِیْ اَصْلِھَا شَیْخٌ وَّصِبْیَانٌ

خواب دیکھا ہے اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو اسے بیان کرتا آپؐ اس کی تعبیر فرماتے جو اللہ کو منظور ہوتا، چنانچہ آپؐ نے ایک دن ہم سے سوال کیا کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے جواب دیا نہیں، آپؐ نے فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ارض مقدسہ کی طرف لے گئے وہاں دیکھا کہ ایک شخص تو بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا شخص کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں (ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا کہ) لوہے کا ٹکڑا ہے جسے اس (بیٹھے ہوئے آدمی) کے ایک کلپھڑے میں ڈالتا ہے، یہاں تک کہ وہ گدی تک پہنچ جاتا ہے پھر اسی طرح دوسرے کلپھڑے میں داخل کرتا ہے اور پہلا کلپھڑا اجڑ جاتا ہے، تو اس کی طرف پھر آتا ہے اور اسی طرح کرتا ہے، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے بڑھو۔ ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے سر پر فہر یا صخرہ (ایک بڑا پتھر) لئے کھڑا تھا۔ جس سے اس کے سر کو کوٹتا تھا جب اسے مارتا تھا تو پتھر لڑک جاتا تھا۔ اس پتھر کو لینے کے لئے جب وہ آدمی جاتا تو واپس ہونے تک اس کا سر جڑ جاتا اور ویسا ہی ہو جاتا جیسا تھا وہ پھر لوٹ کر اس کو مارتا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ان دونوں نے کہا آگے بڑھو۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے تو تنور کی طرح ایک گڑھے پر پہنچے کہ اس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نچلا چوڑا تھا اس کے نیچے آگ روشن تھی جب آگ کی لپٹ اوپر آتی تو وہ لوگ (جو اس کے اندر تھے) اوپر آنے کے قریب ہو جاتے اور جب آگ بجھ جاتی تو دوبارہ پھر اس میں لوٹ جاتے اور اس میں مرد اور ننگی عورتیں تھیں۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے یہاں کہ ہم ایک خون کی نہر کے پاس پہنچے اس میں ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے بیچ میں یا جیسا کہ یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے جریر بن حازم سے روایت کیا۔ نہر کے کنارے ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے جب وہ آدمی جو نہر میں تھا سامنے آتا اور باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تو (کنارے والا) آدمی اس کے منہ پر پتھر مارتا اور وہ وہیں لوٹ جاتا جہاں ہوتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ہم ایک سرسبز و شاداب باغیچے کے قریب

وَّ اِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُّوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِىْ فِى الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِىْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ وَّشُيُوْخٌ وَّ شَابٌّ وَّ نِسَآءٌ وَّ صِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِىْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِىْ اِلَى الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِىْ دَارًا هِىَ اَحْسَنُ وَ اَفْضَلُ فِيْهَا شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِى اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِىْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الَّذِىْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُّحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ الَّذِىْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِىْ رَاَيْتَهٗ فِى النَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِىْ رَاَيْتَهٗ فِى النَّهْرِ اٰكِلُوا الرِّبٰوا وَ الشَّيْخُ الَّذِىْ فِىْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَ الصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَ الَّذِىْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَ الدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِىْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَ اَنَا جِبْرِيْلُ وَ هٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِىْ فَاِذَا نَرٰى مِثْلَ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِىْ اَدْخُلْ مَنْزِلِىْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِىَ لَكَ عُمُرٌ لَّمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ.

پہنچے جس میں بڑے بڑے درخت تھے اور اس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور چند بچے تھے اور ایک شخص اس درخت کے قریب اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا۔ ان دونوں نے مجھے درخت پر چڑھایا اور ہمیں ایسے گھر میں داخل کیا جس سے بہتر اور عمدہ گھر نہیں دیکھا اور اس میں بوڑھے اور جوان آدمی اور عورتیں اور بچے ہیں، پھر مجھے اس سے نکال کر لے گئے اور ایک درخت پر چڑھایا اور مجھے ایک گھر میں داخل کیا جو بہتر اور عمدہ تھا۔ وہاں بوڑھوں اور جوانوں کو دیکھا میں نے پوچھا تم دونوں نے مجھے رات بھر گھمایا تو اس کے متعلق بتاؤ جو میں نے دیکھا، ان دونوں نے کہا بہتر! وہ آدمی جسے تم نے دیکھا کہ اس کا کلھڑا چیرا جا رہا ہے وہ شخص جھوٹا ہے جو جھوٹی باتیں بیان کرتا تھا اور اس سے سن کر لوگ دوسروں سے بیان کرتے تھے یہاں تک کہ وہ جھوٹی بات ساری دنیا میں پھیل جاتی ہے۔ اس کے ساتھ قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ اور جس کا سر پھوڑتے ہوئے تم نے دیکھا وہ شخص تھا جسے اللہ نے قرآن کا علم عطا کیا۔ لیکن اس سے غافل ہو کر رات کو سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا، قیامت تک اس کے ساتھ یہی ہوتا رہے گا۔ تنور میں جن لوگوں کو تم نے دیکھا وہ زانی تھے اور جنہیں تم نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا اور وہ ضعیف جنہیں تم نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔ اور بچے ان کے ارد گرد لوگوں کے ہیں اور وہ شخص جو آگ سلگا رہا تھا مالک داروغہ دوزخ تھا اور وہ گھر جس میں تم داخل ہوئے عام مومنین کا گھر تھا اور یہ گھر شہداء کا ہے اور میں جبرئیل اور یہ میکائیل ہیں، اپنا سر اٹھاؤ میں نے اپنا سر اٹھایا تو اپنے اوپر بادل کی طرح ایک چیز دیکھی ان دونوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے میں نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنی جگہ میں داخل ہو جاؤں ان دونوں نے کہا تمہاری عمر باقی ہے جو پوری نہیں ہوئی جب تم اس عمر کو پورا کر لو گے تو اپنی منزل میں آجاؤ گے۔

۸۷۷ بَاب مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ.

باب ۸۷۷۔ دوشنبہ کے دن مرنے کا بیان۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ فِىْ كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِىْ ثَلٰثَةِ

۱۲۹۷۔ وہیب، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابوبکر کے پاس پہنچی، تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ جواب دیا کہ تین سفید سحولی کپڑوں میں اس میں نہ تو قمیص تھا اور نہ عمامہ تھا اور ان سے (عائشہؓ)

اَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّ لَا عِمَامَةٌ وَّقَالَ لَهَا فِي اَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ قَالَ اَرْجُوْا فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ بِهٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانَ فَقَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبِي هٰذَا وَ زِيدُوْا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُوْنِي فِيهِمَا قُلْتُ اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ اِنَّ الْحَيَّ اَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ اِنَّمَا هُوَ الْمُهْلَةُ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰى اَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلٰثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ.

پوچھا کہ کس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تھی؟ میں نے کہا دوشنبہ کا دن۔ ابو بکرؓ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اس وقت سے لے کر رات کے وقت تک (گزر جاؤں گا) پھر اس کپڑے پر نگاہ کی جو مرض کی حالت میں پہنے ہوئے تھے اس میں زعفران کا ایک اثر تھا۔ فرمایا میرے اس کپڑے کو دھو دو اور اسی کپڑے کو اور زیادہ کر کے میرا کفن بناؤ میں نے کہا یہ تو پرانا ہے فرمایا کہ زندہ نئے کپڑوں کا مردے سے زیادہ مستحق ہے اس لئے کفن تو میت کے لئے ہے پھر اس دن وفات پائی یہاں تک کہ منگل کی رات آگئی اور صبح ہونے سے پہلے دفن کئے گئے۔

۸۷۸ بَابُ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ بَغْتَةً.

باب ۸۷۸۔ اچانک موت کا بیان۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

۱۲۹۸۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں اچانک مر گئی۔ اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ گفتگو کرتی تو خیرات کرتی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو اجر ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں!

۸۷۹ بَابُ مَاجَآءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَاَقْبَرَهُ اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ اُقْبِرُهُ اِذَا جَعَلْتُ لَهُ قَبْرًا وَّقَبَرْتُهُ دَفَنْتُهُ كِفَاتًا يَّكُوْنُوْنَ فِيهَا اَحْيَآءً وَّيُدْفَنُوْنَ فِيهَا اَمْوَاتًا.

باب ۸۷۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ و عمرؓ کی قبروں کا بیان' اقبرته' قبرت الرجل اقبر کے معنی ہیں میں نے اس کے لئے قبر بنائی قبرته کے معنی ہیں میں نے اس کو قبر میں دفن کیا کفاتا کے معنی ہیں کہ اسی پر زندگی بسر کریں گے اور مرنے کے بعد اسی میں دفن کئے جائیں گے۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ يَحْيٰى بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهٖ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اِسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي

۱۲۹۹۔ اسمٰعیل، سلیمان، ہشام، ح، محمد بن حرب، ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا و ہشام، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض وفات میں معذرت کے طور پر فرماتے ہیں کہ آج میں کہاں ہوں، کل کہاں ہوں گا۔ حضرت عائشہؓ کے باری کے دن کو بہت دور سمجھتے تھے جب میری باری کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھا لیا اس حال میں کہ آپؐ میرے پہلو اور سینے کے بیچ میں تھے اور میرے گھر میں دفن ہوئے۔

وَ نَحْرِىْ وَدُفِنَ فِىْ بَيْتِىْ.

۱۳۰۰ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاۤءِ هِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ اُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ خَشِىَ اَوْ خُشِىَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا وَّ عَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَانِىْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُوْلَدْ بِىْ.

۱۳۰۰۔ موسیٰ بن اسماعیل' ابو عوانہ' ہلال' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے اس مرض میں جس سے آپؐ نہیں اٹھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنالیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپؐ کی قبر ظاہر کر دی جاتی مگر یہ کہ آپؐ کو ڈر ہوا یا لوگ ڈرے کہ کہیں مسجد نہ بنائی جائے اور ہلالؒ نے بیان کیا کہ عروہ نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری کوئی اولاد نہ تھی۔

۱۳۰۱ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا.

۱۳۰۱۔ محمد، عبداللہ' ابو بکر بن عیاش' سفیان تمار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر کو دیکھا ہے جو کوہان کی طرح ہے۔

۱۳۰۲ـ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِىْ زَمَانِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَخَذُوْا فِىْ بِنَائِهٖ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا وَ ظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدَمُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوْا اَحَدٌ يَّعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَ اللّٰهِ مَا هِىَ قَدَمُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِىَ اِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَوْصَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِنِّىْ مَعَهُمْ وَ ادْفِنِّىْ مَعَ صَوَاحِبِىْ بِالْبَقِيْعِ لَا اُزَكّٰى بِهٖ اَبَدًا.

۱۳۰۲۔ فروہ' علی بن مسہر' ہشام بن عروہ' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں دیوار گر گئی تو لوگ اس کے بنانے میں مشغول ہو گئے تو ایک پاؤں دکھائی دیا تو لوگ ڈرے اور سمجھے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا قدم مبارک ہے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اس کو جانتا ہو، یہاں تک کہ ان لوگوں سے عروہ نے کہا کہ [illegible] نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا قدم مبارک نہیں ہے بلکہ یہ عمرؓ کا پاؤں ہے [illegible] اپنے والد' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان لوگوں کے ساتھ دفن نہ کرو بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا میں آپؐ کے ساتھ دفن کئے جانے کے سبب سے پاک نہیں ہو جاؤں گی(۱)۔

۱۳۰۳ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِىِّ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اذْهَبْ

۱۳۰۳۔ قتیبہ' جریر بن عبدالحمید' حصین بن عبدالرحمٰن، عمرو بن میمون اودی روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا، کہتے تھے کہ اے عبداللہ تو ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس جا اور کہہ کہ عمر بن خطابؓ آپ کو سلام کہتے ہیں پھر ان سے اجازت مانگ

(۱) حضرت عائشہؓ نے یہ بات تواضع اور کسر نفسی کے طور پر بیان فرمائی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے مقابلے میں مسلمانوں کے ایک فریق کی قیادت فرمائی تھی، بعد میں آپ اس واقعہ پر افسوس کیا کرتی تھیں۔ اسی وجہ سے آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی اور تواضعاً اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھا کہ ان بزرگوں کے قریب دفن ہوں۔

اِلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَآئِشَةَ فَقُلْ یَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَیْكِ السَّلَامُ ثُمَّ سَلْهَا اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَیَّ قَالَتْ كُنْتُ اُرِیْدُهٗ لِنَفْسِیْ فَلَاُوْثِرَنَّ بِهِ الْیَوْمَ عَلٰی نَفْسِیْ فَلَمَّا اَقْبَلَ قَالَ لَهٗ مَا لَدَیْكَ قَالَ اَذِنَتْ لَكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ مَا كَانَ شَیْءٌ اَهَمَّ اِلَیَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ فَاِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِیْ ثُمَّ سَلِّمُوْا ثُمَّ قُلْ یَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاِنْ اَذِنَتْ لِیْ فَادْفِنُوْنِیْ وَاِلَّا فَرُدُّوْنِیْ اِلٰی مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰٓؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوْا بَعْدِیْ فَهُوَ الْخَلِیْفَةُ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَ اَطِیْعُوْا فَسَمّٰی عُثْمَانَ وَ عَلِیًّا وَّ طَلْحَةَ وَ الزُّبَیْرَ وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّ لَجَ عَلَیْهِ شَابٌّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبْشِرْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِبُشْرَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِی الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهٖ فَقَالَ لَیْتَنِیْ یَابْنَ اَخِیْ وَ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَیَّ وَ لَا لِیْ اُوْصِی الْخَلِیْفَةَ مِنْ بَعْدِیْ بِالْمُهَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ خَیْرًا اَنْ یَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَ اَنْ یَّحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَاُوْصِیْهِ بِالْاَنْصَارِ خَیْرًا الَّذِیْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ اَنْ یُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَیُعْفٰی عَنْ مُّسِیْئِهِمْ وَاُوْصِیْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ اَنْ یُّوْفٰی لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَ اَنْ یُّقَاتِلَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَ اَنْ لَّا یُكَلَّفُوْا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ.

کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جاؤں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس جگہ کو میں اپنے ۔لئے پسند کرتی تھی لیکن آج میں عمرؓ کو اپنے اوپر ترجیح دوں گی، جب عبداللہ بن عمرؓ واپس ہوئے تو عمرؓ نے فرمایا کیا خبر لے کر آئے ؟انہوں نے کہا کہ اے امیر ام المومنین عائشہؓ نے آپکو اجازت دے دی، فرمایا آج میرے نزدیک اس خواب گاہ میں (دفن ہونے کی جگہ) سے زیادہ کوئی چیز اہم نہ تھی جب میں مر جاؤں تو مجھے اٹھا کر لے جاؤ، پھر سلام کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطابؓ اجازت چاہتے ہیں اگر وہ اجازت دیں تو دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیں۔ میں اس امر خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس حال میں کہ آپؐ ان لوگوں سے راضی تھے میرے بعد یہ جس کو بھی خلیفہ بنالیں تو وہ خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور عثمانؓ، علیؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا نام لیا۔ اور ایک انصاری نوجوان آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین آپ اللہ بزرگ و برتر کی رحمت سے خوش ہوں آپ کا اسلام میں جو مرتبہ تھا وہ آپ جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے گئے اور آپ نے عدل سے کام لیا، پھر ان سب کے بعد آپ نے شہادت پائی۔ عمرؓ نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے کاش میرے ساتھ معاملہ مساوی ہوتا کہ اس کے سبب سے نہ مجھ پر عذاب ہوتا اور نہ ثواب ہوتا، میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کا حق پہنچائیں اور ان کی عزت کی حفاظت کرنا اور میں انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے دار الہجرت اور ایمان میں ٹھکانہ پکڑا ان کے احسان کرنے والوں کے احسان کو قبول کریں اور ان کے بروں کی برائی سے درگزر کریں اور میں اسے وصیت کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کا کہ ان کے (ذمیوں) عہد کو پورا کریں اور ان کے دشمنوں سے لڑے اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ لادے۔

۸۸۰ بَاب مَا یُنْهٰی مِنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ ۔

باب ۸۸۰۔ مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان۔

۱۳۰۴ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ

۱۳۰۴۔ آدم، اعمش، مجاہد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں

مُّجَاهِدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تَسُبُّوا الاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا تَابَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَ ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ عَنِ الاَعْمَشِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الاَعْمَشِ.

انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ وہ لوگ اس سے مل چکے ہیں جو انہوں نے پہلے بھیجا ہے۔ علی بن جعد، محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور اس کی عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش اور محمد بن انس نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۸۸۱ باب ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتٰى ـ

باب ۸۸۱۔ مردوں کی برائی کا بیان۔

۱۳۰۵ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّالَّكَ سَآئِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ.

۱۳۰۵۔ عمرو بن حفص، حفص، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابولہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابولہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا سارے دن تیرے لئے ہلاکت ہو تو اسی وقت تبت یدا ابی لهب کی آیت (آخر سورت تک) اتری۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

۸۸۲ بَاب وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ و الصِّلَةِ وَ الْعَفَافِ.

باب ۸۸۲۔ زکوٰۃ کے واجب ہونے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ بیان کیا تو کہا کہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحم اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

۱۳۰۶ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ وَ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِىْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ وَ تُرَدُّ فِىْ

۱۳۰۶۔ ابوعاصم، ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحٰق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابوسعید، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن بھیجا۔ اور فرمایا کہ تم انہیں یہ شہادت دینے کی دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اس کو مان لیں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اطاعت کریں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی

فُقَرَآئِهِمْ.

اور ان کے محتاجوں کو دی جائے گی۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهٗ مَا لَهٗ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَّم اَرَبٌ مَالَهٗ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَ لا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَ تَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَ اَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَ مُوْسٰى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوْظٍ اِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو.

۱۳۰۷۔ حفص بن عمرو' شعبہ' محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب' موسیٰ بن طلحہ' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے؟ آپؐ نے فرمایا اس کو کیا ہو گیا، اس کو کیا ہو گیا ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کا کسی کو شریک نہ بنا، نماز قائم کر اور زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر، اور بہز کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے محمد بن عثمان اور ان کے والد عثمان بن عبداللہ نے بیان کیا کہ موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابوایوب سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ابو عبداللہ نے کہا کہ مجھے خوف ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو بلکہ وہ عمرو ہو۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَ لا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَ تُؤَدِّی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا.

۱۳۰۸۔ محمد بن عبدالرحیم' عفان بن مسلم' وہیب' یحییٰ بن سعید بن حیان، ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جب میں اس کو کروں تو جنت میں داخل ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت کر اور کسی کو اس کا شریک نہ بنا اور فرض نماز قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ تو اس اعرابی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس پر زیادتی نہ کروں گا جب وہ چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی جنتی دیکھنا اچھا معلوم ہو تو وہ اس شخص کی طرف دیکھے۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ زُرْعَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

۱۳۰۹۔ مسدد' یحییٰ، ابی حیان، ابوزرعہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ

۱۳۱۰۔ حجاج بن منہال' حماد بن زید' ابوجمرہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عباسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ لَسْنَا نَخْلَصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَّأْخُذُهُ عَنْكَ وَ نَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَآءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَ اَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ. الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ اَنْ تُؤَدُّوْ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَ الْحَنْتَمِ وَ النَّقِيْرِ وَ الْمُزَفَّتِ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ وَ اَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

وسلم کے پاس گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور ہمارے اور آپؐ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں اور ہم آپؐ کی طرف صرف حرام کے مہینوں میں آنے کا موقعہ پاتے ہیں اس لئے آپؐ ہمیں ایسی بات کا حکم دیجئے کہ ہم اس پر عمل کریں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو اس کی طرف دعوت دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لانا اور گواہی دینا کہ معبود سوا خدا کے نہیں، اور اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکوٰۃ دینا ۴۔ اور یہ کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو اور میں تمہیں دباء، حنتم، نقیر اور مزفت کے استعمال سے روکتا ہوں اور سلیمان اور ابوالنعمان نے حماد سے روایت کیا کہ اللہ پر ایمان لانا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَ اللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَ اللّٰهِ مَا

۱۳۱۱۔ ابوالیمان حکم بن نافع، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابوبکر خلیفہ ہوئے اور عرب کے بعض قبیلے کافر ہوگئے، تو عمرؓ نے کہا کہ آپ لوگوں سے کس طرح جنگ کریں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو بچالیا مگر کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے، ابوبکرؓ نے فرمایا واللہ میں اس شخص سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کی زکوٰۃ تو مال کا حق ہے (۱) بخدا اگر انہوں نے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیتے تھے تو اس کے نہ دینے سے میں ان سے جنگ کروں گا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ بخدا اللہ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا تھا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عرب کے کئی قبائل نے خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ بھیجنے سے بھی انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ زکوٰۃ کا حکم صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں تھا یا یہ کہ ہم مدینہ زکوٰۃ نہیں بھیجیں گے۔ اس موقعہ پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان مانعین زکوٰۃ سے جہاد کا ارادہ فرمالیا اور انہوں نے اس زکوٰۃ سے انکار کو خدا کے حکم اور حکومت سے بغاوت قرار دیا۔

هُوَ اِلا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

۸۸۳ بَاب الْبَیْعَةِ عَلٰی اِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوةَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ.

باب ۸۸۳۔ زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنیکا بیان (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ قَالَ، قَالَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدُ اللّٰهِ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَ النُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ.

۱۳۱۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر' عبداللہ بن نمیر' اسمٰعیل' قیس روایت کرتے ہیں کہ جریر بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے' زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

۸۸۴ بَاب اِثْمِ مَانِعِ الزَّکٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی:وَ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لا یُنْفِقُوْنَها فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلٰی قَوْلِه تَعَالٰی فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ.

باب ۸۸۴۔ زکوٰۃ نہ دینے والے کے گناہ کا بیان اور اللہ کا قول کہ جو لوگ سونا اور چاندی گاڑتے ہیں اور اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے 'ماکنتم تکنزون تک یعنی چکھو اس چیز کا مزہ جو خزانہ بنا کر رکھتے تھے۔

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْیَمَانِ الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزِ الاَعْرَجِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِیْ الاِبِلُ عَلٰی صَاحِبِهَا عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ اِذَا هُوَ لَمْ یُعْطِ فِیْهَا حَقَّهَا تَطَاُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَاْتِی الْغَنَمُ عَلٰی صَاحِبِهَا خَیْرَ مَا کَانَتْ اِذَا لَمْ یُعْطِ فِیْهَ حَقَّهَا تَطَاُهٗ بِاَظْلافِهَا وَ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَ مِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ عَلَی الْمَاءِ قَالَ وَ لا یَاْتِیْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِشَاةٍ یَّحْمِلُهَا عَلٰی رَقَبَتِهٖ لَهَا یُعَارٌ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَ لا یَاْتِیْ بِبَعِیْرٍ یَّحْمِلُهٗ عَلٰی رَقَبَةٍ لَهٗ رُغَاءٌ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ بَلَّغْتُ.

۱۳۱۳۔ ابوالیمان حکم بن نافع 'شعیب' ابوزناد، عبدالرحمان بن ہرمز اعراج' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ اپنے مالک کے پاس پہلے سے زیادہ موٹا تازہ ہو کر آئیں گے جب کہ اس میں اس کا حق نہ دیا ہو اور اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندیں گے اور بکریاں اپنے مالک کے پاس زیادہ موٹی ہو کر آئیں گی جب کہ ان بکریوں میں سے اس کا حق نہ ادا کیا ہو اور اس کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی اور فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے کہ پانی پر بھیج کر دودھ دوھا جائے اور نہ آئے تم میں کوئی شخص قیامت کے دن اس حال میں کہ بکری اس کی گردن پر ہو اور پھر پکارے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدد کیجئے اور میں کہوں کہ اب میرے اختیار میں کچھ نہیں۔ میں تو اللہ کا حکم تمہیں پہنچا چکا اور نہ آئے کوئی شخص اونٹ لے کر اس حال میں کہ وہ اونٹ اس کی گردن پر سوار ہو اور چلا رہا ہو پھر وہ پکارے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدد کیجئے اور میں کہوں میرے اختیار میں کچھ نہیں میں تو اللہ کا حکم پہنچا چکا۔

١٣١٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِىْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

۱۳۱۴۔ علی بن عبداللہ' ہاشم بن قاسم' عبدالرحمان بن عبداللہ بن دینار' عبداللہ بن دینار' ابو صالح سمان' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہ ادا کی تو اس کا مال پرانے سانپ کی شکل میں اس کے پاس لایا جائے گا جس کے سر کے پاس دو چتیاں ہوں گی قیامت کے دن اس کا طوق بنایا جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر قرآن کی آیت پڑھی اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال عطا کیا اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں وہ اسے اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ برا ہے اور قیامت کے دن یہی مال ان کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔

٨٨٥ بَاب مَا اُدِّيَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ.

باب ۸۸۵۔ جس مال کی زکوٰۃ دی جاتی ہے تو وہ کنز نہیں ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

١٣١٥ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِبْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ اَخْبِرْنِىْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا فَوَيْلٌ لَّهٗ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُنَزَّلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِّلْاَمْوَالِ.

۱۳۱۵۔ احمد بن شبیب بن سعید' یونس' شبیب بن سعید، ابن شہاب' خالد بن اسلم سے روایت ہے فرمایا کہ ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے قول والذین یکنزون الذہب والفضّۃ کی تفسیر بتایئے۔ ابن عمر نے فرمایا جس نے اسے جمع کیا اور زکوٰۃ نہ دی تو اس کے لئے خرابی ہے اور یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا حکم ہے تب زکوٰۃ کی آیت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو مالوں کی پاکی کا ذریعہ بنایا۔

١٣١٦ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ يَّقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّ لَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

۱۳۱۶۔ اسحاق بن یزید' شعیب بن اسحاق' اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ بن ابی الحسن ان سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق سے کم (غلہ یا کھجور) میں زکوٰۃ ہے۔

وَّ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَاِذَا اَنَا بِاَبِيْ ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهٗ مَا اَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ اَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لا يُنْفِقُوْنَها فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ فَنَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِيْنَا وَفِيْهِمْ فَكَانَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلٰى عُثْمَانَ يَشْكُوْنِيْ فَكَتَبَ اِلَيَّ عُثْمَانُ اَنْ اَقْدَمِ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتّٰى كَاَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِيْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِيْ اِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيْبًا فَذَاكَ الَّذِيْ اَنْزَلَنِيْ هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ اَمَّرُوْا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَ اَطَعْتُ.

۱۳۱۷۔ علی بن ابی ہاشم، ہشیم، حصین، زید بن وہب روایت کرتے ہیں کہ میں ربذہ سے گزرا، تو ابوذرؓ (۱) سے ملا اور ان سے پوچھا کہ آپ کو اس مقام میں کس چیز نے پہنچایا؟ انہوں نے بتایا میں شام میں تھا تو مجھ میں اور معاویہ میں آیت یکنزون الذھب و الفضۃ کی تفسیر میں اختلاف ہوا۔ معاویہ نے کہا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے، میں نے کہا ہمارے اور اہل کتاب دونوں کے لئے نازل ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں میری ان سے خوب بحث ہوئی انہوں نے عثمان کو میری شکایت کا خط لکھا، عثمان نے مجھے لکھا کہ مدینہ چلے آؤ۔ چنانچہ میں چلا آیا تو لوگوں کا میرے پاس اس طرح ہجوم ہونے لگا گویا اس سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہ تھا میں نے یہ عثمانؓ سے کہا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو ایسی جگہ گوشہ نشین ہو جاؤ جو مدینہ کے قریب ہو، یہی چیز تھی جس کے سبب سے میں اس جگہ میں مقیم ہوں اور اگر مجھ پر کسی حبشی کو امیر مقرر کر دیں تو میں سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَنَّ الْاَحْنَفَ ابْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَجَآءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَ الثِّيَابِ وَ الْهَيْئَةِ حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهٖ وَيُوْضَعُ عَلٰى

۱۳۱۸۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، جویری، ابو العلاء، احنف بن قیس، ح، اسحاق بن منصور، عبدالصمد، عبدالوارث، جویری، ابوالعلاء بن شخیر، احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا تو ایک شخص آیا جس کے بال اور کپڑے سخت تھے اور شکل سے پراگندی ظاہر ہوتی تھی یہاں تک کہ ان لوگوں کے پاس کھڑا ہو کر اس نے سلام کیا اور کہا کہ مال جمع کرنے والوں کو خوش خبری دے دو کہ ایک پتھر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر وہ ان کی چھاتی پر رکھا جائے گا جو ان کے مونڈے کی ہڈی کے پاس سے (آر پار ہو کر) نکل جائے گا، اور وہ پتھر ہلتا رہے گا پھر وہ مڑا اور ایک ستون کے پاس جا بیٹھا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا اور میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے، میں نے اس سے کہا کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات سے ناراض ہوئے جو تم نے کہی، اس نے کہا وہ کچھ بھی

(۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں فقر پسندی تھی اور وہ زندگی میں عیش وعشرت اور مال و دولت جمع کرنے کے رجحان کو پسند نہیں کرتے تھے۔ لوگوں کا مال و دولت جمع کرنا اور اونچی اونچی عمارتیں بنانا بالکل پسند نہ تھا اسی وجہ سے پہلے مدینہ سے شام چلے گئے پھر وہاں یہ حالات دیکھے تو واپس آگئے، بالآخر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے آپؓ مقام ربذہ چلے گئے اور وہیں پر آپ کا انتقال ہوا۔

نُغْضِ كَتِفِهٖ حَتّٰى يُخْرَجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهٖ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ وَ تَبِعْتُهٗ وَ جَلَسْتُ اِلَيْهِ وَ اَنَا لَا اَدْرِىْ مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهٗ لَا اَرَى الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَرِهُوْا الَّذِىْ قُلْتَ قَالَ اِنَّهُمْ لَايَعْقِلُوْنَ شَيْئًا قَالَ لِىْ خَلِيْلِىْ قَالَ قُلْتُ وَ مَنْ خَلِيْلُكَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ تُبْصِرُ اُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِىَ مِنَ النَّهَارِ وَ اَنَا اَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِىْ فِىْ حَاجَةٍ لَّهٗ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِىْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ كُلَّهٗ اِلا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ وَ اِنَّ هٰؤُلَآءِ لا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا اِنَّمَا يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا وَلَا وَاللّٰهِ لا اَسْاَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيْهِمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ.

نہیں سمجھتے، حالانکہ میرے خلیل (دوست) نے کہا ہے، میں نے پوچھا آپ کے خلیل کون ہیں؟ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ نے فرمایا اے ابوذر کیا تم احد پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ میں نے آفتاب کو دیکھا کہ دن کا کون سا حصہ باقی رہ گیا ہے اور میں گمان کرنے لگا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ضرورت کے لئے بھیجیں گے، میں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تین اشرفیوں کے سوا میں کل خرچ (خیرات) نہ کروں اور یہ لوگ کچھ بھی نہیں سمجھتے یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور میں ان سے دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور نہ دین کے متعلق کوئی بات ان سے پوچھوں گا یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں۔

٨٨٦ بَاب اِنْفَاقِ الْمَالِ فِىْ حَقِّهٖ.

١٣١٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِىْ قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لا حَسَدَ اِلَّا فِى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ فِىْ هَلَكَتِهٖ فِى الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

باب ۸۸۶۔ مال کا اس کے حق میں خرچ کرنے کا بیان۔

۱۳۱۹۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسد صرف دو چیزوں پر جائز ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس کو راہ حق پر خرچ کرنے کی قدرت دی اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (علم) دی اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

٨٨٧ بَاب الرِّيَآءِ فِى الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَا لَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الاٰخِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَّيْسَ عَلَيْهِ شَىْءٌ وَّ قَالَ عِكْرَمَةُ وَابِلٌ مَّطَرٌ شَدِيْدٌ وَّ الطَّلُّ النَّدٰى.

باب ۸۸۷۔ صدقہ میں ریا کرنے کا بیان اللہ کے اس ارشاد کی بناء پر کہ اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر باطل نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال دوسروں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتا۔ آخر آیت واللہ لایھدی القوم الکافرین اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا تک۔ ابن عباس نے کہا صلدا کے معنی ہیں ایسی چیز جس پر کوئی چیز نہ ہو اور عکرمہ نے بیان کیا کہ ابل سے مراد شدید بارش ہے اور طل سے مراد تری ہے۔

۸۸۸ بَاب لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ وَّ لا يَقْبَلُ اِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا اَذًى وَّ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ.

باب ۸۸۸۔ چوری کے مال سے صدقہ مقبول نہ ہو گا اور صرف پاک کمائی کی خیرات مقبول ہو گی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھی بات اور معاف کر دینا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا جائے اور اللہ تعالیٰ غنی اور بردبار ہے۔

۸۸۹ بَاب الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِّقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰى وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ وَ اللّٰهُ لا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ. اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُو الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُو الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

باب ۸۸۹۔ پاک کمائی سے خیرات کرنے کا بیان اس لئے کہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکر گزار گناہ گار کو پسند نہیں کرتا تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے نزدیک ہے ان پر نہ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّ لا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ وَّقَالَ وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ وَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ وَ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۲۰۔ عبداللہ بن منیر ' ابوالنضر ' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار ' عبداللہ بن دینار ' ابو صالح ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا تو اللہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اللہ صرف پاک کمائی کو قبول کرتا ہے، پھر اس کو خیرات کرنے والے کے لئے پالتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ خیرات پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے سلیمان نے ابن دینار سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور ورقاء نے بہ سند ابن دینار ' سعید بن یسار ' ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور اس کو مسلم بن ابی مریم ' زید بن اسلم اور سہیل نے بسند ابو صالح ' ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۸۹۰ بَاب الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ.

باب ۸۹۰۔ اس زمانہ سے پہلے صدقہ کرنے کا بیان جب کوئی خیرات لینے والا نہ رہے گا۔(۱)

(۱) حضرت امام بخاریؒ اس باب کو لا کر اس بات کی طرف متوجہ فرمانا چاہتے ہیں کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ جلد از جلد زکوٰۃ کی ادائیگی کی فکر کرنی چاہئے اور جب زکوٰۃ واجب ہو جائے تو اسے مستحقین تک پہنچانے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا.

۱۳۲۱۔ آدم' شعبہ' معبد بن خالد' حارثہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خیرات کرو۔ اس لئے کہ ایک ایسا زمانہ تم پر آئے گا۔ جب ایک آدمی اپنی خیرات لے کر پھرے گا۔ تو اس کا لینے والا کسی کو نہ پائے گا اور آدمی اس سے کہے گا کہ اگر تم کل خیرات لے کر آتے تو میں اسے قبول کر لیتا آج تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَ حَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ.

۱۳۲۲۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' عبدالرحمٰن' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تم میں دولت کی زیادتی ہو جائے گی اور بہتی پھرے گی یہاں تک کہ مال والے کو یہ فکر رہے گی کہ کوئی شخص اس کے صدقہ کو قبول کر لیتا اور یہاں تک کہ وہ اس کو کسی کے سامنے پیش کرے گا تو وہ شخص جس کے سامنے مال پیش کرے گا تو وہ کہے گا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمِ النَّبِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَّقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَهٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَشْكُوا الْعَيْلَةَ وَ الْاٰخَرُ يَشْكُوْا قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعَ السَّبِيْلِ فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَّاَمَّا الْعَيْلَةُ فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهٗ حِجَابٌ وَّلَا تَرْجُمَانٌ يُّتَرْجِمُ لَهٗ ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اُوْتِكَ مَالًا فَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ

۱۳۲۳۔ عبداللہ بن محمد' ابو عاصم نبیل' سعدان بن بشیر' ابو مجاہد' محل بن خلیفہ طائی' عدی بن حاتم کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپؐ کے پاس دو شخص آئے ایک تو فقر و فاقہ کی شکایت کر رہا تھا دوسرا رہزنی اور راستے کے غیر محفوظ ہونے کا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک رہزنی کا تعلق ہے کچھ ہی دنوں بعد تم پر ایسا زمانہ آئے گا جب قافلہ مکہ کی طرف بغیر کسی پاسبان اور محافظ کے روانہ ہو گا، باقی رہا فقر و فاقہ تو قیامت اس وقت نہیں آئے گی کہ تم میں سے کوئی شخص صدقہ لے کر ادھر ادھر پھرے گا اور اس کو اس خیرات کا قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا، پھر تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سامنے اس طرح کھڑا ہو گا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو گا اور نہ کوئی ترجمان ہو گا جو ترجمہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میں نے تجھے مال دیا تھا وہ کہے گا ہاں، تو پھر فرمائے گا کہ کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا ضرور۔ پھر اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو صرف آگ نظر آئے گی اور بائیں طرف دیکھے گا تو ادھر بھی اسے صرف آگ ہی نظر آئے گی اس لئے

شِمَالِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ فَلْیَتَّقِیَنَّ اَحَدُکُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ.

تم میں سے ہر شخص آگ سے بچے، اگرچہ ایک کھجور کے ذریعہ سے ہی، اگر ایک کھجور بھی میسر نہ ہو تو باتیں ہی اچھی کہے۔

١٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَّطُوْفُ الرَّجُلُ فِیْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا یَجِدُ اَحَدًا یَّاْخُذُهَا مِنْهُ وَیُرٰی الرَّجُلُ الْوَاحِدُ یَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً یَّلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَ کَثْرَةِ النِّسَآءِ.

۱۳۲۴۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص صدقہ کا سونا لے کر گھومے گا لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہ ملے گا جو اسے قبول کرے اور انہیں میں ایک ایسا شخص بھی نظر آئے گا کہ اس کے پیچھے اس کی پناہ میں مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی کے سبب سے چالیس عورتیں ہوں گی۔

٨٩١ بَاب اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَّ الْقَلِیْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ کَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اِلٰی قَوْلِهٖ مِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ.

باب ۸۹۱۔ اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو یا تھوڑا سا صدقہ دے کر آگ سے بچو(۱) اور ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اور اپنے دل کو ٹھیک رکھ کر خرچ کرتے ہیں اس باغ کی طرح ہے جو اونچی جگہ پر ہے من کل الثمرات تک۔

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَکَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَةُ الصَّدَقَةِ کُنَّا نُحَامِلُ فَجَآءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ صَاعٍ فَنَزَلَتْ الَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ.

۱۳۲۵۔ ابو قدامہ عبیداللہ بن سعید، ابوالنعمان حکم بن عبداللہ بصری، شعبہ، سلیمان، ابو وائل، ابو مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی تو ہم لوگ مزدوری کرتے تھے، تو ایک شخص آیا تو اس نے ایک صاع صدقہ کیا لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اس ایک صاع سے مستغنی ہے تو آیت الذین یلمزون آخر تک نازل ہوئی یعنی جو لوگ ان مسلمانوں کو جو صدقہ دینے میں زیادتی کرتے ہیں اور ان لوگوں کو جو مشقت سے مال حاصل کرتے ہیں، عیب لگاتے ہیں۔

١٣٢٦ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ اَحَدُنَا

۱۳۲۶۔ سعید بن یحییٰ، یحییٰ، اعمش، شقیق، ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی بازار جاتا اور مزدوری کر کے ایک مد حاصل کرتا اور آج ان میں سے بعض کے

(۱) صدقہ میں یہ تاثیر ہے کہ اس سے عذاب جہنم سے حفاظت ہوتی ہے اس کے علاوہ بھی صدقہ کے فضائل بڑی تفصیل کے ساتھ روایات میں مذکور ہیں مثلاً صدقہ سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں، قیامت کے دن سرخروئی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے وغیرہ۔ پھر صدقہ کی ادائیگی میں اخلاص مقصود ہے نہ کہ مقدار۔ اخلاص کے ساتھ تھوڑا صدقہ بھی فائدہ مند ہے اور مقبول ہے۔

إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَ إِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ۔

پاس ایک لاکھ درہم ہیں۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

۱۳۲۷۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن معقل، عدی بن حاتمؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو، اسے صدقہ دے کر آگ سے بچو۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ ابْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَّعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔

۱۳۲۸۔ بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ مانگتی ہوئی آئی، اس نے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ پایا، تو میں نے وہ کھجور اسے دے دی، اس عورت نے اس کھجور کو دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہ کھایا پھر کھڑی ہو گئی اور چل دی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو میں نے آپؐ سے یہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا کہ جو کوئی ان لڑکیوں کے سبب سے آزمائش میں ڈالا جائے تو یہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے حجاب ہوں گی۔

۸۹۲ بَاب فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى : وَ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَى اٰخِرِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ اَلْاٰيَةِ۔

باب ۸۹۲۔ بخیل کے تندرستی کی حالت میں صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے تم کو دی، قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کے پاس موت آئے آخر آیت تک اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو تم خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے تم کو دی قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوستی اور نہ شفاعت آخر آیت تک۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ

۱۳۲۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سا صدقہ اجر کے اعتبار سے زیادہ بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو صدقہ کرے اس حال میں کہ تو تندرست ہے، بخیل ہے اور فقر سے ڈرتا

اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَ اَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَ لَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتُ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

ہے اور مال داری کی امید کرتا ہے اور نہ توقف کرتا تا کہ جان حلق تک آجائے اور تو کہے کہ اتنا مال فلاں شخص کے لئے ہے اور اتنا مال فلاں شخص کو دے دیا جائے حالانکہ اب تو وہ مال فلاں کا ہو ہی چکا۔

۸۹۳ بَاب۔

باب ۸۹۳۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَّذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا كَانَتْ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَ كَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَتْ يُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

۱۳۳۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، فراس، شعبی، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم میں سے کون شخص آپ کو جلدی ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں جس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہے ان بیویوں نے ایک چھڑی لے کر اپنے ہاتھوں کو ناپنا شروع کیا۔ تو سودہؓ کا ہاتھ زیادہ لمبا تھا، بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ ہے چنانچہ (حضرت زینب) سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں اور وہ صدقہ بہت پسند کرتی تھیں۔

۸۹۴ بَاب صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهٖ: اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

باب ۸۹۴۔ علانیہ صدقہ کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ اپنا مال رات اور دن کھلم کھلا اور پوشیدہ طور پر خرچ کرتے ہیں تو ان کو ان کا اجر ان کے رب کے پاس ملے گا اور نہ تو ان پر خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۸۹۵ بَاب صَدَقَةِ السِّرِّ وَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهُ حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ ، قَوْلِهٖ: اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّاهِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ.

باب ۸۹۵۔ پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کا بیان، ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ایک مرد جس نے اس طرح چھپا کر خیرات کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوئی کہ اس کا دایاں ہاتھ کیا خرچ کر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول اگر تم خیرات علانیہ کرو تو اچھا ہے اور اگر پوشیدہ طور پر کرو تو یہ بھی اچھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے گناہوں کو دور کردے گا اور اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

۸۹۶ بَاب اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى غَنِيٍّ وَّهُوَ

باب ۸۹۶۔ جب کسی مال دار آدمی کو صدقہ دے اور وہ نہ جانتا

لَایَعْلَمُ.

١٣٣١ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَاتَصَدَّقَنَّ بَصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّعَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَ اَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

ہو۔

۱۳۳۱۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا میں صدقہ کروں گا چنانچہ وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اس کو ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا، لوگ اس بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ چور کو صدقہ دیا گیا تو اس نے کہا اے میرے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے میں صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور وہ ایک زناکار عورت کو دے دیا۔ تو لوگ اس بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ ایک زناکار عورت کو دے دیا گیا۔ تو اس نے کہا کہ اے میرے اللہ ایک زناکار عورت کو صدقہ دینے پر تیرے ہی لئے تعریف ہے، میں صدقہ کروں گا۔ چنانچہ پھر وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا اور ایک مالدار کو دے دیا تو لوگ اس کے متعلق گفتگو کرنے لگے کہ ایک مالدار کو صدقہ دے دیا گیا۔ تو اس نے کہا اے میرے اللہ چور، زناکار عورت اور مالدار آدمی کو صدقہ دینے پر تیرے ہی لئے تعریف ہے، چنانچہ وہ صدقہ مقبول ہوا اور اس سے کہا گیا کہ چور کو جو تم نے صدقہ دیا وہ اس لئے مقبول ہوا کہ شاید وہ چوری سے باز رہے اور زناکار عورت شاید زنا سے بچے اور مال دار کو شاید عبرت ہو اور جو اس کو اللہ نے دیا ہے وہ اس سے خرچ کرے۔

٨٩٧ بَاب اِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهٖ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ.

باب ۸۹۷۔ اپنے بیٹے کو خیرات دینے کا بیان اس مال میں کہ اسے خبر نہ ہو۔(۱)

١٣٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجُوَيْرِيَةِ اَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهٗ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِيْ وَ جَدِّيْ وَ خَطَبَ عَلَيَّ فَاَنْكَحَنِيْ وَ خَاصَمْتُ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ

۱۳۳۲۔ محمد بن یوسف' اسرائیل' ابوالجویریہ' معن بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں میرے والد اور میرے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیعت کی اور آپؐ نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھایا اور میں ایک جھگڑا لے کر آپؐ کے پاس حاضر ہوا، میرے والد یزید نے چند دینار صدقہ کے لئے نکالے تھے تو اس کو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا، میں آیا تو اس کو لے لیا پھر میں اس کو لے کر اپنے والد کے پاس آیا تو میرے

(۱) حنفیہ کے ہاں نفلی صدقہ میں تو یہی حکم ہے البتہ زکوٰۃ یا کوئی اور صدقہ واجبہ اگر باپ اپنے بیٹے کو لاعلمی میں دے دے تو ادا نہیں ہوتا کیونکہ زکوٰۃ اپنے بیٹے کو دینا درست نہیں۔

وَ اللّٰهِ مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ.

والد نے کہا خدا کی قسم تجھ کو دینے کا ارادہ نہ تھا، چنانچہ میں یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوا آپؐ نے فرمایا کہ اے یزید تجھے وہ ملے گا جس کی تو نے نیت کی اور اے معن وہ تیرا ہے جو تو نے لے لیا۔

۸۹۸ بَاب الصَّدَقَةِ بِالْيَمِيْنِ.

باب ۸۹۸۔ دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنے کا بیان۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لا ظِلَّ اِلا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ مُّعَلَّقٌ قَلْبُهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

۱۳۳۳۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، حبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ سات آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں لے گا، جب اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ امام عادل، جوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت ہی میں ہوئی ہو۔ وہ مرد جس کا دل مسجد سے لگا ہو۔ وہ دو مرد جنہوں نے اللہ ہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کی ہو، اور اس پر قائم رہے ہوں۔ اور اسی کے لئے جدا ہوئے ہوں۔ وہ مرد جس کو منصب والی اور حسین عورت نے (برائی کے لئے) بلایا اور اس مرد نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جس نے صدقہ کیا اور اس کو اس طرح چھپایا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جانتا ہو کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے۔ اور وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَّمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا.

۱۳۳۴۔ علی بن جعد، شعبہ، معبد بن خالد، حارثہ بن وہب خزاعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خیرات کرو عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص خیرات کا مال لے کر نکلے گا تو وہ شخص جسے خیرات دینے جائے گا کہے گا کہ اگر تم اسے کل لے کر آتے تو میں اسے لے لیتا آج تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۸۹۹ بَاب مَنْ اَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ.

باب ۸۹۹۔ اس شخص کا بیان جس نے اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دیا اور خود نہیں دیا اور ابوموسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں شمار ہوگا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ

۱۳۳۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، شقیق، مسروق، حضرت

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا.

عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر سے کھانا خیرات کرے بشرطیکہ فساد کی نیت نہ ہو تو اس عورت کو اجر ملے گا اس سبب سے کہ اس نے خیرات کی اور اس کے شوہر کو ثواب ملے گا اس سبب سے کہ اس نے کمایا اور خازن کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہے ان میں سے بعض کے اجر کو کم نہیں کرے گا۔

٩٠٠ بَاب لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّ مَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُّقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَ الْعِتْقِ وَ الْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُّتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ مَعْرُوْفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَوْ كَانَ بِهٖ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِيْنَ تَصَدَّقَ بِمَالِهٖ وَ كَذٰلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُّضِيْعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ.

باب ٩٠٠۔ صدقہ اسی صورت میں جائز ہے کہ اس کی مالداری قائم رہے اور جس نے خیرات کیا اس حال میں کہ وہ آپؐ محتاج ہے یا اس کے گھر والے محتاج ہیں، یا اس پر دین ہے تو دین کا ادا کرنا صدقہ سے اور آزادی وہبہ سے زیادہ مستحق ہے اور وہ اس پر پھیر دیا جائے گا اسے یہ حق نہیں کہ لوگوں کے مالوں کو تلف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لوگوں کے مال لئے اور اس کا ارادہ اسے تلف کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کر دے گا بشرطیکہ وہ صبر میں مشہور ہو اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دے سکتا ہو، اگرچہ اسے احتیاج ہو، جیسے حضرت ابو بکر نے کیا کہ جب اپنا مال صدقہ کیا تو سارا مال دے دیا اور اسی طرح انصار نے مہاجرین کو ترجیح دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ اسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال صدقہ کی بناء پر تباہ کرے۔ اور کعب بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے کہا یارسول اللہ میں اپنی توبہ کی (مقبولیت کے) سبب سے چاہتا ہوں کہ اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول پر نثار کر کے اس سے دست بردار ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو اپنا کچھ مال روک رکھے تو زیادہ بہتر ہے میں نے کہا کہ میرا وہ حصہ جو خیبر میں ہے اسے روک رکھتا ہوں۔

١٣٣٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ

١٣٣٦۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا

الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

کہ صدقہ پہلے ان لوگوں پر کر جن کی تجھ پر ذمہ داری ہے اور ان لوگوں سے ابتدا کر جو کہ تیری نگرانی میں ہیں۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَ مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَ عَنْ وُّهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

۱۳۳۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ہشام، عروہ، حکیم بن حزام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے زیادہ اچھا ہے اور (صدقہ) شروع کر ان لوگوں سے جو تیری نگرانی میں ہوں اور بہتر صدقہ وہ جو ان لوگوں پر کیا جائے جن کا وہ ذمہ دار ہے اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے، تو اللہ اسے بچا لیتا ہے اور جو شخص بے پروائی چاہے، تو اللہ اسے بے پرواہ بنا دیتا ہے۔ اور وہیب نے بسند ہشام، عروہ، ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَ التَّعَفُّفَ وَ الْمَسْاَلَةَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَ السُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ.

۱۳۳۸۔ ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (دوسری سند) عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں کہ آپؐ منبر پر تھے اور صدقہ کا اور سوال سے بچنے اور سوال کرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے زیادہ اچھا ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے(۱)۔

۹۰۱ بَاب الْمَنَّانِ بِمَآ اَعْطٰى لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَ جَلَّ: اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَا اَذًى اَلْاٰيَةَ.

باب ۹۰۱۔ اس چیز پر احسان جتلانے والے کا بیان جو اس نے دی اس لئے کہ اللہ نے فرمایا جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اپنے خرچ کئے پر احسان نہیں جتلاتے اور نہ تکلیف دیتے ہیں آخر آیت تک۔

۹۰۲ باب۔ مَنْ اَحَبَّ تَعْجِيْلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَّوْمِهَا.

باب ۹۰۲۔ اس شخص کا بیان جو صدقہ دینے میں عجلت کو پسند کرتا ہے۔

(۱) حدیث کے اس ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ دینا افضل ہے نہ کہ لینا۔ صدقہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ اَوْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِى الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ فَقَسَمْتُهٗ۔

۱۳۳۹۔ ابو عاصم، عمرو بن سعید، ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، پھر جلدی روانہ ہو گئے گھر میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر بعد باہر نکلے تو میں نے یا کسی اور نے آپؐ سے پوچھا، تو آپؐ نے فرمایا کہ میں گھر میں مال صدقہ سے ایک ٹکڑا سونے کا چھوڑ آیا تھا میں نے ناپسند کیا کہ اس کی موجودگی میں رات گزاروں اس لئے میں نے اسے تقسیم کر دیا۔

۹۰۳ بَاب التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَ الشَّفَاعَةِ فِيْهَا۔

باب ۹۰۳۔ صدقہ پر رغبت دلانے اور اس کی سفارش کرنے کا بیان۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا الشُّعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِىٌّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَّعَهٗ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ وَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِى الْقُلْبَ وَ الْخُرْصَ۔

۱۳۴۰۔ مسلم، شعبہ، عدی، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے اور دو رکعت اس طرح نماز پڑھی کہ نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد نماز پڑھی، پھر آپؐ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے چنانچہ آپؐ نے عورتوں کو نصیحت کی اور انہیں حکم دیا کہ خیرات کریں تو عورتیں اپنی اپنی بالیاں اور کنگن پھینکنے لگیں۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ ابْنُ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ اَوْ طُلِبَتْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَيَقْضِى اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ۔

۱۳۴۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبد الواحد، ابو بردہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ، ابو بردہ بن ابی موسیٰ، ابو موسیٰ (اشعری) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا، آپؐ کے سامنے کوئی حاجت پیش کی جاتی تو ہمیں فرماتے کہ سفارش کرو۔ تم بھی اجر دیئے جاؤ گے (۱) اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْكِىْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ۔

۱۳۴۲۔ صدقہ بن فضل، عبدۃ، ہشام، فاطمہ (بنت منذر) اسماء سے روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات نہ روکو ورنہ تم سے روک لیا جائے گا۔

---

(۱) اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب آپؐ کی خدمت میں کوئی ضرورت پیش کی جاتی تو آپؐ صحابہؓ سے فرماتے کہ تم بھی اس کی سفارش کرو اور کچھ کہا کرو، تمہاری اس سفارش پر تمہیں اجر ملے گا۔ اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ میرا فیصلہ بھی تمہاری سفارش کے مطابق ہو کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہی میرا فیصلہ ہوتا ہے۔

١٣٤٣ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لا تُحْصِیْ فَیُحْصِی اللّٰهُ عَلَیْكِ.

٩٠٤ بَاب الصَّدَقَةِ فِیمَا اسْتَطَاعَ.

١٣٤٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لا تُوْعِی فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ.

٩٠٥ بَاب الصَّدَقَةِ تُكَفِّرُ الْخَطِیْئَةَ.

١٣٤٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَیُّكُمْ یَحْفَظُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَحْفَظُهٗ كَمَا قَالَ قَالَ اِنَّكَ عَلَیْهِ لَجَرِیْءٌ فَكَیْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ جَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَ الصَّدَقَةُ وَ الْمَعْرُوْفُ قَالَ سُلَیْمَانُ قَدْ كَانَ یَقُوْلُ الصَّلٰوةُ وَ الصَّدَقَةُ وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَیْسَ هٰذِهٖ اُرِیْدُ وَ لٰكِنِّیْ اُرِیْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَیْسَ عَلَیْكَ مِنْهَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بَاْسٌ بَیْنَهَا وَ بَیْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَیُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ یُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یُكْسَرُ قَالَ فَاِنَّهٗ اِذَا كُسِرَ لَمْ یُغْلَقْ اَبَدًا قَالَ قُلْتُ اَجَلْ فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا اَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِیْ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَّیْلَةً وَّذٰلِكَ اَنِّیْ حَدَّثْتُهٗ حَدِیْثًا لَّیْسَ

۱۳۴۳۔ عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ سے روایت کرتے ہیں بیان کیا کہ تم مت گنو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار سے دے گا۔

باب ۹۰۴۔ جہاں تک ہو سکے خیرات کرنے کا بیان۔

۱۳۴۴۔ ابو عاصم' ابن جریج، محمد بن عبدالرحیم' حجاج بن محمد' ابن جریج ابن ابی ملیکہ' عباد بن عبداللہ بن زبیر' اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپؐ نے فرمایا کہ (روپیہ پیسہ) تھیلی میں بند کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی بند کر رکھے گا اور جہاں تک ہو سکے خیرات کرتی رہو۔

باب ۹۰۵۔ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

۱۳۴۵۔ قتیبہ' جریر' اعمش' ابووائل' حذیفہ بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب نے فرمایا تم میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنہ کے متعلق حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے یاد ہے جس طرح آپؐ نے فرمایا، عمر بن خطاب نے فرمایا تم اس پر زیادہ دلیر ہو بتاؤ آپؐ نے کیا فرمایا؟ میں نے کہا آپؐ نے فرمایا انسان کے لئے اس کے بیوی بچے اور پڑوسی میں ایک فتنہ ہوتا ہے نماز صدقہ اور اچھی بات اس کے لئے کفارہ ہے اور سلیمان نے کہا کبھی اس طرح کہتے کہ نماز صدقہ اور اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا (اس کا کفارہ ہے) عمرؓ نے فرمایا میرا مقصد یہ نہیں، میرا مقصد تو وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح موج مارے گا۔ حذیفہ نے کہا میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں، اس لئے کہ آپؐ کے درمیان اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ عمرؓ نے پوچھا کیا وہ بند دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے جواب دیا نہیں! بلکہ توڑا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ توڑا جائے گا تو کیا پھر کبھی بند نہ ہوگا میں نے جواب دیا ہاں (کبھی بند نہ ہوگا) ابووائل کا بیان ہے ہم اس بات سے ڈرے کہ حذیفہؓ سے پوچھیں دروازہ کون ہے؟ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا کہ حذیفہ سے پوچھو، انہوں نے حذیفہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا عمرؓ ہیں، ہم نے کہا کیا عمر جانتے ہیں

بِالْاَغَالِيطِ.

کہ کس کو مراد لیتے ہو؟ انہوں نے کہاہاں اس یقین کے ساتھ جانتے ہیں جس طرح ہر آنے والے دن کے بعد رات کے آنے کا یقین ہوتا ہے اور یہ اس لئے کہ جو حدیث میں نے بیان کی ہے اس میں غلطی نہیں ہے۔

٩٠٦ بَاب مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ.

باب ۹۰۶۔ اس شخص کا بیان جس نے حالت شرک میں صدقہ کیا پھر مسلمان ہو گیا۔

١٣٤٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عِتَاقَةٍ وَّصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيهَا مِنْ اَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ.

۱۳۴۶۔ عبداللہ بن محمد' ہشام' معمر' زہری' عروہ بن حکیم بن حزام بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان چیزوں کے متعلق بھی مجھے بتلایئے جو میں جاہلیت کے زمانہ میں کرتا تھا۔ مثلاً صدقہ' غلام آزاد کرنا' صلہ رحمی تو کیا ان پر بھی اجر ملے گا تو اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنی انہیں پچھلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو مسلمان ہوا۔

٩٠٧ بَاب اَجْرِ الْخَادِمِ اِذَا تَصَدَّقَ بِاَمْرِ صَاحِبِهٖ غَيْرَ مُفْسِدٍ.

باب ۹۰۷۔ خادم کے اجر کا بیان جب وہ اپنے مالک کے حکم سے خیرات کرے بشرطیکہ گھر بگاڑنے کی نیت نہ ہو۔

١٣٤٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَ لِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

۱۳۴۷۔ قتیبہ بن سعید' جریر' اعمش' ابووائل' مسروق عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے کھانے میں سے خیرات کرے، بشرطیکہ گھر خراب کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو اس صدقہ کے سبب سے اور اس کے شوہر کو اس کی کمائی کے سبب سے اجر ملے گا اور خازن کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔

١٣٤٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا اَمَرَ بِهٖ كَامِلًا مُّوَفَّرًا طَيِّبٌ بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِي اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ.

۱۳۴۸۔ محمد بن علاء' ابواسامہ' برید بن عبداللہ' ابوبردہ' ابوموسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان خزانچی جو امانت دار ہو اور اپنے مالک کا حکم نافذ کرے، اور بعض دفعہ یہ بھی فرمایا کہ جس قدر اسے حکم دیا جائے پورا کرے اور اس سے اس کا دل خوش ہو اور جس کے لئے اسے حکم دیا گیا ہے اس کو دے دے، تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

٩٠٨ بَاب اَجْرِ الْمَرْاَةِ اِذَا تَصَدَّقَتْ اَوْ

باب ۹۰۸۔ اس عورت کے اجر کا بیان جس نے اپنے شوہر

اَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ.

کے گھر سے کسی کو کھانا کھلایا یا صدقہ دیا بشرطیکہ گھر کی تباہی کی نیت نہ ہو۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّ الاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِىْ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطْعَمَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ.

۱۳۴۹۔ آدم، شعبہ، منصور واعمش، ابووائل، مسروق، حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خرچ کرے، عمر بن حفص، حفص بن غیاث، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خرچ کرے بشرطیکہ گھر کو تباہ کرنے کی نیت نہ ہو، تو اس عورت کو اس کا اجر ملے گا۔ شوہر کے لئے اس سبب سے کہ اس نے کمائی کی اور عورت کے لئے اس سبب سے کہ اس نے خرچ کیا۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

۱۳۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، جریر، منصور، شقیق، مسروق، حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جب عورت اپنے گھر کے کھانے سے خیرات کرے بشرطیکہ گھر کو تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس عورت کو اس کا ثواب ملے گا اور شوہر کو اس لئے کہ اس نے کمایا اور خازن کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔

۹۰۹ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَ اَمَّا مَنْ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى اَلْاٰيَةَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا.

باب ۹۰۹۔ اللہ بزرگ وبرتر کا قول کہ جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا، اور اچھی باتوں کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی کی جگہ کے لئے آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی آخر آیت تک اور فرشتوں کا کہنا کہ اے اللہ مال خرچ کرنے والوں کو اس کا بدل عطا فرما۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَخِىْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ مُزَرِّدٍ عَنْ اَبِى الْحُبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا

۱۳۵۱۔ اسمٰعیل، برادر اسمٰعیل (ابو بکر بن ابی ادریس) سلیمان، معاویہ بن ابی مزرد، ابوالحباب، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندوں پر کوئی صبح نہیں آتی، مگر اس میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ

مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّ يَقُوْلُ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا.

کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخل کرنے والے کو تباہی عطا کر۔

۹۱۰ بَاب مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَ الْبَخِيْلِ.

باب ۹۱۰۔ صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَ الْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَ الْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِّنْ ثُدَيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِىَ بَنَانَهٗ وَ تَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَ اَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ اَنْ يُّنْفِقَ شَيْئًا اِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ، تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ فِى الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوٗسٍ جُنَّتَانِ وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ.

۱۳۵۲۔ موسیٰ، وہیب، عبداللہ، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوئے ہوں، (دوسری سند) ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کرتے چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوئے ہوں، جو شخص خرچ کرنے والا ہے اس کے خرچ کرتے ہی وہ کرتا پھیل جاتا ہے یا اس کے سارے جسم پر چھا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کی انگلیاں چھپ جاتی ہیں اور اس کے نشان قدم مٹ جاتے ہیں اور بخیل جب ارادہ کرتا ہے کہ کچھ خرچ کرے تو اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ جاتا ہے وہ اسے کشادہ کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا۔ حسن بن مسلم نے طاؤس سے جبتین (دو کرتے) کے الفاظ اس کے متابع حدیث روایت کی اور حنظلہ نے طاؤس سے جنتان (دو زرہیں) بیان کیا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر نے بسند ہرمز حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنتان کا لفظ روایت کیا ہے۔

۹۱۱ بَاب صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَ التِّجَارَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ.

باب ۹۱۱۔ کمائی اور تجارت کے صدقہ کا بیان اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان والوں ان پاکیزہ چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں اور ان چیزوں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کی ہیں آخر آیت غنی حمید تک۔

۹۱۲ بَاب عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ.

باب ۹۱۲۔ ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ جو شخص (کوئی چیز) نہ پائے تو وہ نیک عمل کرے۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ

۱۳۵۳۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَ يَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ۔

آپؐ نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے پاس مال نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اور خود بھی نفع اٹھائے اور خیرات کرے، لوگوں نے کہا اگر یہ بھی میسر نہ ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا حاجت مند مظلوم کی امداد کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا اچھی باتوں پر عمل کرے اور برائیوں سے رکے اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔

٩١٣ بَاب قَدْرِ كَمْ يُعْطٰى مِنَ الزَّكٰوةِ وَ الصَّدَقَةِ وَ مَنْ اَعْطٰى شَاةً۔

باب ۹۱۳۔ زکوٰۃ اور صدقہ میں سے کتنا دیا جائے اور اس شخص کا بیان جس نے ایک بکری صدقہ میں دی۔

١٣٥٤۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ اِلٰى نُسَيْبَةَ الْاَنْصَارِ بِشَاةٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى عَآئِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا اِلَّا مَا اَرْسَلَتْ بِهٖ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

۱۳۵۴۔ احمد بن یونس، ابو شہاب، خالد حذاء، حفصہ بنت سیرین، ام عطیہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نسیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے؟ تو انہوں نے کہا کچھ نہیں سوا اس گوشت کے جو نسیبہ نے بکری میں سے بھیج دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ لاؤ اس لئے کہ خیرات اپنی جگہ پر پہنچ چکی۔

٩١٤ بَاب زَكٰوةِ الْوَرَقِ۔

باب ۹۱۴۔ چاندی کی زکوٰۃ کا بیان۔

١٣٥٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۵۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی، یحییٰ مازنی، حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (غلہ کھجور) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

٢٣٥٦۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو سَمِعَ اَبَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

۲۳۵۶۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو اپنے والد سے وہ حضرت ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو سنا۔

٩١٥ بَاب الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ وَقَالَ

باب ۹۱۵۔ زکوٰۃ میں اسباب لینے کا بیان اور طاؤس کا بیان ہے

طَاؤُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِاَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُوْنِیْ بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيْصٍ اَوْ لَبِيْسٍ فِی الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيْرِ وَ الذُّرَةِ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَ خَيْرٌ لِاَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرُعَهٗ وَ اَعْتُدَهٗ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْمِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِیْ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوْضِ.

کہ معاذؓ نے یمن والوں سے کہا کہ میرے پاس جو اور مکئی کے عوض سامان یعنی چادر یا لباس لاؤ یہ تمہارے لئے آسان ہوگا۔ اور مدینہ میں اصحاب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے بھی بہتر ہوگا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار خدا کی راہ میں روک رکھی ہیں، اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ صدقہ دو، اگرچہ تمہارے زیور ہی کیوں نہ ہوں آپؐ نے سامان کے صدقہ کا استثناء نہیں فرمایا، چنانچہ عورتیں اپنی اپنی بالیاں اور اپنے اپنے ہار ڈالتی تھیں اور سامان میں سے سونا چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

١٣٥٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّ لَيْسَتْ عِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ.

١٣٥٧ـ محمد بن عبداللہ، عبداللہ (بن مثنیٰ) ثمامہ سے حضرت انس نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو لکھ بھیجا جو اللہ اور اس کے رسول نے فرض کیا ہے۔ اس میں یہ بھی تھا کہ اور جس شخص پر بنت مخاض ایک سال کی اونٹنی واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون (دو سال کی اونٹنی) ہو تو وہ اس سے لے لی جائے، اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور اگر اس کے پاس اس قیمت کی بنت مخاض نہ ہو بلکہ بنت لبون ہو تو وہ اس سے لے لیا جائے گا اور اس کے بدلے کچھ نہ دیا جائے گا۔

١٣٥٨ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَاٰى اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ وَ مَعَهٗ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهٗ فَوَعَظَهُنَّ وَ اَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِیْ وَ اَشَارَ اَيُّوْبُ اِلٰى اُذُنِهٖ وَ اِلٰى حَلْقِهٖ.

١٣٥٨ـ مومل، اسمٰعیل، ایوب، عطا بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے خطبہ سے پہلے نماز (عید) پڑھی پھر آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکے ہیں۔ تو آپؐ ان عورتوں کے پاس آئے اور بلال بھی اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے ساتھ تھے، آپؐ نے ان کو نصیحت کی اور حکم دیا کہ صدقہ کریں چنانچہ عورتوں نے یہ چیزیں پھینکنی شروع کیں، ایوب نے اپنے کانوں اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

٩١٦ بَاب لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمَعٍ وَّ يُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

باب ٩١٦۔ متفرق مال کو یکجا نہ کیا جائے اور نہ یکجا مال کو متفرق کیا جائے اور بہ سند سالمؒ ابن عمرؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اس کے مثل منقول ہے۔

١٣٥٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَ لا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

١٣٥٩۔ محمد بن عبداللہ انصاری' عبداللہ انصاری ثمامہ سے روایت کرتے ہیں حضرت انس نے ثمامہ سے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے ان کو وہ چیز لکھ بھیجی جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مقرر کی تھی منجملہ ان کے ایک یہ بھی تھی کہ زکوٰۃ کے ڈر سے نہ تو متفرق مال کو یکجا کیا جائے اور نہ یکجا مال کو متفرق کیا جائے(١)۔

٩١٧ بَاب مَا كَانَ الْخَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَّعَطَاءٌ اِذَا عَلِمَ الْخَلِيْطَانِ اَمْوَالَهُمَا فَلا يُجْمَعُ مَالُهُمَا قَالَ سُفْيَانُ لا تَجِبُ حَتّٰى يَتِمَّ لِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً وَّلِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً.

باب ٩١٧۔ کسی مال میں دو شخص شریک ہوں تو دونوں زکوٰۃ دے کر اس میں برابر سمجھ لیں، طاؤس اور عطا نے کہا کہ جب دونوں اپنا مال بتلا دیں تو ان دونوں کا مال جمع نہیں کیا جائے گا۔ سفیان نے کہا کہ زکوٰۃ واجب نہ ہو گی جب تک کہ دونوں شریکوں کے پاس چالیس چالیس بکریاں پوری نہ ہو جائیں۔

١٣٦٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاكَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

١٣٦٠۔ محمد بن عبداللہ' عبداللہ' ثمامہ سے حضرت انس نے بیان کیا کہ ان کے پاس حضرت ابو بکرؓ نے وہ چیزیں لکھ بھیجیں جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرض کی تھیں۔ اس میں یہ بھی تھا کہ جو مال دو شریکوں کا ہو وہ دونوں زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد آپس میں برابر برابر سمجھ لیں۔

٩١٨ بَاب زَكٰوةِ الْاِبِلِ ذَكَرَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ اَبُوْ ذَرٍّ وَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ٩١٨۔ اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان اس کو ابو بکرؓ اور ابوہریرہؓ نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کیا۔

١٣٦١ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

١٣٦١۔ علی بن عبداللہ' ولید بن مسلم' اوزاعی' ابن شہاب' عطاء بن یزید' حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا برا ہو تیرے لئے ہجرت کا معاملہ

(١) اس حدیث میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ زکوٰۃ کے ڈر سے کسی قسم کا حیلہ کر کے زکوٰۃ سے بچنے کی کوشش کرنا درست نہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَانَهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا .

مشکل ہے۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہے کہ تو اس کی زکوٰۃ ادا کرے؟ اس نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا سمندروں کے اس پار عمل کر، اللہ تعالیٰ تیرے عمل میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔

۹۱۹ بَاب مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَّ لَيْسَتْ عِنْدَهٗ.

باب ۹۱۹۔ اس شخص کا بیان جس پر بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذْعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذْعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذْعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذْعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّ يُعْطِيْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّ عِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ.

۱۳۶۲۔ محمد بن عبداللہ انصاری، عبداللہ انصاری ثمامہ سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے ان کو وہ فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا جس شخص پر زکوٰۃ میں جذعہ (پانچ برس کی اونٹنی) واجب ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ (چار سال کی اونٹنی) ہو، تو اس سے جذعہ لیا جائے گا اور زکوٰۃ دینے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ میں حقہ واجب ہو لیکن اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون لیا جائے گا اور دو بکریاں یا بیس درہم دے گا اور جس پر زکوٰۃ میں بنت لبون واجب ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم دے گا، اور جس شخص پر زکوٰۃ میں بنت لبون واجب ہو اور اس کے پاس بنت لبون (دو سال کی اونٹنی) نہ ہو۔ بلکہ بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) ہو تو اس سے بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) لی جائے گی اور اس کے ساتھ زکوٰۃ دینے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔(۱)

۹۲۰ بَاب زَكٰوةِ الْغَنَمِ.

باب ۹۲۰۔ بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى

۱۳۶۳۔ محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری، عبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن

(۱) بنت مخاض یعنی ایک سال کی اونٹنی جو دوسرے سال میں ہو، بنت لبون یعنی دو سال کی اونٹنی جو تیسرے سال میں ہو، حقہ یعنی تین سال کی اونٹنی جو چوتھے سال میں ہو، جذعہ یعنی چار سال کی اونٹنی جو پانچویں سال میں ہو۔

الاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَۃُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہٗ ھٰذَا الْکِتَابَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْبَحْرَیْنِ.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ھٰذِہٖ فَرِیْضَۃُ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ رَسُوْلَہٗ فَمَنْ سُئِلَھَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی وَجْھِھَا فَلْیُعْطِھَا وَ مَنْ سُئِلَ فَوْقَھَا فَلَا یُعْطِ فِیْ اَرْبَعٍ وَّ عِشْرِیْنَ مِنَ الاِبِلِ فَمَا دُوْنَھَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ کُلِّ خَمْسٍ شَاۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّ ثَلٰثِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّۃً وَّثَلٰثِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّ اَرْبَعِیْنَ اِلٰی سِتِّیْنَ فَفِیْھَا حِقَّۃٌ طَرُوْقَۃُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَۃً وَّسِتِّیْنَ اِلٰی خَمْسِیْنَ وَسَبْعِیْنَ فَفِیْھَا جَذَعَۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ یَعْنِیْ سِتَّۃً وَّسَبْعِیْنَ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَ تِسْعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَ مِائَۃٍ فَفِیْھَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَازَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّۃٌ وَّ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَیْسَ فِیْھَا صَدَقَۃٌ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ رَبُّھَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِیْھَا شَاۃٌ وَّ فِیْ صَدَقَۃِ الْغَنَمِ فِیْ سَائِمَتِھَا اِذَا کَانَتْ اَرْبَعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَ مِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ اِلٰی مِائَتَیْنِ شَاتَانِ فَاِذَازَادَتْ عَلٰی مِائَتَیْنِ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَۃٍ فَفِیْھَا ثَلٰثُ شِیَاہٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِذَا کَانَتْ سَائِمَۃُ الرَّجُلِ نَاقِصَۃً مِّنْ اَرْبَعِیْنَ شَاۃً وَاحِدَۃً فَلَیْسَ فِیْھَا صَدَقَۃٌ الا اَنْ یَّشَآءَ رَبُّھَا وَ فِی الرِّقَّۃِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ

عبداللہ بن انس سے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے جب ان کو یمن کی طرف بھیجا تو یہ لکھ کر دیا (جس کا مضمون یہ تھا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ فرض صدقہ (زکوٰۃ) ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے اس لئے جس مسلمان سے اس کے مطابق طلب کیا جائے تو وہ دے دے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دے اور جب پچیس سے پینتیس تک پہنچ جائے تو اس میں ایک مادہ بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) دے اور چھتیس سے پنتالیس تک ایک مادہ بنت لبون (دو سال کی اونٹنی) دے اور جب چھیالیس ہوں تو ساٹھ تک ایک حقہ (چار سال کی اونٹنی) جو جفتی کے قابل ہو، دے اکسٹھ سے پچھتر تک ایک جذعہ (پانچ سال کی اونٹنی) دے اور چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقہ جفتی کے قابل دے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں، تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ دے اور جس شخص کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہئے (تو لیا جا سکتا ہے) اور جب پانچ اونٹ ہوں، تو ایک بکری واجب ہے۔ اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ میں چالیس سے ایک سو بیس تک میں ایک بکری واجب ہے اور ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک میں دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک میں تین بکریاں اور جب تین سو سے زیادہ ہوں۔ تو ہر سو پر ایک بکری دینی ہو گی اور کسی شخص کی چرنے والی بکریاں اگر چالیس سے ایک کم ہوں تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے اگر کسی شخص کے پاس نوے درہم ہوں، تو اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے۔

اِلا تِسْعِيْنَ وَ مِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا.

۹۲۱ بَاب لَّا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلا ذَاتُ عَوَارٍ وَّ لا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ.

باب ۹۲۱۔ زکوٰۃ میں نہ بوڑھی اور نہ عیب دار بکری اور نہ نر لیا جائے مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا چاہے (۱)۔

١٣٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لا يَخْرُجَ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّ لا ذَاتُ عَوَارٍ وَّ لاتَيسٌ اِلا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ.

۱۳۶۴۔ محمد بن عبداللہ' عبداللہ (بن مثنی) ثمامہ سے حضرت انس نے بیان کیا کہ ان کو حضرت ابو بکرؓ نے زکوٰۃ کا حکم لکھ کر دیا جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ میں بڈھی اور عیب دار بکری نہ دی جائے اور نہ بکرا دیا جائے مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا چاہے۔

۹۲۲ بَاب اَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ.

باب ۹۲۲۔ زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینے کا بیان۔

١٣٦٥ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ اللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْ يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَّاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

۱۳۶۵۔ ابو الیمان' شعیب' زہری' لیث' عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ واللہ اگر انہوں نے بکری کا بچہ بھی روکا' جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان کے روکنے پر ان سے جہاد کروں گا۔ عمرؓ نے کہا کہ میرے خیال میں اس ارادہ جنگ کی وجہ اس کے سوا کوئی بات نہ تھی کہ اللہ نے ابو بکر کا سینہ جنگ کے لئے کھول دیا تھا تو میں سمجھا کہ حق یہی ہے۔

۹۲۳ بَاب لَّاتُؤْخَذُ كَرَآئِمُ اَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ ـ

باب ۹۲۳۔ زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ اموال نہیں لئے جائیں گے۔

١٣٦٦ ـ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلٰى

۱۳۶۶۔ امیہ بن بسطام' زید بن زریع' روح بن قاسم' اسماعیل بن امیہ' یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی' ابو معبد' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معاذؓ کو جب یمن کا حاکم بن کر بھیجا' تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو' انہیں سب سے پہلے خدا کی

(۱) مطلب یہ کہ بیت المال کے لئے زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے خراب اور عیب دار جانور نہ لئے جائیں کیونکہ یہ اصولاً غلط ہے کہ جانور ہر طرح کے تھے اور زکوٰۃ میں دیتے وقت خراب مال نکال دیا جائے۔ اور نہ بہت عمدہ مال لیا جائے کیونکہ اس میں مالک کا نقصان ہے۔

الْيَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَقْدُمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ فَلْتَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَ تَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ.

عبادت کی طرف بلاؤ' جب وہ اللہ تعالیٰ کو جان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں دن رات میں فرض کی ہیں' جب وہ یہ کر لیں تو انہیں بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے مالوں سے لی جائے گی اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی۔ جب وہ یہ مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرو' لیکن ان کے عمدہ مال لینے سے بچتے رہو۔

٩٢٤ بَاب لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ.

باب ۹۲۴۔ پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

١٣٦٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْهَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ.

۱۳۶۷۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ مازنی اپنے والد سے وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں' حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے، اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

٩٢٥ بَاب زَكٰوةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَعْرِفَنَّ مَا جَآءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ وَّ يُقَالُ جُؤَارٌ يَجْأَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ.

باب ۹۲۵۔ گائے کی زکوٰۃ بیان۔ ابوسعید کا بیان ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' البتہ میں جانوں گا اس کو جو اللہ کے پاس گائے لے کر آئے گا اور وہ بولتی ہو گی اور بعض نے خوار کے بجائے جوار کہا ہے' یجارون کے معنی ہیں وہ اپنی آواز بلند کرتے ہوں گے جس طرح گائے آواز بلند کرتی ہے۔

١٣٦٨ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنْتَهَيْتُ اِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَوْ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ

۱۳۶۸۔ عمرو بن حفص بن غیاث' حفص بن غیاث' اعمش' معرور بن سوید، ابوذر سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں ان کے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچا' تو آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی' جس کے قبضہ میں میری جان ہے' یا یہ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی' جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا اسی طرح کی کوئی قسم کھائی کہ نہیں ہے کوئی شخص جس کے پاس اونٹ'

لا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمُ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

گائے' بکری ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے مگر یہ کہ قیامت کے دن یہ جانور اس حال میں لائیں جائیں گے کہ پہلے سے زیادہ اور موٹے ہوں گے اور اپنے کھروں سے ان کو روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے جب آخری جانور اس پر سے گزر جائے گا تو پھر پہلا جانور اس پر لوٹ کر آئے گا' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان میں فیصلہ ہو جائے گا۔ بکیر نے اس کو بسند ابو صالح ابوہریرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا۔

٩٢٦ بَاب الزَّكٰوةِ عَلَى الْاَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ الْقَرَابَةُ وَ الصَّدَقَةُ.

باب ٩٢٦۔ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دو اجر ہیں ایک قرابت اور دوسرے صدقہ کا (ثواب ملے گا)

١٣٦٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّ كَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَ كَانَتْ مُّسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَ اِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْا بِرَّهَا وَ ذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَّقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَ اِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَ بَنِيْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ

١٣٦٩۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابو طلحہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مال دار تھے' ان کے پاس کھجور کے باغ تھے، اپنے تمام مالوں میں ان کو بیر حاء بہت زیادہ محبوب تھا، اس کا رخ مسجد نبوی کی طرف تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہاں جاتے اور وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے تھے۔ انس نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری کہ تم نیکی نہیں پاسکتے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو' ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم نیکی نہیں پاسکتے' جب تک کہ تم اپنی محبوب ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو اور میرے تمام مالوں میں بیر حاء مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے' میں اس کے ثواب اور ذخیرہ کی امید کرتا ہوں' اس لئے آپؐ اسے رکھ لیجئے اور جہاں مناسب ہو' صرف کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا شاباش' یہ تو مفید مال ہے' یہ تو آمدنی کا مال ہے اور جو تو نے کہا' میں نے سن لیا۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے رشتہ داروں میں تقسیم کردو' ابو طلحہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ ابو طلحہ نے اس کو اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ روح نے اس کے متابع حدیث روایت کی اور یحییٰ بن یحییٰ اور

رَوْحٌ وَّ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَّالِكٍ رَّايِحٌ بِالْيَاءِ.

اسماعیل نے مالک سے رابح کے بجائے رایح کا لفظ بیان کیا۔

۱۳۷۰ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَ اَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوْا فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَامَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّىْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَ بِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَآءَتْ زَيْنَبُ امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ زَيْنَبُ فَقَالَ اَىُّ الزَّيَانِبِ فَقِيْلَ امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوْا لَهَا فَاُذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَ كَانَ لِىْ حُلِىٌّ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ وَوَلَدَهٗ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ.

۱۳۷۰۔ ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ، ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے، پھر نماز سے فارغ ہوئے، تو لوگوں کو نصیحت کی اور ان کو صدقہ کا حکم دیا، تو آپؐ نے فرمایا اے لوگو! صدقہ کرو، پھر عورتوں کے پاس پہنچے اور فرمایا، اے عورتوں کی جماعت تم خیرات کرو۔ اس لئے کہ مجھے دوزخیوں میں اکثر عورتیں دکھلائی گئیں۔ عورتوں نے عرض کیا ایسا کیوں یا رسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا، تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو، شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو، اے عورتو! میں نے تم سے زیادہ دین اور عقل میں ناقص کسی کو نہ دیکھا۔ جو بڑے بڑے ہوشیاروں کی عقل کم کر دے۔ پھر آپ گھر واپس ہوئے، جب گھر پہنچے، تو ابن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ آئیں اور اندر آنے کی اجازت مانگی، آپؐ سے کہا گیا یا رسول اللہ! یہ زینبؓ ہے۔ آپؐ نے فرمایا، کون سی زینبؓ؟ کہا گیا، ابن مسعودؓ کی بیوی، آپؐ نے فرمایا، اچھا اجازت دو، انہیں اجازت دی گئی، تو انہوں نے آکر عرض کیا، یا نبی اللہ آج آپؐ نے صدقہ کا حکم دیا، میرے پاس ایک زیور تھا میں نے ارادہ کیا کہ اسے خیرات کر دوں، ابن مسعود نے دعویٰ کیا، کہ وہ اور ان کا بیٹا اس خیرات کا زیادہ مستحق ہے، ان لوگوں سے جن کو میں خیرات دینا چاہتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تیرے شوہر ابن مسعودؓ نے سچ کہا ہے اور تیرا لڑکا ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہے، جن کو تو خیرات دینا چاہتی ہے۔

۹۲۷ بَاب لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ.

باب ۹۲۷۔ مسلمان پر اس کے گھوڑے(۱) میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

۱۳۷۱ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ

۱۳۷۱۔ آدم، شعبہ، عبداللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

(۱) جو گھوڑے اپنی سواری کے لئے ہوں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور جو گھوڑے تجارت کے لئے ہوں ان پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ اسی طرح اگر غلام تجارت کے لئے ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

بُنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بُنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهٖ وَ غُلَامِهٖ صَدَقَةٌ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' مسلمان پر اس کے گھوڑے میں اور اس کے غلام میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

١٣٢٨ بَاب لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ.

باب ۹۲۸۔ مسلمان پر اس کے غلام میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

١٣٧٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بُنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بُنِ عِرَاكِ بُنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بُنُ حَرْبٍ قَالَ وَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بُنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بُنُ عِرَاكِ بُنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهٖ وَ لَا فِي فَرَسِهٖ.

۱۳۷۲۔ مسدد' یحییٰ بن سعید' خثیم بن عراک بن مالک' عراک بن مالک حضرت ابوہریرہؓ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ سلیمان بن حرب' وہیب بن خالد' خثیم بن عراک بن مالک' عراک بن مالک حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان پر اس کے غلام میں اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

٩٢٩ بَاب الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتٰمٰى .

باب ۹۲۹۔ یتیموں پر صدقہ کرنے کا بیان۔

١٣٧٣ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بُنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بُنِ اَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بُنُ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدِنِ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ زِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُولَ اللّٰهِ اَوَ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا يُكَلِّمُكَ فَرَاَيْنَا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَ اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ

۱۳۷۳۔ معاذ بن فضالہ' ہشام' یحییٰ' بلال بن ابی میمونہ' عطا بن یسار نے ابوسعید خدریؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپؐ کے گرد بیٹھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں اپنے بعد تم لوگوں کے متعلق دنیا کی زیب و زینت سے ڈرتا ہوں کہ اس کے دروازے تم پر کھول دیئے جائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا' یا رسول اللہ کیا اچھی چیز بری چیز کو لائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاموش رہے تو اس شخص سے کہا گیا' کیا بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے گفتگو کرتا ہے' اور حضور تجھ سے گفتگو نہیں فرماتے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ پر وحی اتر رہی ہے' آپؐ نے چہرے سے پسینہ پونچھا اور فرمایا' سوال کرنے والا کہاں ہے۔ گویا اس کی تعریف کی اور فرمایا' اچھی چیز برائی پیدا نہیں کرتی مگر موسم ربیع میں ایسی گھاس بھی اگتی ہے جو مار ڈالتی ہے' یا تکلیف میں مبتلا کر دیتی ہے مگر اس جانور کو جو ہری گھاس چرے یہاں تک کہ جب دونوں کوکھیں بھر جائیں' تو وہ آفتاب کی طرف رخ کر کے لید اور پیشاب کرے اور چرتا رہے' اسی طرح یہ مال

الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَ الْيَتِيْمَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِنَّهٗ مَنْ يَّاخُذُهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

سرسبز و شاداب اور میٹھا ہے' کیا ہی بہتر ہے مسلمان کا مال، کہ اس میں سے مسکین' یتیم اور مسافروں کو دیتا ہے' یا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کو ناحق لیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے' جو کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ ہوگا۔

٩٣٠ بَاب الزَّكٰوةِ عَلَى الزَّوْجِ وَ الْاَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ قَالَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۹۳۰۔ شوہر اور زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینے کا بیان، اس کو ابو سعید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا۔

١٣٧٤۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ سَوَآءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِئُ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِيْ اَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلَ حَاجَتِيْ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِئُ عَنِّيْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰى زَوْجِيْ وَ اَيْتَامٍ لِّيْ فِيْ حَجْرِيْ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْنَا

۱۳۷۴۔ عمر بن حفص بن غیاث' حفص بن غیاث' اعمش' شقیق' عمرو بن حارث زینب (عبداللہ بن مسعود کی بیوی) سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش نے کہا میں نے اس کو ابراہیم سے بیان کیا' تو ابراہیم نے مجھ سے بواسطہ عبیدہ' عمرو بن حارث' زینب (زوجہ عبداللہ بن مسعود) سے بالکل اسی طرح روایت کیا' زینب نے بیان کیا کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا' آپؐ نے فرمایا خیرات کرو، اگرچہ تمہارا زیور ہی ہو، اور زینب عبداللہ کی ذات پر اور چند یتیموں کی ذات پر جو ان کی پرورش میں تھے، خرچ کرتی تھی' انہوں نے عبداللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھ لو، چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچی، میں نے ایک انصاری عورت کو دروازے پر پایا' اس کو بھی وہی ضرورت تھی جو مجھے تھی' ہمارے سامنے سے بلالؓ گزرے' ہم نے ان سے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھو کہ میں اپنے شوہر اور ان کے یتیم بچوں پر جو میری پرورش میں ہیں' خرچ کروں؟ تو کیا وہ کافی ہوگا اور ہم نے کہا کہ ہمارا نام نہ لینا۔ بلالؓ اندر گئے، تو آپؐ سے دریافت کیا' تو آپؐ نے فرمایا' وہ دونوں کون عورتیں ہیں؟ بلالؓ نے کہا زینب (ہیں) آپؐ نے فرمایا' کون زینب (بلالؓ نے) کہا عبداللہ کی بیوی؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں(۱)۔ اس

(۱) بیوی اپنے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی ہاں البتہ صدقہ نافلہ دے سکتی ہے اور اس حدیث میں بھی صدقہ نافلہ مراد ہے جس کی تائید ایک روایت سے بھی ہوتی ہے (ملاحظہ ہو عمدۃ القاری ص ۳۲، ج ۹)

فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ اِمْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ اَجْرُ الصَّدَقَةِ.

کے لئے دو اجر ہیں ایک رشتہ داری کا دوسرے صدقہ کا۔

١٣٧٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِیَ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَاهُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ.

۱۳۷۵۔ عثمان بن ابی شیبہ 'عبدہ' ہشام اپنے والد سے 'وہ زینب بنت ام سلمہ وہ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں زینب نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا مجھ کو ثواب ملے گا؟ اگر ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں' وہ میری بھی اولاد ہیں' آپؐ نے فرمایا۔ تم ان پر خرچ کرو تم کو اس کا ثواب ملے گا۔ جو تم اس پر خرچ کرو گی۔

٩٣١ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغَارِمِيْنَ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُعْتِقُ مِنْ زَكٰوةِ مَالِهٖ وَيُعْطِیْ فِی الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنِ اشْتَرٰی اَبَاهُ مِنَ الزَّكٰوةِ جَازَ وَيُعْطٰی فِی الْمُجَاهِدِيْنَ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلَا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ الْاٰيَةَ فِیْ اَيِّهَا اُعْطِيْتَ اَجْزَتْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدًا اِحْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِیْ لَاسٍ حَمَلَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ.

باب ۹۳۱۔ اللہ بزرگ و برتر کا قول' اور گردن چھڑانے اور قرضداروں اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے، اور ابن عباس سے منقول ہے۔ آپؐ نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج میں دیئے، اور حسن بصری نے کہا کہ اگر زکوٰۃ سے اپنے باپ کو خریدے تو جائز ہے اور مجاہدین اور اس شخص کو بھی دیا جا سکتا ہے' جس نے حج نہ کیا ہو پھر آیت انما الصدقات للفقراء آخر تک تلاوت کی۔ ان میں سے جس کو بھی دیا جائے کافی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے اپنی زرہیں خدا کی راہ میں وقف کر دی ہیں اور ابولاس سے منقول ہے کہ ہم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کرنے کے لئے بھیجا۔

١٣٧٦ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَ اَعْتُدَهٗ فِیْ

۱۳۷۶۔ ابوالیمان 'شعیب' ابوالزناد 'اعرج' ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صدقہ کا حکم دیا' تو آپؐ سے کہا گیا، کہ ابن جمیل' خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب زکوٰۃ نہیں دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل نہیں انکار کرتا ہے۔ مگر یہ کہ وہ فقیر تھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے مالدار بنا دیا (وہ ناشکری کرتا ہے) لیکن خالد تو اس پر تم (زکوٰۃ کا مطالبہ کر کے) ظلم کرتے ہو' اس نے اپنی زرہیں اور سامان جنگ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور عباس بن

سَبِيلِ اللّٰهِ وَ اَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَّ مِثْلُهَا مَعَهَا تَابَعَهُ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ هِيَ عَلَيْهِ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حُدِّثْتُ عَنِ الْاَعْرَجِ مِثْلَهُ.

عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا ہیں' ان کی زکوٰۃ ان پر صدقہ ہے اور اتنا ہی اور بھی' ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے اس کے تابع حدیث روایت کی اور ابن اسحٰق نے ابوالزناد سے روایت کیا کہ ھی علیھا و مثلھا معھا (وہ عباس پہ صدقہ اور اتنا ہی اور بھی) ابن جریج نے کہا کہ مجھ سے بواسطہ اعرج اسی طرح حدیث بیان کی گئی۔

٩٣٢ بَاب الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ.

باب ٩٣٢۔ سوال سے بچنے کا بیان۔

١٣٧٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَّ مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَ مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً خَيْرًا وَ اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

١٣٧٧۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عطا بن یزید لیثی' اور ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کچھ مانگا۔ آپؐ نے ان کو دیا' یہاں تک کہ جو کچھ آپؐ کے پاس تھا ختم ہو گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا میرے پاس جو کچھ بھی مال ہو گا' میں تم سے بچا نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے بچا لے گا اور جو شخص بے پرواہی چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ بے پرواہ بنا دے گا اور جو شخص صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور کشادہ تر نعمت نہیں ملی۔

١٣٧٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا فَيَسْاَلَهُ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ.

١٣٧٨۔ عبداللہ بن یوسف ملک' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم میں سے ایک شخص کا رسی لینا اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اٹھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس آکر کچھ مانگے اور وہ اسے دے یا نہ دے۔

١٣٧٩۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ.

١٣٧٩۔ موسیٰ' وہیب' ہشام' عروہ' حضرت زبیر بن عوام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رسی لے اور لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر اس کو بیچے اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو محفوظ رکھے' تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے اور وہ اسے دیں یا نہ دیں۔

١٣٨٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

١٣٨٠۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' عروہ بن زبیر و سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ میں نے

الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ قَالَ يَاحَكِيْمُ اَنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَ مَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَ كَانَ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ ، اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ الَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَءُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّدْعُوْا حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَآءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَهٗ مِنْهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّىْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّىْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّىَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کچھ مانگا۔ تو آپؐ نے دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپؐ نے دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپؐ نے دیا۔ پھر فرمایا کہ اے حکیم یہ مال سرسبز و شاداب اور میٹھا ہے، جو اس کو سخاوت نفس کے ساتھ لے۔ تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ اسکو لے تو اس میں برکت نہیں دی جاتی ہے اور اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم نے کہا میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں آپؐ کے بعد کسی سے کچھ قبول نہ کروں گا، یہاں تک کہ میں دنیا سے چلا جاؤں۔ حضرت ابو بکرؓ ان کو (وظیفہ) دینے کے لئے بلاتے' تو وہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔ پھر عمرؓ نے ان کو (وظیفہ) دینے کے لئے بلایا تو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ عمرؓ نے فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت میں تمہیں حکیم پر گواہ بناتا ہوں کہ میں اس مال میں سے حکیم کا حق اس کے سامنے پیش کر چکا ہوں' لیکن وہ لینے سے انکار کر رہے ہیں(۱)۔ چنانچہ حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کسی شخص سے کچھ بھی قبول نہ کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

۹۳۳ بَاب مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَّ لَا اِشْرَافِ نَفْسٍ وَّ فِىْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ .

باب ۹۳۳۔ اس شخص کا بیان جس کو اللہ تعالیٰ کچھ بغیر سوال اور طمع کے دلادے (تو لے لینا جائز ہے) اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور خاموش رہنے والے کا حق ہے۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِىَ الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّىْ فَقَالَ خُذْهُ اِذَا جَائَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَىْءٌ وَّ اَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۱۳۸۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث' یونس' زہری' سالم' عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھ کو کچھ دیتے تو میں کہتا' اس شخص کو دے دیجئے' جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو' آپؐ فرماتے کہ جب اس مال میں سے کچھ تم کو ملے' اس حال میں کہ تمہارا دل اس میں نہ لگا ہو اور تم نہ مانگنے والے ہو تو لے لو اور اگر نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ پڑو۔

(۱) یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد میں پختگی اور استقلال کی ایک مثال ہے کہ جو وعدہ کیا تھا اسے اس طرح پورا کر کے دکھایا کہ اپنا حق بھی نہ لیتے تھے۔

٩٣ بَاب مَنْ سَاَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا.

١٣٨٢ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرَ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِىَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِىْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِسْتَغَاثُوْا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ زَادَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِىْ جَعْفَرَ فَيَشْفَعُ لِيُقْضٰى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمْشِىْ حَتّٰى يَاْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَّبْعَثُهُ اللّٰهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّحْمَدُهٗ اَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَخِى الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْاَلَةِ.

٩٣٥ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَكَمِ الْغِنٰى وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ.

١٣٨٣ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ

باب ۹۳۴۔ اس شخص کا بیان جو مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرے۔

۱۳۸۲۔ یحیٰی بن بکیر' لیث' عبید اللہ بن ابی جعفر' حمزہ بن عبد اللہ بن عمرؓ، عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ ایک آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہو گا اور فرمایا کہ آفتاب قیامت کے دن قریب ہو جائے گا' یہاں تک کہ نصف کان تک پسینہ آ جائے گا۔ بس وہ اسی حال میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس فریاد لے کر جائیں گے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جائیں گے اور عبد اللہ نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے بواسطہ ابن ابی جعفر بیان کیا، کہ آپؐ سفارش کریں گے، تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ آپؐ روانہ ہوں گے یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا حلقہ پکڑ لیں گے' اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کر دے گا' جس کی تمام لوگ تعریف کریں گے اور معلیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے بواسطہ نعمان بن راشد' عبد اللہ بن مسلم (زہری کے بھائی) حمزہ بن عبد اللہ سے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عمرؓ اور ابن عمرؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کرنے کے متعلق روایت کیا۔

باب ۹۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے اور اس کا بیان کہ کتنے مال سے آدمی مالدار ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانا کہ اس قدر مال نہ ملے جو اس کو بے پرواہ نہ بنا دے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان فقراء کے لئے جو خدا کے راستہ میں گھیر لیے گئے ہیں اور زمین میں چل نہیں سکتے ان کو سوال نہ کرنے کے سبب سے نادان لوگ غنی سمجھتے ہیں۔ آخر آیت فان اللہ بہ علیم تک۔

۱۳۸۳۔ حجاج بن منہال' شعبہ' محمد بن زیاد حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا'

اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِيْنُ الَّذِىْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَ الْاُكْلَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِىْ لَيْسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحِىْ وَ لَا يَسْاَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا.

مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک لقمہ یادو لقمہ ادھر سے ادھر پھیراتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کو مالداری حاصل نہیں ہے اور وہ شرم محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتا۔

١٣٨٤ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّآءُ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنِ اكْتُبْ اِلَىَّ بِشَىْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَّقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَ كَثْرَةَ السُّوَالِ.

۱۳۸۴۔ یعقوب بن ابراہیم' اسماعیل بن علیہ' خالد حذاء، ابن اشوع' شعبی' مغیرہ بن شعبہ کے کاتب (دراد) نے بیان کیا کہ حضرت امیر معاویہؓ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ مجھے کچھ لکھ بھیجو جو تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انہوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزیں ناپسند فرمائی ہیں۔ ایک بے فائدہ گفتگو دوسرے مال کا ضائع کرنا اور تیسرے بہت مانگنا۔

١٣٨٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيْهِمْ لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَىَّ فَقُمْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْمُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنِّىْ لَاُعْطِى الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِى النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ وَ عَنْ

۱۳۸۵۔ محمد بن عزیز زہری' یعقوب بن ابراہیم' ابراہیم' صالح' ابن شہاب، عامر بن سعد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک جماعت کو مال دیا اور میں ان میں بیٹھا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا اور اس کو کچھ نہ دیا حالانکہ وہی شخص مجھ کو زیادہ پسند تھا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس گیا اور چپکے سے عرض کیا کہ کیا بات ہے آپؐ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا واللہ میں اسے مومن سمجھتا ہوں یا مسلمان؟ میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر مجھ پر وہ چیز غالب ہوئی جو میں اس کے متعلق جانتا تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے' آپؐ نے فلاں کو چھوڑ دیا' حالانکہ میں اسے مومن سمجھتا ہوں، کہا، یا مسلمان میں تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر مجھ پر اس کا وہ حال غالب آیا جو اس کے متعلق جانتا تھا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ فلاں کو آپؐ نے کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے، کہا، یا مسلمان' تین بار اسی طرح ہوا۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے' صرف اس خوف سے دیتا ہوں کہ کہیں دوزخ میں منہ کے بل نہ گرا دیا جائے۔ اور یعقوب اپنے والد سے

اَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ بِهٰذَا قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِيْ وَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ اَيْ سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَكُبْكِبُوْا قُلِبُوْا مُكِبًّا اَكَبَّ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ فِعْلُهٗ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلٰى اَحَدٍ فَاِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهٖ وَ كَبَبْتُهٗ اَنَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ اَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ اَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ.

بواسطہ صالح' اسماعیل بن محمد' محمد (بن سعد) اس حدیث کو روایت کرتے ہیں اور اپنی حدیث میں (اتنا زیادہ) کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا ہاتھ سعد کے شانے اور گردن پر رکھ کر فرمایا اے سعد ادھر آؤ انی لا عطی (میں ایک شخص کو دیتا ہوں آخر تک۔ ابو عبداللہ (بخاری) بیان کرتے ہیں کہ کبکبوا کے معنی ہیں الٹ دیئے گئے مکبا۔ اکب الرجل سے ماخوذ ہے (لازم استعمال ہوتا ہے) جب اس کا فعل کسی پر واقع نہیں ہوتا اور اگر وہ فعل کسی پر واقع ہو (یعنی متعدی ہو) تو اس کو بولتے ہیں کتبه الله لوجهه و كبته انا ابو عبداللہ (بخاری) نے فرمایا کہ صالح بن کیسان زہری سے بڑے ہیں اور انہوں نے ابن عمر سے ملاقات کی ہے۔

١٣٨٦۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَ اللُّقْمَتَانِ وَ التَّمْرَةُ وَ التَّمْرَتَانِ وَ لٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَ لَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ.

۱۳۸۶۔ اسماعیل بن عبداللہ' مالک' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس گھومتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور کی امید میں ادھر ادھر گھومتا پھرے بلکہ مسکین وہ شخص ہے جسے اتنی دولت نہ ملے کہ اسے بے پرواہ بنائے، اور اس کا حال بھی کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس کو خیرات دے اور نہ وہ اٹھ کر مانگتا پھرتا ہے۔

١٣٨٧۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ ثُمَّ يَغْدُوْ اَحْسِبُهٗ قَالَ اِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ فَيَبِيْعَ فَيَاْكُلَ وَ يَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ.

۱۳۸۷۔ عمرو بن حفص بن غیاث' حفص بن غیاث' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے کر (میرا خیال ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا کہ) پہاڑ کی طرف جائے' لکڑی اٹھائے' اس کو بیچ کر کھائے اور صدقہ کرے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔

٩٣٦ بَاب خَرْصِ التَّمْرِ.

باب ۹۳۶۔ کھجور کا اندازہ (۱) کر لینے کا بیان۔

(۱) اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب باغوں میں پھل آ جائیں تو امیر المومنین کی طرف سے ایک دیانتدار افسر باغ کے مالکوں کے پاس جائے اور انہیں ساتھ لے کر مناسب طریقوں سے باغ کے پھل کا اندازہ لگایا جائے کہ اس میں کس قدر پیداوار ہے۔ اس اندازے کے بعد وہ واپس آ جائے۔ پھر جب باغ پک جائے تو مالک اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔ یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا تا کہ باغ کے مالک کسی قسم کی خیانت نہ کر سکیں۔ لیکن اس صورت میں اس افسر کی بات ایک اندازہ ہو گی حتمی بات نہیں ہو گی اسی لئے دوسری احادیث میں آپ نے اندازہ سے ۱/۳ یا ۱/۴ چھوڑنے کا بھی حکم دیا ہے (دیکھیں سنن ابی داؤد ص ۲۳۳، ج ۱)

۱۳۸۸ ۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَلَمَّا جَآءَ وَادِيَ الْقُرٰى اِذَا امْرَاَةٌ فِيْ حَدِيْقَةٍ لَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ اخْرُصُوْا وَ خَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا اَحْصِيْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا اَتَيْنَا تَبُوْكَ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَّلَا يَقُوْمَنَّ اَحَدٌ وَّ مَنْ كَانَ مَعَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنٰهَا وَ هَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَاَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ وَّاَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَّكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا اَتٰى وَادِيَ الْقُرٰى قَالَ لِلْمَرْاَةِ كَمْ جَآءَ تْ حَدِيْقَتُكِ قَالَتْ عَشْرَةَ اَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُتَعَجِّلٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَّعْنَاهُ اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ فَلَمَّا رَاٰى اُحُدًا قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ سَاعِدَةَ اَوْ دُوْرُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ يَعْنِيْ خَيْرًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيْقَةٌ وَمَالَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَا يُقَالُ حَدِيْقَةٌ وَّ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ

۱۳۸۸۔ سہل بن بکار' وہیب' عمرو بن یحییٰ' عباس ساعدی' ابو حمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ جنگ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب آپؐ وادی القری میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں نظر آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا اس کی کھجوروں کا اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس وسق کھجوروں کا اندازہ لگایا پھر اس عورت سے فرمایا۔ اس میں سے جتنی کھجور نکلے یاد رکھنا' جب ہم لوگ تبوک پہنچے تو آپؐ نے فرمایا۔ آج رات کو زور کی آندھی چلے گی' اس لئے کوئی شخص کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اسے باندھ دے ہم نے باندھ دیا۔ رات کو زوروں کی آندھی آئی ایک شخص کھڑا تھا جس کو طی کے پہاڑوں پر جا پھینکا اور ایلہ کے بادشاہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا اور ایک چادر بھیجی اور آپؐ نے اس کو اس ملک کی حکومت پر بر قرار رکھا پھر جب آپؐ وادی القری پہنچے تو اس عورت سے پوچھا تیرے باغ میں کتنی کھجوریں اتریں؟ اس عورت نے کہا دس وسق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اندازہ لگایا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے مدینہ جلد جانا ہے، اس لئے جو شخص میرے ساتھ جلد جانا چاہے تو چلے' جب ابن بکار نے ایک شخص سے کہا جس کے معنی یہ تھے کہ مدینہ دکھلائی دینے لگا تو فرمایا یہ طابہ ہے جب احد کو دیکھا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے بہت محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' کیا میں تمہیں انصار کے گھروں میں بہتر گھر نہ بتاؤں لوگوں نے کہا کہ ہاں بتائیے' آپؐ نے فرمایا' بنی نجار کے گھر پھر بنی عبد الاشہل کے گھر' پھر بنی ساعدہ کے گھر یا بنی حارث بن خزرج کے گھر اور انصار کے ہر گھر میں بھلائی ہے' ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا ہر باغ جو دیوار سے گھرا ہو حدیقہ ہے اور جس میں دیوار نہ ہو وہ حدیقہ نہیں ہے، سلیمان بن بلال نے کہا کہ مجھ سے عمرو نے بیان کیا کہ پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر' پھر بنی ساعدہ کا گھر اور سلیمان نے بواسطہ سعد بن سعید' عمارہ بن غزیہ' عباس (بن سہل) سہل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا' آپؐ نے فرمایا' احد پہاڑ ہے جو ہمیں پسند کرتا ہے اور ہم اسے پسند کرتے ہیں۔

عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ.

۹۳۷ بَاب الْعُشْرِ فِيْمَا يُسْقٰى مِنْ مَّآءِ السَّمَآءِ وَالْمَآءِ الْجَارِيْ وَلَمْ يَرَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا.

باب ۹۳۷۔ آسمان کے پانی اور جاری پانی سے سیراب کی جانے والی زمین میں دسواں حصہ واجب ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے شہد میں (۱) زکوٰۃ کو واجب نہیں سمجھا۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَ الْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عُشْرِيًّا الْعُشْرِ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا تَفْسِيْرُ الْاَوَّلِ لِاَنَّهٗ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْاَوَّلِ يَعْنِيْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَ فِيْ هٰذَا و وَقَّتَ وَ الزِّيَادَةُ مَقْبُوْلَةٌ وَ الْمُفَسَّرُ يُقْضٰى عَلَى الْمُبْهَمِ اِذَا رَوَاهُ اَهْلُ الثَّبْتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلّٰى فَاُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَّتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ.

۱۳۸۹۔ سعید بن ابی مریم' عبداللہ بن وہب' یونس بن زید' ابن شہاب، سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس زمین میں عشر ہے' جسے آسمان یا چشمہ کا پانی سیراب کرے یا خود بخود سیراب ہو اور جس زمین کو کنوئیں سے سیراب کیا جائے' اس میں بیسواں حصہ واجب ہے' ابو عبداللہ (بخاری) نے بیان کیا کہ یہ پہلی حدیث کی تفسیر ہے۔ اس لئے کہ پہلی حدیث یعنی ابن عمرؓ کی حدیث میں اس کی تعین نہیں کی' وہ حدیث یہ ہے۔ فما سقت السماء العشر اور اس میں بیان کیا اور تعین کی اور یہ زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسر مبہم کا فیصلہ کرتی ہے' بشرطیکہ اس کو حافظہ والے روایت کریں جیسا کہ فضل بن عباس نے بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور بلالؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے نماز پڑھی' تو بلال کے قول پر عمل کیا اور فضل کا قول چھوڑ دیا۔

۹۳۸ بَاب لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

باب ۹۳۸۔ پانچ اوسق (کھجور) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

۱۳۹۰۔ مسدد' یحییٰ' مالک محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ' عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ' حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں' حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ

(۱) متعدد روایات اور آثار صحابہؓ سے یہ ثابت ہے کہ شہد میں زکوٰۃ (عشر) واجب ہوتا ہے یہی حنفیہ حنابلہ وغیرہ کا مسلک ہے۔ روایات اور دلائل کے لئے ملاحظہ ہو (عمدۃ القاری ص ۷۱ ج ۹) المغنی لابن قدامہ ص ۱۸۴ ج ۴، معارف السنن ص ۲۱۶ ج ۵)

صَدَقَةٌ وَّلَا فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَ لَا فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ.

چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

۹۳۹ بَاب اَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَ هَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ.

باب ۹۳۹۔ پھل توڑتے وقت کھجور کی زکوٰۃ لینے کا بیان اور کیا جائز ہے کہ بچہ کو چھوڑ دیا جائے تاکہ صدقہ کے کھجور میں سے لے لے۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَ هٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كُوْمًا مِّنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهٗ فِیْ فِيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَاْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ.

۱۳۹۱۔ عمر بن محمد بن حسن اسدی، محمد بن حسن اسدی، ابراہیم بن طہمان، محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجور کے کٹنے کے وقت کھجور کا پھل لایا جاتا، کبھی یہ شخص اپنی کھجوریں لے کر آتا، کبھی دوسرا شخص اپنی کھجوریں لے کر آتا، یہاں تک کہ کھجوروں کا ڈھیر لگ جاتا، حسنؓ اور حسینؓ ان کھجوروں سے کھیلنے لگے اور ان میں سے ایک نے کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی، تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو کھجور ان کے منہ سے نکال دی اور آپؐ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ نہیں کھاتے۔

۹۴۰ بَاب مَنْ بَاعَ ثِمَارَهٗ اَوْ نَخْلَهٗ اَوْ اَرْضَهٗ اَوْ زَرْعَهٗ وَقَدْ وَجَبَ فِيْهِ الْعُشْرُ اَوِ الصَّدَقَةُ فَاَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهٖ اَوْ بَاعَ ثِمَارَهٗ وَ لَمْ تَجِبْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى اَحَدٍ وَّ لَمْ يَخُصَّ مَنْ وَّجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَّمْ تَجِبْ.

باب ۹۴۰۔ جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا کھیتی کو بیچا اور اس میں عشر یا زکوٰۃ واجب تھی، تو اب دوسرے مال سے زکوٰۃ دے یا پھل بیچے جس میں صدقہ واجب نہ تھا، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا کہ پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک کہ ان کا قابل انتفاع ہونا ظاہر نہ ہو جائے، چنانچہ قابل انتفاع ہونے کے بعد آپؐ نے منع نہیں فرمایا اور نہ کسی کی تخصیص فرمائی کہ زکوٰۃ اس پر واجب ہوئی ہو یا نہ واجب ہوئی ہو۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۲۔ حجاج، شعبہ، عبداللہ بن دینار، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھل بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ ان کا قابل انتفاع ہونا ظاہر ہو جائے اور جب ان سے پوچھا

عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهٗ.

جاتا کہ قابل انتفاع ہونا کیا چیز ہے؟ تو کہتے کہ اس کی آفت جاتی رہے۔

١٣٩٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا.

۱۳۹۳۔ عبداللہ بن یوسف 'لیث' خالد بن یزید' عطاء بن ابی رباح جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا' جب تک کہ ان کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے۔

١٣٩٤ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَارَّ.

۱۳۹۴۔ قتیبہ 'مالک' حمید' انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا' یہاں تک کہ وہ رنگین ہو جائیں یعنی سرخی آجائے۔

٩٤١ بَاب هَلْ يَشْتَرِيْ صَدَقَتَهٗ وَ لَا بَأْسَ أَنْ يَّشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهٖ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرٰى وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهٗ.

باب ۹۴۱۔ کیا اپنے صدقہ کے مال کو خرید سکتا ہے؟ اور غیروں کے صدقہ کو خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے صرف صدقہ دینے والے کو خریدنے (۱) سے منع فرمایا ہے اور دوسروں کو منع نہیں فرمایا۔

١٣٩٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَّشْتَرِيَهٗ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهٗ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَّبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ إِلَّا جَعَلَهٗ صَدَقَةً.

۱۳۹۵۔ یحییٰ بن بکیر 'لیث' عقیل' ابن شہاب' سالم' عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں خیرات کیا' پھر دیکھا کہ اسے بیچا جا رہا ہے تو اسے خریدنا چاہا، پھر نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے پاس آئے اور آپؐ سے اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنی خیرات کو دوبارہ واپس نہ لو' اسی سبب سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب بھی خیرات کی ہوئی چیز خریدتے تو اسے صدقہ کر دیتے۔

١٣٩٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَأَرَدْتُّ أَنْ

۱۳۹۶۔ عبداللہ بن یوسف 'مالک بن انس' زید بن اسلم' اسلم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے اللہ کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا۔ جس شخص کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کو خراب کر دیا، تو میں نے اسے خریدنا چاہا اور میں نے سمجھا

(۱) چونکہ ایسی صورت میں صدقہ لینے والا عام حالات میں کچھ نہ کچھ رعایت کر ہی دیتا ہے اس لئے حدیث میں اس سے ممانعت کر دی گئی۔

اَشْتَرِيَهٗ وَ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَ اِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَآئِدِ فِيْ قَيْئِهٖ.

کہ وہ اسے سستا بیچ دے گا، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپؐ نے فرمایا اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو' اگرچہ وہ تم کو ایک درہم میں دے' اس لئے کہ صدقہ دے کر واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو کھائے۔

٩٤٢ بَاب يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ.

باب ۹۴۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپؐ کی آل کے لئے صدقہ کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں۔

١٣٩٧ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ .

۱۳۹۷۔ آدم' شعبہ' محمد بن زیاد' روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ حسنؓ بن علیؓ نے صدقہ کی کھجور میں سے ایک کھجور کو لے کر اپنے منہ میں ڈال لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' تھو کو تھو کو' تاکہ وہ اسے پھینک دیں، پھر فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے۔

٩٤٣ بَاب الصَّدَقَةِ عَلٰى مَوَالِيْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۹۴۳۔ ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غلاموں کو صدقہ دینے کا بیان۔

١٣٩٨ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَّيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا.

۱۳۹۸۔ سعید بن عفیر' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری پائی' جو حضرت میمونہؓ کی لونڈی کو خیرات میں دی گئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اس کی کھال سے تم لوگوں نے کیوں فائدہ نہیں اٹھایا، لوگوں نے عرض کیا وہ تو مردار تھی، آپؐ نے فرمایا' حرام تو مردار کا کھانا ہے۔

١٣٩٩ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ وَ اَرَادَ مَوَالِيْهَا اَنْ يَّشْتَرِطُوْا وَلَاءَ هَا فَذَكَرَتْ عَآئِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ

۱۳۹۹۔ آدم' شعبہ' حکم' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہا اور اس کے مالک نے یہ شرط کرنا چاہی کہ اس کی ولاء ان لوگوں کی ہوگی' حضرت عائشہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ بیان کیا تو ان سے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' اس کو خرید لو۔ ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو میں نے کہا یہ تو وہی ہے' جو بریرہؓ کو صدقہ میں ملا ہے، آپؐ نے فرمایا وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور

عَلٰی بَرِیْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِیَّةٌ.

٩٩٤ بَاب اِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ.

١٤٠٠ ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَآئِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقَالَتْ لَا اِلَّا شَیْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اِلَیْنَا نُسَیْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِیْ بَعَثْتَ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

١٤٠١ ـ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَیْهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لَنَا هَدِیَّةٌ وَّقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

٩٤٥ بَاب اَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْاَغْنِیَآءِ وَ تُرَدُّ فِی الْفُقَرَآءِ حَیْثُ کَانُوْا.

١٤٠٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ یَّحْیٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ مَّوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِیْنَ بَعَثَهٗ اِلَی الْیَمَنِ اِنَّكَ سَتَاْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ الْکِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰی اَنْ یَّشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ

ہمارے لئے ہدیہ ہے(۱)۔

باب ۹۴۴۔ جب صدقہ محتاج کے حوالہ کردیا جائے۔

۱۴۰۰۔ علی بن عبداللہ' یزید بن زریع' خالد' حفصہ بنت سیرین' حضرت ام عطیہ انصاریہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے' حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ کچھ بھی نہیں سوائے اس (گوشت) کے جو نسیبہؓ نے اس بکری میں سے ہمیں بھیجا ہے، جو اسے صدقہ میں دی گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو اپنے مقام پر پہنچ گئی۔

۱۴۰۱۔ یحییٰ بن موسیٰ' وکیع' شعبہ' قتادہ' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا جو بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا تھا، آپؐ نے فرمایا، وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے بواسطہ قتادہ' انس خبر دی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا۔

باب ۹۴۵۔ مالداروں سے صدقہ لینے کا بیان اور فقراء کو دیا جائے جہاں بھی ہوں۔

۱۴۰۲۔ محمد بن مقاتل' عبداللہ، زکریا بن اسحاق' یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی' ابو معبد (ابن عباس کے غلام) ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معاذ بن جبل سے جب انہیں یمن کی طرف بھیجنے لگے، فرمایا کہ تم ایسی قوم کے پاس چلے جاتے ہو' جو اہل کتاب ہیں جب ان کے پاس پہنچو تو انہیں دعوت دو کہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اگر وہ یہ مان لیں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ

(۱) زکوٰۃ یا صدقہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ محتاج کو اس کا پوری طرح مالک بنا دیا جائے اور وہ اس چیز کو جیسے چاہے استعمال کرے اور جسے چاہے دے۔ مالک بننے کے بعد اس کی اجازت سے کسی سید یا مالدار کے لئے اس کے استعمال میں کوئی کراہت نہیں۔ یہ صدقہ اب صدقہ نہیں بلکہ عام چیزوں کی طرح ہو گیا۔ حدیث میں یہی بتایا گیا ہے۔

قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَاءِ هِمْ فَإِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور وہ ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس کو بھی منظور کر لیں تو ان کے اچھے مال لینے سے بچو اور مظلوموں کی بددعا سے بچو، اس لئے کہ مظلوم کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔

۹۴۶ بَاب صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَ دُعَائِهٖ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْاٰيَةَ.

باب ۹۴۶۔ امام کا صدقہ دینے والے کے لئے دعائے خیر و برکت کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے کر ان کو پاک کرو اور پاکیزہ بناؤ اور ان کے لئے دعائے خیر کرو۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى .

۱۴۰۳۔ حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی جماعت صدقہ لے کر آتی تو آپؐ فرماتے، اے اللہ! آل فلاں پر اپنی رحمت نازل فرما، چنانچہ میرے والد صدقہ لے کر آئے تو آپؐ نے فرمایا۔ اے اللہ آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

۹۴۷ بَاب مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَ اللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَ اِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِيْ يُصَابُ فِي الْمَآءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ فَخَرَجَ فِيْ

باب ۹۴۷۔ اس مال کا بیان جو سمندر سے نکالا جائے۔ ابن عباس نے فرمایا رکاز عنبر نہیں یہ تو ایسی چیز ہے جسے سمندر پھینک دیتا ہے حسن نے کہا کہ عنبر اور موتی میں پانچواں حصہ ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ مقرر کیا اور رکاز وہ نہیں ہے جو پانی میں پایا جائے اور لیث نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن ہرمز، ابوہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے بنی اسرائیل کے ایک شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا، تو اس نے اس کو دے دیا۔ پھر وہ سمندر کی طرف گیا، لیکن کوئی کشتی اسے نہ ملی، اس نے ایک لکڑی لے کر اسے چیرا اور اس میں ہزار دینار رکھ کر

الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيهَا اَلْفَ دِينَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِىْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ.

سمندر میں پھینک دیا اور وہ شخص جس نے اسے قرض دیا تھا' باہر نکلا' تو اس کی نظر اس لکڑی پر پڑی تو اس لکڑی کو ایندھن کے لئے گھر لے آیا، پھر پوری حدیث بیان کی، جب اس لکڑی کو چیرا تو اس نے اپنا مال پایا۔

۹۴۸ بَاب فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَقَالَ مَالِكٌ وَ ابْنُ اِدْرِيسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهٖ وَ كَثِيرِهِ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدَنُ بِرِكَازٍ وَّ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدَنِ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَ اَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَّ قَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي اَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَ مَا كَانَ مِنْ اَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكٰوةُ وَ اِنْ وَّجَدْتَّ لُقَطَةً فِي الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا فَاِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِّثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِاَنَّهٗ يُقَالُ اَرْكَزَ الْمَعْدِنُ اِذَا اُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهٗ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُّهِبَ لَهُ الشَّيْءُ اَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا اَوْ كَثُرَ ثَمَرُهٗ اَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ يَّكْتُمَهٗ وَ لَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ.

باب ۹۴۸۔ رکاز میں پانچواں حصہ ہے مالک اور ابن ادریس نے کہا کہ رکاز جاہلیت کا دفینہ ہے(۱)، کم ہو یا زیادہ اس میں پانچواں حصہ ہے، اور معدن رکاز نہیں اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے معدن کے متعلق فرمایا کہ اس میں گر کر مر جانے والا تاوان کا مستحق نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔ اور عمر بن عبدالعزیز نے معدن میں ہر دو سو درہم میں سے پانچ درہم (چالیسواں حصہ) لئے اور حسن نے کہا کہ وہ رکاز جو دارالحرب میں ہو اس کا پانچواں حصہ ہے اور دارالاسلام میں ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اگر دشمن کے ملک میں کوئی چیز پڑی ہوئی پائے، تو اس کا اعلان کرے، اور اگر دشمن کا مال ہو تو اس میں پانچواں حصہ واجب ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ معدن جاہلیت کے دفینہ کی طرح رکاز ہے اس لئے کہ ارکز المعدن بولتے ہیں۔ جب اس میں سے کوئی چیز نکلے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی جائے یا اس کو بہت زیادہ نفع حاصل ہو یا پھل زیادہ آئے تو اس وقت بولتے ہیں ارکزت پھر انہوں نے خود ہی اس کے خلاف کیا اور کہا کہ معدن کے چھپانے میں کوئی حرج نہیں اور پانچواں حصہ ادا نہ کرے۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۴۰۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' سعید بن مسیب' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا چوپائے کا روندنا معاف

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَآءُ جُبَارٌ وَّ الْبِئْرُ جُبَارٌ وَّ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّ فِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

ہے اور کنویں میں گر کر مر جانا بھی معاف ہے، یعنی تاوان کا مستحق نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

۹۴۹ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ الْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِيْنَ مَعَ الْاِمَامِ.

باب ۹۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول والعاملین علیها اور صدقہ وصول کرنے والے سے امام کا محاسبہ کا بیان۔

۱۴۰۵ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اِسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الاَسَدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَيْمٍ يُّدْعَى ابْنُ اللُّتْبِيَةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ.

۱۴۰۵۔ یوسف بن موسیٰ' ابو اسامہ' ہشام بن عروہ' عروہ' ابو حمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد میں سے ایک شخص کو جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا' بنی سلیم کی زکوٰۃ پر مقرر کیا' جب وہ واپس آیا' تو آپؐ نے اس سے حساب لیا۔

۹۵۰ بَاب اِسْتِعْمَالِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَ اَلْبَانِهَا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ.

باب ۹۵۰۔ صدقہ کے اونٹ اور اس کے دودھ سے مسافروں کے کام لینے کا بیان۔

۱۴۰۶ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِیَ وَ اسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَ اَرْجُلَهُمْ وَ سَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعُضُّوْنَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهُ اَبُوْ قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَّحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ.

۱۴۰۶۔ مسدد' یحیٰی' شعبہ' قتادہ' انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے' تو یہاں کی آب و ہوا ان لوگوں کو راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اجازت دی کہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب پئیں' ان لوگوں نے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ لے بھاگے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے' چنانچہ وہ لوگ لائے گئے، آپؐ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں، اور پتھریلی زمین میں انہیں ڈلوا دیا' وہ لوگ پتھر چباتے تھے' ابو قلابہ اور ثابت اور حمید نے بھی انسؓ سے اس کے متابع حدیث روایت کی۔

۹۵۱ بَاب وَسْمِ الْاِمَامِ اِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهٖ.

باب ۹۵۱۔ صدقہ کے اونٹوں کو امام کا اپنے ہاتھ سے نشان لگانے کا بیان۔

۱۴۰۷ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى

۱۴۰۷۔ ابراہیم بن منذر' ولید' ابو عمرو اوزاعی' اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبداللہ بن طلحہ کو لے کر گیا تاکہ اس کی تحنیک (کھجور چبا کر منہ میں ڈالنا) کر دیں تو میں

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِیْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ.

نے آپؐ کو اس حال میں پایا کہ آپؐ کے ہاتھ میں داغنے کا آلہ تھا جس سے آپؐ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

۹۵۲ بَاب فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَاٰى اَبُوْ الْعَالِيَةِ وَ عَطَآءٌ وَّ ابْنُ سِيْرِيْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيْضَةً.

باب ۹۵۲۔ صدقہ فطر کے فرض ہونے کا بیان۔ ابو العالیہ' عطاء' اور ابن سیرین نے صدقہ فطر کو فرض سمجھا۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَ الْحُرِّ وَ الذَّكَرِ وَ الْاُنْثٰى وَ الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَمَرَبِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ.

۱۴۰۸۔ یحییٰ بن محمد بن سکن' محمد بن جہضم' اسماعیل بن جعفر' عمر بن نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو' غلام اور آزاد' مرد اور عورت' چھوٹے اور بڑے (غرضیکہ ہر) مسلمان پر فرض کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ نماز سے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

۹۵۳ بَاب صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَ غَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

باب ۹۵۳۔ صدقہ فطر کے آزاد اور غلام تمام مسلمانوں پر واجب ہونے کا بیان(۱)۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۱۴۰۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک صاع کھجور' یا ایک صاع جو' ہر آزاد غلام ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے یا بڑے پر صدقہ فطر فرض کیا۔

۹۵۴ بَاب صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ.

باب ۹۵۴۔ صدقہ فطر میں جو ایک صاع دے۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ

۱۴۱۰۔ قبیصہ بن عقبہ' سفیان' زید بن اسلم' عیاض بن عبداللہ ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ہم صدقہ میں ایک صاع جو کھانے کے لئے دیا کرتے تھے۔

---

(۱) غلاموں کی طرف سے ان کے آقا صدقۂ فطر ادا کریں گے۔ اور حدیث میں غلاموں سے مراد مسلمان اور کافر دونوں ہیں جس کا قرینہ یہ ہے کہ اس حدیث کو نقل کرنے والے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے کافر غلاموں کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے۔ (فتح الباری ص ۲۸۹، ج ۳) لہٰذا اپنے ہر قسم کے غلاموں کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا ضروری ہوگا۔

الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

۹۵۵ بَاب صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ.

۱۴۱۱ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ.

باب ۹۵۵۔ صدقہ فطر میں ایک صاع کھانا دے(۱)۔

۱۴۱۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری، ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدریؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع کھانا، یا ایک صاع جو، یا ایک صاع کھجور، یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع خشک انگور (منقی) سے نکالتے تھے۔

۹۵۶ بَاب صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ.

۱۴۱۲ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ.

باب ۹۵۶۔ صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور دے۔

۱۴۱۲۔ احمد بن یونس، لیث، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جو، صدقہ فطر میں دینے کا حکم دیا۔ عبداللہ نے کہا کہ لوگوں نے ۲ مد گیہوں اس کی جگہ مقرر کر لیا۔

۹۵۷ بَاب صَاعٍ مِّنْ زَبِيْبٍ.

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَآءَ مُعَاوِيَةُ وَ جَاءَتِ السَّمْرَآءُ قَالَ اُرٰى مُدًّا مِّنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ.

باب ۹۵۷۔ منقی ایک صاع دینے کا بیان۔

۱۴۱۳۔ عبداللہ بن منیر، یزید بن ابی حکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع کھانا، یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، یا ایک صاع منقی دیتے تھے، جب امیر معاویہؓ کا زمانہ آیا اور گیہوں آنے لگا تو انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں اس کا ایک مد دوسری چیزوں کے دو مد کے برابر ہے۔

۹۵۸ بَاب الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيْدِ.

۱۴۱۴ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

باب ۹۵۸۔ عید کی نماز سے پہلے صدقہ دینے کا بیان۔

۱۴۱۴۔ آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرؓ سے

(۱) متعدد روایات میں اس بات کی صراحت ہے کہ گندم سے صدقہ فطر نصف صاع دیا جائے گا۔ اور حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ وغیرہ حضرات کے آثار میں بھی اس بات کی صراحت ہے کہ گندم سے نصف صاع صدقہ فطر نکالا جائے گا۔ روایات و آثار کے لئے ملاحظہ ہو (شرح معانی الآثار ص ۲۰۷ ج ۱، معارف السنن ص ۳۰۶، ج ۵)۔

مَیْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَکٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوةِ.

روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے لوگوں کے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر دینے کا حکم دیا۔

١٤١٥ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّ کَانَ طَعَامُنَا الشَّعِیْرَ وَ الزَّبِیْبَ وَ الْاَقِطَ وَ التَّمَرَ.

١٤١٥۔ معاذ بن فضالہ' ابوعمر حفص بن میسرہ' زید بن اسلم' عیاض بن عبداللہ بن سعد' ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیدالفطر کے دن ایک صاع کھانا صدقہ میں نکالا کرتے تھے، اور ابوسعید نے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ہمارا کھانا جو' پنیر اور کھجور تھا۔

٩٥٩ بَاب صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَی الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ فِی الْمَمْلُوْکِیْنَ لِلتِّجَارَةِ یُزَکّٰی فِی التِّجَارَةِ وَیُزَکّٰی فِی الْفِطْرِ.

باب ٩٥٩۔ آزاد اور غلام پر صدقہ فطر واجب ہونے کا بیان، اور زہری نے کہا' تجارت کے غلاموں سے زکوٰۃ دی جائے اور ان کی طرف سے صدقہ فطر بھی دیا جائے۔

١٤١٦ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَی الذَّکَرِ وَ الْاُنْثٰی وَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِه نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُعْطِی التَّمْرَ فَاُعْوِزَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنَ التَّمْرِ فَاَعْطٰی شَعِیْرًا وَّ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یُعْطِیْ عَنِ الصَّغِیْرِ وَ الْکَبِیْرِ حَتّٰی اِنْ کَانَ لَیُعْطِیْ عَنْ بَنِیَّ وَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یُعْطِیْهَا الَّذِیْنَ یَقْبَلُوْنَهَا وَ کَانُوْا یُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِیَّ یَعْنِیْ بَنِیْ نَافِعٍ قَالَ کَانُوْا یُعْطُوْنَ لِیُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَآءِ.

١٤١٦۔ ابوالنعمان' حماد بن زید' ایوب' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر یا صدقہ رمضان' مرد' عورت' آزاد' غلام ہر ایک پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا۔ تو لوگوں نے نصف صاع گیہوں اس کے برابر سمجھ لیا' حضرت ابن عمرؓ کھجور دیتے تھے تو ایک بار اہل مدینہ پر کھجور کا قحط ہوا تو جو دیئے، اور حضرت ابن عمرؓ چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیتے تھے' یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے دیتے تھے اور ابن عمرؓ ان کو دیتے جو قبول کرتے اور عیدالفطر کے ایک یا دو دن پہلے دیتے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ بنی سے مراد بنی نافع ہے اور کہا کہ وہ لوگ جمع کرنے کے لئے دیتے تھے نہ فقراء کو دیتے تھے۔

٩٦٠ بَاب صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَی الصَّغِیْرِ وَ الْکَبِیْرِ قَالَ اَبُوْ عَمْرٍو وَّرَاٰی عُمَرُ وَ عَلِیٌّ

باب ٩٦٠۔ ہر چھوٹے بڑے پر صدقہ فطر واجب ہونے کا بیان۔ ابو عمرو نے کہا' عمرؓ علیؓ ابن عمرؓ جابرؓ عائشہؓ طاؤس' عطاء

وَّ ابْنُ عُمَرَ وَ جَابِرٌ وَّعَآئِشَةُ وَ طَاوٗسٌ وَّعَطَآءٌ وَّ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَنْ يُّزَكّٰى مَالُ الْيَتِيْمِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكّٰى مَالُ الْمَجْنُوْنِ.

اور ابن سیرین نے خیال کیا کہ یتیم کے مال سے زکوٰۃ دی جائے اور زہری نے کہا کہ دیوانے کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔

١٤١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ وَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ.

۱۴۱۷۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جو، یا ایک صاع کھجور، چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام پر صدقہ فطر فرض ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

حج کا بیان

٩٦١ بَاب وُجُوْبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ.

باب ۹۶۱۔ حج کے واجب(۱) ہونے اور اس کی فضیلت کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول اور اللہ کے لئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا فرض ہے، جنہیں وہاں جانے کی قدرت ہو اور جس نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ ساری دنیا سے بے نیاز ہے۔

١٤١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ تِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَ تَنْظُرُ اِلَيْهِ وَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الاٰخِرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِه فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۴۱۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ فضل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی تو فضل اس عورت کی طرف دیکھنے لگے، اور وہ عورت فضل کی طرف دیکھ رہی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فضل کی نگاہ دوسری طرف پھیر رہے تھے، اس عورت نے عرض کیا، یا رسول اللہ خدا نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، لیکن میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا۔ تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

٩٦٢ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَاْتُوْكَ رِجَالًا

باب ۹۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ لوگ آپؐ کے پاس پیدل اور

(۱) حج کی فرضیت کب ہوئی تھی اس میں علماء کے متعدد اقوال ہیں ۵ ہجری، ۶ ہجری، ۷ ہجری، ۸ ہجری، ۹ ہجری۔ حافظ ابن حجرؒ کی رائے یہ ہے کہ ۶ ہجری میں فرض ہوا (فتح الباری ص ۲۶۵ ج ۳) جبکہ بہت سے علماء کے نزدیک حج کی فرضیت ۹ ہجری میں ہوئی ہے۔

وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ، فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ.

اونٹ پر بہت دور دراز راستوں سے آئیں گے تاکہ وہ اپنے منافع حاصل کریں۔ "فجاجا" سے وسیع راہیں مراد ہیں۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْکَبُ رَاحِلَتَهٗ بِذِی الْحُلَیْفَةِ ثُمَّ یُهِلُّ حِیْنَ تَسْتَوِیَ قَائِمَةً.

۱۴۱۹۔ احمد بن عیسٰی' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ بن عمرؓ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر سوار ہوئے' پھر جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو لبیک کہتے۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ سَمِعَ عَطَآءً یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اِهْلَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ حِیْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ رَوَاهُ اَنَسٌ وَّ ابْنُ عَبَّاسٍ یَعْنِیْ حَدِیْثَ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُوْسٰی.

۱۴۲۰۔ ابراہیم بن موسٰی' ولید' اوزاعی' عطاء' جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک کہنا ذی الحلیفہ سے اس وقت ہو تا جب آپؐ کی اونٹنی سیدھی کھڑی ہو جاتی' انس اور ابن عباسؓ نے بھی اس حدیث کو یعنی ابراہیم بن موسٰی کی حدیث کو روایت کیا ہے۔

۹۶۳ بَابُ الْحَجِّ عَلَی الرَّحْلِ وَقَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِیْمِ وَحَمَلَهَا عَلٰی قَتَبٍ وَّ قَالَ عُمَرُ شُدُّوْا الرِّحَالَ فِی الْحَجِّ فَاِنَّهٗ اَحَدُ الْجِهَادَیْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَجَّ اَنَسٌ عَلٰی رَحْلٍ وَّ لَمْ یَکُنْ شَحِیْحًا وَّ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰی رَحْلٍ وَّ کَانَتْ زَامِلَتَهٗ.

باب ۹۶۳۔ پالان پر سوار ہو کر حج کرنے کا بیان، اور ابان نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن دینار نے بواسطہ قاسم بن محمد' عائشہؓ روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو بھیجا تو ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کرایا اور ان کو کجاوہ پر سوار کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ حج میں پالان کو باندھو' اس لئے کہ یہ بھی ایک جہاد ہے اور محمد بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن زریع نے بواسطہ عروہ بن ثابت' ثمامہ بن عبداللہ بن انسؓ روایت کیا کہ حضرت انسؓ نے ایک پالان پر حج کیا۔ حالانکہ وہ بخیل نہ تھے اور بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پالان پر حج کیا اور اس پر آپ کا اسباب بھی تھا۔

١٤٢١ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ اَعْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اذْهَبْ بِاُخْتِكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَاَعْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ.

۱۴۲۱۔ عمر بن علی ابو عاصم' ایمن بن نابل' قاسم بن محمد' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا' یارسول اللہ آپؐ نے عمرہ کیا لیکن میں نے نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اے عبدالرحمن اپنی بہن کو لے جاؤ اور ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کراؤ۔ چنانچہ ان کو اونٹنی پر پیچھے بٹھالیا، توانہوں نے عمرہ کیا۔

٩٦٤ بَاب فَضْلِ حَجِّ الْمَبْرُوْرِ.

باب ۹۶۴۔ حج مقبول کی فضیلت کا بیان۔

١٤٢٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ.

۱۴۲۲۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا' حج مقبول۔

١٤٢٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ.

۱۴۲۳۔ عبدالرحمن بن مبارک' خالد' حبیب بن ابی عمرہ' عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں' انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو سب سے بہتر عمل سمجھتی ہیں تو کیا ہم بھی جہاد نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا کہ (تمہارے لئے) سب سے افضل جہاد حج مقبول ہے۔

١٤٢٤ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

۱۴۲۴۔ آدم' شعبہ' سیار ابوالحکم' ابو حازم' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور اس نے نہ فحش بات کی اور نہ گناہ کا مرتکب ہوا تو اس دن کی طرح (گناہ سے پاک وصاف) ہوگا جس دن سے اس کی ماں نے جنا تھا۔

٩٦٥ بَاب فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ.

باب ۹۶۵۔ حج اور عمرہ کی میقاتوں (۱) کا بیان۔

١٤٢٥ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۴۲۵۔ مالک بن اسماعیل' زہیر' زید بن جبیر نے بیان کیا کہ وہ

(۱) میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے مکہ کی طرف جانے والا بغیر احرام کے نہیں گزر سکتا بلکہ احرام کی حالت میں ہونا ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کے چاروں جانب کی بعض جگہوں کے نام لے کر میقاتوں کی تعیین فرمادی اب دوسرے علاقوں سے آنے والا جو جدھر سے مکہ میں آئے گا اس کے لئے وہی میقات ہوگا خواہ وہ ان متعینہ میقاتوں سے آئے یا ان کی محاذات سے گزرے۔

زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ اَتٰی عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ فِیْ مَنْزِلِهٖ وَلَهٗ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقُ فَسَاَلْتُهٗ مِنْ اَيْنَ يَجُوْزُ اَنْ اَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّلِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ.

عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ان کی قیام گاہ پر آئے۔ ان کے خیمے لگے تھے اور قناتیں کھڑی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ میرے لئے کہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اہل نجد کے لئے قرن، اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور شام کے لئے جحفہ کو مقرر کیا ہے۔

۹۶۶ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

باب ۹۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم زاد راہ ساتھ لے کر جاؤ، بہترین توشہ تقویٰ ہے۔

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَّرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَ لَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا.

۱۴۲۶۔ یحییٰ بن بشر، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اہل یمن حج کرتے تھے، لیکن زاد راہ ساتھ لے کر نہیں جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو خدا پر بھروسہ کرنے والے ہیں جب وہ مکہ آتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے، اس لئے اللہ بزرگ و برتر نے یہ آیت نازل فرمائی کہ راستے کا خرچ ساتھ لے کر جایا کرو۔ بہترین توشہ پرہیزگاری ہے۔ ابن عیینہ نے بواسطہ عمرو، عکرمہ اس کو مرسلاً روایت کیا۔

۹۶۷ بَاب مَهَلِّ اَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ.

باب ۹۶۷۔ حج اور عمرہ کے لئے اہل مکہ کے احرام باندھنے کی جگہ کا بیان۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ هِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ وَ مَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَّكَّةَ.

۱۴۲۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس اپنے والد سے، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ، اہل نجد کے لئے قرن منازل اور اہل یمن کے لئے یلملم کو مقرر فرمایا۔ یہ ان کے لئے میقات ہے اور ان کے لئے جو دوسرے مقامات سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے آئیں اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والا ہے وہ وہیں سے احرام باندھے، جہاں سے چلا ہے یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھ لیں۔

۹۶۸ بَاب مِيْقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُهِلُّوْا قَبْلَ ذِی الْحُلَيْفَةِ.

باب ۹۶۸۔ اہل مدینہ کی میقات کا بیان اور یہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ

۱۴۲۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت

اَخبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ وَ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ يُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ.

کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے' اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں۔ حضرت عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

٩٦٩ بَاب مُهَلِّ اَهْلِ الشَّامِ.

١٤٢٩ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَ لاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمهِلُّهٗ مِنْ اَهلِه وَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا.

باب ٩٦٩۔ اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ کا بیان۔

١٤٢٩۔ مسدد' حماد، عمرو بن دینار' طاؤس' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن منازل اور اہل یمن کے لئے یلملم کو احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا۔ یہ جگہیں ان کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی' جو ان کے علاوہ دوسری جگہوں سے حج اور عمرے کے ارادہ سے آئیں' جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں ان کے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر سے شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ اہل مکہ گھر ہی سے احرام باندھ لیں۔

٩٧٠ بَاب مُهَلِّ اَهْلِ نَجْدٍ.

١٤٣٠ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُوالْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مُهَيْعَةُ وَهِیَ الْجُحْفَةُ وَ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ وَ مُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ.

باب ٩٧٠۔ اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ کا بیان۔

١٤٣٠۔ علی (بن مدینی) سفیان' زہری' سالم' ابن عمرؓ' احمد ابن وہب' یونس، ابن شہاب' سام بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ مہیعہ یعنی جحفہ ہے اور اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ قرن ہے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ لوگ یہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے (لیکن) میں نے اس کو نہیں سنا۔

٩٧١ بَاب مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُوْنَ

باب ٩٧١۔ میقاتوں سے ادھر ادھر رہنے والوں کے احرام

الْمَوَاقِيْتِ.

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا.

باندھنے کی جگہ کا بیان۔

۱۴۳۱۔ قتیبہ' حماد' عمرو' طاؤس' ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ، اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل نجد کے لئے قرن کو مقرر فرمایا۔ یہ ان کی میقات ہے اور ان کے لئے بھی جو ان کے علاوہ دوسرے مقامات سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے آئیں۔ جو ان میقاتوں کے اِدھر اُدھر رہنے والا ہے وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھے' یہاں تک کہ مکہ والے مکہ ہی سے (باندھیں)

۹۷۲ بَاب مُهَلِّ اَهْلِ الْيَمَنِ۔

باب ۹۷۲۔ اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ کا بیان۔

۱۴۳۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِاَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ شَاءَ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَّكَّةَ.

۱۴۳۲۔ معلیٰ بن اسد' وہیب' عبداللہ بن طاؤس' طاؤس' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ' اہل نجد کے لئے قرن منازل اور اہل یمن کے لئے یلملم کو مقرر فرمایا۔ یہ یہاں کے رہنے والوں کے لئے میقات ہیں اور ان کے لئے بھی جو ان پر دوسری جگہوں سے حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں اور جو ان میقات کے اندر رہنے والے ہیں وہ جہاں سے نکلیں احرام باندھ لیں یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھیں۔

۹۷۳ بَاب ذَاتِ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ.

باب ۹۷۳۔ اہل عراق کے لئے میقات ذات عرق ہے۔

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا وَ اِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيْقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ.

۱۴۳۳۔ علی بن مسلم' عبداللہ بن نمیر' عبیداللہ، نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ دونوں ملک فتح کئے گئے تو لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اے امیر المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لئے قرن کو مقرر فرمایا ہے اور وہ ہمارے راستہ سے ہٹا ہوا ہے' اگر ہم قرن کا ارادہ کریں تو ہمارے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنے راستے میں اس کے سامنے کوئی جگہ دیکھو' اور ان کے لئے ذات عرق کو مقرر فرمایا۔

۹۷۴ بَاب الصَّلٰوةِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ.

باب ۹۷۴۔ ذی الحلیفہ میں نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ

۱۴۳۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت

أَخبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ کی پتھریلی زمین میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور وہاں نماز پڑھی۔ عبداللہ بن عمرؓ اسی طرح کرتے تھے۔

۹۷۵ بَاب خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ.

باب ۹۷۵۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستہ سے جانے کا بیان۔

۱۴۳۵ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّىْ فِىْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَ اِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِى الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِىْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ.

۱۴۳۵۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستہ سے نکلتے تھے اور معرس کے راستہ سے داخل ہوتے تھے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے تھے اور جب واپس ہوتے تو ذی الحلیفہ میں نماز پڑھتے، جو وادی کے بیچ میں ہے اور وہیں رات گزارتے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

۹۷۶ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيْقُ وَادٍ مُّبَارَكٌ.

باب ۹۷۶۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ عقیق ایک مبارک وادی ہے۔

۱۴۳۶ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِىْ عِكْرِمَةُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِ الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِى اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّىْ فَقَالَ صَلِّ فِىْ هٰذَا الْوَادِى الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِىْ حَجَّةٍ.

۱۴۳۶۔ حمیدی، ولید و بشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کو وادی عقیق میں فرماتے سنا ہے کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لو اور کہو کہ میں نے عمرہ کو حج میں شریک کر لیا۔

۱۴۳۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُرِىَ وَهُوَ فِىْ مُعَرَّسٍ بِذِى الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِىْ قِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَّقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ

۱۴۳۷۔ محمد بن ابی بکر، فضل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ اپنے والد سے، وہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ معرس ذی الحلیفہ وسط وادی میں تھے تو آپؐ کو خواب دکھایا گیا اور کہا گیا کہ آپؐ مبارک پتھریلی زمین میں ہیں، اور ہمارے ساتھ سالم نے بھی تلاش کر کے اونٹ کو اسی جگہ بٹھایا، جہاں عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ پر اپنے

يَتَوَخّٰى الْمَنَاخَ الَّذِىْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بِبَطْنِ الْوَادِىْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسْطٌ مِّنْ ذٰلِكَ.

اونٹ بٹھائے تھے۔ وہ اس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے وسط میں ہے اور اترنے والوں اور راستہ کے وسط میں ہے۔

۹۷۷ بَاب غَسْلِ الْخَلُوْقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنَ الثِّيَابِ.

باب ۹۷۷۔ کپڑے سے خلوق کو تین بار دھونے کا بیان۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَآءٌ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ لِعُمَرَ اَرِنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَ مَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِه جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِىْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْىُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى فَجَآءَ يَعْلٰى وَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِه فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِىْ سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَاُتِىَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِىْ بِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِىْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِىْ حَجِّكَ فَقُلْتُ لِعَطَآءٍ اَرَادَ الْاِنْقَآءَ حِيْنَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّغْسِلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ.

۱۴۳۸۔ محمد' ابوعاصم نبیل' ابن جریج' عطاء' صفوان بن یعلی نے عطاء سے بیان کیا کہ یعلی نے حضرت عمرؓ سے کہا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دکھایئے کہ آپ پر وحی اتر رہی ہو تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس دوران میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کے صحابہ بھی تھے۔ تو ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں، جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور اس کے کپڑے خوشبو سے لتھڑے ہوئے ہیں؟ تو نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے آپؐ پر وحی آنے لگی۔ عمرؓ نے یعلی کو اشارہ کیا تو یعلی آئے اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا تنا ہوا تھا۔ جس سے سایہ کئے ہوئے تھے۔ یعلی نے اپنا سر کپڑے کے اندر ڈالا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہے اور خراٹے لے رہے ہیں، پھر یہ کیفیت دور ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے؟ جس نے عمرہ کے متعلق پوچھا۔ وہ شخص لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس خوشبو کو تین بار دھو ڈال جو تیرے ساتھ ہے اور اپنا جبہ اتار دے اور اپنے عمرہ میں بھی وہی کر جو تو حج میں کرتا ہے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطا سے پوچھا کہ آپؐ نے جو تین بار دھونے کا حکم دیا' تو اس سے آپؐ کی مراد صفائی تھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

۹۷۸ بَاب الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَ مَا يَلْبَسُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَ يُدَّهِنُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَ يَنْظُرُ فِى الْمِرْاٰةِ وَيَتَدَاوٰى بِمَا يَاْكُلُ

باب ۹۷۸۔ احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان اور جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے اور کنگھی اور تیل ڈالے، اور ابن عباسؓ نے فرمایا۔ محرم خوشبو سونگھ سکتا ہے اور آئینہ دیکھ سکتا ہے اور کھانے کی چیزیں روغن زیتون اور

الزَّيْتَ وَ السَّمْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ وَ طَافَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلٰى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ وَّلَمْ تَرَ عَآئِشَةُ بِالتُّبَّانِ بَاْسًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تَعْنِى لِلَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ هَوْدَجَهَا.

گھی کو دوا میں استعمال کر سکتا ہے اور عطاء نے کہا کہ جائز ہے کہ انگوٹھی پہنے اور ہمیانی باندھے اور ابن عمر نے حالت احرام میں طواف کیا اس طرح کہ اپنے پیٹ پر کپڑا باندھے ہوئے تھے، عائشہؓ نے(۱) جانگیا پہننے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ عائشہؓ کی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اونٹ پر ہودج کستے ہیں۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ حَدَّثَنِى الْاَسْوَدُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۱۴۳۹۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور، سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ زیتون کا تیل لگاتے تھے۔ میں نے ابراہیم نخعی سے بیان کیا تو انہوں نے کہا تم ان کی بات کو کیا کرو گے، مجھ سے اسود نے حضرت عائشہؓ کے متعلق بیان کیا انہوں نے کہا کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں حالت احرام میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهِ حِيْنَ يُحْرِمُ وَ لِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

۱۴۴۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپؐ احرام باندھتے تو احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت خانہ کعبہ کے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔

۹۷۹ بَاب مَنْ اَهَلَّ مُلَبِّدًا.

باب ۹۷۹۔ تلبید کر کے احرام باندھنے کا بیان۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا.

۱۴۴۱۔ اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلبید(۲) کی حالت میں لبیک کہتے ہوئے سنا۔

۹۸۰ بَاب الْاِهْلَالِ عِنْدَ ذِى الْحُلَيْفَةِ.

باب ۹۸۰۔ ذی الحلیفہ کے نزدیک لبیک کہنے کا بیان۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۴۴۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ

(۱) جمہور علماء نے مردوں کو حالت احرام میں جانگیا پہننے کی اجازت نہیں دی کیونکہ یہ بھی سلا ہوا کپڑا ہے البتہ عورتوں کیلئے اجازت ہے۔

(۲) تلبید ایک لیسدار قسم کی چیز ہے جس کا استعمال کر کے آپؐ نے بالوں کو جمع کر لیا تھا تا کہ حالت احرام میں وہ پراگندہ نہ ہونے پائیں۔

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

حضرت ابن عمرؓ ح 'عبداللہ بن مسلمہ 'مالک 'موسیٰ بن عقبہ 'سالم بن عبداللہ نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد 'یعنی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس سے ہی لبیک کہا۔

۹۸۱ بَاب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ.

باب ۹۸۱۔ محرم کون سا کپڑا پہنے؟

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَ لَا الْعَمَآئِمَ وَ لَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَ لَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَ لَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ وَ يَتَرَجَّلُ وَ لَا يَحُكُّ جَسَدَهٗ وَ يُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَّاْسِهٖ وَ جَسَدِهٖ فِي الْاَرْضِ.

۱۴۴۳۔ عبداللہ بن یوسف 'مالک 'نافع 'عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ محرم کون سے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قمیص 'عمامہ 'پائجامہ اور ٹوپی اور موزے نہ پہنے 'مگر وہ شخص جسے جوتا نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اور دونوں موزوں کو ٹخنے کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ ہی کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن نہ تو کنگھی کرے اور نہ اپنا بدن کھجلائے اور جوئیں اپنے سر اور بدن سے نکال کر زمین پر ڈال دے۔

۹۸۲ بَاب الرُّكُوْبِ وَ الْاِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ.

باب ۹۸۲۔ حج میں سوار ہونے اور کسی کو پیچھے بٹھانے کا بیان۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ الْاَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۱۴۴۴۔ عبداللہ بن محمد 'وہب بن جریر 'جریر 'یونس ایلی 'زہری، عبیداللہ بن عبداللہ 'ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اسامہؓ عرفہ سے مزدلفہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ اور فضل کو مزدلفہ سے منیٰ تک آپؐ نے اپنے پیچھے بٹھایا۔ دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے' یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

٩٨٣ بَاب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَ الْاَرْدِيَةِ وَ الْاُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَّ قَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَ لَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَّلَا زَعْفَرَانٍ وَّ قَالَ جَابِرٌ لَا اَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيْبًا وَّ لَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَاسًا بِالْحُلِيِّ وَ الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ وَ الْمُوَرَّدِ وَ الْخُفِّ لِلْمَرْاَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّبْدِلَ ثِيَابَهٗ.

باب ۹۸۳۔ محرم کپڑے' چادر اور تہہ بند میں سے کیا پہنے؟ عائشہؓ نے کسم میں رنگا ہوا کپڑا حالت احرام میں پہنا اور عائشہ نے فرمایا کہ عورتیں حالت احرام میں نقاب نہ ڈالیں' برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو ورس سے رنگا ہوا ہو اور نہ زعفران سے رنگا ہوا اور جابر نے فرمایا کہ میں کسم میں رنگے ہوئے کپڑے کو خوشبو نہیں سمجھتا، اور عائشہؓ نے زیور' سیاہ اور گلابی کپڑوں اور عورت کے لئے موزوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا اور ابراہیم نے کہا، اس میں کوئی حرج نہیں، اگر کوئی محرم کپڑے بدلے۔

١٤٤٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَ ادَّهَنَ وَلَبِسَ اِزَارَهٗ وَ رِدَآئَهٗ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَرْدِيَةِ وَ الْاُزُرِ تُلْبَسُ اِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِيْ تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَاَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ وَقَلَّدَ بُدْنَهٗ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ اَجْلِ بُدْنِهٖ لِاَنَّهٗ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهٖ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا مِنْ رُءُوْسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَ مَنْ كَانَتْ مَعَهٗ امْرَاَتُهٗ فَهِيَ لَهٗ

۱۴۴۵۔ محمد بن ابی بکر مقدمی' فضیل بن سلیمان' موسیٰ بن عقبہ' کریب' عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ مدینہ سے کنگھی کرنے اور تیل لگانے' تہبند اور چادر پہننے کے بعد روانہ ہوئے۔ آپؐ نے چادر اور تہبند کے پہننے سے بالکل منع نہ فرمایا مگر زعفران میں رنگا ہوا کپڑا جس سے بدن پر زعفران جھڑے، پھر صبح کے وقت ذی الحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مقام بیداء میں پہنچے تو آپؐ اور آپؐ کے صحابہ نے لبیک کہا، اور اپنی جانوروں کی گردن میں قلادہ ڈالا' یہ اس دن ہوا کہ ابھی ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے' مکہ آئے تو ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے' خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا اور قربانی کے جانوروں کی وجہ سے احرام نہیں کھولا۔ اس لئے کہ اس کی گردن میں قلادہ ڈال دیا تھا' پھر حجون کے پاس مکہ کے بالائی حصہ میں اترے' اس حال میں کہ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور طواف کرنے کے بعد آپ کعبہ کے قریب نہیں گئے' یہاں تک کہ عرفہ سے واپس ہوئے اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں' پھر اپنے سر کے بال کتروالیں پھر احرام کھول ڈالیں اور یہ اس شخص کے لئے ہے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ قلادہ ڈالا ہوا نہ ہو اور جس شخص کے ساتھ اس کی بیوی ہے' وہ اس کے لئے حلال ہے اور خوشبو لگانا

حَلالٌ وَّ الطِّيبُ وَ الثِّيَابُ.

اور کپڑے پہننا درست ہے۔

٩٨٤ بَاب مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى اَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۹۸۴۔ اس شخص کا بیان جو صبح تک ذی الحلیفہ میں ٹھہرے۔ اس کو ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١٤٤٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى اَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَ اسْتَوَتْ بِهِ اَهَلَّ.

۱۴۴۶۔ عبداللہ بن محمد' ہشام بن یوسف' ابن جریج' ابن منذر' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعت اور ذی الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر رات گزاری یہاں تک کہ ذی الحلیفہ میں صبح ہو گئی۔ تو پھر جب آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپؐ نے لبیک کہا۔

١٤٤٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَ صَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهَا بَاتَ بِهَا حَتَّى اَصْبَحَ.

۱۴۴۷۔ قتیبہ' عبدالوہاب' ایوب' ابی قلابہ' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعت نماز پڑھی، اور ابو قلابہ کا بیان ہے کہ میں خیال کرتا ہوں آپؐ رات کو صبح تک ذو الحلیفہ میں ہی رہے۔

٩٨٥ بَاب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ.

باب ۹۸۵۔ بلند آواز سے لبیک کہنے کا بیان۔

١٤٤٨ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَ سَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا.

۱۴۴۸۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ابو ایوب' ابو قلابہ' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے لوگوں کو 'دونوں چیزوں کا تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا۔

٩٨٦ بَاب التَّلْبِيَةِ.

باب ۹۸۶۔ لبیک کہنے کا بیان۔

١٤٤٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ

۱۴۴۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ اس طرح کرتے تھے۔ لبيك' اللهم لبيك' لاشريك لك لبيك' ان الحمد و النعمة لك و الملك لك لا شريك لك۔

النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ.

١٤٥٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّیْ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهٗ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ.

۱۴۵۰۔ محمد بن یوسف' سفیان' اعمش' عمارہ' ابوعطیہ' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں زیادہ جانتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح لبیک کہتے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے۔ لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد و النعمة لك ابو معاویہ نے اعمش سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور شعبہ نے کہا کہ مجھ سے سلیمان نے بواسطہ خیثمہ' ابوعطیہ سے روایت کیا کہ میں نے عائشہؓ سے سنا۔

٩٨٧ بَاب التَّحْمِيْدِ وَ التَّسْبِيْحِ وَ التَّكْبِيْرِ قَبْلَ الْاِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوْبِ عَلَى الدَّآبَّةِ.

باب ۹۸۷۔ لبیک کہنے سے پہلے جانور پر سوار ہونے کے وقت تحمید، تسبیح اور تکبیر کہنے کا بیان۔

١٤٥١ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّ الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اسْتَوَتْ به عَلَى الْبَيْدَآءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَ سَبَّحَ وَ كَبَّرَ ثُمَّ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّ عُمْرَةٍ وَ اَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ قَالَ وَ نَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِه قِيَامًا وَّ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ اَنَسٍ.

۱۴۵۱۔ موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' ابوقلابہ' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؐ کے ساتھ لوگوں نے بھی مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں' پھر وہاں رات بھر رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ سواری بیدا میں پہنچی۔ تو آپؐ نے اللہ کی حمد بیان کی اور تسبیح پڑھی اور تکبیر کہی۔ پھر حج اور عمرہ کی لبیک کہی اور لوگوں نے بھی حج اور عمرہ کی لبیک کہی۔ جب ہم مکہ پہنچے تو آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ احرام کھول دیں یہاں تک کہ ترویہ کا دن آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اونٹوں کو کھڑا کر کے ذبح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دو سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے۔ ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا کہ بعض نے اس کو ابوایوب سے انہوں نے ایک شخص سے اور اس شخص نے انس سے روایت کیا۔

٩٨٨ بَاب مَنْ اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ به رَاحِلَتُهٗ.

باب ۹۸۸۔ اس شخص کا بیان جو اس وقت لبیک کہے جب کہ اس کی سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔

١٤٥٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَهَلَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۴۵۲۔ ابوعاصم' ابن جریج' صالح بن کیسان' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے بیان کیا' کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت لبیک کہی' کہ جب آپؐ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی۔

وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً.

۹۸۹ بَاب الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَ زَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ تَابَعَهُ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُسْلِ.

باب ۹۸۹۔ قبلہ رو ہو کر احرام باندھنے کا بیان۔ ابو معمر نے کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے بواسطہ ایوب' نافع سے روایت کیا کہ ابن عمرؓ جب صبح کی نماز ذی الحلیفہ میں پڑھ لیتے تو اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیتے۔ جب سواری تیار ہو جاتی تو اس پر سوار ہو جاتے جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو قبلہ کی طرف کھڑے ہی کھڑے منہ کر لیتے' جب مقام طویٰ میں پہنچتے تو وہاں رات گزارتے' یہاں تک کہ صبح ہو جاتی' جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو غسل کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا ہے، اسماعیل نے ایوب سے غسل کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوْجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

۱۴۵۳۔ سلیمان بن داؤد ابوالربیع' فلیح' نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب مکہ جانے کا ارادہ کرتے تو ایسا تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہو۔ پھر ذی الحلیفہ کی مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے' پھر سوار ہو جاتے' جب اونٹنی سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے' پھر کہتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۹۹۰ بَاب التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ.

باب ۹۹۰۔ وادی میں اترتے وقت لبیک کہنے کا بیان۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوْسٰى كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ يُلَبِّيْ.

۱۴۵۴۔ محمد بن مثنیٰ' ابن عدی' ابن عون مجاہد سے روایت کرتے ہیں۔ مجاہد نے کہا کہ ہم لوگ ابن عباس کے پاس بیٹھے تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر چھیڑ دیا کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے نہیں سنا ہے لیکن میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں گویا حضرت موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں(۱) جب وہ وادی میں اترتے ہیں تو لبیک کہہ رہے ہیں۔

(۱) یہ عالم امثال میں دیکھنا ہے یا رویۂ منام مراد ہے یا وحی کے ذریعے آپ کو اس بات کی خبر دی گئی۔

٩٩١ بَاب كَيفَ تَهِلُّ الْحَآئِضُ وَ النُّفَسَاءُ اَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهِ وَ اسْتَهْلَلْنَا وَ اَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهٗ مِنَ الظُّهُوْرِ وَ اسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَ مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَهُوَ مِنَ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ.

باب ۹۹۱۔ حیض و نفاس والی عورت کس طرح احرام باندھے۔ اھل تکلم بہ (یعنی گفتگو کی) کے معنی میں بولتے ہیں اور استھللنا و اھللنا الھلال یہ سب ظہور کے معنی میں بولتے ہیں۔ واستھل المطھر کے معنی ہیں بادل سے نکلا اور ما اھل لغیر اللہ بہ میں اھل استھلال الصبی سے ماخوذ ہے۔

١٤٥٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ اَنَا حَآئِضٌ وَّ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَ لَا بَيْنَ الصَّفَاوَ الْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَ امْتَشِطِيْ وَ اَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْ اَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَ اَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا.

۱۴۵۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب عروہ بن زبیر، عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حجتہ الوداع میں ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم نے عمرے کا احرام باندھا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے پاس قربانی کا جانور ہو، وہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے، پھر احرام نہ کھولے، یہاں تک کہ ان دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔ میں مکہ پہنچی اس حال میں کہ میں حائضہ تھی میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی، تو آپؐ نے فرمایا۔ اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا، جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے ساتھ مقام تنعیم کی طرف بھیجا، تو میں نے عمرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کے بدلے ہے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، خانہ کعبہ کا اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور پھر احرام کھول دیا، پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد ایک دوسرا طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا تو ان لوگوں نے صرف ایک طواف کیا۔

٩٩٢ بَاب مَنْ اَهَلَّ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب ۹۹۲۔ اس شخص کا بیان جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا احرام باندھا۔ ابن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عمرؓ نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔(۱)

١٤٥٦۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَ ذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِوَا مْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ.

۱۴۵۶۔ مکی بن ابراہیم' ابن جریج' عطاء' جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور سراقہ کا قول بیان کیا اور محمد بن بکر نے بواسطہ جریج اتنا اور زیادہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اے علیؓ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا جس چیز کا احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے' آپؐ نے فرمایا تو قربانی دو، اور احرام میں ٹھہرے رہو، جیسا کہ تم اس وقت ہو۔

١٤٥٧۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ.

۱۴۵۷۔ حسن بن علی خلال ھذلی' عبدالصمد' سلیم بن حیان' مروان اصفر' انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یمن سے آئے' تو آپؐ نے پوچھا، کہ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس چیز کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

١٤٥٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِيْ بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ فَقُلْتُ اَهْلَلْتُ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَاَحْلَلْتُ فَاَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَوْمِيْ

۱۴۵۸۔ محمد بن یوسف' سفیان' قیس بن مسلم' طارق بن شہاب' ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے پاس مجھے یمن بھیجا' چنانچہ میں اس حال میں آیا کہ آپؐ بطحا میں تھے آپؐ نے فرمایا کہ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے پاس ھدی کا جانور ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کروں' چنانچہ میں نے خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا' پھر مجھے احرام کھولنے کا حکم دیا' میں نے احرام کھول ڈالا۔ میں اپنی قوم کی

(۱) امام بخاریؒ اس بات کی احادیث سے یہ بات ثابت فرمانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مبہم طور پر احرام باندھے کہ فلاں نے جیسا احرام باندھا ہے میں بھی ویسا ہی احرام باندھتا ہوں تو ایسا کرنا جائز ہے۔ حنفیہ کے نزدیک بھی ایسا احرام باندھنے سے احرام تو صحیح ہو جاتا ہے مگر افعال حج یا عمرہ شروع کرنے سے پہلے احرام کی تعیین کرنا ضروری ہے۔

فَمَشَطَتْنِیْ اَوْ غَسَلَتْ رَاْسِیْ تَقَدَّمَ عُمَرُ فَقَالَ اِنْ نَّاْخُذَ بِکِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَ اَنْ نَّاْخُذَ بِسُنَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی نَحَرَ الْهَدْیَ.

ایک عورت کے پاس آیا' اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا میرا سر دھویا' پھر عمرؓ کی خلافت کا وقت آیا' تو انہوں نے کہا' اگر ہم اللہ کی کتاب کو پکڑتے ہیں تو وہ ہمیں حج اور عمرہ کے پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اور اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پکڑتے ہیں، تو آپؐ نے احرام نہیں کھولا' یہاں تک کہ قربانی کی۔

۹۹۳ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّ ذُو الْقَعْدَةِ وَ عَشْرٌ مِّنْ ذِی الْحَجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا یُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَکَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ یُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ کِرْمَانَ.

باب ۹۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ حج کے چند مہینے مقرر ہیں جس نے ان مہینوں میں حج کا ارادہ کیا' تو نہ جماع کرے اور نہ گناہ کا کام کرے اور نہ جھگڑے، لوگ آپؐ سے چاند کے متعلق پوچھتے ہیں آپؐ کہہ دیجئے' یہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے وقت معلوم کرنے کا ایک ذریعہ ہیں' اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال' ذی قعدہ اور ذالحجہ کے دس دن ہیں اور ابن عباسؓ نے فرمایا' کہ سنت یہ ہے کہ حج کے مہینے ہی میں حج کا احرام باندھے اور عثمانؓ نے خراساں یا کرمان سے احرام باندھ کر چلنے کو مکروہ سمجھا(۱)۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَاۗئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَیَالِی الْحَجِّ وَ حُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفٍ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْکُمْ مَعَهٗ هَدْیٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْیَفْعَلْ وَ مَنْ کَانَ مَعَهُ الْهَدْیُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَ التَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَکَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَ کَانَ مَعَهُمُ الْهَدْیُ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلَی الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۴۶۲۔ محمد بن بشار' ابو بکر حنفی' افلح بن حمید' قاسم بن محمد' عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں' حج کی راتوں میں، حج کے زمانے میں نکلے' ہم نے سرف میں قیام کیا' عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپؐ اپنے صحابہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ اس کو عمرہ بنانا چاہے تو عمرہ بنالے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو' وہ ایسا نہ کرے' عائشہؓ نے کہا، کہ بعض صحابہؓ نے اس پر عمل کیا اور بعض نے چھوڑ دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے چند صحابہ قوت والے تھے، اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا' اس لئے وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے' عائشہؓ نے کہا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' اس حال میں کہ میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے بھولی بھالی عورت! تو کیوں رو رہی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپؐ نے جو اپنے ساتھیوں سے فرمادیا' وہ میں نے سن لیا۔ اب میں تو عمرہ نہیں کر

(۱) دور دراز سے احرام باندھنے کی صورت میں احرام کی پابندیوں میں سے کسی پابندی کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے اس لئے اسے پسند نہیں فرمایا۔

وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَ مَا شَانُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَايَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَ نَزَلْنَا مَعَهٗ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اُخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَاهَا هُنَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَ فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهٗ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَضِيْرُ مِنْ ضَارَ يَضِيْرُ ضَيْرًا وَّ يُقَالُ ضَارَ يَضُوْرُ ضَوْرًا وَّ ضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا.

سکتی' آپؐ نے فرمایا' کیا بات ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نماز نہیں پڑھتی (یعنی حائضہ ہوں) آپؐ نے فرمایا کہ تیرے لئے کوئی حرج نہیں' تو آدم کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی ہے' جو تمام عورتوں کے مقدر میں لکھا ہے' وہ تیرے مقدر میں بھی ہے' تو اپنے حج میں رہ، بہت ممکن ہے کہ اللہ تجھ کو عمرہ نصیب کرے' عائشہؓ نے کہا کہ ہم حج کے لئے نکلے یہاں تک کہ ہم منیٰ پہنچے' میں وہاں پاک ہو گئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی خانہ کعبہ کا طواف کیا' پھر میں آپؐ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی' یہاں تک کہ آپؐ محصب میں اترے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ اترے' تو آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو بلایا اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ' تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھے' پھر دونوں عمرے سے فارغ ہو کر یہاں آؤ، میں تمہارا انتظار کرتا رہوں گا' جب تک کہ تم دونوں آؤ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہم نکلے یہاں تک کہ وہ اور میں طواف سے فارغ ہوئے، پھر میں آپؐ کے پاس صبح کے وقت پہنچی آپ نے پوچھا کیا تم فارغ ہو گئیں؟ میں نے کہا ہاں، آپؐ نے اپنے ساتھیوں میں روانگی کا اعلان کر دیا، تو لوگ روانہ ہو گئے اور مدینہ کی طرف رخ کر کے روانہ ہوئے۔ ابو عبداللہ بخاری نے کہا کہ یضیر' ضار یضیر ضیرا سے ماخوذ ہے اور ضار' یضور' ضورا اور ضر یضر' ضرا بھی کہا جاتا ہے۔

٩٩٤ بَاب التَّمَتُّعِ وَ الْاِقْرَانِ وَ الْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَ فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ.

باب ۹۹۴۔ تمتع' قران اور افراد حج کا بیان اور اس شخص کا حج کو فسخ کر دینا' جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو۔

١٤٦٣ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَّحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَ نِسَاؤُهٗ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ

۱۴۶۳۔ عثمان' جریر' منصور' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے' ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا ہی تھا جب ہم مکہ پہنچے، تو خانہ کعبہ کا طواف کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جو شخص قربانی کا جانور نہ لایا ہو' وہ اپنا احرام کھول ڈالے' چنانچہ جو لوگ قربانی کا جانور نہیں لائے تھے' انہوں نے احرام کھول ڈالا۔ آپؐ کی بیویاں بھی قربانی کے جانور نہ لائی تھیں' اس لئے انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی، تو میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا۔

لَيۡلَةُ الۡحَصۡبَةِ قُلۡتُ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ يَرۡجِعُ النَّاسُ بِعُمۡرَةٍ وَ حَجَّةٍ وَّ اَرۡجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفۡتِ لَيَالِيَ قَدِمۡنَا مَكَّةَ قُلۡتُ لَا قَالَ فَاذۡهَبِيۡ مَعَ اَخِيۡكِ اِلَى التَّنۡعِيۡمِ فَاَهِلِّيۡ بِعُمۡرَةٍ ثُمَّ مَوۡعِدُكِ كَذَا وَ كَذَا وَقَالَتۡ صَفِيَّةُ مَا اُرَانِيۡ اِلَّا حَابِسَتُكُمۡ فَقَالَ عَقۡرٰى حَلۡقٰى اَوَ مَا طُفۡتِ يَوۡمَ النَّحۡرِ قَالَتۡ قُلۡتُ بَلٰى قَالَ لَابَاۡسَ اِنۡفِرِيۡ قَالَتۡ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصۡعِدٌ مِّنۡ مَّكَّةَ وَ اَنَا مُنۡهَبِطَةٌ عَلَيۡهَا اَوۡ اَنَا مُصۡعِدَةٌ وَّهُوَ مُنۡهَبِطٌ مِّنۡهَا.

جب حصبہ کی رات آئی' تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹوں گی' آپؐ نے پوچھا کہ ہم جب مکہ آئے تھے' تو کیا تو نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے کہا' نہیں! آپؐ نے فرمایا' اپنے بھائی کے ساتھ مقام تنعیم تک جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو' پھر فلاں فلاں جگہ پر آ جاؤ اور صفیہؓ نے عرض کیا' میں خیال کرتی ہوں کہ میں آپ کو روکنے کا سبب بنوں گی' آپؐ نے فرمایا' عقریٰ حلقیٰ (بانجھ سر منڈائی ہوئی) کیا تو نے یوم نحر میں طواف نہیں کیا؟ انہوں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں، تو کوچ کر۔ عائشہؓ نے کہا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں ملے کہ آپ مکہ سے اوپر چڑھ رہے تھے اور میں وہاں اتر رہی تھی' یا کہا میں چڑھ رہی تھی اور آپؐ اتر رہے تھے۔

١٤٦٤ ـ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ يُوۡسُفَ قَالَ اَخۡبَرَنَا مَالِكٌ عَنۡ اَبِي الۡاَسۡوَدِ مُحَمَّدِ بۡنِ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ ابۡنِ نَوۡفَلٍ عَنۡ عُرۡوَةَ بۡنِ الزُّبَيۡرِ عَنۡ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتۡ خَرَجۡنَا مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الۡوَدَاعِ فَمِنَّا مَنۡ اَهَلَّ بِعُمۡرَةٍ وَّمِنَّا مَنۡ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّ عُمۡرَةٍ وَّ مِنَّا مَنۡ اَهَلَّ بِالۡحَجِّ وَ اَهَلَّ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِالۡحَجِّ فَاَمَّا مَنۡ اَهَلَّ بِالۡحَجِّ اَوۡ جَمَعَ الۡحَجَّ وَ الۡعُمۡرَةَ لَمۡ يَحِلُّوۡا حَتّٰى كَانَ يَوۡمُ النَّحۡرِ.

۱۴۶۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابوالاسود محمد بن عبدالرحمان بن نوفل' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجتہ الوداع کے سال نکلے' ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا' پس جس نے حج کا احرام باندھا یا جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا' وہ لوگ احرام سے باہر نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا۔

١٤٦٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنۡدُرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنِ الۡحَكَمِ عَنۡ عَلِيِّ ابۡنِ حُسَيۡنٍ عَنۡ مَّرۡوَانَ بۡنِ الۡحَكَمِ قَالَ شَهِدۡتُّ عُثۡمَانَ وَ عَلِيًّا وَ عُثۡمَانُ يَنۡهٰى عَنِ الۡمُتۡعَةِ وَ اَنۡ يُّجۡمَعَ بَيۡنَهُمَا فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيۡكَ بِعُمۡرَةٍ وَّ حَجَّةٍ قَالَ مَا كُنۡتُ لِاَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لِقَوۡلِ اَحَدٍ.

۱۴۶۵۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' حکم' علی بن حسین' مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں' حضرت عثمانؓ تمتع اور قران سے منع کرتے تھے(۱) جب حضرت علیؓ نے دیکھا' تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور لبیک بعمرۃ وحجتہ فرمایا اور فرمایا کہ کسی ایک شخص کی بات پر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

(۱) حضرت عثمانؓ اور اسی طرح بعض دوسرے صحابہ کرام سے بھی یہ منقول ہے کہ تمتع اور قران کو پسند نہیں کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات کے نزدیک افضل اور بہتر بات یہ تھی کہ حج کے سفر میں صرف حج کیا جائے اور عمرے کیلئے مستقلاً سفر کیا جائے مگر یہ بات ایسے لوگوں کے لئے ہے جو دو مرتبہ سفر کی استطاعت رکھتے ہوں۔

١٤٦٦ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْ يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِى اَشْهُرِ الْحَجِّ اَفْجَرُ الْفُجُوْرِ فِى الْاَرْضِ وَ يَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرُ وَ عَفَا الْاَثَرُ وَ انْسَلَخَ صَفَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهٗ.

۱۴۶۶۔ موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ابن طاؤس اپنے والد سے' وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عربوں کا خیال تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا دنیا کا بدترین گناہ ہے، اور محرم کو صفر بنا لیتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشانات مٹ جائیں اور صفر گزر جائے، تو عمرہ حلال ہے' اس شخص کے لئے جو عمرہ کرنا چاہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ چوتھی کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ تشریف لائے، آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا دیں' لوگوں پر یہ بات گراں گزری۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون سی چیز حلال ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' تمام چیزیں حلال ہوں گی۔

١٤٦٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِالْحِلِّ.

۱۴۶۷۔ محمد بن مثنیٰ' غندر' شعبہ' قیس بن مسلم' طارق بن شہاب حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' تو آپؐ نے احرام کھولنے کا حکم دیا۔

١٤٦٨ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَّ لَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّىْ لَبَّدْتُ رَاْسِىْ وَ قَلَّدْتُ هَدْيِىْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ.

۱۴۶۸۔ اسماعیل' مالک' ح' عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' ابن عمرؓ حفصہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت حفصہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا بات ہے؟ کہ لوگوں نے تو عمرے کا احرام کھول ڈالا' لیکن آپؐ نے نہیں کھولا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید کی ہے، اور ہدی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے' اس لئے میں احرام نہیں کھول سکتا' جب تک کہ قربانی نہ کروں۔

١٤٦٩ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِىُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِىْ نَاسٌ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَمَرَنِىْ فَرَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنَّ رَجُلًا يَّقُوْلُ لِىْ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ وَّ عُمْرَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِىْ اَقِمْ عِنْدِىْ وَاَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِىْ قَالَ لِىْ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِىْ رَاَيْتُ۔

۱۴۶۹۔ آدم' شعبہ' ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ میں نے تمتع کیا' تو مجھے کچھ لوگوں نے منع کیا' میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے تمتع کا حکم دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ حج مقبول ہے اور عمرہ مقبول ہے' میں نے ابن عباسؓ سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا' یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور فرمایا کہ میرے پاس ٹھہرو، میں اپنے مال سے تمہارے لئے ایک حصہ مقرر کر دوں گا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو جمرہ سے پوچھا' کیوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس خواب کی بنا پر جو میں نے دیکھا تھا۔

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ تَصِيْرُ الْاٰنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلٰى عَطَآءٍ اَسْتَفْتِيْهِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهٗ وَ قَدْ اَحَلُّوْا بِالْحَجِّ مُفْرِدًا فَقَالَ لَهُمْ اَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوْا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَلاَلًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَهِ فَاَهِلُّوْا بِالْحَجِّ وَ اجْعَلُوْا الَّتِيْ قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوْا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَّ قَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا اَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا اَنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اَمَرْتُكُمْ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّيْ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَفَعَلُوْا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ شِهَابٍ لَيْسَ لَهٗ مُسْنَدٌ اِلَّا هٰذَا.

۱۴۷۰۔ ابونعیم' ابوشہابؓ نے کہا کہ میں مکہ میں عمرہ کا احرام باندھ کر آیا تو یوم ترویہ سے تین دن پہلے پہنچا' مکہ کے چند لوگوں نے کہا کہ اب تیرا حج مکی ہو جائے گا' میں عطاء کے پاس مسئلہ پوچھنے کو آیا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا' جس دن قربانی کا جانور آپؐ کے ساتھ ہانک کر لائے تھے' ان لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا' آپؐ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ اپنے احرام سے خانہ کعبہ کا طواف کر کے اور صفا مروہ کے درمیان طواف کر کے باہر جاؤ، اور اپنے بال کتروالو' پھر اسی طرح بغیر احرام کے ٹھہرے رہو یہاں تک کہ یوم ترویہ (آٹھویں تاریخ) آجائے تو حج کا احرام باندھو اور جو تم پہلے کر چکے ہو' اس کو تمتع بنالو' لوگوں نے عرض کیا' ہم اس کو تمتع کس طرح بنالیں حالانکہ ہم نے حج کی نیت کی تھی (حج کا نام لیا تھا) آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں قربانی کے جانور نہ لاتا' تو میں وہی کرتا' جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے' لیکن میرے لئے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی، جب تک قربانی کا جانور اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا' ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا کہ ابوشہاب سے صرف یہی مرفوع حدیث مروی ہے۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْاَعْوَرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَّا تُرِيْدُ اِلٰى اَنْ تَنْهٰى عَنْ اَمْرٍ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِيْ عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا.

۱۴۷۱۔ قتیبہ بن سعید' حجاج بن محمد اعور' شعبہ' عمرو بن مرہ' سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کے درمیان متعہ کے متعلق اختلاف ہوا، جب کہ وہ دونوں عسفان میں تھے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تمہارا کیا مقصد ہے کہ اس کام سے روکتے ہو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے؟ حضرت عثمانؓ نے کہا مجھے چھوڑ دو' جب حضرت علیؓ نے یہ دیکھا تو انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا۔

۹۹۵ بَاب مَنْ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَ سَمَّاهُ.

باب ۹۹۵۔ اس شخص کا بیان جو حج کا لبیک کہے اور حج کا نام لے۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَّقُوْلُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ

۱۴۷۲۔ مسدد' حماد بن زید' ایوب' مجاہد' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور ہم لوگ کہہ رہے تھے، لبیک بالحج' آپؐ نے ہم لوگوں کو حکم دیا (کہ عمرہ بنالیں) تو ہم لوگوں نے اس کو عمرہ کر دیا۔

بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنٰهَا عُمْرَةً.

۹۹۶ بَاب التَّمَتُّعِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۹۹۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع کرنے کا بیان۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَا شَاءَ.

۱۴۷۳۔ موسیٰ بن اسماعیل' ہمام' قتادہ' مطرف' عمران' بن حصینؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع کیا اور قرآن کی آیت نازل ہوئی لیکن ایک شخص نے اپنی رائے (۱) سے جو چاہا کہہ دیا۔

۹۹۷ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ.

باب ۹۹۷۔ اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ یہ ان کے لئے ہے جو خانہ کعبہ کے پاس نہ رہتے ہوں، اور ابو کامل فضیل بن حسین بصریؒ نے کہا۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ اَهَلَّ الْمُهَاجِرُوْنَ وَ الْاَنْصَارُ وَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ اَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا اِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ اِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ اَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ثُمَّ اَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ اَنْ نُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَ عَلَيْنَا الْهَدْيُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ

۱۴۷۴۔ ابو معشر براء' عثمان بن غیاث' عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں مہاجرین و انصار اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اور ہم نے بھی احرام باندھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا احرام بنا دو، مگر وہ شخص جس نے ہدی کے جانور کو قلادہ ڈالا' ہم نے خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور ہم اپنی بیویوں کے پاس آئے (صحبت کی) اور کپڑے پہنے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا' تو اس کے لئے احرام کھولنا جائز نہیں، جب تک کہ ہدی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے۔ پھر ترویہ کی شام کو ہمیں حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھیں' پھر جب تمام ارکان سے فارغ ہوئے' تو ہم نے خانہ کعبہ اور صفا مروہ کا طواف کیا اور ہمارا حج پورا ہو گیا اور ہم پر قربانی واجب ہے جیسا کہ اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ جس کو قربانی کا جانور میسر ہو' وہ قربانی کرے اور جسے میسر نہ ہو' تو تین دن روزے رکھنا اس

(۱) اس جملے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ تمتع سے روکنے والے سب سے پہلے شخص آپ ہی ہیں اور آپ کی یہ بات بھی اجتہاد پر مبنی تھی اور اس بارے میں آیۂ قرآنیہ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ سے استدلال فرماتے تھے۔

الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلٰى اَمْصَارِكُمُ الشَّاةُ تُجْزِئُ فَجَمَعُوْا نُسُكَيْنِ فِيْ عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَاحَهٗ لِلنَّاسِ غَيْرَ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ اَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ شَوَّالٌ وَّ ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحَجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ اَوْ صَوْمٌ وَ الرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَ الْفُسُوْقُ الْمَعَاصِيْ وَ الْجِدَالُ الْمِرَآءُ.

کے ذمہ حج میں واجب ہے، اور سات روزے جب تم اپنے شہروں کو واپس جاؤ اور قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے' لوگوں نے ایک ہی سال میں دو عبادتیں یعنی حج اور عمرہ کو جمع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کو نازل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنت قرار دیا اور اہل مکہ کے سوا دوسری جگہ کے لوگوں کے لئے جائز قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے ہے جو مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے پاس نہ رہنے والے ہوں اور حج کے مہینے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کئے ہیں' شوال، ذی قعدہ' ذی الحجہ' جس نے ان مہینوں میں عمرہ کیا' اس پر قربانی واجب ہے، یا روزہ، اور رفث سے مراد جماع ہے اور فسوق سے مراد گناہ اور جدال سے مراد لوگوں سے جھگڑا کرنا ہے۔

۹۹۸ بَاب اِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ۔

باب ۹۹۸۔ مکہ میں داخل ہونے کے وقت غسل کرنے کا بیان(۱)۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَى الْحَرَمِ اَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيْتُ بِذِيْ طُوًى ثُمَّ يُصَلِّيْ بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۱۴۷۵۔ یعقوب بن ابراہیم' ابن علیہ' ایوب' نافع سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ جب حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ موقوف کر دیتے' پھر ذی طوی میں رات بھر رہتے' وہاں صبح کی نماز پڑھتے اور غسل کرتے اور بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۹۹۹ بَاب دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَارًا وَّ لَيْلًا۔

باب ۹۹۹۔ مکہ میں دن یا رات کو داخل ہونے کا بیان۔

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ .

۱۴۷۶۔ مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طوی میں رات گزاری' جب صبح ہو گئی تو مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمرؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۱۰۰۰ بَاب مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ۔

باب ۱۰۰۰۔ مکہ میں کس جانب سے داخل ہو؟

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

۱۴۷۷۔ ابراہیم بن منذر' معن' مالک' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ثنیۃ

(۱) حافظ ابن حجرؒ نے ابن المنذر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا تمام علماء کے نزدیک متفقہ طور پر مستحب ہے لیکن اگر کوئی نہ کرے تو اس پر فدیہ وغیرہ بھی نہیں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَ يَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى.

العلیا سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ سے خارج ہوتے تھے۔

١٠٠١ بَاب مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَّكَّةَ.

باب ۱۰۰۱۔ مکہ سے کس طرف سے نکلے؟

١٤٧٨ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِىْ بِالْبَطْحَآءِ وَ خَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى.

۱۴۷۸۔ مسدد بن مسرہد بصری' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیۃ العلیا کے مقام کداء سے جو بطحا میں ہے' داخل ہوئے تھے اور ثنیۃ السفلیٰ کی طرف سے باہر نکلے تھے۔

١٤٧٩ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلاَهَا وَ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا.

۱۴۷۹۔ حمیدی' و محمد بن مثنیٰ' سفیان بن عیینہ' ہشام بن عروہ اپنے والد سے' وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آتے تو وہاں اس کے بلند حصہ کی طرف سے داخل ہوتے اور اس کے نیچے کے حصہ کی طرف سے باہر نکلتے۔

١٤٨٠ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كُدَآءَ وَ خَرَجَ مِنْ كُدًى مِّنْ اَعْلٰى مَكَّةَ.

۱۴۸۰۔ محمود' ابواسامہ' ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدیٰ کی طرف سے جو مکہ کی بلند جانب ہے نکلے۔

١٤٨١ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَّ كَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَ كُدًى وَّ اَكْثَرُمَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَّ كَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ.

۱۴۸۱۔ احمد' ابن وہب' عمرو' ہشام' بن عروہ' اپنے والد سے' وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی طرف سے جو مکہ کی بلند جانب ہے' داخل ہوئے۔ ہشام کا بیان ہے کہ عروہ کدء اور کدی دونوں جانب سے داخل ہوتے، لیکن اکثر کدیٰ کی جانب سے داخل ہوتے اور یہ ان کے گھر کے قریب تھا۔

١٤٨٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ. قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ وَ كَانَ عُرْوَةُ اَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَّ كَانَ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ.

۱۴۸۲۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' حاتم' ہشام' عروہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کے بلند جانب یعنی کداء کی طرف سے داخل ہوتے اور عروہؓ اکثر کدیٰ کی طرف سے داخل ہوتے کہ یہ ان کے گھر سے قریب تھا۔

۱۴۸۳ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ وَّ كَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَتَيْهِمَا وَ كَانَ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًی اَقْرَبَهُمَا اِلٰی مَنْزِلِه قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَآءٌ وَّ كُدًی مَوْضَعَانِ.

۱۴۸۳۔ موسیٰ ' وہیب ' ہشام ' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور عروہ دونوں طرف سے داخل ہوتے تھے، لیکن اکثر کدیٰ کی جانب سے داخل ہوتے جو ان کے گھر سے قریب تھا۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ کداء اور کدیٰ دو جگہوں کے نام ہیں۔

۱۰۰۲ بَاب فَضْلِ مَكَّةَ وَ بُنْيَانِهَا وَ قَوْلِه تَعَالٰی وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَ اَمْنًا وَّ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّی وَّ عَهِدْنَا اِلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِیَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ' رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمِ.

باب ۱۰۰۲۔ مکہ کی فضیلت اور اس کی عمارتوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے لوٹ کر آنے کی جگہ اور اس کا مقام بنایا اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک بنا، اور جب ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب اس شہر کو امن کا شہر بنانا اور یہاں کے رہنے والوں میں جو لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائیں ' ان کے لئے پھلوں کا رزق عطا کر ' اور فرمایا کہ جس نے انکار کیا ' تو میں کچھ دن اس کو مہلت دوں گا۔ پھر دوزخ کے عذاب کی طرف کھینچ لاؤں گا اور یہ برا ٹھکانا ہے، اور جب ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کعبہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری طرف سے قبول فرما' بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے' اے ہمارے پروردگار' ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت پیدا کر' جو تابعدار ہو اور ہمیں حج کے طریقے بتا اور ہماری طرف توجہ فرما' بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

۱۴۸۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۴۸۴۔ عبداللہ بن محمد ' ابو عاصم ' ابن جریج ' عمرو بن دینار ' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ دونوں

قَالَ لَمَّا بُنِیَتِ الْکَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ عَبَّاسٌ یَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰی رَقَبَتِكَ فَخَرَّ اِلَی الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَیْنَاهُ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَرِنِی اِزَارِیْ فَشَدَّهٗ عَلَیْهِ.

پتھر اٹھا کر لاتے تھے۔ حضرت عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنی ازار اپنے کاندھوں پر ڈال لو۔ (جب آپؐ نے ایسا کیا تو) بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں، پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے میری ازار دے دیجئے، چنانچہ آپؐ نے اسے باندھ لیا۔

١٤٨٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِیْنَ بَنَوُا الْکَعْبَةَ اِقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَوْ لَاحِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْکُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ کَانَتْ عَآئِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّکْنَیْنِ الَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ.

۱۴۸۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن ابی بکرؓ، عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ کی عمارت بنائی، تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد سے اسے چھوٹا کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر آپؐ اس کو قواعد ابراہیمی کے مطابق کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا کفر کا زمانہ ابھی حال ہی میں نہ گزرا ہوتا تو میں ایسا(۱) کر دیتا، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یقیناً سنا ہے، میرے خیال میں یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے قریب دونوں رکنوں کے بوسہ دینے کو ترک کیا۔ اس لئے کہ خانہ کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورا نہیں بنا تھا۔

١٤٨٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ اَمِنَ الْبَیْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَالَهُمْ لَمْ یُدْخِلُوْهُ فِی الْبَیْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِیُدْخِلُوْا مَنْ شَآءُوْا وَ یَمْنَعُوْا مَنْ شَآءُوْا وَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِیَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْکِرَ

۱۴۸۶۔ مسدد، ابوالاحوص، اشعث، اسود بن یزید، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیوار کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ خانہ کعبہ میں داخل ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں! میں نے کہا، ان لوگوں نے اسے کیوں خانہ کعبہ میں داخل نہ کیا؟ آپؐ نے فرمایا، تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا، میں نے پوچھا، دروازے کا کیا حال ہے کہ اس کو بلند رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے کیا ہے تاکہ جس کو چاہیں، داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں، اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ ان کے دلوں کو ناگوار ہو گا، تو میں دیواروں کو خانہ

(۱) ایسا کام جو بہتر بھی تھا اور جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پسند بھی فرماتے تھے صرف اس وجہ سے آپ نے چھوڑ دیا تاکہ لوگ فتنے میں نہ پڑیں۔ آپؐ کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات مستحب پر عمل کرنے کے مقابلہ میں لوگوں کو فتنے سے بچانا زیادہ اہم ہے۔

قُلُوبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِی الْبَیْتِ وَ اَنْ اُلْصِقَ بَابَهٗ بِالْاَرْضِ.

کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔ (یعنی نیچا کر دیتا)

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَاحَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَیْتَ ثُمَّ لَبَنَیْتُهٗ عَلٰی اَسَاسِ اِبْرَاهِیْمَ فَاِنَّ قُرَیْشًا اِسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهٗ وَ جَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا وَّ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا یَّعْنِیْ بَابًا.

۱۴۸۷۔ عبید بن اسماعیل' ابواسامہ' ہشام اپنے والد سے' وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ ڈالتا، اور میں اسے بنیاد ابراہیمی پر بناتا' اس لئے کہ قریش نے اس کی عمارت کو چھوٹا کر دیا اور اس کے لئے خلف بناتا اور ابو معاویہ سے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے بیان کیا کہ خلف سے مراد دروازہ ہے۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا بَیَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا یَا عَآئِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَیْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِیْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَ اَلْزَقْتُهٗ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَه بَابَیْنِ بَابًا شَرْقِیًّا وَّ بَابًا غَرْبِیًّا فَبَلَغْتُ بِه اَسَاسَ اِبْرَاهِیْمَ فَذٰلِكَ الَّذِیْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی هَدْمِهٖ قَالَ یَزِیْدُ وَشَهِدْتُّ ابْنَ الزُّبَیْرِ حِیْنَ هَدَمَهٗ وَ بَنَاهُ وَ اَدْخَلَ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ وَ قَدْ رَاَیْتُ اَسَاسَ اِبْرَاهِیْمَ حِجَارَةً كَاَسْنِمَةِ الْاِبِلِ قَالَ جَرِیْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَیْنَ مَوْضِعُهٗ قَالَ اُرِیْكَهٗ الْاٰنَ فَدَخَلْتُ مَعَه الْحِجْرَ فَاَشَارَ اِلٰی مَكَانٍ فَقَالَ هٰهُنَا قَالَ جَرِیْرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ اَذْرُعٍ وَّ نَحْوَهَا.

۱۴۸۸۔ بیان بن عمرو' یزید' جریر بن حازم' یزید بن رومان' عروہ' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہؓ سے فرمایا۔ اے عائشہؓ اگر تمہاری قوم سے جاہلیت کا قرب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کا حکم دیتا اور اس میں سے جو حصہ نکال دیا گیا ہے اسے میں اس میں شامل کر دیتا اور اس کو زمین سے ملا دیتا اور اس میں دو دروازے رکھتا' ایک پورب کی طرف' دوسرا پچھم کی طرف کھلتا اور بنیاد ابراہیمی کے مطابق کر دیتا۔ یہی وہ حدیث ہے جس نے ابن زبیرؓ کو کعبہ کے منہدم کرنے پر آمادہ کیا۔ یزید نے بیان کیا کہ میں ابن زبیرؓ کے پاس موجود تھا' جس وقت انہوں نے اس کو گرا کر بنایا اور حجر اسود کو اس میں داخل کیا اور میں نے بنیاد ابراہیمی کے پتھر دیکھے' جو اونٹوں کی کوہان کی طرح تھے' جریر نے بیان کیا کہ میں نے یزید سے پوچھا' اس کی جگہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ابھی تمہیں دکھاتا ہوں' میں ان کے ساتھ حجر اسود کے پاس گیا تو انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کر کے بتلایا کہ یہاں ہے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے اندازہ کیا' حجر اسود سے چھ گز یا اس کے قریب قریب تھا۔

۱۰۰۳ بَاب فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِه اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَوْلِه اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰی اِلَیْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَیْءٍ

باب ۱۰۰۳۔ حرم کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں' جس نے اس کو حرام کیا ہے اور اسی کے لئے تمام چیزیں ہیں، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہو جاؤں، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ کیا ہم نے ان کو حرم میں جگہ نہیں دی' جو پر امن

رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ هُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ.

ہے اور اسی کی طرف ہر قسم کے میوے میری جانب سے کھینچ کر آتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لَا یُعْضَدُ شَوْکُهٗ وَ لَا یُنَفَّرُ صَیْدُهٗ وَ لَا یَلْتَقِطُ لُقْطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا.

۱۴۸۹۔ علی بن عبداللہ بن جعفر' جریر بن عبدالحمید' منصور' مجاہد' طاؤس' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام بنایا ہے' اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں گے' اس کے شکار نہ بھگائے جائیں گے اور نہ کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے' مگر وہ شخص جو اس کا اعلان کرے۔

۱۰۰۴ بَاب تَوْرِیْثِ دُوْرِ مَکَّةَ وَ بَیْعِهَا وَ شِرَآئِهَا وَ اَنَّ النَّاسَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَآءٌ خَاصَّةً لِّقَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ الْعَاکِفُ فِیْهِ وَ الْبَادُ وَ مَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَادِی الطَّارِیْ مَعْکُوْفًا مَّحْبُوْسًا.

باب ۱۰۰۴۔ مکہ کے گھروں میں میراث جاری ہونے اور اس کے بیچنے اور خریدنے (۱) کا بیان اور یہ کہ لوگ خاص مسجد حرام میں برابر ہیں' اللہ تعالیٰ کے قول کی بنا پر کہ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستہ سے اور اس خانہ کعبہ سے روکتے ہیں، جس کو ہم نے لوگوں کے لئے یکساں بنایا ہے' وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے رہنے والے اور جس نے الحاد کے ساتھ ظلم کا ارادہ کیا تو ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے' ابوعبداللہؒ (بخاری) نے کہا کہ بادی سے مراد ہے باہر سے آنے والا' محبوس کے معنی ہیں رکے ہوئے۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ تَنْزِلُ فِیْ دَارِكَ بِمَکَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِیْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَّ کَانَ عَقِیْلٌ وَّرِثَ اَبَاطَالِبِ هُوَ وَ طَالِبٌ وَّلَمْ یَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِیٌّ شَیْئًا لِاَنَّهُمَا کَانَا مُسْلِمَیْنِ وَ کَانَ عَقِیْلٌ وَّ طَالِبٌ کَافِرَیْنِ فَکَانَ

۱۴۹۰۔ اصبغ' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' علی بن حسین' عمرو بن عثمان' اسامہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اسامہ بن زید نے بیان کیا۔ یا رسول اللہ' آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اتریں گے؟ آپؐ نے فرمایا۔ عقیل نے جائیداد یا گھر کہاں چھوڑا ہے؟ اور عقیل اور طالب ابوطالب کے وارث ہوئے اور حضرت جعفرؓ اور حضرت علیؓ کسی چیز کے بھی وارث نہ ہوئے، اس لئے کہ وہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ اسی لئے کہتے تھے کہ مومن کافر کا وارث نہ ہوگا۔ ابن شہاب نے کہا لوگ اللہ تعالیٰ

(۱) اس بات میں فقہائے امت کے مابین اختلاف ہے کہ مکہ کی زمین وقف ہے یا ملک، اور اختلاف کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس بات میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ مکہ صلحاً فتح ہوا تھا یا لڑائی سے۔

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّ كَانُوْا يَتَاوَّلُوْنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ الْاٰيَةَ.

کے اس قول کی تاویل کرتے تھے' بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے پناہ دی اور مدد کی' ان میں سے بعض بعض کے دوست ہیں' آخر آیت تک۔

۱۰۰۵ بَاب نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ .

باب ۱۰۰۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں اترنے کا بیان۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ قُدُوْمَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

۱۴۹۱۔ ابو الیمان' شعیب' زہری' ابو سلمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ آنے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا، کل انشاء اللہ خیف بنی کنانہ میں ہمارا قیام ہوگا۔ جہاں قریش نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَ كِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَّ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ وَ لَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَّ يَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَّقَالَا بَنِيْ هَاشِمٍ وَ بَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ.

۱۴۹۲۔ حمیدی' ولید' اوزاعی' زہری' ابو سلمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کے دوسرے دن جب آپؐ منیٰ میں تھے۔ فرمایا کہ کل ہم (انشاء اللہ) خیف بنی کنانہ یعنی محصب میں اتریں گے، جہاں لوگوں نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب یا بنی المطلب کے خلاف قسم کھائی تھی کہ ان سے بیاہ شادی اور خرید و فروخت نہ کریں گے' جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ہمارے حوالہ نہ کر دیں۔ اور سلامہ نے عقیل سے' یحییٰ بن ضحاک سے' اوزاعی سے' اسی طرح روایت کیا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا اور دونوں نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا لفظ بیان کیا' ابو عبد اللہ (بخاری) نے بیان کیا۔ بنی مطلب زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۰۰۶ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا

باب ۱۰۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے

وَّاجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ.

اور میری اولاد کو اس سے بچا کہ بتوں کی پرستش کریں، اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، آخر آیت لعلهم یشکرون تک۔

١٠٠٧ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ.

باب ۱۰۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ نے بیت حرام (کعبہ) کو لوگوں کے ٹھہرنے کا ذریعہ بنایا اور مہینے کو حرام بنایا۔ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تک۔

١٤٩٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

۱۴۹۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن میسب حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔

١٤٩٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَآءَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَ كَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيْهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ اَنْ يَّصُوْمَهٗ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَلْيَتْرُكْهُ.

۱۴۹۴۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ عائشہؓ، ح، محمد بن مقاتل، عبداللہ، محمد بن ابی حفصہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رمضان کا روزہ فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، اور اس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے تو رکھے اور جس کا جی نہ چاہے، تو وہ نہ رکھے۔

١٤٩٥ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَ لَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ تَابَعَهٗ اَبَانُ وَ عِمْرَانُ عَنْ

۱۴۹۵۔ احمد بن حفص، حفص، ابراہیم، حجاج بن حجاج، قتادہ، عبداللہ بن ابی عتبہ، حضرت ابوسعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔ ابان اور عمران نے قتادہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور عبدالرحمن نے شعبہ سے روایت کیا کہ قیامت نہیں آئے گی، جب تک کہ خانہ کعبہ

قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتَ وَ الْاَوَّلُ اَكْثَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا سَعِيْدٍ.

کا حج موقوف نہ ہو جائے گا' لیکن پہلی روایت زیادہ لوگوں نے کی ہے اور ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سنا ہے اور عبداللہ سعید کے والد ہیں۔

۱۰۰۸ بَاب كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ.

باب ۱۰۰۸۔ کعبہ پر غلاف چڑھانے کا بیان۔

۱۴۹۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰى شَيْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِيْهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُه قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْاٰنِ اَقْتَدِيْ بِهِمَا .

۱۴۹۶۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' خالد بن حارث' سفیان' واصل احدب ابووائل سے روایت کرتے ہیں۔ ابووائل سے بیان کیا کہ میں شیبہ کے پاس آیا۔ ح قبیصہ' سفیان' واصل' ابووائل سے روایت کرتے ہیں، ابووائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر کعبہ میں بیٹھا تو شیبہ نے کہا' اس جگہ پر حضرت عمرؓ بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ارادہ کیا کہ کوئی زرد یا سفید چیز نہ چھوڑوں' مگر یہ کہ ان کو تقسیم کر دوں' میں نے کہا کہ آپؐ کے دونوں ساتھیوں نے تو ایسا نہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو انہیں دونوں آدمیوں کی اقتدا کرتا ہوں۔

۱۰۰۹ بَاب هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشُ نِ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ.

باب ۱۰۰۹۔ کعبہ کے منہدم کرنے کا بیان' حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا اور وہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

۱۴۹۷ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِه اَسْوَدُ اَفْحَجُ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا.

۱۴۹۷۔ عمرو بن علی' یحیٰی بن سعید' عبیداللہ بن اخنس' ابن ابی ملیکہ ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ گویا میں اس سیاہ آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

۱۴۹۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

۱۴۹۸۔ یحیٰی بن بکیر' لیث' یونس' ابن شہاب' سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی شخص ویران کرے گا۔

۱۰۱۰ بَاب مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ.

باب ۱۰۱۰۔ ان روایتوں کا بیان' جو حجر اسود کے بارے میں منقول ہیں۔

۱۴۹۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَ لَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

۱۴۹۹۔ محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابراہیم' عابس بن ربیعہ' حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا پھر فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع پہنچانا تیرے اختیار میں ہے، اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۱۰۱۱ بَاب اِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَآءَ.

باب ۱۰۱۱۔ خانہ کعبہ کا دروازہ بند کرنے کا بیان اور خانہ کعبہ میں جس طرف چاہے' نماز پڑھے (۱)۔

۱۵۰۰ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوْا كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهٗ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ.

۱۵۰۰۔ قتیبہ بن سعید' لیث' ابن شہاب' سالم' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زیدؓ اور بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا دروازہ بند کر دیا' جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا، تو بلالؓ سے ملاقات ہوئی' میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! دونوں یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۱۰۱۲ بَاب الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ.

باب ۱۰۱۲۔ کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۵۰۱ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ الْوَجْهِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَ يَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِيْ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ فَيُصَلِّيْ يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَهٗ بِلَالٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ بَاْسٌ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَآءَ.

۱۵۰۱۔ احمد بن محمد' عبداللہ' موسیٰ بن عقبہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب کعبہ میں ہوتے تو سامنے چلتے اور دروازہ کی طرف ان کی پیٹھ ہوتی اور وہ چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور ان کے سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین گز کا فاصلہ رہتا' پھر نماز پڑھتے اور اس جگہ کا قصد کرتے جس کے متعلق بلالؓ نے بیان کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر نماز پڑھی تھی اور کسی شخص پر (کچھ) حرج نہیں کہ خانہ کعبہ میں جس سمت میں چاہے' نماز پڑھے۔

۱۰۱۳ بَاب مَنْ لَّمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَ

باب ۱۰۱۳۔ اس شخص کا بیان جو کعبہ میں داخل نہ ہو' اور ابن

(۱) امام بخاریؒ اس بات کے عنوان سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر اگرچہ یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی لیکن کعبہ کے اندر ہر جگہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحُجُّ كَثِيْرًا وَّ لَا يَدْخُلُ.

عمرؓ اکثر حج کرتے' لیکن خانہ کعبہ میں داخل نہ ہوتے۔

١٥٠٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِى خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَهٗ مَنْ يَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا .

۱۵۰۲۔ مسدد' خالد بن عبداللہ' اسماعیل بن ابی خالد' عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو خانہ کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور آپؐ کے ساتھ ایک آدمی تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا' ایک شخص نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا' کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں۔

١٠١٤ بَاب مَنْ كَبَّرَ فِىْ نَوَاحِى الْكَعْبَةِ.

باب ۱۰۱۴۔ اس شخص کا بیان جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے۔

١٥٠٣ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ اَبٰى اَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِىْ اَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِىْ نَوَاحِيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ.

۱۵۰۳۔ ابو معمر' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ کے پاس آئے تو اندر جانے سے انکار کیا اور اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ ان کے نکالنے کا آپؐ نے حکم دیا' چنانچہ وہ نکال دیئے گئے۔ لوگوں نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکال دیئے کہ ان دونوں کے ہاتھوں میں پانسے تھے(۱)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ ان مشرکوں کو برباد کرے' بخدا وہ لوگ جانتے ہیں کہ ان دونوں نے کبھی پانسے نہیں پھینکے' پھر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے اطراف (کونوں) میں تکبیر کہی اور نماز نہیں پڑھی۔

١٠١٥ بَاب كَيْفَ بَدْءُ الرَّمَلِ.

باب ۱۰۱۵۔ رمل کی ابتداء کیونکر ہوئی؟

١٥٠٤ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّهٗ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَّ هَنَهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوْ

۱۵۰۴۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ مکہ میں آئے تو مشرکین کہنے لگے کہ تم لوگوں کے پاس ایسی قوم آرہی ہے' جسے یثرب کے بخار نے کمزور بنا دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ تین پھیروں میں اکڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان (معمولی چال سے) چلیں

(۱) بہت سی مشرکانہ رسوم کے ساتھ تیر سے فال نکالنے کا طریقہ بھی انہوں نے ایجاد کیا تھا۔ قریش کو اس کا علم تھا کہ یہ خود ایجاد کردہ رسم ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہ ظلم کیا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے بتوں کے ہاتھوں میں تیر دے دیئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسی افتراء پر بددعا دی۔

الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَ اَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمَلُوْا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَآءُ عَلَيْهِمْ.

اور تمام پھیروں میں رمل کا حکم دینے سے آپ کو کسی چیز نے نہیں روکا۔ بجز اس کے کہ سہولت آپؐ کے پیش نظر تھی۔

١٠١٦ بَابُ اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَقْدُمُ مَكَّةَ اَوَّلَ مَايَطُوْفُ وَيَرْمَلُ ثَلٰثًا ۔

باب ۱۰۱۶۔ جب مکہ آئے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان اور تین بار رمل کرے۔

١٥٠٥ ۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدُمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَخُبُّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ .

۱۵۰۵۔ اصبغ' ابن وہب' یونس' زہری' سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ (معظمہ) آتے' تو پہلے طواف میں حجر اسود کا بوسہ دیتے اور سات پھیروں میں سے تین پھیروں میں رمل کرتے۔

١٠١٧ بَابُ الرَّمَلِ فِى الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ.

باب ۱۰۱۷۔ حج اور عمرہ میں رمل کرنے کا بیان۔

١٥٠٦ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ ابْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَشْوَاطٍ وَّ مَشٰى اَرْبَعَةً فِى الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ كَثِيْرُبْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۰۶۔ محمد' شریح بن نعمان' فلیح' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں حج و عمرہ میں معمولی چال سے چلے۔ لیث نے اس کے متابع حدیث روایت کی کہ مجھ سے کثیر بن فرقد نے بواسطہ نافع' ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١٥٠٧ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ اَمَا وَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَ لَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ وَمَا لَنَا وَ لِلرَّمَلِ اِنَّمَا كُنَّا رَاَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَىْءٌ صَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَّتْرُكَهٗ.

۱۵۰۷۔ سعید بن ابی مریم' محمد بن جعفر' زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حجر اسود کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ بخدا میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع پہنچانا تیرے اختیار میں ہے۔ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا، تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا' پھر اسے بوسہ دیا اور فرمایا کہ رمل کی ہمیں کیا ضرورت تھی' ہم نے اس کے ذریعہ مشرکوں کو دکھایا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا' پھر فرمایا' یہ ایسی چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے' اس لئے ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

١٥٠٨ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ

۱۵۰۸۔ مسدد' یحیٰ' عبید اللہ' نافع' عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سختی اور آسانی کسی حال میں بھی میں نے ان دونوں رکنوں کو

اِسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِىْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُّنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهَا قُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِىْ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يَمْشِىْ لِيَكُوْنَ اَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهٖ.

چھونا نہیں چھوڑا۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے' میں نے نافع سے پوچھا' کیا ابن عمرؓ دونوں رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ معمولی چال سے صرف اس لئے چلتے تھے کہ آسانی کے ساتھ بوسہ دے سکیں۔

۱۰۱۸ بَاب اِسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ.

باب ۱۰۱۸۔ لاٹھی کے ذریعہ حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان۔

۱۵۰۹ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَّ يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنِ ابْنِ اَخِى الزُّهْرِىِّ عَنْ عَمِّهٖ.

۱۵۰۹۔ احمد بن صالح' یحیٰی بن سلیمان' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا اور لاٹھی کے ذریعہ حجر اسود کو بوسہ دیا۔ دراوردی نے زہری کے بھتیجے سے' انہوں نے اپنے چچا سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۱۹ بَاب مَنْ لَّمْ يَسْتَلِمْ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ اَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ يَّتَّقِىْ شَيْئًا مِّنَ الْبَيْتِ وَ كَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ لَا نَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهٗ لَيْسَ شَىْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ بِمَهْجُوْرٍ وَّ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ.

باب ۱۰۱۹۔ اس شخص کا بیان، جو صرف دونوں رکن یمانی کو بوسہ دے اور محمد بن بکر نے بواسطہ ابن جریج' عمرو بن دینار' ابو الشعثاء سے روایت کیا' انہوں نے بیان کیا' کون ہے جو خانہ کعبہ کی کسی چیز سے پرہیز کرے اور معاویہؓ رکنوں کو چھوتے تھے' تو ان سے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ ان دونوں کو نہیں چھوتے تھے۔ معاویہؓ نے ان سے کہا کہ خانہ کعبہ کی کوئی چیز چھوڑنے کی نہیں اور ابن زبیرؓ ان سب کو بوسہ دیتے تھے۔

۱۵۱۰ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

۱۵۱۰۔ ابو الولید' لیث' ابن شہاب' سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں رکن یمانی کے سوا کسی چیز کو چھوتے نہیں دیکھا۔

۱۰۲۰ بَاب تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ.

باب ۱۰۲۰۔ حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان۔

۱۵۱۱ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ

۱۵۱۱۔ احمد بن سنان' یزید بن ہارون' ورقاء' زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو دیکھا کہ

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَاقَبَّلْتُكَ.

انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا' تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

١٥١٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ نِ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ وَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ زُوْحِمْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَ جَدْتُّ فِيْ كِتَابِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوْفِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ.

۱۵۱۲۔ مسدد' حماد بن زید' زبیر بن عربی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطابؓ سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق دریافت کیا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' اس شخص نے کہا کہ اگر بھیڑ بہت زیادہ ہو جائے' اگر میں مجبور ہو جاؤں۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا' اگر مگر کو یمن میں رکھو' میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو بوسہ دیتے اور چومتے دیکھا ہے۔ محمد بن یوسف الفریری کا بیان ہے کہ میں نے ابو جعفر کی کتاب میں دیکھا ہے کہ ابو عبداللہ کہتے ہیں زبیر بن عدی کوفی ہیں اور زبیر بن عربی بصری ہیں۔

١٠٢١ بَاب مَنْ اَشَارَ اِلَى الرُّكْنِ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ.

باب ۱۰۲۱۔ حجر اسود کے پاس آکر اشارہ کرنے کا بیان۔

١٥١٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ.

۱۵۱۳۔ محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' خالد' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا' جب بھی حجر اسود کے سامنے آتے' تو کسی چیز سے اشارہ کرتے۔

١٠٢٢ بَاب التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكْنِ.

باب ۱۰۲۲۔ حجر اسود کے نزدیک تکبیر کہنے کا بیان۔

١٥١٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى الرُّكْنَ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهٗ وَ كَبَّرَ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ.

۱۵۱۴۔ مسدد' خالد بن عبداللہ' خالد حذاء' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا' جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے' ابراہیم بن طہمان نے' خالد حذاء سے اس کے متابع حدیث روایت کی۔

١٠٢٣ بَاب مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا.

باب ۱۰۲۳۔ اس شخص کا بیان، جو مکہ میں آئے اور گھر لوٹنے سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرے' پھر دو رکعت نماز پڑھے' پھر صفا کی طرف نکلے۔

١٥١٠ ـ حَدَّثَنَا اَصبَغُ عَنِ ابنِ وَهبٍ قَالَ اَخبَرَنِی عَمرٌو عَن مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ قَالَ ذَکَرتُ لِعُروَةَ قَالَ فَاَخبَرَتنِی عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَیءٍ بَدَاَ بِه حِینَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَم تَکُن عُمرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُو بَکرٍ وَّ عُمَرُ مِثلَهٗ ثُمَّ حَجَجتُ مَعَ ابنِ الزُّبَیرِ فَاَوَّلُ شَیءٍ بَدَاَ بِه الطَّوَافُ ثُمَّ رَاَیتُ المُهَاجِرِینَ وَ الاَنصَارَ یَفعَلُونَهٗ وَقَد اَخبَرَتنِی اُمِّی اَنَّهَا اَهَلَّت هِیَ وَ اُختُهَا وَ الزُّبَیرُ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بِعُمرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّکنَ حَلُّوا.

۱۵۱۰۔ اصبغ' ابن وہب' عمرو' محمد بن عبدالرحمٰن' عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ آئے تو سب سے پہلے وضو کیا' بعدازاں طواف کیا' پھر عمرہ نہیں ہوا' پھر ابوبکر و عمرؓ نے بھی اسی طرح حج کیا' پھر میں نے ابن زبیر کے ساتھ حج کیا' تو انہوں نے سب سے پہلے طواف کیا' پھر میں نے مہاجرین و انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا' اور مجھ سے میری ماں نے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن اور زبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا تو ان کو اسی طرح کرتے دیکھا، کہ جب حجر اسود کا بوسہ دے چکتے، تو احرام سے باہر ہو جاتے۔

١٥١١ ـ حَدَّثَنَا اِبرَاهِیمُ بنُ المُنذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو ضَمرَةَ اَنَسُ بنُ عِیَاضٍ قَالَ مُوسَی بنُ عُقبَةَ عَن نَّافِعٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا طَافَ فِی الحَجِّ وَ العُمرَةِ اَوَّلَ مَا یَقدَمُ سَعٰی ثَلٰثَةَ اَطوَافٍ وَّ مَشٰی اَربَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجدَتَینِ ثُمَّ یَطُوفُ بَینَ الصَّفَا وَ المَروَةِ.

۱۵۱۱۔ ابراہیم بن منذر' ابوضمرہ' انس بن عیاض' موسیٰ بن عقبہ نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ میں طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں سعی کرتے اور چار میں معمولی چال سے چلتے' پھر دو رکعت نماز پڑھتے پھر صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

١٥١٢ ـ حَدَّثَنَا اِبرَاهِیمُ بنُ المُنذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابنُ عِیَاضٍ عَن عُبَیدِ اللّٰهِ عَن نَّافِعٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَ طَافَ بِالبَیتِ الطَّوَافَ الاَوَّلَ یَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطوَافٍ وَّ یَمشِی اَربَعَةً وَّ اَنَّهٗ کَانَ یَسعٰی بَطنَ المَسِیلِ اِذَا طَافَ بَینَ الصَّفَا وَ المَروَةِ.

۱۵۱۲۔ ابراہیم بن منذر' انس بن عیاض' عبیداللہ' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کا طواف کرتے، تو پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے' اور چار میں معمولی چال سے چلتے اور صفا اور مروہ کے درمیان جب طواف کرتے تو نالے کے وسط میں سعی کرتے۔

١٠٢٤ بَاب طَوَافِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ

وَقَالَ عَمرُو بنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابنُ جُرَیجٍ اَخبَرَنِی عَطَآءٌ اِذَا مَنَعَ ابنُ هِشَامٍ النِّسَآءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ کَیفَ تَمنَعُهُنَّ وَقَد طَافَ نِسَآءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلتُ

باب ۱۰۲۴۔ مردوں کا عورتوں کے ساتھ طواف کرنے کا بیان اور مجھ سے عمرو بن علی نے بواسطہ ابوعاصم' ابن جریج، عطاء بیان کیا کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو عطاء بن ابی رباح نے کہا' تو انہیں کیونکر روکتا ہے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے مردوں کے ساتھ حج کیا۔ میں نے پوچھا' پردہ کی

بَعْدَ الْحِجَابِ اَوْ قَبْلُ قَالَ اِیْ لَعَمْرِیْ لَقَدْ اَدْرَكْتُهٗ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطُهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطُهُنَّ كَانَتْ عَآئِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً مِّنَ الرِّجَالِ لا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ انْطَلِقِیْ نَسْتَلِمْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتِ انْطَلِقِیْ عَنْكِ وَ اَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ كُنَّ اِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِيْنَ يَدْخُلْنَ وَاُخْرِجَ الرِّجَالُ وَ كُنْتُ اٰتِیْ عَآئِشَةَ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِیَ مُجَاوِرَةٌ فِیْ جَوْفِ ثَبِيْرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِیَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَّهَا غِشَآءٌ وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ وَ رَاَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُّوَرَّدًا.

آیت نازل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انہوں نے کہا قسم ہے میری عمر کی، میں نے پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد ان کو دیکھا ہے، میں نے پوچھا مرد، ان عورتوں سے کیونکر اختلاط کرتے تھے؟ انہوں نے کہا مرد، ان عورتوں سے ملتے نہیں تھے' عائشہؓ مردوں سے جدا رہ کر طواف کرتی تھیں' ایک عورت نے کہا' ام المومنین چلئے حجر اسود کو بوسہ دیں۔ انہوں نے کہا تو چل اور انکار کر دیا اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس طرح نکلتیں کہ پہچانی نہ جاتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں، لیکن جب وہ خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو باہر ہی کھڑی رہتیں' جب مرد باہر نکل جاتے تو اندر جاتیں، تو میں اور عبید بن عمیر عائشہؓ کے پاس آتے تھے، اور وہ جوف ثبیر میں ٹھہرتی تھیں' میں نے ان سے پوچھا ان کا پردہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا وہ ایک ترکی قبہ میں تھیں' ان پر پردہ پڑا تھا اس قبہ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان اس کے علاوہ کوئی پردہ حائل نہ تھا، اور میں نے ان کو گلابی رنگ کا کرتہ پہنے ہوئے دیکھا۔

١٥١٣ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَشْتَكِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ وَرَآءَ النَّاسِ وَ اَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُّصَلِّیْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَ الطُّوْرِ وَ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ.

۱۵۱۳۔ اسماعیل' مالک' محمد بن عبدالرحمن بن نوفل' عروہ بن زبیرؓ زینب بنت ابی سلمہ' ام سلمہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی، تو آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لے' چنانچہ میں نے لوگوں کے پیچھے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور سورت والطور و کتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

١٠٢٥ بَابُ الْكَلَامِ فِی الطَّوَافِ.

باب ۱۰۲۵۔ طواف میں گفتگو کرنے کا بیان۔

١٥١٤ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ

۱۵۱۴۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' سلیمان الاحول' طاؤس

اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ الاَحْوَلُ اَنَّ طَاؤُسًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ رَّبَطَ يَدَهٗ اِلَى اِنْسَانٍ بِسَيْرٍ اَوْ بَخَيْطٍ اَوْ بِشَىْءٍ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ قُدْ بِيَدِهٖ.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے' ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ سے تسمہ یا رسی یا اسی قسم کی کسی چیز کے ذریعہ باندھ رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس کو کاٹ دیا، پھر فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر چل۔

۱۰۲۶ بَاب اِذَا رَاَى سَيْرًا اَوْ شَيْئًا يُّكْرَهُ فِى الطَّوَافِ قَطَعَهٗ.

باب ۱۰۲۶۔ جب طواف میں تسمہ یا کوئی مکروہ چیز دیکھے' تو اس کو کاٹ دے۔

۱۵۱۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الاَحْوَلِ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَقَطَعَهٗ.

۱۵۱۵۔ ابو عاصم' ابن جریج' سلیمان احول' طاؤس ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا کہ زمام یا کسی دوسری چیز سے بندھا ہوا تھا' آپؐ نے اس کو کاٹ ڈالا۔

۱۰۲۷ بَاب لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّ لَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ.

باب ۱۰۲۷۔ کوئی شخص ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے۔

۱۵۱۶ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ بَعَثَهٗ فِى الْحَجَّةِ الَّتِىْ اَمَّرَهٗ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِىْ رَهْطٍ يُّؤَذِّنُ فِى النَّاسِ اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

۱۵۱۶۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' یونس' ابن شہاب' حمید بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جس حج میں انہیں حجتہ الوداع سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر حج بنایا تھا' قربانی کے دن چند لوگوں کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرے گا اور نہ کوئی ننگا ہو کر طواف کرے گا۔

۱۰۲۸ بَاب اِذَا وَقَفَ فِى الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِيْمَنْ يَّطُوْفُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ اَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَّكَانِهٖ اِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ اِلٰى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِىْ وَيُذْكَرُ نَحْوُهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرٍ.

باب ۱۰۲۸۔ دوران طواف میں ٹھہر جانے کا بیان' عطاء نے اس شخص کے متعلق کہا کہ طواف کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر کہی جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے' جب سلام پھیرے' تو وہیں لوٹ جائے' جہاں سے طواف منقطع ہوا ہے اور اسی پر بنا کرے اور ابن عمرؓ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے اسی طرح منقول ہے۔

۱۰۲۹ بَاب طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى لِسُبُوْعِهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوْعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ اَنَّ عَطَآءً يَقُوْلُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوْبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ اَلسُّنَّةُ اَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوْعًا قَطُّ اِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

باب ۱۰۲۹۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے طواف کیا اور سات پھیرے دینے کے بعد دو رکعت نماز پڑھی، اور نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ ہر سات پھیروں پر دو دو (۲) رکعت نماز پڑھتے تھے، اور اسماعیل بن امیہ نے کہا کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء کہتے تھے، کہ طواف کی دو رکعتوں کی جگہ فرض کی دو رکعتیں کافی ہیں' زہری نے کہا کہ سنت پر عمل کرنا افضل ہے۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب بھی سات پھیرے کئے دو (۲) رکعتیں پڑھیں۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ اَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلٰى امْرَاَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَقَالَ قَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَاَلْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرُبُ امْرَاَتَهٗ حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ.

۱۵۱۷۔ قتیبہ 'سفیان 'عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے عمرہ میں جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مکہ تشریف لائے، تو سات بار خانہ کعبہ کا طواف کیا، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا، پھر فرمایا کہ رسول اللہ میں تمہارے لئے بہتر نمونہ ہے۔ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس نہ جائے جب تک صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کر لے۔

۱۰۳۰ بَاب مَنْ لَّمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتّٰى يَخْرُجَ اِلٰى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْاَوَّلِ.

باب ۱۰۳۰۔ اس شخص کا بیان جو کعبہ کے پاس نہ گیا، اور نہ طواف کیا' یہاں تک کہ عرفات کو چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس ہو۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَّسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

۱۵۱۸۔ محمد بن ابی بکر 'فضیل' موسیٰ بن عقبہ 'کریب' عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم مکہ تشریف لائے 'تو سات بار طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا، اور طواف کے بعد کعبہ کے پاس بھی نہ گئے، یہاں تک کہ مقام عرفات سے واپس ہوئے۔

۱۰۳۱ بَاب مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

باب ۱۰۳۱۔ اس شخص کا بیان جس نے مسجد کے باہر طواف

خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى عُمَرُ خَارِجًا مِّنَ الْحَرَمِ.

کی دو رکعتیں پڑھیں، اور عمرؓ نے حرم سے باہر نماز پڑھی۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا الْغَسَانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَ اَرَادَ الْخُرُوْجَ وَلَمْ تَكُنْ اُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَاَرَادَتِ الْخُرُوْجَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ لِلصُّبْحِ فَطُوْفِيْ عَلٰى بَعِيْرِكِ وَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ وَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَتْ.

۱۵۱۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبدالرحمٰن، عروہ، زینب، ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں، ام سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی، ح، محمد بن حرب، ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا غسانی، ہشام، عروہ، ام سلمہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے اور روانہ ہونے کا ارادہ کر رہے تھے اور ام سلمہؓ نے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا تھا، اور وہ بھی روانہ ہونا چاہتی تھیں، تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو تو تم اپنے اونٹ پر طواف کر لو، جب کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ باہر نکل گئیں۔

۱۰۳۲ بَاب مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ.

باب ۱۰۳۲۔ اس شخص کا بیان، جس نے مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۵۲۰۔ آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا، اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا کی طرف چل پڑے، اور اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔

۱۰۳۳ بَاب الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَ الْعَصْرِ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَ طَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى

باب ۱۰۳۳۔ فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان اور ابن عمرؓ طواف کی دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے، جب تک کہ آفتاب طلوع نہ ہو جاتا اور عمرؓ نے فجر کی نماز کے بعد طواف کیا، پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ ذی طوی میں دو رکعتیں

صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى.

پڑھیں(۱)۔

١٥٢١ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا طَافُوْا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ قَعَدُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِيْ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ.

۱۵۲۱۔ حسن بن عمر بصری' یزید بن زریع' حبیب' عطاء' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے فجر کی نماز کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا' پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے' یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہو گیا، تو لوگ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ لوگ بیٹھے رہے یہاں تک کہ جب وہ وقت آیا جس میں نماز مکروہ ہے تو لوگ نماز پڑھنے لگے۔

١٥٢٢ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوْبِهَا.

۱۵۲۲۔ ابراہیم بن منذر' ابوضمرہ' موسیٰ بن عقبہ' نافع' عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا۔

١٥٢٣ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوْفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ يُخْبِرُ اَنَّ عَآئِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا اِلَّا صَلَّاهُمَا.

۱۵۲۳۔ حسن بن محمد' عبیدہ بن حمید' عبدالعزیز بن رفیع روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر کو فجر کے بعد طواف کرتے ہوئے دیکھا اور دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اور عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اور وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی خانہ کعبہ میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں نماز پڑھتے۔

١٠٣٤ بَاب الْمَرِيْضِ يَطُوْفُ رَاكِبًا.

باب ۱۰۳۴۔ مریض کا سوار ہو کر طواف کرنے کا بیان۔

١٥٢٤ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّآءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَ كَبَّرَ.

۱۵۲۴۔ اسحاق واسطی' خالد حذاء' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا، جب بھی آپؐ حجر اسود کے سامنے آتے تو اپنے ہاتھ سے ایک چیز کے ساتھ آپؐ اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے تھے۔

١٥٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

۱۵۲۵۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل' عروہ، زینب بنت ام سلمہ' حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں

(۱) حنفیہ کے ہاں نماز فجر کے بعد نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ جب سورج طلوع ہو جائے اور وقت مکروہ نکل جائے تب نماز پڑھنی چاہئے۔

نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَشْتَكِىْ فَقَالَ طُوْفِىْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَ اَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ اِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ.

نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرو' چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے بازو میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ اس میں سورہ والطّور و کتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

۱۰۳۵ بَاب سِقَايَةِ الْحَآجِّ.

باب ۱۰۳۵۔ حاجیوں کو پانی پلانے کا بیان۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِىَ مِنًى مِنْ اَجَلِ سِقَايَتِه فَاَذِنَ لَهٗ.

۱۵۲۶۔ عبداللہ بن محمد ابی الاسود' ابوضمرہ' عبید اللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ عباسؓ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ منیٰ کی راتوں میں مکہ میں حاجیوں کو پانی پلانے کے لئے رات گزاریں، تو آپؐ نے ان کو اجازت دے دی۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِىْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِىْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِه يَعْنِىْ عَاتِقَهٗ وَ اَشَارَ اِلٰى عَاتِقِه.

۱۵۲۷۔ اسحاق بن شاہین' خالد' خالد حذاء' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سقایہ کی طرف آئے اور پانی مانگا، تو حضرت عباس نے کہا کہ اے فضل! تم اپنی ماں کے پاس جاؤ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی لے آؤ' آپؐ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ، عباس نے کہا یارسول اللہ! لوگ اس میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ' آپؐ نے اس سے پانی پیا' پھر آپؐ زمزم کے پاس آئے، لوگ پانی کھینچ رہے تھے، اور پلا رہے تھے آپؐ نے فرمایا تم کام کئے جاؤ' اچھا کام کر رہے ہو' پھر فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ لوگ تم سے یہ کام چھین نہ لیں گے تو میں اترتا اور ڈوری اس پر یعنی اپنے کاندھے پر ڈالتا اور اپنے کاندھے کی طرف اشارہ کیا۔

۱۰۳۶ بَاب مَا جَآءَ فِىْ زَمْزَمَ وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُّحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ۱۰۳۶۔ ان روایتوں کا بیان جو زمزم کے متعلق منقول ہیں، اور عبدان نے بواسطہ عبداللہ' یونس' زہری' انس بن مالک سے روایت کیا' ابوذر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری چھت کھول دی گئی' اس حال

وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِیْ وَ اَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّ اِیْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَقَالَ جِبْرِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْیَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ.

میں کہ میں مکہ میں تھا' پس جبریل اترے اور میرے سینہ کو چاک کیا' پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا' پھر ایک سونے کا طشت لے کر آئے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا' تو اس کو میرے سینہ میں انڈیل دیا' پھر اس کو جوڑ دیا، اور میرے ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا پر چڑھا لے گئے تو جبریل نے آسمان دنیا کے خازن سے کہا کہ کھولو پوچھا کون؟ کہا جبریل!

۱۵۲۸ ۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَآئِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرَمَةُ مَا كَانَ یَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰی بَعِیْرٍ.

۱۵۲۸۔ محمد بن سلام' فزاری' شعبی' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا، تو آپؐ نے کھڑے ہو کر پیا' عاصم نے بیان کیا کہ عکرمہ نے قسم کھا کر بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار تھے۔

۱۰۳۷ بَاب طَوَافِ الْقَارِنِ ۔

باب ۱۰۳۷۔ قران کرنے والے کے طواف کا بیان۔

۱۵۲۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیُهِلَّ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ اَنَا حَآئِضٌ فَلَمَّا قَضَیْنَا حَجَّنَا اَرْسَلَنِیْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًی وَ اَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا.

۱۵۲۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عروہ' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے' تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا' پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی ہو' تو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے اور اس وقت تک احرام سے باہر نہ ہو' جب تک کہ دونوں سے فارغ نہ ہو جائے' میں مکہ پہنچی' اس حال میں کہ میں حائضہ تھی' جب ہم نے اپنا حج پورا کر لیا' تو آپؐ نے مجھ کو عبدالرحمن کے ساتھ مقام تنعیم تک بھیجا، اور میں نے عمرہ کیا' آپؐ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کے عوض ہے، اور جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا ان لوگوں نے طواف کیا' پھر احرام کھولا' پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد ایک طواف اور کیا، اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا' ان لوگوں نے صرف ایک (۱) طواف کیا۔

(۱) قارن یعنی وہ شخص جس نے حج و عمرہ دونوں کے لئے اکٹھے احرام باندھا ہوا ہو وہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کرے گا یا دو، ہر ایک کے لئے الگ الگ۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف آراء ہے۔ حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ دو طواف کرے گا جس (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَظَهْرُهٗ فِی الدَّارِ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّكُوْنَ الْعَامَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَیَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَیْتِ فَلَوْ اَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَیْشٍ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ فَاِنْ یُّحَلْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ اَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْ جَبْتُ مَعَ عُمْرَتِیْ حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا.

۱۵۳۰۔ یعقوب بن ابراہیم 'ابن علیہ 'ایوب 'نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ اپنے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ کے پاس آئے اور ان کی سواری ان کے گھر میں تھی اور فرمایا کہ مجھے خطرہ ہے کہ اس سال لوگوں کے درمیان جنگ ہو گی، اور تم کو خانہ کعبہ سے روک دیں گے 'اس لئے آپ کا ٹھہر جانا مناسب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نکلے 'تو آپؐ اور خانہ کعبہ کے درمیان قریش حائل ہو گئے، اگر یہ لوگ مجھے روکیں گے تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کیا تھا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے، پھر کہا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کرتا ہوں' پھر مکہ پہنچے اور دونوں کے لئے ایک طواف کیا۔

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَیْرِ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَیْنَهُمْ قِتَالٌ وَّ اِنَّا نَخَافُ اَنْ یَّصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَیْدَآءِ قَالَ مَاشَاْنُ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ اِلَّا وَ احِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِیْ وَ اَهْدٰی هَدْیًا نِ اشْتَرَاهُ بِقُدَیْدٍ وَّلَمْ یَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ فَلَمْ یَنْحَرْ وَلَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ یَحْلِقْ وَلَمْ یُقَصِّرْ حَتّٰی كَانَ یَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَ حَلَقَ وَرَاٰی اَنْ قَدْ قَضٰی طَوَافَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۳۱۔ قتیبہ بن سعید 'لیث 'نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے حج کا ارادہ کیا 'جس سال حجاج 'ابن زبیر کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے آیا تھا 'تو ان سے کہا گیا کہ اس سال لوگوں کے درمیان جنگ کا خطرہ ہے اور ہم لوگ ڈر رہے ہیں کہ کہیں آپؐ کو کعبہ جانے سے روک نہ دیں' انہوں نے فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے اس وقت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کیا تھا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا پھر نکلے 'یہاں تک کہ مقام بیداء میں پہنچے 'پھر فرمایا کہ حج اور عمرہ کی ایک ہی حالت ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے اور وہ قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید کر لے گئے، اور اس سے زیادہ کوئی کام نہیں کیا، نہ تو قربانی کی، اور نہ وہ کام کئے جو احرام میں حرام ہیں، اور نہ بال منڈوائے اور نہ بال کتروائے یہاں تک کہ قربانی کا دن آیا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کا پہلا طواف کافی ہے، اور ابن عمرؓ نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی کیا۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کی تائید متعدد احادیث اور آثار صحابہؓ سے ہوتی ہے ملاحظہ ہو (نصب الرایہ ص ۱۱۰ ج ۳، سنن دار قطنی ص ۲۶۳ ج ۲، کتاب الآثار ص ٦٦، شرح معانی الآثار ص ۳۴۵ ج ۱، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۳۵ ج ۴/۱۱)۔

۱۰۳۸ بَاب الطَّوَافِ عَلٰی وُضُوءٍ.

۱۵۳۲ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلِ الْقُرَشِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِیْنَ قَدِمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَاَیْتُهٗ اَوَّلُ شَیْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِیَةُ وَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِیْ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَبِهِ الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَاَیْتُ الْمُهَاجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارَ یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ اٰخِرُ مَنْ رَاَیْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ لَمْ یَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَّهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا یَسْئَلُوْنَهٗ وَ لَا اَحَدٌ مِّمَّنْ مَّضٰی مَا كَانُوْا یَبْدَؤُوْنَ بِشَیْءٍ حَتّٰی یَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَایَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَاَیْتُ اُمِّیْ وَخَالَتِیْ حِیْنَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَءَ انِ بِشَیْءٍ اَوَّلَ مِنَ الْبَیْتِ تَطُوْفَانِ بِهٖ ثُمَّ اِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِیَ وَ اُخْتُهَا وَ الزُّبَیْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا.

باب ۱۰۳۸۔ باوضو طواف کرنے کا بیان۔

۱۵۳۲۔ احمد بن عیسی' ابن وہب' عمرو بن حارث' محمد بن عبدالرحمن بن نوفل قریشی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ سب سے پہلا کام جو آپؐ نے آتے ہی کیا' وہ یہ کہ آپؐ نے وضو کیا۔ پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا' پھر آپ کا عمرہ نہیں ہوا' پھر ابو بکرؓ نے حج کیا' تو سب سے پہلے جو کام کیا' وہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر عمرہ نہ ہوا' پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو بھی اسی طرح حج کرتے ہوئے دیکھا، سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کیا' پھر عمرہ نہ ہوا' پھر معاویہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور اپنے باپ زبیر بن عوام کے ساتھ میں نے حج کیا اور سب سے پہلے طواف کیا' لیکن عمرہ نہ بنا، پھر میں نے مہاجرین و انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ان میں سے کسی کا بھی عمرہ نہیں ہوا' پھر سب سے آخر میں میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ اس کو توڑ کر عمرہ نہیں بنایا۔ حضرت ابن عمرؓ لوگوں کے پاس موجود ہیں، لیکن یہ لوگ ان سے نہیں پوچھتے، اور نہ گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی سے پوچھتے ہیں' وہ لوگ مکہ میں داخل ہوتے ہی طواف کرتے' پھر احرام سے باہر نہیں ہوتے تھے اور میں نے اپنی ماں اور خالہ کو دیکھا ہے کہ جب مکہ میں آتیں تو کعبہ کے طواف سے پہلے کچھ نہ کرتیں' پھر طواف کرتیں تو احرام سے باہر نہ ہوتیں اور میری ماں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن نے اور حضرت زبیرؓ اور فلاں فلاں آدمیوں نے عمرہ کا احرام باندھا' جب حجر اسود کو چوم لیا تو احرام سے باہر ہو گئے۔

۱۰۳۹ بَاب وَجُوْبِ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ جُعِلَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ.

۱۵۳۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ عُرْوَةُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ

باب ۱۰۳۹۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا واجب ہونا اور یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بنائی گئی ہیں۔

۱۵۳۳۔ ابو الیمان' شعیب' زہری' عروہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے

ـها اَرَایتِ قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِاللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا فَوَ اللّٰہِ مَا عَلٰی اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا یَطُوْفَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ یَا ابْنَ اُخْتِیْ اِنَّ ھٰذِہٖ لَوْ کَانَتْ کَمَا اَوَّلْتَھَا کَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِھِمَا وَلٰکِنَّھَا اُنْزِلَتْ فِی الْاَنْصَارِ کَانُوْا قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمُوْا یُھِلُّوْنَ لِمَنَاۃِ الطَّاغِیَۃِ الَّتِیْ کَانُوْ یَعْبُدُوْنَھَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَکَانَ مَنْ اَھَلَّ یَتَحَرَّجُ اَنْ یَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ فَلَمَّا اَسْلَمُوْا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِاللّٰہِ اَلْاٰیَۃَ قَالَتْ عَآئِشَۃُ وَ قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَیْنَھُمَا فَلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّتْرُکَ الطَّوَافَ بَیْنَھُمَا ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَا بَکْرِبْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا لَعِلْمٌ مَّا کُنْتُ سَمِعْتُہٗ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ یَذْکُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَکَرَتْ عَآئِشَۃُ مِمَّنْ کَانَ یُھِلُّ لِمَنَاۃَ کَانُوْا یَطُوْفُوْنَ کُلُّھُمْ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ فَلَمَّا ذَکَرَ اللّٰہُ الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ وَلَمْ یَذْکُرِ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ فِی الْقُرْاٰنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ وَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ وَلَمْ یَذْکُرِ الصَّفَا فَھَلْ عَلَیْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ یَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ الایۃ ۔ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فَاَسْمَعُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِی الْفَرِیْقَیْنِ کِلَیْھِمَا فِی الَّذِیْنَ کَانُوْ یَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا فِی

قول ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الخ کی تفسیر بیان کیجئے۔ اس لئے کہ بخدا اس آیت کا مطلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفا اور مروہ کا طواف نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے تو نے بہت بری بات کہی، اگر یہی بات ہوتی جو تم نے بیان کی ہے تو اس صورت میں اس طرح کہا جاتا لا جناح علیہ ان لا یطوف بھما لیکن یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ لوگ اسلام لانے سے پہلے منات بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے، جس کی وہ پوجا کرتے تھے، وہ مشلل کے پاس تھا، جو شخص احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے طواف کو برا سمجھتا تھا، جب وہ لوگ مسلمان ہو گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم صفا اور مروہ کا طواف کرنا برا سمجھتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الخ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان طواف کرنے کو سنت قرار دیا ہے، اس لئے کسی کو اختیار نہیں کہ ان کا طواف چھوڑ دے، پھر میں نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا، تو انہوں نے کہا کہ یہ علم کی بات ہے جو میں نے اب تک نہیں سنی تھی، اور میں نے اہل علم میں چند لوگوں کو اس کے سوا بیان کرتے ہوئے سنا، جو حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ جو لوگ منات کے لئے احرام باندھتے تھے وہ تمام لوگ صفا اور مروہ کا طواف کرتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کے طواف کا ذکر کیا اور قرآن میں صفا اور مروہ کا ذکر نہیں کیا، تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم تو صفا اور مروہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کے طواف کا تذکرہ کیا ہے لیکن صفا کا ذکر نہیں کیا، تو کیا ہمارے لئے صفا اور مروہ کے طواف میں کچھ حرج ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ الخ اور ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ میں سنتا ہوں کہ یہ آیت ان دو فریقوں کے متعلق نازل ہوئی، جو جاہلیت میں صفا اور مروہ کے طواف کو گناہ سمجھتے تھے اور ان لوگوں کے بارے میں جو طواف کرتے تھے، پھر اسلام میں بھی ان دونوں کے طواف کو گناہ سمجھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کے طواف کا تذکرہ کیا اور صفا کو نہیں بیان کیا،

الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ الَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجَلِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

یہاں تک کہ خانہ کعبہ کے طواف کے بعد اس کے طواف کا بھی تذکرہ کیا۔

١٠٤٠ بَاب مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِيْ عَبَّادٍ اِلٰى زُقَاقِ بَنِيْ اَبِيْ حُسَيْنٍ.

باب ۱۰۴۰۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان اور ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ سعی دار بنی عباد سے بنی ابی حسین کے کوچوں تک ہے۔

١٥٣٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَّ كَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِيْ اِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ يُّزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يَدَعُهٗ حَتّٰى يَسْتَلِمَهٗ.

۱۵۳۴۔ محمد بن عبید' عیسی بن یونس' عبید اللہ بن عمر' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب طواف کرتے تو پہلے تین طواف میں دوڑتے اور چار، معمولی چال سے چلتے، اور جب صفا اور مروہ کا طواف کرتے تو بطن مسیل میں سعی کرتے تھے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ عبداللہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تھے تو کیا سعی کرتے تھے؟ کہا نہیں مگر اس وقت کہ رکن کے پاس ہجوم ہو تا جب تک اس کو بوسہ نہ دے لیتے اس وقت تک نہیں چھوڑتے تھے۔

١٥٣٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِيْ عُمْرَةٍ وَّ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَّسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرُبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ.

۱۵۳۵۔ علی بن عبداللہ' عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں، عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ ہم نے عمرؓ سے اس شخص کے متعلق پوچھا کہ جس نے عمرہ میں خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کا طواف نہیں کیا، کیا اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم مکہ تشریف لائے تو خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار طواف کیا، اور تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، اور ہم لوگوں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا' تو کہا جب تک صفا اور مروہ کا طواف نہ کرلے اپنی بیوی کے پاس نہ جائے۔

١٥٣٦ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۵۳۶۔ مکی بن ابراہیم' ابن جریج' عمرو بن دینار' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم مکہ تشریف لائے تو خانہ کعبہ کا طواف کیا' پھر دو رکعت نماز پڑھی' پھر صفا و مروہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

کے درمیان سعی کی' پھر یہ آیت تلاوت کی کہ "تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔"

١٥٣٧ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِاَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَآئِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا.

۱۵۳۷۔ احمد بن محمد' عبداللہ' عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ آپؐ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں' اس لئے کہ یہ جاہلیت کے شعائر میں سے ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں' تو جس نے خانہ کعبہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو اس پر ان دونوں کے طواف میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

١٥٣٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ.

۱۵۳۸۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو بن دینار' عطاء' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے طواف اور صفا و مروہ کے درمیان اس لئے دوڑے کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھلائیں، اور حمیدی نے اتنا زیادہ کیا کہ ہم سے سفیان نے بواسطہ عمرو' عطاء' حضرت ابن عباسؓ سے اس کے مثل روایت کیا ہے۔

١٠٤١ بَاب تَقْضِي الْحَائِضُ مَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَاِذَا سَعٰى عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ.

باب ۱۰۴۱۔ حائضہ خانہ کعبہ کے طواف کے سوا تمام ارکان بجا لائے اور جب صفا و مروہ کے درمیان بغیر وضو کے سعی کرے۔

١٥٣٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَ اَنَا حَائِضٌ وَّلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَ لَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَالَتْ شَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ.

۱۵۳۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں اس حال میں مکہ آئی کہ میں حائضہ تھی اور میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا تھا(۱) اور نہ صفا و مروہ کا طواف کیا تھا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی' تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس طرح کرو جس طرح تمام حاجی کرتے ہیں' مگر یہ کہ جب تک پاک نہ ہو جاؤ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو۔

(۱) طواف چونکہ مسجد میں ہوتا ہے اور اس حالت میں ان کے لئے مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے اس لئے طواف نہیں کر سکتی باقی افعال ادا کر سکتی ہے۔

۱۵۴۰ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ نِ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَهَلَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَ اَصْحَابُهٗ بِالْحَجِّ وَلَیْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْیٌ غَیْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ طَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ وَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَّ یَطُوْفُوْا ثُمَّ یُقَصِّرُوْا وَیَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْیُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰی مِنًی وَ ذَكَرُ اَحَدِنَا یَقْطُرُ مَنِیًّا فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَیْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ وَ حَاضَتْ عَآئِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَیْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَیْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَیْتِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ وَّ اَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ بَكْرٍ اَنْ یَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

۱۵۴۰ـ محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' ح' خلیفہ' عبدالوہاب' حبیب' معلم' عطاء' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے ہدی کا جانور نہ تھا' اور حضرت علی، یمن سے آئے' ان کے پاس ہدی کا جانور تھا' تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کا احرام باندھا ہے' جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اس کو عمرہ بنالیں اور طواف کریں' پھر بال کتروائیں اور احرام سے باہر ہو جائیں گے، مگر وہ شخص جس کے پاس قربانی کا جانور ہو، لوگوں نے کہا کیا منیٰ کی طرف ہم لوگ اس حال میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کے منی ٹپک رہی ہو(۱)، آپؐ نے فرمایا مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی' جواب معلوم ہوئی ہے تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام سے باہر ہو جاتا، اور حضرت عائشہؓ کو حیض آگیا' تو انہوں نے خانہ کعبہ کے طواف کے سوا تمام ارکان حج ادا کئے' جب وہ پاک ہو گئیں تو خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپؐ تو حج اور عمرہ کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے واپس ہو رہی ہوں، تو آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو حضرت عائشہؓ کے ساتھ مقام تنعیم کی طرف جانے کا حکم دیا تو انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

۱۵۴۱ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ یَّخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِیْ خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ اُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ غَزْوَةً وَّكَانَتْ

۱۵۴۱ـ مؤمل بن ہشام' اسماعیل' ایوب' حفصہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت حفصہؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے تھے' ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری' اس نے بیان کیا کہ اس کی بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی بیوی تھی اور اس کے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات کئے تھے اور میری بہن چھ غزوات میں ساتھ تھی، اس نے بیان کیا کہ ہم لوگ زخمیوں کی مرہم پٹی اور

(۱) جیسا کہ صحیح بخاری میں ماقبل میں ایسی روایات گزر چکی ہیں کہ اہل عرب ایام حج میں عمرہ کو پسند نہیں کرتے تھے اسی سابقہ ذہن کی وجہ سے انہوں نے حیران ہو کر یہ بات کہی۔

أُخْتِیْ فِیْ سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ کُنَّا نُدَاوِی الْکَلْمٰی وَنَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی فَسَأَلَتْ أُخْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلٰی اِحْدٰنَا بَأْسٌ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَ لْتَشْهَدِ الْخَیْرَ وَ دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ سَاَلْتُهَا اَوْ قَالَتْ سَاَلْنٰهَا قَالَتْ وَ کَانَتْ لَا تَذْکُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا اِلَّا قَالَتْ بِاَبِیْ فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَذَا وَ کَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِاَبِیْ فَقَالَتْ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ اَوِالْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضُ فَیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ تَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ اَوَ لَیْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَ تَشْهَدُ کَذَا وَ تَشْهَدُ کَذَا.

بیماروں کی خبر گیری کرتے تھے، تو میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا' کیا ہم میں سے کسی کے لئے کوئی حرج ہے کہ وہ باہر نہ نکلے' جب کہ اس کے پاس چادر نہ ہو' آپؐ نے فرمایا کہ اس کی سہیلی اسے چادر اڑھادے اور نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعوت میں شریک ہو' جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا (یا یہ کہا کہ ہم نے ان سے پوچھا) اور وہ جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا نام لیتیں تو بابی کہتیں، میں نے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو اس طرح اور ایسا ایسا کہتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں اور بیان کیا کنواری لڑکیاں اور پردے والیاں نکلیں یا یہ فرمایا کہ کنواری لڑکیاں اور پردے والیاں اور حائضہ عورتیں نکلیں اور نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعوت میں شریک ہوں لیکن حیض والی عورتیں نماز پڑھنے کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔ میں نے پوچھا کیا حیض والی عورتیں بھی شریک ہوں؟ انہوں نے فرمایا کیا یہ عرفہ اور فلاں فلاں مقامات میں حاضر نہیں ہوتیں؟

١٠٤٢ بَاب بَابُ الْاِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَآءِ وَ غَیْرِهَا لِلْمَکِّیِّ وَ لِلْحَآجِّ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مِنًی وَسُئِلَ عَطَآءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ اَیُلَبِّی الْحَجَّ فَقَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یُلَبِّیْ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ اِذَا صَلَّی الظُّهْرَ وَ اسْتَوٰی عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْلَلْنَا حَتّٰی یَوْمَ التَّرْوِیَةِ وَ جَعَلْنَا مَکَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّیْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍؓ اَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَآءِ وَقَالَ عُبَیْدُ بْنُ جُرَیْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَاَیْتُكَ اِذَا کُنْتَ بِمَکَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ فَقَالَ لَمْ اَرَی النَّبِیَّ

باب ۱۰۴۲۔ اہل مکہ کے لئے بطحا اور دوسرے مقامات سے احرام باندھنے کا بیان اور حج کرنے والا جب وہ منیٰ کی طرف نکلے اور عطاء سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ میں ہی رہتا ہو، کیا وہ حج کے لئے لبیک کہے انہوں نے کہا ابن عمرؓ ترویہ کے دن لبیک کہتے تھے، جب ظہر کی نماز پڑھ لیتے اور اپنی سواری پر سوار ہو کر سیدھے ہو جاتے اور عبدالملک نے بواسطہ عطاء جابر سے روایت کیا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ مکہ آئے تو ہم نے احرام باندھا یہاں تک کہ ترویہ کا دن آگیا اور ہم نے مکہ کو اپنے پیچھے کیا۔ تو ہم نے حج کے لئے لبیک کہا اور ابوزبیر نے جابر سے روایت کیا کہ ہم لوگوں نے بطحا سے احرام باندھا اور عبید بن جریج نے ابن عمرؓ سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپؐ جب مکہ میں ہوتے ہیں، تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپؐ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ.

ترویہ کے دن تک احرام نہیں باندھتے، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا' جب تک کہ آپؐ اونٹنی پر سوار نہ ہو جاتے۔

١٠٤٣ بَاب اَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِيْ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ.

باب ۱۰۴۳۔ یوم ترویہ میں ظہر کی نماز کس مقام پر پڑھے۔

١٠٤٢ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنٰى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآؤُكَ.

۱۵۴۲۔ عبداللہ بن محمد' اسحاق ارزق' سفیان' عبدالعزیز بن رفیع' سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ مجھے بتلایئے اگر آپؐ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ آپؐ نے یوم ترویہ میں ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا منیٰ میں' میں نے کہا عصر کی نماز یوم نفر (یعنی بارہویں تاریخ) میں کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا ابطح میں' پھر کہا تم اس طرح کرو جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں۔

١٠٤٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَ لَقِيْتُ اَنَسًا ح وَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ خَرَجْتُ اِلٰى مِنٰى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيْتُ اَنَسًا ذَاهِبًا عَلٰى حِمَارٍ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّيْ اُمَرَآؤُكَ فَصَلِّ.

۱۵۴۳۔ علی' ابوبکر بن عیاش' عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں حضرت انسؓ سے ملا' ح' اسماعیل بن ابان' ابوبکر' عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں' عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں منیٰ کی طرف ترویہ کے دن نکلا تو میں حضرت انسؓ سے ملا' اس حال میں کہ وہ ایک گدھے پر سوار جا رہے تھے' میں نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کے دن ظہر کی نماز کس جگہ پر پڑھی؟ انہوں نے فرمایا کہ دیکھو جہاں تمہارے امراء نماز پڑھتے ہیں' تم بھی وہیں پڑھو۔

ساتواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٠٤٤ بَاب الصَّلٰوةِ بِمِنًى.

١٥٤٤ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمٰنُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ.

١٥٤٥ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ نِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهٗ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ.

١٥٤٦ـ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَالَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعٍ رَّكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

١٠٤٥ بَاب صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ .

١٥٤٧ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ساتواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۰۴۴۔ منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۵۴۴۔ ابراہیم بن منذر' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکرؓ' عمرؓ اور عثمانؓ نے اپنی خلافت کی ابتداء میں منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۵۴۵۔ آدم' شعبہ' ابو اسحاق ہمدانی' حارثہ بن وہب خزاعی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس وقت ہماری تعداد پہلے سے بہت زیادہ تھی اور ہم پہلے سے زیادہ بے خوف تھے۔

۱۵۴۶۔ قبیصہ بن عقبہ' سفیان' اعمش' ابراہیم' عبدالرحمٰن بن یزید' عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ ابو بکرؓ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور عمرؓ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں' پھر تمہارے طریقے مختلف ہو گئے (۱) کاش چار رکعتوں میں سے دو مقبول رکعتیں میرے حصہ میں آئیں۔

باب ۱۰۴۵۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان۔

۱۵۴۷۔ علی بن عبداللہ' سفیان' زہری' سالم' عمیر (ام فضل کے آزاد کردہ غلام) ام فضل سے روایت کرتے ہیں کہ ام فضل نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق لوگوں کو شک ہوا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پینے کی چیز

(۱) حضرت عثمان غنیؓ جو منیٰ میں پوری نماز پڑھتے تھے یہ ان کا اپنا اجتہاد تھا جس کی وجہ کیا تھی؟ اس بارے میں متعدد اقوال ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (فتح الباری ص ۲۷۰ ج ۲، باب یقصر اذا خرج من موضعه)

وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ.

بھیجی جسے آپؐ نے پی لیا۔

١٠٤٦ بَاب التَّلْبِيَةِ وَ التَّكْبِيرِ اِذَا غَدَا مِنْ مِّنٰى اِلَى عَرَفَةَ.

باب ۱۰۴۶۔ منیٰ سے عرفہ کو واپسی کے وقت لبیک کہنے اور تکبیر کہنے کا بیان۔

١٥٤٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنٰى اِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَ يُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

۱۵۴۸۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' محمد بن ابی بکر ثقفی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالکؓ سے جب کہ دونوں عرفہ کی طرف جا رہے تھے، پوچھا کہ آج کے دن آپؐ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس طرح کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کوئی لبیک کہنے والا لبیک کہتا تو اس کو کوئی برا نہیں سمجھتا تھا اور ہم میں سے کوئی تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اس کو بھی کوئی برا نہ سمجھتا۔

١٠٤٧ بَاب التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ.

باب ۱۰۴۷۔ عرفہ کے دن دوپہر کو روانہ ہونے کا بیان۔

١٥٤٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ لَّا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَآءَ ابْنُ عُمَرَ وَ اَنَا مَعَهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِيْ حَتّٰى اُفِيْضَ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ اَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَ عَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ.

۱۵۴۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' سالم سے روایت ہے کہ عبدالملک نے حجاج کو لکھ بھیجا کہ حج میں ابن عمر کی مخالفت نہ کرے' ابن عمر عرفہ کے دن اس وقت آئے جب آفتاب ڈھل چکا تھا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا' حجاج کے خیمہ کے پاس بلند آواز سے پکارا، حجاج اس حال میں باہر نکلا کہ کسم میں رنگی ہوئی چادر پہنے ہوئے تھا۔ اس نے پوچھا اے عبدالرحمن کیا بات ہے؟ ابن عمر نے فرمایا اگر تو سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے تو اس وقت چلنا ہے، اس نے پوچھا اس وقت، آپ نے فرمایا' ہاں' اس نے کہا تھوڑا موقعہ دیں کہ میں نہالوں پھر چلوں، ابن عمر سواری سے اترے یہاں تک کہ حجاج آیا اور چلا اس حال میں کہ وہ میرے اور میرے والد کے درمیان تھا۔ میں نے کہا' اگر تو سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر کر اور وقوف میں جلدی کر' حجاج عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب عبداللہ نے یہ معاملہ دیکھا تو انہوں نے (میرے متعلق) کہا کہ سچ کہتا ہے۔

١٠٤٨ بَاب الْوُقُوْفِ عَلَى الدَّآبَّةِ بِعَرَفَةَ.

باب ۱۰۴۸۔ عرفہ میں سواری پر وقوف کرنے کا بیان۔

١٥٥٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ

۱۵۵۰۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالنضر' عمیر (عبداللہ بن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) ام فضل بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے جو ام فضل کے پاس بیٹھے تھے' عرفہ کے دن نبی صلی

نَاسًا اِخْتَلَفُوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّ هُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَشَرِبَهٗ.

اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق اختلاف کیا۔ بعض نے بیان کیا کہ آپؐ روزہ رکھے ہوئے ہیں اور بعض نے کہا کہ آپؐ روزے سے نہیں ہیں۔ تو میں نے آپؐ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا بھیجا اس حال میں کہ آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے' تو آپؐ نے اس کو پی لیا۔

۱۰۴۹ بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مَعَ الْاِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَّهَلْ تَتَّبِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ۔

باب ۱۰۴۹۔ عرفہ میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان اور ابن عمرؓ کی نماز جب امام کے ساتھ فوت ہو جاتی تو دونوں نمازوں (ظہر اور عصر) کو جمع کرتے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے بواسطہ ابن شہاب' سالم بیان کیا کہ حجاج بن یوسف جس سال ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کرنے آیا تو عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ عرفہ کے دن وقوف میں کیا کرتے ہو؟ سالم نے کہا' اگر تو سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن دوپہر کو (یعنی دن ڈھلتے ہی) نماز پڑھ لے' عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ٹھیک کہا' صحابہ ظہر و عصر کی نماز سنت کے موافق ایک ساتھ پڑھتے تھے' زہری کا بیان ہے' میں نے سالم سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا، سالم نے جواب دیا کہ تم آپؐ کی سنت ہی کی پیروی تو کرتے ہو۔

۱۰۵۰ بَاب قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۵۱۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مٰلِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ يَّاْتَمَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَآءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ اَوْزَالَتْ فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحَ فَقَالَ الْاٰنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْظِرْنِيْ اُفِيْضُ

باب ۱۰۵۰۔ عرفہ میں خطبہ مختصر پڑھنے کا بیان۔

۱۵۵۱۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کو لکھا کہ حج میں عبداللہ بن عمرؓ کی اقتداء کرے، جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابن عمرؓ اس وقت آئے جب آفتاب ڈھل چکا تھا، اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، حضرت ابن عمرؓ حجاج کے خیمے کے پاس آئے اور بلند آواز سے کہا حجاج کہاں ہے؟ حجاج باہر آیا، تو ابن عمرؓ نے فرمایا روانہ ہونا ہے، اس نے کہا ابھی؟ آپؐ نے کہا ہاں! اس نے کہا کہ مجھے اتنا موقعہ دیجئے کہ سر پر پانی بہانوں، چنانچہ حضرت ابن عمرؓ سواری سے اتر پڑے، یہاں

عَلَيَّ مَآءً فَنزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

تک کہ حجاج باہر آیا اور میرے اور میرے والد کے درمیان چلا، میں نے کہا اگر تو آج سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے، تو خطبہ مختصر کر اور وقوف میں جلدی کر، ابن عمرؓ نے کہا اس نے ٹھیک کہا۔

۱۰۵۱ بَاب التعجيلِ اِلَى الْمَوْقِفِ۔

باب ۱۰۵۱۔ عرفات میں ٹھہرنے کے لیئے جلدی کرنے کا بیان۔

۱۰۵۲ بَاب الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ۔

باب ۱۰۵۲۔ عرفہ میں ٹھہرنے کا بیان۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَطْلُبُ بَعِيْرًالِّيْ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًالِّيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَانُهٗ هٰهُنَا۔

۱۵۵۲۔ علی بن عبداللہ 'سفیان 'عمرو 'محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں اپنا اونٹ تلاش کر رہا تھا 'ح' مسدد 'سفیان 'عمرو 'محمد بن جبیر اپنے والد جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا، میں عرفہ کے دن اس کو ڈھونڈنے نکلا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑے ہوئے دیکھا، میں نے کہا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو بخدا قریش میں سے ہیں، پھر ان کا یہاں کیا کام ہے(۱)۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَّمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوْفُ فِيْهَا وَتُعْطِي الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ الثِّيَابَ تَطُوْفُ فِيْهَا فَمَنْ لَّمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَّكَانَ يُفِيْضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَّيُفِيْضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

۱۵۵۳۔ فروہ بن ابی مغراء علی بن مسہر' ہشام بن عروہ' عروہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حمس کے سوا تمام لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے، جس سے مراد قریش اور ان کی اولاد ہیں، اور حمس نیکی سمجھ کر لوگوں کو کپڑے دیا کرتے تھے، مرد مرد کو کپڑے دیتا اور اس میں طواف کرتا، عورت عورت کو کپڑے دیتی اور اس میں طواف کرتی، جس کو قریش کپڑے نہ دیتے، وہ ننگا طواف کرتا، عام لوگوں کی جماعت عرفات سے واپس ہوتی، مگر حمس مزدلفہ سے واپس ہوتے، ہشام کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے عائشہ سے روایت کیا کہ یہ آیت حمس قریش ہی کے متعلق نازل ہوئی ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ

(۱) جاہلیت میں مشرکین جب اپنے طریقوں کے مطابق حج کرتے تو دوسرے تمام لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے لیکن قریش کہتے کہ ہم تو بیت اللہ کے مجاور ہیں اس لئے ہم حدود حرم سے باہر وقوف نہیں کریں گے۔ چنانچہ وہ عرفات جو کہ حدود حرم سے باہر تھا وہاں وقوف نہ کرتے تھے۔ اسلام نے اس امتیازی رسم کو ختم کیا۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریشی تھے تو سابقہ طریق کار کی وجہ سے راوی نے آپ کو عرفات میں دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کیا۔

اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمُسِ ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا اِلَى عَرَفَاتٍ۔

النَّاسُ چونکہ یہ لوگ مزدلفہ سے لوٹ آتے تھے اس لیئے وہ بھی عرفات کی طرف بھیجے گئے۔

١٠٥٣ بَاب السَّيْرِ اِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ۔

باب ۱۰۵۳۔ عرفہ سے واپسی کے وقت چلنے کی کیفیت کا بیان۔

١٥٥٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَاَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ مَنَاصٌ لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ۔

۱۵۵۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں اسامہؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے واپسی کے وقت حجتہ الوداع میں کس طرح چل رہے تھے؟ انھوں نے جواب دیا تیز رفتاری سے اور جب وسیع میدان پاتے تو اور بھی رفتار تیز کر دیتے، ہشام نے کہا نص میں عنق سے زیادہ تیز رفتاری کے معنی ہیں، فجوہ کے معنی ہیں کشادہ جگہ اس کی جمع فجوات اور فجاء آتی ہے اسی طرح رکوہ اور رکاء ہے مناص کے معنی ہیں کہ بھاگنے کا وقت نہیں رہا۔

١٠٥٤ بَاب النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ۔

باب ۱۰۵۴۔ عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان اترنے کا بیان۔

١٥٥٥ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُصَلِّي فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ۔

۱۵۵۵۔ مسدد' حماد بن زید' یحیٰ بن سعید' موسیٰ بن عقبہ' کریب (ابن عباسؓ کے غلام) اسامہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف متوجہ ہوئے، اور اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے، پھر وضو کیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپؐ نماز پڑھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھوں گا۔

١٥٥٦ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ اَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي اَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّاُ وَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ۔

۱۵۵۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' جویریہ' نافع' عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے، مگر یہ کہ اس گھاٹی کی طرف مڑ جاتے جس طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوتے تھے، وہاں ضرورت سے فارغ ہوتے اور وضو کرتے مگر نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ مزدلفہ میں نماز پڑھتے۔

١٥٥٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۵۵۷۔ قتیبہ' اسمٰعیل بن جعفر' محمد بن ابی حرملہ' کریب (ابن عباسؓ کے غلام) اسامہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری

اَنَّهٗ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِىْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَآءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّىْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ۔

پر بیٹھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ سے نیچے ہے، تو آپؐ نے سواری بٹھائی اور استنجا کیا، پھر آئے تو میں نے آپؐ پر وضو کا پانی ڈالا، آپؐ نے ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا نماز، یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھوں گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے، آپؐ نے نماز پڑھی پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل سوار ہوئے، کریب کا بیان ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن عباسؓ نے بہ واسطہ فضل بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک جمرہ عقبہ پر پہنچے۔

١٠٥٥ بَاب اَمْرِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِيْنَةِ عِنْدَ الْاِفَاضَةِ وَاِشَارَتِهٖ اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ۔

باب ۱۰۵۵۔ عرفہ سے لوٹتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کا حکم دینا اور لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنے کا بیان۔

١٥٥٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَّوْلٰى وَالِبَةَ الْكُوْفِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَّضَرْبًا وَصَوْتًا لِّلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ اَوْضَعُوْا اَسْرَعُوْا خِلَالَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا۔

۱۵۵۸۔ سعید بن ابی مریم' ابراہیم بن سوید' عمرو بن ابی عمرو (مطلب کے غلام) سعید بن جبیر (والبہ کوفی کے غلام) ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ وہ عرفہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے بہت شور و غل اور اونٹوں کے مارنے کی آواز سنی، تو آپؐ نے ان کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ کیا اور فرمایا اے لوگو! تم اطمینان کو اختیار کرو اس لیئے کہ اونٹوں کا دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے، اوضعوا کے معنی ہیں اسرعوا یعنی تیز دوڑایا خلالکم، تخلل بینکم سے ماخوذ ہے (یعنی تمہارے درمیان) فجرنا خللھما ہم نے ان دونوں کے درمیان جاری کیا۔

١٠٥٦ بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

باب ۱۰۵۶۔ مزدلفہ میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان۔

١٥٥٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ

۱۵۵۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک، موسیٰ بن عقبہ' کریب، اسامۃ بن

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْٓءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَجَآءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

زیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عرفہ سے واپس ہوئے تو گھاٹی میں اترے اور استنجا کیا پھر وضو کیا، لیکن ہلکا وضو کیا، تو میں نے آپؐ سے عرض کیا نماز، تو آپؐ نے فرمایا میں نماز آگے چل کر پڑھوں گا چنانچہ جب آپؐ مزدلفہ پہنچے، تو وضو کیا اور پورے طور پر وضو کیا، پھر نماز کی تکبیر کہی گئی تو آپؐ نے نماز پڑھی، پھر ہر ہر شخص نے اپنے اپنے اونٹ باندھے، پھر عشاء کی تکبیر کہی گئی حضور نے نماز پڑھائی اور درمیان میں کوئی سنت نہیں پڑھی۔

۱۰۵۷ بَاب مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ.

باب ۱۰۵۷۔ اس شخص کا بیان جو ان دونوں نمازوں کو جمع کرے اور نفل نہ پڑھے۔

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔

۱۵۶۰۔ آدم، ابن ابی ذئب، زہری، سالم بن عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھی ان میں سے ہر ایک نماز الگ تکبیر کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں کے درمیان اور نہ ان سب کے بعد کوئی نفل پڑھے۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

۱۵۶۱۔ خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن ابی سعید، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید خطمی، ابو ایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھی۔

۱۰۵۸ بَاب مَنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔

باب ۱۰۵۸۔ اس شخص کا بیان جو ان دونوں نمازوں میں سے ہر ایک کیلئے اذان واقامت کہے(۱)۔

---

(۱) حج کے دوران عرفات ومزدلفہ میں بعض شرائط کے ساتھ جمع بین الصلوٰتین کا حکم ہے۔ اب یہ جمع کتنی اذانوں اور کتنی اقامتوں کے ساتھ ہے اس بارے میں فقہاء کی آراء مختلف ہیں۔ حنفیہ کا موقف یہ ہے کہ عرفات میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کیا جائے اور مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا جائے۔ تمام فقہاء کا مستدل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

١٥٦٢ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الْاَذَانِ بِالْعَتَمَةِ اَوْقَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ رَجُلًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلّٰى بَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَآئِهٖ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَمَرَ اُرٰى فَاَذَّنَ وَاَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا اَعْلَمُ الشَّكَّ اِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَايُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَّقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَايَاْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِيْنَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ ـ

۱۵۶۲۔ عمرو بن خالد' زہیر' ابو اسحاق' عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ (ابن مسعود) نے حج کیا، تو ہم لوگ عشاء کی اذان کے وقت یا اس کے قریب مزدلفہ پہنچے، انھوں نے ایک آدمی کو حکم دیا اور اس نے اذان کہی اور تکبیر کہی، پھر مغرب کی نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر رات کا کھانا منگوا کر کھایا پھر میں خیال کرتا ہوں کہ اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا، چنانچہ اذان و اقامت کہی گئی اور عمرو نے بیان کیا کہ مجھے شک صرف زہیر سے معلوم ہوا ہے، پھر عشاء کی نماز دو رکعتیں پڑھیں، جب فجر طلوع ہوئی تو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ میں آج کے دن کے سوا اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے، عبداللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقتوں سے پھیر دی گئی ہیں، مغرب کی نماز لوگوں کے مزدلفہ پہنچنے پر اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

١٠٥٩ بَاب مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ بِلَيْلٍ فَيَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُوْنَ وَيُقَدِّمُ اِذَا غَابَ الْقَمَرُ ـ

باب ۱۰۵۹۔ اس شخص کا بیان جو اپنے گھر کے کمزوروں کو رات کو بھیج دے تاکہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں اور جب چاند ڈوب جائے تو بھیجے۔

١٥٦٣ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَابَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَّقِفَ الْاِمَامُ وَقَبْلَ اَنْ يَّدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَدِمُوْا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ

۱۵۶۳۔ یحیٰی بن بکیر' لیث' یونس، ابن شہاب' سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزوروں کو بھیج دیتے تھے تو وہ لوگ مشعر حرام کے پاس مزدلفہ میں رات کو ٹھہرتے اور ذکر الٰہی کرتے جس قدر ان کا جی چاہتا، پھر امام کے ٹھہرنے اور واپس ہونے سے پہلے وہ لوگ لوٹ جاتے، بعض تو نماز فجر کے وقت منیٰ پہنچتے اور بعض اس کے بعد آتے جب وہ لوگ منیٰ پہنچتے، تو جمرہ عقبہ پر رمی کرتے اور ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کیلئے اجازت دی ہے۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) عمل ہے۔ آپ کا عمل کیا تھا اس بارے میں روایات مختلف ملتی ہیں اسی وجہ سے فقہاء کے مابین اختلاف ہے۔ حنفیہ کی مستدل روایات کے لئے ملاحظہ ہو (معارف السنن ص ۴۵۲ ج ۶، صحیح مسلم ص ۳۹۷ ج ۱، عمدۃ القاری ص ۱۲ ج ۱۰، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۳ ج ۴/۱)۔

ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَرْخَصَ فِيْ أُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٥٦٤۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

۱۵۶۴۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ مجھ کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مزدلفہ سے رات کو بھیجا۔

١٥٦٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

۱۵۶۵۔ علیؓ' سفیان' عبیداللہ بن ابی یزید نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان لوگوں سے تھا جن کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مزدلفہ کی رات میں اپنے گھر والوں کے کمزوروں کے ساتھ بھیجا۔

١٥٦٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَآءَ عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّيْ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا يَا هَنْتَاهُ مَااُرَانَا اِلَّا قَدْغَلَّسْنَا قَالَتْ يَابُنَيَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ۔

۱۵۶۶۔ مسدد' یحییٰ' ابن جریج' عبداللہ (اسماءؓ کے غلام) اسماءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مزدلفہ کی رات میں مزدلفہ کے پاس اتریں، اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں، چنانچہ ایک گھنٹہ تک نماز پڑھی پھر کہا اے بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا نہیں، پھر ایک گھنٹہ تک نماز پڑھی، پھر کہا کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا ہاں! انھوں نے کہا کوچ کرو، تو ہم لوگوں نے کوچ کیا اور چلتے رہے، یہاں تک کہ انھوں نے کنکریاں ماریں، پھر واپس ہوئیں، اور صبح کی نماز اپنے ٹھہرنے کی جگہ میں پڑھی، عبداللہ کا بیان ہے میں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے تاریکی میں نماز پڑھ لی تو انھوں نے کہا اے بیٹے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

١٥٦٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَا بْنُ الْقٰسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَّكَانَتْ ثَقِيْلَةً ثَبْطَةً فَاَذِنَ لَهَا۔

۱۵۶۷۔ محمد بن کثیر' سفیان' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم بن محمد' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سودہؓ نے مزدلفہ کی رات کو کوچ کیا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اجازت مانگی، وہ بوجھل اور بھاری بدن کی تھیں تو آپؐ نے انھیں اجازت دے دی۔

١٥٦٨۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَاْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ اَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ

۱۵۶۸۔ ابونعیم' افلح بن حمید' قاسم بن محمد' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم لوگ مزدلفہ میں اترے تو سودہ نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے لوگوں کی روانگی سے پیشتر روانہ ہونے کی اجازت مانگی اور وہ سست رفتار عورت تھیں، تو آپؐ نے اجازت دے

النَّاسِ وَ كَانَتِ امْرَاَةً بَطِيْئَةً فَاذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَاَقَمْنَا حَتّٰى اَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهٖ فَلَاَنْ اَكُوْنَ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مَفْرُوْحٍ بِهٖ۔

دی، وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی روانہ ہو گئیں، اور ہم لوگ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی، پھر ہم لوگ آپؐ کے ساتھ لوٹے اگر میں بھی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اجازت مانگتی جیسا کہ سودہ نے اجازت مانگی تھی تو میرے لیئے بہت ہی خوشی کی بات ہوتی۔

۱۰۶۰ بَاب مَنْ يُّصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ۔

باب ۱۰۶۰۔ اس شخص کا بیان جو مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھے۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔

۱۵۶۹۔ عمرو بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن، عبداللہ (بن مسعود) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا بجز دو نمازوں کے کہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھی۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَّحْدَهَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّالْعَشَآءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَآئِلٌ يَّقُوْلُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَ قَائِلٌ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَّقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَآءُ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَاضَ الْاٰنَ اَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا اَدْرِيْ اَقَوْلُهٗ كَانَ اَسْرَعَ اَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

۱۵۷۰۔ عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ عبداللہ (بن مسعود) کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے، پھر ہم لوگ مزدلفہ آئے تو انھوں نے دو نمازیں پڑھیں، ہر نماز الگ الگ اذان واقامت کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کھانا کھایا، پھر فجر کی نماز پڑھی، طلوع فجر کے وقت درآنحالیکہ کوئی کہتا تھا صبح ہو گئی اور کوئی کہتا تھا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی، پھر کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس جگہ مغرب اور عشاء کی دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں، اس لیئے لوگ مزدلفہ نہ آئیں جب تک کہ اندھیرا نہ ہو جائے اور فجر کی نماز کا یہ وقت ہے، پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا۔ (صبح روشن ہو گئی) پھر کہا کہ اگر امیر المومنین اس وقت کوچ کریں تو انہوں نے سنت کے مطابق کیا پھر میں نہیں جانتا کہ ان کا یہ کہنا پہلے ہوا یا حضرت عثمانؓ کا کوچ پہلے ہوا وہ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ یوم نحر میں رمی جمرہ کیا۔

۱۰۶۱ بَاب مَتٰى يَدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ۔

باب ۱۰۶۱۔ مزدلفہ سے کب واپس ہو؟

١٥٧١ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُوْنٍ یَقُوْلُ شَھِدْتُّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰی بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا لَایُفِیْضُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَیَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ وَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ـ

۱۵۷۱۔ حجاج بن منہال' شعبہ' ابواسحاق' عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انھوں نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی پھر ٹھہرے رہے اور فرمایا کہ مشرکین آفتاب طلوع ہونے تک واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ اے ثبیر چمک، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشرکین کی مخالفت کی، پھر طلوع آفتاب سے پہلے ہی واپس ہو گئے۔

١٠٦٢ بَاب التَّلْبِیَةِ وَالتَّکْبِیْرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِیْنَ یَرْمِی الْجَمْرَةَ وَالْاِرْتِدَافِ فِی السَّیْرِ۔

باب ۱۰۶۲۔ یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے وقت تلبیہ اور تکبیر کا بیان اور راستہ چلنے میں اپنے پیچھے کسی کو بٹھانے کا بیان۔

١٥٧٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمِ نِ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ فَاَخْبَرَ الْفَضْلُ اَنَّهٗ لَمْ یَزَلْ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَةَ۔

۱۵۷۶۔ ابوعاصم ضحاک بن مخلد' ابن جریج' عطاء، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل (بن عباس) کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھالیا، تو فضل نے بیان کیا کہ آپؐ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ رمی جمرہ کر لیا۔

١٥٧٣ ـ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ الْاَیْلِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کَانَ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَی الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰی مِنًی قَالَ فَکِلَاهُمَا قَالَا لَمْ یَزَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۱۵۷۳۔ زہیر بن حرب' وہب بن جریر' جریر' یونس ایلی' زہری، عبید اللہ بن عبداللہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ عرفہ سے مزدلفہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپؐ نے فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھایا، دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کے رمی کرنے تک لبیک کہتے رہے۔

١٠٦٣ بَاب فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ

باب ۱۰۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو عمرہ کے ساتھ حج کو ملا کر تمتع کرے تو اس کو جو قربانی میسر ہو کرلے اور جس کو میسر نہ ہو تو حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے جب تم لوٹ کر جاؤ، یہ پورے دس ہوئے یہ ان کیلئے ہے جو

يَكُنْ اَهْلُهُ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔

مسجد حرام کے پاس نہیں رہتے۔

١٥٧٤ ـ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْجَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمُتْعَةِ فَاَمَرَنِىْ بِهَا وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْهَدْىِ فَقَالَ فِيْهَا جَزُوْرٌ اَوْبَقَرَةٌ اَوْشَاةٌ اَوْشِرْكٌ فِىْ دَمٍ قَالَ وَكَانَ نَاسًا كَرِهُوْهَا فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنَّ اِنْسَانًا يُّنَادِىْ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ وَّمُتْعَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِى الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ اٰدَمُ وَوَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَّغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ وَّحَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

۱۵۷۴۔ اسحٰق بن منصور، نضر، شعبہ، ابو جمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے مجھے اس کے کرنے کا حکم دیا اور میں نے ان سے ہدی کے متعلق پوچھا تو کہا اس میں ایک اونٹ یا گائے یا بکری ہے یا قربانی میں شریک ہو جانا ہے اور لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے، تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اعلان کر رہا ہے حج مقبول ہے، متعہ مقبول ہے، میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا میں نے ان سے یہ بیان کیا تو انھوں نے کہا اللہ اکبر یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، آدم اور وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے نقل کیا عمرہ مقبول ہے اور حج مقبول ہے۔

١٠٦٤ بَاب رُكُوْبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهٖ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَاهَدٰكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنُ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّآئِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِىْ يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِىٍّ اَوْ فَقِيْرٍ وَّ شَعَآئِرُ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهٗ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ

باب ۱۰۶۴۔ قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کو ہم نے تمہارے لیئے اللہ کی نشانی مقرر کی ہے، اس میں تمہارے لیے بھلائی ہے تو صف بستہ ہو کر اس پر اللہ کا نام لو جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں، تو اس میں سے کھاؤ اور صبر کرنے والوں اور محتاجوں کو کھلاؤ، اس طرح ہم نے ان کو تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے، شاید کہ تم شکر گزار ہو جاؤ، نہ تو اس کا گوشت اور نہ اس کا خون خدا تک پہنچتا ہے بلکہ تمہاری پرہیز گاری خدا تک پہنچتی ہے اسی طرح اس کو تمہارے لیئے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس چیز پر جو تمہیں بتایا اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو، مجاہد نے بیان کیا کہ بدنہ اس کے موٹے ہونے کے سبب سے کہا گیا اور قانع سے مراد سائل ہے اور معتر وہ شخص ہے جو قربانی کے جانور کے پاس گھومتا پھرے، خواہ مالدار ہو یا فقیر اور شعائر قربانی کے جانور کا

سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ۔

فربہ کرنا اور اسے اچھا بنانا ہے، اور خانہ کعبہ کو عتیق اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ظالم بادشاہوں سے آزاد ہے اور وجبت کے معنی ہیں سقطت الی الارض یعنی زمین پر گری پڑی اور اسی سے وجبت الشمس ماخوذ ہے۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْفِي الثَّانِيَةِ۔

۱۵۷۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابو الزناد' اعرج' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا جانور ہانک کر لیے جارہا تھا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا(۱)، اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے، آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے، آپؐ نے فرمایا تو سوار ہو جاؤ اور دوسری یا تیسری بار فرمایا تیری خرابی ہو۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا۔

۱۵۷۶۔ مسلم بن ابراہیم' ہشام و شعبہ' قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا جانور ہانکے جارہا تھا آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے، آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے، آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، تین بار فرمایا۔

۱۰۶۵ بَاب مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهٗ۔

باب ۱۰۶۵۔ اس شخص کا بیان جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَّنْ

۱۵۷۷۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج کو ملا کر تمتع کیا اور ذی الحلیفہ سے ہدی کا جانور لے کر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا لبیک کہا پھر حج کے لیے لبیک کہا، تو لوگوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو عمرہ کے ساتھ ملا کر تمتع کیا بعض لوگ تو ہدی لے کر گئے تھے اور بعض ہدی لے کر نہیں گئے تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا' تم میں سے جو شخص ہدی لے کر آیا ہے اس کے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرلے، اور جس شخص کے پاس ہدی کا جانور نہ

(۱) ممکن ہے کہ وہ شخص معذور ہو پیدل چلنا مشکل ہو اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔ قربانی کے جانور پر عام حالات میں سوار ہونا درست نہیں البتہ اگر عذر شدید ہو تو اس کی گنجائش ہے۔

لَمْ يَهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَايَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَاوَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَّمَشٰى اَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَالْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَهَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَافَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اَهْدٰى وَ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَمَتُّعِهٖ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الَّذِيْ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہو وہ خانہ کعبہ اور صفا مروہ کا طواف کرے اور بال کترائے اور احرام سے باہر ہو جائے، پھر حج کا احرام باندھے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حج میں تین روزے رکھے، اور سات روزے اس وقت رکھے جب گھر واپس ہو جائے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا' جب مکہ آئے تو سب سے پہلے رکن کو بوسہ دیا، پھر تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار میں معمولی چال سے چلے' جب خانہ کعبہ کا طواف کر چکے تو مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیر کر فارغ ہوئے اور صفا کے پاس پہنچے تو صفا اور مروہ کا سات بار طواف کیا، پھر جب تک کہ حج کو پورا نہ کر لیا اس وقت تک ان امور کو حلال نہ سمجھا جو بحالت احرام حرام ہیں، اور یوم نحر میں قربانی کی اور لوٹ کر خانہ کعبہ کا طواف کیا، پھر ان تمام چیزوں کو حلال سمجھا جو اس وقت تک حرام تھیں (یعنی احرام سے باہر ہو گئے) اور جو لوگ ہدی لے کر گئے تھے ان لوگوں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور عروہ نے حضرت عائشہؓ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کو عمرہ کے ساتھ ملا کر آپؐ کے تمتع کرنے کے متعلق اسی طرح روایت کیا جس طرح سالم نے بواسطہ ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٠٦٦ بَاب مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيْقِ.

باب ۱۰۶۶۔ اس شخص کا بیان جو قربانی کا جانور راستہ میں خرید لے۔

١٥٧٨ ـ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِاَبِيْهِ اَقِمْ فَاِنِّيْ لَاآمَنُهَا اَنْ سَتُصَدَّعَنِ الْبَيْتِ قَالَ اِذًا اَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَاَنَّا اُشْهِدُ كُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عَلٰى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ

۱۵۷۸۔ ابوالنعمان' حماد' ایوب' نافع' عبداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے کہا اس سال حج کو نہ جائیے اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ آپؐ خانہ کعبہ سے روک دیئے جائیں گے، انھوں نے جواب دیا کہ اس صورت میں میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیئے اللہ کے رسول میں بہتر نمونہ ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اپنے اوپر میں نے عمرہ کو واجب کر لیا چنانچہ عمرہ کا احرام باندھا پھر نکلے یہاں تک کہ جب مقام بیداء میں پہنچے تو حج

حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَاشَانُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْىَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

اور عمرہ کا احرام باندھا اور کہا حج اور عمرہ کی تو ایک ہی حالت ہے، قدید میں قربانی کا جانور خریدا، پھر مکہ پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا پھر احرام نہیں کھولا جب تک کہ دونوں سے فارغ نہ ہوئے۔

١٠٦٧ بَاب مَنْ اَشْعَرَوَقَلَّدَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ اَحْرَمَ

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَهْدٰى مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَهٗ وَاَشْعَرَهٗ بِذِى الْحُلَيْفَةِ يَطْعَنُ فِىْ شِقِّ سَنَامِهِ الْاَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً۔

باب ۱۰۶۷۔ اس شخص کا بیان جس نے ذی الحلیفہ میں اشعار(۱) اور تقلید کی پھر احرام باندھا،

نافع کا بیان ہے کہ ابن عمرؓ جب مدینہ سے قربانی کا جانور لے جاتے تو ذی الحلیفہ میں اس کی تقلید اور اشعار کرتے اس کے دائیں کوہان میں چھری سے مارتے اس حال میں کہ وہ جانور قبلہ رو لیٹا ہوتا۔

١٥٧٩۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِىْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِذِى الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْىَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

۱۵۷۹۔ احمد بن محمد' عبداللہ' معمر' زہری عروۃ بن زبیر' مسور بن مخرمہ اور مروان دونوں سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم مدینہ سے ایک ہزار سے زائد صحابہؓ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہدی کی تقلید کی اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

١٥٨٠۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَ بُدْنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَىَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَىْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ۔

۱۵۸۰۔ ابو نعیم' افلح' قاسم' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ قربانی کے جانور کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے، پھر آپؐ نے اس کی تقلید کی اور اشعار کیا اور مکہ کی طرف روانہ کیا آپؐ نے کسی حلال چیز کو حرام نہیں سمجھا۔

١٠٦٨ بَاب فَتْلِ الْقَلَآئِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ۔

باب ۱۰۶۸۔ قربانی کے جانور اور گایوں کے لیے ہار بٹنے کا

(۱) زمانۂ جاہلیت میں لوٹ مار عام تھی لیکن بیت اللہ کی تعظیم کی وجہ سے جن جانوروں کے بارے میں معلوم ہو جاتا کہ بیت اللہ کی طرف جا رہے ہیں ان سے تعرض نہیں کیا جاتا تھا۔ اس لئے علامت کے طور پر ان جانوروں کو یا تو قلادہ پہنا دیا جاتا تھا یا اونٹ وغیرہ کی کوہان پر تھوڑا سا زخم کر کے خون مل دیا جاتا تھا، اس آخری صورت کو اشعار کہتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دونوں طریقے ثابت ہیں۔ البتہ ایسا اشعار کہ کھال کے ساتھ ساتھ گوشت کٹ جائے اور گہرا زخم لگ جائے جس سے جانوروں کو ناقابل برداشت تکلیف ہوتی اس سے امام ابو حنیفہؒ نے منع فرمایا ہے۔ (فتح الباری ص ۴۲۹ ج ۳، باب اشعار البدن)

بیان۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاشَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ قَالَ اِنِّىْ لَبَّدْتُ رَاْسِىْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِىْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

۱۵۸۱۔ مسدد' یحیٰ' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ، حفصہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ احرام سے باہر ہوگئے ہیں، اور آپؐ احرام سے باہر نہیں ہوئے، آپؐ نے فرمایا میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمالیا ہے اور اپنی ہدی کی تقلید کی ہے اس لیے میں جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤں احرام نہیں کھول سکتا۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُهْدِىْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِهٖ ثُمَّ لَايَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

۱۵۸۲۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' ابن شہاب' عروہ و عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ سے قربانی کا جانور بھیجتے تو میں آپؐ کی ہدی کے ہار بٹتی، پھر آپؐ ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

۱۰۶۹ بَاب اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِؓ قَلَّدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْىَ وَاَشْعَرَهٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

باب ۱۰۶۹۔ قربانی کے جانور کے اشعار کرنے کا بیان اور عروہ مسورؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کی تقلید کی اور اس کا اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَهَدْىِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا اَوْقَلَّدْتُّهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَىْءٌ كَانَ لَهٗ حِلٌّ۔

۱۵۸۳۔ عبداللہ بن مسلمہ' افلح بن حمید' قاسم' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کی ڈوری بٹی' پھر آپ نے اس کا اشعار کیا اور اس کی تقلید کی یا میں نے اس کی تقلید کی، پھر آپؐ نے اس کو خانہ کعبہ کی طرف بھیجا اور آپؐ مدینہ میں ٹھہرے رہے آپؐ نے کسی حلال چیز کو حرام نہیں سمجھا۔

۱۰۷۰ بَاب مَنْ قَلَّدَ الْقَلَآئِدَ بِيَدِهٖ۔

باب ۱۰۷۰۔ اس شخص کا بیان جو ہاروں کو اپنے ہاتھ سے بٹے۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ

۱۵۸۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہؓ کو لکھ بھیجا کہ عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ جس نے ہدی بھیجی تو اس کی ہدی کے ذبح کیے جانے تک اس پر وہ چیز حرام ہے جو حاجیوں پر حرام ہے، عمرہؓ کا بیان ہے حضرت عائشہؓ نے جواب

عَنْهُمَا قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَنَا فَتَلْتُ قَلَآئِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِیْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْیُ.

دیا کہ ابن عباسؓ نے جو کہا وہ صحیح نہیں ہے، میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ھدی کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تقلید اپنے دونوں ہاتھوں سے کی، پھر اس کو میرے والد کے ساتھ بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی حلال کی ہوئی کوئی چیز حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ جانور کی قربانی کی گئی۔

١٠٧١ بَاب تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ۔

باب ۱۰۷۱۔ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان۔

١٥٨٥ ـ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَهْدَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا۔

۱۵۸۵۔ ابو نعیم، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بکریاں قربانی کے لیے بھیجیں۔

١٥٨٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيْمُ فِیْ اَهْلِهٖ حَلَالًا۔

۱۵۸۶۔ ابوالنعمان، عبدالواحد، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہار بٹتی تھی تو آپؐ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالتے اور اپنے گھر والوں کے ساتھ آپؐ احرام سے باہر رہتے تھے۔

١٥٨٧ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ غَنَمِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

۱۵۸۷۔ ابوالنعمان، حماد، منصور بن معتمر، محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکریوں کے ہار بٹتی تھی، پھر آپؐ اس کو بھیج دیتے تھے اور خود گھر پر بغیر احرام کے ہوتے تھے۔

١٥٨٨ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْیِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِی الْقَلَآئِدَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ۔

۱۵۸۸۔ ابو نعیم، زکریا، عامر، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کیلئے آپؐ کے احرام باندھنے سے پہلے ہار بٹے۔

١٠٧٢ بَاب الْقَلَآئِدِ مِنَ الْعِهْنِ۔

باب ۱۰۷۲۔ روئی کے ہار بٹنے کا بیان۔

۱۵۸۹ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ـ

۱۵۸۹ـ عمرو بن علی' معاذ بن معاذ' ابن عون' قاسم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ہدی کے لیے قلادے اس روئی سے بٹے جو میرے پاس تھی۔

۱۰۷۲ بَاب تَقْلِيْدِ النَّعْلِ ـ

باب ۱۰۷۳ـ جوتوں کا ہار بنانے کا بیان۔

۱۵۹۰ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِيْ عُنُقِهَا تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ـ

۱۵۹۰ـ عمرو بن علی، معاذ، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر' عکرمہ' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا جانور ہانک کر لیے جارہا تھا آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے، آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، حضرت ابوہریرہؓ کا بیان میں نے اس شخص کو دیکھا اس پر سوار تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور جوتا اس کی گردن میں تھا، محمد بن بشار نے اس کے متابع حدیث روایت کی۔

۱۵۹۱ ـ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۱۵۹۱ـ عثمان بن عمر' علی بن مبارک' یحییٰ' عکرمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۷۴ بَاب الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ اِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَاِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ اَنْ يُّفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا ـ

باب ۱۰۷۴ـ قربانی کے جانور کو جھول ڈالنے کا بیان اور ابن عمرؓ جھول کو صرف کوہان کی جگہ سے پھاڑتے تھے اور جب ذبح کر لیتے تو جھول اس ڈر سے اتار دیتے کہ خون کی وجہ سے خراب نہ ہو جائے پھر اس کو خیرات کر دیتے۔

۱۵۹۲ ـ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نَحَرْتُ وَبِجُلُوْدِهَا ـ

۱۵۹۲ـ قبیصہ' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قربانی کا جانور جو میں نے ذبح کیا تھا اس کے جھول اور کھال کو خیرات کر دوں۔

۱۰۷۵ بَاب مَنِ اشْتَرٰى هَدْيَهٗ مِنَ الطَّرِيْقِ وَقَلَّدَهَا ـ

باب ۱۰۷۵ـ اس شخص کا بیان جو قربانی کا جانور راستہ سے خرید لے اور اس کو ہار پہنائے۔

۱۵۹۳ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۵۹۳ـ ابراہیم بن منذر' ابوضمرہ' موسیٰ بن عقبہ' نافع سے روایت

اَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُوْرِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّنَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذَنْ اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتّٰى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَآءِ قَالَ مَاشَانُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ جَمَعْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى هَدْيًا مُقَلَّدَةً اشْتَرَاهُ حَتّٰى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَاوَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَ رَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے حج کا ارادہ کیا جس سال خارجیوں نے ابن زبیر کے عہد خلافت میں حج کا ارادہ کیا تھا تو ان سے کسی نے کہا کہ اس سال جنگ ہونے والی ہے اور ہمیں خوف ہے کہ آپ کو روک نہ دیا جائے، تو انھوں نے جواب دیا کہ تمہارے لیئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، اس صورت میں وہی کروں گا جس طرح آپؐ نے کیا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کر لیا ہے یہاں تک کہ جب بیداء کی کھلی جگہ میں پہنچے تو کہا حج اور عمرہ کی تو ایک ہی حالت ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ جمع کیا اور ہار پہنایا ہوا قربانی کا جانور بھی لے لیا جو خریدا تھا یہاں تک کہ مکہ پہنچے خانہ کعبہ اور صفا مروہ کا طواف کیا اور اس پر کچھ زیادتی نہ کی اور حالت احرام میں جو امور حرام ہیں ان کو حلال نہ سمجھا یہاں تک کہ یوم نحر آیا تو سر منڈایا اور قربانی کی اور خیال کیا کہ ان کا پہلا طواف ہی حج اور عمرہ کے طواف کے لیے کافی تھا پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

١٠٧٦ بَاب ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَعَنْ نِّسَآئِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِنَّ۔

باب ۱۰۷۶۔ اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنے کا بیان۔

١٥٩٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَانَرٰى اِلَّاالْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ اِذَا طَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَاهٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُهٗ لِلْقَسِمِ فَقَالَ اَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ

۱۵۹۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ کا قول نقل کرتی ہیں انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذی قعدہ کے مہینہ میں نکلے جب کہ اس مہینہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے، ہم صرف حج ہی کا خیال کر کے نکلے تھے جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو جب وہ طواف کر لے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لے تو احرام سے باہر ہو جائے، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس قربانی کے دن گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث قاسم سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ عمرہ نے تم سے حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

١٠٧٧ بَاب النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى۔

١٥٩٥ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ خَالِدَ ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَنْحَرُفِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مَنْحَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

١٥٩٦ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهٖ مِنْ جَمْعٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ حَتّٰى يُدْخَلَ بِهٖ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمُ الْحُرُّوَ الْمَمْلُوْكُ۔

باب ۱۰۷۷۔ منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے کی جگہ پر قربانی کرنے کا بیان۔

۱۵۹۵۔ اسحاق بن ابراہیم' خالد بن حارث' عبیداللہ بن عمر' نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ قربانی کرنے کی جگہ میں قربانی کرتے تھے، عبیداللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذبح کرنے کی جگہ میں ذبح کرتے تھے۔

۱۵۹۶۔ ابراہیم بن منذر' انس بن عیاض' موسیٰ بن عقبہ' نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ اپنی قربانی کا جانور مزدلفہ سے آخر رات میں بھیجتے یہاں تک کہ حاجیوں کے ساتھ جن میں آزاد و غلام ہوتے وہ قربانی کا جانور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے کی جگہ پر پہنچ جاتا۔

١٠٧٨ بَاب مَنْ نَّحَرَبِيَدِهٖ۔

١٥٩٧ ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَّذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَّضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصِرًا۔

باب ۱۰۷۸۔ اس شخص کا بیان جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے۔

۱۵۹۷۔ سہل بن بکار' وہیب' ایوب' ابو قلابہ' انسؓ سے روایت کرتے ہیں اور حدیث کو مختصر طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کر کے ذبح کیے، اور مدینہ میں دو ابلق سینگ والے مینڈھے ذبح کئے۔

١٠٧٩ بَاب نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً۔

١٥٩٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُّوْنُسَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ۔

باب ۱۰۷۹۔ اونٹ کو باندھ کر نحر کرنے کا بیان۔

۱۵۹۸۔ عبداللہ بن مسلمہ' یزید بن زریع' یونس' زیاد بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے اپنے اونٹ کو نحر کرنے کے لیے بٹھایا تھا انھوں نے کہا اس کو کھڑا کر کے پاؤں باندھ دے، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور شعبہ نے بطریق یونس کے بیان کیا کہ مجھ سے زیاد نے بیان کیا۔

١٠٨٠ بَاب نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب ۱۰۸۰۔ اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنے کا بیان اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور ابن عباسؓ نے فرمایا صواف سے مراد یہ ہے کہ وہ کھڑی ہوں۔

صَوَافَّ قِيَامًا۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَآءِ لَبّٰى بِهِمَا جَمِيْعًا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّحِلُّوْا وَنَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَّضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ۔

۱۵۹۹۔ سہل بن بکار' وہیب' ایوب' ابو قلابہ' انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں، وہیں رات بھر رہے یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی، تو اپنی سواری پر سوار ہوئے اور تہلیل و تسبیح کرنے لگے، جب بیداء پہنچے تو دونوں کے لیے لبیک کہی جب مکہ میں داخل ہوئے، تو لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کر کے ذبح کیے اور مدینہ میں سینگوں والے دو ابلق مینڈھے ذبح کیے۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهِ عَنْهُ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى اَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَآءَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ۔

۱۶۰۰۔ مسدد' اسمعیل' ایوب' ابو قلابہ' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ایوب نے ایک شخص کے واسطہ سے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ آپ نے وہیں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی، تو صبح کی نماز پڑھی پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب وہ آپکو بیداء کے مقام میں لے کر پہنچی تو آپؐ نے عمرہ اور حج کا لبیک کہا۔

۱۰۸۱ بَاب لَايُعْطِی الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْیِ شَيْئًا۔

باب ۱۰۸۱۔ قصاب کو قربانی سے کچھ بھی نہ دیا جائے۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَاَمَرَنِیْ فَقَسَمْتُ لُحُوْمَهَا ثُمَّ اَمَرَنِیْ فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

۱۶۰۱۔ محمد بن کثیر' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا میں قربانی کے اونٹوں کے پاس گیا، پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کا گوشت تقسیم کر دیا پھر مجھے حکم دیا تو میں نے ان کی کھالیں اور جھولیں تقسیم کر دیں، سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے عبدالکریم نے بواسطہ مجاہد عبدالرحمٰن حضرت علیؓ سے روایت کیا انھوں نے بیان کیا کہ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑا ہو جاؤں اور اس میں سے کچھ بھی قصاب کو اجرت کے طور پر نہ دوں۔

اَقُوْمَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا اُعْطِىَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِىْ جَزَارَتِهَا۔

۱۰۸۲ بَاب يُتَصَدَّقُ بِجُلُوْدِ الْهَدْىِ۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِىُّ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ لَيْلٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيًّا رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ يَّقْسِمَ بُدْنَهٗ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِىَ فِىْ جَزَارَتِهَا شَيْئًا۔

باب ۱۰۸۲۔ قربانی کی کھالوں کے خیرات کیئے جانے کا بیان۔

۱۶۰۲۔ مسدد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم و عبدالکریم جزری، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے ہوں اور ان جانوروں میں سے تمام چیزیں یعنی ان کے گوشت، ان کی کھالیں اور جھولیں تقسیم کر دی جائیں اور قصاب کی اجرت میں اس سے کچھ بھی نہ دیا جائے۔

۱۰۸۳ بَاب يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ ۔

باب ۱۰۸۳۔ قربانی کے جانوروں کی جھولوں کے خیرات کیے جانے کا بیان۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَّقُوْلُ حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى اَنَّ عَلِيًّا رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ اَهْدَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بُدْنَةٍ فَاَمَرَنِىْ بِلُحُوْمِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ اَمَرَنِىْ بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بِجُلُوْدِهَا فَقَسَمْتُهَا ۔

۱۶۰۳۔ ابو نعیم، سیف بن ابی سلیمان، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کیے، مجھے ان کا گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے تقسیم کر دیا، پھر ان کی جھولوں کو تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے تقسیم کر دیا، پھر ان کی کھالوں کے تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے ان کی کھالوں کو تقسیم کر دیا۔

۱۰۸٤ بَاب وَاِذْبَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِىْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِىْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ذٰلِكَ

باب ۱۰۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب ہم نے ابراہیم کو خانہ کعبہ کی جگہ بتا دی اور کہا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کھڑے ہونے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو کہ وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلے پتلے اونٹ پر دور دراز راستوں سے آئیں تاکہ اپنے فوائد حاصل کریں اور مقررہ دنوں میں اللہ کا نام ان چیزوں پر لیں جو جانور انھیں اللہ نے دیے ہیں، پھر ان جانوروں میں سے کھاؤ اور فقیر محتاجوں کو کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں، اور خانہ کعبہ کا طواف کریں یہ اس سبب

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌلَّهٗ عِنْدَرَبِّهٖ ۔

سے کہ جو اللہ کی حرمتوں کی عزت کرتا ہے وہ اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔

١٠٨٥ بَاب مَايَاْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَايُؤْكَلُ مِنْ جَزَآءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِوَيُؤْ كَلُ مِمَّاسِوٰى ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَآءٌ يَّاْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ ۔

باب ۱۰۸۵۔ اس امر کا بیان کہ قربانی کے جانوروں سے کیا(۱) کھائے اور کیا خیرات کرے، اور عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے بواسطہ ابن عمرؓ بیان کیا کہ شکار کے بدلہ میں سے اور نذر میں سے نہ کھایا جائے اور اس کے علاوہ کھائے اور عطاء نے کہا کہ تمتع کی قربانی میں سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

١٦٠٤ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا لَانَاْكُلُ مِنْ لُّحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَدَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدُ نَا قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا ۔

۱۶۰۴۔ مسدد، یحییٰ، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ منیٰ کے دنوں میں اپنی قربانیوں کا گوشت زیادہ نہیں کھاتے تھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو اجازت دی اور فرمایا کہ کھاؤ اور توشہ بناؤ، تو ہم لوگوں نے کھایا اور توشہ بنایا، میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ یہاں تک کہ ہم لوگ مدینہ پہنچ گئے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں۔

١٦٠٥ ۔حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَتْنِىْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَلَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْىٌ اِذَاطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَاهٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقٰسِمِ فَقَالَ اَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ ۔

۱۶۰۵۔ خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ، عمرہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب کہ ذی قعدہ کے مہینہ میں پانچ دن باقی تھے اور ہم لوگوں کا صرف حج کا ارادہ تھا، یہاں تک کہ جب ہم لوگ مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ جب خانہ کعبہ کا طواف کرلے تو احرام سے باہر ہو جائے، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس قربانی کے دن گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے ذبح کیا ہے۔ یحییٰ نے کہا میں نے اس حدیث کو قاسم سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ عمرہ نے تم سے یہ حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

(۱) قربانی، دم نفل، دم تمتع، دم قران کا گوشت تمام لوگ فقیر و غنی کھا سکتے ہیں۔ دم جنایت کا گوشت مالدار نہیں کھا سکتے۔

۱۰۸۶ بَاب الذَّبحِ قَبلَ الحَلقِ۔

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ وَنَحْوِهٖ فَقَالَ لَاحَرَجَ لَاحَرَجَ ۔

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اَخبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عَبْدِالعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَاحَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَاحَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَاحَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْقٰسِمُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ اُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَاحَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ لَاحَرَجَ۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ

باب ۱۰۸۶۔ سر منڈانے سے پہلے ذبح کرنے کا بیان۔

۱۶۰۶۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب، ہشیم، منصور، عطاء، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈایا یا اسی قسم کی کسی چیز کو آگے پیچھے کیا تو آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

۱۶۰۷۔ احمد بن یونس، ابو بکر، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے زیارت کر لی ہے، آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے، پھر اس نے عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے سر منڈالیا ہے، آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے، پھر اس نے عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا، آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے، اور عبدالرحیم رازی نے اس حدیث کو بواسطہ ابن خثیم، عطاء، ابن عباس، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور قاسم بن یحییٰ نے بواسطہ ابن خثیم، عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور عفان نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہیب نے بواسطہ ابن خثیم، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور حماد نے قیس بن سعد اور عباد بن منصور سے بواسطہ عطا جابرؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۶۰۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ شام ہو جانے کے بعد میں نے رمی کی۔ تو آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے عرض کیا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈالیا آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۶۰۹۔ عبدان، عبدان کے والد (عثمان) شعبہ، قیس بن مسلم، طارق

شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَآءِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ بَنِىْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِىْ ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ اُفْتِىْ بِهِ النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهٗ فَقَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ۔

بن شہاب ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ بطحا میں تھے آپؐ نے فرمایا کیا تم نے حج کر لیا؟ میں نے کہا ہاں، آپؐ نے پوچھا تم نے کس چیز کا احرام باندھا تھا؟ میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا تھا؟ آپؐ نے فرمایا تو نے اچھا کیا، اب جاؤ چنانچہ میں نے خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا پھر میں بنی قیس کی کسی عورت کے پاس آیا اور اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں، پھر میں نے حج کا احرام باندھا، میں حضرت عمرؓ کی خلافت کے وقت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا تھا، میں نے ان سے یہ بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ اگر کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام سے اس وقت تک باہر نہ ہوئے جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ گئی۔

١٠٨٧ بَاب مَنْ لَبَّدَ رَاْسَهٗ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَحَلَقَ۔

باب ۱۰۸۷۔ اس شخص کا بیان جو احرام کے وقت اپنے سر کے بالوں کو جمالے اور احرام سے نکلتے وقت حلق کرانے کا بیان۔

١٦١٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاشَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّىْ لَبَّدْتُّ رَاْسِىْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِىْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ۔

۱۶۱۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ لوگوں نے عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا۔ اور آپؐ احرام سے باہر نہیں ہوئے، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید (بالوں کا جما لینا) کی ہے، اور ہدی کے جانور کے گلے میں ہار ڈال دیا ہے، اس لیے جب تک قربانی نہ کر لوں احرام سے باہر نہیں ہو سکتا۔

١٠٨٨ بَاب الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ۔

باب ۱۰۸۸۔ احرام کھولتے وقت سر منڈانے یا بال کتروانے کا بیان۔

١٦١١۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّتِهٖ۔

۱۶۱۱۔ ابو الیمان' شعیب بن ابی حمزہ' نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈایا ہے۔

١٦١٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

۱۶۱۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت

مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ رَّحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ وَّقَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم کر، لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والے یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم کر، لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ نے فرمایا اور بال کترانے والوں پر اور لیث کا بیان ہے کہ مجھ سے نافع نے رحم اللہ المحلقین (سر منڈانے والوں پر رحم کر) ایک یا دو مرتبہ بیان کیا اور عبید اللہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ آپؐ نے چوتھی بار میں والمقصرین (بال کترانے والوں پر) فرمایا۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ۔

۱۶۱۳۔ عیاش بن ولید، محمد بن فضیل، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے، لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے، لوگوں نے کہا اور بال کترانے والوں کو یا رسول اللہ! اس کو تین بار کہا اور چوتھی بار آپؐ نے فرمایا اور بال کترانے والوں کو(۱)۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَآئِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

۱۶۱۴۔ محمد بن عبداللہ بن اسماء، جویریہ، بن اسماء، نافع، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی ایک جماعت نے سر منڈایا اور ان میں سے بعض نے بال کترائے۔

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعٰوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

۱۶۱۵۔ ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، ابن عباسؓ حضرت معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال قینچی کے ساتھ کترے۔

۱۰۸۹ بَاب تَقْصِيْرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ۔

باب ۱۰۸۹۔ تمتع کرنے والے کا عمرہ کے بعد بال کترانے کا بیان۔

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۶۱۶۔ محمد بن ابی بکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پہنچے تو آپؐ نے اپنے

(۱) اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کو سر کے بال منڈوانا مستحب ہے اور انگلی کے پورے کے برابر کٹوانا بہرحال ضروری ہے۔

قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ اَمَرَاَصحَابَهٗ اَنْ یَّطُوْفُوْا بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ یَحِلُّوْا وَیَحْلِقُوْا وَیُقَصِّرُوْا۔

صحابہؓ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ اور صفا مروہ کا طواف کریں، پھر احرام سے باہر ہو جائیں اور سر منڈائیں یا بال کتراوئیں۔

۱۰۹۰ بَاب الزِّیَارَةِ یَوْمَ النَّحْرِ وَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَخَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزِّیَارَةَ اِلَی اللَّیْلِ وَیُذْکَرُ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَزُوْرُ الْبَیْتَ اَیَّامَ مِنًی وَّقَالَ لَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا ثُمَّ یَقِیْلُ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنٰی یَّعْنِیْ یَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ۔

باب ۱۰۹۰۔ قربانی کے دن زیارت کرنے کا بیان، اور ابوالزبیر نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے طواف زیارت کو رات تک موخر کیا، اور بسند ابوحسان، حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم خانہ کعبہ کی زیارت منیٰ کے زمانہ میں کرتے تھے اور ہم سے ابونعیم نے کہا کہ مجھ سے سفیان نے بہ واسطہ عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ روایت کیا کہ انھوں نے ایک طواف کیا، پھر لیٹ رہے پھر منیٰ میں قربانی کے دن آئے اور عبدالرزاق نے اس کو مرفوع بیان کیا اور کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَضْنَا یَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِیَّةُ فَاَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا یُرِیْدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا حَآئِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِیَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَاضَتْ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوْا وَیُذْکَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَفَاضَتْ صَفِیَّةُ یَوْمَ النَّحْرِ۔

۱۶۱۷۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ حج کیا تو قربانی کے دن طواف زیارت کیا۔ حضرت صفیہؓ کو حیض آ گیا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان سے اس چیز کا ارادہ کیا جو شخص اپنی بیوی سے چاہتا ہے (یعنی صحبت کا ارادہ کیا) تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ تو حائضہ ہو گئی ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ ہمیں تو اسی نے روک لیا ہے، لوگوں نے کہا کہ وہ قربانی کے دن طواف زیارت کر چکیں، تو فرمایا اب ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے، چلو، اور قاسم و عروہ و اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا۔

۱۰۹۱ بَاب اِذَارَمٰی بَعْدَ مَآاَمْسٰی اَوْحَلَقَ قَبْلَ اَنْ یَّذْبَحَ نَاسِیًا اَوْ جَاهِلًا۔

باب ۱۰۹۱۔ شام ہونے کے بعد کوئی شخص رمی کرے یا بھول کر یا ناواقفیت میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لے۔

١٦١٨ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهٗ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّاْخِيرِ فَقَالَ لَاحَرَجَ۔

۱۶۱۸۔ موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ابن طاؤس اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح اور سر منڈانے اور رمی اور مقدم و موخر کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

١٦١٩ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنٰى فَيَقُولُ لَاحَرَجَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَآ اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَاحَرَجَ۔

۱۶۱۹۔ علی بن عبداللہ' یزید بن زریع' خالد' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ میں نحر کے دن پوچھا جاتا، تو آپؐ فرماتے کوئی حرج نہیں، آپؐ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، تو آپؐ نے فرمایا ذبح کرنا کوئی حرج نہیں اور اس نے کہا کہ میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی، تو آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں(۱)۔

١٠١٢ بَاب الْفُتْيَا عَلَى الدَّآبَّةِ عِنْدَ الْجَمرَةِ۔

باب ۱۰۹۲۔ جمرہ کے نزدیک سوار ہو کر لوگوں کو مسئلہ بتانے کا بیان۔

١٦٢٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْاَلُونَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ لَّمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ فَمَاسُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ۔

۱۶۲۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عیسیٰ بن طلحہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے تو لوگ آپؐ سے مسئلہ پوچھنے لگے، ایک شخص نے عرض کیا مجھے معلوم نہ تھا اس لیے میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپؐ نے فرمایا ذبح کرلو، کوئی حرج نہیں، دوسرا شخص آیا اس نے عرض کیا میں نہیں جانتا تھا اس لیے رمی سے پہلے قربانی کر لی، آپؐ نے فرمایا رمی کر لو، کوئی حرج نہیں، اس دن جس چیز کے متعلق بھی پوچھا گیا کہ مقدم کی گئی یا موخر کی گئی تو آپؐ نے فرمایا اب کرلو کوئی حرج نہیں۔

١٦٢١ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

۱۶۲۱۔ سعید بن یحییٰ بن سعید' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' زہری عیسیٰ بن طلحہ' عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ جب آپؐ قربانی کے دن خطبہ

(۱) حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرامؓ کے حج کرنے کا پہلا موقعہ تھا اور اس وقت تک مناسک حج کا صحیح علم لوگوں کو نہیں ہوا تھا اس لئے ناواقفیت کے عذر کی بنا پر ترتیب خراب ہونے کا گناہ اٹھا لیا گیا تھا (درس ترندی ص ۱۵۰، ج ۳)

بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَاسُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ۔

دے رہے تھے، ایک شخص آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ فلاں کام فلاں سے پہلے کرنا چاہیے تھا، میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا اور رمی سے پہلے میں نے قربانی کر لی اور اس طرح کی باتیں کہیں، تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اب کر لے ان سب میں کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ اس دن جس نے بھی آپؐ سے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

١٦٢٢۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ فَذَكَرَالْحَدِيْثَ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

١٦٢٢۔ اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے، پھر وہی حدیث بیان کی اور معمر نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

١٠٩٣ بَاب الْخُطْبَةِ اَيَّامَ مِنًى ۔

باب ١٠٩٣۔ ایام منیٰ میں خطبہ دینے کا بیان۔

١٦٢٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فَاَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهٗ اِلٰى اُمَّتِهٖ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

١٦٢٣۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، فضیل بن غزوان، عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یوم نحر میں خطبہ دیا آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ یوم حرام ہے، آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ شہر حرام ہے، آپؐ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حرام کا مہینہ ہے، آپؐ نے فرمایا تمھارا خون تمھارے مال اور تمھاری آبرو تم پر حرام ہے، جس طرح آج کا یہ دن تمھارے اس شہر میں اور تمھارے اس مہینہ میں حرام ہے، آپؐ نے یہ کلمات چند بار دہرائے، پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا اے میرے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا اے میرے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، ابن عباسؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، آپؐ نے اپنی امت کو یہی وصیت فرمائی تھی کہ جو لوگ حاضر ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں، میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ۔

١٦٢٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو ۔

۱۶۲۴۔ حفص بن عمرو‘ شعبہ‘ عمرو‘ جابر بن زید‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، ابن عیینہ نے عمرو سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

١٦٢٥ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ وَرَجُلٌ اَفْضَلُ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اِسْمِهٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآئَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَیْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِ كُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِ كُمْ هٰذَا اِلٰى یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

۱۶۲۵۔ عبداللہ بن محمد‘ ابو عامر‘ قرہ‘ محمد بن سیرین‘ عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے اور ایک دوسرے شخص نے جو میرے خیال میں عبدالرحمٰن سے افضل تھے۔ یعنی حمید بن عبدالرحمٰن نے بھی ابو بکرہ سے روایت کیا کہ قربانی کے دن نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ زیادہ باخبر ہیں، آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا آپؐ اس دن کا کوئی دوسرا نام بیان کریں گے، آپ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر نہیں ہے؟ ہم نے جواب دیا کیوں نہیں‘ آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوا کہ شاید آپؐ اس دن کا کوئی دوسرا نام بیان کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، پھر آپؐ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم کو خیال ہوا شاید کوئی دوسرا نام اس شہر کا رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کیا یہ حرام کا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمھارے خون اور تمھارے مال تم پر حرام ہیں، جس طرح آج کا دن تمھارے اس مہینہ اور اس شہر میں ہے، جب تک تم اپنے رب سے ملو‘ لوگو! کیا میں نے پہنچادیا، لوگوں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہ، حاضر غائب کو پہنچا دے، اس لیے کہ بسا اوقات براہ راست سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جسے پہنچایا گیا ہو، میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ

۱۶۲۶۔ محمد بن مثنیٰ‘ یزید بن ہارون‘ عاصم بن محمد بن زید‘ محمد بن زید‘ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے منیٰ

عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنٰى اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ فَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَآئَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هذا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِبَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ حَجَّةُ الْوَدَاعِ۔

میں فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ یوم حرام ہے، کیا تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ یہ حرام کا مہینہ ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر ایک دوسرے کا خون' مال اور عزت و آبرو کو اسی طرح حرام قرار دیا ہے جس طرح تمہارا آج کا دن تمہارے اس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے، اور ہشام بن غاز نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے انھوں نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے جس سال آپؐ نے حج کیا تھا اور اس میں آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ یہ حج اکبر کا دن (۱) ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنا شروع کیا اے اللہ گواہ رہ اور لوگوں کو رخصت کیا تو لوگوں نے اس حج کا نام حجۃ الوداع رکھا۔

١٠٩٤ بَاب هَلْ يَبِيْتُ اَصْحَابُ السِّقَايَةِ اَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنٰى۔

باب ۱۰۹۴۔ کیا پانی پلانے والے یا دوسرے لوگ منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رات گزاریں؟

١٦٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۱۶۲۷۔ محمد بن عبید بن مامون' عیسیٰ بن یونس' عبیداللہ' ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ح (دوسری سند) یحییٰ بن موسیٰ' محمد بن بکر' ابن جریج' عبیداللہ' نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ح (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر' عبداللہ بن نمیر' عبیداللہ' نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رات گزارنے کی اجازت پانی پلانے کی وجہ سے مانگی، تو آپؐ

(۱) اکثر علماء کے نزدیک حج اکبر سے مراد مطلق حج ہے اس لئے کہ عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا ہے۔ بہر حال عامۃ الناس میں جو یہ مشہور ہے کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو صرف وہی حج اکبر ہے، قرآن و سنت کی اصطلاح میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ اور بات ہے کہ حسن اتفاق سے جس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا اس سال یوم عرفہ کو جمعہ تھا۔ (درس ترمذی ص ۷۲۴، ج ۳)

نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنٰى مِّنْ اَجَلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ وعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَّ اَبُوْ ضَمْرَةَ۔

نے انہیں اجازت دے دی، ابو اسامہ اور عقبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۹۵ بَاب رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَّمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّرَمٰى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ۔

باب ۱۰۹۵۔ رمی جمار (کنکریاں مارنے) کا بیان اور جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت رمی کی اور اس کے بعد پھر زوال کے بعد رمی کی۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَّبَرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهٖ فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

۱۶۲۸۔ ابو نعیم 'مسعر' وبرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ میں کب رمی کروں؟ انھوں نے کہا کہ جب تمھارا امام رمی کرے تو تم بھی رمی کرو، پھر میں نے دوبارہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ہم انتظار کیا کرتے تھے، جب آفتاب ڈھل جاتا تو ہم رمی کرتے تھے۔

۱۰۹۶ بَاب رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ۔

باب ۱۰۹۶۔ بطن وادی (یعنی وادی کے نشیب) سے رمی جمار کرنے کا بیان۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا يَّرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا۔

۱۶۲۹۔ محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابراہیم' عبدالرحمان بن یزید روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے وادی کے نچلے حصہ سے رمی کی تو میں نے کہا کہ لوگ اس کے اوپر کے حصہ سے رمی کرتے ہیں' انھوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہی مقام ہے ان کا جن پر سورت بقرہ نازل ہوئی یعنی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اور عبداللہ بن ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان ان سے اعمش نے اس حدیث کو روایت کیا۔

۱۰۹۷ بَاب الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهٗ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۰۹۷۔ سات کنکریاں مارنے کا بیان اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کیا ہے

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

۱۶۳۰۔ حفص بن عمر' شعبہ' حکم' ابراہیم' عبدالرحمان بن یزید' عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ جمرہ عقبہ کے

يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَّقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پاس پہنچے اور خانہ کعبہ کو اپنے بائیں طرف اور منیٰ کو اپنے دائیں طرف کیا اور سات کنکریاں ماریں اور کہا کہ اسی طرح انھوں نے رمی کی ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی (یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم)۔

۱۰۹۸بَاب مَنْ رَّمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ۔

باب ۱۰۹۸۔ اس شخص کا بیان جو رمی جمرہ عقبہ کرے اور خانہ کعبہ کو اپنے بائیں طرف کرے۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاٰهُ يَرْمِى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

۱۶۳۱۔ آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمان بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ابن مسعودؓ کے ساتھ حج کیا۔ تو ان کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ میں سات کنکریاں مارتے ہیں اور خانہ کعبہ کو اپنے بائیں طرف اور منیٰ کو اپنے دائیں طرف کیا پھر کہا کہ یہی ان کا مقام ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

۱۰۹۹بَاب يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهٗ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۰۹۹۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنے کا بیان ابن عمرؓ نے اس کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نقل کیا ہے۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّوْرَةُ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ وَالسُّوْرَةُ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَآءُ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِىَ حَتّٰى اِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِىْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ قَامَ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۳۲۔ مسدد، عبدالواحد، اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ وہ سورۃ جس میں گائے کا بیان ہے اور وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ سورۃ جس میں عورتوں کا تذکرہ ہے میں نے ابراہیم سے اس کو بیان کیا تو وہ کہنے لگے کہ مجھ سے عبدالرحمان بن یزید نے بیان کیا کہ وہ ابن مسعودؓ کے ساتھ تھے، جب جمرہ عقبہ کی رمی کی تو وادی کے نچلے حصہ میں اترے یہاں تک کہ جب درخت کے برابر آگئے تو اس کے سامنے ہوئے اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھی، پھر کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس جگہ وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

۱۱۰۰بَاب مَنْ رَّمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ

باب ۱۱۰۰۔ اس شخص کا بیان جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور

يَقِفُ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہاں نہ ٹھہرا، ابن عمرؓ نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١١٠١بَاب اِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُوْمُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ۔

باب ۱۱۰۱۔ جب دونوں جمروں کی رمی کرے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے نرم زمین پر کھڑا ہو۔

١٦٣٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَّيَدْعُوْا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى ثُمَّ يَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَّيَدْعُوْا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَايَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

۱۶۳۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے تو نرم زمین پر پہنچتے، اور قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر درمیانی جمرہ کی رمی کرتے، پھر بائیں جانب جاتے اور نرم زمین پر پہنچتے پھر قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر وادی کے نچلے حصہ سے جمرہ ذات عقبہ کی رمی کرتے اور وہاں کھڑے نہیں رہتے وہاں سے فارغ ہوتے، تو کہتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

١١٠٢بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى۔

باب ۱۱۰۲۔ قریب والے اور درمیانی جمرہ کے پاس دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان۔

١٦٣٤۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ. بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَايَقِفُ عِنْدَهَا

۱۶۳۴۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، برادر اسمٰعیل (عبد الحمید)، سلیمان، یونس بن یزید، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے، پھر تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ نرم زمین پر پہنچتے اور قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر اسی طرح درمیانی جمرے کی رمی کرتے، بائیں جانب جاتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہوتے تو دیر تک کھڑے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعاء کرتے، پھر وادی کے نچلے حصہ سے جمرہ ذات عقبہ کی رمی کرتے اور وہاں پر نہ ٹھہرتے اور کہتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

وَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

۱۱۰۳ بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَارَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِيْ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَارَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَّدَيْهِ يَدْعُوْا وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّايَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَّدَيْهِ يَدْعُوْا ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَايَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَيَفْعَلُهٗ۔

باب ۱۱۰۳۔ دونوں جمروں کے پاس دعا کرنے کا بیان اور محمد بن بشار نے بواسطہ عثمان بن عمر' یونس' زہری روایت کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب اس جمرہ کی رمی کرتے جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو سات کنکریاں مارتے اور جب بھی کنکری مارتے تو تکبیر کہتے پھر اس کے بعد آگے بڑھتے اور قبلہ رو کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے اور دیر تک کھڑے رہتے، پھر دوسرے جمرہ کے پاس آتے تو اس پر سات کنکریاں مارتے جب بھی کنکری پھینکتے، تو تکبیر کہتے پھر بائیں جانب وادی کے قریب اترتے اور قبلہ رو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے قریب ہے اور سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہتے، پھر واپس ہو جاتے اور وہاں نہ ٹھہرتے زہری نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا وہ اسی طرح اپنے والد سے اور وہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے تھے اور ابن عمرؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۱۱۰۴ بَاب الطِّيْبِ بَعْدَرَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْاِفَاضَةِ۔

باب ۱۱۰۴۔ رمی جمار کے بعد خوشبو لگانے اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانے کا بیان۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقٰسِمِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ وَكَانَ اَفْضَلَ اَهْلِ زَمَانِهٖ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۱۶۳۵۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عبدالرحمان بن قاسم' قاسم' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی جس وقت کہ آپؐ نے احرام باندھا اور احرام کھولنے کے وقت طواف

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ اَحَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا۔

کرنے سے پہلے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر بتایا۔

۱۱۰۵ بَاب طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

باب ۱۱۰۵۔ طواف وداع کا بیان۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَآئِضِ۔

۱۶۳۶۔ مسدد، سفیان، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری وقت کعبہ کے ساتھ ہو مگر یہ کہ حائضہ عورت سے تخفیف کر دی گئی ہے۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۳۷۔ اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی پھر محصب میں تھوڑی دیر سو رہے پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ کی طرف گئے تو اس کا طواف کیا، لیث نے بواسطہ خالد، سعید، قتادہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۰۶ بَاب اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ مَآ اَفَاضَتْ۔

باب ۱۱۰۶۔ طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آجانے کا بیان۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا۔

۱۶۳۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک عبدالرحمان بن قاسم، قاسم حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ صفیہ بنت حیی زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حیض آگیا۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا آپؐ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روک لے گی لوگوں نے کہا وہ طواف زیارت کر چکیں ہیں، آپؐ نے فرمایا تو ہمیں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَاَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَاَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوْا لَانَاْخُذُ بِقَوْلِكَ

۱۶۳۹۔ ابو النعمان، حماد، ایوب، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ والوں نے ابن عباسؓ سے اس عورت کے متعلق پوچھا جس نے طواف کر لیا ہو پھر اسے حیض آگیا انھوں نے بتایا کہ وہ روانہ ہو جائے، لوگوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ تمھارے قول پر عمل کریں

وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ اِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِيْنَةَ فَسَلُوْا فَقَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلُوْا فَكَانَ فِيْمَنْ سَأَلُوْا اُمُّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيْثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

اور زید بن ثابت کے قول کو چھوڑ دیں۔ انھوں نے کہا کہ جب تم مدینہ آؤ تو دریافت کر لو لوگ مدینہ آئے تو ان سے دریات کیا جن لوگوں سے سوال کیا ان میں ام سلیم بھی تھیں انھوں نے صفیہؓ کی حدیث بیان کی' اس کو خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے روایت کیا

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا اَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّهَا لَاتَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

۱۶۴۰۔ مسلم' وہیب' ابن طاوس' طاوس' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حائضہ کو اس کی اجازت دی گئی کہ جب طواف زیارت کر لے تو روانہ ہو جائے اور میں نے ابن عمرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ روانہ نہ ہو، پھر اس کے بعد میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو اجازت دی ہے۔(۱)

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ مِنْ نِّسَآءِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ اَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ غَيْرِيْ قَالَ مَاكُنْتِ تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَاقَالَ وَاخْرُجِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ وَّمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَّحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا

۱۶۴۱۔ ابوالنعمان' ابو عوانہ' منصور' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہمارا صرف حج کا ارادہ تھا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور احرام سے باہر نہیں ہوئے آپؐ کے پاس ہدی یعنی قربانی کا جانور بھی تھا آپؐ کے ساتھ جس قدر مرد و عورت تھے، سب نے طواف کیا اور ان میں سے جن لوگوں کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا، احرام سے باہر ہو گئے، حضرت عائشہؓ کو حیض آ گیا، ہم نے حج کے تمام ارکان ادا کئے جب روانگی کی رات آئی، انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے علاوہ آپؐ کے تمام اصحاب حج اور عمرہ کر کے واپس ہو رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا کیا تو نے طواف نہیں کیا، جس رات کو ہم مکہ آئے تھے، میں نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جا اور عمرہ کا احرام باندھ، میں عبدالرحمان کے ساتھ تنعیم کی طرف گئی تو میں نے عمرے کا احرام باندھا، اور صفیہؓ بنت حیی کو حیض آ گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بانجھ سر منڈی تو مجھے روک لے گی، کیا تو نے قربانی کے دن طواف کر لیا تھا، تو انھوں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا تو پھر کوئی حرج نہیں، روانہ ہو جا تو میں آپؐ

(۱) طواف وداع عام حالات میں واجب ہے۔ لیکن حائضہ اور نفساء پر واجب نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پہلے یہ فتویٰ تھا کہ ایسی عورت انتظار کرے، پاک ہو کر طواف کرنے کے بعد جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث انہیں معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنی اس رائے سے رجوع فرما لیا۔ اس حدیث میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

اَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَلَابَأْسَ اِنْفِرِىْ فَلَقِيْتُهٗ مُصْعِدًا عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَاتَابَعَهٗ جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ فِىْ قَوْلِهٖ لَا۔

سے اس حال میں ملی کہ آپ مکہ والوں سے اوپر کی جانب چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی اور آپؐ اتر رہے تھے، مسدد کی روایت میں اس طرح ہے کہ میں نے کہا نہیں، جریر نے منصور سے اس کے متابع حدیث روایت کی جس میں نہیں کا لفظ روایت ہے۔

۱۱۰۷ بَاب مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْاَبْطَحِ۔

باب ۱۱۰۷۔ اس شخص کا بیان جس نے روانگی کے دن ابطح میں عصر کی نماز پڑھی۔

١٦٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ الثَّوْرِىّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبِرْنِىْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنٰى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ۔

۱۶۴۲۔ محمد بن مثنیٰ' اسحاق بن یوسف' سفیان ثوری' عبدالعزیز بن رفیع روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا مجھ کو وہ بات بتایئے جو آپؐ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ یوم ترویہ (یعنی آٹھویں تاریخ) میں آپؐ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ انھوں نے کہا منیٰ میں میں نے پوچھا روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انھوں نے کہا ابطح میں لیکن تم اسی طرح کرو جس طرح تمھارے امراء کرتے ہیں۔

١٦٤٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِى بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ۔

۱۶۴۳۔ عبدالمتعال بن طالب' ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ظہر و عصر' مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی پھر محصب میں تھوڑی دیر سو رہے پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ کی طرف گئے اور اس کا طواف کیا۔

۱۱۰۸ بَاب الْمُحَصَّبِ۔

باب ۱۱۰۸۔ محصب میں اترنے کا بیان (۱)۔

١٦٤٤۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَّنْزِلُهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ تَعْنِىْ بِالْاَبْطَحِ۔

۱۶۴۴۔ ابونعیم' سفیان' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ایک مقام تھا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تاکہ وہاں سے آسانی کے ساتھ نکل سکیں اس سے وہ ابطح کو مراد لیتی ہیں۔

١٦٤٥۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

۱۶۴۵۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو، عطاء، ابن عباسؓ روایت کرتے

(۱) یعنی وادیٔ محصب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وقتی آسانیوں کے خیال سے قیام کیا تھا ورنہ یہاں کا قیام نہ ضروری ہے اور نہ اس کا افعال حج سے کوئی تعلق ہے۔

قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَّزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہیں انھوں نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کوئی چیز نہیں ہے وہ تو صرف ایک اترنے کی جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔

۱۱۰۹ بَاب النُّزُوْلِ بِذِیْ طُوًی قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُوْلِ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِیْ بِذِی الْحُلَيْفَةِ اِذَا رَجَعَ مِنْ مَّكَّةَ۔

باب ۱۱۰۹۔ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اور مکہ سے واپسی کے وقت اس بطحاء میں اترنے کا بیان جو ذی الحلیفہ میں ہے۔

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيْتُ بِذِیْ طُوًی بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِیْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا لَّمْ يُنِخْ نَاقَتَهٗ اِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَاْتِی الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ فَيَبْدَاُ بِهٖ ثُمَّ يَطُوْفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَّاَرْبَعًا مَّشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّیْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ اِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِیْ بِذِی الْحُلَيْفَةِ الَّتِیْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا۔

۱۶۴۶۔ ابراہیم بن منذر' ابوضمرہ' موسیٰ بن عقبہ' نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ دونوں پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گزارتے تھے پھر اس پہاڑی کی طرف سے داخل ہوتے جو مکہ سے بلندی پر ہے اور جب حج یا عمرہ کے لیے مکہ آتے تو اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے کے پاس ہی بٹھا دیتے، پھر داخل ہوتے اور حجر اسود کے پاس آکر اسی سے ابتدا کرتے پھر سات بار طواف کرتے، تین بار دوڑتے، اور چار بار معمولی چال سے چلتے، پھر فارغ ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے پھر اپنی قیام گاہ پر جانے سے پہلے صفا و مروہ کا طواف کرتے اور جب حج یا عمرہ سے لوٹتے تو اپنی اونٹنی اس بطحا میں بٹھاتے جو ذی الحلیفہ میں ہے اور جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی بٹھاتے تھے۔

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّیْ بِهَا يَعْنِی الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَّا اَشُكُّ فِی الْعِشَآءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَّيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۴۷۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' خالد بن حارث بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ سے محصب کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے نافع کا قول نقل کیا کہ اس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اترے اور نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ وہاں یعنی محصب میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھتے تھے، میں خیال کرتا ہوں کہ انھوں نے کہا کہ مغرب کی نماز پڑھی، خالد کا بیان ہے مجھے عشاء کے متعلق شک نہیں ہے کہ وہاں تھوڑی دیر سوتے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۱۱۰ بَاب مَنْ نَّزَلَ بِذِیْ طُوًی اِذَا

باب ۱۱۱۰۔ اس شخص کا بیان جو مکہ سے واپسی کے وقت ذی

رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَقْبَلَ بَاتَ بِذِىْ طُوًى حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ دَخَلَ وَاِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِىْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

طوی میں اترے اور محمد بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ ہم سے حماد نے بواسطہ ایوب 'نافع' ابن عمرؓ روایت کیا کہ ابن عمرؓ جب مکہ آتے تو ذی طوی میں رات گزارتے یہاں تک کہ جب صبح ہوتی تو مکہ میں داخل ہوتے اور جب واپس ہوتے تو ذی طویٰ سے گزرتے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۱۱۱ بَاب التِّجَارَةِ اَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِىْ اَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ ۔

باب ۱۱۱۱۔ حج کے زمانہ میں تجارت کرنے اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنے کا بیان۔

۱٦٤٨ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ ذُوالْمَجَازِ وَعُكَاظُ مَتْجَرَ النَّاسِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ كَاَنَّهُمْ كَرِهُوْا ذٰلِكَ حَتّٰى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِىْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

۱۶۴۸۔ عثمان بن ہیثم 'ابن جریج 'عمرو بن دینار 'حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ذوالمجاز اور عکاظ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے تجارت کی جگہ تھی، جب اسلام کا زمانہ آیا تو ان لوگوں نے وہاں تجارت کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ تم پر کوئی حرج نہیں اس بات میں کہ حج کے زمانہ میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

۱۱۱۲ بَاب الْاِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ ۔

باب ۱۱۱۲۔ محصب سے اخیر رات کو چلنے کا بیان۔

۱٦٤٩ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اَرَانِىْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِىْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَنِىْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۶۴۹۔ عمرو بن حفص' حفص' اعمش، ابراہیم' اسود حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ روانگی کی رات میں صفیہ کو حیض آگیا چنانچہ انھوں نے کہا میں سمجھتی ہوں کہ میں تمہیں روک دوں گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقری حلقی (بانجھ، سر منڈی) کیا اس نے قربانی کے دن طواف کر لیا تھا؟ کسی نے بتایا ہاں! آپؐ نے فرمایا روانہ ہو جا! ابو عبداللہ (بخاری) کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد نے بواسطہ محاضر' اعمش' ابراہیم' اسود' عائشہؓ اتنی زیادتی کے ساتھ روایت کیا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا جب ہم مکہ پہنچے تو ہمیں حکم دیا کہ احرام کھول دیں جب روانگی کی رات آئی تو صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقری حلقی میں سمجھتا ہوں تو ہم کو روک ہی لے گی، آپؐ نے فرمایا کہ قربانی کے دن تو نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَى عَقْرَى مَآأُرَاهَا اِلَّا حَابِسَتُكُمْ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ حَلَلْتُ فَاعْتَمِرِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ فَخَرَجَ مَعَهَا اَخُوْهَا فَلَقِيْنَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَ كَذَا۔

طواف کر لیا تھا انھوں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا تو روانہ ہو جا، عائشہ کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے احرام نہیں کھولا تھا تو آپؐ نے فرمایا تنعیم سے عمرہ کر لے چنانچہ ان کے ساتھ ان کے بھائی نکلے تو ہم آپؐ سے اس حال میں ملے کہ آپؐ آخر رات میں نکلے تھے آپؐ نے فرمایا مجھ سے ملنے کی فلاں فلاں جگہ ہے۔

اَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

۱۱۱۳ بَاب الْعُمْرَةِ: وُجُوْبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَّعُمْرَةٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهَا لَقَرِيْنَتُهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ نِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

عمرہ کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۱۱۳۔ عمرہ کا بیان' عمرہ کا واجب ہونا اور اس کی فضیلت اور عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی شخص مگر اس پر ایک حج یا عمرہ واجب ہے اور ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ کتاب اللہ میں حج کا ساتھی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

۱۶۵۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' سمی (ابو بکر بن عبدالرحمان کے آزاد کردہ غلام) ابو صالح سمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوتا ہے جو دو عمروں کے درمیان ہوئے ہوں، اور حج مقبول کی جزا جنت ہے۔

۱۱۱۴ بَاب مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَابَاْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ

باب ۱۱۱۴۔ اس شخص کا بیان جو حج سے پہلے عمرہ کرے۔

۱۶۵۱۔ احمد بن محمد' عبداللہ' ابن جریج' عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمرؓ سے حج کے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں، عکرمہ کا بیان ہے ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا اور ابراہیم بن سعد نے بواسطہ ابن اسحاق' عکرمہ بن خالد روایت کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا اور اسی طرح روایت کیا۔

اِسۡحٰق حَدَّثَنِی عِكۡرِمَةُ بۡنُ خَالِدٍ سَأَلۡتُ ابۡنَ عُمَرَ مِثۡلَهٗ۔

١٦٥٢ ۔ حَدَّثَنَا عَمۡرُو بۡنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ جُرَيۡجٍ قَالَ عِكۡرِمَةُ بۡنُ خَالِدٍ سَأَلۡتُ ابۡنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا مِثۡلَهٗ۔

۱۶۵۲۔ عمرو بن علی' ابو عاصم' ابن جریج' عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا پھر اسی طرح روایت کی۔

١١١٥ بَاب كَمِ اعۡتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۱۱۱۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟

١٦٥٣ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيۡبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيۡرٌ عَنۡ مَنۡصُوۡرٍ عَنۡ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلۡتُ اَنَا وَعُرۡوَةُ بۡنُ الزُّبَيۡرِ الۡمَسۡجِدَ فَاِذَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجۡرَةِ عَآئِشَةَ وَاِذَا اُنَاسٌ يُّصَلُّوۡنَ فِی الۡمَسۡجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَاَلۡنَاهُ عَنۡ صَلٰوتِهِمۡ فَقَالَ بِدۡعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كَمِ اعۡتَمَرَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرۡبَعٌ اِحۡدٰهُنَّ فِیۡ رَجَبٍ فَكَرِهۡنَا اَنۡ نَّرُدَّ عَلَيۡهِ قَالَ وَسَمِعۡنَا اسۡتِنَانَ عَآئِشَةَ اُمِّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ فِی الۡحُجۡرَةِ فَقَالَ عُرۡوَةُ يَا اُمَّاهُ يَا اُمَّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَا تَسۡمَعِيۡنَ مَايَقُوۡلُ اَبُو عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ قَالَتۡ مَايَقُوۡلُ اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اعۡتَمَرَ اَرۡبَعَ عُمُرَاتٍ اِحۡدٰهُنَّ فِیۡ رَجَبٍ قَالَتۡ يَرۡحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ مَا اعۡتَمَرَ عُمۡرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَمَا اعۡتَمَرَ فِیۡ رَجَبٍ قَطُّ ۔

۱۶۵۳۔ قتیبہ' جریر' منصور' مجاہد سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں اور لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے ہیں، تو ہم نے ان سے لوگوں کی نماز کے متعلق پوچھا انھوں نے فرمایا کہ یہ بدعت (۱) ہے، پھر ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ انھوں نے بتلایا چار، پہلا عمرہ رجب میں کیا تھا ہم لوگوں نے ان کی بات کا رد کرنا نامناسب سمجھا، تو ہم نے ام المومنین عائشہ کے مسواک کرنے کی آواز سنی، عروہ نے پکارا اور کہا یا ام المومنین کیا آپؓ نہیں سن رہی ہیں جو ابو عبدالرحمان کہہ رہے ہیں، انھوں نے کہا کیا کہہ رہے ہیں؟ عروہ نے بیان کیا وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے، پہلا عمرہ رجب میں کیا حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمان پر رحم کرے آپؐ نے کوئی عمرہ بھی ایسا نہیں کیا جس میں ابو عبدالرحمان شریک نہ ہوئے ہوں اور آپؐ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

١٦٥٤ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ جُرَيۡجٍ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ عَطَآءٌ عَنۡ عُرۡوَةَ بۡنِ الزُّبَيۡرِ قَالَ سَاَلۡتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا قَالَتۡ مَااعۡتَمَرَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡ رَجَبٍ۔

۱۶۵۴۔ ابو عاصم' ابن جریج' عطاء عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

(۱) مسجد میں پڑھنے کو انہوں نے بدعت کہا ورنہ انفرادی طور پر چاشت کی نماز مستحب ہے۔ صحیح روایات کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

١٦٥٥ ـ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذَا قَسَمَ غَنِيْمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ؟ قَالَ وَاحِدَةً۔

۱۶۵۵۔ حسان بن حسان' ہمام' قتادہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے انسؓ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انہوں نے کہا چار۔ پہلا عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ کے مہینہ میں جب کہ مشرکوں نے آپؐ کو روک دیا تھا اور دوسرا عمرہ ذیقعدہ کے مہینہ میں آئندہ سال جب کہ مشرکین سے صلح کی تھی۔ تیسرا عمرہ جعرانہ جس سال مال غنیمت جو شاید حنین کا تھا' تقسیم کیا۔ میں نے پوچھا حج کتنے کیے؟ انہوں نے کہا ایک (حج کیا)۔

١٦٥٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوْهُ وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ۔

۱۶۵۶۔ ابوالولید' ہشام بن عبدالملک' ہمام' قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے انسؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ تو وہ کیا تھا جس سال کہ مشرکوں نے روک دیا تھا۔ اور دوسرا وہ جو حدیبیہ کے سال ہوا اور تیسرا ذیقعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔

١٦٥٧ ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ۔

۱۶۵۷۔ ہم سے ہدبہ نے ان سے ہمام نے بیان کیا کہ چاروں عمرے آپؐ نے ذیقعدہ میں کیے سوائے اس عمرہ کے جو آپؐ نے حج کے ساتھ کیا ایک عمرہ حدیبیہ' دوسرا آئندہ سال تیسرا عمرہ جعرانہ' جب حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی اور چوتھا عمرہ جو آپؐ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔

١٦٥٨ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمٰنَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا وَّعَطَاءً وَّمُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ ـ

۱۶۵۸۔ احمد بن عثمان' شریح بن مسلمہ' ابراہیم بن یوسف' یوسف' ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق عطا اور مجاہد سے پوچھا تو ان لوگوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں حج سے پہلے عمرہ کیا اور میں نے براء بن عازبؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں حج کرنے سے پہلے دو عمرے کئے۔

١١١٦ بَاب عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ۔

باب ۱۱۱۶۔ رمضان میں عمرہ کرنے کا بیان۔

١٦٥٩ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۶۵۹۔ مسدد' یحییٰ' ابن جریج' عطا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ کو خبر دیتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے (جس کا نام ابن عباس نے لیا تھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَامَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْنَ مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهٗ اَبُوْ فُلَانٍ وَّ ابْنُهٗ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَتَرَكَ نَاضِحًا تَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِيْ فِيْهِ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةٌ اَوْنَحْوًا مِّمَّا قَالَ۔

لیکن میں بھول گیا) فرمایا کہ تمہیں میرے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے روکا؟ اس نے کہا کہ میرے پاس ایک پانی بھرنے والا اونٹ تھا جس پر اس کا بیٹا اور فلاں شخص (یعنی شوہر) سوار ہو کر چلے گئے اور صرف ایک اونٹ چھوڑ گیا، جس پر ہم پانی لادتے ہیں، آپ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آئے تو اس مہینہ میں عمرہ کر لے اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے(۱) یا اسی کی مثل کچھ فرمایا۔

۱۱۱۷ بَاب الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا۔

باب ۱۱۱۷۔ محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی اور وقت میں عمرہ کرنے کا بیان۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَوْلَا اِنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّكُنْتُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَظَلَّنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفُضِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِيْ۔

۱۶۶۰۔ محمد بن سلام' ابو معاویہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت نکلے کہ ذوالحجہ کا چاند نکل آیا تھا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ جو شخص حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو شخص عمرے کا احرام باندھنا چاہے تو عمرے کا احرام باندھے، اگر میں قربانی کا جانور لاتا تو عمرے کا احرام باندھتا، حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا اور میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی، پھر عرفہ کا دن آ گیا اور میں حالت حیض میں تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس کی شکایت کی، آپؐ نے فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دے اپنا سر کھول دے اور کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ، جب محصب کی رات آئی تو میرے ساتھ عبدالرحمٰن کو تنعیم کی طرف بھیجا میں نے اپنے اس عمرہ کے بدلہ میں عمرے کا احرام باندھا۔

۱۱۱۸ بَاب عُمْرَةِ التَّنْعِيْمِ۔

باب ۱۱۱۸۔ تنعیم سے عمرہ کرنے کا بیان۔

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً

۱۶۶۱۔ علی بن عبداللہ 'سفیان' عمر بن دینار' عمرو بن اوس' عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ حضرت عائشہؓ کو اپنے پیچھے بٹھائیں اور ان کو تنعیم سے عمرہ کرائیں سفیان نے کبھی اس طرح کہا کہ "سمعت عمرو اور کبھی سمعتہ من عمرو کہا۔"

(۱) یعنی ثواب میں حج کے برابر ہے، ایسا نہیں کہ اس عمرے سے فرض حج کی فرضیت ساقط ہو جائے۔

سَمِعْتُ عَمْرًوا وَّكَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو ۔

١٦٦٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ حَبِيْبٍ نِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ وَاَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْىٌ غَيْرَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِىٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْىُ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِاَصْحَابِهٖ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ مَّعَهُ الْهَدْىُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَّذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ لَاَحْلَلْتُ وَاَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَ طَافَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْطَلِقُوْنَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِىْ ذِى الْحَجَّةِ وَاَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِىَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيْهَا فَقَالَ اَلَكُمْ هٰذِهٖ خَاصَّةً يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا. بَلْ لِلْاَبَدِ ۔

۱۶۶۲۔ محمد بن مثنیٰ‘ عبدالوہاب بن عبدالمجید‘ حبیب معلم‘ عطاء‘ جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا سوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے، اور علی جو یمن سے آئے تھے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا انہوں نے کہا میں نے اس چیز کا احرام باندھا جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اجازت دے دی کہ وہ اس کو عمرہ بنالیں، خانہ کعبہ کا طواف کریں، پھر بال کترائیں اور احرام سے باہر ہو جائیں، مگر نہ وہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو، لوگ کہنے لگے کیا ہم منیٰ کو جائیں اس حال میں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا تو فرمایا اگر ہمیں پہلے سے وہ چیز معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام سے باہر ہو جاتا اور عائشہؓ کو حیض آگیا۔ تو انہوں نے تمام ارکان ادا کیے مگر یہ کہ انہوں نے کعبہ کا طواف نہیں کیا، جب وہ حیض سے پاک ہوئیں اور انہوں نے طواف کر لیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ لوگ تو حج اور عمرہ کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے واپس ہو رہی ہوں، تو آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ ان کو لے کر مقام تنعیم کی طرف جائیں تو انہوں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا اور سراقہ بن مالک بن جعشم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے جب عقبہ میں رمی کر رہے تھے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ صرف آپؐ کے لیے ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے(۱)۔

١١١٩ بَاب الْاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْىٍ.

باب ۱۱۱۹۔ حج کے بعد بغیر ہدی کے عمرہ کرنے کا بیان۔

١٦٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى

۱۶۶۳۔ محمد بن مثنیٰ‘ یحییٰ‘ ہشام‘ عروہ‘ حضرت عائشہؓ سے روایت

(۱) یعنی اشہر حج میں عمرہ ادا کرنا سب کے لئے جائز ہے اور ہمیشہ کے لئے جائز ہے۔ جاہلیت کے غلط نظریے کی تردید فرما دی کہ وہ لوگ اشہر حج میں عمرہ کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِیْنَ لِهِلَالِ ذِی الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْیُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْیُهِلَّ وَلَوْ لَا اَنِّیْ اَهْدَیْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِیْ یَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِیْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِیْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِیْ وَاَهِلِّیْ بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَ لَیْلَةَ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِیَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَرْدَفَهَا فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِهَا فَقَضَی اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ یَكُنْ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْیٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَاصَوْمٌ۔

کرتے ہیں کہ ہم لوگ ذالحجہ کا چاند دیکھتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمرہ کا احرام باندھنا پسند کرے وہ عمرہ کا احرام باندھے اور جو شخص حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے، اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا، ان میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا تھا اور (حضرت عائشہؓ کا بیان) ہے کہ میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حائضہ ہو گئی اور حالت حیض ہی میں عرفہ کا دن آگیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دے اور اپنا سر کھول کر کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ، چنانچہ میں نے ویسا ہی کیا، جب محصب کی رات آئی تو میرے ساتھ عبدالرحمٰن کو تنعیم کی طرف بھیجا عبدالرحمٰن نے ان کو اپنے ساتھ بٹھالیا اور انہوں نے اپنے عمرہ کے بدلے میں دوسرے عمرہ کا احرام باندھا، اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کر دیا اور اس میں نہ تو ہدی دینا پڑی نہ خیرات کرنا پڑی اور نہ روزے رکھنے پڑے۔

۱۱۲۰ بَاب، اَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلٰی قَدْرِ النَّصَبِ.

باب ۱۱۲۰۔ بقدر مشقت عمرہ کے ثواب کا بیان۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَیْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِیْلَ لَهَا انْتَظِرِیْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِیْ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَهِلِّیْ ثُمَّ ائْتِیْنَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلٰی قَدْرِ نَفَقَتِكِ اَوْ نَصَبِكِ۔

۱۶۶۴۔ مسدد' یزید بن زریع' ابن عون' قاسم بن محمد و عبداللہ بن عون ابراہیم' اسود بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ دو نسک (حج اور عمرہ) کا ثواب حاصل کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں صرف ایک نسک (حج) کا ثواب حاصل کر کے واپس ہو رہی ہوں تو ان سے کہا گیا کہ انتظار کر جب تو حیض سے پاک ہو جائے تو تنعیم کی طرف جا اور (عمرہ کا) احرام باندھ اور مجھے فلاں جگہ پر آکر مل، لیکن اس کا ثواب تیرے خرچ یا تیری تکلیف کے اندازہ سے ملے گا۔

۱۱۲۱ بَاب الْمُعْتَمِرِ اِذَاطَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ یُجْزِئُهٗ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

باب ۱۱۲۱۔ عمرہ کرنے والا جب طواف کرے پھر روانہ ہو جائے تو کیا طواف وداع کی طرف سے وہ کافی ہے۔

۱٦٦٥ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا سَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ ذَوِيْ قُوَّةٍ نِ الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ لَّهُمْ عُمْرَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَايُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ لِاَصْحَابِكَ مَاقُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَاشَانُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَاكُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتّٰى نَفَرْنَا مِنْ مِّنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَقَالَ اُخْرُجْ بِاُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَا فِكُمَا اَنْتَظِرُ كُمَا هٰهُنَا فَاَتَيْنَا فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَغْتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادٰى بِالرَّحِيْلِ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ ـ

۱٦٦۵۔ ابو نعیم' افلح بن حمید' قاسم' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم حج کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں حج کے آداب کے ساتھ نکلے ہم مقام سرف میں اترے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا صحابہ سے کہا جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ اس کو عمرہ بنانا چاہے تو عمرہ بنالے اور جس کے پاس ہدی ہے وہ ایسا نہ کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور چند مقدور والے صحابہ کے پاس ہدی تھی وہ اس کو عمرہ نہ بنا سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپؐ نے فرمایا تمھیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ نے اپنے اصحاب کو جو فرمایا وہ میں نے سنا میں تو عمرہ سے روک دی گئی ہوں آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے بتایا کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتی، آپؐ نے فرمایا تمھارے لیے کوئی حرج نہیں، تم آدم کی بیٹیوں میں سے ہو تم پر وہ چیز لکھ دی گئی ہے جو ان پر لکھی گئی تھی، تم اپنے حج میں رہو شاید اللہ تعالیٰ تمھیں عمرہ بھی نصیب کرے، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں اسی حال میں رہی یہاں تک کہ ہم منیٰ سے روانہ ہوئے تو ہم محصب میں اترے، آپؐ نے عبدالرحمٰن کو بلایا اور کہا کہ اپنی بہن کو حرم کی طرف لے جاؤ، وہ عمرہ کا احرام باندھ لیں پھر تم دونوں اپنے طواف سے فارغ ہو جاؤ میں یہاں تمھارا انتظار کروں گا ہم درمیانی رات میں واپس ہوئے، آپؐ نے فرمایا تم دونوں کو فراغت ہو گئی؟ میں نے کہا ہاں! آپؐ نے صحابہ میں کوچ کا اعلان کر دیا چنانچہ لوگ روانہ ہو گئے اور وہ لوگ بھی جنھوں نے فجر کی نماز سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف (وداع) کیا تھا پھر مدینہ کی طرف رخ کر کے چلے۔

۱۱۲۲ بَاب يَّفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَايَفْعَلُ فِي الْحَجِّ۔

باب ۱۱۲۲۔ جو کام حج میں کیے جاتے ہیں وہی کام عمرہ میں بھی کرے۔

۱٦٦٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ يَعْنِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ اَثَرُ الْخُلُوْقِ

۱٦٦٦۔ ابو نعیم' ہمام' عطاء صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپؐ جعرانہ میں تھے آپؐ جبہ پہنے ہوئے تھے جس پر خلوق یا زردی کا اثر تھا اس نے پوچھا آپؐ مجھے عمرہ میں کس چیز

اَوْقَالَ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِیْ اَنْ اَصْنَعَ فِیْ عُمْرَتِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ اَنِّیْ قَدْرَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْوَحْیَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ لَهٗ غَطِيْطٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ كَغَطِيْطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْهُ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اِخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ اَثَرَ الْخَلُوْقِ عَنْكَ وَاَنْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّكَ ـ

کے کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی آپؐ پر کپڑے سے پردہ کیا گیا اور میں چاہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھوں کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہو حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا تجھے بھلا معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہو؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کپڑے کا ایک کنارا اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ آپؐ خراٹے لے رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں انہوں نے بیان کیا کہ اونٹ کی طرح خراٹے لے رہے ہیں، جب ان سے یہ اثر زائل ہوا تو فرمایا عمرہ سے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اپنا جبہ اتار دے اور خلوق کا نشان دھو دے اور زردی کو صاف کر اور اپنے عمرہ میں وہی کر جو تو حج میں کرتا ہے۔

١٦٦٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِی الْاَنْصَارِ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَقُدَيْدٍ وَّكَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا زَادَ سُفْيَانُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ مَااَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ امْرِئٍ وَّلَا عُمْرَتَهٗ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

١٦٦٧۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی کم سنی کے زمانہ میں پوچھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا" کی تفسیر بتائیے میں تو سمجھتا ہوں کہ اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جس نے ان دونوں کا طواف نہیں کیا حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہر گز نہیں، اگر بات وہ ہوتی جو تم کہتے ہو تو اس صورت میں آیت اس طرح ہوتی "فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا" اس پر گناہ نہیں اگر ان دونوں کا طواف نہ کرے، یہ آیت تو انصار کے متعلق نازل ہوئی جو مناۃ کے لیے احرام باندھتے تھے اور مناۃ قدید کے سامنے تھا وہ لوگ صفا و مروہ کے درمیان طواف کو برا سمجھتے تھے، جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، صفا و مروہ دونوں خدا کی نشانیاں ہیں تو جس نے خانہ کعبہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو ان دونوں کے طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں، سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے اتنا زیادہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حج اور عمرہ پورا نہیں کیا جس نے صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کیا۔

١١٢٣ بَاب مَتٰى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ

باب ۱۱۲۳۔ عمرہ کرنے والا کب احرام سے باہر ہوتا ہے؟ اور

عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَّيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا۔

عطا نے جابرؓ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ اس کو عمرہ بنادیں اور طواف کریں پھر بال کترائیں اور احرام سے باہر ہو جائیں۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهٗ وَاَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاَتَيْنَاهَا مَعَهٗ وَكُنَّا نَسْتُرُهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّرْمِيَهٗ اَحَدٌ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبٌ لِّيْ اَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيْجَةَ قَالَ بَشِّرُوْا خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّاصَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

۱۶۶۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اسمٰعیل، عبداللہ بن ابی اوفی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ عمرہ کیا جب مکہ پہنچے تو آپ نے طواف کیا ہم نے بھی آپکے ساتھ طواف کیا اور صفا و مروہ کے پاس پہنچے، ہم بھی آپؐ کے ساتھ آئے اور ہم آپؐ کو اہل مکہ کی طرف سے آڑ میں لیے ہوئے تھے اس لیے کہ کہیں تیر نہ ماریں، میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کیا آپؐ کعبہ میں داخل ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں اس نے پھر کہا کہ ہم سے بیان کیجئے جو آپؐ نے خدیجہ کے متعلق بتایا تھا انہوں نے کہا کہ آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری سنادو جو موتی کا ہوگا اس میں شور و غل نہ ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِيْ عُمْرَةٍ وَّلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَايَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۱۶۶۹۔ حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ میں خانہ کعبہ کا طواف کیا لیکن صفا مروہ کا طواف نہیں کیا کیا اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پہنچے تو خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار طواف کیا اور تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے اور ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہیں کر سکتا جب تک کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۶۷۰۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بطحا میں پہنچا اور آپؐ وہاں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، آپؐ نے فرمایا کیا تم نے حج کر لیا؟ میں نے کہا ہاں آپؐ

وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَآءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِي ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ اُفْتِي بِهٖ حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ اِنْ اَخَذْنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ اَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ۔

نے فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے "لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" کہا تھا آپؐ نے فرمایا اچھا کیا اب خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کر لے پھر احرام سے باہر ہو جا چنانچہ میں نے خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا پھر میں قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں پھر میں نے حج کا احرام باندھا چنانچہ میں یہی فتویٰ دیتا تھا کہ اگر ہم کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اور اگر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر عمل کرتے ہیں تو آپؐ نے احرام اس وقت تک نہ کھولا جب تک کہ ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ گئی۔

١٦٧١ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ اَسْمَآءَ تَقُوْلُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِي عَآئِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ۔

۱۶۷۱۔ احمد بن عیسیٰ' ابن وہب' عمرو' ابوالاسود عبداللہ اسماء بنت ابی بکر کے غلام سے روایت ہے وہ اسماء کو کہتے ہوئے سنتے تھے جب بھی حجون کے پاس سے گزرتیں کہ اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت نازل فرمائے ہم آپؐ کے ساتھ اسی جگہ پر اترے اور اس زمانہ میں ہم لوگ ہلکے تھے ہماری سواریاں کم تھیں، سامان تھوڑا تھا میں نے اور میری بہن عائشہ اور زبیر اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا جب ہم نے خانہ کعبہ کو چھولیا تو ہم لوگوں نے احرام کھول ڈالا پھر ہم نے شام کے وقت حج کا احرام باندھا

١١٢٤ بَاب مَايَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوِ الْغَزْوِ۔

باب ۱۱۲۴۔ جب حج یا عمرہ یا جہاد سے واپس ہو تو کیا کہے؟

١٦٧٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُّكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا

۱۶۷۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر بلند زمین پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كلى شى قدير آئبون تائبون' عابدون' ساجدون' لربنا' حامدون' صدق الله وعده و نصرعبده وهزم الاحزاب وحده (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے

حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور کافروں کی فوج کو تنہا شکست دے دی)۔

۱۱۲۵ بَاب اِسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِيْنَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّآبَّةِ۔

باب ۱۱۲۵۔ آنے والے حاجیوں کے استقبال کرنے کا بیان اور تین آدمیوں کا جانور پر سوار ہونا۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ۔

۱۶۷۳۔ معلی بن اسد' یزید بن زریع' خالد' عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پہنچے تو بنی عبدالمطلب کے کئی لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا آپؐ نے ایک (لڑکے) کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

۱۱۲۶ بَاب الْقُدُوْمِ بِالْغَدَاةِ۔

باب ۱۱۲۶۔ صبح کو گھر واپس ہونے کا بیان۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَارَجَعَ صَلّٰى بِذِى الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

۱۶۷۴۔ احمد بن حجاج' انس بن عیاض' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف نکلتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس ہوتے تو وادی کے نشیب میں ذی الحلیفہ میں نماز پڑھتے اور رات گزارتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

۱۱۲۷ بَاب الدُّخُوْلِ بِالْعَشِيِّ۔

باب ۱۱۲۷۔ شام کو گھر آنے کا بیان۔

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَطْرُقُ اَهْلَهٗ كَانَ لَايَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْعَشِيَّةً۔

۱۶۷۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ہمام' اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں رات کو نہ اترتے اور صبح یا شام کے وقت ہی داخل ہوتے تھے۔

۱۱۲۸ بَاب لَايَطْرُقُ اَهْلَهٗ اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ۔

باب ۱۱۲۸۔ جب شہر میں پہنچے تو اپنے گھر میں رات کو نہ اترے۔

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ اَهْلَهٗ لَيْلًا۔

۱۶۷۶۔ مسلم بن ابراہیم' شعبہ' محارب' حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی شخص اپنے گھر میں رات کو اترے۔

۱۱۲۹ بَاب مَنْ اَسْرَعَ نَاقَتَهٗ اِذَا بَلَغَ

باب ۱۱۲۹۔ مدینہ کے قریب پہنچنے پر سواری کو تیز کرنے کا

الْمَدِيْنَةَ۔
بیان۔

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَاَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ نَاقَتَهٗ وَاِنْ كَانَتْ دَآبَّةً حَرَّكَهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ زَادَالْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

۱۶۷۷۔ سعید بن ابی مریم ' محمد بن جعفر ' حمید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ کی بلند جگہوں (۱) کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کوئی دوسری سواری ہوتی تو اسے حرکت دیتے۔ ابو عبداللہ (بخاری) کہتے ہیں حارث بن عمیر نے حمید سے اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا کہ "حرکھامن حبھا" یعنی مدینہ کی محبت کے سبب سے اس کو حرکت دیتے۔

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتِ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

۱۶۷۸۔ قتیبہ ' اسمٰعیل ' حمید ' انسؓ سے روایت ہے جس میں "جدرات" کا لفظ دیواریں روایت کیا حارث بن عمیر نے اس کے متابع حدیث روایت کی۔

۱۶۳۰ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۔

باب ۱۶۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَجَآءُ وْا لَمْ يَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ وَلٰكِنْ مِّنْ ظُهُوْرِهَا فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهٖ فَكَاَنَّهٗ عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔

۱۶۷۹۔ ابوالولید ' شعبہ ' ابواسحاق ' حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی انصار جب حج کر کے واپس ہوتے تو اپنے گھروں کے دروازوں سے داخل نہ ہوتے بلکہ گھروں کی پشت کی طرف سے داخل ہوتے، ایک انصاری شخص آیا اور اپنے گھر کے دروازہ سے داخل ہوا تو اس پر اسے عار دلائی گئی، تو یہ آیت نازل ہوئی کہ نیکی کی بات یہ نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں ان کی پشت سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ گناہ سے بچو اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔

۱۱۳۱ بَاب السَّفَرِ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ۔

باب ۱۱۳۱۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ

۱۶۸۰۔ عبداللہ بن مسلمہ ' سمی، مالک ' ابوصالح ' حضرت ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تم میں سے کسی کو کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے اس لیے جب ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر کو جلد لوٹ جانا چاہیے۔

(۱) اس حدیث سے مدینہ کی فضیلت، وطن سے محبت، سفر میں وطن کا اشتیاق معلوم ہوتا ہے۔

فَلْيُعَجِّلْ اِلَى اَهْلِهٖ۔

۱۱۳۲ بَاب الْمُسَافِرِ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ وَ تَعَجَّلَ اِلَى اَهْلِهٖ۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهٗ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

باب ۱۱۳۲۔ مسافر کا بیان جب کہ اس کو چلنے کی عجلت اور گھر پہنچنے کی جلد ضرورت ہو۔

۱۶۸۱۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں مکہ کے راستے میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا تو ان کو صفیہ بنت ابی عبید کی سخت بیماری کی خبر ملی انہوں نے اپنی چال تیز کر دی یہاں تک کہ شفق کے ڈوب جانے کے بعد سواری سے اترے اور مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھی پھر بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کو موخر کرتے اور دونوں نمازیں (مغرب عشا) جمع کر کے پڑھتے۔

۱۱۳۳ بَاب الْمُحْصَرِ وَجَزَآءِ الصَّيْدِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَاتَحْلِقُوْا رُءُ وْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ قَالَ عَطَآءٌ اَلْاِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَّحْبِسُهٗ۔

باب ۱۱۳۳۔ محصر (۱) اور شکار کے بدلہ کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو۔ اور اپنا سر نہ منڈاؤ، یہاں تک کہ ہدی اپنی جگہ پر پہنچ جائے عطاء نے کہا کہ احصار ہر اس چیز سے ہوتا ہے جو اس کو روک دے

۱۱۳۴ بَاب اِذَآ اُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ۔

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ خَرَجَ اِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ۔

باب ۱۱۳۴۔ جب عمرہ کرنے والے کو روکا جائے۔

۱۶۸۲۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فتنہ کے وقت عمرہ کرتے ہوئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اگر میں خانہ کعبہ سے روک دیا جاؤں تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا چنانچہ انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ

۱۶۸۳۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، نافع، عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے جس زمانہ

(۱) احصار کا معنی یہ ہے کہ حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے بعد افعال ادا کرنے سے کوئی رکاوٹ پیش آ جائے۔

اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيَالِیَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَاتَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّیَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَاْنُهُمَا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِیْ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰی حَلَّ يَوْمُ النَّحْرِ وَاَهْدٰی وَكَانَ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ حَتّٰی يَطُوْفَ طَوَافًا وَّاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ۔

ہیں ابن زبیرؓ پر لشکر کشی ہوئی تھی، عبداللہ بن عمر سے گفتگو کی اور کہا کہ اس سال حج نہ کرنے میں آپؐ کے لیے کوئی نقصان نہیں اور ہمارے لیے خطرہ ہے کہ آپؐ کے درمیان اور خانہ کعبہ کے درمیان رکاوٹ ہو گی انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے مزاحم ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو ذبح کیا اور اپنا سر منڈایا، عبداللہ نے کہا کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کو واجب کیا ہے اللہ نے چاہا تو میں جاتا ہوں اگر راستہ میں میرے اور خانہ کعبہ کے درمیان رکاوٹ نہ ہوئی تو میں خانہ کعبہ کا طواف کروں گا اگر مجھے لوگوں نے وہاں داخل ہونے سے روکا تو میں وہی کروں گا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور میں آپؐ کے ساتھ تھا، چنانچہ ذی الحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا پھر تھوڑی دیر چلے پھر کہا کہ دونوں کا ایک ہی حال ہے میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج واجب کر لیا پھر ان دونوں کے احرام سے باہر نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آگیا اور ہدی بھیج چکے اور کہتے تھے کہ احرام سے باہر نہ ہو جب تک کہ مکہ میں داخل ہو کر ایک طواف (زیارت کا) نہ کرے۔

١٦٨٤۔ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ لَوْاَقَمْتَ بِهٰذَا۔

۱۶۸۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' جویریہ' نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ (ابن عمرؓ) کے بعض بیٹوں نے ان سے کہا کہ کاش اس سال آپؐ رک جاتے اور اسی طرح روایت کیا۔

١٦٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَآءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰی اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

۱۶۸۵۔ محمد' یحییٰ بن صالح' معاویہ بن سلام' یحییٰ بن کثیر' عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ جانے سے روک دیئے گئے تو آپؐ نے اپنا سر منڈایا اور اپنی بیویوں سے صحبت کی اور ہدی کی قربانی کی یہاں تک کہ دوسرے سال عمرہ کیا۔

١١٣٥ بَاب الْاِحْصَارِ فِی الْحَجِّ۔

باب ۱۱۳۵۔ حج میں روکے جانے کا بیان۔

١٦٨٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۶۸۶۔ احمد بن محمد' عبداللہ' یونس' زہری' سالم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ کیا تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں اگر تم میں سے کوئی شخص حج سے روک دیا

يَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ اَوْيَصُوْمُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ۔

جائے تو خانہ کعبہ اور صفا مروہ کا طواف کرے، پھر ہر چیز کی حرمت سے باہر ہو جائے یہاں تک کہ دوسرے سال کرے اور ہدی بھیجے یا اگر ہدی نہ ملے تو روزے رکھے اور عبداللہ ابن مبارک سے یہ روایت معمر، زہری سالم ابن عمرؓ اسی طرح منقول ہے۔

۱۱۳۶ بَاب النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ۔

باب ۱۱۳۶۔ روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنے کا بیان۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَقَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ۔

۱۶۸۷۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، مسور رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی اسی کا حکم دیا۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِنِ الْعُمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِيْنَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ۔

۱۶۸۸۔ محمد بن عبدالرحیم، ابو بدر شجاع بن ولید، عمرو بن محمد عمری نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ اور سالم نے عبیداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کرتے ہوئے نکلے کفار قریش نے خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے روک دیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کر ڈالا اور اپنا سر منڈا لیا۔

۱۱۳۷ بَاب مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصِرِ بَدَلٌ وَّقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّمَا الْبَدَلُ عَلٰى مَنْ نَّقَضَ حَجَّهٗ بِالتَّلَذُّذِ فَاَمَّا مَنْ حَبَسَهٗ عُذْرٌ اَوْغَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ

باب ۱۱۳۷۔ ان کی دلیل جو اس کے قائل ہیں کہ محصر پر بدلہ واجب نہیں اور روح نے بواسطہ شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابن عباسؓ روایت کیا کہ بدلہ اس شخص کے ذمہ واجب ہے جس کا حج صحبت کے باعث ٹوٹ جائے، لیکن جس کو کوئی عذر وغیرہ مانع ہو تو وہ احرام سے باہر ہو جائے گا اور قضا نہ کرے گا، اور اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہو اور وہ روک دیا

هَدْیٌ وَّهُوَ مُحْصَرٌ نَّحَرَهٗ اِنْ كَانَ لَایَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّبْعَثَ وَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّبْعَثَ بِهٖ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ وَقَالَ مَالِكٌ وَّغَیْرُهٗ یَنْحَرُ هَدْیَهٗ وَیَحْلِقُ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَآءَ عَلَیْهِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ بِالْحُدَیْبِیَّةِ نَحَرُوْا وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ یَّصِلَ الْهَدْیُ اِلَی الْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ یُذْكَرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا اَنْ یَّقْضُوْا شَیْئًا وَّلَا یَعُوْدُوْا لَهٗ وَالْحُدَیْبِیَّةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ ۔

جائے تو اس کی قربانی کر دے اگر اسے بھیجنے پر قدرت نہ ہو، اور اگر بھیجنے پر قادر ہو تو جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے احرام سے باہر نہ ہو اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ اپنی ہدی(۱) کو ذبح کر ڈالے اور سر منڈا لے جس جگہ پر بھی ہو اور اس پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے حدیبیہ میں قربانی کی اور سر منڈایا اور طواف اور ہدی کے خانہ کعبہ تک پہنچنے سے پہلے ہی احرام سے باہر ہو گئے، پھر یہ منقول نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو قضا کرنے یا دوبارہ کرنے کا حکم دیا ہو اور حدیبیہ حرم سے باہر ہے۔

۱۶۸۹ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حِیْنَ خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِی الْفِتْنَةِ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَیْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَیْبِیَّةِ ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَفِیْ اَمْرِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُ كُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَّرَاٰی اَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِیًا عَنْهُ وَاَهْدٰی ۔

۱۶۸۹۔ اسمٰعیل، مالک، نافع عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب وہ فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے لیے مکہ کو روانہ ہوئے تو کہا کہ اگر ہم لوگ خانہ کعبہ میں جانے سے روک دیئے گئے، تو ہم وہی کریں گے جیسا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا تھا چنانچہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا، پھر عبداللہ بن عمر نے اس معاملہ میں غور کیا تو کہا کہ ان دونوں حج اور عمرہ کا تو ایک ہی حال ہے چنانچہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ ان دونوں کی حالت تو ایک ہی ہے، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ واجب کیا ہے پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور خیال کیا کہ یہ کافی ہے اور ہدی بھی ساتھ لے گئے۔

۱۱۳۸ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَمَنْ كَانَ

باب ۱۱۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم میں سے جو شخص مریض

(۱) اس مسئلہ میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں کہ محصر جو ہدی ذبح کرے گا وہ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے یا حدود حرم سے باہر بھی کر سکتا ہے۔ حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ حرم میں ذبح ہونا ضروری ہے اور اس اختلاف کا منشاء یہ ہے کہ حدیبیہ کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو حرم میں ذبح کیا تھا یا حرم سے باہر، اس بارے میں دونوں طرح کی روایات ملتی ہیں (فتح الباری ص۹، ج۴)

مِنكُم مَّرِيضًا اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ وَّهُوَ مُخَيَّرٌ فَاَمَّا الصَّوْمُ فَثَلٰثَةُ اَيَّامٍ۔

ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو روزوں کا فدیہ ہے یا صدقہ یا قربانی ہے اور اسے اختیار ہے لیکن روزے تین دن رکھے۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَعَلَّكَ اَذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَاْسَكَ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْاَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِانْسُكْ بِشَاةٍ۔

۱۶۹۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، حمید بن قیس، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا شاید تجھے جوؤں نے تکلیف دی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں یارسول اللہ! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا سر منڈالے اور تین دن کے روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلادے یا ایک بکری کی قربانی کردے۔

۱۱۳۹ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْصَدَقَةٍ وَّهِىَ اِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ۔

باب ۱۱۳۹۔ اللہ تعالیٰ کے قول اوصدقة سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ لَيْلٰى اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَرَاْسِىْ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ اَوْقَالَ احْلِقْ قَالَ فِىَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْتَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ اَوِانْسُكْ بِمَاتَيَسَّرَ۔

۱۶۹۱۔ ابونعیم، سیف، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کعب بن عجرہ سے بیان کیا کہ میرے پاس حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں، تو آپؐ نے فرمایا تجھے جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا اپنا سر منڈالے، احلق راسک کہا یا صرف احلق کہا کعب بن عجرہ کا بیان ہے کہ یہ آیت فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْبِهٖٓ اَذًى مِنْ رَاْسِهٖ آخر تک میرے ہی متعلق نازل ہوئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن روزے رکھ لے یا ایک فرق چھ مسکینوں کے درمیان تقسیم کردے یا جو میسر ہو قربانی کردے

۱۱۴۰ بَاب الْاِطْعَامِ فِى الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ۔

باب ۱۱۴۰۔ فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانے کا بیان۔

۱۶۹۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمَعْقِلِ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ

۱۶۹۲۔ ابوالولید، شعبہ، عبدالرحمٰن بن اصبہانی، عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان سے میں نے فدیہ کے متعلق دریافت کیا تو کہا کہ یہ آیت خاص کر میرے متعلق نازل ہوئی لیکن اس کا حکم تم سب کے لیے

بی خاصة وَّهِیَ لَكُمْ عَامَّةً حُمِلْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِىْ فَقَالَ مَاكُنْتُ أُرَى الْوَجْعَ بَلَغَ بِكَ مَاأَرٰى اَوْمَا كُنْتُ أُرَى الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ مَاأَرٰى تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَافَقَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ

عام ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لایا گیا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، آپؐ نے فرمایا میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ تمہاری بیماری اس حد تک پہنچ گئی ہو گی، کیا تجھے ایک بکری مل سکتی ہے میں نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا تین روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ ہر مسکین کو نصف صاع دو۔

١١٤١ بَاب النُّسُكِ شَاةٌ۔

باب ۱۱۴۱۔ نسک سے مراد بکری کی قربانی ہے۔

١٦٩٣۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَاَنَّهٗ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَآمُّكَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَّدْخُلُوا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ اَوْ يُهْدِىَ شَاةً اَوْيَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهٗ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۹۳۔ اسحٰق، روح، شبل، ابن نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ جوئیں ان کے منہ سے گر رہی تھیں تو آپؐ نے فرمایا کیا جوئیں تجھے تکلیف دیتی ہیں؟ کعب نے کہا ہاں! پھر آپؐ نے حکم دیا کہ سر منڈا لیں اس وقت آپؐ حدیبیہ میں تھے لیکن آپؐ نے ان لوگوں سے یہ نہیں فرمایا کہ وہ لوگ اس کے سبب سے احرام سے باہر ہو جائیں گے اور وہ اس وقت تک اس امید میں تھے کہ مکہ میں داخل ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرمائی، کعب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ایک فرق چھ مسکینوں کو کھلائیں یا ایک بکری کی قربانی دیں یا تین روزے رکھیں۔ اور محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے ورقاء نے بواسطہ ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں اور اسی طرح روایت کیا۔

١١٤٢ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَارَفَثَ۔

باب ۱۱۴۲۔ اللہ تعالیٰ کے قول فلارفث کا بیان۔

١٦٩٤۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

۱۶۹۴۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، منصور، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا اور جماع نہ کیا اور نہ گناہ کی بات کی تو وہ حج سے واپسی پر ایسا بے گناہ ہو گا جیسا ماں کے جننے کے وقت بے گناہ ہوتا ہے۔

١١٤٣ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَ: وَلَا فُسُوْقَ وَلَاجِدَالَ فِي الْحَجِّ۔

باب ۱۱۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ حج میں نہ بری بات اور نہ جھگڑا کرے۔

١٦٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

۱۶۹۵۔ محمد بن یوسف‘سفیان‘منصور‘ابو حازم‘ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا اور شہوت کی بات نہ کی اور نہ گناہ کیا تو حج سے اس طرح معصوم واپس ہو گا جس طرح کہ ماں کے جننے کے وقت معصوم تھا۔

١١٤٤ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَاتَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَّمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَاقَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًام بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَااللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَادُمْتُمْ حُرُمًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔

باب ۱۱۴۴۔ اللہ کے قول کہ شکار نہ مارو اس حال میں کہ تم احرام باندھے ہو اور تم میں سے جس نے قصداً(۱) اس کو قتل کیا تو جس طرح کا جانور مارے اس طرح کا بدلہ دے اس کا فیصلہ تم میں دو عادل آدمی کریں، یہ قربانی کے لیے کعبہ میں بھیجا جائے یا فقیروں کو کھانا کھلائے یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کیے کا مزہ چکھے، جو گزر چکا اللہ نے اسے معاف کیا اور جو دوبارہ ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا ہے، دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لیے حلال کہا گیا ہے اور خشکی کا شکار تمھارے لیے حرام کیا گیا ہے جب تک تم احرام کی حالت میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے۔

١١٤٥ بَاب اِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَاَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ اَكَلَهٗ وَلَمْ يَرَى ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَاْسًا وَّهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ نَحْوَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ ذٰلِكَ مِثْلُ فَاِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ

باب ۱۱۴۵۔ اگر غیر محرم شکار کرے اور کسی محرم کو تحفہ بھیجے تو وہ اس کو کھا لے اور ابن عباسؓ اور انسؓ نے شکار کے علاوہ جانور مثلاً اونٹ بکری گائے مرغی اور گھوڑے کے ذبح میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا‘ عدل ذلک سے مراد مثل ہے اگر عدل زیر کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ہم وزن ہونے کے

(۱) اس مسئلہ میں تمام امت کا اتفاق ہے کہ وجوب جزاء کے لئے جان بوجھ کر ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ نسیاناً ہو تو بھی جزاء واجب ہے۔ قرآن کریم میں عمداً ہونے کی قید گناہ کو بیان کرنے کے لئے ہے۔

فَهُوَزِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَّعْدِلُوْنَ يَجْعَلُوْنَ عَدْلًا ۔

ہیں قیاما کے قواما اور یعدلون کے معنی اس کے برابر ہونے کے ہیں۔

١٦٩٦ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِىْ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا يَّغْزُوْهُ فَانْطَلَقَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِهٖ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارٍ وَّحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِىْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْفَعُ فَرَسِىْ شَاْوًا وَّاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِىْ غِفَارٍ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهٗ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَكَ يَقْرَءُ وْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يُّقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَّعِنْدِىْ مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا وَهُمْ مُّحْرِمُوْنَ ۔

۱۶۹۶۔ معاذ بن فضالہ' ہشام' یحییٰ' عبداللہ بن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال گئے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا لیکن انہوں نے احرام نہیں باندھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا کہ ایک دشمن آپؐ سے جنگ کرنا چاہتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے میں بھی آپؐ کے صحابہ کے ساتھ تھا بعض بعض کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے ایک گورخر دیکھا تو میں نے اس پر حملہ کر دیا اور میں نے اس کو نیزہ مار کر چبھو کر چھوڑ دیا، میں نے لوگوں سے مدد مانگی ان لوگوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا' ہم لوگوں نے اس کا گوشت کھایا اور ہم لوگوں کو خوف ہوا کہ کہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہو جائیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنا شروع کیا، اپنے گھوڑے کو کبھی تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ دوڑاتا وسط شب میں بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی میں نے پوچھا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ اس نے کہا میں نے آپؐ کو تعہن میں چھوڑا، سقیا کے پاس قیلولہ کرنے کا ارادہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کے ساتھی سلام عرض کرتے ہیں وہ لوگ ڈر رہے ہیں کہ کہیں آپؐ ان لوگوں سے جدا نہ ہو جائیں اس لیے آپؐ ان لوگوں کا انتظار کیجئے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک گورخر شکار کیا اور اس کا بچا ہوا گوشت میرے پاس ہے تو آپؐ نے جماعت سے کہا کہ کھاؤ حالانکہ وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

١١٤٦ بَاب اِذَا رَاَى الْمُحْرِمُوْنَ صَيْدًا فَضَحِكُوْا فَفَطِنَ الْحَلَالُ ۔

باب ۱۱۴۶۔ محرم شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور غیر محرم سمجھ جائے۔

١٦٩٧ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمَبَارَكِ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ اُحْرِمْ فَاُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ

۱۶۹۷۔ سعید بن ربیع' علی بن مبارک' یحییٰ' عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپؐ کے صحابہ نے احرام باندھا لیکن میں نے احرام نہیں باندھا ہم کو معلوم ہوا کہ غیقہ میں دشمن موجود ہے تو ہم ان کی طرف متوجہ ہوئے، ہمارے

فَبَصُرَ اَصْحَابِیْ بِحِمَارٍ وَّحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ اِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَاَيْتُهٗ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِیْ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ اَرْفَعُ فَرَسِیْ شَاْوًا وَّاَسِيْرُ عَلَيْهِ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ غِفَارٍ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتُهٗ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ نِ السُّقْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابَكَ اَرْسَلُوْا يَقْرَءُ وْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهٖ وَاِنَّهُمْ قَدْخَشُوْا اَنْ يَّقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُوْنَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّا اَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَّاِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ۔

ساتھیوں نے ایک گور خر دیکھا، ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے نگاہ اٹھائی تو گور خر دیکھا میں نے اس کو نیزہ مارا اور چھو کر چھوڑ دیا اور ان لوگوں سے مدد چاہی ان لوگوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا ہم نے اس کا گوشت کھایا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور ہم ڈر رہے تھے کہ کہیں آپؐ سے جدا نہ ہو جائیں، چنانچہ میں اپنے گھوڑے کو کبھی تیز کبھی آہستہ دوڑاتا ہوا چلا، وسط شب میں بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی میں نے اس سے پوچھا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ اس نے بتایا کہ تعہن میں چھوڑا آپؐ سقیا میں قیلولہ کرنے کا ارادہ کر رہے تھے، چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر ملا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کے صحابہ آپؐ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں اور وہ ڈر رہے تھے کہ کہیں دشمن آپؐ کے اور ان کے درمیان حائل نہ ہو جائے اس لیے آپؐ ان لوگوں کا انتظار کریں اس لیے آپؐ نے انتظار کیا، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایک گور خر شکار کیا ہے اور ہمارے پاس اس کا کچھ بچا ہوا گوشت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اس کو کھاؤ حالانکہ وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے (۱)۔

۱۱۴۷ بَاب لَايُعِيْنُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِیْ قَتْلِ الصَّيْدِ ۔

باب ۱۱۴۷۔ محرم شکار کے قتل کرنے میں غیر محرم کی مدد نہ کرے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلٰى اَبِیْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى ثَلٰثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ

۱۶۹۸۔ عبداللہ بن محمد 'سفیان' صالح بن کیسان 'ابو محمد' نافع ابو قتادہ کے غلام ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو قتادہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ قاحہ میں مدینہ سے تین میل کی مسافت پر تھے ح دوسری سند علی بن عبداللہ 'سفیان' صالح بن کیسان 'ابو محمد' ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ میں تھے ہم میں سے بعض احرام باندھے ہوئے تھے اور بعض غیر محرم تھے میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو کوئی

(۱) اس حدیث سے بالکل واضح طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ اگر غیر محرم شکار کرے اور محرم نے اشارتاً، کنایۃً، عملاً کسی بھی اعتبار سے اس کی مدد نہ کی ہو تو اس کے لئے اس کا کیا ہوا شکار کھانے کی اجازت ہے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو اس کے کھانے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَیْرُ الْمُحْرِمِ فَرَاَیْتُ اَصْحَابِیْ یَتَرَآءَ وْنَ شَیْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ یَّعْنِیْ وَقَعَ سَوْطُهٗ فَقَالُوْا لَانُعِیْنُكَ عَلَیْهِ بِشَیْءٍ اِنَّا مُحْرِمُوْنَ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاَخَذْتُهٗ ثُمَّ اَتَیْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَّرَآءِ اَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهٗ فَاَتَیْتُ بِهٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَاتَاْكُلُوْا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَمَامَنَا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُلُوْهُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اِذْهَبُوْا اِلٰی صَالِحٍ فَسَئَلُوْهُ عَنْ هٰذَا اَوْ غَیْرِهٖ وَقَدِمَ عَلَیْنَا هٰهُنَا۔

چیز دکھارہے تھے، میں نے ایک گور خر دیکھا کوڑا اور نیزہ کے ساتھ سوار ہو کر اس کی طرف چلا تو کوڑا گر گیا، لوگوں نے کہا کہ ہم تمہاری کچھ بھی مدد نہ کریں گے اس لیے کہ ہم حالت احرام میں ہیں، میں نے خود اس کو پکڑ کر اٹھایا پھر میں اکیلے اس کے عقب سے اس گور خر کی طرف آیا اس کو زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا ان میں سے بعض نے کہا کہ کھاؤ بعض نے کہا مت کھاؤ، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور وہ ہم سے آگے تھے میں نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کھاؤ حلال ہے سفیان کا بیان ہے کہ ہم سے عمرو بن دینار نے کہا صالح کے پاس جاؤ اور ان سے اس حدیث کے متعلق یا اس کے علاوہ دوسری حدیثوں کے متعلق پوچھو وہ یہاں آئے تھے۔

۱۱۴۸ بَاب لَّایُشِیْرُ الْمُحْرِمُ اِلَی الصَّیْدِ لِكَیْ یَصْطَادَهُ الْحَلَالُ ۔

باب ۱۱۴۸۔ محرم شکار کی طرف غیر محرم کے شکار کرنے کے لیے اشارہ نہ کرے۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوْا مَعَهٗ فَصَرَفَ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ فِیْهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰی نَلْتَقِیَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا اَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ یُحْرِمْ فَبَیْنَمَاهم یَسِیْرُوْنَ اِذَا رَاَوْ حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ اَبُوْقَتَادَةَ عَلَی الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَكَلُوْا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوْا اَنَاْ كُلُ لَحْمَ صَیْدٍ وَّ نَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَابَقِیَ مِنْ لَّحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَحْرَمْنَا وَقَدْكَانَ اَبُوْقَتَادَةَ لَمْ یُحْرِمْ فَرَاَیْنَا حُمُرَ

۱۶۹۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابو عوانہ' عثمان بن موہب' عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے کے لیے نکلے تو لوگ بھی آپؐ کے ساتھ نکلے ایک جماعت کو جس میں ابو قتادہ بھی تھے دوسرے راستہ سے بھیجا اور فرمایا کہ تم دریا کا کنارہ اختیار کر لو، یہاں تک کہ ہم سے آکر ملو چنانچہ یہ لوگ دریا کے کنارے کنارے چلے جب وہ لوگ لوٹے تو سب نے احرام باندھا، مگر ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا وہ لوگ چل رہے تھے تو کئی گور خروں پر ان لوگوں کی نظر پڑی ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے مادہ کا شکار کر لیا لوگ اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ پھر کہنے لگے کہ کیا ہم شکار کھائیں' حالانکہ احرام باندھے ہوئے ہیں۔ ہم نے اس کا باقی گوشت اٹھالیا۔ جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے احرام باندھ لیا تھا۔ اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے کئی گور خر دیکھے۔ ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے ایک مادہ شکار کر لیا۔ پھر ہم اترے اور ہم نے اس کا گوشت کھایا پھر ہم نے کہا کہ کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں جب کہ احرام باندھے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے اس کا بچا ہوا

وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلْنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَابَقِیَ مِنْ لَّحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَابَقِیَ مِنْ لَّحْمِهَا۔

گوشت اٹھالیا آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کے لیے حکم یا اشارہ کیا تھا؟ لوگوں نے کہا نہیں! آپؐ نے فرمایا اس کا بچا ہوا گوشت کھاؤ۔

۱۱۴۹ بَاب اِذَا اَهْدٰی لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَّحْشِيًّا حَيًّا لَّمْ يَقْبَلْ ۔

باب ۱۱۴۹۔ اگر محرم گور خر زندہ بھیجے تو قبول نہ کرے۔

۱۷۰۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ اَنَّهٗ اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهَا فَلَمَّارَاٰی مَافِیْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَا حُرُمٌ۔

۱۷۰۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' عبداللہ بن عباسؓ' صعب بن جثامہ لیثیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گور خر تحفہ بھیجا اس وقت آپؐ ابواء یا ودان میں تھے۔ تو آپؐ نے اس کو واپس کر دیا جب ان کے چہرے پر آپؐ نے ملال کے اثرات پائے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ میں اسے واپس نہ کرتا مگر محرم ہونے کے سبب سے واپس کر رہا ہوں۔

۱۱۵۰ بَاب مَايَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَآبِّ۔

باب ۱۱۵۰۔ محرم کون سے جانور مار سکتا ہے۔

۱۷۰۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِیْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

۱۷۰۱۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کے مارنے میں محرم پر کوئی گناہ نہیں ہے اور عبداللہ بن دینار بھی عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۷۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ اِحْدٰی نِسْوَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ

۱۷۰۲۔ مسدد' ابو عوانہ' زید بن جبیر' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے بیان کیا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ... مار ڈالے۔

ﷺ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا اصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ لَاحَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۱۷۰۳۔ اصبغ' عبداللہ بن وہب' یونس' ابن شہاب' سالم' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ جانور موذی ہیں ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے' کوا' چیل' بچھو' چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُّقْتَلُهُنَّ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۱۷۰۴۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ جانور ایسے موذی ہیں ان کو حرم میں بھی قتل کیا جاسکتا ہے۔ کوا' چیل' بچھو' چوہا اور کاٹنے والا کتا(۱)۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ بِمِنًى اِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلٰتِ وَاِنَّهٗ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنٰهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرَدْنَا بِهٰذَا اَنَّ مِنًى مِنَ الْحَرَمِ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَاْسًا۔

۱۷۰۵۔ عمر بن حفص بن غیاث' حفص بن غیاث' اعمش' ابراہیم' اسود' عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں ایک غار میں تھے کہ آپؐ پر سورۂ المرسلات اتری۔ آپؐ اس کو تلاوت کر رہے تھے اور میں اس کو آپؐ کے منہ سے سن کر سیکھ رہا تھا ابھی ختم بھی نہیں کیا تھا کہ ہم پر ایک سانپ کودا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو، ہم اس کی طرف دوڑے وہ بھاگ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے بیان کیا کہ اس حدیث سے میرا یہ مقصد ہے کہ منیٰ حرم میں داخل ہے اور صحابہ نے وہاں سانپ کے مار ڈالنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ

۱۷۰۵۔ اسمٰعیل' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ

(۱) یعنی موذی جانوروں کو حالت احرام میں مارنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موذی جانوروں کی فہرست گنوائی ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزْغِ فُوَيْسِقٌ وَّلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ۔

زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھپکلی موذی ہے، لیکن میں نے آپ کو اس کے مار ڈالنے کا حکم دیتے ہوئے نہیں سنا۔

۱۱۵۱ بَاب لَايُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُعْضَدُ شَوْكُهٗ۔

باب ۱۱۵۱۔ حرم کا درخت نہ کاٹا جائے اور ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے۔

۱۷۰۶۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ نِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدِ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَايَحِلُّ لِاِمْرِيءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَادَمًا وَّلَا يَعْضُدَبِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّاقَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذَا لِكَ مِنْكَ يَااَبَاشُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَايُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

۱۷۰۶۔ قتیبہ' لیث' سعید بن ابی سعید مقبری' ابو شریح' عدوی روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عمرو بن سعید سے جب کہ وہ مکہ میں فوجیں بھیج رہا تھا۔ کہا اے امیر! مجھے اجازت دیجئے تو میں آپؐ سے وہ قول بیان کروں' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمائے تھے، اس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور قلب نے اس کو محفوظ رکھا، جب کہ آپ نے گفتگو فرمائی اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا اس لیے کسی شخص کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ وہاں پر خونریزی کرے اور نہ وہاں درخت کاٹا جائے اور اگر کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ کے سبب سے اس کی اجازت سمجھے تو اس کو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی، لیکن تمھیں اجازت نہیں ہے اور اس کی اجازت دن کے ایک تھوڑے حصہ کے لیے تھی، پھر اس کی حرمت ویسے ہی ہو گئی جیسے کل حرمت تھی، ابن شریح سے پوچھا گیا کہ عمرو نے آپؐ سے کیا کہا، کہا کہ اے ابو شریح میں تجھ سے زیادہ اس کو جانتا ہوں نافرمان کو قتل کر کے بھاگنے والے اور فساد کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا، خربہ سے مراد بلیہ یعنی فتنہ و فساد ہے۔

قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ خَرْبَةٌ بَلِيَّةٌ۔

۱۱۵۲ بَاب لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ۔

باب ۱۱۵۲۔ حرم کا شکار نہ بھگایا جائے۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَّا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَّقَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَالَا يُنَفَّرُ صَيْدُ هَا هُوَ اَنْ يُّنَحِّيَهٗ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهٗ۔

۱۷۰۷۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے مکہ کو حرام کیا۔ نہ تو ہم سے پہلے کسی کے لیے حلال تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے صرف دن کے ایک حصہ میں حلال کیا گیا۔ وہاں کی گھاس نہ اکھاڑی جائے وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے، اور نہ وہاں کا شکار بھگایا جائے اور نہ وہاں کی گری پڑی چیز کوئی اٹھائے مگر تشہیر کرنے والا اٹھا سکتا ہے حضرت عباسؓ نے عرض کیا یارسول اللہ اذخر کی اجازت ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کے لیے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا سوائے اذخر کے، خالد، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ شکار بھگالے جانے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ سایہ سے اس کو بھگائے اور خود اس جگہ پر اترے۔

۱۱۵۳ بَاب لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا۔

باب ۱۱۵۳۔ مکہ میں جنگ کرنا حلال نہیں ہے، ابو شریح نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہاں خونریزی نہ کرے

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا فَاِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ

۱۷۰۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح کیا تو فرمایا کہ ہجرت باقی نہیں رہی۔ لیکن جہاد اور نیت ہے، جب تم جہاد کرنے کے لیے بلائے جاؤ تو جہاد کے لیے نکلو۔ یہ شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے جس دن اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حرمت قیامت تک قائم رہے گی، اس میں شک نہیں کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھی اور میرے لیے بھی دن کے ایک حصہ میں حلال کی گئی اس کی حرمت قیامت تک قائم رہے گی، اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کی

اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَایُعْضَدُ شَوْکُهٗ وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهٗ وَلَا یُلْتَقَطُ لُقْطَتُهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَیْنِهِمْ وَلِبُیُوْتِهِمْ قَالَ، قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

تشہیر کرے، اور نہ وہاں کی گھاس اکھاڑی جائے اور ابن عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے سناروں اور گھروں کے لیے اذخر کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے۔

۱۱۵۴ بَاب الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوٰی ابْنُ عُمَرَ ابْنَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ یَتَدَاوٰی مَالَمْ یَكُنْ فِیْهِ طِیْبٌ۔

باب ۱۱۵۴۔ محرم کے پچھنے لگوانے کا بیان اور ابن عمرؓ نے اپنے بیٹے کو داغ دلوایا اس حال میں کہ وہ محرم تھے اور ایسی دوا لگا سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو اَوَّلُ شَیْءٍ سَمِعْتُ عَطَآءً یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ فَقُلْتُ لَعَلَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُمَا۔

۱۷۰۹۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو نے بیان کیا کہ سب سے پہلے حدیث جو میں نے عطا سے سنی وہ یہ کہ انھوں نے بیان کیا میں نے ابن عباس کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اس حال میں کہ احرام باندھے ہوئے تھے۔ پھر میں نے عمرو کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے طاؤس نے بواسطہ ابن عباس بیان کی۔ میں نے کہا کہ شاید اس حدیث کو طاؤس اور عطاء دونوں سے سنا ہوگا۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ فِیْ وَسْطِ رَاْسِهٖ۔

۱۷۱۰۔ خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابی علقمہ، عبدالرحمٰن اعرج، ابن بحینہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل میں اپنے وسط سر میں پچھنے لگوائے، درآنحالیکہ آپؐ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۱۵۵ بَاب تَزْوِیْجِ الْمُحْرِمِ۔

باب ۱۱۵۵۔ محرم کے نکاح کرنے کا بیان۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُغِیْرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ عَطَآءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۱۷۱۱۔ ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن حجاج، اوزاعی، عطا بن ابی رباح حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا اس حال میں کہ آپؐ احرام باندھے ہوئے تھے(۱)۔

۱۱۵۶ بَاب مَایُنْهٰی مِنَ الطِّیْبِ

باب ۱۱۵۶۔ محرم مرد اور عورت کو خوشبو لگانے کی ممانعت کا

(۱) حنفیہ کی یہی رائے ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا تو جائز ہے مگر اپنی بیوی سے صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔

لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَاتَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ اَوْزَعْفَرَانٍ ۔

بیان اور حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ محرم عورت ورس یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَاتَاْمُرُنَا اَنْ نَّلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدٌ لَّيْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ وَلَاتَنْتَقِبِ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَاتَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ تَابَعَهٗ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ اِسْحَاقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلَا وَرْسٌ وَّكَانَ يَقُوْلُ وَلَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَاتَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَاتَتَنَقَّبُ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهٗ لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ ۔

۱۷۱۲۔ عبداللہ بن یزید' لیث' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ حالت احرام میں کون سے کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قمیص' پائجامہ' عمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔ مگر یہ کہ کوئی ایسا آدمی ہو جس کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے اور ٹخنے کے نیچے سے کاٹ دے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو اور احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے، موسیٰ بن عقبہ' اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ' جویریہ اور ابن اسحٰق نے نقاب اور دستانوں کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور عبیداللہ کی روایت میں ولا ورس کا لفظ ہے اور وہ کہتے تھے کہ احرام والی عورت نقاب نہ ڈالے اور لیث بن ابی سلیم نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُّحْرِمٍ نَاقَتُهٗ فَقَتَلَتْهُ فَاُتِيَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ وَكَفِّنُوْهُ وَلَا تُغَطُّوْا رَاْسَهٗ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يُهِلُّ ۔

۱۷۱۳۔ قتیبہ' جریر' منصور' حکم' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک محرم شخص کی گردن اس کی اونٹنی نے توڑ دی اور اس کو مار ڈالا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو غسل دو اور اس کو کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو۔ اور اس کو خوشبو کے قریب نہ لے جاؤ۔ اس لیے کہ وہ لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔

۱۱۵۷ بَابُ الْاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

باب ۱۱۵۷۔ محرم کے غسل کرنے کا بیان اور ابن عباسؓ نے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَآئِشَةُ بِالْحَكِّ بَاْسًا۔

فرمایا محرم حمام میں داخل ہو سکتا ہے اور ابن عمرؓ و عائشہؓ نے محرم کے لیے بدن کھجانے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔

١٧١٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَ بِالْاَبْوَآءِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَّغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَايَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ فَاَرْسَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْعَبَّاسِ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْعَبَّاسِ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهٗ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهٗ حَتّٰى بَدَالِيْ رَاْسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِلْاِنْسَانِ يَصُبُّ عَلَيْهِ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا فَاَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَارَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

۱۷۱۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' زید بن اسلم' ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ میں مقام ابواء میں اختلاف ہوا عبداللہ بن عباس نے کہا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور نے کہا کہ نہ دھوئے۔ مجھے عبداللہ بن عباس نے ابوایوب انصاری کے پاس بھیجا میں نے انھیں کوئیں کی دو لکڑیوں کے پاس غسل کرتے ہوئے دیکھا اور ایک کپڑے سے آڑ کیے ہوئے تھے میں نے ان کو سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا کون ہے؟ میں نے جواب دیا میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ عبداللہ بن عباس نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ دریافت کروں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں کس طرح اپنا سر دھوتے تھے، ابوایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اس کو نیچے کیا یہاں تک کہ اس کا سر کھل گیا پھر ایک شخص سے جو پانی ڈال رہا تھا کہا کہ پانی ڈال اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے پھر پیچھے لے گئے اور کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے۔

١١٥٨ بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ۔

باب ۱۱۵۸۔ محرم کے موزے پہننے کا بیان جب کہ اس کے پاس جوتیاں نہ ہوں۔

١٧١٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَّنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارً

۱۷۱۵۔ ابوالولید' شعبہ' عمرو بن دینار' جابر بن زید' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس محرم کے پاس تہ بند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن لے۔

فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ لِلْمُحْرِمِ۔

١٧١٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَايَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَا وِيْلَاتِ وَلَاالْبُرْنُسَ وَلَاثَوْبًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

۱۷۱۶۔ احمد بن یونس' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' سالم' عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کون سے کپڑے پہنے؟ آپؐ نے فرمایا نہ قمیص پہنے اور نہ عمامے اور نہ پائجامے اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا ورس لگی ہو اور اگر اس کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے اور ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرلے۔

١١٥٩ بَاب اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ۔

باب ۱۱۵۹۔ جس کے پاس تہ بند نہ ہو وہ پائجامہ پہن لے۔

١٧١٧۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْاِ زَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ۔

۱۷۱۷۔ آدم' شعبہ' عمرو بن دینار' جابر بن زید' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس کے پاس تہ بند نہ ہو وہ پائجامہ پہن لے اور جس کے پاس جوتیاں نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

١١٦٠ بَاب لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ اِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدٰى وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ۔

باب ۱۱۶۰۔ محرم کے ہتھیار باندھنے کا بیان اور عکرمہ نے کہا کہ جب دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار باندھے اور فدیہ دے لیکن فدیہ دینے کے متعلق ان کے متابع حدیث کسی نے روایت نہیں کی۔

١٧١٨۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ لَايَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا اِلَّا فِي الْقِرَابِ۔

۱۷۱۸۔ عبیداللہ' اسرائیل' ابواسحٰق' براء سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینہ میں عمرہ کیا تو مکہ والوں نے آپؐ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا، یہاں تک کہ آپؐ نے ان لوگوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ مکہ میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ تلواریں نیاموں میں ہوں گی۔

۱۶۱۱ باب دُخُوْلِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَّدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَّاِنَّمَآ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِهْلَالِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِيْنَ وَغَيْرِهِمْ۔

باب ۱۶۱۱۔ حرم اور مکہ میں بغیر احرام باندھے ہوئے داخل ہونے کا بیان اور ابن عمرؓ بغیر احرام باندھے ہوئے داخل ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کا حکم اس شخص کو دیا جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اور لکڑیاں بیچنے والوں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۷۱۹۔حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِّمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَّكَّةَ۔

۱۷۱۹۔ مسلم' وہیب' ابن طاوس اپنے والد سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل نجد کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر کئے یہ وہاں کے رہنے والوں کے لیے بھی اور ان کے لیے بھی میقات ہیں جو ان کے علاوہ دوسری جگہوں سے حج یا عمرہ کے ارادہ سے آئیں اور جو شخص ان جگہوں کے اندر رہنے والا ہو تو وہ وہیں سے احرام باندھ لے' جہاں سے نکلے۔ یہاں تک کہ اہل مکہ' مکہ ہی سے احرام باندھ کر نکلیں۔

۱۷۲۰۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

۱۷۲۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال اس حال میں داخل ہوئے کہ آپؐ خود پہنے ہوئے تھے جب آپؐ نے اس کو اتارا تو ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردہ سے لٹکا ہوا ہے آپؐ نے فرمایا اس کو قتل کر دو(۱)۔

۱۱۶۲ بَاب اِذَا اَحْرَمَ جَاهِلًا وَّعَلَيْهِ قَمِيْصٌ وَّقَالَ عَطَآءٌ اِذَا تَطَيَّبَ اَوْلَبِسَ جَاهِلًا اَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ۔

باب ۱۱۶۲۔ ناواقفیت میں کوئی شخص قمیص پہنے ہوئے احرام باندھ لے' اور عطا نے کہا کہ اگر ناواقفیت میں یا بھول کر خوشبو لگائے یا کپڑا پہن لے تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوا لْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ

۱۷۲۱۔ ابوالولید' ہمام' عطاء' صفوان بن یعلی' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی آپؐ کے پاس آیا جو چوغہ پہنے ہوئے تھا جس پر زرد خوشبو یا اسی قسم کی چیز کا نشان تھا اور عمرؓ مجھ سے کہتے تھے کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ

(۱) ابن خطل کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ یہ شخص پہلے مسلمان تھا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور اس کے ساتھ ایک صحابی بھی بھیج دیا۔ راستے میں اس نے اس صحابی کو شہید کر دیا اور خود مرتد ہو کر مشرکین سے جاملا۔

جُبَّةٌ وَّبِهٖ اَثَرُ صُفرَةٍ اَوْنَحْوُهٗ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِیْ تُحِبُّ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ اَنْ تَرَاهُ وَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِكَ مَاتَصْنَعُ فِیْ حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَّدَرَجُلٍ يَّعْنِیْ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَبْطَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتر رہی ہو تو اس وقت دیکھو، چنانچہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی پھر وہ کیفیت زائل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اپنے عمرے میں وہی کام کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو اور ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت سے کاٹا اس نے ہاتھ کھینچ لیا تو دوسرے کا دانت اکھڑ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باطل قرار دیا یعنی کچھ معاوضہ نہیں دلایا۔

١١٦٣ بَاب الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَاْمُرِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤَدّٰی عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ ۔

باب ۱۱۶۳۔ محرم کا بیان جو عرفات میں مر جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا کہ اس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کیے جائیں۔

١٧٢٢ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذَا وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْقَالَ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَيْنِ اَوْقَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّیْ ۔

۱۷۲۲۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عمرو بن دینار' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں کھڑا تھا وہ اپنی سواری سے گر پڑا تو اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری سے غسل دو اور دو کپڑوں میں یا یہ فرمایا کہ اس کے دو کپڑوں میں کفن دو اور نہ تو اس کو خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

١٧٢٣ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْوَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْقَالَ فَاَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَيْنِ وَلَاتَمَسُّوْهُ طِيْبًا وَّلَاتُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا ۔

۱۷۲۳۔ سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' سعید بن جبیر' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اس اثناء میں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں کھڑا تھا کہ اچانک وہ اپنی سواری سے گر پڑا اسکی سواری نے اسکی گردن توڑ دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری سے غسل دو، اس کو دو کپڑوں میں کفن دو اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو اور نہ اسے حنوط لگاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

١١٦٤ بَاب سُنَّةِ الْمُحْرِمِ اِذَامَاتَ ۔

باب ۱۱۶۴۔ محرم جب مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین کے

طریقوں کا بیان۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰھِیْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

۱۷۲۴۔ یعقوب بن ابراہیم 'ہشیم' ابوبشر' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا اس حال میں کہ وہ محرم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری سے غسل دو اور دو کپڑوں میں اسے کفن دو اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو اور نہ اسے حنوط لگاؤ اس لیے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

۱۱۶۵ بَاب الْحَجِّ وَالنُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْاَةِ ۔

باب ۱۱۶۵۔ میت کی طرف سے حج اور نذروں کے پورا کرنے کا بیان اور مرد کا اپنی بیوی کی طرف سے حج کرنے کا بیان۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ جَآءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَآءِ ۔

۱۷۲۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل 'ابو عوانہ' ابوبشر' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جہینہ کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکی اور مر گئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، اس کی طرف سے حج کر اگر تیری ماں پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا نہ کرتی؟ اللہ تعالیٰ کا حق تو اور بھی پورا کیے جانے کا مستحق ہے۔

۱۱۶۶ بَاب الْحَجِّ عَمَّنْ لَّا يَسْتَطِيْعُ الثُّبُوْتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

باب ۱۱۶۶۔ اس شخص کی طرف سے حج کرنے کا بیان جو سواری پر بیٹھ نہ سکے۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ امْرَاَةً ح حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ

۱۷۲۶۔ ابو عاصم' ابن جریج' ابن شہاب' سلیمان بن یسار' حضرت ابن عباس' فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ح (دوسری سند) موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالعزیز بن ابی سلمہ' بن شہاب' سلیمان بن یسار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ پر اس حال میں حج فرض ہوا ہے کہ وہ

عَنۡهُمَا قَالَ جَآءَ تِ امۡرَأَةٌ مِّنۡ خَثۡعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الۡوَدَاعِ قَالَتۡ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيۡضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الۡحَجِّ اَدۡرَكَتۡ اَبِىۡ شَيۡخًا كَبِيۡرًا لَّايَسۡتَطِيۡعُ اَنۡ يَّسۡتَوِىَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلۡ يَقۡضِىۡ عَنۡهُ اَنۡ اَحُجَّ عَنۡهُ قَالَ نَعَمۡ ۔

بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور سواری پر سیدھا بیٹھ نہیں سکتا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا حج ادا ہو جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں!

١١٦٧ بَاب حَجِّ الۡمَرۡاَةِ عَنِ الرَّجُلِ ۔

باب ۱۱۶۷۔ عورت کا اپنے شوہر کی طرف سے حج کرنیکا بیان۔

١٧٢٧ ۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مَسۡلَمَةَ عَنۡ مَّالِكٍ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ عَنۡ سُلَيۡمَانَ بۡنِ يَسَارٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ كَانَ الۡفَضۡلُ رَدِيۡفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ تِ امۡرَأَةٌ مِّنۡ خَثۡعَمٍ فَجَعَلَ الۡفَضۡلُ يَنۡظُرُ اِلَيۡهَا وَتَنۡظُرُ اِلَيۡهِ فَجَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَصۡرِفُ وَجۡهَ الۡفَضۡلِ اِلَى الشِّقِّ الۡاٰخِرِ فَقَالَتۡ اِنَّ فَرِيۡضَةَ اللّٰهِ اَدۡرَكَتۡ اَبِىۡ شَيۡخًا كَبِيۡرًا لَّا يَثۡبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنۡهُ قَالَ نَعَمۡ وَذٰلِكَ فِىۡ حَجَّةِ الۡوَدَاعِ۔

۱۷۲۷۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' سلیمان بن یسار' عبداللہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فضل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت ان کی طرف دیکھنے لگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کا رخ دوسری طرف پھیر دیتے' اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ پر حج اس حال میں فرض ہوا ہے کہ وہ اپنی سواری پر بیٹھ نہیں سکتا' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

١١٦٨ بَاب حَجِّ الصِّبۡيَانِ۔

باب ۱۱۶۸۔ بچوں کے حج کرنے کا بیان (۱)۔

١٧٢٨ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعۡمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابۡنُ زَيۡدٍ عَنۡ عُبَيۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ اَبِىۡ يَزِيۡدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ سَمِعۡتُ ابۡنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا يَقُوۡلُ بَعَثَنِىۡ اَوۡقَدَّمَنِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِى الثَّقَلِ مِنۡ جَمۡعٍ بِلَيۡلٍ ۔

۱۷۲۸۔ ابوالنعمان' حماد بن زید' عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی یزید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ مزدلفہ سے رات کے وقت بھیجا۔

١٧٢٩ ۔ حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ اَخۡبَرَنَا يَعۡقُوۡبُ بۡنُ اِبۡرَاهِيۡمَ حَدَّثَنَا ابۡنُ اَخِ ابۡنِ شِهَابٍ عَنۡ عَمِّهٖ اَخۡبَرَنِىۡ عُبَيۡدُ اللّٰهِ بۡنُ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عُتۡبَةَ بۡنِ

۱۷۲۹۔ اسحٰق' یعقوب بن ابراہیم' ابن شہاب کے بھتیجے' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس نے بیان کیا کہ میں بلوغ کے قریب تھا اپنی ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور

(۱) بچہ جب تک بالغ نہ ہو بالاجماع اس پر حج فرض نہیں ہوتا۔ اگر بچپن میں حج کر لیا تو یہ حج نفل ہو گا جس کا ثواب تو ملے گا لیکن بالغ ہونے کے بعد اگر حج فرض ہونے کی شرائط پائی گئیں تو اسقاط فرض کے لئے حج کرنا ہو گا۔ پہلا حج کافی نہیں ہو گا۔

مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ اَسِیْرُ عَلٰی اَتَانٍ لِّیْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ بِمِنًی حَتّٰی سِرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِنًی فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں چلتا رہا یہاں تک کہ صف اول کے سامنے سے گزر گیا پھر میں گدھی پر سے اترا وہ چرتی رہی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کیا کہ یہ حجۃ الوداع میں ہوا۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حُجَّ بِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِیْنَ۔

۱۷۳۰۔ عبدالرحمٰن بن یونس، حاتم بن اسمٰعیل، محمد بن یوسف، سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا اور اس وقت میری عمر سات برس کی ہو گی۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا الْقٰسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَقُوْلُ لِلسَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ وَکَانَ قَدْ حُجَّ بِهٖ فِیْ ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۱۔ عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جعید بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان میں (بال بچوں) میں حج کرایا گیا۔

۱۱۶۹ بَاب حَجِّ النِّسَآءِ قَالَ لِیْ اَحْمَدُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَذِنَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

باب ۱۱۶۹۔ عورتوں کے حج کرنے کا بیان اور مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ مجھ سے ابراہیم، انھوں نے اپنے والد اور انھوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ نے اپنے آخری حج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو حج کرنے کی اجازت دی اور ان کے ساتھ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰنؓ کو بھیجا۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَآئِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَغْزُوْا وَنُجَاهِدُ مَعَکُمْ

۱۷۳۲۔ مسدد، عبدالواحد، حبیب بن ابی عمرہ، عائشہ بنت طلحہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ آپؐ کے ساتھ غزوہ یا جہاد نہ کریں؟ تو آپؐ نے فرمایا تمہارے لیے سب سے بہتر اور عمدہ جہاد حج مقبول ہے، حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ نبی صلی

فَقَالَ لٰكِنَّ اَحْسَنَ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَلَاادَعُ الْحَجَّ بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اللہ علیہ وسلم سے یہ سننے کے بعد میں حج کو کبھی نہ چھوڑوں گی۔

۱۷۳۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ وَّلَايَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَ مَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِىْ جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِىْ تُرِيْدُ الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا ۔

۱۷۳۳۔ ابوالنعمان' حماد بن زید' عمرو' ابو معبد (ابن عباس کے غلام) حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت صرف ایسے رشتہ دار کے ساتھ سفر کرے جس سے نکاح حرام ہو اور عورت کے پاس کوئی شخص نہ جائے، مگر اس حال میں کہ اس کے پاس کوئی محرم موجود ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میں فلاں لشکر میں جانا چاہتا ہوں اور میری بیوی حج کو جانا چاہتی ہے آپؐ نے فرمایا تو اپنی بیوی کے ساتھ جا۔

۱۷۳٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهٖ قَالَ لِاُمِّ سَنَانِ الْاَنْصَارِيَّةِ مَامَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِىْ زَوْجَهَا كَانَ لَهٗ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَالْاٰخَرُ يَسْقِىْ اَرْضًا لَّنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِىْ رَمَضَانَ تَقْضِىْ حَجَّةً اَوْحَجَّةً مَّعِىَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۷۳۴۔ عبدان' یزید بن زریع' حبیب معلم' عطاء ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حج سے واپس ہوئے تو ام سنان انصاریہ سے فرمایا تم کو حج سے کس چیز نے باز رکھا؟ اس نے جواب دیا کہ فلاں کے باپ یعنی میرے شوہر نے اس کے پانی لادنے کے دو اونٹ تھے، ان میں سے ایک پر وہ حج کے لیے گیا اور دوسرا ہماری زمین میں پانی پہنچاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔ ابن جریج نے عطاء سے روایت کیا ہے میں نے ابن عباس سے سنا' انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور عبید اللہ نے عبدالکریم سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے جابر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۷۳٥ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَّغَزَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ

۱۷۳۵۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' عبدالملک بن عمیر' قزعہ (زیاد کے غلام) بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید سے سنا اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوے کیے تھے انھوں نے کہا کہ چار باتیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، یا کہا کہ چار

غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ اَنْ لَّاتُسَافِرَامْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْذُوْمَحْرَمٍ لَّاصَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّالرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

باتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے، مجھے وہ چار باتیں بہت پسند آئیں، اول یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر اس حال میں نہ کرے کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن روزے نہ رکھے۔ تیسرے یہ کہ دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھے۔ یعنی عصر کے بعد جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک کہ آفتاب طلوع نہ ہو جائے۔ چوتھے یہ کہ مسجد حرام اور میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی مسجد کی طرف سامان سفر نہ باندھے۔

۱۱۷۰ بَاب مَنْ نَّذَرَالْمَشْيَةَ اِلَى الْكَعْبَةِ.

باب ۱۱۷۰۔ کعبہ کی طرف پیدل جانے کی نذر ماننے کا بیان۔

۱۷۳۶ـ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُّهَادِيْ بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَابَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

۱۷۳۶۔ ابن سلام، فزاری، حمید طویل، ثابت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اس کا کیا حال ہے لوگوں نے عرض کیا اس نے پیدل چل کر کعبہ جانے کی نذر مانی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نفس کو عذاب میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے اور اس کو سوار ہو جانے کا حکم دیا۔

۱۷۳۷ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ قَالَ وَ كَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَايُفَارِقُ عُقْبَةَ ـ

۱۷۳۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، سعید بن ابی ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میری بہن نے خانہ کعب تک پیدل جانے کی نذر مانی اور مجھے حکم دیا کہ میں اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کروں۔ چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا پیدل چلے اور سوار بھی ہو جائے اور ابوالخیر ہمیشہ عقبہ کے ساتھ رہتے تھے۔

۱۷۳۸ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

۱۷۳۸۔ ابوعاصم، ابن جریج، یحییٰ بن ایوب، یزید، ابوالخیر، عقبہ سے (یہ حدیث) اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۱۷۱ بَاب حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ۔

باب ۱۱۷۱۔ مدینہ کے حرم کا بیان (۱)۔

۱۷۳۹ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ ابْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ كَذَا اِلٰى كَذَا لَايُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيْهَا حَدَثٌ مَّنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

۱۷۳۹۔ ابو النعمان' ثابت بن یزید' عاصم' ابو عبدالرحمٰن احول' انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے، اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے جس نے اس میں کوئی بدعت کی' تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

۱۷۴۰ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَابَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِىْ فَقَالُوْا لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَمَرَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ۔

۱۷۴۰۔ ابو معمر' عبدالوارث' ابوالتیاح' انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے اور مسجد بنانے کا حکم دیا تو فرمایا اے بنی نجار مجھ سے زمین کی قیمت لے لو' انہوں نے کہا کہ اس کی قیمت ہم صرف اللہ سے لیں گے' پھر مشرکین کی قبروں کے کھودنے کا حکم دیا۔ تو وہ کھود دی گئیں' پھر ویرانے کے متعلق حکم دیا تو اس کو ہموار کیا اور درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا تو وہ کاٹ ڈالے گئے اور مسجد کے قبلہ کی سمت میں صف کے طور پر رکھ دیئے گئے۔

۱۷۴۱ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَخِىْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَابَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِىْ قَالَ وَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِىْ حَارِثَةَ فَقَالَ اَرَاكُمْ يَابَنِىْ حَارِثَةَ قَدْخَرَجْتُمْ مِّنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ ـ

۱۷۴۱۔ اسمٰعیل بن عبداللہ' برادر اسمٰعیل' (عبدالحمید) سلیمان' عبیداللہ' سعید مقبری' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں سنگلاخ میدانوں کا درمیانی مقام میری زبان سے حرام کیا گیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس آئے تو فرمایا اے بنی حارثہ میں سمجھتا ہوں کہ تم حرم کے باہر ہو گئے' پھر آپؐ نے ادھر ادھر دیکھا تو فرمایا نہیں بلکہ تم حرم کے اندر ہو۔

۱۷۴۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ

۱۷۴۲۔ محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' اعمش' ابراہیم تیمی اپنے والد سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا میرے

(۱) حنفیہ کی اور دیگر بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ مدینہ کے حرم سے مراد اس جگہ کا عظمت والا ہونا ہے نہ یہ کہ وہ مکہ کی طرح حرم ہے اور نہ وہاں پر حدود حرم والے احکام جاری ہوں گے۔ حنفیہ کے تفصیلی دلائل کے لئے ملاحظہ ہو (فتح الملہم ص ۳۹۸، ج ۳، عمدۃ القاری ص ۵۸۹ ج ۴)

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاعِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّابَيْنَ عَآئِرٍ اِلٰى كَذَا مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهَا صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

پاس تو صرف اللہ کی کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ صحیفہ ہے (جس میں لکھا ہے) مدینہ عائر سے لے کر فلاں فلاں مقامات تک حرم ہے جو شخص اس جگہ میں کوئی نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، نہ اس کی فرض عبادت مقبول ہے اور نہ نفل اور آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جو شخص کسی مسلمان کا عہد توڑے، اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، نہ تو اس کی فرض عبادت مقبول ہوگی اور نہ نفل اور جو شخص اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے سوالات کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی نہ تو کوئی فرض عبادت مقبول ہوگی اور نہ کوئی نفل عبادت۔

١١٧٢ بَاب فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ ۔

باب ۱۱۷۲۔ مدینہ کی فضیلت اور اس کا بیان کہ وہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے۔

١٧٤٣ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

۱۷۴۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، ابوالحباب، سعید بن یسار حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسے شہر جانے کا حکم دیا گیا ہے جو دوسرے شہروں کو کھا جائے گا، منافق لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اس کا نام مدینہ ہے اور برے لوگوں کو اس طرح دور کر دے گا جس طرح بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔

١١٧٣ بَاب الْمَدِيْنَةُ طَابَةٌ۔

باب ۱۱۷۳۔ مدینہ طابہ ہے(۱)۔

١٧٤٤ ۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ

۱۷۴۴۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد، ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں سے واپس آئے

(۱) صحیح مسلم کی روایت کے مطابق "طابہ" مدینہ کا یہ نام خود اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اور علماء نے لکھا ہے کہ مدینہ کی مٹی، آب و ہوا اور وہاں پائی جانے والی ایک خاص قسم کی خوشبو کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ اس کے علاوہ بھی مدینہ کے کئی نام ہیں طیبہ، مطیبہ، مسکینہ، دار، جابر، مجبور، منیرہ، یثرب، مدری، محبوبہ وغیرہ۔ بعض حضرات نے مدینہ کے ناموں کی تعداد چالیس لکھی ہے۔ (فتح الباری ص ۷۱، ج ۴)

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ ۔

یہاں تک کہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپؐ نے فرمایا یہ طابہ ہے۔

١١٧٤ بَاب لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ۔

باب ۱۱۷۴۔ مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کا بیان۔

١٧٤٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْرَاَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَاذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

۱۷۴۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' سعید بن میتب حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مدینہ میں ہرن کو چرتا ہوا دیکھوں تو اس کو نہ ڈراؤں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کا حصہ حرام ہے۔

١١٧٥ بَاب مَنْ رَّغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ.

باب ۱۱۷۵۔ اس شخص کا بیان جو مدینہ سے نفرت کرے۔

١٧٤٦۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَاكَانَتْ لَايَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَاثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا

۱۷۴۶۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سعید بن میتب' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑو گے۔ پھر وہاں وحشی جانور یعنی درندے اور چرندے ہی چھا جائیں گے اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریاں ہانک لے جائیں تو وہاں صرف وحشی جانور پائیں گے، پھر جب ثنیۃ الوداع پر پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر جائیں گے۔

١٧٤٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُّبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ

۱۷۴۷۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' عبداللہ بن زبیر' سفیان بن ابی زہیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ملک یمن فتح ہوگا، ایک جماعت سواری کے جانوروں کو ہانکتی ہوئی آئے گی اور وہ لوگ اپنے گھر والوں کو اور ان کو، جو ان کا کہنا مانیں گے لاد کر لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ جانتے تو مدینہ ان کے لیے بہتر تھا اور ملک شام فتح ہوگا ایک جماعت سواری کو ہانکتی ہوئی آئے گی اور اپنے گھر والوں کو اور کہا ماننے والوں کو لاد کر لے جائیں گے، حالانکہ اگر انھیں معلوم ہوتا تو

يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔

مدینہ ان کے لیے بہتر تھا اور عراق فتح ہو گا تو ایک جماعت سواری کا جانور ہانکتی ہوئی آئے گی اور وہ اپنے گھر والوں کو جو ان کی بات مانیں گے ان کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا اگر وہ جانتے۔

١١٧٦ بَاب اَلْاِيْمَانُ يَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ.

باب ۱۱۷۶۔ ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا۔

١٧٤٨ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا۔

۱۷۴۸۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے (۱)۔

١١٧٧ بَاب اِثْمِ مَنْ كَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ.

باب ۱۱۷۷۔ اہل مدینہ سے فریب کرنے والوں کے گناہ کا بیان۔

١٧٤٩ ـ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ۔

۱۷۴۹۔ حسین بن حریث، فضل، جعید، عائشہ بنت سعد، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ سے جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

١١٧٨ بَاب اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ۔

باب ۱۱۷۸۔ مدینہ کے محلوں کا بیان۔

١٧٥٠ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ سَمِعْتُ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ

۱۷۵۰۔ علی، سفیان، ابن شہاب، عروہ، اسامہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک اونچے مکان (محل) پر چڑھے۔ تو آپؐ نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو جو میں

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ آپؐ سے علم سیکھنے کے لئے اور آپ کی زیارت کے لئے مدینہ آتے تھے۔ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں ان کی اقتداء کرنے کے لئے مدینہ آتے رہے۔ اور اس کے بعد قیامت تک لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے اور مسجد نبویؐ میں نماز کی فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے مدینہ آتے رہیں گے اور قیامت کے قریب بھی مدینہ منورہ مسلمانوں کی جائے پناہ ہو گا۔ (فتح الباری ص ۷۵، ج ۴)

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَآاَرٰی اِنِّیْ لَاَرٰی مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ وَّسُلَیْمٰنُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

دیکھ رہا ہوں میں تمھارے گھروں کے درمیان فتنوں کی جگہ دیکھ رہا ہوں، جس طرح بارش کے قطروں کے گرنے کی جگہ معمر اور سلیمان کثیر نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۷۹ بَاب لَایَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَةَ.

باب ۱۱۷۹۔ دجال مدینہ میں داخل نہ ہوگا۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَّلَکَانِ۔

۱۷۵۱۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ ابوبکرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا مدینہ میں مسیح دجال کا خوف داخل نہ ہوگا اس زمانہ میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے ہوں گے۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نُّعَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلٰٓئِکَةٌ لَّا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

۱۷۵۲۔ اسمٰعیل، مالک، نعیم بن عبداللہ مجمر، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے وہاں نہ تو طاعون اور نہ دجال داخل ہوگا۔

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمْرٍو حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ لَهٗ مِنْ نِّقَابِهَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَآئِکَةُ صَآفِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَیُخْرِجُ اللّٰهُ کُلَّ کَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ۔

۱۷۵۳۔ ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو، اسحاق، انس بن مالکؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس کو دجال پامال نہ کرے گا مگر مدینہ اور مکہ کہ وہاں داخل ہونے کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے صف بستہ ہوں گے اور ان کی نگرانی کریں گے۔ پھر مدینہ کی زمین مدینہ والوں پر تین بار کانپے گی اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو وہاں سے باہر کردے گا۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۱۷۵۴۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی اس میں یہ بھی بیان کیا کہ دجال مدینہ کی ایک

حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَنْ قَالَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَّهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

کھاری زمین پر آئے گا اور اس پر مدینہ کے اندر داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ اس دن اس کے پاس ایک شخص آئے گا جو بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔ اور کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی ہے۔ دجال کہے گا بتاؤ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو پھر میرے معاملہ میں تمھیں شک تو نہ ہوگا، لوگ کہیں گے نہیں، چنانچہ وہ اس کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کرے گا جب وہ اس کو زندہ کر دے گا تو وہ شخص کہے گا بخدا آج سے پہلے مجھے اس سے زیادہ حال معلوم نہ تھا تو وہی دجال ہے پھر دجال کہے گا کہ میں اسے قتل کرتا ہوں لیکن اسے قدرت نہ ہوگی۔

۱۱۸۰ بَاب الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ۔

باب ۱۱۸۰۔ مدینہ برے آدمی کو دور کر دیتا ہے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَآءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِيْ فَاَبٰى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا۔

۱۷۵۵۔ عمرو بن عباس، عبدالرحمٰن، سفیان، محمد بن منکدر، جابر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے اسلام پر بیعت کی اس کے دوسرے دن اس حال میں آیا کہ بخار میں مبتلا تھا۔ اس نے آکر عرض کیا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپؐ نے تین بار انکار کیا اور فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کر لیتی اور خالص کو رکھ لیتی ہے۔

۱۷۵٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَّقْتُلُهُمْ وَقَالَ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

۱۷۵٦۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید، زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف روانہ ہوئے، تو آپؐ کے ساتھیوں کی ایک جماعت (منافقین) واپس ہو گئی، تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم ان کو قتل کر دیں گے اور بعض نے کہا کہ ہم ان کو قتل نہیں کریں گے چنانچہ یہ آیت فمالکم فی المنافقین فئتین الخ نازل ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ برے آدمیوں کو دور کر دیتا ہے، جس طرح آگ لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

۱۱۸۱ بَاب۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَىْ مَاجَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَهٗ عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ۔

باب ۱۱۸۱۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۷۵۷۔ عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، جریر، یونس، ابن شہاب، حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یااللہ مکہ میں جو برکت تو نے رکھی ہے، مدینہ میں اس سے دو چند برکت عطا فرما۔ عثمان بن عمر نے یونس سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

۱۷۵۸۔ قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے تو اپنی سواری تیز چلاتے اور اگر کسی دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اس کو مدینہ کی محبت کے سبب اور ایڑ لگاتے۔

۱۱۸۲ بَاب كَرَاهِيَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ۔

باب ۱۱۸۲۔ مدینہ چھوڑنے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ناپسند فرمانے کا بیان۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِىُّ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْسَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ وَقَالَ يَابَنِىْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا۔

۱۷۵۹۔ ابن سلام، فزاری، حمید طویل، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ بنو سلمہ نے مسجد نبوی کے قریب میں منتقل ہونا چاہا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ چھوڑے جانے کو ناپسند کیا۔ اور فرمایا کہ اے بنی سلمہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے، تو وہ لوگ وہیں رہ گئے۔

۱۱۸۳ بَاب۔

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِىْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۱۸۳۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۷۶۰۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ بن عمر، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ (۱) ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(۱) جنت کے باغ سے مراد یا تو تشبیہ ہے کہ نزول رحمت اور حصول سعادت میں جنت کی طرح ہے یا معنی یہ ہے کہ اس جگہ کی عبادت جنت تک لے جانے والی ہے۔ یا حقیقی معنی مراد ہے کہ بعینہٖ یہی جگہ جنت سے دنیا میں منتقل کی گئی ہے یا یہ کہ آخرت میں جنت کی طرف منتقل کر دی جائے گی اور جنت کا باغ بنادی جائے گی۔ اور منبر کے حوض پر ہونے کا ایک معنی یہ کہ اسی طرح وہاں بھی منبر ہوگا یا یہ کہ بعینہٖ یہی منبر وہاں بھی ہوگا اور حوض کوثر پر رکھا جائے گا (فتح الباری ص ۸۰ ج ۴)

قَالَ مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ ـ

۱۷۶۱ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّبِلَالٌ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ كُلُّ امْرِيءٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهِ: وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ يَقُوْلُ:

اَلَالَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخَرٌ وَّجَلِيْلٌ

وَهَلْ اَرِدَنْ يَّوْمًا مِيَاهَ مَجِنَّةٍ: وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلٌ

قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا اَخْرَجُوْنَا مِنْ اَرْضِنَا اِلَى اَرْضِ الْوَبَآءِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْاَشَدَّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَ فِيْ مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ اَوْبَاُ اَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِيْ نَجْلًا يَعْنِيْ مَآءً اٰجِنًا۔

۱۷۶۱۔ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابو بکرؓ اور بلالؓ کو بخار آگیا اور ابو بکرؓ کو جب بخار آتا تو یہ شعر پڑھتے ہر شخص اپنے گھر میں صبح کرتا ہے۔ حالانکہ موت اس کی جوتوں کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلال کا جب بخار اتر تا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے "کاش میں وادی مکہ میں ایک رات پھر رہتا اس حال میں کہ میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہوتی' کاش میں ایک دن مجنہ کا پانی پی لیتا اور کاش میں شامہ اور طفیل کو پھر دیکھ لیتا۔" کہا یا اللہ شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر' جس طرح ان لوگوں نے ہم کو ہمارے وطن سے وبا کی زمین کی طرف دھکیل دیا۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی یا اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر۔ جس طرح ہمیں مکہ سے محبت ہے یا اس سے زیادہ (محبت پیدا کر) یا اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا کر اور یہاں کی آب وہوا ہمارے مناسب کر اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر۔ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو وہ اللہ کی زمین میں سب سے زیادہ وبا والی زمین تھی اور وہاں بطحان ایک نالہ تھا جس سے بہت بدبودار پانی تھوڑا تھوڑا بہتا رہتا۔

۱۷۶۲ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَّوْحِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهٗ وَقَالَ

۱۷۶۲۔ یحیٰ بن بکیر' لیث' خالد بن یزید' سعید بن ابی ہلال' زید بن اسلم اپنے والد سے وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب کر اور مجھے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں موت دے اور ابن زریع نے بواسطہ روح بن قاسم' زید بن اسلم' زید بن اسلم کی ماں نے حفصہ بنت عمرؓ کا قول نقل کیا کہ میں نے عمرؓ سے سنا اور اسی طرح حدیث بیان کی اور ہشام نے زید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت حفصہؓ سے روایت کی کہ میں نے حضرت عمرؓ کو کہتے ہوئے

هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

سنا۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزے کا بیان

١١٨٤ باب۔ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

باب ۱۱۸۴۔ رمضان کے روزوں کے فرض(۱) ہونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے شاید کہ تم متقی ہو جاؤ۔

١٧٦٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرَ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَافَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ فَقَالَ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ۔

۱۷۶۳۔ قتیبہ بن سعید' اسمٰعیل بن جعفر' ابو سہیل اپنے والد سے وہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بال الجھے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں بتائیے کہ ہم پر اللہ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا پانچ نمازیں لیکن اگر تو نفل پڑھے تو اور بات ہے، پھر اس نے عرض کیا کہ ہمیں بتائیے کہ کتنے روزے اللہ نے ہم پر فرض کیے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے، لیکن اگر تو نفلی رکھے تو الگ بات ہے، پھر اس نے عرض کیا کہ ہمیں بتائیے کہ اللہ نے ہم پر زکوۃ کتنی فرض کی ہے؟ راوی کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شرائع اسلام بتادیئے اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو باعزت بنایا میں اس سے نہ تو کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس سے کم کروں گا، جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کامیاب ہے اگر اپنے قول میں سچا رہا یا یہ فرمایا کہ وہ شخص جنت میں جائے گا اگر سچا ہے۔

١٧٦٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ لَايَصُوْمُهٗ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ

۱۷۶۴۔ مسدد' اسمٰعیل' ایوب' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم دیا۔ جب ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے' تو چھوڑ دیا گیا اور عبد اللہ اس دن روزہ نہ رکھتے' مگر جب ان کے روزہ کے دن آپڑتا تو رکھ لیتے (جس دن ان کو روزہ رکھنے کی عادت ہوتی اگر اس

(۱) روزوں کی فرضیت ۲ ہجری میں ہوئی۔ بعض روایات کے مطابق اس سے پہلے یوم عاشورہ کا روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت ختم کر دی گئی۔

صَوْمَهٗ۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ اِنَّ عِرَاقَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔

دن پڑ جاتا تو رکھ لیتے)۔

۱۷۶۵۔ قتیبہ بن سعید' لیث' یزید بن ابی حبیب' عراق بن مالک' عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے روزے رکھتے تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے روزوں کا حکم دیا یہاں تک کہ جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۱۱۸۵ بَاب فَضْلِ الصَّوْمِ۔

باب ۱۱۸۵۔ روزوں کی فضیلت کا بیان۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْشَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَآئِمٌ مَّرَّتَيْنِ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِىْ الصِّيَام لِىْ و اَنَا اَجْزِىْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔

۱۷۶۶۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابو الزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے' اس لیے نہ تو بری بات کرے اور نہ جہالت کی بات کرے اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں' دوبار کہہ دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے وہ کھانا پینا اور اپنی مرغوب چیزوں کو روزوں کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور نیکی دس گنا ملتی ہے۔

۱۱۸۶ بَاب الصَّوْمُ كَفَّارَةٌ۔

باب ۱۱۸۶۔ روزہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ يَحْفَظُ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِىْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَ الصَّدَقَةُ قَالَ لَيْسَ اَسْاَلُ عَنْ ذِهٖ اِنَّمَا اَسْاَلُ عَنِ الَّتِىْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ وَاِنَّ دُوْنَ ذٰلِكَ بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ اَوْيُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ

۱۷۶۷۔ علی بن عبداللہ' سفیان' جامع' ابو وائل' حذیفہ' حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنہ کے متعلق حدیثیں کس کو زیادہ یاد ہیں؟ حذیفہ نے کہا میں نے آپؐ کو کہتے ہوئے سنا کہ انسان کی آزمائش اس کے بال بچوں اور اس کے مال اور پڑوسی میں ہوتی ہے۔ نماز روزہ اور صدقہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا ہوں میں تو اس کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح لہریں مارے گا۔ کہا کہ اس کے آگے ایک دروازہ بند ہے پوچھا کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ کہا توڑا جائے گا اور یہ اس لائق نہ ہو گا کہ قیامت تک بند ہو، ہم لوگوں نے

قَالَ ذَاكَ اَجۡدَرُ اَنۡ لَّا يُغۡلَقَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ فَقُلۡنَا لِمَسۡرُوۡقٍ سَلۡهُ اَكَانَ عُمَرُ يَعۡلَمُ مَنِ الۡبَابُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نَعَمۡ كَمَا يَعۡلَمُ اَنَّ دُوۡنَ غَدٍ اللَّيۡلَةَ۔

مسروق سے کہا کہ ان سے پوچھو آیا عمرؓ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے؟ مسروق نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا ہاں! جس طرح انھیں کل دن کے بعد رات آنے کا یقین ہے۔

۱۱۸۷ بَاب الرَّيَّانِ لِلصَّآئِمِيۡنَ ۔

باب ۱۱۸۷۔ روزہ داروں کے لئے ریان ہے۔

۱۷۶۸ ۔حَدَّثَنَا خَالِدُ بۡنُ مَخۡلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيۡمٰنُ ابۡنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيۡ اَبُوۡ حَازِمٍ عَنۡ سَهۡلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الۡجَنَّةِ بَابًا يُّقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدۡخُلُ مِنۡهُ الصَّآئِمُوۡنَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ لَايَدۡخُلُ مِنۡهُ اَحَدٌ غَيۡرُهُمۡ يُقَالُ اَيۡنَ الصَّآئِمُوۡنَ فَيَقُوۡمُوۡنَ لَا يَدۡخُلُ مِنۡهُ اَحَدٌ غَيۡرُهُمۡ فَاِذَا دَخَلُوۡا اُغۡلِقَ فَلَمۡ يَدۡخُلۡ مِنۡهُ اَحَدٌ ۔

۱۷۶۸۔ خالد بن مخلد' سلیمان بن بلال' ابو حازم' سہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس دروازے سے روزے دار ہی داخل ہوں گے کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے گا، کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دروازہ سے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس میں کوئی داخل نہ ہو گا۔

۱۷۶۹ ۔ حَدَّثَنَا اِبۡرَاهِيۡمُ بۡنُ الۡمُنۡذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيۡ مَعۡنٌ قَالَ حَدَّثَنِيۡ مَالِكٌ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ عَنۡ حُمَيۡدِ بۡنِ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ اَنۡفَقَ زَوۡجَيۡنِ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ نُوۡدِيَ مِنۡ اَبۡوَابِ الۡجَنَّةِ يَاعَبۡدَاللّٰهِ هٰذَا خَيۡرٌ فَمَنۡ كَانَ مِنۡ اَهۡلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنۡ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنۡ كَانَ مِنۡ اَهۡلِ الۡجِهَادِ دُعِيَ مِنۡ بَابِ الۡجِهَادِ وَمَنۡ كَانَ مِنۡ اَهۡلِ الصِّيَامِ دُعِيُ مِنۡ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنۡ كَانَ مِنۡ اَهۡلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنۡ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اَبُوۡبَكۡرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ بِاَبِيۡ اَنۡتَ وَاُمِّيۡ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ مَاعَلٰى مَنۡ دُعِيَ مِنۡ تِلۡكَ الۡاَبۡوَابِ مِنۡ ضَرُوۡرَةٍ فَهَلۡ يُدۡعٰى اَحَدٌ مِّنۡ تِلۡكَ الۡاَبۡوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمۡ وَاَرۡجُوۡا اَنۡ تَكُوۡنَ مِنۡهُمۡ۔

۱۷۶۹۔ ابراہیم بن منذر' معن' مالک' ابن شہاب' حمید بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خدا کی راہ میں جوڑا (یعنی دو چیزیں) خرچ کیں' وہ جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا' اے خدا کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے۔ جو شخص نمازی ہو گا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو شخص مجاہد ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو شخص صدقہ والوں سے ہو گا وہ صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں ان دروازوں میں سے جس دروازے سے بھی کوئی پکارا جائے اس پر کوئی حرج نہیں ہے لیکن کوئی ایسا بھی ہو گا جو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو گے۔

۱۱۸۸ بَاب هَلۡ يُقَالُ رَمَضَانُ اَوۡشَهۡرُ رَمَضَانَ وَمَنۡ رَّاٰى كُلَّهٗ وَاسِعًا وَّقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ صَامَ رَمَضَانَ

باب ۱۱۸۸۔ رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان کہا جائے اور بعض نے دونوں کو جائز سمجھا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا

وَقَالَ لَاتُقَدِّمُوْا رَمَضَانَ۔

رمضان سے آگے روزے نہ رکھو۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرَ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

۱۷۷۰۔ قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، ابو سہیل اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ اَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّيْنَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

۱۷۷۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن ابی انس تیمیوں کے غلام، ابی انس، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

۱۱۸۸ بَاب (بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ)

باب ۱۱۸۸۔ رویت ہلال کا بیان۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ وَّيُوْنُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ۔

۱۷۷۲۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو، تو روزے رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو افطار کرو، اگر تم پر بدلی چھائی ہو تو اس کا اندازہ کرو، (تیس دن پورے کرو) اور یحییٰ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے لیث سے اس طرح روایت کی کہ مجھ سے عقیل اور یونس نے ہلال رمضان کے متعلق بیان کیا۔

۱۱۸۹ بَاب مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّنِيَّةً وَّقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

باب ۱۱۸۹۔ اس شخص کا بیان جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے نیت کر کے رمضان کے روزے رکھے اور حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ لوگ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ

۱۷۷۳۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی سلمہ ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کھڑا ہو، اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش

اِيمَانًا وَّاِحتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

دیئے جاتے ہیں۔

۱۱۹۰ بَاب اَجوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ۔

باب ۱۱۹۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

۱۷۷٤۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَايَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

۱۷۷۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفع پہنچانے میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی تھے' اور رمضان میں جب جبرائیلؑ آپؐ سے ملتے تو اور بھی سخی ہو جاتے تھے، اور جبرائیلؑ آپؐ سے رمضان میں ہر ایک رات میں ملتے تھے۔ یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا ہے جبرائیلؑ آپؐ کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔ جب جبرائیل آپؐ سے ملتے تھے تو چلتی ہوا سے بھی زیادہ آپؐ سخی ہو جاتے تھے۔

۱۱۹۱ بَاب مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فِي الصَّوْمِ۔

باب ۱۱۹۱۔ اس شخص کا بیان جس نے روزے میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا۔

۱۷۷٥۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُنِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

۱۷۷۵۔ آدم بن ابی ایاس' ابن ابی ذئب' سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت(۱) نہیں ہے۔

۱۱۹۲ بَاب هَلْ يَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ اِذَا شُتِمَ۔

باب ۱۱۹۲۔ اگر کسی کو گالی دی جائے تو کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۱۷۷٦۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ نِ الزَّيَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ

۱۷۷۶۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' ابن جریج' عطاء' ابو صالح زیات ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انسان کے ہر عمل کا بدلہ ہے، مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو' تو نہ شور

(۱) مطلب یہ ہے کہ ایسے روزہ دار کو اس کے روزہ پر ثواب نہیں ملتا۔ اور اس کا روزہ قبول نہیں ہوتا ہاں فرض ادا ہو جائے گا۔

اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَّاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَّالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

مچائے اور نہ فحش باتیں کرے اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار آدمی ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں' جب افطار کرتا ہے۔ تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کے سبب سے خوش ہو گا۔

۱۱۹۳ بَاب الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَنْ نَّفْسِهِ الْعَزُوْبَةَ۔

باب ۱۱۹۳۔ اس شخص کے روزہ رکھنے کا بیان جو غیر شادی شدہ ہونے کے سبب سے زنا میں مبتلا ہونے سے ڈرے۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَآءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ۔

۱۷۷۷۔ عبدان' ابو حمزہ' اعمش' ابراہیم' علقمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ چل رہا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص مہر ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ نکاح کرلے اس لیے کہ وہ نگاہ کو نیچی کرتا ہے اور شرم گاہ کو زنا سے محفوظ رکھتا ہے اور جس کو اس کی طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھے اس لیے کہ روزہ اس کو خصی بنا دیتا ہے۔

۱۱۹۴ بَاب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَّنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۱۹۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو' اور جب چاند دیکھو تو افطار کرو اور صلہ نے عمار سے روایت کی کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ۔

۱۷۷۸۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور نہ ہی افطار کرو' یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور اگر ابر چھایا ہوا ہو تو تیس دن پورے کرو۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۱۷۷۹۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن دینار' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے اس لیے جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھ لو افطار نہ کرو۔ اور اگر ابر چھایا ہوا ہو تو تیس دن پورے کرو۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ۔

۱۷۸۰۔ ابوالولید' شعبہ' جبلہ بن سحیم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تیسری بار دبا لیا(۱)۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ۔

۱۷۸۱۔ آدم، شعبہ' محمد بن زیاد' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر تم پر ابر چھا جائے تو تیس دن شمار کر کے پورے کرو۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا اَوْرَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

۱۷۸۲۔ ابو عاصم' ابن جریج' یحیٰی بن عبداللہ بن صیفی' عکرمہ بن عبدالرحمٰن' ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینہ تک صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی تھی۔ جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام کے وقت' آپؐ ان کے پاس تشریف لے گئے تو آپؐ سے عرض کیا گیا کہ آپؐ نے ایک مہینہ تک داخل نہ ہونے کی قسم کھائی تھی، تو آپؐ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔

۱۷۸۳۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' سلیمان بن بلال' حمید' انسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھائی تھی اور آپؐ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی۔ آپؐ انتیس راتوں تک بالا خانے میں رہے پھر اترے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے ایک مہینہ تک علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی آپؐ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(۱) یعنی انگلیوں کے اشارے سے آپؐ نے مہینے کے دنوں کی تعیین فرمادی اور وضاحت فرمادی کہ مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

١١٩٥ بَاب شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحَاقُ وَاِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَّقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ۔

باب ۱۱۹۵۔ عید کے دونوں مہینے کم نہیں(۱) ہوتے ابو عبد اللہ (بخاری) کا بیان ہے کہ اسحاق نے کہا اگر کم ہوں تو ثواب پورے یعنی تیس دن کا بنتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا کہ دونوں انتیس دن کے ہوں ایسا نہیں ہوتا۔

١٧٨٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَّمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ۔

۱۷۸۴۔ مسدد' معتمر' اسحاق' عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ' ابو بکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ح (دوسری سند) مسدد' معتمر' خالد' خداء عبد الرحمٰن' بن ابی بکرہ' ابو بکرہ رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ عید کے دونوں مہینے یعنی رمضان اور ذی الحجہ کم نہیں ہوتے۔

١١٩٦ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ۔

باب ۱۱۹۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے۔

١٧٨٥۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ ابْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَّا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ۔

۱۷۸۵۔ آدم' شعبہ' اسود بن قیس' سعید بن عمرو' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہم لوگ ان پڑھ قوم ہیں لکھنا اور حساب کرنا نہیں جانتے مہینہ اتنے اتنے دنوں کا یعنی کبھی ۲۹ دن کا اور کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔

١١٩٧ بَاب لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ۔

باب ۱۱۹۷۔ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے۔

١٧٨٦۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ

۱۷۸۶۔ مسلم بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ بن ابی کثیر' ابو سلمہ' حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے

(۱) اس حدیث کا مفہوم متعین کرنے میں متعدد اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بیان کیا کہ دونوں مہینے رمضان اور ذوالحجہ انتیس کے نہیں ہوتے ہمیشہ تیس کے ہی ہوتے ہیں۔ ایک قول یہ بیان کیا گیا کہ ایک سال میں اکٹھے یکے بعد دیگرے دونوں انتیس کے نہیں ہوتے۔ لیکن زیادہ قرین قیاس بات وہی ہے جو امام بخاریؒ نے بھی بیان فرمائی ہے کہ مطلب یہ ہے کہ ثواب اور فضیلت میں کمی نہیں آتی اگرچہ دن تیس پورے نہ ہوں۔

اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْیَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمَهٗ فَلْیَصُمْ ذٰلِكَ الْیَوْمَ۔

فرمایا کہ تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے مگر وہ شخص جو اس دن برابر روزہ رکھتا تھا تو وہ اس دن روزہ رکھ لے۔

۱۱۹۸ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِکْرُهٗ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَاکَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ۔

باب ۱۱۹۸۔ اللہ بزرگ و برتر کا فرمانا کہ تمھارے لیے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا وہ عورتیں تمھارے لیے اور تم ان عورتوں کے لیے لباس ہو، اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم چھپ کر ایسا کرتے تھے اس نے تم پر توجہ کی اور معاف کر دیا پس اب تم ان سے صحبت کرو اور جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے لکھ دیا ہے اس کو تلاش کرو۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَآئِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ یُّفْطِرَلَمْ یَاْکُلْ لَیْلَتَهٗ وَلَا یَوْمَهٗ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنَّ قَیْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ صَآئِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰی امْرَاَتَهٗ فَقَالَ لَهَا اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَ لٰکِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَکَانَ یَوْمَهٗ یَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَیْنُهٗ فَجَآءَتْهُ امْرَاَتُهٗ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَیْبَةً لَّكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِیَ عَلَیْهِ فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِیْدًا وَّ نَزَلَتْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ۔

۱۷۸۷۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحٰق، براء روایت کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت آتا اور افطار سے پہلے سو جاتا تو نہ اس رات کو کھاتا اور نہ دن کو یہاں تک کہ شام ہو جاتی، قیس بن صرمہ انصاری ایک بار روزے سے تھے جب افطار کا وقت آیا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا کیا تمھارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ بیوی نے جواب دیا نہیں، لیکن میں جاتی ہوں اور تمھارے لیے ڈھونڈ کر لاتی ہوں اس زمانہ میں یہ مزدوری کرتے تھے چنانچہ ان کی آنکھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور سو گئے جب بیوی نے ان کو دیکھا تو کہا تجھ پر افسوس ہے، جب دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا تو بے ہوش ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو یہ آیت اتری کہ روزوں کی رات میں تمھارے لیے اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا، صحابہ اس سے بہت خوش ہوئے اور یہ آیت اتری کھاتے پیتے رہو، جب تک کہ سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے تم پر کھل نہ جائے۔

۱۱۹۹ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا

باب ۱۱۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے تم پر کھل نہ جائے پھر روزے رات تک پورے کرو اس باب میں براءؓ کی حدیث نبی صلی اللہ

الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ فِيْهِ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰى عِقَالٍ اَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِیْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِی اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِیْ فَغَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

۱۷۸۸۔ حجاج بن منہال، ہشیم، حصین بن عبدالرحمٰن، شعبی، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود الخ نازل ہوئی تو ہم نے سیاہ اور سفید دونوں رنگ کی رسیاں لے کر تکیہ کے نیچے رکھ لیں، میں رات کو دیکھتا رہا لیکن اس کا رنگ ظاہر نہ ہو سکا صبح کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور میں نے یہ حال بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی ہے۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِیْ رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَالْاَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ اِنَّمَا يَعْنِی اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ۔

۱۷۸۹۔ سعید بن ابی مریم، ابن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد، ح (دوسری سند) سعید بن ابی مریم، ابو غسان، محمد بن مطرف، ابو حازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ جب آیت کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود نازل ہوئی اور من الفجر کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا۔ اور لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو بعض لوگوں نے اپنے پاؤں میں سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیا اور برابر کھاتے رہے جب تک کہ ان کا رنگ نہ کھلا تو اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا لفظ نازل فرمایا اب لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن ہے۔

۱۲۰۰ بَاب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ۔

باب ۱۲۰۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا، کہ بلالؓ کی اذان تمھیں سحری کھانے سے نہ روکے۔

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۹۰۔ عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ اور قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بلال رات کو اذان دے دیا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں۔ اس لیے کہ ابن ام

وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ لَايُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقٰسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ اَذَانِهِمَا اِلَّا اَنْ يَّرْقٰى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا۔

مکتوم اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک کہ فجر طلوع نہ ہو جائے اور قاسم نے بیان کیا کہ ان دونوں کی اذانوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا کہ ایک چڑھتا اور دوسرا اترتا۔

۱۲۰۱ بَاب تَاخِيْرِ السُّحُوْرِ۔

باب ۱۲۰۱۔ سحری میں تاخیر کرنے کا بیان۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَتِيْ اَنْ اُدْرِكَ السُّجُوْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۹۱۔ محمد بن عبیداللہ، عبدالعزیز بن حازم، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں اپنے گھر میں سحری کھاتا تھا، پھر مجھے اس بات کی جلدی ہوتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پالوں۔

۱۲۰۲ بَاب قَدْرِكَمْ بَيْنَ السُّحُوْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

باب ۱۲۰۲۔ سحری اور فجر کی نماز میں کس قدر فصل ہوتا تھا۔

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسُّحُوْرِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

۱۷۹۲۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، انس، زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپؐ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا اذان اور سحری کے درمیان کس قدر فصل تھا؟ انھوں نے کہا پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

۱۲۰۳ بَاب بَرَكَةِ السُّحُوْرِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ وَاصَلُوْا وَلَمْ يُذْكَرِ السُّحُوْرُ۔

باب ۱۲۰۳۔ سحری کی برکت کا بیان مگر یہ کہ وہ واجب نہیں ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے پے در پے روزے رکھے اور اس میں سحری کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔

۱۷۹۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی پے در پے روزے رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔

۱۷۹۴۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھاؤ اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

١٢٠٤ بَاب اِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَّقَالَتْ اُمُّ الدَّرْدَآءِ كَانَ اَبُو الدَّرْدَآءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَاِنْ قُلْنَا لَاقَالَ فَاِنِّيْ صَآئِمٌ يَّوْمِيْ هٰذَا وَفَعَلَهٗ اَبُوطَلْحَةَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍؓ وَّحُذَيْفَةُ۔

باب ۱۲۰۴۔ روزے کی نیت دن کو کر لینے کا بیان اور ام درداء بیان کرتی ہیں کہ ابودرداء پوچھتے کہ تمھارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے اگر میں جواب دیتی کہ نہیں تو وہ کہتے کہ آج میرا روزہ ہے۔ ابو طلحہؓ' ابوہریرہؓ' ابن عباسؓ اور حذیفہؓ نے بھی اسی طرح کیا ہے۔

١٧٩٥۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُّنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اَنْ مَّنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْفَلْيَصُمْ وَمَنْ لَّمْ يَاْكُلْ فَلَايَاْكُلْ۔

۱۷۹۵۔ ابوعاصم' یزید بن ابی عبید' سلمہ بنت اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن ایک شخص کو بھیجا تاکہ اعلان کردے کہ جس نے کھانا کھالیا ہے وہ شام تک نہ کھائے یا روزہ رکھ لے اور جس نے نہیں کھایا وہ اب نہ کھائے۔

١٢٠٥ بَاب الصَّآئِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا۔

باب ۱۲۰۵۔ جنابت کی حالت میں روزہ دار کے صبح کو اٹھنے کا بیان۔

١٧٩٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ حِيْنَ دَخَلْنَا عَلٰى عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَ مَرْوَانَ اَنَّ عَآئِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقْرِعَنَّ بِهَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا اَنْ نَّجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ هُنَا لِكَ اَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكَ اَمْرًا وَّلَوْ لَامَرْوَانُ اَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ

۱۷۹۶۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' سمی' ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہؓ کے پاس گئے ح (دوسری سند) ابوالیمان' شعیب' زہری' ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام' عبدالرحمٰن نے مروان کو خبر دی کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنابت کی حالت میں صبح ہوتی' پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے اور مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ ابوہریرہؓ کو ٹھوک بجاکر سنادو اور مروان اس زمانہ میں مدینہ کا حاکم تھا۔ ابو بکر نے کہا کہ عبدالرحمٰن نے اس بات کو ناپسند کیا پھر اتفاقاً ہم لوگ ذی الحلیفہ میں جمع ہوئے اور حضرت ابوہریرہؓ کی وہاں ایک زمین تھی، تو عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی بات بیان کرتا ہوں کہ اگر مروان مجھے اس کے لیے قسم نہ دیتا تو میں تم سے بیان نہ کرتا، چنانچہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کا قول بیان کیا اور کہا کہ مجھ سے فضل بن عباسؓ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور وہ زیادہ جانتے ہیں اور ہمام اور ابن عبداللہ بن عمرؓ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کا

اَذْكُرُهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِيْ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍؓ وَّهُوَ اَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ وَّابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْاَوَّلُ اَسْنَدُ۔

حکم دیتے تھے لیکن پہلی حدیث زیادہ مستند ہے۔

۱۲۰۶ بَاب الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّآئِمِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا۔

باب ۱۲۰۶۔ روزہ دار کے مباشرت کرنے کا بیان اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ روزہ دار پر عورت کی شرم گاہ حرام ہے۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَؓ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ وَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَاٰرِبُ حَاجَةٌ قَالَ طَاوٗسٌ اُولِى الْاِرْبَةِ الْاَحْمَقُ لَاحَاجَةَ لَهٗ فِى النِّسَآءِ۔

۱۷۹۷۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے اور وہ تم میں سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قادر تھے، اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مارب کے معنی حاجت ہیں او طاؤس نے کہا کہ اولی الاربۃ سے مراد وہ احمق ہے جسے عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

۱۲۰۷ بَاب الْقُبْلَةِ لِلصَّآئِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اِنْ نَّظَرَ فَاَمْنٰى يُتِمُّ صَوْمَهٗ ۔

باب ۱۲۰۷۔ روزہ دار کو بوسہ لینا اور جابر بن زید نے کہا کہ اگر وہ عورت کی طرف (شہوت سے) دیکھے اور منی نکل آئے تو اپنا روزہ پورا کرے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَؓ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَآئِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ۔

۱۷۹۸۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ح، عبداللہ بن مسلمہ، مالک ہشام عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لیتے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے، پھر ہنس دیں۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ فَقَالَ مَالَكِ

۱۷۹۹۔ مسدد، یحییٰ، ہشام بن ابی عبداللہ، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ زینب بنت ام سلمہ، اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی، تو مجھے حیض آنے لگا میں نے اپنے حیض کے کپڑے پکڑے اور چپکے سے نکل گئی۔ آپؐ نے پوچھا کیا تجھے حیض آنے لگا؟ میں نے کہا ہاں! پھر میں آپؐ کے ساتھ چادر میں چلی گئی اور ام سلمہ اور رسول اللہ صلی

أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور روزہ کی حالت میں آپؐ ان کا بوسہ لیتے۔

۱۲۰۸ بَاب اغْتِسَالِ الصَّائِمِ وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ ثَوْبًا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَّدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ لَابَأْسَ اَنْ يَّتَطَعَّمَ الْقِدْرَ اَوِ الشَّيْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانَ صَوْمُ اَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِيْنًا مُّتَرَجِّلًا وَّقَالَ اَنَسٌ اِنَّ لِي اَبْزَنَ اَتَقَحَّمُ فِيْهِ وَاَنَا صَائِمٌ وَّيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاكُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَاٰخِرَهُ وَلَايَبْلَعُ رِيْقَهُ وَقَالَ عَطَاءٌ اِنِ ازْدَرَدَرِيْقَهُ لَا اَقُوْلُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَابَاسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ قِيْلَ لَهُ طَعْمٌ قَالَ وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَّاَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهٖ وَلَمْ يَرَ اَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ بِالْكُحْلِ بِالصَّائِمِ بَاْسًا۔

باب ۱۲۰۸۔ روزہ دار کے غسل کرنے کا بیان اور ابن عمرؓ نے ایک کپڑا تر کیا اور اپنے جسم پر ڈالا اس حال میں کہ وہ روزہ دار تھے اور شعبی روزہ کی حالت میں حمام میں داخل ہوتے اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی چیز کا مزہ چکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ کلی کرنے اور اپنے آپ کو ٹھنڈا کرنے میں روزہ دار کے لیے کوئی حرج نہیں اور ابن مسعود نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو چاہیے کہ اس حال میں صبح کرے کہ تیل لگایا ہو اور کنگھی کی ہو اور انسؓ نے فرمایا کہ میرے پاس حوض ہے جس میں روزہ کی حالت میں داخل ہو جاتا ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے روزہ کی حالت میں مسواک کی اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ دن کی ابتدا میں اور شام کے وقت مسواک کرتے تھے' اور تھوک نہ نگلتے تھے اور عطاء نے کہا کہ اگر تھوک نگل جائے' تو میں نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ابن سیرین نے کہا کہ تر مسواک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں(۱)۔ ان سے کہا گیا کہ اس میں مزہ ہوتا ہے تو انھوں نے کہا کہ پانی میں بھی مزہ ہوتا ہے اور تم اس سے کلی کرتے ہو اور انسؓ اور ابراہیم اور حسن نے روزہ دار کے سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍؒ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

۱۸۰۰۔ احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ اور ابو بکر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی

(۱) حنفیہ کی بھی یہی رائے ہے کہ روزے کی حالت میں خشک و تر ہر قسم کی مسواک کرنا جائز ہے جیسا کہ امام بخاریؒ ثابت فرمانا چاہتے ہیں۔

وَاَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ عَآئِشَةُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْرِکُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ۔

اللہ علیہ وسلم کو رمضان میں بغیر احتلام کے یعنی جماع سے نہانے کی ضرورت ہوئی اور صبح ہوتی تو آپؐ غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ مَّوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَابَکْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ کُنْتُ اَنَا وَاَبِیْ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَآئِشَةَ قَالَتْ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۸۰۱۔ اسمٰعیل، مالک، سمی ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے سنا کہ میں اور میرے والد چلے یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے پاس پہنچے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتی ہوں کہ آپؐ احتلام کے سبب سے نہیں بلکہ جماع کے سبب سے حالت جنابت میں صبح کرتے، پھر روزہ رکھتے پھر ہم لوگ حضرت ام سلمہؓ کے پاس پہنچے تو انھوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

۱۲۰۹ بَاب الصَّآئِمِ اِذَا اَکَلَ اَوْشَرِبَ نَاسِیًا وَّقَالَ عَطَآءٌ اِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَآءُ فِیْ حَلْقِهٖ لَا بَاْسَ اِنْ لَّمْ یَمْلِكْ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَاشَیْءَ عَلَیْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ اِنْ جَامَعَ نَاسِیًا فَلَاشَیْءَ عَلَیْهِ ۔

باب ۱۲۰۹۔ روزہ دار کے بھول کر کھانے یا پینے کا بیان اور عطا نے کہا کہ اگر ناک میں پانی ڈالے اور پانی حلق میں چلا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر اس کی واپسی پر قادر نہ ہو اور حسن نے کہا کہ اگر اس کے حلق میں مکھی چلی جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور حسن اور مجاہد نے کہا کہ اگر بھول کر جماع کرلے تو اس پر کچھ نہیں۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِیَ فَاَکَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔

۱۸۰۲۔ عبدان، یزید بن زریع، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی بھول کر کھائے یا پیئے تو اپنا روزہ پورا کرے اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

۱۲۱۰ بَاب سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْیَابِسِ لِلصَّآئِمِ وَیُذْکَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَاكُ وَهُوَ صَآئِمٌ مَّا لَااُحْصِیْ اَوْ اَعُدُّ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ

باب ۱۲۱۰۔ روزہ دار کو تر اور خشک مسواک کرنے کا بیان اور عامر بن ربیعہ سے منقول ہے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں اتنی بار مسواک کرتے دیکھا ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا اور ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اگر میں اپنی امت کے لیے دشوار نہ سمجھتا تو میں انھیں ہر وضو کے وقت مسواک

بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ وَّيُرْوٰى نَحْوَهٗ عَنْ جَابِرٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّآئِمَ مِنْ غَيْرِهٖ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ وَقَالَ عَطَآءٌ وَّقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيْقَهٗ۔

کرنے کا حکم دیتا اسی طرح جابر وزید بن خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کی تخصیص نہ فرمائی اور عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ منہ کے پاک کرنے اور رب کی رضا کا سبب ہے۔ اور عطا اور قتادہ نے کہا کہ روز دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔

۱۸۰۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ رَاَيْتُ عُثْمٰنَ تَوَضَّا فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّا وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَايُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۸۰۳۔ عبدان' عبداللہ' معمر' زہری عطا بن یزید' حمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عثمان کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی بہایا' پھر کلی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنا منہ تین بار دھویا' پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا۔ پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا' پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا جس طرح کہ میں نے کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں نماز پڑھے اس حال میں کہ کسی طرح کا خیال (وسوسہ) اس کے دل میں پیدا نہ ہو تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۲۱۱ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَآءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّآئِمِ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاْسَ بِالسُّعُوْطِ لِلصَّآئِمِ اِنْ لَّمْ يَصِلْ اِلٰى حَلْقِهٖ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَآءٌ اِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَافِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ لَايَضِيْرُهٗ اِنْ لَّمْ يَزْدَرِدْ رِيْقَهٗ وَمَاذَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَااَقُوْلُ اِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُّنْهٰى عَنْهُ فَاِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَآءُ حَلْقَهٗ لَابَاْسَ

باب ۱۲۱۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جب وضو کرے تو اپنے نتھنوں میں پانی ڈالے اور روزہ دار و غیر روزہ دار کی کوئی تفریق نہیں کی۔ اور حسن نے کہا کہ روزہ دار کے لیے ناک میں دوا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے اور عطا نے کہا کہ اگر روزہ دار کلی کرے پھر جو کچھ اس کے منہ میں پانی ہے۔ اس کو پھینک دے تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں۔ اگر اپنا تھوک نہ نگلے اور اس کے منہ میں جو تری رہ گئی وہ بھی نقصان دہ نہیں اور مصطگی نہ چبائے اگر مصطگی کا تھوک نگل جائے تو میں نہیں کہوں گا کہ اس کا روزہ جاتا رہا' لیکن ممنوع ہے اور اگر ناک میں پانی ڈالے اور

لِاَنَّهٗ لَمْ يَمْلِكْ۔

پانی اس کے حلق میں داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اس لیے کہ اسے اس پر اختیار نہیں تھا۔

١٢١٢ بَاب اِذَا جَامَعَ فِیْ رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِهٖ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاِنْ صَامَهٗ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِیُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَاِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِیْ يَوْمًا مَّكَانَهٗ۔

باب ۱۲۱۲۔ جب کوئی شخص رمضان میں (قصداً) جماع کر لے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے رمضان میں بغیر عذر اور مرض کے ایک دن روزہ نہ رکھا تو ساری عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہ ہوگا اور یہی ابن مسعودؓ کا بھی قول ہے کہ سعید بن میسّب، شعبی، ابن جبیر، ابراہیم، قتادہ اور حماد نے کہا کہ اس کے بدلے ایک دن روزہ رکھ لے۔

١٨٠٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ ابْنَ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَابْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقٰسِمِ اَخْبَرَهٗ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَالَكَ قَالَ اَصَبْتُ اَهْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُّدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ اَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا۔

۱۸۰۴۔ عبداللہ بن منیر، یزید بن ہارون، یحیٰی بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر بن عوام بن خویلد، عبادہ بن عبداللہ بن زبیر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جل گیا۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں اپنی بیوی کے پاس رمضان میں چلا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا کھجور کا آیا جسے عرق کہا جاتا ہے آپؐ نے دریافت فرمایا کہاں ہے جلنے والا؟ اس شخص نے کہا میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اس کو خیرات کر دے۔

١٢١٣ بَاب اِذَا جَامَعَ فِیْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَیْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ۔

باب ۱۲۱۳۔ اگر کوئی شخص رمضان میں جماع کر لے (۱) اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو پھر اس کے پاس صدقہ آئے تو وہی کفارہ دے دے۔

١٨٠٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

۱۸۰۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، حمید بن الرحمٰن، ابوہریرہؓ سے

(۱) بالاجماع حالت صوم میں عمداً جماع کرنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے۔ اور کفارہ صدقہ کے طور پر آئی ہوئی چیز میں سے بھی دیا جا سکتا ہے۔ یہاں آپ نے اسے یہ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ اس سے مراد ممکن ہے کہ وہ رشتہ دار ہوں جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب نہ تھا۔ یا اپنے گھر والوں سے مراد وہ خود اور اس کے بچے وغیرہ ہوں لیکن پھر یہ صرف اسی شخص کی خصوصیت تھی کسی اور کے لئے اس طرح سے کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَالَكَ قَالَ وَاقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَآئِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَافَقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

روایت ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپؐ نے دریافت کیا بات ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے اپنی بیوی سے روزہ کی حالت میں جماع کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر سکو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر ٹھہرے ہم اسی حال میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عرق سے مراد مکتل ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا۔ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا میں ہوں، آپؐ نے فرمایا اسے لے جا اور خیرات کر دے، اس شخص نے پوچھا کیا اس کو دوں' جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے' یارسول اللہ! مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھر والا ایسا نہیں' جو میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو' نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' یہاں تک کہ آپؐ کے اگلے دانت کھل گئے' پھر آپؐ نے فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا۔

١٢١٤ بَاب الْمُجَامِعِ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَفَّارَةِ اِذَا كَانُوْا مَحَاوِيْجَ ۔

باب ۱۲۱۴۔ کیا رمضان میں قصداً جماع کرنے والا اپنے گھر والوں کو کفارہ کا کھانا کھلا سکتا ہے جب کہ وہ سب سے زیادہ محتاج ہو۔

١٨٠٦ ۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْاٰخِرَ وَقَعَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ اَفَتَجِدُ مَاتُطْعِمُ بِهٖ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّهُوَ

۱۸۰۶۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' زہری' حمید بن عبدالرحمٰن' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا کہ اس بدنصیب نے اپنی بیوی سے رمضان میں صحبت کر لی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے جسے تو آزاد کر سکے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے پوچھا دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے پوچھا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو لے جا کر اپنی طرف سے کھلا دے'

الزَّبِيلُ قَالَ اَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا وَمَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

اس نے عرض کیا کہ پتھریلے میدانوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی گھرانا محتاج نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

۱۲۱۵ بَاب الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّآئِمِ

وَقَالَ لِيْ يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ ابْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ اِذَا قَآءَ فَلَا يُفْطِرُاِنَّمَا يَخْرُجُ وَلَا يُوْلِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ يُفْطِرُ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وَّعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَآئِمٌ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ اَبُوْ مُوْسٰى لَيْلًا وَّيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَّ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوْا صِيَامًا وَّقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ اُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَلَاتَنْهٰى وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَّرْفُوْعًا فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ وَقَالَ لِيْ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ قِيْلَ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ۔

باب ۱۲۱۵۔ روزہ دار کے پچھنے لگوانے اور قے کرنے کا بیان

اور مجھ سے یحییٰ بن سالم نے بواسطہ معاویہ بن سلام' یحییٰ' عمرو بن حکم بن ثوبان' ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ جب قے کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اس لیے کہ وہ تو باہر نکالتا ہے اندر کوئی چیز داخل نہیں کرتا اور ابوہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے اور ابن عباس اور عکرمہ نے فرمایا کہ روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو اندر جائے اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جو باہر آئے اور ابن عمرؓ روزہ کی حالت میں پچھنے لگواتے تھے، پھر اس کو ترک کر دیا اور رات کو پچھنے لگوانے لگے اور ابو موسیٰؓ نے رات کو پچھنے لگوائے اور سعد' زید بن ارقم اور ام سلمہؓ سے منقول ہے کہ ان لوگوں نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے اور بکیر نے ام علقمہ سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہؓ کے پاس پچھنے لگواتے' تو وہ ہمیں نہیں روکتی تھیں اور حسن بصری نے متعدد طریقوں سے مرفوعاً روایت کی کہ پچھنے لگانے والا اور جس کو پچھنا لگایا جائے، دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مجھ سے عیاش نے بواسطہ عبدالاعلیٰ' یونس' حسن اس کے مثل روایت کی' حسن سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ کہا ہاں! پھر کہا اللہ زیادہ جانتا ہے۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّاحْتَجَمَ وَهُوَ صَآئِمٌ۔

۱۸۰۷۔ معلّیٰ بن اسد' وہیب' ایوب' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ صَآئِمٌ۔

۱۸۰۸۔ ابو معمر' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ نِ الْبُنَانِیَّ یَسْاَلُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ اَکُنْتُمْ تَکْرَھُوْنَ الْحِجَامَۃَ لِلصَّآئِمِ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجَلِ الضُّعْفِ وَزَادَ شَبَابَۃُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۰۹۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ نے ثابت بنانی' انس بن مالکؓ سے پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا آپ لوگ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ مگر کمزوری کے سبب سے اس کو برا سمجھتے تھے اور شبابہ نے بواسطہ شعبہ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ زیادہ بیان کیے۔

۱۲۱۶ بَاب الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَالْاِفْطَارِ۔

باب ۱۲۱۶۔ سفر میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّیْبَانِیِّ سَمِعَ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَہٗ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰی بِیَدِہٖ ھٰھُنَا ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ تَابَعَہٗ جَرِیْرٌ وَّاَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ۔

۱۸۱۰۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابو اسحٰق شیبانی' ابن ابی اوفی' سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک شخص سے آپؐ نے کہا اتر اور میرے لیے ستو گھول۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ابھی سورج باقی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اتر کر میرے لیے ستو گھول، اس نے عرض کیا یارسول اللہ ابھی تو سورج باقی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اتر کر میرے لیے ستو گھول۔ وہ اترا اور آپؐ کے لیے ستو گھولے' آپؐ نے ان کو پی لیا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جب تم رات کی تاریکی دیکھو کہ یہاں سے شروع ہوئی تو سمجھو کہ روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا۔ جریر اور ابوبکر بن عیاش نے بواسطہ شیبانی' ابن ابی اوفی اس کے متابع حدیث روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرِو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہِ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرِو نِ الْاَسْلَمِیَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَکَانَ کَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ

۱۸۱۱۔ مسدد' یحیٰی' ہشام' عروہ' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے عرض کیا یارسول اللہ میں متواتر روزے رکھتا ہوں ح' عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں اور وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کر لے۔

شِئْتَ فَافْطِرْ۔

۱۲۱۷ بَاب اِذَا صَامَ اَيَّامًا مِّنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ۔

باب ۱۲۱۷۔ رمضان کے چند روزے رکھ کر سفر کرنے کا بیان۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْكَدِيْدُ مَآءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَ قُدَيْدٍ۔

۱۸۱۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے' آپؐ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کدید پہنچے، تو آپؐ نے افطار کر لیا لوگوں نے بھی افطار کر لیا ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ کدید' عسفان' اور قدید کے درمیان پانی کی جگہ ہے۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ جَابِرٍ اَنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَآئِمٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ۔

۱۸۱۳۔ عبداللہ بن یوسف' یحیٰی بن حمزہ' عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر' اسمٰعیل بن عبیداللہ' ام درداءؓ' ابو درداءؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں روانہ ہوئے' گرمی کا دن تھا۔ آدمی سخت گرمی کے سبب سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہؓ کے سوا اور کوئی شخص روزہ دار نہیں تھا۔

۱۲۱۸ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِى السَّفَرِ۔

باب ۱۲۱۸۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص سے جس پر گرمی کی زیادتی کے سبب سے سایہ کیا گیا تھا یہ فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں ہے (۱)۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَاهٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ

۱۸۱۴۔ آدم' شعبہ' محمد بن عبدالرحمٰن انصاری' محمد بن عمرو بن حسن بن علی' جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپؐ نے لوگوں کا ایک ہجوم دیکھا اور ایک شخص کو دیکھا' جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا روزہ دار ہے، آپؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھی بات نہیں ہے۔

(۱) حالت سفر میں افطار یعنی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، پھر اگر مشقت کا اندیشہ نہ ہو تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر مشقت اور عدم تحمل کا اندیشہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ روزہ نہ رکھا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ایسی ہی صورتحال کے بارے میں ہے۔

فَقَالَ لَيۡسَ مِنَ الۡبِرِّ الصَّوۡمُ فِی السَّفَرِ۔

۱۲۱۹ بَاب لَمۡ يَعِبۡ اَصۡحٰبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا فِي الصَّوۡمِ وَالۡاِفۡطَارِ۔

باب ۱۲۱۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور افطار کرنے پر عیب نہ لگاتے تھے۔

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مَسۡلَمَةَ عَنۡ مَّالِكٍ عَنۡ حُمَيۡدِ نِ الطَّوِيۡلِ عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍؓ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَلَمۡ يَعِبِ الصَّآئِمُ عَلَى الۡمُفۡطِرِ وَلَاالۡمُفۡطِرُ عَلَى الصَّآئِمِ۔

۱۸۱۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، حمید طویل، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ دار، روزہ نہ رکھنے والے کو اور نہ غیر روزہ دار روزہ رکھنے والوں کو عیب لگاتا۔

۱۲۲۰ بَاب مَنۡ اَفۡطَرَفِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ۔

باب ۱۲۲۰۔ اس شخص کا بیان جس نے سفر میں افطار کیا تاکہ لوگوں کو دکھائے۔

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوۡسَى بۡنُ اِسۡمٰعِيۡلَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ عَوَانَةَ عَنۡ مَّنۡصُوۡرٍ عَنۡ مُّجَاهِدٍ عَنۡ طَاوٗسٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَرَجَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مِنَ الۡمَدِيۡنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسۡفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى يَدَيۡهِ لِيُرِيَهُ النَّاسُ فَاَفۡطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ يَقُوۡلُ قَدۡ صَامَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَاَفۡطَرَ فَمَنۡ شَآءَ صَامَ وَمَنۡ شَآءَ اَفۡطَرَ۔

۱۸۱۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، منصور، مجاہد، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے، آپؐ روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ جب عسفان پہنچے، تو پانی مانگا، پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تاکہ لوگوں کو دکھائیں پھر آپؐ افطار کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ پہنچے اور یہ رمضان کا واقعہ ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

۱۲۲۱ بَاب وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ قَالَ ابۡنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بۡنُ الۡاَكۡوَعِ نَسَخَتۡهَا شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِيۡ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ وَمَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ

باب ۱۲۲۱۔ ان لوگوں پر جو طاقت رکھتے ہیں فدیہ (۱) ہے، ابن عمرؓ اور سلمہ بن اکوع نے کہا کہ اس آیت کو رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، لوگوں کے لیے ہدایت اور روشن دلیلیں ہدایت کی ہیں اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے، اس لیے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے تو روزہ رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں شمار کرکے رکھ لے، اللہ تعالیٰ

(۱) ابتدا میں جو لوگ روزہ رکھ سکتے تھے ان کے لئے بھی اس بات کی اجازت تھی کہ روزہ نہ رکھیں اور اس کی جگہ فدیہ ادا کر دیں۔ مگر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور فدیہ کی اجازت صرف انہیں لوگوں کے لئے باقی رکھی گئی جو کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں۔

وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَاهَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ اَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُّطِيْقُهٗ وَرُخِّصَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ فَاُمِرُوْا بِالصَّوْمِ۔

تمھارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا اور شمار کو پورا کرو اور تا کہ اللہ کی بڑائی بیان کرو اس چیز پر کہ تمھیں ہدایت دی اور شاید کہ تم شکر گزار ہو جاؤ' نے منسوخ کر دیا ہے اور ابن نمیر نے کہا کہ مجھ سے اعمش نے' انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے' انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ رمضان کا حکم نازل ہوا تو ان پر دشوار گزرا، چنانچہ جو لوگ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا سکتے تھے اور روزے کی طاقت رکھتے تھے انہوں نے روزہ چھوڑ دیا اور انھیں اس کی اجازت بھی دی گئی تھی پھر آیت وان تصوموا خیر لکم نے اس کو منسوخ کر دیا اور ان لوگوں کو روزے کا حکم دیا گیا۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَرَاَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنَ قَالَ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ۔

۱۸۱۷۔ عیاش' عبدالاعلیٰ' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت فدیة طعام مسکین پڑھی اور کہا کہ یہ منسوخ ہے۔

۱۲۲۲ بَاب مَتٰى يُقْضٰى قَضَآءُ رَمَضَانَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَابَاْسَ اَنْ يُّفَرَّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ صَوْمِ الْعَشْرِ لَايَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَاَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَآءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ يَصُوْمُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَّيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْاِطْعَامَ اِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔

باب ۱۲۲۲۔ رمضان کے قضا روزے کب پورے کیے جائیں' اور ابن عباس نے کہا کہ الگ الگ روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسرے دنوں میں گنتی کر کے پورا کرو' اور سعید بن مسیب نے فرمایا کہ ذی الحجہ کے دس نفل روزے اس لیے بہتر نہیں جب تک کہ رمضان کے قضا روزے نہ رکھ لے اور ابراہیم نے کہا کہ اگر کوتاہی کی اور دوسرا رمضان آگیا۔ تو دونوں کے روزے رکھے اور ان پر فدیہ کو واجب نہیں سمجھا اور ابوہریرہؓ سے مرسلاً اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے حالانکہ اللہ نے کھانا کھلانے کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ صرف اتنا کہا کہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۱۸۱۸۔ احمد بن یونس' زہیر' یحییٰ' ابوسلمہ' حضرت عائشہؓ سے روایت

حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَىَّ الصَّوْمُ مِنْ رَّمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِىَ اِلَّا فِىْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کرتے ہیں، وہ کہتی تھیں کہ مجھ پر رمضان کی قضا باقی ہوتی میں اس کی قضا نہ رکھ سکتی تھی، یہاں تک کہ شعبان کا مہینہ آجاتا۔ یحییٰ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کے سبب سے انھیں موقع نہ ملتا۔

۱۲۲۳ بَاب الْحَآئِضِ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ وَقَالَ اَبُوالزِّنَادِ اِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَاْتِىْ كَثِيْرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّاْىِ فَلَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِّنْ اِتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ اِنَّ الْحَآئِضَ تَقْضِىَ الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِى الصَّلٰوةَ۔

باب ۱۲۲۳۔ حائضہ نماز اور روزے چھوڑ دے اور ابوالزناد نے کہا کہ سنتیں اور حق کے طریقے اکثر رائے اور عقل کے خلاف ہیں، لیکن مسلمانوں کو اس کی پیروی کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے انہی امور میں سے یہ بھی ہے کہ حائضہ روزے کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِيْنِهَا۔

۱۸۱۹۔ ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے تو کیا وہ نماز اور روزہ نہیں چھوڑ دیتی اور (یہی) اس کے دین کی کمی سے ہے۔

۱۲۲۴ بَاب مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَّقَالَ الْحَسَنُ اِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلٰثُوْنَ رَجُلًا يَّوْمًا وَّاحِدًا جَازَ۔

باب ۱۲۲۴۔ اس شخص کا بیان جو مر جائے اور اس پر روزے واجب ہوں اور حسن بصری نے فرمایا اگر تیس آدمی اس کی طرف سے ایک ہی دن روزے رکھ لیں تو کافی ہے۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ

۱۸۲۰۔ محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعین، موسیٰ بن اعین، عمرو بن حارث عبیداللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں، تو اس کے وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لیں(۱)، ابن وہب نے عمر سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور اس کو یحییٰ بن

(۱) جمہور فقہاء امت شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ وغیرہ کے نزدیک میت کی طرف سے دوسرا شخص روزے نہیں رکھے گا۔ پھر حنفیہ کے ہاں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ وصیت کر گیا ہو اور مال بھی چھوڑا ہو تو ورثاء فدیہ ادا کریں گے۔ اگر وصیت نہ کی ہو تو ورثاء کے لئے فدیہ کی ادائیگی ضروری نہیں ہے۔ تفصیلی دلائل کے لئے ملاحظہ ہو (عمدۃ القاری ص۵۹ ج۱۱)

عَمْرٍو رَّوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ۔
۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُّقْضٰى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَّذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعَطَآءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيٰى وَأَبُو مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَّقَالَ أَبُو حَرِيزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

ایوب نے ابن ابی جعفر سے روایت کیا۔
۱۸۲۱۔ محمد بن عبدالرحیم' معاویہ بن عمرو' زائدہ' اعمش' مسلم بطین' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ میری ماں مر گئی اور اس کے ذمے ایک مہینہ کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے قضا رکھ لوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اللہ کا قرض ادا کیے جانے کا زیادہ مستحق ہے سلیمان نے بیان کیا کہ حکم اور سلمہ نے کہا کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے جس وقت مسلم نے یہ حدیث بیان کی ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے مجاہد سے سنا کہ یہ ابن عباسؓ سے منقول ہے' ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل سے اور انہوں نے سعید بن جبیر اور عطا اور مجاہد سے' انہوں نے ابن عباسؓ سے' انہوں نے بیان کہ ایک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن مر گئی اور یحیٰؒ اور ابو معاویہ نے بیان کیا کہ مجھ سے اعمش نے بواسطہ مسلم' سعید' ابن عباسؓ روایت کیا کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ماں مر گئی اور عبیداللہ نے بواسطہ زید بن ابی انیسہ' حکم' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں مر گئی اور اس پر نذر کے روزے واجب تھے' اور ابو حریزؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مر گئی۔ اور اس پر پندرہ روزے واجب تھے۔

۱۲۲۵ بَاب مَتٰى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّآئِمِ وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ۔

باب ۱۲۲۵۔ روزہ دار کے لیے کس وقت افطار کرنا درست ہے اور ابوسعید خدریؓ نے افطار کیا جس وقت سورج کی ٹکیہ ڈوب گئی۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

۱۸۲۲۔ حمیدی' سفیان' ہشام بن عروہ' عروہ' عاصم بن عمر بن خطاب

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ ـ

حضرت عمر خطاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات اس طرف سے آ جائے اور دن اس طرف سے چلا جائے اور آفتاب ڈوب جائے تو روزہ دار کے افطار کا وقت آ گیا۔

١٨٢٣ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ وَّهُوَ صَآئِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَافُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْاَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ ـ

۱۸۲۳۔ اسحٰق واسطی، خالد، شیبانی، عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ اور آپؐ روزے سے تھے جب آفتاب ڈوب گیا، تو اپنی جماعت میں کسی سے کہا کہ اے فلاں اٹھ اور میرے لیے ستو گھول، اس نے عرض کیا یارسول اللہ شام ہونے دیجئے، آپؐ نے فرمایا اتر اور میرے لیے ستو گھول۔ اس نے عرض کیا شام تو ہونے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اتر اور میرے لیے ستو گھول اور دن کو لازم پکڑ۔ چنانچہ وہ شخص اترا اور لوگوں کے لیے اس نے ستو گھولا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پی لیا اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آ گئی تو روزہ دار کے افطار کا وقت آ گیا۔

١٢٢٦ بَاب يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَآءِ وَغَيْرِهٖ۔

باب ۱۲۲۶۔ پانی وغیرہ جو آسانی سے مل جائے اس سے افطار کرے۔

١٨٢٤ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِىُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَآئِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ـ

۱۸۲۴۔ مسدد، عبدالواحد، شیبانی، عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں چلے اور آپؐ روزے سے تھے جب آفتاب ڈوب گیا تو فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھول۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ شام تو ہونے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اتر کر ہمارے لیے ستو گھول۔ اس نے عرض کیا ابھی تو دن باقی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اتر کر ہمارے لیے ستو گھول۔ چنانچہ وہ اترا اور اس نے ستو گھولا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آ گئی تو روزہ دار کے افطار کا وقت آ گیا اور اپنی انگلیوں سے پورب کی طرف اشارہ کیا۔

ساتواں پارہ ختم هوا

ساتواں پارہ ختم ہوا

آٹھواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۱۲۲۷ بَاب تَعۡجِيلِ الۡاِفۡطَارِ۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ يُوۡسُفَ اَخۡبَرَنَا مَالِكٌ عَنۡ اَبِيۡ حَازِمٍ عَنۡ سَهۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَزَالُ النَّاسُ بِخَيۡرٍ مَّا عَجَّلُوا الۡفِطۡرَ۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ يُوۡنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ بَكۡرٍ عَنۡ سُلَيۡمَانَ عَنِ ابۡنِ اَبِيۡ اَوۡفٰى قَالَ كُنۡتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِيۡ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰى اَمۡسٰى قَالَ لِرَجُلٍ اِنۡزِلۡ فَاجۡدَحۡ لِيۡ قَالَ لَوِانۡتَظَرۡتَ حَتّٰى تُمۡسِيَ قَالَ اِنۡزِلۡ فَاجۡدَحۡ لِيۡ اِذَا رَاَيۡتَ اللَّيۡلَ قَدۡ اَقۡبَلَ مِنۡ هٰهُنَا فَقَدۡ اَفۡطَرَ الصَّآئِمُ۔

۱۲۲۸ بَاب اِذَا اَفۡطَرَ فِيۡ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمۡسُ۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنِيۡ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ اَبِيۡ شَيۡبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ اُسَامَةَ عَنۡ هِشَامِ بۡنِ عُرۡوَةَ عَنۡ فَاطِمَةَ بِنۡتِ الۡمُنۡذِرِ عَنۡ اَسۡمَآءَ بِنۡتِ اَبِيۡ بَكۡرٍ قَالَتۡ اَفۡطَرۡنَا عَلٰى عَهۡدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَوۡمَ غَيۡمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمۡسُ قِيۡلَ لِهِشَامٍ فَاُمِرُوۡا بِالۡقَضَآءِ قَالَ بُدٌّ مِنۡ قَضَآءٍ وَّقَالَ مَعۡمَرٌ سَمِعۡتُ هِشَامًا لَّآ اَدۡرِيۡ اَقَضَوۡا اَمۡ لَا؟

۱۲۲۹ بَاب صَوۡمِ الصِّبۡيَانِ وَقَالَ عُمَرُ لِنَشۡوَانَ فِيۡ رَمَضَانَ وَيۡلَكَ وَصِبۡيَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهٗ۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشۡرُ بۡنُ

آٹھواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۲۲۷۔ افطار میں جلدی کرنے کا بیان۔

۱۸۲۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابی حازم' سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

۱۸۲۶۔ احمد بن یونس' ابو بکر' سلیمان' ابن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ آپؐ نے روزہ رکھا۔ یہاں تک کہ جب شام ہوئی تو ایک شخص سے کہا اتر کر میرے لیے ستو گھول۔ اس نے کہا کاش آپؐ شام ہونے تک انتظار کرتے۔ آپؐ نے فرمایا اتر کر میرے لیے ستو گھول، جب تو دیکھے کہ رات اس طرف سے آگئی تو روزہ دار کے افطار کرنے کا وقت آگیا۔

باب ۱۲۲۸۔ اگر کوئی شخص رمضان میں افطار کر لے پھر سورج طلوع ہو جائے۔

۱۸۲۷۔ عبداللہ بن ابی شیبہ' ابو اسامہ' ہشام بن عروہ' فاطمہ بنت منذر' اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ابر آلود دن میں افطار کیا پھر آفتاب نکل آیا، ہشام سے پوچھا گیا کہ ان لوگوں کو قضا کا حکم دیا گیا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے سوا کیا چارہ کار ہے اور معمر نے بیان کیا میں نے ہشام سے سنا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے اس روزے کی قضا کی یا نہیں۔

باب ۱۲۲۹۔ بچوں کے روزہ رکھنے کا بیان اور عمرؓ نے ایک نشہ باز سے رمضان میں فرمایا کہ تو ہلاک ہو جا، ہمارے بچے تو روزے رکھتے ہیں (اور تو شراب پیتا ہے) اور اس پر حد جاری کی۔

۱۸۲۸۔ مسدد' بشر بن مفضل' خالد بن ذکوان' ربیع بنت معوذ سے

الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُوْرَآءَ اِلٰى قُرَى الْاَنْصَارِ مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ اَصْبَحَ صَآئِمًا فَلْيَصُمْ فَقَالَتْ فَكُنَّا نَصُوْمُهٗ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا بَكٰى اَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ اَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ۔

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح انصار کے گاؤں میں کہلا بھیجا۔ جس نے صبح اس حال میں کی ہو کہ روزے سے نہ ہو تو وہ اپنا باقی دن پورا کرے اور جو شخص روزہ دار ہو تو وہ روزہ رکھے۔ ربیع کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہم لوگ خود روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے روزہ رکھواتے اور ہم ان کے لیے روئی کی گڑیا بنا دیتے، جب ان میں سے کوئی کھانے کے لیے روتا تو ہم اس کو یہ گڑیا دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا۔

۱۲۳۰ بَابُ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَّهُمْ وَاِبْقَآءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ۔

باب ۱۲۳۰۔ متواتر روزے رکھنے کا بیان اور ان کا بیان جو اس کے قائل ہیں کہ رات کو روزہ نہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزے رات تک پورے کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مہربانی اور ان پر شفقت کرتے ہوئے اس سے منع فرمایا اور عبادت میں شدت اختیار کرنے کی کراہت کا بیان۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ ثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ قَالَ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى اَوْ اِنِّيْ اَبِيْتُ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔

۱۸۲۹۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ پے در پے روزے نہ رکھو۔ لوگوں نے عرض کیا آپؐ تو پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں، میں تو کھلایا پلایا جاتا ہوں یا یہ فرمایا کہ میں تو رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے(۱)۔

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلُكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔

۱۸۳۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال (متواتر روزہ رکھنے) سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا آپؐ تو پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۸۳۱۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن ہاد، عبداللہ بن خباب، ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم پے در پے روزے نہ رکھو اور تم میں سے جو شخص پے در پے

(۱) اکثر حضرات نے اس کا مفہوم یہ بیان فرمایا ہے کہ یہاں کھلانے اور پلانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایسی قوت عطا کر دی جاتی تھی کہ جس سے آپ کھانے پینے سے مستغنی ہو جاتے تھے۔ (فتح الباری ص ۱۶۸، ج ۴)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاتُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَا صِلْ حَتَّى السَّحَرَ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ اَبِيْتُ لِىْ مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِىْ وَسَاقٍ يَسْقِيْنِىْ۔

روزے رکھنا چاہے، تو صبح تک وصل کرے۔ لوگوں نے عرض کیا آپؐ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمھاری طرح نہیں ہوں، میں رات گزارتا ہوں اس حال میں کہ کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے۔

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمٰنُ رَحْمَةً لَّهُمْ۔

۱۸۳۲۔ عثمان بن ابی شیبہ و محمد' عبدہ' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے لوگوں پر مہربانی کے سبب سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپؐ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے عثمان نے رحمتہ لھم (یعنی مہربانی کی بناء پر) کے الفاظ بیان نہیں کئے۔

١٢٣١ بَاب التَّنْكِيْلِ لِمَنْ اَكْثَرَ الْوِصَالَ

رَوَاهُ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۲۳۱۔ اکثر صوم وصال رکھنے والے کو سزا دینے کا بیان

اس کو انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِى الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِّثْلِىْ اِنِّىْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْتَاَخَّرَ لَزِدْتُّكُمْ كَا لتَّنْكِيْلِ لَهُمْ حِيْنَ اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا۔

۱۸۳۳۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ بعض مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص میری مثل ہے۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ جب لوگ صوم وصال سے باز نہ آئے۔ تو آپؐ نے ایک دن ان لوگوں کے ساتھ صوم وصال رکھا۔ پھر لوگوں نے چاند دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا اگر آج چاند نظر نہ آتا تو میں کئی دن تک تمھارے لیے اسی طرح روزہ رکھتا جاتا گویا ان لوگوں کے انکار کی بناء پر سزا دینے کے لیے یہ فرمایا۔

۱۸۳٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيْلَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّىْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَاتُطِيْقُوْنَ۔

۱۸۳۴۔ یحیٰ' عبدالرزاق' معمر' ہمام حضرت ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے دوبار فرمایا کہ تم صوم وصال رکھنے سے بچو۔ عرض کیا گیا کہ آپؐ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے تم عمل میں اتنی ہی مشقت اٹھاؤ جس قدر طاقت ہو۔

١٢٣٢ بَاب الْوِصَالِ اِلَى السَّحَرَ۔

باب ۱۲۳۲۔ صبح تک صوم وصال رکھنے کا بیان۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍؓ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاتُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرَ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ لِيْ مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِيْ وَسَاقٍ يَسْقِيْنِيْ۔

۱۸۳۵۔ ابراہیم بن حمزہ' ابن ابی حازم' یزید' عبداللہ بن خباب' ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم وصال کے روزے نہ رکھو' تم میں سے جو شخص وصال کے روزے رکھنا چاہے تو صبح تک رکھے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمھاری طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں اس حال میں کہ مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

۱۲۳۳ بَاب مَنْ اَقْسَمَ عَلٰى اَخِيْهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَآءً اِذَا كَانَ اَوْفَقَ لَهٗ۔

باب ۱۲۳۳۔ کوئی شخص اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کے لیے قسم دے اور اس پر قضا واجب نہیں ہے جب کہ روزہ نہ رکھنا اس کے لیے بہتر ہو۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَاشَانُكِ قَالَتْ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَآءَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَاِنِّيْ صَآئِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُوالدَّرْدَآءِ يَقُوْمُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

۱۸۳۶۔ محمد بن بشار' جعفر بن عون' ابوالعمیس' عون بن ابی جحیفہ' اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا تھا۔ سلمان ابودرداء سے ملاقات کو گئے، تو ام درداء کو بہت پریشان حال پایا ان سے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمھارے بھائی ابودرداء کو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں۔ پھر ابودرداء آئے تو سلیمان کے لیے کھانا تیار کیا اور کہا کہ کھاؤ انہوں نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا میں تو نہیں کھاؤں گا جب تک (۱) تم نہ کھاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے کھا لیا جب رات آئی تو ابودرداء اٹھے تاکہ عبادت کریں۔ سلیمانؓ نے کہا سو رہو چنانچہ وہ سو گئے پھر عبادت کے لیے کھڑے ہوئے تو انھوں نے کہا سو رہو جب رات کا آخری حصہ آیا۔ تو سلمانؓ نے کہا کہ اب اٹھو پھر دونوں نے نماز پڑھی۔ سلمان نے ان سے کہا تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیری جان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے بچوں کا تجھ پر حق ہے اس لیے ہر مستحق کا حق ادا کر۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے یہ بیان کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان نے ٹھیک کہا۔

(۱) حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک بلا عذر نفلی روزہ توڑنا جائز نہیں ہے البتہ اعذار کی فہرست طویل ہے جن میں سے ضیافت بھی ایک عذر ہے۔ پھر نفلی روزہ اگر کسی عذر کی بنا پر افطار کر بھی لیا تو ان حضرات کے نزدیک اس کی قضا واجب ہے۔ وجوب قضا کے تفصیلی دلائل اور مستدل احادیث کے لئے ملاحظہ ہو (ص ۷۸ ج ۱۱ عمدۃ القاری)

١٢٣٤ بَاب صَوْمِ شَعْبَانَ۔

١٨٣٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَايَصُوْمُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِيْ شَعْبَانَ۔

١٨٣٨ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَاتُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادُوْوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّتْ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً دَاوَمَ عَلَيْهَا ـ

باب ۱۲۳۴۔ شعبان کے روزے کا بیان۔

۱۸۳۷۔ عبداللہ بن یوسف 'مالک 'ابوالنضر 'ابو سلمہ 'حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا کسی مہینہ میں پورے روزے رکھے ہوں اور نہ شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں آپؐ کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔

۱۸۳۸۔ معاذ بن فضالہ 'ہشام 'یحیٰ 'ابو سلمہ بیان کرتے ہیں 'ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپؐ شعبان کے پورے مہینہ میں روزے رکھتے اور فرماتے تھے کہ اتنا ہی عمل اختیار کرو۔ جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ نہیں اکتا تا جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ اور سب سے محبوب نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ تھی جس پر مداومت کی جائے اگرچہ کم ہی ہو اور جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر مداومت کرتے۔

١٢٣٥ بَاب مَايُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِفْطَارِهٖ۔

١٨٣٩ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُوْمُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَآئِلُ لَا وَاللّٰهِ لَايُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَآئِلُ لَا وَاللّٰهِ لَايَصُوْمُ ـ

١٨٤٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرَ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ

باب ۱۲۳۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کے متعلق جو روایتیں مذکور ہیں۔

۱۸۳۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل 'ابو عوانہ 'ابو بشر 'سعید 'ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پورا ایک مہینہ سوائے رمضان کے کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھے۔ آپؐ روزہ رکھتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ کہنے والا کہتا بخدا آپؐ افطار نہیں کریں گے اور آپؐ افطار کرتے جاتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا بخدا آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۱۸۴۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ 'محمد بن جعفر 'حمید 'انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں افطار کرتے جاتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب اس مہینہ میں آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے اور روزہ رکھتے جاتے یہاں تک کہ ہم گمان کرتے

مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَّكَانَ لَاتَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسًا فِي الصَّوْمِ۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَالِدِ نِ الْاَحْمَرُ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاكُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَّلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَبِيْرَةً اَطْيَبَ رَائِحَةً مِّنْ رَّائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۳۶ بَاب حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ۔

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ يَعْنِيْ اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

۱۲۳۷ بَاب حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ۔

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ

کہ آپؐ اس مہینہ میں افطار نہیں کریں گے' اور رات میں اگر کوئی نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور سونے کی حالت میں دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور سلیمان نے حمید سے روایت کیا کہ انھوں نے انسؓ سے روزے کے متعلق دریافت کیا۔

۱۸۴۱۔ محمد' ابو خالد احمر' حمید بیان کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں کسی مہینہ میں آپ کو روزہ کی حالت میں دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور افطار کی حالت میں دیکھنا چاہتا تو یہ بھی دیکھ لیتا اور رات کو بیداری کی حالت میں یا سوئے ہوئے جس حال میں دیکھنا چاہتا دیکھ لیتا، اور کوئی خز یا حریر ریشمیں کپڑے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و نازک نہیں دیکھا اور نہ مشک اور عنبر کی خوشبو سونگھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے پاکیزہ اور بہتر ہو۔

باب ۱۲۳۶۔ روزے میں مہمان کا حق ادا کرنے کا بیان۔

باب ۱۸۴۲۔ اسحٰق' ہارون بن اسمٰعیل' علی' یحییٰ' ابو سلمہ' عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوری حدیث بیان کی یعنی تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے میں نے پوچھا داؤدؑ کا روزہ کیسا تھا؟ آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے۔

باب ۱۲۳۷۔ روزے میں جسم کے حق کا بیان۔

۱۸۴۳۔ ابن مقاتل' عبداللہ' اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن' عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو کھڑے ہوتے ہو۔ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو' روزے بھی رکھو' اور افطار بھی کرو۔ نماز کے لیے کھڑے

بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ فَشَدَّدْتُّ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعْدَ مَاكَبِرَ يَالَيْتَنِىْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہوتے ہو تو رات کو سویا بھی کرو' اس لیے کہ تمھارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمھارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمھارے لیے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا کافی ہے۔ ہر نیکی کے بدلے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے، تو گویا ساری عمر روزے سے رہا، میں نے اپنے اوپر سختی کرنی چاہی تو سختی کی گئی میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے اندر اس کی قوت پاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھو' اس پر زیادتی نہ کرو، میں نے پوچھا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا ہوتا تھا؟ آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھتے تو دوسرے دن افطار کرتے۔ عبداللہ جب بوڑھے ہوگئے تو کہتے کہ کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کرلیتا۔

١٢٣٨ بَاب صَوْمِ الدَّهْرِ۔

١٨٤٤ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَاعِشْتُ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ قَالَ فَاِنَّكَ لَاتَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَ نَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ۱۲۳۸۔ ہمیشہ روزہ رکھنے کا بیان(۱)۔

۱۸۴۴۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سعید بن مسیب' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے متعلق معلوم ہوا کہ میں کہتا ہوں کہ بخدا جب تک میں زندہ رہوں گا، دن کو روزہ رکھوں گا، اور رات کو کھڑا رہوں گا۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، میں نے ایسا کیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ تو ان کی طاقت نہیں رکھتا اس لیے تو روزہ رکھ اور افطار بھی کر اور رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہو اور سو بھی جا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھ اس لیے کہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے اور یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر۔ یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور یہ تمام روزوں سے افضل ہے میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی

(۱) صوم دہر کا مفہوم کیا ہے؟ اس میں کل تین احتمال ہیں (۱) پورے سال روزے رکھنا جس میں عیدین وغیرہ ایام منہیہ بھی داخل ہوں یہ بالاتفاق جائز ہے (۲) ایام منہیہ کو چھوڑ کر سال کے باقی تمام دنوں میں روزے رکھنا یہی احتمال راجح ہے۔ یہ جمہور کے نزدیک جائز مگر خلاف اولیٰ ہے (۳) صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا۔ یہ بالاتفاق افضل و مستحب ہے۔ (درس ترمذی ص ۶۰۶ ج ۲)

وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

طاقت رکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

۱۲۳۹ بَاب حَقِّ الْاَهْلِ فِی الصَّوْمِ رَوَاهُ اَبُوْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۲۳۹۔ روزے میں بیوی بچوں کا حق ہے ابوجحیفہ نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَاُصَلِّی اللَّيْلَ فَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَیَّ وَاِمَّا لَقِيْتُهُ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّیْ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِنَفْسِكَ وَاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ اِنِّیْ لَاَقْوٰی لِذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰی قَالَ مَنْ لِّیْ بِهٰذِهٖ يَانَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا اَدْرِیْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْاَبَدِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ مَرَّتَيْنِ۔

۱۸۴۵۔ عمرو بن علی' ابوعاصم' ابن جریج' عطاء' ابوالعباس شاعر نے عبداللہ بن عمرو کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ میں برابر روزے رکھتا ہوں اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں' آپؐ نے مجھے بلا بھیجا، یا میں خود آپؐ سے ملا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور نماز پڑھتے ہو، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہو اور سویا بھی کرو اس لیے کہ تمھاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمھاری جان اور تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنے کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ، میں نے پوچھا وہ کس طرح روزے رکھتے تھے؟ آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیچھے نہ ہٹتے۔ عبداللہ نے کہا میں نے عرض کیا کہ میری طرف سے اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ عطاء نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا تذکرہ کس طرح کیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا کہ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا روزے نہیں رکھے۔

۱۲۴۰ بَاب صَوْمِ يَوْمٍ وَّ اِفْطَارِ يَوْمٍ۔

باب ۱۲۴۰۔ ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کا بیان۔

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا زَالَ حَتّٰی قَالَ صُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ

۱۸۴۶۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' مغیرہ' مجاہد' عبداللہ بن عمروؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ اسی طرح گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن ہر مہینہ میں ایک بار ختم کرو۔ عبداللہ نے عرض کیا

قَالَ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ فَمَا زَالَ حَتّٰی قَالَ فِیْ ثَلٰثٍ۔

کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا تین دن میں ایک بار قرآن ختم کرو۔

١٢٤١ بَاب صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

باب ۱۲۴۱۔ داؤد علیہ السلام کے روزوں کا بیان۔

١٨٤٧۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ ابْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الْمَکِّیَّ وَ کَانَ شَاعِرًا وَّکَانَ لَایُتَّهَمُ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَیْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَّلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی۔

۱۸۴۷۔ آدم، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، ابو العباس مکی جو شاعر تھے اور حدیث میں متہم بھی نہ تھے، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو برابر روزے رکھتا ہے، اور رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں! آپؐ نے فرمایا جب تو ایسا کرے گا تو تیری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور بدن کمزور ہو جائے گا، جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا، ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہ دکھاتے تھے۔

١٨٤٨۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوالْمَلِیْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْكَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذُکِرَلَهٗ صَوْمِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَیْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ فَجَلَسَ عَلَی الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ فَقَالَ اَمَایَکْفِیْكَ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰی عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاصَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ شَطْرُ الدَّهْرِ صُمْ یَوْمًا وَّاَفْطِرْ یَوْمًا۔

۱۸۴۸۔ اسحٰق واسطی، خالد بن عبداللہ، خالد (حذاء) ابو قلابہ، ابو الملیح نے ابو قلابہ سے بیان کیا کہ میں تیرے والد کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا تو انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کا تذکرہ ہوا۔ آپؐ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپؐ کے لیے چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی بچھا دیا۔ آپؐ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپؐ کے درمیان حائل تھا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں؟ میں نے کہا یا رسول اللہ کچھ اور۔ آپؐ نے فرمایا پانچ روزے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ اور۔ آپؐ نے فرمایا سات روزے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ اور۔ آپؐ نے فرمایا نو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ اور، آپؐ نے فرمایا گیارہ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔

١٢٤٢ بَاب صِیَامِ اَیَّامِ الْبِیْضِ ثَلٰثَ

باب ۱۲۴۲۔ ایام بیض یعنی ہر مہینہ کی تیرہ چودہ اور پندرہ کو

عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

روزے رکھنے کا بیان۔

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّیَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِیَامِ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَّرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔

۱۸۴۹۔ ابو معمر' عبدالوارث' ابو التیاح' ابو عثمان' ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر کی وصیت فرمائی۔

۱۲۴۳ بَاب مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ یُفْطِرْ عِنْدَهُمْ۔

باب ۱۲۴۳۔ اس کا بیان جو کسی کی ملاقات کو جائے اور وہاں اپنا روزہ نفلی نہ توڑے۔

۱۸۵۰ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدٌ هُوَا بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَآئِهٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَآئِهٖ فَاِنِّیْ صَآئِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَةٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَکْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهَا فَقَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ خُوَیْصَةً قَالَ مَاهِیَ قَالَتْ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَیْرَ اٰخِرَةٍ وَّلَا دُنْیَا اِلَّا دَعَا بِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّبَارِكْ لَهٗ فَاِنِّیْ لَمِنْ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ مَالًا وَّحَدَّثَتْنِیْ ابْنَتِیْ اُمَیْنَةُ اَنَّهٗ قَالَ دُفِنَ لِصُلْبِیْ مَقْدَمَ حَجَّاجِ نِ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ۔

۱۸۵۰۔ محمد بن مثنیٰ' خالد بن حارث' حمید' انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس تشریف لائے' وہ آپؐ کے پاس کھجور اور گھی لے کر آئیں۔ آپؐ نے فرمایا گھی اور کھجور اس کے برتنوں میں رکھو۔ اس لیے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ پھر گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے اور فرض کے سوا یعنی نفل نماز پڑھی۔ ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی، ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صرف میرے ہی لیے دعا فرمائی؟ آپؐ نے فرمایا اور کیا۔ ام سلیم نے عرض کیا آپؐ کے خادم انس کے لیے بھی دعا کیجئے۔ آپؐ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی جس کی دعا نہ فرمائی ہو، آپؐ نے فرمایا اے میرے اللہ اس کو مال اور اولاد عطا کر اور اس کو برکت عطا کر، انس کا بیان ہے کہ میں انصار سے زیادہ مال دار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ حجاج کے بصرہ آنے کے وقت تک میری نسل سے ایک سو بیس سے کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۵۱۔ ابن ابی مریم' یحییٰ' حمید' انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۴۴ بَاب الصَّوْمِ اٰخِرَ الشَّهْرِ۔

باب ۱۲۴۴۔ آخر مہینہ میں روزے رکھنے کا بیان۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِیٌّ عَنْ غَیْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَیْلَانُ بْنُ

۱۸۵۲۔ صلت بن محمد' مہدی' غیلان' ح' ابو النعمان' مہدی بن میمون، غیلان بن جریر' مطرف' عمران بن حصینؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے عمران سے پوچھا یا کسی اور

جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَالَهٗ اَوْسَالَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ يَعْنِيْ رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ اَظُنُّهٗ يَعْنِيْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ۔

سے، جس کو عمران سن رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے ابو فلاں کیا تو نے اس مہینہ کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟ ابوالنعمان کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ کا مقصد رمضان تھا۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا جب تو افطار کرے تو دو دن روزہ رکھ، صلت نے یہ نہیں کہا کہ اس سے آپ کا مقصد رمضان تھا اور ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ ثابت نے مطرف سے انھوں نے عمران سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے من سرر شعبان کا لفظ روایت کیا۔

١٢٤٥ بَاب صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِذَا اَصْبَحَ صَائِمًا يَّوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ اَنْ يُّفْطِرَ۔

باب ۱۲۴۵۔ جمعہ کے دن روزہ (۱) رکھنے کا بیان اگر کوئی جمعہ کا روزہ رکھے تو اس پر واجب ہے کہ افطار کرے۔

١٨٥٣ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ اَبِيْ عَاصِمٍ اَنْ يَّنْفَرِدَ بِصَوْمٍ۔

۱۸۵۳۔ ابو عاصم، ابن جریج، عبدالحمید بن جبیر، محمد بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے جابرؓ سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ سے منع فرمایا، انھوں نے کہا ہاں! ابو عاصم کے سوا دوسرے راویوں نے اتنی زیادتی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ صرف ایک دن کا روزہ رکھے۔

١٨٥٤ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ۔

۱۸۵۴۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے، مگر یہ کہ اس کے ایک دن پہلے یا اس کے بعد ملا کر روزہ رکھے۔

١٨٥٥ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْنَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِيْ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ

۱۸۵۵۔ مسدد، یحیٰی، شعبہ، ح، محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، ابو ایوب، جویریہ بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جویریہؓ کے پاس جمعہ کے دن تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کل تم نے روزہ رکھا تھا، انھوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے پوچھا کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں آپؐ نے فرمایا پھر افطار کرلو، اور حماد بن جعد نے بیان کیا انھوں نے قتادہ سے سنا ان سے ابو ایوب نے بیان کیا۔ جویریہ نے بیان کیا کہ

(۱) جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا جائز ہے مگر اس دن کو روزہ کے ساتھ یا روزہ کو اس دن کے ساتھ مخصوص نہ کیا جائے۔

سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَاَمَرَهَا فَاَفْطَرَتْ

آپؐ نے ان کو روزہ کھولنے کا حکم دیا تو انھوں نے روزہ افطار کر لیا۔

١٢٤٦ بَاب هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ۔

١٨٥٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهٗ دِيْمَةً وَّاَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ۔

باب ۱۲۴۶۔ کیا روزے کیلئے کوئی دن مخصوص کر سکتا ہے؟

۱۸۵۶۔ مسدد' یحییٰ' سفیان' منصور' ابراہیم' علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دن کو روزے کے لیے مخصوص کرتے تھے۔ انھوں نے جواب دیا آپؐ کے عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں سے کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر طاقت رکھتا ہے۔

١٢٤٧ بَاب صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ۔

١٨٥٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُمَيْرٌ مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِىْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اُمُّ الْفَضْلِ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَشَرِبَهٗ۔

باب ۱۲۴۷۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان(۱)۔

۱۸۵۷۔ مسدد' یحییٰ' مالک' سالم' عمیر (ام فضل کے غلام) ام فضل' ح عبداللہ بن یوسف' مالک' ابوالنضر (عمر بن عبیداللہ کے غلام) عمیر' عبداللہ بن عباسؓ کے غلام ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ کچھ لوگ ان کے پاس عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق اختلاف کرنے لگے۔ بعض نے کہا آپؐ نے روزہ رکھا ہے بعض نے کہا روزہ نہیں رکھا ہے۔ ام فضل نے دودھ کا ایک پیالہ آپؐ کی خدمت میں بھیجا اس حال میں کہ آپؐ اپنے اونٹ پر سوار تھے آپؐ نے اس کو پی لیا۔

١٨٥٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِىْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ فِى الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ۔

۱۸۵۸۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمرو' بکیر کریب' میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے متعلق عرفہ کے دن شک کیا۔ حضرت میمونہؓ نے آپؐ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ اس حال میں کہ آپؐ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے آپؐ نے اس میں سے پی لیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

(۱) واضح روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کے روزہ کی ترغیب بیان فرمائی ہے اس وجہ سے اس دن کا روزہ مستحب ہے۔ البتہ حاجی کے لئے بہتر یہ ہے کہ روزہ نہ رکھے تاکہ روزہ کی وجہ سے حج کے افعال میں خلل نہ آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امت پر آسانی کے لئے حج کے موقعہ پر اس دن روزہ نہیں رکھا تھا۔

۱۲۴۸ بَاب صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْاٰخَرُ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ۔

باب ۱۲۴۸۔ عید الفطر کے دن روزہ رکھنے کا بیان۔

۱۸۵۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' ابو عبید (ابن ازہر کے غلام) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں عید کے دن عمر بن خطابؓ کے ساتھ حاضر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ ان دونوں دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک تو روزہ افطار کرنے کا دن ہے اور دوسرا وہ دن ہے جس میں اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

۱۸۶۰۔ موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے وہ ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے سے اور فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۲۴۹ بَاب الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ اَنْ يَصُوْمَ يَوْمًا قَالَ اَظُنُّهُ قَالَ الْاِثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَآءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ

باب ۱۲۴۹۔ قربانی کے دن روزہ رکھنے کا بیان۔

۱۸۶۱۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' عمرو بن دینار' عطا' ابن میناء حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا دو قسم کے روزے اور دو قسم کی خرید و فروخت منع ہے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا اور بیع ملامسہ اور بیع منابذہ منع ہے۔

۱۸۶۲۔ محمد بن مثنیٰ' معاذ' ابن عون' زیاد بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا ایک شخص نے نذر مانی کہ ایک دن روزہ رکھے گا اور اس نے بیان کیا میرا گمان ہے کہ وہ پیر کا دن ہے، اور اتفاق سے وہ عید کے دن پڑ گیا ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ نے نذر پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۶۳۔ حجاج بن منہال' شعبہ' عبدالمالک بن عمیر' قزعہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو سعید خدری سے سنا ہے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوہ کیے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے چار باتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں جو مجھے بہت پسند

غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ اَرْبَعًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ قَالَ لَاتُسَافِرِ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْذُوْمَحْرَمٍ وَّ لَاصَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا۔

آئیں، آپ نے فرمایا کہ عورت دو دن کا سفر نہ کرے۔ مگر اس حال میں کہ اس کا کوئی رشتہ دار ایسا ساتھ ہو، جس سے نکاح حرام ہے یا اس کا شوہر اس کے ساتھ ہو اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ نہ رکھے۔ اور نہ فجر کے بعد نماز پڑھے، جب تک کہ آفتاب طلوع نہ ہو اور نہ عصر کے بعد نماز پڑھے، جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے اور تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لیے سامان سفر نہ باندھے (وہ تین مسجدیں یہ ہیں) مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی۔

۱۲۵۰ بَاب صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَقَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُوْمُ اَيَّامَ مِنٰى وَّ كَانَ اَبُوْهُ يَصُوْمُهَا۔

باب ۱۲۵۰۔ ایام تشریق کے روزوں کا بیان اور مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ یحییٰ ہشام، عروہ بیان کیا کہ عائشہؓ منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھتی تھیں اور عروہ بھی ان دنوں میں روزہ رکھتے تھے۔

۱۸٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُّصُمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ۔

۱۸٦۴۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبداللہ بن عیسیٰ، زہری، عروہ عائشہؓ و سالم دونوں حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایام تشریق (۱) میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی مگر اس کے لیے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو۔

۱۸٦٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنٰى وَّعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ۔

۱۸٦۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اس شخص کے لیے جو حج کو عمرہ کے ساتھ ملا کر تمتع کرے، عرفہ کے دن تک روزے رکھنا ہے، اگر اس کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ اس نے روزہ رکھا تو منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھے اور شہاب سے بواسطہ عروہ، عائشہؓ اسی طرح منقول ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۵۱ بَاب صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ۔

باب ۱۲۵۱۔ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان۔

(۱) حنفیہؒ، شافعیہؒ اکثر حضرات کے نزدیک ایام تشریق میں مطلقا روزے رکھنا ممنوع ہے۔ اور دلیل وہ کثیر روایات ہیں جن میں ان دنوں کے روزوں سے ممانعت فرمادی گئی ہے ان روایات کے لئے ملاحظہ ہو (عمدۃ القاری ص ۱۱۳ ج ۱۱، معارف السنن ص ۱۵۹ ج ٦) یہاں وہ روزے مراد ہیں جو ہدی کا جانور نہ ہونے کی وجہ سے رکھے جاتے ہیں جن کا ذکر سورۃ بقرہ کی آیت ۱۹٦ میں آیا ہے۔

۱۸۶۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اِنْ شَآءَ صَامَ۔

۱۸۶۶۔ ابو عاصم' عمر بن محمد' سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورہ کے دن اگر چاہے تو روزہ رکھے۔

۱۸۶۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔

۱۸۶۷۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عروہ بن زبیر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ۔ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو جس کی خواہش ہوتی روزہ رکھتا اور جس کی خواہش ہوتی وہ روزہ نہ رکھتا۔

۱۸۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّافُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ۔

۱۸۶۸۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھتے تھے۔ جب مدینہ آئے تو وہاں خود اس کا روزہ رکھا۔ اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے' تو عاشورہ کے دن روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔ جس کی خواہش ہوتی اس دن روزہ رکھتا اور جو چاہتا' اس دن روزہ نہ رکھتا۔

۱۸۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَآئِمٌ فَمَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْ۔

۱۸۶۹۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' حمید بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو جس سال انھوں نے حج کیا تھا۔ منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ اے اہل مدینہ تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اور اس کے روزے تم پر فرض نہیں ہیں اور میں روزے سے ہوں اس لیے جو شخص چاہے روزہ رکھے او رجو کوئی نہ چاہے وہ نہ رکھے۔

۱۸۷۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى

۱۸۷۰۔ ابو معمر' عبدالوارث' ایوب' عبداللہ بن سعید بن جبیر' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا یہ روزہ کیسا ہے؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ بہتر دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دلائی تھی' اس لیے حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ہم تمھارے اعتبار سے زیادہ موسیٰ کے حق دار ہیں۔ چنانچہ آپؐ

مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۱۸۷۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ۔

۱۸۷۱۔ علی بن عبداللہ ' ابو اسامہ ' ابو عمیس ' قیس بن مسلم ' طارق بن شہاب ' حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ یہودی عاشورہ کے دن کو عید سمجھتے تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا دیا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھو۔

۱۸۷۲ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ ۔

۱۸۷۲۔ عبیداللہ بن موسیٰ ' ابن عیینہ ' عبیداللہ بن ابی یزید ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو سوائے اس دن کے یعنی عاشورے کے اور سوا اس مہینے یعنی رمضان کے کسی دن کو افضل سمجھ کر اس میں روزہ رکھا ہو۔

۱۸۷۳ ۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَنْ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ۔

۱۸۷۳۔ مکی بن ابراہیم ' یزید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دے جس نے کچھ کھالیا ہے وہ باقی دن تک کچھ نہ کھائے، اور جس نے نہیں کھایا ہے' وہ روزے رکھے' اس لیے کہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

۱۲۵۲ بَاب فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ۔

باب ۱۲۵۲۔ اس شخص کی فضیلت جو رمضان (کی راتوں) میں کھڑا ہو۔

۱۸۷٤ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۱۸۷۴۔ یحییٰ بن بکیر ' لیث ' عقیل ' ابن شہاب ' ابو سلمہ ' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جو رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۸۷۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى

۱۸۷۵۔ عبداللہ بن یوسف ' مالک ' ابن شہاب ' حمید بن عبدالرحمان ' ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص رمضان کی راتوں میں ثواب کے لیے ایمان کے ساتھ (عبادت کے لیے) کھڑا ہو، تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور حالت یہی رہی، پھر حضرت ابو بکرؓ کی خلافت اور حضرت عمرؓ کی ابتدائی خلافت کے زمانہ میں یہی حال رہا اور بسند ابن شہاب ' عروہ بن

ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِنِ الْقَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ لَيْلَةً فِیْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّی الرَّجُلُ فَيُصَلِّیْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اَرٰى لَوْجَمَعْتُ هٰٓؤُلَآءِ عَلٰى قَارِیٍٔ وَاحِدٍ لَّكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِیْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ۔

زبیر' عبدالرحمان بن عبدالقاری منقول ہے عبدالرحمان نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا' وہاں لوگوں کو دیکھا کہ کوئی الگ نماز پڑھ رہا ہے اور کہیں ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے تو اس کے ساتھ کچھ لوگ نماز پڑھتے ہیں، عمر نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ ان سب کو ایک ہی قاری پر متفق کر دوں تو زیادہ بہتر ہوگا پھر اس کا عزم کر کے ان کو ابی بن کعب پر جمع کر دیا۔ پھر میں ان کے ساتھ دوسری رات میں نکلا لوگ اپنے قاری کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، عمر نے فرمایا یہ اچھی بدعت ہے، اور رات کا وہ حصہ یعنی آخری رات جس میں لوگ سو جاتے ہیں اس سے بہتر ہے جس میں کھڑے ہوتے ہیں اور ابتدائی حصہ میں کھڑے ہوتے تھے۔

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِی الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلُّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَیَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ

۱۸۷۶۔ اسماعیل' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ رمضان میں ہوا تھا۔ ح یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب عروہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درمیانی رات میں (رمضان کی) نکلے۔ آپؐ نے مسجد میں نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپؐ کے پیچھے پڑھی۔ صبح کو لوگوں نے اس کا ایک دوسرے پر چرچا کیا۔ دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی پھر صبح ہوئی تو لوگوں نے ایک دوسرے سے بیان کیا۔ تیسری رات میں اس سے زیادہ آدمی جمع ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپؐ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ پڑھی جب چوتھی رات آئی تو مسجد میں لوگوں کا سمانا دشوار ہو گیا لیکن آپؐ صبح کی نماز کے لیے نکلے جب صبح کی نماز ادا کی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا امابعد مجھ سے تم لوگوں کی موجودگی پوشیدہ نہ تھی، لیکن مجھے خوف ہوا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے، اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حالت یہی رہی۔

تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

۱۸۷۷ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَاكَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِ هَا عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَاتَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَاعَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَايَنَامُ قَلْبِيْ۔

۱۸۷۷۔ اسماعیل' مالک' سعید مقبری' ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے (ابو سلمہ) حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز رمضان میں کیسی تھی۔ انھوں نے جواب دیا کہ رمضان میں اور اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ بڑھتے تھے (۱)۔ چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان کے طول و حسن کو نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول اور حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب نہیں سوتا۔

۱۲۵۳ بَاب فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَاكَانَ فِي الْقُرْاٰنِ مَآ اَدْرٰكَ فَقَدْ اَعْلَمَهٗ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُعْلِمْهُ۔

باب ۱۲۵۳۔ شب قدر کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم نے اس کو شب قدر میں اتارا، اور تمھیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جس میں فرشتے اور روح اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں۔ ہر امر سے سلامتی ہے، یہ فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے اور ابن عیینہ کا بیان ہے، کہ قرآن میں جہاں ماادرک کے الفاظ سے خطاب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتادیا اور جہاں ومایدریک کالفظ آیا ہے وہاں آپ کو نہیں بتایا۔

۱۸۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَاِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ

۱۸۷۸۔ علی بن عبد اللہ' سفیان' زہری' ابو سلمہ' ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جس نے ایمان کی ساتھ ثواب کے نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو تو اس کے اگلے گناہ معاف کر

(۱) حضرت عائشہؓ کی یہ روایت نماز تہجد کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معمول کو واضح فرما رہی ہے۔ اس سے تراویح کی نفی کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ تراویح تہجد کے علاوہ ہوتی ہے جس کی تائید حضرت عائشہؓ کی اس روایت سے ہوتی ہے جس میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیر رمضان کی بنسبت رمضان میں عبادت کے معاملے میں زیادہ محنت فرماتے تھے۔

الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

دیئے جاتے ہیں۔ سلیمان بن کثیر نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی۔

۱۲۵۴ بَاب الْتِمَاسِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

باب ۱۲۵۴۔ شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں ڈھونڈنے کا بیان۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْلَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْتَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

۱۸۷۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند لوگوں کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں میں دکھائی گئی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمھارے خواب آخری سات راتوں میں متفق ہوگئے' اس لیے جو شخص اس کا تلاش کرنے والا ہے' اسے آخری سات راتوں میں ڈھونڈے۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَّكَانَ لِيْ صَدِيْقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا اَوْ نُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ۔

۱۸۸۰۔ معاذ بن فضالہ' ہشام' یحیٰ' ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سعید جو میرے دوست تھے۔ ان سے میں نے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، آپؐ بیس کی صبح کو باہر نکلے اور ہم لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر میں اسے بھول گیا یا یہ فرمایا کہ میں بھلا دیا گیا۔ اس لیے اس کو آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اس لیے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے واپس ہو جائے اور آسمان میں بدلی کا کوئی ٹکڑا بھی ہم کو نظر نہیں آ رہا تھا کہ بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی، یہاں تک کہ مسجد کی چھت سے پانی بہنے لگا۔ جو کھجور کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی اور نماز پڑھی گئی، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپؐ کی پیشانی میں مجھے کیچڑ کا اثر دکھائی دیا۔

۱۲۵۵ بَاب تَحَرِّيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْهِ عُبَادَةُ۔

باب ۱۲۵۵۔ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں ڈھونڈنے کا بیان اس میں عبادہ بھی راوی ہیں۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

۱۸۸۱۔ قتیبہ بن سعید' اسماعیل بن جعفر' ابو سہیل' اپنے والد سے وہ

اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ جَعْفَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسْطِ الشَّهْرِ فَاِذَا کَانَ حِیْنَ یُمْسِیْ مِنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً تَمْضِیْ وَیَسْتَقْبِلُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ رَجَعَ اِلٰی مَسْکَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ کَانَ یُجَاوِرُ مَعَهٗ وَاَنَّهٗ اَقَامَ فِیْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِیْهِ اللَّیْلَةَ الَّتِیْ کَانَ یَرْجِعُ فِیْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَ هُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ کُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْبَدَ اِلَیَّ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیْ فَلْیَلْبُثْ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ وَقَدْ اُرِیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا فَابْتَغُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَابْتَغُوْهَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ وَّقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَآءُ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ فَاَمْطَرَتْ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلَّی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ فَبَصُرَتْ عَیْنِیْ نَظَرْتُ اِلَیْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُمْتَلِیٌٔ طِیْنًا وَّمَآءً۔

۱۸۸۲۔ ابراہیم بن حمزہ' ابن ابی حازم' دراوردی' یزید بن محمد ابراہیم' ابو سلمہ' حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں رات آجاتی تو اپنے گھر کو واپس آتے اور جو لوگ آپؐ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی واپس آجاتے ایک مرتبہ ایک رمضان میں آپؐ اس رات میں اعتکاف میں رہے جس میں آپؐ واپس ہو جاتے تھے، اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور جو کچھ اللہ نے چاہا اس کا آپؐ نے حکم دیا پھر فرمایا میں اس عشرے میں اعتکاف کرتا تھا، مگر اب آشکارا ہوا کہ اس آخری عشرے میں اعتکاف کروں، اس لیے جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں ہیں وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں ٹھہرے رہیں اور مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی، پھر وہ مجھ سے بھلا دی گئی۔ اس لیے اسے آخری عشرے اور ہر طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پھر رات میں آسمان سے پانی برسا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ میں مسجد ٹپکنے لگی وہ اکیسویں کی رات تھی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپؐ نماز صبح سے فارغ ہوئے اور آپؐ کا چہرہ کیچڑ اور پانی سے بھرا ہوا تھا۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْا۔

۱۸۸۳۔ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا شب قدر کو ڈھونڈو۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ

۱۸۸۴۔ محمد' عبدہ' ہشام بن عروہ' عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے

فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ وَیَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ۔

کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

١٨٨٥۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی تَاسِعَةٍ تَبْقٰی فِی سَابِعَةٍ تَبْقٰی فِی خَامِسَةٍ تَبْقٰی قَالَ عَبْدُ الْوَھَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوْا فِی اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ۔

١٨٨٥۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور شب قدر ان راتوں میں، جب نو یا سات یا پانچ (راتیں) باقی رہ جائیں۔ عبدالوہاب نے ایوب سے اور خالد نے بواسطہ عکرمہ' ابن عباسؓ روایت کی۔ کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

١٨٨٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ وَّعِکْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ھِیَ فِی الْعَشْرِ ھِیَ فِیْ تِسْعٍ یَّمْضِیْنَ اَوْ فِیْ سَبْعٍ یَّبْقَیْنَ یَعْنِیْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ۔

١٨٨٦۔ عبداللہ بن ابی الاسود' عبدالواحد' عاصم' ابی مجلز و عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عباس نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (شب قدر) آخری عشرے میں ہے جب نو راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہیں۔

بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاحِی النَّاسِ۔

یہ باب ہے لوگوں کے جھگڑنے کی وجہ سے شب قدر کی معرفت اٹھائے جانے کے بارے میں۔

١٨٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَنَا بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

١٨٨٧۔ محمد بن مثنیٰ' خالد بن حارث' حمید' انس' عبادہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شب قدر بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا میں اس لیے نکلا تھا کہ تمھیں شب قدر بتاؤں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑنے لگے اس لیے اس کا علم مجھ سے اٹھالیا گیا اور ممکن ہے کہ اس میں تمھاری بہتری ہو، اس لیے اس کو آخری عشرے کی نویں' ساتویں اور پانچویں راتوں میں تلاش کرو۔

١٢٥٦ بَاب الْعَمَلِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ۔

باب ١٢٥٦۔ رمضان کے آخری عشرے میں زیادہ کام کرنے کا بیان۔

١٨٨٨۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ

١٨٨٨۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابویعفور' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ جب آخری عشرہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔

آ جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تہ بند مضبوط باندھتے (بہت زیادہ مستعد ہو جاتے) رات کو خود جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے۔

١٢٥٧ بَاب الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔

باب ۱۲۵۷۔ آخری عشرے میں اعتکاف کرنے (۱) اور تمام مسجدوں میں اعتکاف کرنے کا بیان اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں سے صحبت نہ کرو۔ جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں ہو یہ اللہ کے حدود ہیں، اس لیے ان کے قریب نہ جاؤ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ لوگ متقی ہو جائیں۔

١٨٨٩ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ۔

۱۸۸۹۔ اسمٰعیل بن عبداللہ' ابن وہب' یونس' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

١٨٩٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ـ

۱۸۹۰۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، عقیل بن شہاب' عروہ بن زبیر حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو اٹھالیا پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی بیویاں بھی اعتکاف کرتی تھیں۔

١٨٩١ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحٰرِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْ

۱۸۹۱۔ اسمٰعیل' مالک' یزید بن عبداللہ بن ہاد' محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی' ابو مسلم بن عبدالرحمٰن' ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، ایک سال آپؐ نے اعتکاف کیا جب اکیسویں کی رات آئی اور یہ وہ رات تھی جس کی صبح میں آپؐ اعتکاف سے باہر ہو جاتے تھے' آپؐ نے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے، اس کو چاہیے کہ آخری عشرے میں اعتکاف کرے۔ اس لیے کہ یہ رات مجھے خواب میں دکھلائی گئی پھر مجھ سے بھلادی گئی

(۱) اعتکاف کی اقسام واحکام کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ "احکام اعتکاف" (مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدھم)

صَبِيحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ اُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيتُهَا وَقَدْرَاَيْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَآءٍ وَّطِينٍ مِّنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُالْمَآءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ۔

اور میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں پانی اور کیچڑ میں اس رات کی صبح کو سجدہ کر رہا ہوں، اس لیے اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور طاق راتوں میں تلاش کرو، پھر اسی رات کو بارش ہوئی اور مسجد کی چھت کھجور کی تھی اس لیے مسجد ٹپکنے لگی، میری دونوں آنکھوں نے اکیسویں کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کے چہرے پر پانی اور کیچڑ کے نشان تھے۔

۱۲۵۸ بَاب الْحَائِضِ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ.

باب ۱۲۵۸۔ اعتکاف والے مرد کے سر میں حائضہ کے کنگھی کرنے کا بیان۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۱۸۹۲۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے، اس حال میں کہ آپؐ مسجد میں معتکف ہوتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی درآنحالیکہ میں حائضہ ہوتی۔

۱۲۵۹ بَاب الْمُعْتَكِفِ لَايَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ۔

باب ۱۲۵۹۔ اعتکاف کرنے والا بغیر کسی ضرورت کے گھر میں داخل نہ ہو۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَايَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا ۔

۱۸۹۳۔ قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے، حالانکہ آپؐ مسجد میں (حالت اعتکاف میں) ہوتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور جب اعتکاف میں ہوتے، تو بغیر کسی ضرورت کے گھر میں داخل نہ ہوتے۔

۱۲۶۰ بَاب غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ۔

باب ۱۲۶۰۔ معتکف کے غسل کرنے کا بیان۔

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۹۴۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت کرتے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی اور اپنا سر

يُبَاشِرُنِىْ وَاَنَا حَائِضٌ وَّكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

مسجد سے اعتکاف کی حالت میں باہر نکالتے اور میں اسے دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۱۲۶۱ بَاب الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا۔

باب ۱۲۶۱۔ رات کو اعتکاف کرنے کا بیان۔

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

۱۸۹۵۔ مسدد' یحیٰی بن سعید' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، آپؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

۱۲۶۲ بَاب اِعْتِكَافِ النِّسَآءِ۔

باب ۱۲۶۲۔ عورتوں کے اعتکاف کرنے کا بیان۔

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فَكُنْتُ اَضْرِبُ لَهٗ خِبَآءً فَيُصَلِّى الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهٗ فَاسْتَاْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ اَنْ تَضْرِبَ خِبَآءً فَاَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَآءً فَلَمَّا رَاَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَآءً اٰخَرَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى الْاَخْبِيَةَ فَقَالَ مَاهٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ۔

۱۸۹۶۔ ابوالنعمان' حماد بن زید' یحیٰی' عمرہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، میں آپؐ کے لیے ایک خیمہ نصب کر دیتی تھی، آپؐ فجر کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہوتے، پھر حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی، انھوں نے اجازت دے دی تو حفصہ نے بھی ایک خیمہ نصب کیا، جب زینب بنت جحش نے دیکھا تو انھوں نے بھی ایک دوسرا خیمہ نصب کیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خیمے دیکھے آپؐ نے فرمایا کہ یہ خیمے کیسے ہیں؟ آپؐ سے واقعہ بیان کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کیا تم ان میں نیکی سمجھتے ہو، چنانچہ آپؐ نے اس مہینہ میں اعتکاف چھوڑ دیا، پھر شوال کے ایک عشرہ میں اعتکاف کیا۔

۱۲۶۳ بَاب الْاَخْبِيَةِ فِى الْمَسْجِدِ۔

باب ۱۲۶۳۔ مسجد میں خیمے لگانے کا بیان۔

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ اِذَا اَخْبِيَةٌ خِبَآءُ عَائِشَةَ وَّخِبَآءُ حَفْصَةَ وَّخِبَآءُ زَيْنَبَ فَقَالَ اٰلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى

۱۸۹۷۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' یحیٰی بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا، جب اس جگہ پر پہنچے جہاں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو دیکھا کہ تمام خیمے لگے ہیں، حضرت عائشہ' حضرت حفصہؓ حضرت زینب کے خیمے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ تم ان میں بھلائی سمجھتے ہو پھر آپؐ واپس ہو گئے، اور اعتکاف نہیں کیا یہاں تک کہ شوال کے ایک عشرہ میں اعتکاف کیا۔

اعتكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ۔

١٢٦٤ بَاب هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَآئِجِهٖ اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ۔

١٨٩٨ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَآءَ تْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهٗ فِيْ اِعْتِكَافِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهٗ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا۔

باب ۱۲۶۴۔ کیا اعتکاف کرنے والا اپنی ضرورتوں کے لیے مسجد کے دروازے تک آسکتا ہے۔

۱۸۹۸۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملاقات کی غرض سے آئیں، اس وقت آپؐ مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں تھے، آپؐ کے نزدیک تھوڑی دیر گفتگو کی، پھر چلنے کو کھڑی ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے، تاکہ ان کو پہنچادیں یہاں تک کہ باب ام سلمہ کے پاس مسجد کے دروازے تک پہنچیں، دو انصاری مرد گزرے ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی (میری بیوی) ہے۔ دونوں نے کہا سبحان اللہ یارسول اللہ! آپؐ کے متعلق کوئی بدگمانی ہوسکتی ہے، ان دونوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا شاق گزرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان خون کے پہنچنے کی طرح انسان کے جسم میں پھرتا ہے اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں (شیطان) تمھارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ پیدا کرے۔

١٢٦٥ بَاب الْاِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ۔

١٨٩٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ هَارُوْنَ ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا

باب ۱۲۶۵۔ اعتکاف کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیسویں کی صبح کو اعتکاف سے نکلتے۔

۱۸۹۹۔ عبداللہ بن منیر، ہارون بن اسمعیل، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے پوچھا کیا آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیان عشرے میں اعتکاف کیا، ہم بیسویں کی صبح کو آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بیسویں تاریخ کی صبح کو خطبہ سنایا، اور فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر مجھ سے بھلادی

صَبِيحَةَ عِشْرِينَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَسْجُدَ فِيْ مَاءٍ وَّ طِيْنٍ وَّمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً قَالَ فَجَاءَ تْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّيْنِ وَالْمَآءِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطِّيْنَ فِيْ اَرْنَبَتِهٖ وَجَبْهَتِهٖ۔

گئی، اس لیے اسے آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرو اس لیے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف میں تھا۔ تو اسے لوٹ جانا چاہیئے چنانچہ لوگ مسجد کی طرف لوٹ گئے اور ہم لوگوں کو آسمان میں بدلی کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ لیکن ایک بدلی نمودار ہوئی اور بارش ہوئی اور نماز پڑھی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیچڑ اور پانی میں سجدہ کیا' یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان دیکھا۔

١٢٦٦ بَاب اِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ ۔

باب ۱۲۶۶۔ مستحاضہ کے اعتکاف کرنے کا بیان۔

١٩٠٠ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنْ اَزْوَاجِهٖ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ۔

۱۹۰۰۔ قتیبہ' یزید بن زریع' خالد' عکرمہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کی ایک بیوی نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا اور وہ سرخی اور زردی دیکھتی تھیں اکثر ہم لوگ ان کے نیچے ایک طشت رکھ دیتے تھے اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔

١٢٦٧ بَاب زِيَارَةِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِيْ اِعْتِكَافِهٖ۔

باب ۱۲۶۷۔ عورت کا اپنے شوہر سے اس کے اعتکاف کی حالت میں ملاقات کرنے کا بیان۔

١٩٠١ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهٗ اَزْوَاجُهٗ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى اَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِيْ

۱۹۰۱۔ سعید بن عفیر' لیث' عبدالرحمان بن خالد' ابن شہاب' علی بن حسین' حضرت صفیہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے علی بن حسین سے بیان کیا ح عبداللہ بن محمد' ہشام معمر زہری' علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپؐ کے پاس آپؐ کی بیویاں تھیں وہ روانہ ہونے لگیں تو آپؐ نے صفیہ بنت حیی سے فرمایا جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں اور ان کی کوٹھری اسامہ بن زیدؓ کے گھر میں تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ چلے۔ تو آپؐ سے دو انصاری مرد ملے ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَظَرَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَجَازَا وَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ يُّلْقِىَ فِىْ اَنْفُسِكُمَا شَيْئًا۔

پھر آگے بڑھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پکارا کہ تم دونوں آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہیں، ان دونوں نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ (آپؐ کی طرف سے کوئی بدگمانی ہو سکتی ہے) آپؐ نے فرمایا شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں تمھارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ پیدا کر دے۔

١٢٦٨ بَاب هَلْ يَدْرَءُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَّفْسِهٖ۔

باب ۱۲۶۸۔ کیا اعتکاف کرنے والا اپنی طرف سے بدگمانی دور کر سکتا ہے؟

١٩٠٢۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَخِىْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰى مَعَهَا فَاَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا اَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ تَعَالَ هِىَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ هٰذِهٖ صَفِيَّةُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اَتَتْهُ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا لَيْلٌ۔

۱۹۰۲۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، برادر اسماعیل، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، علی بن حسین، صفیہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا ح، علی بن عبداللہ، سفیان زہری، علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں، حالانکہ آپؐ اعتکاف میں تھے جب وہ واپس ہوئیں تو آپؐ ان کے ساتھ چلے آپؐ کو ایک انصاری مرد نے دیکھا جب آپؐ نے اس کو دیکھا تو اس کو آواز دی اور فرمایا کہ یہاں آؤ وہ صفیہؓ ہیں، اور کبھی ھی صفیة کے بجائے ھذہ صفیة سفیان نے بیان کیا شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے علی کا بیان ہے میں نے سفیان سے پوچھا وہ آپؐ کے پاس رات کو آئی تھیں انھوں نے کہا رات ہی کا وقت تھا۔

١٢٦٩ بَاب هَلْ خَرَجَ مِنْ اِعْتِكَافِهٖ عِنْدَ الصُّبْحِ۔

باب ۱۲۶۹۔ اس شخص کا بیان جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر آئے۔

١٩٠٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ خَالِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ وَاَظُنُّ اَنَّ ابْنَ اَبِىْ لَبِيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

۱۹۰۳۔ عبدالرحمٰن، سفیان، ابن جریج، سلیمان احول، (ابن ابی نجیح کے ماموں) ابوسلمہ، ابوسعید سے روایت ہے، سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن عمرو نے انھوں نے ابوسلمہ سے انھوں نے ابوسعید سے روایت کیا انھوں نے بیان کیا کہ میرا گمان ہے۔ ابن ابی لبید نے ہم سے بواسطہ ابوسلمہ، ابوسعید روایت کیا ابوسعید نے بیان کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درمیانی عشرہ میں اعتکاف

اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ وَهَاجَتِ السَّمَآءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَآءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ۔

کیا۔ جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا سامان منتقل کیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ جو اعتکاف میں تھا وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں لوٹ جائے، میں نے (خواب میں) یہ رات (یعنی شب قدر) دیکھی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں جب اپنے اعتکاف کی جگہ پر واپس ہوئے' تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش ہوئی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آسمان اس دن کے آخری حصے میں ابر آلود ہوا اور مسجد پر ان دنوں کھجور کی چھت تھی۔ میں نے آپؐ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کا نشان دیکھا۔

١٢٧٠ بَاب الْاِعْتِكَافِ فِيْ شَوَّالٍ۔

باب ۱۲۷۰۔ شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان۔

١٩٠٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ ابْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ رَمَضَانَ وَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَآئِشَةُ اَنْ تَعْتَكِفَ فَاَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَّسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ اَبْصَرَ اَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَاهٰذَا؟ فَاُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا الْبِرُّ انْزِعُوْهَا فَلَا اَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِيْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔

۱۹۰۴۔ محمد' محمد بن فضیل بن غزوان' یحیٰی بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں' انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں اعتکاف کرتے تھے۔ اور جب فجر کی نماز پڑھ لیتے' تو اس جگہ چلے جاتے، جہاں پر آپؐ کو اعتکاف کرنا ہوتا حضرت عائشہ نے آپؐ سے اعتکاف کی اجازت چاہی تو آپؐ نے اجازت دے دی' انھوں نے وہاں پر ایک خیمہ نصب کر لیا' حضرت حفصہ نے جب یہ بات سنی تو انھوں نے بھی ایک خیمہ نصیب کر لیا حضرت زینب کو معلوم ہوا تو انھوں نے بھی ایک خیمہ نصب کر لیا سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوئے' تو آپؐ نے چار خیمے دیکھے اور فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ آپؐ سے ان کی حالت بیان کی گئی تو آپؐ نے فرمایا ان کو اس پر نیکی نے آمادہ نہیں کیا ان کو اکھاڑ پھینکو اب میں ان کو نہ دیکھوں، چنانچہ وہ خیمے ہٹا دیئے گئے اور رمضان میں اعتکاف نہیں کیا، یہاں تک کہ شوال کے آخری عشرے میں آپؐ نے اعتکاف کیا۔

١٢٧١ بَاب مَنْ لَّمْ يَرَعَلَيْهِ صَوْمًا اِذَا اعْتَكَفَ۔

باب ۱۲۷۱۔ ان لوگوں کا بیان جنھوں (۱) نے اعتکاف کرنے والے پر روزہ ضروری نہیں سمجھا۔

(۱) حنفیہ کے ہاں اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے۔ جن روایات سے حنفیہ استدلال کرتے ہیں ان کے دیکھنے کے لئے ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۱۸۰ ج ۹، معارف السنن ص ۵۱۵ ج ۵)

۱۹۰۵ـ حَدَّثَنَا اِسۡمٰعِیۡلُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ عَنۡ اَخِیۡهِ عَنۡ سُلَیۡمَانَ عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ عَنۡ نَّافِعٍ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ عَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ فِی الۡجَاهِلِیَّةِ اَنۡ اَعۡتَکِفَ لَیۡلَةً فِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَوۡفِ نَذۡرَكَ فَاعۡتَکَفَ لَیۡلَةً۔

۱۹۰۵۔ اسماعیل بن عبداللہ' برادر اسمٰعیل' سلیمان' عبیداللہ بن عمر' نافع' عبداللہ بن عمر' حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات اعتکاف کروں گا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو' چنانچہ انھوں نے رات کو اعتکاف کیا۔

۱۲۷۲ بَاب اِذَا نَذَرَ فِی الۡجَاهِلِیَّةِ اَنۡ یَّعۡتَکِفَ ثُمَّ اَسۡلَمَ۔

باب ۱۲۷۲۔ اگر کوئی شخص جاہلیت کے زمانہ میں اعتکاف کی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے۔

۱۹۰۶ـ حَدَّثَنَا عُبَیۡدُ بۡنُ اِسۡمَاعِیۡلَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ اُسَامَةَ عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰهِ عَنۡ نَّافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَؓ نَذَرَ فِی الۡجَاهِلِیَّةِ اَنۡ یَّعۡتَکِفَ فِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ قَالَ اُرَاهُ قَالَ لَیۡلَةً قَالَ لَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَوۡفِ بِنَذۡرِكَ۔

۱۹۰۶۔ عبید بن اسماعیل' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے' راوی کا بیان ہے، کہ میرا گمان ہے کہ رات کا لفظ بھی فرمایا تھا، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

۱۲۷۳ بَاب الۡاِعۡتِکَافِ فِی الۡعَشۡرِ الۡاَوۡسَطِ مِنۡ رَمَضَانَ۔

باب ۱۲۷۳۔ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنے کا بیان۔

۱۹۰۷ـ حَدَّثَنَا عَبۡدُاللّٰهِ بۡنُ اَبِیۡ شَیۡبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ بَکۡرٍ عَنۡ اَبِیۡ حُصَیۡنٍ عَنۡ اَبِیۡ صَالِحٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَعۡتَکِفُ فِیۡ کُلِّ رَمَضَانَ عَشۡرَةَ اَیَّامٍ فَلَمَّا کَانَ الۡعَامُ الَّذِیۡ قُبِضَ فِیۡهِ اعۡتَکَفَ عِشۡرِیۡنَ یَوۡمًا۔

۱۹۰۷۔ عبداللہ بن ابی شیبہ' ابوبکر' ابو حصین' ابو صالح' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، جب وہ سال آیا جس میں آپؐ کی وفات ہوئی تو بیس دن اعتکاف کیا۔

۱۲۷۴ بَاب مَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّعۡتَکِفَ ثُمَّ بَدَالَهٗ اَنۡ یَّخۡرُجَ۔

باب ۱۲۷۴۔ اگر کوئی شخص اعتکاف کرے اور اسے مناسب معلوم ہو کہ اعتکاف سے باہر ہو جائے۔

۱۹۰۸ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الۡحَسَنِ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ اَخۡبَرَنَا الۡاَوۡزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیۡ یَحۡیَی بۡنُ سَعِیۡدٍ قَالَ حَدَّثَتۡنِیۡ عَمۡرَةُ بِنۡتُ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ عَنۡ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ اَنۡ یَّعۡتَکِفَ الۡعَشۡرَ الۡاَوَاخِرَ مِنۡ رَّمَضَانَ فَاسۡتَاۡذَنَتۡهُ عَآئِشَةُ فَاَذِنَ لَهَا

۱۹۰۸۔ محمد بن مقاتل' ابوالحسن' عبداللہ' اوزاعی' یحییٰ بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا تذکرہ کیا تو آپؐ سے حضرت عائشہ نے (اعتکاف کی) اجازت چاہی، آپؐ نے انھیں اجازت دے دی اور حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے درخواست کی ان کے لیے بھی اجازت چاہیں عائشہؓ نے ان کے لیے

وَسَالَتُ حَفُصَةُ عَآئِشَةَ اَنُ تَسُتَاُذِنَ لَهَا فَفَعَلَتُ فَلَمَّا رَاَتُ ذٰلِكَ زَيُنَبُ ابُنَةُ جَحُشٍ اَمَرَتُ بِبِنَآءٍ فَبُنِيَ لَهَا قَالَتُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى انُصَرَفَ اِلٰى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْاَبُنِيَةِ فَقَالَ مَاهٰذَا قَالُوُا بِنَآءُ عَآئِشَةَ وَحَفُصَةَ وَزَيُنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرَّ اَرَدُنَ بِهٰذَا مَا اَنَا بِمُعُتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا اَفُطَرَ اعُتَكَفَ عَشُرًا مِّنُ شَوَّالٍ۔

بھی اجازت چاہی اور انھیں بھی اجازت مل گئی، زینب بنت جحش نے جب یہ ماجرا دیکھا تو انھوں نے بھی ایک خیمہ قائم کرنے کا حکم دیا، چنانچہ ان کے لیے بھی خیمہ قائم کیا گیا حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے، تو اپنے خیمہ کی طرف چلے، آپؐ کی نظر چند خیموں پر پڑی تو دریافت کیا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عائشہ، حفصہ اور زینب کے خیمے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھوں نے اس نیکی کا ارادہ نہیں کیا۔ میں اعتکاف میں نہیں رہوں گا، چنانچہ آپؐ لوٹ گئے جب روزے ختم ہوئے تو شوال کے ایک عشرے میں اعتکاف کیا۔

١٢٧٥ بَاب الْمُعُتَكِفِ يُدُخِلُ رَاُسَهُ الْبَيُتَ لِلْغُسُلِ۔

باب ۱۲۷۵۔ معتکف اگر اپنا سر غسل کے لیے گھر میں داخل کرے۔

١٩٠٩۔حَدَّثَنَا عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخُبَرَنَا مَعُمَرٌ عَنِ الزُّهُرِيِّ عَنُ عُرُوَةَ عَنُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهَا اَنَّهَا كَانَتُ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَآئِضٌ وَّهُوَ مُعُتَكِفٌ فِي الْمَسُجِدِ وَهِيَ فِي حُجُرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَاُسَهُ۔

۱۹۰۹۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں جب کہ آپؐ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ہوتے، کنگھی کرتی تھیں حالانکہ حائضہ ہوتیں اور اپنے حجرے میں ہوتیں، آپؐ اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے۔

بِسُمِ اللّٰهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيُمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْبُيُوُعِ

خرید و فروخت کا بیان

وَقَوُلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيُعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو وَقَوُلُهٗ: اِلَّآ اَنُ تَكُوُنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُوُنَهَا بَيُنَكُمُ۔

اور اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ اللہ نے بیع حلال کی ہے اور سود کو حرام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول مگر یہ کہ نقد تجارت ہو جو تم آپس میں جاری کرتے ہو۔

١٢٧٦ بَاب مَاجَآءَ فِي قَوُلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوُا فِي الْاَرُضِ وَابُتَغُوُا مِنُ فَضُلِ اللّٰهِ وَاذُكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمُ تُفُلِحُوُنَ وَاِذَا رَاَوُا تِجَارَةً اَوُلَهُوَنِ انُفَضُّوٓا اِلَيُهَا وَتَرَكُوُكَ قَآئِمًا قُلُ مَاعِنُدَ اللّٰهِ خَيُرٌ مِّنَ اللَّهُوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ

باب ۱۲۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اور جب کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپؐ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپس میں ایک دوسرے کا مال

خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ وَقَوْلِهٖ: لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ۔

ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ تجارت تمھاری آپس کی رضامندی سے ہو۔

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُوْنَ مَابَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَايُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَكَانَ يَشْغَلُ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِّسْكِيْنًا مِّنْ مَّسَاكِيْنِ الصُّفَّةِ اَعِيْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُّحَدِّثُهٗ اَنَّهٗ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰى مَآ اَقُوْلُ فَبَسَطْتُّ نَمِرَةً عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَمَا نَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ۔

۱۹۱۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن میسب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا تم کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے اور تم کہتے ہو کہ کیا بات ہے کہ مہاجرین و انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرہ کی طرح روایت نہیں کرتے، حال یہ ہے کہ ہمارے بھائی مہاجرین بازار میں خرید و فروخت میں مصروف رہتے اور میرا جب پیٹ بھرا رہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہتا، جب وہ لوگ غائب ہوتے تو میں حاضر ہوتا جب وہ لوگ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا(۱) اور ہمارے انصاری بھائیوں کو ان کے مالی کاموں سے فرصت نہ ملتی اور میں صفہ کے فقیروں میں سے ایک فقیر تھا، میں یاد رکھتا تھا جب وہ بھول جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اپنا کپڑا پھیلائے یہاں تک کہ میں اپنی گفتگو ختم کر لوں پھر وہ اپنے کپڑے کو سمیٹ لے، تو جو بات بھی میں کہوں گا اسے یاد رہے گی میں نے اپنی کملی پھیلا دی جو میں اوڑھے ہوا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کر چکے تو میں نے اس کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا اس دن کے بعد سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات نہ بھولا۔

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَّمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اٰخٰى

۱۹۱۱۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱) حضرت ابوہریرہؓ کو زیادہ احادیث یاد ہونے کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں زیادہ رہتے تھے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی تھی جس کا ذکر اسی حدیث کے آخر میں ہے۔ تیسری بات یہ کہ انہوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے مخصوص کر لیا تھا۔

رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيۡنِیۡ وَبَيۡنَ سَعۡدِ بۡنَ الرَّبِيۡعِ فَقَالَ سَعۡدُ بۡنُ الرَّبِيۡعِ اِنِّیۡ اَكۡثَرُ الۡاَنۡصَارِ مَالًا فَاَقۡسِمُ لَكَ نِصۡفَ مَالِیۡ وَانۡظُرۡ اَیَّ زَوۡجَتَیَّ هَوِيۡتَ نَزَلۡتُ لَكَ عَنۡهَا فَاِذَا حَلَّتۡ تَزَوَّجۡتَهَا قَالَ فَقَالَ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ لَاحَاجَةَ لِیۡ فِیۡ ذٰلِكَ هَلۡ مِنۡ سُوۡقٍ فِيۡهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوۡقُ قَيۡنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَآ اِلَيۡهِ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ فَاَتٰى بِاَقِطٍ وَّسَمَنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الۡغُدُوَّفَمَا لَبِثَ اَنۡ جَآءَ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ عَلَيۡهِ اَثَرُ صُفۡرَةٍ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجۡتَ قَالَ نَعَمۡ قَالَ وَمَنۡ قَالَ امۡرَاَةً مِّنَ الۡاَنۡصَارِ قَالَ كَمۡ سُقۡتَ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنۡ ذَهَبٍ اَوۡنَوَاةً مِّنۡ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَوۡلِمۡ وَلَوۡبِشَاةٍ۔

میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کر دیا، سعد بن ربیع نے کہا میں انصار میں زیادہ مالدار ہوں اس لیے میں اپنا آدھا مال تجھ کو دیتا ہوں اور دیکھ لو میری جو بیوی تمھیں پسند آئے میں اس کو تمھارے لیے چھوڑ دوں، جب وہ عدت سے فارغ ہو جائے تو تم اس سے نکاح کر لو، عبدالرحمٰن نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں تجارت ہوتی ہو، انھوں نے کہا قینقاع کا بازار ہے، چنانچہ عبدالرحمٰن وہاں گئے اور پنیر و گھی لے کر آئے پھر برابر صبح کو جانے لگے کچھ ہی دن گزرے، تو عبدالرحمٰن اس حال میں آئے کہ ان پر زردی کا اثر تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، آپ نے پوچھا کس سے؟ کہا ایک انصاری عورت سے، آپ نے پوچھا، مہر کتنا دیا، کہا گٹھلی کے برابر سونا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ يُوۡنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيۡرٌ حَدَّثَنَا حُمَيۡدٌ عَنۡ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ ابۡنُ عَوۡفٍ الۡمَدِيۡنَةَ فَاٰخَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بَيۡنَهٗ وَبَيۡنَ سَعۡدِ بۡنِ الرَّبِيۡعِ الۡاَنۡصَارِیِّ وَكَانَ سَعۡدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ اُقَاسِمُكَ مَالِیۡ نِصۡفَيۡنِ وَاُزَوِّجُكَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیۡ اَهۡلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوۡنِیۡ عَلَى السُّوۡقِ فَمَارَجَعَ حَتّٰى اسۡتَفۡضَلَ اَقِطًا وَّسَمۡنًا فَاَتٰى بِهٖ اَهۡلَ مَنۡزِلِهٖ فَمَكَثۡنَا يَسِيۡرًا اَوۡمَاشَآءَ اللّٰهُ فَجَآءَ وَعَلَيۡهِ وَضَرٌ مِّنۡ صُفۡرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَهۡيَمۡ قَالَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ تَزَوَّجۡتُ امۡرَاَةً مِّنَ الۡاَنۡصَارِ قَالَ مَاسُقۡتَ اِلَيۡهَا قَالَ نَوَاةً مِّنۡ ذَهَبٍ اَوۡوَزۡنَ نَوَاةٍ مِّنۡ ذَهَبٍ قَالَ اَوۡلِمۡ وَلَوۡ بِشَاةٍ۔

۱۹۱۲۔ احمد بن یونس، زہیر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان اور سعد بن ربیع انصاری کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا، سعد مالدار تھے، اس لیے عبدالرحمٰن سے کہا میں اپنا آدھا مال بانٹ کر تم کو دے دیتا ہوں اور میں تمھارا نکاح کر دیتا ہوں، انھوں نے کہا اللہ تمھاری بیویوں اور تمھارے مال میں برکت عطا فرمائے مجھ کو بازار کا پتہ بتا دو' بازار سے واپس نہ ہوئے جب تک کہ پنیر اور گھی نہ بچالیا اور اس کو اپنے گھر والوں کے پاس لے کر آئے کچھ ہی دن گزرے ہوں گے کہ وہ ایک دن اس حال میں آئے کہ ان پر زردی کا اثر تھا ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے، آپؐ نے پوچھا اسے مہر کتنا دیا ہے؟ کہا ایک گٹھلی کے برابر سونا (نواۃ من ذھب کہا یا وزن نواۃ من ذھب کہا) آپؐ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔

۱۹۱۳۔حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفۡيٰنُ عَنۡ عَمۡرٍو عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتۡ عُكَاظُ وَّمَجِنَّةُ وَذُوالۡمَجَازِ اَسۡوَاقًا فِی الۡجَاهِلِيَّةِ

۱۹۱۳۔ عبداللہ بن محمد 'سفیان، عمرو' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عکاظ' مجنہ اور ذوالمجاز کے بازار جاہلیت کے زمانہ میں تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں تجارت کو برا سمجھا

فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ۔

تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تم پر کوئی حرج نہیں اس بات میں کہ اپنے رب کا فضل حج کے زمانہ میں تلاش کرو، ابن عباسؓ کی قرات میں یہی ہے۔

۱۲۷۷ بَاب الْحَلَالِ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ۔

باب ۱۲۷۷۔ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَاشُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ أَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَايَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُّوَاقِعَ مَااسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِيَ حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهُ۔

۱۹۱۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، شعبی، نعمان بن بشیر، ح (دوسری سند) علی بن عبداللہ، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی (تیسری سند) عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، نعمان بن بشیر، ح (چوتھی سند) محمد بن کثیر، سفیان ابو فروہ، شعبی، نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے درمیان چند امور مشتبہ ہیں، چنانچہ جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کے گناہ ہونے کا شبہ ہو تو وہ اس کو بھی چھوڑ دے۔ گا جو صاف گناہ ہے اور جس نے ایسے کام کرنے کی جرات کی جس کے گناہ ہونے کا شک ہو تو وہ کھلے ہوئے گناہ میں مبتلا ہو جائے گا اور گناہ اللہ تعالیٰ کے چراگاہیں ہیں، جو شخص چراگاہ کے ارد گرد جانور چرائے تو قریب ہے کہ اس چراگاہ میں داخل ہو جائے۔

۱۲۷۸ بَاب تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ مَّارَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَايُرِيبُكَ إِلَى مَا لَايُرِيبُكَ۔

باب ۱۲۷۸۔ مشبہات کی تفسیر (۱) کا بیان، اور حسان بن ابی سنان نے بیان کیا کہ میں نے پرہیز گاری سے زیادہ آسان کوئی چیز نہیں دیکھی جو چیز شک کی ہے اس کو چھوڑ کر اس چیز

(۱) مشتبہات سے مراد وہ چیزیں ہیں جو من وجہ حلال ہوں من وجہ حرام ہوں یا توان وجہ سے کہ اس کے بارے میں دلائل متعارض ہوں یا اشتباہ کی وجہ یہ ہو کہ ان کے بارے میں فقہاء کی اراء مختلف ہوں۔

'حمیٰ' سے مراد وہ چراگاہیں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں قبیلے کے سردار یا ملک کے بادشاہ یا حاکم اپنے لئے مخصوص کر لیتے تھے اور کسی اور کو ان میں داخل ہونے اور اپنے جانوروں کو چرانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔

کو اختیار کرو جس میں شک نہیں ہے۔

۱۹۱۵ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَآءَ جَآءَ تْ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهٗ ابْنَةُ اَبِيْ اِهَابِ نِ التَّمِيْمِيِّ ۔

۱۹۱۵ـ محمد بن کثیر، سفیان، عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ ایک سیاہ عورت آئی اور دعویٰ کیا کہ اس نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے، عقبہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا تو آپؐ نے منہ پھیر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا کہ اب تم اس عورت کو کیسے رکھ سکتے ہو جب کہ اس کے بارے میں اس طرح کی بات کہی جاتی ہے، عقبہ کی بیوی ابواہاب تمیمی کی بیٹی تھیں۔

۱۹۱۶ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ اَخِيْ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَلَكَ يَاعَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَارَاٰى مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَارَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔

۱۹۱۶ـ یحییٰ بن قزعہ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے، اس لیے اس پر قبضہ کر لینا۔ عائشہ کا بیان ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا اس کو سعد بن ابی وقاص نے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی، عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا، دونوں اپنا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھتیجا ہے، میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی، عبد بن زمعہ نے عرض کیا میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ لڑکا تجھ کو ملے گا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہے، پھر سودہ بنت زمعہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو اس لیے کہ اس میں عتبہ کی مشابہت پائی جاتی ہے اس لڑکے نے حضرت سودہ کو مرتے دم تک نہیں دیکھا۔

۱۹۱۷ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ

۱۹۱۷ـ ابوالولید، شعبہ، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر اس کی نوک کی طرف سے لگے اس کو کھاؤ اور جب اس کی چوڑائی سے اس کو صدمہ پہنچے تو نہ کھاؤ،

بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِىْ وَاُسَمِّىْ فَاَجِدُ مَعَهٗ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا اٰخَرَ لَمْ اُسَمِّ عَلَيْهِ وَلَا اَدْرِىْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْكُلْ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْاٰخَرِ۔

مردار ہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اور بسم اللہ کہتا ہوں پھر اس کے ساتھ شکار پر ایک دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی اور میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کس نے پکڑا؟ آپؐ نے فرمایا کہ مت کھاؤ اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی ہے دوسرے پر نہیں کہی ہے۔

١٢٧٩ بَاب مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

باب ۱۲۷۹۔ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنے کا بیان۔

١٩١٨۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً مَّسْقُوْطَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَّاَكَلْتُهَا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِىْ۔

۱۹۱۸۔ قبیصہ، سفیان، منصور، طلحہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے آپؐ نے فرمایا اگر اس کے متعلق صدقہ کا شبہ نہ ہوتا تو میں اسے کھالیتا اور ہمام نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اپنے بستر پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں۔

١٢٨٠ بَاب مَنْ لَّمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ۔

باب ۱۲۸۰۔ ان لوگوں کا بیان جنھوں نے وسوسے وغیرہ کو شبہ کی چیز نہیں سمجھا۔

١٩١٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ شُكِىَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِى الصَّلٰوةِ شَيْئًا اَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا وَّقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ لَا وُضُوْءَ اِلَّا فِيْمَا وَجَدْتَّ الرِّيْحَ اَوْسَمِعْتَ الصَّوْتَ۔

۱۹۱۹۔ ابونعیم، ابن عیینہ، زہری، عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید مازنی) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کے متعلق شکایت کی گئی کہ وہ نماز میں کچھ (وسوسہ) پاتا ہے کیا وہ نماز کو توڑ دے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ آواز نہ سن لے یا بو نہ پائے (۱) اور ابن حفصہ نے بواسطہ زہری نقل کیا کہ وضو اس صورت میں واجب ہے جب تو بو پائے یا آواز سنے۔

١٩٢٠۔ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِىُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا يَّاْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِىْ اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ النَّبِىُّ

۱۹۲۰۔ احمد بن مقدام عجلی، محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی، ہشام بن عروہ، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ایک جماعت ہمارے پاس گوشت لیکر آتی ہے ہم نہیں جانتے کہ انھوں نے اس پر اللہ کا نام لیا یا نہیں (یعنی بسم اللہ کہی ہے یا نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر بسم

(۱) اس حدیث سے وسوسے کی نفی کرنا مقصود ہے کہ محض وسوسے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقین نہ ہو جائے۔ اور یقین کو بطور مثال آواز اور بدبو سے تعبیر کر دیا گیا۔ یہ مطلب بالکل نہیں کہ جب تک آواز نہ آئے یا بو محسوس نہ ہو اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا خواہ خروج ریح کا یقین ہو۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰہَ عَلَیْہِ وَ کُلُوْہُ۔

اللہ پڑھ کر کھالیا کرو۔

۱۲۸۱ بَاب قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْلَھْوَنِ انْفَضُّوْآ اِلَیْھَا۔

باب ۱۲۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب وہ لوگ تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔

۱۹۲۱ ۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَآئِدَۃُ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِیْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْآ اِلَیْھَا حَتّٰی مَابَقِیَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَرَجُلًا فَنَزَلَتْ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْلَھْوَانِ انْفَضُّوْآ اِلَیْھَا۔

۱۹۲۱۔ طلق بن غنام، زائدہ، حصین، سالم، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک بار جب کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، شام سے اونٹوں کا ایک قافلہ غلہ لادے ہوئے آیا لوگ اس کی طرف متوجہ ہوگئے، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب لوگ کھیل یا تجارت کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں۔

۱۲۸۲ بَاب مَنْ لَّمْ یُبَالِ مِنْ حَیْثُ کَسَبَ الْمَالَ ۔

باب ۱۲۸۲۔ اس شخص کا بیان کہ جس کو کچھ پروانہ ہو کہ کہاں سے مال حاصل کیا ہے؟

۱۹۲۲ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُنِ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَّایُبَالِی الْمَرْءُ مَآاَخَذَمِنْہُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِّنَ الْحَرَامِ۔

۱۹۲۲۔ آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابو ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب آدمی اس کی پرواہ نہ کرے گا کہ حلال یا حرام کس ذریعہ سے اس نے مال حاصل کیا ہے۔

۱۲۸۳ بَاب التِّجَارَۃِ فِی الْبَرِّ وَقَوْلُہٗ: رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَابَیْعٌ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ وَقَالَ قَتَادَۃُ کَانَ الْقَوْمُ یَتَبَایَعُوْنَ وَیَتَّجِرُوْنَ وَلٰکِنَّھُمْ اِذَانَابَھُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰہِ لَاتُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَابَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ حَتّٰی یُؤَدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ۔

باب ۱۲۸۳۔ خشکی میں تجارت کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتی اور قتادہ نے کہا کہ لوگ تجارت اور خرید و فروخت کرتے تھے لیکن جب ان پر اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آجاتا تو تجارت اور خرید و فروخت انہیں ذکر الٰہی سے غافل نہ کرتی یہاں تک کہ وہ اس کو ادا کرلیتے۔

۱۹۲۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الْمِنْھَالِ قَالَ کُنْتُ اَتَّجِرُ فِی الصَّرْفِ فَسَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِیْ

۱۹۲۳۔ ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو المنہال سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں صرف بیع کرتا تھا، میں نے زید بن ارقم سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور مجھ سے فضل بن یعقوب نے بواسطہ حجاج بن محمد، ابن جریج،

الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّعَامِرُ ابْنُ مُصْعَبٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ الْبَرَاۤءَ بْنَ عَازِبٍ وَّزَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ وَاِنْ كَانَ نَسَاً فَلَا يَصْلَحُ۔

عمرو بن دینار' اور عامر بن مصعب نے بیان کیا کہ ان دونوں نے ابو المنہال کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے صرف کے متعلق پوچھا تو ان دونوں نے بتایا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تجارت کرتے تھے تو ہم لوگوں نے آپؐ سے بیع صرف کے متعلق پوچھا آپؐ نے فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہے تو بہتر نہیں۔

۱۲۸۴ بَاب الْخُرُوْجِ فِى التِّجَارَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

باب ۱۲۸۴۔ تجارت کے لیے نکلنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَاۤءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَامُوْسَى الْاَشْعَرِىَّ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَكَاَنَّهٗ كَانَ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اِئْذَنُوْا لَهٗ قِيْلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ فَقَالَ تَاْتِيْنِىْ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا اَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىُّ فَذَهَبَ بِاَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ فَقَالَ عُمَرُ خَفِىَ عَلَىَّ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِىْ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ يَعْنِى الْخُرُوْجَ اِلٰى تِجَارَةٍ۔

۱۹۲۴۔ محمد بن سلام' مخلد بن یزید' ابن جریج' عطاء' عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر بن خطاب سے داخلہ کی اجازت چاہی انھیں اجازت نہ ملی، شاید حضرت عمر مشغول تھے اور ابو موسیٰ واپس ہو گئے، جب حضرت عمر فاروق فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہ سنی تھی انھیں اجازت دو تو کہا گیا کہ وہ واپس چلے گئے، حضرت عمر نے انھیں بلوایا تو کہا ہمیں اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا، حضرت عمر نے فرمایا تم اس پر گواہ پیش کرو گے وہ انصار کی مجلس میں گئے اور ان لوگوں سے پوچھا تو ان لوگوں نے کہا اس کی گواہی تو ہم میں سب سے چھوٹا ابو سعید خدریؓ بھی دے سکتا ہے، چنانچہ وہ ابو سعید خدری کو لے کر گئے تو حضرت عمر نے فرمایا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پوشیدہ رہا مجھ کو بازاروں میں خرید و فروخت یعنی تجارت کے لیے نکلنے نے اس حکم سے غافل کر دیا۔

۱۲۸۵ بَاب التِّجَارَةِ فِى الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ لَا بَاْسَ بِهٖ وَمَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِى الْقُرْاٰنِ اِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَالْفُلْكُ السُّفُنُ

باب ۱۲۸۵۔ سمندر میں تجارت کرنے کا بیان اور مطر نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور قرآن میں جو بیان کیا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے پھر یہ آیت تلاوت کی تم دیکھتے ہو کشتیوں کو کہ پانی کو چیرتی ہیں تاکہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور سفن

الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَآءٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيحَ مِنَ السُّفُنِ اِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ۔

واحد اور جمع دونوں میں برابر ہے اور مجاہد نے کہا کہ کشتیاں ہوا کو پھاڑتی ہیں اور ہوا کو وہی کشتیاں پھاڑتی ہیں جو بڑی ہوں اور لیث نے کہا کہ مجھ سے جعفر ربیعہ نے بہ واسطہ عبدالرحمٰن بن ہرمز' حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کیا جو دریا کے سفر کو نکلا اور اپنی ضرورت پوری کی اور پوری حدیث بیان کی اس باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی۔

۱۲۸۶ بَاب وَاِذَا رَاَوْ تِجَارَةً اَوْلَهْوَا نِ انْفَضُّوْآ اِلَيْهَا وَقَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ رِجَالٌ لَّاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةٌ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ۔

باب ۱۲۸۶۔ (اللہ تعالیٰ کا قول) اور جب تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ لوگ جنھیں تجارت اور خرید و فروخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتی اور قتادہؒ نے کہا کہ لوگ تجارت کرتے تھے لیکن جب اللہ کے حقوق میں سے کسی حق کی ادائیگی کا وقت آ جاتا تو انھیں تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے غافل نہ کرتی یہاں تک کہ وہ اس حق کو ادا کر لیتے۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَّا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَا نِ انْفَضُّوْآ اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔

۱۹۲۵۔ محمد' محمد بن فضیل' حصین' سالم بن ابی جعد' جابرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ اونٹ کا ایک قافلہ آیا اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے سوائے بارہ آدمیوں کے سب لوگ اس کی طرف دوڑ پڑے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب وہ تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

۱۲۸۷ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَاكَسَبْتُمْ۔

باب ۱۲۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو۔

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۲۶۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابووائل' مسروق' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر کا اناج خیرات کرے بشرطیکہ گھر کو نقصان پہنچانے

وَسَلَّمَ اِذَآ اَنۡفَقَتِ الۡمَرۡاَۃُ مِنۡ طَعَامِ بَیۡتِھَا غَیۡرَ مُفۡسِدَۃٍ کَانَ لَھَا اَجۡرُھَا بِمَآ اَنۡفَقَتۡ وَلِزَوۡجِھَا بِمَا کَسَبَ وَلِلۡخَازِنِ مِثۡلُ ذٰلِكَ لَایَنۡقُصُ بَعۡضُھُمۡ اَجۡرَ بَعۡضٍ شَیۡئًا۔

کی نیت نہ ہو تو اس عورت کو اس کا اجر ملے گا اس لیے کہ اس نے خرچ کیا اور اس کے شوہر کو بھی اجر ملے گا اس لیے کہ اس نے کمایا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا ایک دوسرے کے اجر کو کچھ بھی کم نہ کرے گا۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنِیۡ یَحۡیَی بۡنُ جَعۡفَرَ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الرَّزَّاقِ عَنۡ مَّعۡمَرٍ عَنۡ ھَمَّامٍ قَالَ سَمِعۡتُ اَبَا ھُرَیۡرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنۡفَقَتِ الۡمَرۡاَۃُ مِنۡ کَسۡبِ زَوۡجِھَا مِنۡ غَیۡرِ اَمۡرِہٖ فَلَہٗ نِصۡفُ اَجۡرِہٖ۔

۱۹۲۷۔ یحییٰ بن جعفر' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے شوہر کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خیرات کرے تو اس کو شوہر سے آدھا اجر ملے گا۔

۱۲۸۸ بَاب مَنۡ اَحَبَّ الۡبَسۡطَ فِی الرِّزۡقِ۔

باب ۱۲۸۸۔ اس شخص کا بیان جو رزق میں وسعت چاہے۔

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ اَبِیۡ یَعۡقُوۡبَ الۡکِرۡمَانِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا یُوۡنُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ مَنۡ سَرَّہٗ اَنۡ یُّبۡسَطَ لَہٗ رِزۡقُہٗ اَوۡ یُنۡسَاَلَہٗ فِیۡ اَثَرِہٖ فَلۡیَصِلۡ رَحِمَہٗ۔

۱۹۲۸۔ محمد بن ابی یعقوب کرمانی' حسان' یونس' محمد' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو یا اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے (قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے)

۱۲۸۹ بَاب شِرَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِیۡئَۃِ۔

باب ۱۲۸۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ادھار خریدنے کا بیان۔

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بۡنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡوَاحِدِ حَدَّثَنَا الۡاَعۡمَشُ قَالَ ذَکَرۡنَا عِنۡدَ اِبۡرَاھِیۡمَ الرَّھۡنَ فِی السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِی الۡاَسۡوَدُ عَنۡ عَآئِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اشۡتَرٰی طَعَامًا مِّنۡ یَّھُوۡدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَّرَھَنَہٗ دِرۡعًا مِّنۡ حَدِیۡدٍ۔

۱۹۲۹۔ معلّٰی بن اسد' عبدالواحد' اعمش بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلم میں رہن کرنے کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت مقرر کر کے اناج خریدا اور لوہے کی ایک زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسۡلِمٌ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنۡ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِیۡ مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ حَوۡشَبٍ حَدَّثَنَا اَسۡبَاطٌ اَبُوالۡیَسَعِ الۡبَصۡرِیُّ حَدَّثَنَا ھِشَامُ نِ الدَّسۡتَوَآئِیُّ عَنۡ قَتَادَۃَ عَنۡ اَنَسٍ اَنَّہٗ مَشٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِخُبۡزِ شَعِیۡرٍ وَاِھَالَۃٍ سَنِخَۃٍ وَّلَقَدۡ رَھَنَ النَّبِیُّ

۱۹۳۰۔ مسلم' ہشام' قتادہ' انسؓ ح' محمد بن عبداللہ بن حوشب' اسباط' ابوالیسع' بصری ہشام دستوائی قتادہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی لے گئے، اور اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے پاس مدینہ میں زرہ گروی رکھ دی تھی اور اس سے اپنے گھر والوں کے لیے جو لیے تھے اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَّاَخَذَمِنْهُ شَعِيْرًالِّاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَااَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّلَاصَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

علیہ وسلم کے پاس ایک صاع گیہوں یا ایک صاع اناج کسی شام کو نہیں رہا حالانکہ آپؐ کے پاس نو بیویاں تھیں۔

۱۲۹۰ بَاب كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهٖ بِيَدِهٖ.

باب ۱۲۹۰۔ آدمی کا کمانا اور اپنے ہاتھ سے محنت کرنے کا بیان۔

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِىْ اَنَّ حِرْفَتِىْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَّئُوْنَةِ اَهْلِىْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِىْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ۔

۱۹۳۱۔ اسمٰعیل بن عبداللہ' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ بنائے گئے تو فرمایا کہ میرا پیشہ اہل و عیال کی کفالت کے لیے ناکافی نہ تھا اور اب مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں تو ابو بکر کی اولاد اس مال سے کھائے گی اور ابو بکر مسلمانوں کے کام کی نگہبانی کریں گے۔

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُوْنُ لَهُمْ اَرْوَاحٌ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِاغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ ۔

۱۹۳۲۔ محمد' عبداللہ بن یزید' سعید' ابو الاسود' عروہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنے ہاتھوں مزدوری کرتے تھے اور ان کے جسم سے بو آتی تھی ان سے کہا گیا کہ کاش تم غسل کر لیتے ہمام نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے اس کو روایت کیا۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَااَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ۔

۱۹۳۳۔ ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' ثور' خالد بن معدان' مقدام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اس سے بہتر کسی نے کھانا نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھائے اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتے تھے۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۳۴۔ یحییٰ بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے ہی کھاتے تھے۔

وَسَلَّمَ اَنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ۔

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّحْتَطِبَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ اَحَدًا فَيُعْطِيَهٗ اَوْ يَمْنَعَهٗ۔

۱۹۳۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو عبید، عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص لکڑیاں جمع کر کے اپنی پیٹھ پر گٹھا لاد کر لائے اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے اور جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس کو دے یا نہ دے۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ۔

۱۹۳۶۔ یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، زبیرؓ بن عوام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا اپنی رسیوں کو لے کر جانا (کہ اس سے لکڑیاں باندھ کر اپنی پیٹھ پر لادے) اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال ہے۔

۱۲۹۱ بَاب السُّهُوْلَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَآءِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِيْ عَفَافٍ۔

باب ۱۲۹۱۔ خرید و فروخت میں سہولت اور فیاضی کرنے کا بیان اور جو شخص حق طلب کرے تو سختی سے بچتے ہوئے طلب کرے۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى۔

۱۹۳۶۔ علی بن عیاش، ابو غسان، محمد بن مطرف، محمد بن منکدر، جابرؓ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو فیاض ہے جب کہ بیچے اور جب کہ خریدے اور جب اپنے حق کا تقاضا کرے۔

۱۲۹۲ بَاب مَنْ اَنْظَرَ مُوْسِرًا۔

باب ۱۲۹۲۔ مالدار کو مہلت دینے کا بیان۔

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ اَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوْا اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ اٰمُرُ فِتْيَانِيْ اَنْ يُّنْظِرُوْا وَيَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ وَقَالَ اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ

۱۹۳۷۔ احمد بن یونس، زہیر، منصور، ربعی بن حراش، حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امت کے ایک شخص کی روح سے فرشتے ملے۔ تو ان فرشتوں نے پوچھا کیا تم نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا میں اپنے نوجوانوں کو حکم دیتا تھا کہ مہلت دیں اور مالداروں کو درگزر کریں اگر مہلت مانگیں تو مہلت دیں، فرشتوں نے بھی اس سے درگذر کیا اور مالک نے ربعی سے نقل کیا، ربعی نے بیان کیا کہ میں مالداروں کے ساتھ آسانی برتتا تھا اور

رِّبْعِيٍّ كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَوَتَا بَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِّبْعِيٍّ وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِّبْعِيٍّ أُنْظِرُا لْمُوْسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ رِّبْعِيٍّ فَاَقْبَلُ مِنَ الْمُوْسِرِوَاَتَجَاوَزُعَنِ الْمُعْسِرِ۔

محتاجوں کو مہلت دیتا تھااور شعبہ نے بواسطہ عبدالملک' ربعی اسکی متابعت میں روایت کیااور ابو عوانہ نے بواسطہ عبدالملک ربعی کا قول نقل کیاکہ میں مالداروں کو مہلت دیتا تھااور تنگ دستوں سے در گزر کرتا تھااور نعیم بن ابی ہند نے ربعی سے نقل کیاکہ مالداروں کے عذر کو قبول کرتا تھااور تنگ دستوں کو معاف کر دیتا تھا۔

١٢٩٣ بَاب مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا۔

باب ۱۲۹۳۔ تنگ دستوں کو مہلت دینے کا بیان۔

١٩٣٨ ۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُّدَايِنُ النَّاسَ فَاِذَا رَاٰى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۱۹۳۸۔ ہشام بن عمار' یحیٰی بن حمزہ' زبیدی' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ' حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے کہ آپؐ نے فرمایاکہ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیتا تھاجب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے نوجوانوں سے کہتاکہ اس کو معاف کر دو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو بھی معاف کر دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی معاف کر دیا۔

١٢٩٤ بَاب اِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّآءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَااشْتَرٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّآءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَادَآءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةَ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْاِبَاقُ وَقِيْلَ لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِيْنَ يُسَمِّيْ آرِيَّ خُرَاسَانَ وَسَجِسْتَانَ فَيَقُوْلُ جَآءَ اَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَآءَ الْيَوْمَ مِنْ سَجِسْتَانَ فَكَرِهَهٗ كَرَاهِيَةً شَدِيْدَةً وَّقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَّايَحِلُّ لِامْرِئٍ يَّبِيْعُ سِلْعَةً يَّعْلَمُ اَنَّ بِهَادَآءً اِلَّآ اَخْبَرَهٗ۔

باب ۱۲۹۴۔ جب بیچنے والے اور خریدنے والے صاف صاف بیان کر دیں اور کوئی عیب نہ چھپائیں اور دونوں ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں اور عداء بن خالد سے منقول ہے انھوں نے کہاکہ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لکھ کر دیا کہ یہ تحریر ہے اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عداء بن خالد سے فلاں چیز خریدی ہے اور یہ مسلمان کے ہاتھ میں مسلمان کی خرید و فروخت کی طرح ہے اس میں نہ تو کوئی بیماری ہے اور نہ کوئی برائی اور نہ غائلہ ہے اور قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد 'زنا' چوری اور بھاگ جانا ہے اور ابراہیم نخعی سے پوچھا گیاکہ بعض دلال خراسان اور سجستان کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جانور کل ہی خراسان سے آیا ہے، آج ہی سجستان سے آیا ہے ابراہیم نے اس کو بہت برا سمجھا اور عقبہ بن عامر نے بیان کیاکہ کسی شخص کے لیے ایسے سامان کا بیچنا

جائز نہیں جس کے متعلق اسے معلوم ہو کہ اس میں عیب ہے مگر یہ کہ اس کو بیان کردے۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ اِلٰى حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْقَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ۔

۱۹۳۹۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' قتادہ' صالح' ابوالخلیل' عبداللہ بن حارث حکیم بن حزام روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوں (مالم یتفرقا کہایا حتی یتفرقا) کہا اگر دونوں سچ بولیں اور صاف صاف بیان کردیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان دونوں کی بیع کی برکت ختم کردی جائے گی۔

۱۲۹۵ بَاب بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ۔

باب ۱۲۹۵۔ کھجور ملا کر بیچنے کا بیان (۱)۔

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيْعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَّلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ ۔

۱۹۴۰۔ ابو نعیم' شیبان' یحییٰ' ابو سلمہ' ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کو مختلف قسم کی کھجوریں ملتی تھیں اس میں اچھی بری کھجوریں ملی ہوئی ہوتی تھیں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے عوض میں بیچتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع کھجور ایک صاع کھجور کے عوض نہ بیچی جائیں اور نہ دو درہم ایک درہم کے عوض بیچے جائیں۔

۱۲۹۶ بَاب مَاقِيْلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ۔

باب ۱۲۹۶۔ ان روایات کا بیان جو گوشت بیچنے والے اور قصاص کے متعلق منقول ہیں۔

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَّهُ قَصَّابٍ اِجْعَلْ لِّيْ طَعَامًا يَّكْفِيْ خَمْسَةً فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاِنِّيْ قَدْعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

۱۹۴۱۔ عمرو بن حفص' حفص' اعمش' شقیق' ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابو شعیب تھی آئے اور اپنے ایک غلام سے جو قصاب تھا کہا کہ میرے لیے کھانا تیار کر جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو، میں چاہتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں مجھے آپؐ کے چہرے سے بھوک کا اثر معلوم ہوا چنانچہ ان لوگوں کو بلایا گیا تو ان کے ساتھ ایک آدمی اور بھی آگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص میرے ساتھ آگیا ہے اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر

(۱) مختلف قسم کی کھجوروں کو ملا کر فروخت کرنے کا حکم یہ ہے کہ اگر ان کا مختلف ہونا واضح ہو اور خریدنے والے کو بھی علم ہو تو بیع میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر اس انداز سے بیع کی جائے کہ ظاہر تو عمدہ کھجوریں کی جائیں مگر اندر ردی کھجوریں بھی ہوں جس کا خریدنے والے کو علم نہ ہو اور نہ اسے بتایا جائے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں دھوکہ ہے۔

هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهٗ فَاْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ يَّرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَابَلْ قَدْاَذِنْتُ لَهٗ۔

تم چاہتے ہو کہ واپس ہو جائے تو لوٹ جائے انھوں نے کہا نہیں بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

۱۲۹۷ بَاب مَايَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِى الْبَيْعِ ۔

باب ۱۲۹۷۔ بیع میں عیب چھپانے اور جھوٹ بولنے سے برکت چلی جاتی ہے۔

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مُحَبَّرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْخَلِيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّ قَا اَوْقَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِىْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ۔

۱۹۴۲۔ بدل بن محبر، شعبہ، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں یا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ دونوں جدا ہو جائیں۔

۱۲۹۸ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

باب ۱۲۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول "کہ اے ایمان والو! سود کئی گناہ کر کے نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُنِ الْمَقْبُرِىُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّايُبَالِى الْمَرْءُ بِمَآ اَخَذَالْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِّنْ حَرَامٍ ۔

۱۹۴۳۔ آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آجائے گا کہ لوگ اس کی پرواہ نہ کریں گے کہ حلال یا حرام کس ذریعہ سے مال حاصل کیا ہے۔

۱۲۹۹ بَاب اٰكِلِ الرِّبٰواوَشَاهِدِهٖ وَكَاتِبِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَايَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَاسَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

باب ۱۲۹۹۔ سود کھانے والے اس کی گواہی دینے والے اور اس کو لکھنے والے کا بیان اور اللہ کا قول کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے ہاتھ لگا کر مجبور کر دیا ہو یہ اس لیے کہ وہ کہتے تھے کہ بیع بھی سود کی طرح ہے اور اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ سود سے رک گیا تو جو کر گزرا اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو اس کے باوجود دوبارہ سود لیں تو وہ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ۔

۱۹۴۴۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' منصور' ابو الضحیٰ' مسروق' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیت نازل ہوئی تو وہ آیتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو بھی حرام کر دیا۔

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ ابْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُّقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِیْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَّعَلٰی وَسْطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْهِ فَرَدَّهٗ حَیْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِیَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَاهٰذَا فَقَالَ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّهْرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا ۔

۱۹۴۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' جریر بن حازم' ابو رجاء' سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دو آدمیوں کو خواب میں رات کو دیکھا کہ میرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے چلے وہ دونوں بھی چلے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر کے پاس پہنچے جس میں ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے بیچ میں ایک آدمی تھا جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے، تو وہ شخص جو نہر میں تھا آنے لگا جب اس نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو اس نے پتھر مارا جو کنارے پر تھا، چنانچہ وہیں لوٹ گیا جہاں پہلے تھا اور جب بھی وہ نکلنا چاہتا تو وہ اس کو پتھر سے مارتا اور اس کو وہیں واپس کر دیتا جہاں وہ پہلے تھا، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو اس شخص نے جواب دیا کہ جس کو آپؐ نے نہر میں دیکھا ہے وہ سود کھانے والا ہے۔

۱۳۰۰ بَاب مُوْكِلِ الرِّبٰوا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَابَقِیَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَاتَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ وَّاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰی كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَایُظْلَمُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ هٰذِهٖ اٰخِرُ اٰیَةٍ نَّزَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۱۳۰۰۔ سود کھانے والے کے گناہ کا بیان بدلیل ارشاد خداوندی کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور تم چھوڑ و جو سود باقی رہ گیا ہے اگر تم ایمان والے ہو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ کرو اور اگر تم نے توبہ کر لی تو تمھارے لیے تمھارا اصلی مال ہے نہ تم کسی کو ستاؤ اور نہ ستائے جاؤ اور اگر کوئی تنگ دست ہو تو خوشحالی کے وقت تک مہلت دو اور معاف کر دینا تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر ایک کو پورا بدلہ دیا جائے گا اس کا جو اس نے کیا ہے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے' ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۹۴۶۔ ابو الولید' شعبہ' عون بن ابی جحیفہ' سے روایت ہے کہ میں نے

عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ اَبِیْ اشْتَرٰی عَبْدًا حَجَّامًا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهٰی عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُوْمَةِ وَاٰکِلِ الرِّبٰوا وَمُوْکِلِهٖ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

اپنے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنے لگاتا ہے، انھوں نے اس کے اوزار توڑ ڈالے، میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور داغ لگانے والی اور لگوانے والی اور سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا اور تصویر کشی کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

۱۳۰۱ بَاب یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَایُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ۔

باب ۱۳۰۱۔ اللہ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ہر ناشکرے گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔

۱۹۴۷ ۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَکَةِ ۔

۱۹۴۷۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قسم سے مال بک جاتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے۔

۱۳۰۲ بَاب مَایُکْرَهُ مِنَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ.

باب ۱۳۰۲۔ بیع میں قسم کھانے کی کراہت کا بیان۔

۱۹۴۸ ۔حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَجُلًا اَقَامَ سِلْعَةً وَّهُوَ فِی السُّوْقِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا مَا لَمْ یُعْطَ لِیُوْقِعَ فِیْهَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔

۱۹۴۸۔ عمرو بن محمد، ہشیم، عوام، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا سامان بازار میں لگایا اور خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ اس کی قیمت اس قدر مل رہی ہے حالانکہ اتنی قیمت نہ ملتی تھی قسم سے مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں میں سے ایک کو اس میں پھنسائے (دھوکہ دے) چنانچہ یہ آیت اتری کہ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت مول لیتے ہیں۔

۱۳۰۳ بَاب مَاقِیْلَ فِی الصَّوَّاغِ وَقَالَ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَیْنِهِمْ وَبُیُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

باب ۱۳۰۳۔ سنار کے پیشہ کے متعلق جو روایتیں آئی ہیں اور طاؤس نے ابن عباس سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرم کی گھانس نہ کاٹی جائے اور عباس نے عرض کیا کہ سوا اذخر کے اس کی اجازت فرمایئے اس لیے کہ وہ سناروں اور لوگوں کے گھروں میں کام آتی ہے آپؐ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے۔

۱۹۴۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا

۱۹۴۹۔ عبدان، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، علی بن حسین، حسین بن

يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ اَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاْتِيَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ وَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرُسِيْ۔

علیؓ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے مجھ کو ایک اونٹ حصے میں ملا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ مجھ کو خمس میں دے دیا تھا، تو جب میں نے ارادہ کیا کہ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رخصتی کرا لاؤں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے طے کیا کہ میرے ساتھ چلے اور ہم لوگ اذخر لے آئیں میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو سنار کے پاس بیچ کر اپنی شادی کے ولیمہ میں اس سے مدد لوں۔

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَ لَالِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا حَلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَايُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَّقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِيْ مَايُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَاَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا۔

۱۹۵۰۔ اسحٰق، خالد بن عبداللہ، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے مکہ کو حرام قرار دیا ہے اور مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہ ہوا اور میرے لیے صرف دن کی ایک ساعت میں حلال کیا گیا وہاں کی گھاس نہ اکھیڑی جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ وہاں کی کوئی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے، مگر اس شخص کے لیے جائز ہے جو اس کی تشہیر کرے اور عباس بن عبدالمطلب نے عرض کیا کہ ہمارے سناروں اور گھر کی چھتوں کے لیے اذخر کی اجازت دے دیجیے تو آپؐ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے عکرمہ نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے شکار کا بھگانا کیا ہے؟ اس کے شکار کا بھگانا یہ ہے کہ تم اس کو سایہ سے ہٹاؤ اور اس کی جگہ لے لو، عبدالوہاب نے خالد سے روایت کیا کہ ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کے لیے اس کی اجازت دے دیجئے۔

١٣٠٤ بَاب ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ۔

باب ۱۳۰۴۔ لوہاروں کا بیان۔

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا اَكْفُرُ

۱۹۵۱۔ محمد بن بشار، ابن عدی، شعبہ، سلیمان، ابوالضحیٰ، مسروق، خبابؓ سے روایت ہے کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا، تو اس نے کہا میں تمہیں نہیں دوں گا جب تک کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو، میں نے جواب دیا میں انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو موت دے پھر تجھ کو اٹھائے، اس نے کہا کہ مجھ کو

حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ وَاُبْعَثَ فَسَاُوْتٰى مَالًا وَّ وَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔

چھوڑ دو یہاں تک کہ میں مر جاؤں پھر اٹھایا جاؤں اور مجھے مال اور اولاد دی جائے تو تیرا قرض ادا کر دوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہا کہ البتہ میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا کیا اس نے غیب پر اطلاع پالی ہے یا اللہ سے عہد لے رکھا ہے۔

١٣٠٥ بَاب ذِكْرِ الْخَيَّاطِ۔

باب ۱۳۰۵۔ درزی کا بیان۔

١٩٥٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَى الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَّوْمَئِذٍ۔

۱۹۵۲۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کھانے کی دعوت دی جو اس نے آپؐ کے لیے تیار کیا تھا انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں بھی آپؐ کے ساتھ اس کھانے کی دعوت میں گیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور شوربا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت لا کر رکھا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ پیالے کے چاروں طرف سے کدو ڈھونڈ کر کھاتے تھے ان کا بیان ہے کہ میں اسی دن سے برابر کدو پسند کرنے لگا۔

١٣٠٦ بَاب ذِكْرِ النَّسَّاجِ۔

باب ۱۳۰۶۔ جولاہے کا بیان۔

١٩٥٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍؓ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاالْبُرْدَةُ فَقِيْلَ لَهٗ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّهٗ لَايَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ

۱۹۵۳۔ یحییٰ بن بکیر، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے تھے کہ ایک عورت ایک بردہ لے کر آئی، سہل نے کہا تم جانتے ہو بردہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا ہاں ایک چادر ہے جس کے حاشیے بنے ہوئے ہوتے ہیں، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لے لیا اور اس وقت آپ کو ضرورت بھی تھی آپؐ نے اس کو لے لیا پھر ہمارے پاس آئے وہ چادر آپ کی تہ بند تھی جماعت میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ چادر ہمیں عنایت کر دیں، تو آپؐ نے فرمایا اچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں تھوڑی دیر بیٹھے پھر اندر گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دیا تو لوگوں نے اس سے کہا تو نے اچھا نہیں کیا کہ تو نے چادر مانگ لی حالانکہ تو جانتا ہے کہ آپؐ کسی سائل کو رد نہیں کرتے، اس نے جواب دیا کہ

مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِیْ يَوْمَ اَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهٗ ـ

بخدا میں نے تو صرف اس لیے مانگا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا کفن ہو، سہل کا بیان ہے کہ وہی چادر اس کا کفن ہوئی۔

۱۳۰۷ بَاب النَّجَّارِ۔

باب ۱۳۰۷۔ بڑھئی کا بیان۔

۱۹۵۴ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَتٰی رِجَالٌ اِلٰی سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ يَّسْاَلُوْنَهٗ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی فُلَانَةَ امْرَاَةٍ قَدْسَمَّاهَا سَهْلٌ اَنْ مُّرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَاَمَرَبِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ ـ

۱۹۵۴۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس منبر کے متعلق دریافت کرنے گئے تو انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں عورت کو جس کا نام سہل نے لیا تھا کہلا بھیجا کہ اپنے بڑھئی لڑکے کو حکم دے کہ چند لکڑیاں بنادے جن پر میں بیٹھوں جب لوگوں سے بات کروں، اس عورت نے اس لڑکے کو حکم دیا کہ غابہ کا جھاؤ کا منبر بنادے، چنانچہ وہ تیار کر کے لایا تو اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا آپؐ نے اس کا حکم دیا تو وہ رکھا گیا اور آپؐ اس پر بیٹھے۔

۱۹۵۵ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِیْ غُلَامًا نَّجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ الَّذِیْ صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِیْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰی كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ يُسَكَّتُ حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰی مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ ـ

۱۹۵۵۔ خلاد بن یحییٰ، عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپؐ کے لیے ایسی چیز نہ بنادوں جس پر آپؐ بیٹھیں، میرا ایک لڑکا بڑھئی ہے آپؐ نے فرمایا اگر تیری خواہش ہے تو بنوادے، آپؐ کے لیے منبر تیار کیا گیا جب جمعہ کا دن آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر بیٹھے جو بنایا گیا تھا کھجور کا وہ تنا چیخنے لگا، جس پر آپؐ خطبہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے اس کو پکڑا اور اپنے سینے سے چمٹا لیا وہ تنا اس چھوٹے بچے کی طرح رونے لگا جس کو چپ کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ٹھہر گیا آپؐ نے فرمایا کہ یہ لکڑی اس بنا پر روئی کہ اس کے پاس جو ذکر ہوتا تھا اس کو سنتی تھی (۱)۔

۱۳۰۸ بَاب شِرَآءِ الْحَوَآئِجِ بِنَفْسِهٖ

باب ۱۳۰۸۔ ضرورت کی چیزیں خود خریدنے کا بیان اور ابن

(۱) امام بخاریؒ نے مختلف پیشہ وروں کا نام لے کر عنوان قائم کئے ہیں اور اس پیشہ ور کے متعلق ہر عنوان کے تحت حدیث ذکر کی ہے۔ ان سے معلوم ہوا کہ ان میں سے کوئی پیشہ بھی ناجائز نہیں ہے بلکہ رزق حلال کی تلاش کے لئے ان میں سے کوئی پیشہ اختیار کیا جائے گا اور اس میں حدود شرعیہ کا خیال رکھا جائے گا وہ باعث اجر و ثواب ہو گا۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَؓ اشْتَرٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِّنْ عُمَرَؓ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ جَآءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَّاشْتَرٰی مِنْ جَابِرٍ بَعِیْرًا۔

عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ خریدا اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بکری خریدی اور جابرؓ سے ایک اونٹ خریدا۔

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ یَّهُوْدِیٍّ طَعَامًا بِنَسِیْئَةٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

۱۹۵۶۔ یوسف بن عیسیٰ‘ ابو معاویہ‘ اعمش‘ ابراہیم‘ اسود‘ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار اناج خریدا اور اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۱۳۰۹ بَاب شِرَآءِ الدَّوَّآبِّ وَالْحَمِیْرِ وَاِذَا اشْتَرٰی دَآبَّةً اَوْجَمَلًا وَّهُوَ عَلَیْهِ هَلْ یَکُوْنُ ذٰلِكَ قَبْضًا قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَؓ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِیْهِ یَعْنِیْ جَمَلًا صَعْبًا۔

باب ۱۳۰۹۔ چوپایوں اور گدھوں کے خریدنے کا بیان اور جب کوئی شخص جانور یا اونٹ خریدنے اور بیچنے والا اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے خریدار کا قبضہ ہو گا اور ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اس کو یعنی سرکش اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ دے۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ فَاَبْطَاَ بِیْ جَمَلِیْ وَاَعْیَا فَاَتٰی عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاشَاْنُكَ قُلْتُ اَبْطَاَ عَلَیَّ جَمَلِیْ وَاَعْیَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ یَحْجُنُهٗ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبْ فَرَکِبْتُ فَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ اَکُفُّهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَیِّبًا قَالَ اَفَلَا جَارِیَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ لِیْ اَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَیْهِنَّ قَالَ اَمَا

۱۹۵۷۔ محمد بن بشار‘ عبدالوہاب‘ عبیداللہ‘ وہب بن کیسان‘ جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں تھا‘ میرے اونٹ نے دیر کی اور تھک گیا تو میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ جابر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے کہا اونٹ پر میں چلا اور تھک گیا، لہٰذا میں پیچھے رہ گیا آپؐ اترے اور اس کو ڈنڈے سے مارا پھر فرمایا سوار ہو جا۔ میں سوار ہو گیا تو اس کی تیزی کے باعث میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے سے روکنے لگا۔ آپؐ نے پوچھا کیا تو نے نکاح کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا باکرہ سے یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا ثیبہ سے۔ آپؐ نے فرمایا کنواری عورت سے کیوں نہیں کیا کہ تو اس کے ساتھ کھیلتا وہ تیرے ساتھ کھیلتی۔ میں نے کہا میری چند بہنیں ہیں لہٰذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو ان کو جمع کرے اور ان کے کنگھی کرے

اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ اَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّىْ بِاُوْقِيَةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِىْ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْاٰنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّزِنَ لَهٗ اُوْقِيَةً فَوَزَنَ لِىْ بِلَالٌ فَاَرْجَحَ فِى الْمِيْزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِىْ جَابِرًا قُلْتُ الْاٰنَ يَرُدُّ عَلَىَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَىْءٌ اَبْغَضَ اِلَىَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهٗ۔

اور ان کی نگرانی کرے۔ آپؐ نے فرمایا اب تم پہنچنے والے ہو جب پہنچ جاؤ تو ہوشیاری سے کام لو۔ پھر فرمایا کہ اپنا اونٹ بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں، آپؐ نے اس کو مجھ سے ایک اوقیہ چاندی کے عوض خرید لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں دوسری صبح کو پہنچا ہم مسجد کے دروازے کے پاس پہنچے تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے دروازے پر پایا آپؐ نے فرمایا تم اب آئے، میں نے عرض کیا ہاں، آپؐ نے فرمایا اپنا اونٹ چھوڑ دے اور اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے، میں مسجد میں گیا اور نماز پڑھی آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اوقیہ چاندی تول دیں، تو بلالؓ نے جھکتی ہوئی چاندی تول دی، میں پیٹھ پھیر کر چلا تو آپؐ نے فرمایا میرے پاس جابرؓ کو بلاؤ میں نے اپنے جی میں کہا آپؐ وہ اونٹ مجھ کو واپس کریں گے اور اس سے زیادہ ناگوار کوئی چیز میرے نزدیک نہ تھی آپؐ نے فرمایا اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی لے لو۔

۱۳۱۰ بَاب الْاَسْوَاقِ الَّتِىْ كَانَتْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِى الْاِسْلَامِ ۔

باب ۱۳۱۰۔ ان بازاروں کا بیان جو جاہلیت کے زمانہ میں تھے اور اسلام کے زمانہ میں بھی لوگ وہاں خرید و فروخت کرتے۔

۱۹۵۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَّمَجَنَّةُ وَذُوالْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَةِ فِيْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِىْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ كَذَا۔

۱۹۵۸۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے زمانہ میں بازار تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے وہاں خرید و فروخت کو گناہ سمجھا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہارے لیے حج کے زمانہ میں خرید و فروخت میں کوئی گناہ نہیں حضرت ابن عباسؓ کی قرات میں یہی ہے۔

۱۳۱۱ بَاب شِرَآءِ الْاِبِلِ الْهِيْمِ اَوِ الْاَجْرَبِ الْهَآئِمُ الْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ ۔

باب ۱۳۱۱۔ جس اونٹ کو استسقاء کا مرض ہو گیا ہو یا خارشی اونٹ کی خرید و فروخت کا بیان، ہائم کے معنی ہیں ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف کرنے والا۔

۱۹۵۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو كَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اسْمُهٗ نَوَّاسٌ وَّكَانَتْ عِنْدَهٗ اِبِلٌ هِيْمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَاشْتَرٰى تِلْكَ الْاِبِلَ مِنْ شَرِيْكٍ لَّهٗ فَجَآءَ اِلَيْهِ شَرِيْكُهٗ فَقَالَ بِعْنَا تِلْكَ الْاِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بِعْتَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ

۱۹۵۹۔ علی، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ یہاں ایک شخص تھا جس کا نام نواس تھا اور اس کے پاس اونٹ تھا جس کو استسقاء کا مرض تھا ابن عمرؓ گئے اور اس کے ایک شریک سے وہ اونٹ خرید لیا، چنانچہ اس کے پاس اس کا شریک آیا اور کہا ہم نے وہ اونٹ بیچ دیا اس نے پوچھا کس کے ہاتھ بیچا؟ اس نے کہا فلاں فلاں شکل و صورت کے ایک بڈھے

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَآءَهٗ فَقَالَ اِنَّ شَرِيْكِي بَاعَكَ اِبِلًا هِيْمًا وَّلَمْ يُعَرِّفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِيْنَا بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰى سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا۔

کے ہاتھ بیچا ہے، اس نے کہا تیری خرابی ہو بخدا وہ تو ابن عمرؓ تھے پھر وہ ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا میرے شریک نے آپؐ کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا ہے جس کو استقاء کا مرض ہے اور اس نے آپؐ کو بتایا نہیں، انھوں نے کہا اس کو ہانک کر لے جا تو جب وہ ہانک کر جانے لگا تو انھوں نے کہا اس کو چھوڑ دے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ پر راضی ہیں کہ عدوی (یعنی چھوت) کوئی چیز نہیں اور سفیان نے عمر سے سنا ہے۔

۱۳۱۲ بَاب بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهٗ فِي الْفِتْنَةِ۔

باب ۱۳۱۲۔ فتنہ و فساد وغیرہ کے زمانہ میں ہتھیاروں کے بیچنے کا بیان اور عمران بن حصین نے فتنہ کے زمانہ میں اس کے بیچنے کو مکروہ سمجھا ہے۔

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَاَعْطَاهُ يَعْنِيْ دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔

۱۹۶۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، ابن افلح، ابو محمد (ابو قتادہ کے غلام) ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے سال نکلے اور آپؐ نے ایک زرہ عطا کی میں نے اس کو بیچ دیا اور میں نے اس کی قیمت کے بدلے میں بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور وہ پہلا مال ہے جو میں نے اسلام میں حاصل کیا تھا۔

۱۳۱۳ بَاب فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ۔

باب ۱۳۱۳۔ عطار کا اور مشک بیچنے کا بیان۔

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَابُرْدَةَ ابْنَ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيْرِ الْحَدَّادِ لَايَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ اِمَّا تَشْتَرِيْهِ اَوْتَجِدُ رِيْحَهٗ وَكِيْرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ اَوْثَوْبَكَ اَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً۔

۱۹۶۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بردہ بن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک والا اور لوہاروں کی بھٹی تو مشک والے کے پاس سے تم بغیر فائدے کے واپس نہ ہو گے یا تو اسے خریدو گے یا اس کی بو پاؤ گے اور لوہار کی بھٹی تیرے جسم کو یا تیرے کپڑے کو جلا دے گی یا تم اس کی بدبو سونگھو گے۔

۱۳۱۴ بَاب ذِكْرِ الْحَجَّامِ۔

باب ۱۳۱۴۔ پچھنے لگانے والے کا بیان(۱)۔

(۱) ان احادیث سے امام بخاریؒ یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ حجام کا پیشہ جائز ہے اور اس پر لی جانے والی اجرت بھی حلال ہے۔ یہی ائمہ اربعہ اور جمہور علمائے امت کی رائے ہے۔ بعض وہ احادیث جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرت حجام سے منع فرمایا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

١٩٦٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْطَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا مِنْ خَرَاجِهٖ۔

۱۹۶۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک حمید' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تو آپؐ نے اس کو ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا اور اپنے اعمال کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کر دیں۔

١٩٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الَّذِىْ حَجَمَهٗ وَلَوْكَانَ حَرَامًا لَّمْ يُعْطِهٖ۔

۱۹۶۳۔ مسدد' خالد بن عبداللہ' خالد (حذاء)' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور جس نے پچھنے لگائے تھے اس کو مزدوری دی اور اگر حرام ہوتا تو اسے مزدوری نہ دیتے۔

١٣١٥ بَاب التِّجَارَةِ فِيْمَا يُكْرَهُ لُبْسُهٗ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ۔

باب ۱۳۱۵۔ ان چیزوں کی تجارت کا بیان جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔

١٩٦٤ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ ابْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بِحُلَّةِ حَرِيْرٍ اَوْسِيَرَآءَ فَرَاٰهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اِنِّىْ لَمْ اُرْسِلْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَعْنِىْ تَبِيْعُهَا۔

۱۹۶۴۔ آدم' شعبہ' ابو بکر بن حفص' سالم بن عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک ریشمی جوڑا بھیجا آپؐ نے حضرت عمر کو پہنے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمھیں پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا، اس کو وہی شخص پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں، میں نے تو صرف اس لیے بھیجا تھا کہ اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔

١٩٦٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَؓ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِىْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ

۱۹۶۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' قاسم بن محمد' حضرت عائشہؓ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ انھوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اندر نہیں گئے میں نے آپؐ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات پائے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں توبہ کرتی ہوں میں نے کون سا قصور کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اس

(بقیہ گزشتہ صفحہ) ہے وہ احادیث کراہت تنزیہی اور خلاف اولیٰ ہونے پر محمول ہیں کہ یہ پیشہ حلال تو ہے مگر پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ اس میں انسان کو مسلسل خون میں ملوث رہنا پڑتا ہے۔ خراج سے مراد وہ مال ہے جو غلام اپنے آقا کو روزانہ یاماہانہ کما کر دیتا ہے اور مولیٰ کی طرف سے اس کی مقدار عموماً متعین ہوتی تھی۔

لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعَذَّبُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَّقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِیْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَاتَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔

کو خریدا ہے تاکہ آپؐ اس پر بیٹھیں اور تکیہ لگائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے (۱)۔

۱۳۱٦ بَاب صَاحِبِ السِّلْعَةِ اَحَقُّ بِالسَّوْمِ۔

باب ۱۳۱٦۔ مال کا مالک قیمت بیان کرنے کا زیادہ مستحق ہے۔

۱۹٦٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَآئِطِكُمْ وَفِيْهِ خِرَبٌ وَّنَخْلٌ۔

۱۹٦٦۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالوارث، ابوالتیاح، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی نجار تم اپنے باغ کی قیمت مجھے بتاؤ اور اس میں کچھ غیر آباد تھا اور کچھ حصہ میں کھجور تھے۔

۱۳۱۷ بَاب كَمْ يَجُوْزُ الْخِيَارُ۔

باب ۱۳۱۷۔ کب تک بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے؟

۱۹٦۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِیْ بَيْعِهِمَا مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْيَكُوْنُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

۱۹٦۷۔ صدقہ، عبدالوہاب، یحییٰ، نافع، ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ بائع اور مشتری کو بیع میں اس وقت تک اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو، نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ کو جب کوئی چیز پسند ہوتی تو بیچنے والے سے جدا ہو جاتے۔

۱۹٦۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَزَادَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِی التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِی الْخَلِيْلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۔

۱۹٦۸۔ حفص بن عمر، ہمام، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حکیم بن حزام، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں اور احمد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ مجھ سے بہز نے ہمام کا قول نقل کیا کہ میں نے اس کو ابوالتیاح سے بیان کیا تو کہا میں ابوالخلیل کے ساتھ تھا جب ان سے عبداللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

۱۳۱۸ بَاب اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِی الْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ۔

باب ۱۳۱۸۔ اگر اختیار کی تعیین نہ کرے تو کیا بیع جائز ہے؟

(۱) حنفیہؒ کے یہاں کسی چیز کی بیع کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کا جائز استعمال ہوتا ہو اور معصیت میں استعمال کرنا دوسرے کا فعل ہو تو اس کی بیع جائز ہے۔ لہٰذا ریشمی کپڑے کی بیع جائز ہے کیونکہ عورتوں کے لئے اس کا استعمال جائز ہے۔

۱۹۶۹ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْيَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ۔

۱۹۶۹۔ ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہے کہ تجھے اختیار ہے اور کبھی یوں فرمایا کہ یا بیع خیار ہو۔

۱۳۱۹ بَاب الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوٗسٌ وَّعَطَآءٌ وَابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ۔

باب ۱۳۱۹۔ بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوئے ہوں، ابن عمرؓ شریح، شعبی، طاؤس، عطا اور ابن ابی ملیکہ اسی کے قائل ہیں(۱)۔

۱۹۷۰ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ اَخْبَرَنِيْ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيْمَ ابْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

۱۹۷۰۔ اسحٰق، حبان، شعبہ، قتادہ، صالح، ابو الخلیل، عبداللہ بن حارث حکیم بن حزام، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوں اگر دونوں سچے ہوں اور صاف صاف دونوں بیان کر دیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہو گی اور اگر دونوں جھوٹے ہیں تو ان دونوں کی بیع کی برکت جاتی رہے گی۔

۱۹۷۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۱۹۷۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری ہر دو کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوئے ہوں مگر یہ کہ اختیار کی بیع ہو۔

۱۳۲۰ بَاب اِذَا خَيَّرَ اَحَدُ هُمَا صَاحِبَهٗ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

باب ۱۳۲۰۔ جب (بائع اور مشتری میں سے) ایک دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے تو بیع پوری ہو گئی۔

۱۹۷۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۷۲۔ قتیبہ، لیث، نافع، ابن عمرؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب دو آدمی خرید و فروخت کا

(۱) بیع کب لازم ہوتی ہے؟ اور کب تک متعاقدین کو بیع ختم کرنے کا اختیار رہتا ہے اس بارے میں ائمہ اربعہ کے مابین اختلاف ہے۔ بعض ائمہ اس طرف گئے ہیں کہ جب تک مجلس باقی ہے اس وقت تک ہر ایک کو معاملہ ختم کرنے کا اختیار ہے اور مجلس کے ختم ہونے سے معاملہ لازم ہو گا۔ جبکہ بعض مجتہدین نے اس رائے کو اختیار فرمایا کہ ایجاب وقبول مکمل ہونے تک ہر ایک کو معاملہ ختم کرنے کا اختیار ہے، ایجاب وقبول مکمل ہونے کے ساتھ ہی بیع لازم ہو جائے گی اور یہ اختیار ختم ہو جائے گا۔ جانبین کا استدلال احادیث سے ہے۔ تفصیلی دلائل کے لئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم ص ۲۶۸ ج ۱)

وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا اَوْيُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَفَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ يَّتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

معاملہ کریں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں یکجا ہوں اور جدا نہ ہو جائیں یا ان میں سے ایک نے دوسرے کو اختیار دیا اور اس شرط پر بیع کا معاملہ کر لیا تو بیع واجب ہو گئی اور اگر بیع کرنے کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع کا انکار نہ کیا تو بیع ہو گئی۔

۱۳۲۱ بَاب اِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ۔

باب ۱۳۲۱۔ اگر بائع کے لیے اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہے؟

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَابَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۱۹۷۳۔ محمد بن یوسف، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ بائع اور مشتری کے درمیان کوئی بیع نہیں ہوتی جب تک کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں مگر وہ بیع جس میں خیار ہو۔

۱۹۷٤۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَّجَدْتُّ فِيْ كِتَابِيْ يَخْتَارُ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى اَنْ يَّرْبَحَا رِبْحًا وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۷۴۔ اسحٰق، حبان، ہمام، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں، ہمام نے کہا کہ میں نے اپنی کتاب میں اس طرح پایا کہ تین بار اختیار کرے اگر وہ دونوں سچے ہیں اور صاف صاف بیان کر دیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہو گی اور اگر دونوں جھوٹے ہیں اور عیب کو چھپایا تو ممکن ہے کہ کچھ نفع ہو جائے، لیکن ان دونوں کی برکت جاتی رہے گی اور حبان نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے ابوالتیاح کے واسطہ سے بیان کیا کہ انھوں نے اس حدیث کو عبداللہ بن حارث سے سنا انھوں نے حکیم بن حزام سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۳۲۲ بَاب اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِيْ اَوِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَاَعْتَقَهٗ وَقَالَ طَاوٗسٌ فَمَنْ يَّشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهٗ وَالرِّبْحُ لَهٗ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا

باب ۱۳۲۲۔ جب کوئی چیز خریدے اور جدا ہونے سے پہلے اسی وقت کسی کو ہبہ کر دے بائع مشتری کا انکار نہ کرے یا کسی غلام کو خریدا اور اس کو آزاد کر دیا اور اس شخص کے متعلق جو رضامندی سے کوئی سامان خریدے پھر اس کو بیچ دے، طاؤس نے کہا بیع واجب ہو گئی اور نفع خریدار کو ملے گا اور حمیدی نے کہا کہ مجھ سے سفیان نے بیان کیا ان سے عمرو نے

عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِيْ فَيَتَقَدَّمُ اَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهٗ عُمَرُ وَيَرُدُّهٗ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهٗ عُمَرُ وَيَرُدُّهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ قَالَ هُوَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيْهِ فَبَاعَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهٖ مَاشِئْتَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ بْنِ شِهَابٍ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ بِعْتُ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ مَالًا بِالْوَادِيْ بِمَالٍ لَّهٗ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلٰى عَقِبِيْ حَتّٰى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يُّرَادَّنِي الْبَيْعَ وَكَانَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِيْ وَبَيْعُهٗ رَاَيْتُ اَنِّيْ قَدْ غَبَنْتُهٗ بِاَنِّيْ سُقْتُهٗ اِلٰى اَرْضِ ثَمُوْدَ بِثَلٰثِ لَيَالٍ وَّسَاقَنِيْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلٰثِ لَيَالٍ۔

انھوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، میں حضرت عمرؓ کے ایک تند خو اونٹ پر سوار تھا وہ ہم پر غالب آجاتا تھا اور جماعت سے آگے بڑھ جاتا تھا اس کو حضرت عمرؓ روکتے تھے اور پیچھے لوٹاتے تھے، پھر وہ آگے بڑھ جاتا تو حضرت عمرؓ اس کو ڈانٹتے اور پیچھے کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ دو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ آپؐ کا ہے، آپؐ نے فرمایا میرے ہاتھ بیچ دو، تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچ دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن عمرؓ یہ تمھارا ہے اور جو چاہو کرو (ابو عبداللہ بخاری) نے کہا لیث کا بیان ہے کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بواسطہ ابن شہاب سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ بیان کیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے ہاتھ اپنی زمین ان کی اس زمین کے عوض بیچی جو خیبر میں تھی اور جب ہم دونوں عقد بیع کر چکے تو میں الٹے پاؤں واپس چلا یہاں تک کہ میں ان کے گھر سے نکل گیا اس ڈر سے کہ کہیں وہ میری بیع کو فسخ نہ کر دیں اور طریقہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہوتا جب تک کہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں، عبداللہ نے بیان کیا کہ جب میری اور ان کی بیع پوری ہو گئی تو میں نے خیال کیا کہ حضرت عثمان خسارہ میں رہے اس لیے کہ میں نے ان کو ثمود کی زمین کی طرف تین دن کی مسافت پر دھکیل دیا اور انھوں نے مجھے مدینہ کی زمین کی طرف تین دن کی مسافت پر بھیج دیا۔

۱۳۲۳ بَاب مَايُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ ۔

باب ۱۳۲۳۔ بیع میں دھوکہ دینے کی کراہت کا بیان۔

١٩٧٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَّا خِلَابَةَ ـ

۱۹۷۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' عبداللہ بن دینار' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ اس کو بیع میں دھوکہ دیا جاتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم خریدو تو کہو کہ لاخلابۃ لی یعنی مجھ کو دھوکہ نہ ہو۔

١٣٢٤ بَاب مَاذُكِرَ فِي الْاَسْوَاقِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَّمَا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ وَقَالَ عُمَرُ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ ـ

باب ۱۳۲۴۔ بازاروں کے متعلق جو کہا گیا ہے اس کا بیان اور عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو میں نے پوچھا یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں تجارت ہوتی ہو؟ کہا قینقاع کا بازار اور انسؓ نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھ کو بازار بتاؤ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے بازار میں خرید و فروخت نے غافل کر دیا۔

١٩٧٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّآءَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا جَيْشُ نِ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَّيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ ـ

۱۹۷۶۔ محمد بن صباح' اسمٰعیل بن زکریا' محمد بن سوقہ' نافع بن جبیر بن مطعم حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ پر ایک لشکر حملہ کرے گا جب وہ بیدا کھلے میدان میں پہنچیں گے، تو اول سے اخیر تک سب زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیونکر وہ ابتدا سے انتہا تک دھنسا دیئے جائیں گے جب کہ ان میں بازار ہوں گے اور وہ لوگ ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے، آپؐ نے فرمایا اول سے آخر تک دھنسا دیئے جائیں گے پھر انھیں ان کی نیتوں کے موافق اٹھایا جائے گا۔

١٩٧٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ بِاَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَايُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَايَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً اَوْحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَالْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِيْ

۱۹۷۷۔ قتیبہ' جریر' اعمش' ابو صالح' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کی جماعت کی نماز بازار اور گھر کی نماز سے بیس اور کئی گناہ فضیلت رکھتی ہے اور یہ اس سبب سے کہ جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد میں صرف نماز کے ارادے سے آیا اس کو نماز ہی مسجد جانے پر آمادہ کرتی ہے تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کے ذریعہ ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے یا اس کا گناہ مٹ جاتا ہے اور فرشتے تم میں سے ہر شخص کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں ہوتا ہے (فرشتے یہ دعا کرتے ہیں) یا اللہ اس پر رحمت

مُصَلَّاهُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ وَقَالَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَّاکَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ۔

نازل فرما اور اس پر مہربانی کر جب تک اسے حدث نہ ہو، جس سے فرشتوں کو تکلیف ہو اور فرمایا کہ تم میں سے جس شخص کو نماز روکے وہ نماز ہی میں رہتا ہے۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَیْدِ نِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ۔

۱۹۷۸۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، حمید طویل، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو ایک شخص نے کہا اے ابوالقاسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے، تو اس نے کہا میں نے اس شخص کو پکارا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو(۱)۔

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِیْعِ یَا اَبَا الْقٰسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِكَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ۔

۱۹۷۹۔ مالک بن اسمٰعیل، زہیر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں، ایک شخص نے بقیع میں پکارا، اے ابوالقاسم! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے کہا، میرا مقصد آپ کو پکارنا نہیں تھا، آپؐ نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الدَّوْسِیِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَآئِفَةِ النَّهَارِ لَایُکَلِّمُنِیْ وَلَا اُکَلِّمُهٗ حَتّٰی اَتٰی سُوْقَ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَآءِ بَیْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ فَحَبَسَتْهُ شَیْئًا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا تُلْبِسُهٗ سِخَابًا اَوْتُغَسِّلُهٗ فَجَآءَ یَشْتَدُّ حَتّٰی عَانَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَحْبِبْهُ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهٗ قَالَ سُفْیٰنُ قَالَ عُبَیْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ رَاٰی نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ

۱۹۸۰۔ علی بن عبداللہ، سفیانؒ، عبیداللہ بن ابی یزید، نافع بن جبیر بن مطعم، ابوہریرہ دوسی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن کے کسی حصہ میں نکلے نہ تو آپؐ نے کوئی گفتگو فرمائی اور نہ میں نے کوئی بات آپؐ سے کی، یہاں تک کہ آپؐ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے، پھر حضرت فاطمہؓ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا کیا یہاں بچہ ہے؟ (یعنی حضرت حسن) حضرت فاطمہ نے ان کو تھوڑی دیر روک رکھا، میں نے گمان کیا کہ شاید وہ ان کو ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں، چنانچہ وہ دوڑے ہوئے آئے یہاں تک کہ آپؐ نے ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا اے اللہ اس سے محبت کر اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے، سفیان نے کہا عبیداللہ نے بیان کیا

---

(۱) اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والا نام رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے اور اپنی کنیت کے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس بارے میں حکم شرعی کیا ہے، اس میں علمائے امت کی آرا مختلف ہیں اور تمام کا استدلال احادیث مبارکہ سے ہی ہے۔ جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ نام بھی جائز ہے اور کنیت بھی جائز ہے۔ انفرادی طور پر بھی جائز ہے اور دونوں کو جمع کرنا بھی جائز ہے۔ اور ممانعت کی احادیث ان حضرات کے خیال میں یا تو منسوخ ہو گئیں تھی یا کراہت تنزیہی پر دلالت کرتی ہیں یا ان کا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ تک تھا کیونکہ اس وقت اشتباہ کا امکان تھا بعد میں باقی نہ رہا۔

اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ۔

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ نَّافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَّنْ يَّمْنَعُهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَؓ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَاعَ الطَّعَامُ اِذَا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۱۳۲۵ بَاب كَرَاهِيَةِ الصَّخَبِ فِي السُّوْقِ.

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِؓ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا صَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا تَابَعَهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَّقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِيْ غِلَافٍ سَيْفٌ اَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَآءُ وَرَجُلٌ اَغْلَفُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُوْنًا۔

۱۳۲۶ بَاب الْكَيْلِ عَلَى الْبَآئِعِ وَالْمُعْطِيْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْوَّزَنُوْهُمْ

کہ انھوں نے نافع بن جبیر کو وتر کی ایک رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۱۹۸۱۔ ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ سواروں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ خریدتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس کسی کو بھیجتے جو انھیں اسی جگہ غلہ بیچنے سے منع کرے جہاں پر خریدا ہے، جب تک کہ وہ غلہ وہاں منتقل نہ کیا جائے جہاں غلہ بکتا ہے، اور نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ہم سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلہ کے بیچے جانے سے منع کیا جس کو خریدا ہے جب تک کہ وہ اس پر پورا قبضہ نہ کرے۔

باب ۱۳۲۵۔ بازار میں شور وغل مچانے کی کراہت کا بیان۔

۱۹۸۲۔ محمد بن سنان، فلیح، ہلال، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ملا اور میں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ حال بیان کیجئے جو تورات میں ہے، انہوں نے کہا اچھا بخدا تورات میں آپؐ کی بعض صفتیں وہی بیان کی گئی ہیں جو قرآن میں بیان کی گئی ہیں، اے نبیؐ ہم نے تم کو گواہ بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور ان پڑھ لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، تم ہمارے بندے اور میرے رسول ہو، تمھارا نام ہم نے متوکل رکھا ہے نہ تو بدخواہ ہو اور نہ سنگدل اور نہ بازار میں شور مچانے والے ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا ہے بلکہ معاف کر دیتا ہے، اور بخش دیتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نہیں اٹھائے گا جب تک کہ ٹیڑھے مذہب کو اس کے ذریعے سیدھا نہ کر دے، اس طور پر کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں اور اس کے ذریعہ اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے ہوئے دلوں کو کھول دے۔ عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ہلال سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور سعید نے بواسطہ ہلال، عطاء، ابن سلام روایت کیا کہ خلف ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو غلاف میں ہو سیف اغلف اور قوس غلفاء اس کمان کو کہتے ہیں جو غلاف میں ہو اور رجل اغلف اس شخص کو کہتے ہیں جسکا ختنہ نہ ہوا ہو۔

باب ۱۳۲۶۔ ناپنے کی اجرت بیچنے والے اور دینے والے پر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب وہ ان کو ناپ کر یا

يُخسِرُونَ يَعْنِى كَالُوا لَهُمْ اَوْوَزَنُوا لَهُمْ كَقَوْلِهٖ يَسْمَعُوْنَكُمْ يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوا حَتّٰى يَسْتَوْفُوا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمٰنَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَاِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ۔

تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں، کالوھم سے مراد ہے ان کے لیے ناپتے ہیں اور وزنوھم سے مراد ہے ان کے لیے وزن کرتے ہیں جس طرح یسمعونکم سے مراد یسمعون لکم ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورے طور پر ناپ تول کیا کرو اور حضرت عثمانؓ سے منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب بیچو تو ناپ کر دو اور جب خرید و تو ناپ کر لو۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ۔

۱۹۸۳۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے غلہ خریدا تو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اس کو فروخت نہ کرے۔

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حِرَامٍ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَآئِهٖ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ فَطَلَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَّعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَیَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلٰى اَعْلَاهُ اَوْفِیْ وَسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِیْ لَهُمْ وَبَقِیَ تَمْرِیْ كَاَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَازَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُذَّلَهٗ فَاَوْفِ لَهٗ۔

۱۹۸۴۔ عبدان' جریر' مغیرہ' شعبی' جابر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو حزام کی وفات ہوئی اور ان پر قرض تھا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کوشش کی کہ میرے قرض خواہ اپنے قرض میں کچھ کمی کر دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے اس کی خواہش ظاہر کی لیکن ان لوگوں نے معاف نہ کیا تو مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور اپنی کھجوروں کو چھانٹ کر عجوہ ایک طرف اور عذق زید دوسری طرف کر کے مجھ کو بلا، میں نے جا کر ایسا ہی کیا پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا آپؐ کھجوروں کے اوپر یا ان کے بیچ میں بیٹھ گئے، پھر فرمایا کہ ناپ کر ان لوگوں کو دے دے، چنانچہ میں نے ناپنا شروع کیا یہاں تک کہ میں نے ان سب کا قرض ادا کر دیا اور میری کھجوریں باقی تھیں، گویا ان میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور فراس نے شعبی سے روایت کیا کہ مجھ سے جابرؓ نے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جابرؓ برابر ان قرض خواہوں کے لیے ناپتے رہے یہاں تک کہ قرض ادا کر دیا، اور ہشام نے بواسطہ وہب جابرؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور کاٹ لے اور قرض خواہوں کا قرض پورا ادا کر دے۔

١٣٢٧ بَاب مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ۔

١٩٨٥۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ۔

باب ۱۳۲۷۔ غلہ کا ناپنا مستحب ہے۔

۱۹۸۵۔ ابراہیم بن موسیٰ' ولید' ثور' خالد بن معدان' مقدام بن معدی کرب' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اپنا غلہ ناپ لیا کرو تمھارے لیے برکت کی جائے گی۔

١٣٢٨ بَاب بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهٖ فِيْهِ عَآئِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۳۲۸۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد میں برکت کا بیان اس باب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

١٩٨٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ نِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ دَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَفِيْ صَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ۔

۱۹۸۶۔ موسیٰ' وہیب' عمرو بن یحییٰ' عباد بن تمیم انصاری' عبداللہ بن زید' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور اس کے لیے دعا کی، میں نے مدینہ کو حرام قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لیے دعا کی جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے دعا کی۔

١٩٨٧۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔

۱۹۸۷۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ان لوگوں یعنی مدینہ والوں کو ان کے پیمانوں میں برکت عطا فرما اور ان کے لیے ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

١٣٢٩ بَاب مَايُذْكَرُ فِيْ بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ۔

باب ۱۳۲۹۔ ان روایات کا بیان جو غلہ بیچنے اور احتکار کے متعلق منقول ہیں۔

١٩٨٨۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ۔

۱۹۸۸۔ اسحٰق بن ابراہیم' ولید بن مسلم' اوزاعی' زہری' سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ جو لوگ غلہ اندازہ سے خریدتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان لوگوں کو سزا دی جاتی تھی تاکہ اس کو اپنے ٹھکانوں پر لے جا کر بیچیں۔

١٩٨٩۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا

۱۹۸۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب' ابن طاؤس' طاؤس' ابن عباسؓ

وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ قُلْتُ لِاِ بْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ کوئی آدمی قبضہ کرنے سے پہلے غلہ بیچے' میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا ایسا کیوں؟ انھوں نے کہا یہ تو درہموں کا درہموں کے عوض بیچنا ہے اور غلہ بعد میں دیا جاتا ہے۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنِي اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ۔

۱۹۹۰۔ ابوالولید' شعبہ' عبداللہ بن دینار' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس کو نہ بیچے۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ يُّحَدِّثُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا حَتّٰى يَجِيْءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْيٰنُ هُوَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يُخْبِرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّاهَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔

۱۹۹۱۔ علی' سفیان' عمرو بن دینار' زہری' مالک بن اوس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کوئی شخص ہے جو صرافہ یعنی روپیہ اشرفیاں وغیرہ بھنانے کا معاملہ کر سکے، طلحہ نے کہا میں کر سکتا ہوں مگر میرے خزانچی کو غابہ سے آنے دو' سفیان نے کہا یہ روایت زہری سے اسی طرح مجھے یاد ہے اس میں کوئی زیادتی نہیں اور انہوں نے کہا، مجھ سے مالک بن اوس نے بیان کیا انھوں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دیتے تھے آپؐ نے فرمایا سونے کے عوض سونا بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ نقد ہو اور گیہوں کے بدلے گیہوں بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو اور کھجور کے عوض کھجور بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو اور جو کے عوض جو بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔

۱۳۳۰ بَاب بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَبَيْعِ مَالَيْسَ عِنْدَكَ۔

باب ۱۳۳۰۔ قبضہ کرنے سے پہلے غلہ بیچنے کا بیان اور اس چیز کا بیچنا جو پاس موجود نہ ہو (۱)۔

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ طَاؤُسًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ يَقُوْلُ اَمَّاالَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ

۱۹۹۲۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو بن دینار' طاؤس سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے وہ غلہ ہے جو قبضہ سے پہلے بیچا جائے اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں تمام چیزوں کو اسی طرح سمجھتا ہوں۔

(۱) کسی چیز کو خریدنے کے بعد تو جب تک وہ خریدنے والے کی تحویل اور ضمان میں نہ آجائے آگے اس کی فروخت وغیرہ کے تصرفات کرنا جائز نہیں۔ پھر تحویل میں خواہ قبضہ سے آئے یا تخلیہ سے۔ اس مسئلہ کی مکمل تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (تکملۃ فتح الملہم ص ۳۵۵ ج ۱)

عَبَّاسٍؓ وَلَآ اَحْسِبُ كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ۔

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُهٗ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ زَادَ اِسْمَاعِیْلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُهٗ حَتّٰی یَقْبِضَهٗ۔

۱۹۹۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے غلہ خریدا تو اس کو نہ بیچے جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرلے اور اسمٰعیل نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ جس نے غلہ خریدا تو اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے، یستوفیہ کے بدلے یقبضہ روایت کیا۔

۱۳۳۱ بَاب مَنْ رَّاٰی اِذَا اشْتَرٰی طَعَامًا جِزَافًا اَنْ لَّایَبِیْعَهٗ حَتّٰی یُؤْوِیَهٗ اِلٰی رَحْلِهٖ وَالْاَدَبِ فِیْ ذٰلِكَ۔

باب ۱۳۳۱۔ جب کوئی شخص غلہ اندازہ سے خریدے، تو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کو نہ بیچے جب تک اپنے ٹھکانے پر نہ لے آئے اور اس پر سزا دینے کا بیان۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّاسَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْتَاعُوْنَ جِزَافًا یَعْنِی الطَّعَامَ یُضْرَبُوْنَ اَنْ یَّبِیْعُوْهُ فِیْ مَكَانِهِمْ حَتّٰی یُؤْوُوْهُ اِلٰی رِحَالِهِمْ۔

۱۹۹۴۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا کہ اندازے سے غلہ خریدتے تھے تو ان کو سزا دی جاتی تھی اس بات پر کہ وہ اپنے ٹھکانے پر لانے سے پہلے اس کو بیچ ڈالیں۔

۱۳۳۲ بَاب اِذَا اشْتَرٰی مَتَاعًا اَوْدَآبَّةً فَوَضَعَهٗ عِنْدَ الْبَآئِعِ اَوْمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَااَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَیًّا مَّجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔

باب ۱۳۳۲۔ جب کوئی سامان یا جانور خریدے تو اس کو بائع کے پاس رہنے دے یا قبضہ کرنے سے پہلے مرجائے اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جب کسی زندہ اور ہوش و حواس رکھنے والے سے معاملہ ہو جائے تو وہ خریدار ہے۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَآءِ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ یَوْمٌ كَانَ یَاْتِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّایَاْتِیْ فِیْهِ بَیْتَ اَبِیْ بَكْرٍ اَحَدَ طَرَفَیِ النَّهَارِ فَلَمَّا اُذِنَ لَهٗ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَمْ یَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَا جَآئَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَایَ یَعْنِیْ عَآئِشَةَ

۱۹۹۵۔ فروہ بن ابی المغراء، علی بن مسہر، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بہت کم دن ایسا ہوتا ہے جب صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف نہ لاتے، جب آپؐ کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا تو ظہر کے وقت آپؐ کی تشریف آوری کے باعث ہمارے دل میں خوف پیدا ہوا، حضرت ابوبکرؓ کو اس کی خبر دی گئی تو کہنے لگے کہ اس وقت کوئی نئی بات پیش آئی ہے، جبھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں جب آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے تو ان سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے پاس ہیں ان کو ہٹادو، ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ دونوں میری بیٹیاں عائشہؓ اور اسمٰؓ ہیں، آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں

وَاَسمَآءَ قَالَ اَشَعَرتَ اَنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ قَالَ الصُّحْبَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصُّحْبَةَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِیْ نَاقَتَیْنِ اَعْدَدْ تُّهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَخُذْ اِحْدٰهُمَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ۔

معلوم ہے کہ مجھ کو ہجرت کی اجازت مل گئی۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی تمھارے ساتھ رہوں گا، آپؐ نے فرمایا تم بھی ساتھ رہو گے ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے سفر کے لیے تیار کیا ہے اس لیے ان میں سے ایک آپؐ لے لیجیئے آپؐ نے فرمایا اس کو میں نے قیمت کے عوض لے لیا۔

۱۳۳۳ بَاب لَایَبِیْعُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَسُوْمُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَاْذَنَ لَهٗ اَوْیَتْرُكَ۔

باب ۱۳۳۳۔ اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے مول پر مول کرے جب تک کہ وہ اسے اجازت نہ دے یا چھوڑ دے۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَبِیْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ۔

۱۹۹۶۔ اسمٰعیل، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَافِیْ اِنَآئِهَا۔

۱۹۹۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہری دیہاتی کے ہاتھ نہ بیچے اور آپس میں بخش (یعنی خواہ مخواہ قیمت بڑھانا حالانکہ اس کا لینا منظور نہ ہو) نہ کرو اور نہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیام نکاح پر پیام بھیجے اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دلوائے تاکہ جو کچھ اس کا حصہ ہے خود اس کو حاصل کرے(۱)۔

۱۳۳۴ بَاب بَیْعِ الْمُزَایَدَةِ وَقَالَ عَطَآءٌ اَدْرَكْتُ النَّاسَ لَایَرَوْنَ بَاْسًا بِبَیْعِ الْمَغَانِمِ فِیْمَنْ یَّزِیْدُ۔

باب ۱۳۳۴۔ نیلام کی بیع کا بیان اور عطا نے بیان کیا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مال غنیمت کو نیلام کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ

۱۹۹۸۔ بشر بن محمد، عبداللہ، حسین مکتب، عطا بن ابی رباح، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنا غلام اس طور پر آزاد کیا کہ میرے مرنے کے بعد آزاد ہے لیکن وہ مفلس ہو گیا تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا اور فرمایا اس کو مجھ سے کون خریدتا ہے نعیم بن عبداللہ نے اتنے اتنے روپوں کے عوض خرید لیا، تو آپؐ

(۱) چونکہ ان صورتوں میں دوسرے مسلمان کو ایذاء ہوتی ہے اس بنا پر ان صورتوں سے ممانعت فرمادی۔

نُعَیْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ۔

نے اس کی قیمت اس کے مالک کو دے دی۔

١٣٣٥ بَاب النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى النَّاجِشُ اٰكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَّهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَّا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيْعَةُ فِي النَّارِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

باب ۱۳۳۵۔ نجش کا بیان اور بعض کا خیال ہے کہ یہ بیع جائز نہیں ہے اور ابن ابی اوفی نے کہا نجش کرنے والا سود خوار خائن ہے اور یہ فریب باطل ہے، جائز نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فریب دوزخ میں لے جائے گا اور جس نے وہ کام کیا جس کا میں نے حکم نہیں دیا ہے تو وہ مردود ہے۔

١٩٩٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ۔

۱۹۹۹۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا ہے۔

١٣٣٦ بَاب بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

باب ۱۳۳۶۔ دھوکے کی بیع اور حبل الحبلہ کی بیع کا بیان۔

٢٠٠٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَّتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔

۲۰۰۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے یہ ایک بیع تھی جس کا رواج جاہلیت کے زمانہ میں تھا ایک شخص اونٹنی اس شرط پر خرید تا کہ اس کی قیمت اس وقت دے گا جب وہ اونٹنی بچہ جنے اور پھر اس بچہ کے بچہ پیدا ہو۔

١٣٣٧ بَاب بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ اَنَسٌ نَّهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۳۳۷۔ بیع ملامسہ کا بیان اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

٢٠٠١۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ اِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ يُّقَلِّبَهُ اَوْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

۲۰۰۱۔ سعید بن عفیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عامر بن سعید' ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا اور منابذہ یہ ہے کہ کوئی شخص بیع میں کسی کی طرف کپڑا پھینک دے قبل اس کے کہ وہ خریدار اس کو الٹ پلٹ کر دیکھے اور ملامسہ سے منع فرمایا اور ملامسہ یہ کہ کپڑے کا بغیر دیکھے ہوئے چھولینا ہے۔

٢٠٠٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

۲۰۰۲۔ قتیبہ' عبدالوہاب' ایوب' محمد' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ دو قسم کا لباس ممنوع ہے ایک یہ کہ کوئی

نُهِیَ عَنِ اللِّبْسَتَیْنِ اَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ یَرْفَعُهٗ عَلٰی مَنْكِبِهٖ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ۔

شخص ایک کپڑے میں احتبا کرے پھر اس کو مونڈھے تک اٹھائے اور دو قسم کی بیع سے منع کیا گیا ہے ایک بیع ملامسہ' دوسرے بیع منابذہ۔

١٣٣٨ بَاب بَیْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ اَنَسٌ نَّهٰی عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۳۳۸۔ بیع منابذہ کا بیان اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

٢٠٠٣۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۲۰۰۳۔ اسمٰعیل' مالک' محمد بن یحیٰی بن حیان و ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ (۱) اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

٢٠٠٤۔ حَدَّثَنَا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۲۰۰۴۔ عیاش بن ولید' عبد الاعلیٰ' معمر' زہری' عطاء بن یزید' ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس سے منع فرمایا اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

١٣٣٩ بَاب النَّهْیِ لِلْبَآئِعِ اَنْ لَّا یُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلُّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةُ الَّتِیْ صُرِّیَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِیْهِ وَجُمِعَ فَلَمْ یُحْلَبْ اَیَّا مًا وَّاَصْلُ التَّصْرِیَةِ حَبْسُ الْمَآءِ یُقَالُ مِنْهُ صَرَّیْتُ الْمَآءَ۔

باب ۱۳۳۹۔ بائع کے لیے منع ہے کہ اونٹ گائے اور بکری کو نہ دوہے (تاکہ دودھ زیادہ معلوم ہو) اور محفلہ اور مصراۃ وہ جانور ہے جس کا دودھ نہ دوہا گیا ہو اور دودھ روک کر تھن میں جمع کر دیا گیا ہو۔ اور کئی دن تک نہ دوہا گیا ہو اور تصریہ کے اصل معنی پانی کو روکنا ہے اور اسی سے آتا ہے صریت الماء (یعنی پانی کو روک رکھا)

٢٠٠٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَا عَهَا بَعْدُ فَاِنَّهٗ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَیْنَ اَنْ یَّحْتَلِبَهَا اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ وَ اِنْ شَآءَ رَدَّهَا

۲۰۰۵۔ ابن بکیر' لیث' جعفر بن ربیعہ' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اونٹ اور بکری کے تھن میں دودھ نہ روکو' اور جس شخص نے اس کو اسکے بعد خریدا تو اسکو دوھنے کے بعد اختیار ہے یا تو رکھ لے اور اگر چاہے تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور ساتھ دے دے اور ابو صالح اور

(۱) ملامسہ اور منابذہ یہ بیع کی دو مختلف شکلیں جاہلیت میں رائج تھیں اسلام میں ان کی ممانعت کر دی گئی۔ بیع ملامسہ میں بیع کرتے ہوئے متعاقدین کا ایک دوسرے کو چھولینا یا مبیع کو چھولینا بیع کو لازم کرنے والی بات سمجھا جاتا تھا اگرچہ دوسرے کی رضامندی نہ پائی جاتی ہو۔ اور بیع منابذہ میں کسی ایک کی طرف مبیع کا یا پتھر کا پھینکنا بیع لازم ہونے کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

وَصَاعَ تَمْرٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّالْوَلِيْدِ بْنِ رِبَاحٍ وَّمُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ وَّهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثًا وَّقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلٰثًا وَّالتَّمْرُ اَكْثَرُ۔

مجاہد اور ولید بن رباح موسیٰ بن یسار' ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاع کھجور نقل کرتے ہیں اور بعض ابن سیرین سے ایک صاع غلہ نقل کرتے ہیں اور کہا کہ اسے تین دن تک اختیار ہے اور بعض ابن سیرین سے ایک صاع کھجور کو نقل کرتے ہیں لیکن تین دن کا اختیار ذکر نہیں کیا اور اکثر لوگوں نے تمر (کھجور) کا لفظ روایت کیا ہے۔

٢٠٠٦ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَنَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُلَقَّى الْبُيُوْعُ۔

۲۰۰۶۔ مسدد' معتمر' معتمر کے والد (عثمان) ابو عثمان' عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جس نے ایسی بکری خریدی جس کا دودھ روکا گیا ہو تو ایک صاع اس کے ساتھ دے کر واپس کر دے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ تاجروں کی (پیشوائی کریں یعنی مال تجارت کی آمد کی خبر سن کر آبادی سے باہر نکل کر کم قیمت پر تاجروں سے خریدنے کی کوشش نہ کریں)

٢٠٠٧ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَلَقُّوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْتَلِبَهَا اِنْ رَّضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۲۰۰۷۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قافلہ والوں سے آگے جا کر نہ ملو اور نہ تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع کرے نجش نہ کرو اور نہ شہری دیہاتی کے ہاتھ بیچے اور نہ بکریوں کے تھن میں دودھ روک کر رکھو اور جو شخص اس کو خریدے تو دوہنے کے بعد اس کو اختیار ہے اگر وہ چاہے تو اسے روک رکھے اور اگر ناپسند ہو تو وہ جانور اور ایک صاع کھجور واپس کر دے۔

١٣٤٠ بَاب اِنْ شَآءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِیْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

باب ۱۳۴۰۔ اگر چاہے تو مصراۃ جانور (۱) کو واپس کرے اور اس کے دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دے۔

٢٠٠٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ

۲۰۰۸۔ محمد بن عمرو' مکی' (بن ابراہیم)' ابن جریج' زیاد' ثابت عبدالرحمٰن بن زید کے غلام' حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ جس نے مصراۃ بکری خریدی پھر

(۱) بیع المصراۃ یا تصریہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس جانور کو بیچنا مقصود ہو تا اس کا دودھ کچھ مدت تک بائع اور مالک نہ نکالتا جس سے وہ جانور زیادہ دودھ والا نظر آتا خریدنے والا اسی دھوکے میں آکر خرید لیتا۔ بعد میں اسے حقیقت حال معلوم ہوتی۔ شریعت میں اس سے ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیلات میں ائمہ مجتہدین کے مابین اختلاف آراء پایا جاتا ہے جس کی تفصیل اور جانبین کی مستدل روایات کے لئے ملاحظہ ہو (تکملۃ فتح الملہم ص ۳۳۹ ج ۱)

سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى غَنَمًا مُّصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَاِنْ رَّضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا فَفِيْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

اس کو دودھے اگر اس کو پسند آئے تو اس کو رکھ لے اور اگر اس کو ناپسند ہے تو اس کے دودھ کے عوض میں ایک صاع کھجور واپس کرے۔

١٣٤١ بَاب بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِيْ وَقَالَ شُرَيْحٌ اِنْ شَآءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا۔

باب ۱۳۴۱۔ زانی غلام کی بیع کا بیان اور شریح نے کہا کہ اگر چاہے تو زنا کے سبب سے اس کو واپس کردے۔

٢٠٠٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُنِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَازَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْبِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ۔

۲۰۰۹۔ عبداللہ بن یوسف 'لیث' سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس کو کوڑے مارے اور اس کو ملامت نہ کرے پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے لگائے اور ملامت نہ کرے، پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اس کو بیچ دے اگرچہ بالوں کی ایک رسی ہی کے عوض ہو۔

٢٠١٠۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْبِضَفِيْرٍ وَّقَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَّا اَدْرِيْ بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ۔

۲۰۱۰۔ اسمٰعیل' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ' ابوہریرہؓ اور زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے زنا کیا ہو اور شادی شدہ نہ ہو، آپؐ نے فرمایا اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو بیچ دو اگرچہ ایک رسی ہی کے عوض ہو(۱) اور ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ آپؐ نے تیسری بار یا چوتھی بار کے بعد یہ فرمایا۔

١٣٤٢ بَاب الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ مَعَ النِّسَآءِ۔

باب ۱۳۴۲۔ عورتوں سے خرید و فروخت کرنے کا بیان۔

٢٠١١۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَآئِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

۲۰۱۱۔ ابوالیمان 'شعیب' زہری' عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہؓ کا قول نقل کیا انھوں نے بیان کیا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے بریرہ کی خریداری کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید لو اور آزاد کردو، ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زنا کی عادی باندی کو بالآخر بیچنے کا حکم فرمایا ہے اس میں حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ ممکن ہے کہ دوسرے مالک کے پاس جا کر اس کی یہ عادت نہ رہے اور وہ اس سے باز آجائے اس کی ہیبت اور رعب کی وجہ سے یا اس کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر وہ گناہ سے رک جائے یا دوسرا مالک اس کا نکاح کرادے جس کی وجہ سے یہ اس گناہ سے باز آجائے۔

ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَاَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تو اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ سزا وار ہے پھر فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں جس نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں لگائے اللہ کی شرط زیادہ مضبوط اور سچی ہے۔

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِیْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُّحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَآئِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيْرَةَ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَآءَ قَالَتْ اِنَّهُمْ اَبَوْآ اَنْ يَّبِيْعُوْهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا اَوْعَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِيْنِيْ۔

۲۰۱۲۔ حسان بن ابی عباد' ہمام' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہ کا سوال کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے نکلے جب واپس آئے، تو آپؐ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اس کے وارثوں نے بیچنے سے انکار کر دیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ ولاء ان لوگوں کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے، میں نے نافع سے پوچھا، کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا، یا غلام انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

۱۳۴۳ بَاب هَلْ يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِغَيْرِ اَجْرٍ وَّهَلْ يُعِيْنُهٗ اَوْيَنْصَحُهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَنْصَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهٗ وَرَخَّصَ فِيْهِ عَطَآءٌ۔

باب ۱۳۴۳۔ کیا شہری دیہاتی کے لیے بغیر اجر کے بیچ سکتا ہے، اور کیا اس کی مدد یا خیر خواہی کر سکتا ہے، اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے نیک مشورہ طلب کرے تو اسے نیک مشورہ دینا چاہئے، اور عطا نے اس کی اجازت دی ہے۔

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيْرًا بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۲۰۱۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، اسمٰعیل، قیس، حضرت جریرؓ روایت کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے سننے اور اطاعت کرنے، اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ مَّاقَوْلُهٗ لَايَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَايَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا۔

۲۰۱۴۔ صلت بن محمد، عبدالواحد، معمر، عبداللہ بن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قافلہ والوں سے آگے جا کر نہ ملو، اور شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے، طاؤس کا بیان ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا، شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے، اس کا کیا مطلب ہے، انھوں نے جواب دیا، کہ دلالی نہ کرے۔

١٣٤٤ بَاب مَنْ كَرِهَ اَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِاَجْرٍ۔

باب ۱۳۴۴۔ بعض لوگوں نے دیہاتی کے لیے شہری کی بیع کو بغیر اجر کے مکروہ سمجھا ہے (۱)۔

٢٠١٥۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ نِ الْحَنَفِیُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ۔

۲۰۱۵۔ عبداللہ بن صباح، ابو علی حنفی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے بیچے، اور حضرت ابن عباس نے یہی کہا ہے۔

١٣٤٥ بَاب لَايَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِیْ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ بِعْ لِیْ ثَوْبًا وَّهِیَ تَعْنِی الشِّرَآءَ۔

باب ۱۳۴۵۔ شہری دیہاتی کے لیے دلالی کے ساتھ نہ بیچے، اور ابن سیرین نے بائع اور مشتری دونوں کے لیے مکروہ سمجھا' اور ابراہیم نے کہا کہ عرب کہتے تھے بع لی ثوبا اور اس سے مراد ان کی یہ ہوتی تھی کہ میرے لیے کپڑا خرید لو۔

٢٠١٦۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلٰی بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَاتَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۲۰۱۶۔ مکی بن ابراہیم، ابن جریج، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے، اور نہ نجش کرو، اور نہ شہری دیہاتی کے لیے فروخت کرے۔

٢٠١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۲۰۱۷۔ محمد بن مثنی، معاذ، ابن عون، محمد، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو اس سے منع کیا جاتا تھا، کہ شہری باہر والے کے لیے بیچے۔

١٣٤٦ بَاب النَّهْیِ عَنْ تَلَقِّی الرُّكْبَانِ وَاَنَّ بَيْعَهٗ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّ صَاحِبَهٗ عَاصٍ اٰثِمٌ اِذَا كَانَ بِهٖ عَالِمًا وَّهُوَ خِدَاعٌ فِی الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَايَجُوْزُ۔

باب ۱۳۴۶۔ آگے جا کر قافلہ والوں سے ملنے کی ممانعت، اور اس کی بیع مردود ہے، اس لیے کہ اس کا کرنے والا نافرمان گنہگار ہے جب کہ وہ جانتا ہو، کہ یہ بیع ایک قسم کا دھوکہ ہے، اور دھوکہ جائز نہیں۔

٢٠١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۰۱۸۔ محمد بن بشار، عبدالوہاب، عبیداللہ، سعید بن ابی سعید، حضرت

(۱) احادیث میں دیہات سے غلہ وغیرہ لانے والوں سے شہر سے باہر نکل کر خریدنے سے منع فرمایا ہے، اسی طرح اس بات سے بھی ممانعت کی گئی کہ کوئی شہری دیہاتی کا وکیل بن کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے بیٹھ جائے۔ اس لئے کہ ان صورتوں میں لوگوں کو گرانی وغیرہ کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ واسطے زیادہ ہونے سے اشیاء کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اس ضرر کی وجہ سے ممانعت فرمادی گئی۔ جہاں ان صورتوں میں لوگوں کو ضرر نہ ہوتا ہو وہاں کوئی مضائقہ نہیں۔

الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے آگے جا کر قافلہ والوں سے ملنے سے منع فرمایا، اور اس سے منع فرمایا، کہ شہری دیہاتی کے لیے بیچے۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنِیْ عَيَّاشُ بْنُ عَبْدِ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَّامَعْنٰى قَوْلِهٖ لَايَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِّبَادٍ فَقَالَ لَايَكُنْ لَّهٗ سِمْسَارًا۔

۲۰۱۹۔ عیاش بن عبدالولید، عبدالاعلیٰ، معمر، ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ آپؐ کے قول لا یبیعن حاضر لباد کے کیا معنی ہیں؟ تو انھوں نے کہا، کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَّقَالَ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّی الْبُيُوْعِ۔

۲۰۲۰۔ مسدد، یزید بن زریع، تیمی، ابو عثمان، عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ جس شخص نے دودھ جمع کی ہوئی بکری خریدی، تو اس کو ایک صاع کے ساتھ واپس کردے، اور بیان کیا کہ نبی ﷺ نے آگے جا کر قافلہ والوں سے ملنے سے منع فرمایا۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَلَقُّوا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ۔

۲۰۲۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبدان، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع نہ کرے، اور جو سامان باہر سے آ رہا ہو جب تک بازار میں نہ آجائے آگے بڑھ کر اس سے نہ ملو۔

۱۳۴۷ بَاب مُنْتَهَى التَّلَقِّیْ۔

باب ۱۳۴۷۔ مال والوں کی پیشوائی کس مقام تک ممنوع ہے؟

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِؓ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِیْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّبِيْعَهٗ حَتّٰى يُبْلَغَ بِهٖ سُوْقَ الطَّعَامِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا فِیْ اَعْلَى السُّوْقِ يُبَيِّنُهٗ حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

۲۰۲۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ (بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ آگے جا کر قافلہ والوں سے ملتے تھے، اور ان سے غلہ خریدتے تھے، تو ہم لوگوں کو نبی ﷺ نے منع فرمایا، کہ اس کو اپنی جگہ بیچیں، جب تک کہ وہ غلہ کے بازار تک نہ پہنچ جائے، ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا یہ ملنا بازار کے بلند کنارے پر ہوتا تھا، جو عبداللہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يَتَبَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِیْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهٗ فِیْ مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِیْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ۔

۲۰۲۳۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ (بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ غلہ بازار کی بلندی کی طرف خریدتے تھے، اور اس کو وہیں بیچ دیتے تھے، تو نبی ﷺ نے ان کو منع فرمایا، کہ اسی جگہ نہ بیچیں جب تک کہ وہ اس کو منتقل نہ کرلیں۔

۱۳۴۸ بَاب اِذَا اشْتَرَطَ شُرُوْطًا فِی الْبَیْعِ لَاتَحِلُّ۔

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَ تْنِیْ بَرِیْرَةُ فَقَالَتْ کَاتَبْتُ اَهْلِیْ عَلٰی تِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اَوْقِیَةٌ فَاَعِیْنِیْنِیْ فَقُلْتُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَیَکُوْنُ وَلَآؤُكِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِیْرَةُ اِلٰی اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَیْهَا فَجَآءَ تْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَآءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَآئِشَةُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِیْهَا وَاشْتَرِطِیْ لَهُمُ الْوَلَآءَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَابَالُ رِجَالٍ یَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَاکَانَ مِنْ شَرْطٍ لَّیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ کَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَآءُ اللّٰہِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰہِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَآئِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِیْعُکِهَا عَلٰی اَنَّ وَلَآئَهَا لَنَا فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَایَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۱۳۴۹ بَاب بَیْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ۔

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ

باب ۱۳۴۸۔ بیع میں ایسی شرطوں کے لگانے کا بیان جو جائز نہیں ہیں۔

۲۰۲۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ آئی، اور کہا کہ میں نے اپنے مالک سے نو اوقیہ چاندی کے عوض اس شرط پر مکاتبت کرلی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی دوں گی اس لیے آپ ہماری مدد کیجئے۔ میں نے کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں سب روپے ان کو دیدوں اور تیری ولاء میرے لیے ہوگی۔ بریرہ نے جاکر اپنے مالکوں سے کہا تو ان لوگوں نے اس سے انکار کیا وہ اپنے مالکوں کے پاس سے آئی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، تو اس نے بیان کیا کہ میں نے اپنے مالکوں کے سامنے یہ چیز پیش کی، تو ان لوگوں نے انکار کیا، مگر یہ کہ ولاء ان کی ہوگی، نبی ﷺ نے سنا تو حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ سے حالت بیان کی، آپؐ نے فرمایا، تم اسے لے لو، اور ولاء کی شرط کرلو، ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے، چنانچہ حضرت عائشہؓ نے ایسا ہی کیا، پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا، امابعد لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں کوئی ایسی شرط جو کتاب اللہ میں مذکور نہیں ہے باطل ہے، اگرچہ سو شرطیں لگائے اللہ کا فیصلہ سب سے سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے، ولاء اسی کی ہے، جو آزاد کرے۔

۲۰۲۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین عائشہؓ نے چاہا کہ ایک لونڈی خرید کر آزاد کریں تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں، کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی، حضرت عائشہ نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ شرط تمھیں اس کے خریدنے سے نہ روکے، ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

باب ۱۳۴۹۔ کھجور کے عوض کھجور بیچنے کا بیان۔

۲۰۲۶۔ ابوالولید، لیث، ابن شہاب، مالک بن اوس، حضرت عمرؓ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، گیہوں کے عوض گیہوں بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ دست بدست ہو اور جو کے عوض جو بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو، اور کھجور کے بدلے کھجور بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ نقد ہو۔

۱۳۵۰ بَاب بَيْعِ الزَّبِيْبِ بِالزَّبِيْبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ۔

باب ۱۳۵۰۔ منقیٰ کے عوض منقیٰ، اور غلہ کے عوض غلہ بیچنے کا بیان۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَّبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا۔

۲۰۲۷۔ اسمٰعیل، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے، اور مزابنہ یہ کہ کوئی شخص تر کھجور خشک کھجور کے عوض، اور کشمش، انگور کے عوض ناپ کر کے بیچے۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ بِكَيْلٍ اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَّقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

۲۰۲۸۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی علیہ السلام نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ پھل کو ناپ کر کوئی شخص اس شرط پر بیچے کہ اگر زیادہ ہے، تو میرا ہے اور اگر کم ہے تو میں دوں گا، اور عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا، کہ نبی علیہ السلام نے اندازہ سے عرایا کی اجازت دی۔

۱۳۵۱ بَاب بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ۔

باب ۱۳۵۱۔ جو کے عوض جو بیچنے کا بیان۔

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ فَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاتُفَارِقُهٗ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

۲۰۲۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، مالک بن اوسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کا کہ مجھے سو اشرفیاں بھنانے کی ضرورت ہوئی، مجھ کو طلحہ بن عبیداللہ نے بلایا، ہم دونوں نے اس کے متعلق بات چیت کی، یہاں تک کہ انھوں نے مجھ سے صرف کا معاملہ طے کر لیا اور دینار اپنے ہاتھ میں لے کر الٹ پلٹ کرنے لگے، پھر کہا کہ جب تک میرا خزانچی غابہ سے آئے انتظار کرو، اور حضرت عمرؓ اس گفتگو کو سن رہے تھے تو فرمایا تمھیں خدا کی قسم اس سے جدا نہ ہونا جب تک کہ تم اس سے روپے نہ لے لو، رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا سونے کے عوض سونا بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ دست بدست ہو، گیہوں کے عوض گیہوں بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو، جو کے عوض جو بیچنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو، اور

کھجور کے عوض کھجور بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو (۱)۔

۱۳۵۲ باب بَیعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ۔

باب ۱۳۵۲۔ سونے کے عوض سونا بیچنے کا بیان۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوبَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَّالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّاسَوَآءً بِسَوَآءٍ وَّبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

۲۰۳۰۔ صدقہ بن فضیل، اسمٰعیل بن عتبہ، یحیٰی بن ابی اسحاق، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ سونے کے عوض سونا نہ بیچو مگر یہ کہ برابر، برابر ہو، اور چاندی کے عوض چاندی (نہ بیچو) مگر یہ کہ برابر، برابر ہو، اور سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا بیچو، جس طرح چاہو۔

۱۳۵۳ بَاب بَیعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ۔

باب ۱۳۵۳۔ چاندی کے عوض چاندی بیچنے کا بیان۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمِّيْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَااَبَا سَعِيْدٍ مَاالَّذِيْ تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

۲۰۳۱۔ عبیداللہ بن سعد، عبیداللہ کے چچا یعقوب بن ابراہیم زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے ان سے اس کے مثل رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان سے ملے، اور کہا، اے ابوسعید! تم رسول اللہ ﷺ سے حدیث کس طرح روایت کرتے ہو؟ ابوسعیدؓ نے بیان کیا میں نے صرف کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپؐ فرماتے تھے، کہ سونے کے عوض سونا اور چاندی کے عوض چاندی برابر بیچو۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَاتَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا

۲۰۳۲۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، کہ سونے کے عوض سونا نہ بیچو، مگر یہ کہ برابر، برابر ہو، اور ایک کو دوسرے سے کم یا زیادہ کر کے نہ بیچو، اور ادھار کو نقد کے عوض نہ بیچو۔

(۱) حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ چیزوں کی انہیں کی جنس کے بدلے بیع کے جواز کو دو شرطوں کے ساتھ مشروط کیا ہے (۱) برابر سرابر ہو کمی بیشی نہ ہو (۲) دونوں جانبوں سے نقد معاملہ ہو ادھار نہ ہو۔ ان چھ چیزوں میں اس حکم کی علت کیا ہے؟ اس بارے میں علمائے امت کی آراء مختلف ہیں۔ اسی علت کے مختلف ہونے کی وجہ سے اس بات میں بھی اختلاف رائے ہے کہ ان چھ چیزوں کے علاوہ اور کون کونسی چیزوں میں یہ حکم جاری ہوگا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (تکملۃ فتح الملہم ص ۵۷۸، ج ۱)

مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَآئِبًا بِنَاجِزٍ۔

١٣٥٤ بَاب بَيْعِ الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ نَسأً۔

٢٠٣٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا صَالِحِ نِ الزَّيَّاتَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهٗ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَّايَقُوْلُهٗ فَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍفَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْوَجَدْتَهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَااَقُوْلُ وَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ وَلٰكِنَّنِيْ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا اِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ۔

باب ۱۳۵۴۔ دینار کے عوض دینار کو ادھار بیچنے کا بیان۔

۲۰۳۳۔ علی بن عبداللہ، ضحاک بن مخلد، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو صالح زیات، ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ دینار کے عوض دینار، اور درہم کے عوض درہم بیچو، میں نے ان سے کہا، کہ حضرت ابن عباسؓ تو یہ نہیں کہتے، حضرت ابو سعید نے کہا، میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے نبی ﷺ سے سنا ہے، یا کتاب اللہ میں دیکھا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا اور آپ رسول اللہ ﷺ کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، لیکن مجھ سے اسامہؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا، کہ سود نہیں ہے مگر ادھار میں۔

١٣٥٥ بَاب بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيْئَةً.

٢٠٣٤۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَآءَ ابْنَ عَازِبٍ وَّزَيْدَ ابْنَ اَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَقُوْلُ هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّيْ فَكِلَا هُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا۔

باب ۱۳۵۵۔ سونے کے عوض چاندی ادھار بیچنے کا بیان۔

۲۰۳۴۔ حفص بن عمرو، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، ابو المنہال بیان کرتے ہیں کہ براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے میں نے صرف کے متعلق پوچھا، ان دونوں میں سے ہر ایک یہ کہنے لگے، کہ وہ مجھ سے زیادہ بہتر ہیں، اور دونوں کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے عوض سونا ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

١٣٥٦ بَاب بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ.

٢٠٣٥۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَّاَمَرَنَا اَنْ نَّبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ

باب ۱۳۵۶۔ چاندی کے عوض سونا نقد بیچنے کا بیان۔

۲۰۳۵۔ عمران بن میسرہ، عباد بن عوام، یحیٰی بن ابی اسحاق، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونا بیچنے سے منع فرمایا ہے، مگر یہ کہ برابر، برابر ہو، اور ہم کو حکم دیا، کہ چاندی کے عوض سونا اور سونے کے عوض چاندی خریدیں جس طرح چاہیں۔

بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتَنَا ـ

۱۳۵۷ بَاب بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعِ الْعَرَايَا قَالَ اَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

باب ۱۳۵۷۔ بیع مزابنہ (۱) کا بیان، مزابنہ یہ ہے کہ خشک کھجور کے عوض درخت سے لگی ہوئی کھجور اور کشمش انگور کے عوض بیچے، اور بیع عرایا کا بیان، انسؓ نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۳۶ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَّاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ اَوْبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ غَيْرِهٖ ـ

۲۰۳۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پھلوں کو نہ بیچو، جب تک کہ قابل انتفاع نہ ہو جائے اور درخت سے لگی ہوئی کھجور خشک کھجور کے عوض نہ بیچو، اور سالم نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ (بن عمرؓ) نے بواسطہ حضرت زید بن ثابتؓ بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد تر یا خشک کھجور میں بیع عریہ کی اجازت دی، اور اس کے علاوہ میں اجازت نہیں دی۔

۲۰۳۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَآءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَّبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا ـ

۲۰۳۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ خشک کھجور کے عوض ناپ کر تر کھجور خریدنا اور کشمش کے عوض انگور ناپ کر بیچنا ہے۔

۲۰۳۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيٰنَ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَآءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِيْ رءُوْسِ النَّخْلِ ـ

۲۰۳۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، داؤد بن حصین، ابوسفیان، (ابن ابی احمد کے غلام) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور خشک کے عوض درخت سے لگی ہوئی کھجور خریدے۔

۲۰۳۹ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى

۲۰۳۹۔ مسدد، ابو معاویہ، شیبانی، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ

(۱) بیع مزابنہ سے مراد یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کی بیع اترے ہوئے پھلوں کے بدلے میں کی جائے۔ بیع محاقلہ سے مراد یہ ہے کہ لگی ہوئی کھیتی کی بیع کٹی ہوئی کھیتی کے بدلے میں کی جائے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ۔

اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا ۔

۲۰۴۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ، حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کے مالک کو اجازت دی ہے، کہ اس کو اندازے سے بیچیں۔

۱۳۵۸ بَاب بَيْعِ التَّمْرِ عَلٰى رُؤُسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ۔

باب ۱۳۵۸۔ سونا چاندی کے عوض درخت پر لگی ہوئی کھجور بیچنے کا بیان۔

۲۰۴۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّاَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَطِيْبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِّنْهُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا ۔

۲۰۴۱۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، ابن جریج، عطاء، ابو زبیر، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے پھلوں کے بیچنے سے جب تک اس کی پختگی ظاہر نہ ہو، منع فرمایا، اور ان میں کوئی چیز نہ بیچی جائے، مگر درہم و دینار کے عوض (بیچی جائے) سوا عرایا کے (کہ اس کی اجازت ہے)۔

۲۰۴۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَّسَاَلَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الرَّبِيْعِ اَحَدَّثَكَ دَاوٗدُ عَنْ اَبِيْ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْدُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ ۔

۲۰۴۲۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، مالک، عبید اللہ بن ربیع نے مالک سے پوچھا، کیا تم سے داؤد نے، انھوں نے ابوسفیان سے انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے، کہ نبی ﷺ نے پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔ انھوں نے کہا، ہاں!

۲۰۴۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا وَّقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اُخْرٰى اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيْعُهَا اَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَآءٌ قَالَ سُفْيٰنُ فَقُلْتُ لِيَحْيٰى وَاَنَا غُلَامٌ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ

۲۰۴۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، یحییٰ بن سعید، بشیر، سہل بن ابی خثمہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور کے عوض درخت سے لگی ہوئی کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا، اور عریہ میں اس کی اجازت دی کہ اندازہ کر کے بیچی جائے، تاکہ اس کا مالک تازہ کھجور کھائے، اور سفیان نے دوسری بار یہ بیان کیا، مگر عریہ میں اجازت ہے، کہ اس کے مالک اندازہ سے بیچیں تاکہ کھجور کھائیں، مقصد ایک ہی ہے اور سفیان کا بیان ہے کہ میں کم سن تھا، یحییٰ سے میں نے کہا، کہ اہل مکہ کہتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے، انھوں نے کہا کہ مکہ والوں کو کہاں سے معلوم ہوا؟ میں نے کہا، وہ لوگ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں، یحییٰ خاموش ہوگئے،

الْعَرَايَا فَقَالَ مَا يُدْرِیْ اَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَرْوُوْنَهٗ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّمَا اَرَدْتُّ اَنَّ جَابِرًا مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ لِسُفْيٰنَ وَلَيْسَ فِيْهِ نَهْیٌ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صِلَاحُهٗ قَالَ لَا۔

سفیان نے کہا، میرا مقصد یہ تھا، کہ حضرت جابرؓ تو اہل مدینہ میں سے ہیں، سفیان سے کہا گیا اور اس میں پھل کے بیچنے سے منع نہیں کیا ہے، جب تک کہ اس کا قابل انتفاع ہونا ظاہر نہ ہو، انھوں نے کہا نہیں۔

۱۳۵۹ بَاب تَفْسِيْرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرِيَّةُ اَنْ يُّعْرِیَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَاَذّٰى بِدُخُوْلِهٖ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَّقَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ الْعَرِيَّةُ لَاتَكُوْنُ اِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِيَدًا بِيَدٍ لَّا يَكُوْنُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيْهِ قَوْلُ سَهْلِ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ بِالْاَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا اَنْ يُّعْرِیَ الرَّجُلُ فِیْ مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيْدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ اَلْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوْهَبُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّنْتَظِرُوْابِهَا رُخِّصَ لَهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْهَا بِمَا شَآءُوْا مِنَ التَّمْرِ۔

باب ۱۳۵۹۔ عرایا کی تفسیر (۱)، امام مالک نے کہا، عریہ یہ ہے، کہ ایک شخص کسی کو کھجور کا درخت دیدے، پھر اس کے بار بار آنے سے اس کو تکلیف ہو تو اس کو اجازت دی گئی ہے، کہ خشک کھجور دے کر اس درخت کو خرید لے اور ابن ادریس نے کہا، عریہ تمر کے عوض دست بدست ناپ کر ہوتا ہے اندازے سے نہیں ہوتا اور سہل بن ابی حثمہ کا قول اس کی تائید کرتا ہے، کہ عریہ وسقوں سے ناپ تول کر ہوتا ہے، اور ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ عرایا یہ ہے، کہ ایک شخص اپنے مال میں سے کھجور کا ایک یا دو درخت دیدے۔ یزید نے سفیان بن حسین سے نقل کیا، کہ عرایا کھجور کے درخت ہوتے تھے، جو مسکینوں کو دیئے جاتے تھے، مگر وہ اس کے پکنے کا انتظار نہ کر سکتے تھے، تو انھیں اس بات کی اجازت دی گئی، کہ جس قدر کھجور کے عوض چاہیں، بیچ ڈالیں۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ

۲۰۴۴۔ محمد، عبداللہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرؓ زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں اس بات کی اجازت دی، کہ ناپ کر اندازہ کر کے بیچ دے، موسیٰ بن عقبہ نے کہا، عرایا ان معین درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس آکر تم خرید لو۔

(۱) بیع العرایا کی تفسیر یہ ہے کہ بعض اوقات کسی باغ کا مالک اپنے باغ کے کسی درخت کا پھل کسی فقیر اور محتاج کو ہبۃً دے دیتا، اور پھل کاٹنے کے زمانے میں باغ کا مالک اپنے اہل و عیال سمیت اس باغ میں قیام کر لیتا، اب اس فقیر کے بار بار وہاں آنے سے انہیں تکلیف ہوتی تو مالک اس فقیر سے کہتا کہ اس درخت کے پھلوں کے بدلے میں مجھ سے اتنے ہی اور پھل لے لو۔ اب صورۃً تو یہ بیع ہوتی تھی مگر در حقیقت ہبہ کی ہوئی چیز کی تبدیلی تھی کہ ایک کے بدلے میں دوسری چیز دے دی جاتی۔ اور یہ جائز ہے۔

مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُوْمَاتٌ تَأْتِيْهَا فَتَشْتَرِيْهَا۔

۱۳۶۰ بَاب بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُوْنَ الثِّمَارَ فَاِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيْهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ اِنَّهٗ اِذَا اَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ اَصَابَهٗ مُرَاضٌ اَصَابَهٗ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَّحْتَجُّوْنَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوْمَةُ فِیْ ذٰلِكَ فَاِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوْا حَتّٰی يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُوْمَتِهِمْ وَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَّمْ يَكُنْ يَبِيْعُ ثِمَارَ اَرْضِهٖ حَتّٰی يَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْاَصْفَرُ مِنَ الْاَحْمَرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّآءَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ۔

باب ۱۳۶۰۔ قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کے بیچنے کا بیان اور لیث نے ابو الزناد سے نقل کیا، کہ عروہ بن زبیر، سہل بن ابی حثمہ انصاری سے جو بنی حارثہ میں سے تھے، نقل کرتے تھے، انھوں نے زید بن ثابتؓ سے روایت کی، کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پھلوں کی خرید و فروخت کرتے تھے، جب کاٹنے کا وقت آجاتا، تو خریدار تقاضا کرنے آتے، خریدار کہتا کہ پھل کو دمان ہو گیا، اس کو مراض ہو گیا، قشام ہو گیا (دمان، مراض، قشام درختوں کی بیماریوں کے نام ہیں) اسی قسم کی دیگر آفتوں کا تذکرہ کرتے، اور جھگڑتے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جب اس قسم کے مقدمات کثرت سے آنے لگے، تو آپؐ نے فرمایا، کہ یا تو پھلوں کو نہ بیچو، جب تک کہ پھل کی پختگی ظاہر نہ ہو اور یہ آپؐ نے مشورہ کے طور پر فرمایا اس لیے کہ کثرت سے مقدمات آنے لگے تھے، اور مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابت نے بیان کیا، کہ زید بن ثابتؓ اپنی زمین کے پھلوں کو نہ بیچتے، جب تک ثریا ستارہ نہ نکلتا، اور سرخی و زردی نمایاں ہو جاتی، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا، اس کو علی بن بحر نے بیان کیا، مجھ سے حکام نے بواسطہ عنبسہ، زکریا، ابو الزناد، عروہ، سہل، زید بیان کیا۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ

۲۰۴۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا، یہاں تک کہ اسکا قابل انتفاع ہونا ظاہر ہو جائے، اور بائع و مشتری

حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ ۔

دونوں کو آپؐ نے منع فرمایا۔

٢٠٤٦ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُنِ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ يَعْنِىْ حَتّٰى تَحْمَرَّ۔

۲۰۴۶۔ ابن مقاتل، عبداللہ، حمید طویل، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، اس سے کہ کھجور کا میوہ بیچا جائے یہاں تک کہ پک جائے، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا، یعنی سرخ ہو جائے۔

٢٠٤٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَلِيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشَقِّحَ فَقِيْلَ مَاتُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

۲۰۴۷۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے منع کیا، کہ پھل بیچا جائے، یہاں تک کہ مشقح ہو جائے، پوچھا گیا، مشقح ہونا کیا ہے؟ کہا سرخ ہو جائے اور زرد ہو جائے اور کھانے کے لائق ہو جائے۔

١٣٦١ بَاب بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ۔

باب ۱۳۶۱۔ قابل انتفاع ہونے سے پہلے کھجور بیچنے کا بیان۔

٢٠٤٨ ۔ حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَصَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ قِيْلَ وَمَا يَزْهُوَ قَالَ يَحْمَارُّ اَوْيَصْفَارُّ۔

۲۰۴۸۔ علی بن ہیثم، معلیٰ، ہشیم، حمید، انس بن مالکؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے منع فرمایا ہے، پھل کے بیچنے سے، جب تک کہ قابل انتفاع نہ ہو جائے، اور کھجور کے بیچنے سے، جب تک زہو نہ ہو جائے، پوچھا گیا زہو کیا چیز ہے؟ کہا سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے۔

١٣٦٢ بَاب اِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَصَلَاحُهَا ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ۔

باب ۱۳۶۲۔ جب کسی نے پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچ دیا، پھر اس پر کوئی آفت آ جائے، تو بائع کا نقصان ہوگا(۱)۔

٢٠٤٩ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ

۲۰۴۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، حمید، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کے بیچنے سے جب تک کہ زہو نہ ہو جائے منع فرمایا، پوچھا گیا زہو کیا ہے؟ کہا یہاں تک کہ سرخ ہو جائے، پھر فرمایا، اچھا بتاؤ جب اللہ نے پھل کو روک لیا تو کس چیز

(۱) نقصان کس کا ہوگا؟ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اکثر علماء کی رائے کے مطابق اگر مشتری نے پھلوں پر قبضہ کر لیا تھا اور انہیں اپنی تحویل میں لے لیا تھا تو نقصان مشتری کا ہوگا۔ اور اگر ابھی تک وہ بائع کی تحویل اور اس کے ضمان میں تھے تو نقصان بائع کا ہوگا جس کی بقدر مشتری سے ثمن ساقط ہو جائے گا (عمدۃ القاری ص ۷ ج ۱۲)

فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ مَّالَ اَخِيْهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَصَلَاحُهٗ ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَااَصَابَهٗ عَلٰى رَبِّهٖ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبَايَعُوْا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَصَلَاحُهَا وَلَا تَبِيْعُوْا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ۔

۱۳۶۳ بَاب شِرَآءِ الطَّعَامِ اِلٰى اَجَلٍ۔

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَابَاْسَ بِهٖ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ فَرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

۱۳۶٤ بَاب اِذَا اَرَادَبَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِّنْهُ۔

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ابْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

۱۳۶۵ بَاب مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ

کے عوض تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کھائے گا؟ لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے بواسطہ ابن شہاب بیان کیا' ابن شہاب نے کہا کہ اگر ایک شخص نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے کوئی پھل خریدا' پھر اس پر کوئی آفت آگئی تو اس کی ذمہ داری اس کے مالک (یعنی بائع) پر ہوگی، ابن شہاب کا بیان ہے، مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بواسطہ ابن عمر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھلوں کی خرید و فروخت نہ کرو جب تک کہ قابل انتفاع نہ ہو جائے اور سوکھی ہوئی کھجور کے عوض درخت سے لگی ہوئی کھجور کو نہ بیچو۔

باب ۱۳۶۳۔ ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدنے کا بیان۔

۲۰۵۰۔ عمرو بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا تذکرہ کیا، تو انھوں نے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں، پھر بواسطہ اسود' حضرت عائشہؓ سے نقل کیا، کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

باب ۱۳۶۴۔ اچھی کھجور کے عوض اگر کوئی خراب کھجور بیچنا چاہے۔

۲۰۵۱۔ قتیبہ، مالک، عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمن، سعید بن مسیب' حضرت ابوسعید خدریؓ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر کیا۔ وہ آپؐ کے پاس عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ بخدا یارسول اللہ! ہم یہ کھجور ایک صاع دو صاع کے عوض لیتے ہیں، اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، تمام کھجوروں کو درہموں کے عوض بیچ دو، پھر درہموں سے عمدہ کھجوریں خرید لو۔

باب ۱۳۶۵۔ اس شخص کا بیان جو پیوند کی ہوئی کھجور، یا زمین

اَوْاَرْضًا مَّزْرُوْعَةً اَوْبِاِجَارَةٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِیْ اِبْرَاهِیْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یُخْبِرُ عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلٰی ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَیَّمَا نَخْلٍ بِیْعَتْ. قَدْاُبِّرَتْ لَمْ یَذْکُرِ الثَّمَرَ فَالثَّمَرُ لِلَّذِیْ اَبَّرَهَا وَکَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سَمّٰی لَهٗ نَافِعٌ هٰؤُلَآءِ الثَّلَاثِ ـ

جس میں فصل لگی ہوئی ہو بیچ دے یا ٹھیکہ پر دے۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے بیان کیا، کہ ہم سے ہشام نے بواسطہ ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، نافع (ابن عمرؓ کے غلام) بیان کیا کہ جب بھی پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے جائیں اور اس میں پھل کا تذکرہ نہ ہو' تو پھل اس کا ہے۔ جس نے پیوند لگایا ہے۔ اور یہی حال غلام اور کھیت کا ہے نافع نے ان تینوں چیزوں کا نام ان سے لیا تھا۔

۲۰۵۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَآئِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۲۰۵۲۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچا، تو اس کا پھل بائع کا ہے، مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط کرے۔

۱۳۶۶ بَاب بَیْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ کَیْلًا۔

باب ۱۳۶۶۔ کھیتی کا غلہ کے عوض ناپ کے حساب سے بیچنے کا بیان۔

۲۰۵۳ ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ یَّبِیْعَ ثَمَرَ حَآئِطِهٖ اِنْ کَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ کَیْلًا وَّاِنْ کَانَ کَرْمًا اَنْ یَّبِیْعَهٗ بِزَبِیْبٍ کَیْلًا اَوْکَانَ زَرْعًا اَنْ یَّبِیْعَهٗ بِکَیْلِ طَعَامٍ وَّنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ کُلِّهٖ۔

۲۰۵۳۔ قتیبہ، لیث، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا، یعنی باغ کا پھل اگر کھجور ہو خشک کھجور کے عوض ناپ کے حساب سے بیچے اور اگر انگور ہو تو ناپ کے حساب سے اس کو منقیٰ کے عوض بیچے، یا کھیتی ہو تو ناپ کے حساب سے غلہ کے عوض اسے بیچے، اور آپؐ نے ان تمام صورتوں سے منع فرمایا۔

۱۳۶۷ بَاب بَیْعِ النَّخْلِ بِاَصْلِهٖ۔

باب ۱۳۶۷۔ درخت کو جڑ سمیت بیچنے کا بیان۔

۲۰۵۴ ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِیْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ۔

۲۰۵۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا، کہ جس شخص نے کھجور کے درخت میں پیوند لگایا پھر اس کی جڑ کو بیچ دیا، تو درخت کا پھل اس کا ہے جس نے لگایا ہے، مگر یہ کہ مشتری اس سے شرط کر لے۔

۱۳۶۸ بَاب بَیْعِ الْمُخَاضَرَةِ ـ

باب ۱۳۶۸۔ بیع مخاضرہ کا بیان (۱)۔

۲۰۵۵ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ

۲۰۵۵۔ اسحاق بن وہب، عمر بن یونس، یونس، اسحاق بن ابی طلحہ انصاری، حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے

(۱) بیع مخاضرہ سے مراد یہ ہے کہ پھلوں وغیرہ کی بیع ان کے پکنے سے پہلے کرنا (عمدۃ القاری ص ۱۴ ج ۱۲)

ابْنُ اَبِیْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّہٗ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُخَاضَرَۃِ وَالْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ۔

ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۵۶۔حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ حَتّٰی تَزْھُوَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ مَازَھُوُھَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَیْتَ اِنْ مَّنَعَ اللّٰہُ الثَّمَرَۃَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِیْكَ۔

۲۰۵۶۔ قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خشک کھجور کے عوض درخت پر لگی ہوئی کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا، جب تک کہ زہو نہ ہو جائے۔ ہم نے انس سے پوچھا اس کا زہو ہونا کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ سرخ ہو جائے اور زرد ہو جائے۔ اچھا بتاؤ تو اگر اللہ پھل روک لے تو کس چیز کے عوض میں اپنے بھائی کا مال کھائے گا۔

۱۳۶۹ باب۔ بَیْعِ الْجُمَّارِ وَاَكْلِہٖ۔

باب ۱۳۶۹۔ کھجور کے گابھ بیچنے اور اس کے کھانے کا بیان۔

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ ھِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُّجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَاْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ ھِیَ النَّخْلَۃُ فَاِذَا اَنَا اَحْدَثُھُمْ قَالَ ھِیَ النَّخْلَۃُ۔

۲۰۵۷۔ ابوالولید ہشام بن عبدالملک، ابوعوانہ، ابوبشر، مجاہد، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا، اور آپؐ کھجور کی گابھ کھا رہے تھے، پھر آپؐ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جو مرد مومن کی طرح ہے، میں نے چاہا کہ کہہ دوں، وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن اس وقت میں کم عمر تھا، آپؐ نے خود ہی فرمایا، وہ کھجور کا درخت ہے۔

۱۳۷۰ بَاب مَنْ اَجْرٰی اَمْرَ الْاَمْصَارِ عَلٰی مَا یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَھُمْ فِی الْبُیُوْعِ وَالْاِجَارَۃِ وَالْمِكْیَالِ وَالْوَزْنِ وَسُنَنِھِمْ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ وَمَذَاھِبِھِمُ الْمَشْھُوْرَۃِ وَقَالَ شُرَیْحٌ لِّلْغَزَّالِیْنَ سُنَّتُكُمْ بَیْنَكُمْ رِبْحًا وَّ قَالَ عَبْدُ الْوَھَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ لَّا بَاْسَ الْعَشَرَۃَ بِاَحَدَ عَشَرَ وَیَاْخُذُ لِلنَّفَقَۃِ رِبْحًا وَّقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِھِنْدٍ خُذِیْ مَایَكْفِیْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَالَ تَعَالٰی وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا

باب ۱۳۷۰۔ خرید و فروخت، ٹھیکہ اور ناپ تول میں ہر شہر کے لوگوں کے عرف ان کے رسم و رواج، نیتوں اور مشہور طریقوں پر حکم جاری ہوگا اور شریح نے سوت بیچنے والوں سے کہا کہ تمھارے رسم و رواج کے مطابق ہی حکم دیا جائے گا، اور عبدالوہاب نے بواسطہ ایوب، محمد بیان کیا کہ دس کی چیز کا گیارہ کے عوض بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور خرچ کے عوض نفع لے لے اور نبی ﷺ نے ہند سے فرمایا قاعدہ کے مطابق اتنا لے لے جو تجھ کو اور تیرے بچوں کو کافی ہو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو فقیر ہو تو قاعدہ کے مطابق کھائے، اور حسن نے عبداللہ بن مرداس کا ایک گدھا کرایہ پر لیا، تو پوچھا

فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ بِكَمْ قَالَ بِدَانَقَيْنِ فَرَكِبَهٗ ثُمَّ جَآءَ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهٗ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ۔

کتنا کرایہ ہوگا؟ کہا دو دانق۔ پھر اس پر سوار ہو گئے، پھر دوسری مرتبہ آئے تو کہا گدھا چاہیے، گدھا چاہیے، اس پر سوار ہو گئے اور کوئی کرایہ طے نہیں کیا اور عبداللہ کو نصف درہم بھیج دیا۔

٢٠٥٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ۔

۲۰۵۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، حمید طویل، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ابو طیبہ نے پچھنے لگائے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا اور اپنے عمال کو حکم دیا کہ خراج کم کر دیں۔

٢٠٥٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ هِنْدٌ اُمُّ مُعٰوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَّالِهٖ سِرًّا قَالَ خُذِىْ اَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۲۰۵۹۔ ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ معاویہؓ کی ماں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے، کیا میرے لیے جائز ہے کہ اس کے مال میں سے چپکے سے کچھ لے لوں؟ آپؐ نے فرمایا تو قاعدہ کے مطابق اتنا لے لے جو تجھ کو اور تیرے بیٹوں کو کافی ہو۔

٢٠٦٠۔ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمٰنَ ابْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اُنْزِلَتْ فِىْ وَالِى الْيَتِيْمِ الَّذِىْ يُقِيْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِىْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ فَقِيْرًا اَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۲۰۶۰۔ اسحاق، ابن نمیر، ہشام، ح، محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی تھیں کہ جو شخص مالدار ہو وہ بچے، اور جو شخص فقیر ہو، تو وہ دستور کے موافق کھائے اور یہ آیت یتیم کے سرپرست کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جو اس کی نگرانی کرتا ہے، اور اس کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے، اگر فقیر ہو تو دستور کے موافق اس سے کھائے۔

١٣٧١ بَاب بَيْعِ الشَّرِيْكِ مِنْ شَرِيْكِهٖ۔

باب ۱۳۷۱۔ ایک شریک کا دوسرے شریک کے ہاتھ بیچنے کا بیان۔

٢٠٦١۔ حَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۱۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ شفعہ ہر اس مال میں قائم کیا ہے جو تقسیم نہ ہوا ہو اور جب حد بندی ہو گئی ہو اور راستے پھیر دیئے گئے ہوں تو شفعہ

وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِیْ کُلِّ مَالٍ لَّمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَاشُفْعَةَ۔

نہیں ہے۔

۱۳۷۲ بَاب بَیْعِ الْاَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوْضِ مُشَاعًا غَیْرَ مَقْسُوْمٍ۔

باب ۱۳۷۲۔ مشترک زمین مکانات اور سامان کے بیچنے کا بیان جو تقسیم نہ ہوا ہو۔

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ مَالٍ لَّمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِیْ کُلِّ مَالَمْ یُقْسَمْ تَابَعَهٗ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ کُلِّ مَالٍ وَّرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

۲۰۶۲۔ محمد بن محبوب، عبدالواحد، معمر، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے شفعہ (۱) کا ہر اس مال میں حکم دیا جو تقسیم نہ ہوا ہو، جب حد بندی ہو جائے اور راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں ہے، ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالواحد نے اس حدیث کو بیان کیا اور کہا ہر اس چیز میں شفعہ ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو، ہشام نے معمر سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے، عبدالرزاق نے کہا ہر مال میں ہے اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۳۷۳ بَاب اِذَا اشْتَرٰی شَیْئًا لِّغَیْرِهٖ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ فَرَضِیَ۔

باب ۱۳۷۳۔ اگر کوئی چیز دوسرے کے لیے، اس کی اجازت کے بغیر خریدے پھر وہ راضی ہو جائے۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلٰثَةٌ یَّمْشُوْنَ فَاَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِیْ غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَیْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُدْعُوا اللّٰهَ بِاَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ فَکُنْتُ اَخْرُجُ فَاَرْعٰی ثُمَّ اَجِیْءُ فَاَحْلُبُ فَاَجِیْءُ بِالْحِلَابِ فَاٰتِیْ بِهٖ اَبَوَیَّ فَیَشْرَبَانِ ثُمَّ اَسْقِی الصِّبْیَةَ وَاَهْلِیْ وَامْرَاَتِیْ فَاحْتَبَسْتُ لَیْلَةً فَجِئْتُ فَاِذَاهُمَا نَائِمَانِ قَالَ

۲۰۶۳۔ یعقوب بن ابراہیم، ابوعاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ تین آدمی جا رہے تھے، تو بارش ہونے لگی، وہ تینوں پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہوگئے، ایک چٹان اوپر سے گری (اور غار کا منہ بند ہو گیا) ایک نے دوسرے سے کہا، کہ اللہ سے کسی ایسے عمل کا واسطہ دیکر دعا کرو جو تم نے کیا ہو، ان میں سے ایک نے کہا اے میرے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے، چنانچہ میں باہر جاتا اور جانور چراتا تھا پھر واپس آتا تو دودھ دوھ کر اپنے ماں باپ کے پاس لاتا، جب وہ پی لیتے، تو میں بیوی بچوں اور گھر والوں کو پلاتا، ایک رات مجھے دیر ہوگئی، میں آیا تو دونوں سو گئے تھے، مجھے ناگوار ہوا کہ میں انھیں جگاؤں، اور بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک کے مارے رو رہے تھے، طلوع فجر تک میری حالت یہی رہی، اے اللہ اگر تو یہ جانتا ہے کہ میں نے صرف

(۱) شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو کسی شریک یا پڑوسی کو اس وقت ملتا ہے جب اس کا شریک یا پڑوسی اپنی زمین، مکان، جائیداد فروخت کرتا ہے۔

فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبُهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّافُرْجَةً نَّرٰى مِنْهَا السَّمَآءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ اُحِبُّ امْرَاَةً مِّنْ بَنَاتِ عَمِّيْ كَاَشَدِّ مَايُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَآءَ فَقَالَتْ لَاتَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَّةٍ فَاَعْطَيْتُهٗ وَاَبٰى ذَاكَ اَنْ يَّاْخُذَ فَعَمَدْتُّ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهٗ حَتّٰى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَاعَبْدَاللّٰهِ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ انْطَلِقْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَاِنَّهَا لَكَ فَقَالَ اَتَسْتَهْزِئُ بِيْ قَالَ فَقُلْتُ مَااَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَا فَكُشِفَ عَنْهُمْ۔

تیری رضامندی کے لیے کیا ہے تو پتھر مجھ سے کچھ ہٹادے تاکہ ہم آسمان تو دیکھ سکیں، پتھر کچھ ہٹ گیا۔ پھر دوسرے آدمی نے کہا، اے اللہ میں اپنی ایک چچازاد بہن سے بے انتہا محبت کرتا تھا، جس قدر ایک مرد عورتوں سے محبت کرتا ہے، لیکن اس نے کہا تم اپنا مقصد مجھ سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم سو دینار نہ دو۔ چنانچہ میں نے محنت کر کے سو دینار جمع کیے، جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر، مہر ناجائز طور پر نہ توڑ، میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے ایسا کیا، تو اس پتھر کو کچھ ہٹادے، وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا، پھر تیسرے آدمی نے کہا، یا اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق جوار کے عوض کام پر لگایا، جب میں اسے دینے لگا، تو اس نے لینے سے انکار کر دیا، میں نے اس جوار کو کھیت میں بو دیا، یہاں تک کہ میں نے اس سے گائے بیل اور چرواہا خریدا، پھر وہ شخص آیا اور کہا اے اللہ کے بندے تو مجھے میرا حق دیدے، میں نے کہا ان گایوں، بیلوں اور چرواہے کے پاس جا اور انھیں لے لے 'یہ تیرے ہیں، اس نے کہا کیا تم مذاق کرتے ہو، میں نے اس سے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا، وہ تیرے ہی ہیں، اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری خوشنودی کے لیے ایسا کیا، تو یہ پتھر ہم سے ہٹادے، چنانچہ وہ پتھر ان سے ہٹ گیا۔

١٣٧٤ بَاب الشِّرَآءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْحَرْبِ۔

باب ۱۳۷۴۔ مشرکین اور دار الحرب کے رہنے والوں سے خرید و فروخت کرنے کا بیان۔

٢٠٦٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْقَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَابَلْ بَيْعٌ

۲۰۶۴۔ ابو النعمان، معتمر بن سلیمان، سلیمان، ابو عثمان، عبد الرحمٰن بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے پھر ایک مشرک آدمی آیا، جو لمبا تھا اور اس کے سر کے بال پریشان تھے بکریاں ہانک رہا تھا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا بیچنا چاہتا ہے یا عطیہ یا ہبہ کے طور پر دینا چاہتا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو آپ نے اس سے بکری خرید لی۔

فَاشْتَرٰی مِنْهُ شَاةً۔

۱۳۷۵ بَاب شِرَآءِ الْمَمْلُوْكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهٖ وَعِتْقِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوْهُ وَبَاعُوْهُ وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَّصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔

باب ۱۳۷۵۔ حربی سے غلام خریدنے، اس کے ہبہ کرنے اور آزاد کرنے کا بیان اور نبی ﷺ نے سلمان سے فرمایا کتابت کرلے یہ آزاد تھے، لیکن ان پر لوگوں نے ظلم کیا اور انھیں بیچ دیا اور عمار و صہیب و بلال قید کیے گئے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت بخشی ہے، تو جن لوگوں کو زیادہ روزی دی گئی وہ اپنی لونڈی اور غلاموں پر اپنا رزق واپس نہیں کرتے کہ وہ سب برابر ہو جائیں، کیا وہ لوگ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ اَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ دَخَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِامْرَاَةٍ هِيَ مِنْ اَحْسَنِ النِّسَآءِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنْ يَّآ اِبْرَاهِيْمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِيْ مَعَكَ قَالَ اُخْتِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ لَاتُكَذِّبِيْ حَدِيْثِيْ فَاِنِّيْ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّكِ اُخْتِيْ وَاللّٰهِ اِنْ عَلَى الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ بِهَآ اِلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّيْ فَقَالَتْ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ الْاَعْرَجُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللّٰهُمَّ اَنْ يَّمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّيْ وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ

۲۰۶۵۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، ابراہیمؑ نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی، ان کو لے کر ایسی آبادی میں پہنچے جہاں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالم حکمرانوں میں سے ایک ظالم حکمران رہتا تھا، اس سے بیان کیا گیا کہ ابراہیمؑ یہاں ایک خوبصورت عورت لے کر آئے ہیں، آپؑ کے پاس اس نے ایک آدمی دریافت کرنے کو بھیجا کہ اے ابراہیم یہ عورت تمہارے ساتھ کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا، میری بہن ہے، پھر حضرت ابراہیمؑ لوٹ کر سارہ کے پاس گئے اور کہا کہ میری بات کو جھوٹا نہ کرنا، میں نے ان لوگوں کو بتایا کہ تو میری بہن ہے، بخدا اس زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں اور حضرت سارہ کو اس بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ وہ بادشاہ حضرت سارہ کے پاس گیا وہ کھڑی ہوئیں اور وضو کر کے نماز پڑھی اور دعا کی کہ اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کی بجز اپنے شوہر کے حفاظت کی ہے، تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔ تو وہ بادشاہ زمین پر گر کر، خراٹے لینے لگا، یہاں تک کہ پاؤں زمین پر رگڑنے لگا، اعرج کہتے ہیں، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا حضرت سارہ نے کہا کہ یا اللہ اگر یہ مر جائے گا تو لوگ کہیں گے کہ اسی عورت نے بادشاہ کو قتل کیا ہے، اس

بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّاعَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْفِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَااَرْسَلْتُمْ اِلَيَّ اِلَّا شَيْطَانًا اِرْجِعُوْهَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَعْطُوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً۔

بادشاہ کی یہ حالت دور ہوئی تو پھر ان کی طرف اٹھا، حضرت سارہ کھڑی ہوئیں، وضو کر کے نماز پڑھی پھر دعا کی کہ اے میرے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے بجز اپنے شوہر کے سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے، تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ کر' وہ زمین پر گر کر خراٹے لینے لگا یہاں تک کہ پاؤں رگڑنے لگا، عبدالرحمٰن نے بواسطہ ابو سلمہ ابو ہریرہ سے نقل کیا کہ سارہ نے کہا یا اللہ اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس عورت نے اس کو قتل کیا، اس کی یہ حالت جاتی رہی، بادشاہ نے دوسری یا تیسری بار کہا کہ بخدا تم نے میرے پاس ایک شیطان کو بھیجا اس کو ابراہیمؑ کے پاس لے جاؤ، اور آجر (ہاجرہ) لونڈی ان کو دیدو، وہ لوٹ کر حضرت ابراہیمؑ کے پاس گئیں تو کہا کہ آپؑ نے دیکھ لیا کہ اللہ نے کافر کو ذلیل کیا اور ایک لونڈی خدمت کے لیے دلوائی۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ اُنْظُرْ اِلٰى شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَعَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَّلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَبَهِهٖ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ لَكَ يَاعَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ۔

۲۰۶۶۔ قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے متعلق جھگڑنے لگے، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے، آپؐ اس کی صورت دیکھئے (کہ عتبہ سے ملتی ہے) عبد زمعہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کے بستر پر اس کی لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی صورت دیکھی، تو دیکھا کہ اسے عتبہ سے صاف مناسبت ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ تجھ کو ملے گا۔ اے عبد! لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو، اور زانی کے لیے پتھر ہے اور اے سودہ بنت زمعہ تم اس سے پردہ کرو، چنانچہ سودہ نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِصُهَيْبٍ نِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَّايَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا وَاِنِّيْ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّيْ سُرِقْتُ وَاَنَا صَبِيٌّ۔

۲۰۶۷۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد بن ابراہیمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے صہیبؓ سے کہا اللہ سے ڈرو، اور اپنے باپ کے سوا کسی کی طرف اپنے کو منسوب نہ کرو، صہیبؓ نے کہا مجھے اتنی اتنی دولت ملے' تو بھی ایسی بات کہنا پسند نہ کروں، میں بچپن میں چرالیا گیا تھا۔ (اس لیے میری زبان رومی ہو گئی ورنہ اصل میں میرا باپ ایک عرب تھا)۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

۲۰۶۸۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر حکیم بن حزام سے

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ ابْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ اَوْاَتَحَنَّثُ بِهَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَّعِتَاقَةٍ وَّصَدَقَةٍ هَلْ لِّیْ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ حَكِيْمٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَاسَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

روایت کرتے ہیں، کہ انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بتائیے کہ جو نیک کام میں جاہلیت کے زمانہ میں کرتا تھا یعنی صلہ رحمی، غلام آزاد کرنا اور صدقہ کرنا کیا مجھ کو اس کا بھی اجر ملے گا؟ حکیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے جس قدر نیکیاں کی ہیں، تم انھیں پر مسلمان ہوئے ہو (یعنی ان سب کا اجر ملے گا)۔

۱۳۷۶ بَاب جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْبَغَ۔

باب ۱۳۷۶۔ دباغت (۱) سے پہلے مردار کی کھال کا بیان۔

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا۔

۲۰۶۹۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے، تو آپؐ نے فرمایا، اس کی کھال سے تم نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا؟ لوگوں نے عرض کیا، وہ تو مردار ہے، آپؐ نے فرمایا صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

۱۳۷۷ بَاب قَتْلِ الْخِنْزِيْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيْرِ۔

باب ۱۳۷۷۔ سور مار ڈالنے کا بیان اور جابرؓ نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے سور کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَايَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

۲۰۷۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہ عنقریب تم میں ابن مریم اتریں گے' وہ منصف حاکم ہوں گے، صلیب توڑ دیں گے اور سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی اس قدر کثرت ہو گی کہ مکہ میں کوئی لینے والا نہ ہو گا۔

۱۳۷۸ بَاب لَايُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهٗ رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۳۷۸۔ مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے، اور نہ اس کی چکنائی فروخت کی جائے، اس کو جابرؓ نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

۲۰۷۱۔ حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباسؓ سے

(۱) دباغت کا معنی یہ ہے کہ کھال کی نجس رطوبات کو کسی طریقہ سے زائل کر دیا جائے۔ دباغت دینے سے مردار کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہے اور اس سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ طَاوٗسُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَلَغَ عُمَرَاَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔

روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ فلاں شخص نے شراب بیچی ہے، تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو تباہ کردے، کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ یہود کو تباہ کرے، ان پر چربی حرام کی گئی، لیکن اسے پگھلا کر ان لوگوں نے فروخت کیا۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سعيد بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا۔

۲۰۷۲۔ عبدان، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے، ان پر چربی حرام کی گئی، لیکن ان لوگوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمتیں کھائیں۔

۱۳۷۹ بَاب بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِیْ لَيْسَ فِيْهَا رُوْحٌ وَّمَايُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ۔

باب ۱۳۷۹۔ ان چیزوں کی تصویریں بیچنے کا بیان جس میں جان نہیں ہوتی اور اس میں کونسی صورت حرام ہے؟

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَااَبَا عَبَّاسٍ اِنِّیْ اِنْسَانٌ اِنَّمَامَعِيْشَتِیْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِیْ وَاِنِّیْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَّاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَیْءٍ لَّيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عُرُوْبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ۔

۲۰۷۳۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، یزید بن زریع، عوف، سعید بن ابی الحسن سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں ابن عباس کے پاس تھا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں ایسا آدمی ہوں کہ میرا ذریعہ معاش میرے ہاتھ کی صنعت ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں، تو ابن عباس نے اس سے کہا، میں تجھ سے وہی چیز بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی چیز کی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دیتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ اس میں جان ڈال دے اور وہ اس میں کبھی جان نہ ڈال سکے گا، اس شخص نے بہت ٹھنڈی سانس لی اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا، تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا، کہ تیرا برا ہو اگر تو تصویریں ہی بنانا چاہتا ہے، تو ان درختوں کی جن میں جان نہیں ہوتی، تصویریں بنایا کر، ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا، سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے یہی ایک حدیث سنی ہے۔

۱۳۸۰ بَاب تَحْرِيْمِ التِّجَارَةِ فِی الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

باب ۱۳۸۰۔ شراب کی تجارت کا حرام ہونا، اور جابرؓ نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے شراب بیچنے کو حرام قرار دیا ہے۔

۲۰۷۴۔حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّانَزَلَتْ اٰیَاتُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ اٰخِرِهَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّ مَتِ التِّجَارَةُ فِی الْخَمْرِ۔

۲۰۷۴۔ مسلم، شعبہ، اعمش، ابوالضحی، مسروق، حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتے ہیں، کہ جب سورہ بقر کی آخری آیتیں نازل ہوئیں، تو نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا، کہ شراب کی تجارت حرام کردی گئی۔

۱۳۸۱ بَاب اِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا۔

باب ۱۳۸۱۔اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا۔

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ نِ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِ اَجْرَهٗ۔

۲۰۷۵۔ بشر بن مرحوم، یحییٰ بن سلیم، اسمٰعیل بن امیہ، سعید بن ابی سعید، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا، میں قیامت کے دن تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا، ایک وہ جو میرا نام لے کر عہد کرے، پھر توڑ دے، دوسرے وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی، تیسرے وہ شخص جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا، کام پورا لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی۔

۱۳۸۲ بَاب بَیْعِ الْعَبِیْدِ وَالْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً وَّاشْتَرَی ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَّضْمُوْنَةٍ عَلَیْهِ یُوْفِیْهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَدْیَکُوْنُ الْبَعِیْرُ خَیْرًا مِّنَ الْبَعِیْرَیْنِ وَاشْتَرٰی رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ بَعِیْرًا بِبَعِیْرَیْنِ فَاَعْطَاهُ اَحَدَهُمَا وَقَالَ اٰتِیْكَ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَّهْوًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ لَارِبَا فِی الْحَیَوَانِ الْبَعِیْرُ بِالْبَعِیْرَیْنِ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَیْنِ اِلٰی اَجَلٍ وَّقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ لَابَاْسَ بَعِیْرٌ بِبَعِیْرَیْنِ نَسِیْئَةً۔

باب ۱۳۸۲۔ حیوان کے عوض حیوان اور غلام کے ادھار بیچنے کا بیان اور ابن عمرؓ نے ایک اونٹنی چار اونٹنیوں کے عوض خریدی جس کے متعلق ذمہ داری لے لی تھی کہ ربذہ میں حوالہ کردیں گے اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے' اور رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض خریدا اور ان میں سے ایک تو بائع کو دیدیا اور دوسرے کے متعلق کہا، کہ کل انشاء اللہ بلا تاخیر دیدوں گا، ابن مسیب نے کہا حیوان میں سود نہیں(۱)، ایک اونٹ دو اونٹ کے عوض اور ایک بکری دو بکریوں کے عوض ادھار خرید سکتا ہے' اور ابن سیرین نے کہا دو اونٹ کے عوض ایک اونٹ بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۲۰۷۶۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انسؓ سے روایت

(۱) جانوروں کی بیع اسی جنس کے جانوروں کے بدلے میں کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے، لیکن ایسی بیع کا نقد ہونا ضروری ہے یا ادھار بھی جائز ہے۔ امام بخاریؒ اور دوسرے کئی فقہاء کی رائے یہ ہے کہ ادھار جائز ہے لیکن حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ ایسی بیع کا نقد ہونا ضروری ہے، حنفیہ کے موقف پر متعدد حدیثیں دلالت کرتی ہیں ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۲۸۰ ج ۱۴)

حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ اِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ قیدیوں میں حضرت صفیہؓ بھی تھیں، وہ دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں، پھر رسول اللہ ﷺ کو مل گئیں۔

۱۳۸۳ بَاب بَيْعِ الرَّقِيْقِ۔

باب ۱۳۸۳۔لونڈی غلام بیچنے کا بیان۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْاَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ اَوَاِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لَاعَلَيْكُمْ اَنْ لَّاتَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّاهِيَ خَارِجَةٌ۔

۲۰۷۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابن محیریز، ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، عرض کیا یارسول اللہ ہم قیدی عورتوں کے پاس پہنچتے ہیں تو جماع کرتے ہیں، اور انھیں ہم بیچنا چاہتے ہیں، تو آپؐ عزل کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگ ایسا کرتے ہو، اگر تم لوگ ایسا نہ کرو، تو بھی کوئی مضائقہ نہیں، اس لیے کہ جس جان کا پیدا ہونا مقدر میں لکھا جا چکا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۳۸۴ بَاب بَيْعِ الْمُدَبَّرِ۔

باب ۱۳۸۴۔مدبر کا بیان۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ۔

۲۰۷۸۔ ابن نمیر، وکیع، اسمٰعیل، سلمہ بن کہیل، عطاء، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مدبر (غلام) کو بیچا۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ بَاعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷۹۔ قتیبہ، سفیان، عمرو، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے اس (مدبر) کو بیچا(۱)۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَّاَبَاهُرَيْرَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنِ الْاَمَةِ تَزْنِيْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ۔

۲۰۸۰۔ زہیر بن حرب، یعقوب، یعقوب کے والد (ابراہیم بن سعد)' صالح، ابن شہاب، عبیداللہ، زید بن خالد و ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپؐ سے اس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو زنا کرے اور شادی شدہ نہ ہو، آپؐ نے فرمایا اس کو کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اس کو بیچ دو، تیسری یا چوتھی بار کے بعد آپؐ نے فرمایا۔

(۱) ''مدبر'' ایسے غلام کو کہتے ہیں جس کو اس کا آقا یوں کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے، پھر حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ مدبر مقید کی بیع جائز ہے۔ مدبر مطلق کی بیع جائز نہیں ہے حنفیہ کی مستدل احادیث کیلئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم ص ۲۵۴ ج ۲)

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ۔

۲۰۸۱۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، لیث، سعید، ابو سعید، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کھل جائے تو اس کو حد لگائے اور اس کو ملامت نہ کرے، پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے لگائے، اور ملامت نہ کرے، پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے، تو اس کو بیچ دے، اگرچہ بال کی ایک رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔

۱۳۸۵ بَاب هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَبْرِئَهَا وَلَمْ يَرَالْحَسَنُ بَأْسًا اَنْ يُّقَبِّلَهَا اَوْيُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَأُ اَوْبِيْعَتْ اَوْ عَتَقَتْ فَلْيُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ وَّلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَآءُ وَقَالَ عَطَآءٌ لَّا بَأْسَ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ جَارِيَةِ الْحَامِلِ مَادُوْنَ الْفَرْجِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ۔

باب ۱۳۸۵۔ کیا لونڈی کے ساتھ قبل اس کے کہ اس کا استبراء کرے سفر کر سکتا ہے، اور حسن بصری نے بوسہ یا مباشرت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا اور ابن عمرؓ نے کہا کہ ایسی لونڈی ہبہ کی جائے، یا بیچی جائے یا آزاد ہو، جس سے صحبت کی جاتی تھی، تو وہ ایک حیض تک استبراء کرے اور کنواری عورت استبراء نہ کرے، عطاء نے کہا ہے کہ حاملہ لونڈی سے اس کی شرمگاہ سے فائدہ حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر۔

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نَطْعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ

۲۰۸۲۔ عبدالغفار بن داؤد، یعقوب بن عبدالرحمٰن، عمرو بن ابی عمرو، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ خیبر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح کرا دیا تو آپؐ سے صفیہ بنت حیی بن اخطب کا حسن و جمال بیان کیا گیا، اس کا شوہر مارا گیا تھا اور وہ نئی دلہن تھیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے لیے چن لیا، اور ان کو لے کر چلے، یہاں تک کہ ہم لوگ سدالروحا تک پہنچے، تو آپؐ نے ان کے ساتھ خلوت کی، پھر ایک چھوٹے دستر خوان پر حیس تیار کر کے رکھوایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کو خبر کر دو (تاکہ کھالیں) یہ صفیہؓ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا، پھر ہم مدینہ کی طرف چلے، حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، کہ حضرت صفیہؓ کو اپنی عبا سے گھیرے ہوئے ہیں، پھر اونٹ کے پاس بیٹھتے، اپنا گھٹنا

فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّىْ لَهَا وَرَآءَهٗ بِعَبَآءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهٗ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ۔

رکھتے اور حضرت صفیہ اپنا پاؤں آپؐ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو جاتیں۔

۱۳۸۶ بَاب بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْاَصْنَامِ۔

باب ۱۳۸۶۔ مردار اور بتوں کے بیچنے کا بیان۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهَا تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَاهُوَحَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَىَّ عَطَآءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۸۳۔ قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، عطاء بن ابی رباح، جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح کے سال جب کہ آپ مکہ میں تھے، فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سور اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کیا ہے، عرض کیا گیا، یارسول اللہ مردار کی چربی کا کیا حکم ہے وہ کشتیوں پر ملتے ہیں اور کھالوں پر روغن چڑھاتے ہیں، اور اس سے لوگ چراغ روشن کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، نہیں وہ حرام ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا، اللہ یہود کو تباہ کرے، اللہ نے جب ان پر چربی حرام کی، تو ان لوگوں نے اس کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا اور اس کی قیمت کھانے لگے، ابو عاصم نے مجھ سے عبدالحمید نے ان سے یزید نے بیان کیا کہ مجھ کو عطاء نے لکھ بھیجا کہ میں نے جابر سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

۱۳۸۷ بَاب ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

باب ۱۳۸۷۔ کتے کی قیمت کا بیان (۱)۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۲۰۸۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت زانیہ کی اجرت، اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَوْنُ بْنُ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِىْ اشْتَرٰى حَجَّامًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ

۲۰۸۵۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ایک پچھنے لگانے والا غلام خریدا (تو اس کے اوزار توڑ دیئے) تو میں نے ان

(۱) حنفیہ اور بہت سے دوسرے فقہاء و علماء کی رائے یہ ہے کہ جن کتوں سے نفع اٹھانا اور انہیں رکھنا جائز ہے ان کی خرید و فروخت بھی جائز ہے جن سے نفع اٹھانا جائز نہیں ان کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں ہے۔ مستدل روایات کے لئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم ص ۵۲۷ ج ۱)

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْاَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

سے اس کے متعلق پوچھا، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا اور گودنے والے اور گدوانے والے پر لعنت کی اور سود کھانے اور کھلانے والے اور مصور پر لعنت کی ہے۔

كِتَابُ السَّلَمِ

بیع سلم کا بیان

۱۳۸۸ بَاب السَّلَمِ فِىْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

باب ۱۳۸۸۔ ایک معین ناپ میں سلم کرنے کا بیان۔

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فِى الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ اَوْقَالَ عَامَيْنِ اَوْثَلٰثَةً شَكَّ اِسْمٰعِيْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِىْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِىْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّ وَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۲۰۸۶۔ عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل بن علیہ، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر ابوالمنہال، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، تو لوگ اس وقت پھلوں میں ایک سال یا دو سال کی مدت پر سلم کرتے تھے، یا یہ کہا کہ دو سال یا تین سال کی مدت پر سلم کرتے تھے، اسمٰعیل کو شک ہوا، آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص کھجور میں سلم کرے، تو چاہیے کہ معین ناپ اور مقررہ وزن میں ہو۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا فِىْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۲۰۸۷۔ محمد، اسمٰعیل، ابن ابی نجیح سے یہی روایت معین ناپ اور معین وزن کے متعلق روایت کرتے ہیں۔

۱۳۸۹ بَاب السَّلَمِ فِىْ وَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

باب ۱۳۸۹۔ معین وزن میں سلم کرنے کا بیان(۱)۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِىْ شَىْءٍ فَفِىْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۲۰۸۸۔ صدقہ، ابن عیینہ، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں دو یا تین سال کی مدت پر سلم کرتے تھے، تو آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی چیز میں سلم کرے، تو معین ناپ اور معین وزن میں ایک مدت مقررہ تک کے لیے کرے۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ نَجِيْحٍ وَقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِىْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۲۰۸۹۔ علی، سفیان، ابن ابی نجیح نے بھی یہی روایت بیان کی ہے جس میں یہ بیان کیا ہے، کہ مقررہ وزن میں مدت معینہ کے لیے بیع سلم کرے۔

(۱) بیع سلم ایسی بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پہلے دے دی جاتی ہے اور سامان جو فروخت کیا گیا وہ بعد میں حوالہ کیا جاتا ہے، اس بیع کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مقدار، جنس اصل مال، مدت، مقام تسلیم تمام کو متعین کر دیا جائے تا کہ کسی قسم کی جہالت نہ رہے۔

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۲۰۹۰۔ قتیبہ، سفیان، ابو نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور پھر یہی حدیث بیان کی' مدت معینہ تک کے لیے مقرر ناپ اور وزن میں (سلم کرے)۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنِیْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ اَوْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَاَبُوْبُرْدَةَ فِی السَّلَفِ فَبَعَثُوْنِیْ اِلَى ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰى فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۲۰۹۱۔ ابوالولید، شعبہ، ابن ابی المجالد، ح، (دوسری سند) یحییٰ، وکیع، شعبہ، محمد بن ابوالمجالد، حفص بن عمرو، شعبہ، محمد و عبداللہ بن ابی المجالد سے روایت کرتے ہیں، کہ عبداللہ بن شداد بن ہاد اور ابو بردہ بیع سلم کے متعلق اختلاف کرنے لگے تو ان لوگوں نے مجھے ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا، ہم لوگ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں گیہوں، جو، منقی اور کھجور میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور میں نے ابن ابزیٰ سے پوچھا، تو انھوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

۱۳۹۰ بَاب السَّلَمِ اِلٰى مَنْ لَّيْسَ عِنْدَهٗ اَصْلٌ۔

باب ۱۳۹۰۔ اس شخص سے سلم کرنے کا بیان، جس کے پاس اصل مال نہ ہو۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَّاَبُوْ بُرْدَةَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى فَقَالَا سَلْهُ هَلْ كَانَ اَصْحٰبُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ فِی الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيْطَ اَهْلِ الشَّامِ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّيْتِ فِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ قُلْتُ اِلٰى مَنْ كَانَ اَصْلٌ عِنْدَهٗ قَالَ مَاكُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِیْ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ

۲۰۹۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، شیبانی، محمد بن ابی المجالد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ کو عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس بھیجا اور کہا، کہ ان سے دریافت کرو، کہ کیا نبی ﷺ کے زمانہ میں لوگ گیہوں میں بیع سلم کرتے تھے، عبداللہ نے کہا ہم لوگ اہل شام کے کاشتکاروں سے گیہوں، جو اور زیتون میں مدت معینہ تک کے لیے مقررہ ناپ اور وزن میں سلم کیا کرتے تھے، میں نے پوچھا ان لوگوں سے کرتے تھے جن کے پاس اصل مال موجود ہوتا، انھوں نے کہا ہم ان سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے تھے، پھر ان دونوں نے مجھ کو عبدالرحمن بن ابزی کے پاس بھیجا، تو میں نے ان سے دریافت کیا، تو انھوں نے کہا، کہ نبی ﷺ کے صحابہ آپؐ کے زمانہ میں سلم کیا کرتے تھے اور ہم ان سے

كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْاَلُهُمْ اَلَهُمْ حَرْثٌ اَمْ لَا۔

نہیں پوچھتے تھے، کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں۔

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مُجَالِدٍ م بِهٰذَا وَقَالَ فَنُسْلِفُهُمْ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ۔

۲۰۹۳۔ اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابی مجالد سے اسی روایت کو بیان کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ہم گیہوں اور جو میں سلم کیا کرتے تھے، عبداللہ بن ولید نے سفیان کا قول نقل کیا، کہ ہم سے شیبانی نے بیان کیا اور کہا کہ زیتون (میں بھی سلم کرتے تھے) قتیبہ نے بواسطہ جریر، شیبانی روایت کی کہ گیہوں جو اور منقی میں بھی (سلم کرتے تھے)۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبُخْتَرِيِّ الطَّآئِيَّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاَیُّ شَیْءٍ يُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ اِلٰى جَانِبِهٖ حَتّٰى يُحْزَرَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَبُو الْبُخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۲۰۹۴۔ آدم، شعبہ، عمرو، ابوالبختری طائی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کھجور میں (جو درخت پر لگی ہو) سلم کرنے کے متعلق ابن عباس سے پوچھا انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کھجور کے درختوں کے بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ وہ اس قابل نہ ہو جائیں، کہ کھائے جائیں اور وزن کیے جا سکیں، اس شخص نے پوچھا کونسی چیز وزن کی جائے (جب کہ کھجوریں درخت سے لگی ہوتی ہیں) تو ایک شخص نے جو ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہا کہ اندازہ کرنے کے لائق ہو جائے اور معاذ نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عمرو سے جو حدیث روایت کی، ابوالبختری نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا اور اس طرح روایت کی۔

۱۳۹۱ بَاب السَّلَمِ فِی النَّخْلِ۔

باب ۱۳۹۱۔ چھوہاروں میں سلم کرنے کا بیان۔

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْبُخْتَرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ فَقَالَ نُهِیَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَآءً بِنَا جِزٍ وَّسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ اَوْيَاْكُلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ۔

۲۰۹۵۔ ابولید، شعبہ، عمرو، ابوالبختری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے چھوہاروں میں سلم کرنے کے متعلق ابن عمرؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ چھوہاروں کے بیچنے سے منع کیا گیا جب تک کہ اس میں صلاحیت نہ پیدا ہو جائے اور نقد چاندی کے عوض ادھار بیچنے سے منع کیا گیا اور میں نے ابن عباس سے چھوہاروں میں سلم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا نبی ﷺ نے چھوہاروں کی بیع سے منع فرمایا، جب تک کہ کھانے یا وزن کرنے کے لائق نہ ہو جائیں۔

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْبُخْتَرِيِّ

۲۰۹۶۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، ابوالبختری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے چھوہاروں میں سلم کے متعلق پوچھا، تو

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَصْلُحَ وَنَهٰى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَآءً بِنَا جِزٍ وَّسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَأْكُلَ اَوْيُؤْكَلَ وَحَتّٰى يُوْزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَحْزُرَ۔

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان میں صلاحیت نہ پیدا ہو جائے اور سونے کے عوض چاندی اس طور پر بیچنے سے منع فرمایا کہ ایک نقد ہو اور دوسرا ادھار اور میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے چھوہاروں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ کھائے نہ جا سکیں اور وزن نہ کیے جا سکیں، میں نے پوچھا وزن کیا چیز کی جائے؟ ایک شخص نے جو ان کے پاس بیٹھا تھا، کہا یعنی اندازہ کیا جا سکے۔

۱۳۹۲ بَاب الْكَفِيْلِ فِي السَّلَمِ۔

باب ۱۳۹۲۔ سلم میں ضمانت دینے کا بیان۔

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ بِنَسِيْئَةٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا لَّهٗ مِنْ حَدِيْدٍ۔

۲۰۹۷۔ محمد، یعلی، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور لوہے کی ایک زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

۱۳۹۳ بَاب الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ۔

باب ۱۳۹۳۔ سلم میں گروی رکھنے کا بیان۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَّهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ ۔

۲۰۹۸۔ محمد بن محبوب، عبدالواحد، اعمش بیان کرتے ہیں، ہم لوگوں نے ابراہیم کے نزدیک قرض میں گروی رکھنے کا تذکرہ کیا، تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے اسود نے، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا، کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مدت معینہ کے وعدے پر غلہ خریدا اور لوہے کی ایک زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

۱۳۹۴ بَاب السَّلَمِ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّبِهٖ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وَّاَبُوْ سَعِيْدٍ وَالْاَسْوَدُ وَالْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَابَاسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ مَالَمْ يَكُ ذٰلِكَ فِيْ زَرْعٍ لَّمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ۔

باب ۱۳۹۴۔ ایک مدت معینہ کے وعدے پر سلم کرنا چاہیے،

ابن عباسؓ، ابو سعیدؓ، اسودؓ اور حسن بصری نے یہی کہا اور ابن عمرؓ نے کہا کہ وہ غلہ جس کی صفت بیان کر دی گئی ہو، معین نرخ کے عوض مدت معینہ کے وعدے پر سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں، جب کہ اس کھیتی میں نہ ہو، کہ جس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى

۲۰۹۹۔ ابو نعیم، سفیان، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور لوگ پھلوں میں دو یا تین سال کی

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ اَسْلِفُوْا فِی الثِّمَارِ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ وَّقَالَ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

سلم کرتے تھے تو آپؐ نے فرمایا پھلوں میں معین ناپ میں مدت معینہ کے وعدے پر سلم کیا کرو اور عبداللہ بن ولید نے کہا، کہ ہم سے سفیان نے ان سے ابن ابی نجیح نے بیان کیا، اور کہا، کہ معین پیمانہ اور معین وزن میں ہو۔

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنْ سُلَیْمَانَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِیْ مُجَالِدٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَبُوْ بُرْدَۃَ وَعَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ شَدَّادٍ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَسَاَلْتُھُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا کُنَّا نُصِیْبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ یَاْتِیْنَا اَنْبَاطٌ مِّنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُھُمْ فِی الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی قَالَ قُلْتُ اَکَانَ لَھُمْ زَرْعٌ اَوْلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ زَرْعٌ قَالَا مَا کُنَّا نَسْئَلُھُمْ عَنْ ذٰلِکَ۔

۲۱۰۰۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، سفیان، سلیمان شیبانی، محمد بن ابی مجالد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا، کہ مجھ کو ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس بھیجا۔ میں نے ان دونوں سے سلم کے متعلق پوچھا تو دونوں نے کہا کہ ہم کو غنیمت کا مال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملتا تھا اور شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے تھے، تو ہم ان سے گیہوں، جو اور منقی میں ایک مدت کے وعدے پر سلم کیا کرتے تھے، میں نے ان سے پوچھا ان کے پاس کھیتی ہوتی تھی یا نہیں، ان دونوں نے کہا کہ ہم ان سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے تھے۔

۱۳۹۵ بَابُ السَّلَمِ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَۃُ۔

باب ۱۳۹۵۔ اونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنے کا بیان۔

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ [illegible] یَتَبَایَعُوْنَ الْجَزُوْرَ اِلٰی حَبَلِ الْحَبَلَۃِ فَنَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَسَّرَہٗ نَافِعٌ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَۃُ مَافِیْ بَطْنِھَا۔

۲۱۰۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ (ابن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ لوگ حبل الحبلہ کے وعدے پر خرید و فروخت کرتے تھے، تو نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا، نافع نے اس کی تفسیر بیان کی کہ اونٹنی بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

۱۳۹۶ بَابُ الشُّفْعَۃِ فِیْ مَالَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَۃَ۔

باب ۱۳۹۶۔ شفعہ اس زمین میں ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو اور جب حد بندی ہو جائے تو شفعہ نہیں ہے۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَضٰی

۲۱۰۲۔ مسدد، عبدالواحد، معمر، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا ہر اس زمین میں حکم دیا، جو تقسیم نہ ہوئی ہو، جب حد

(۱) حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ حق شفعہ جس طرح شریک کو ملتا ہے اسی طرح پڑوسی کو بھی حق شفعہ ملتا ہے البتہ اس حق میں شریک پڑوسی سے مقدم ہے اگر وہ نہ ہو یا وہ یہ حق چھوڑ دے تو پڑوسی کو یہ حق ملتا ہے۔ پڑوسی کو حق شفعہ دینے کی متعدد روایات [illegible] حنفیہ کی مستدل روایات کے لئے ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۱۳ ج [illegible])

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَاشُفْعَةَ۔

بندی ہو جائے اور راستے بدل دیئے جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔

١٣٩٧ بَاب عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ اِذَا اَذِنَ لَهٗ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بِيْعَتْ شُفْعَتُهٗ وَهُوَ شَاهِدٌ لَّا يُغَيِّرُهَا فَلَاشُفْعَةَ لَهٗ۔

باب ۱۳۹۷۔ بیچنے سے پہلے شفعہ کو شفیع پر پیش کرنے کا بیان، اور حکم نے کہا کہ اگر بیچنے سے پہلے شفیع اجازت دے تو اس کو شفعہ کا حق نہیں، اور شعبی نے کہا کہ جب شفعہ بیچا گیا اور شفیع موجود تھا، لیکن اس نے اعتراض نہیں کیا تو اس کو حق شفعہ نہیں ہے۔

٢١٠٣ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ وَقَفْتُ عَلٰى سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَجَآءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى اِحْدٰى مَنْكِبَيَّ اِذْ جَآءَ اَبُوْ رَافِعٍ مَّوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاسَعْدُ ابْتَعْ مِنِّيْ بَيْتَيَّ فِيْ دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَّاللّٰهِ مَا اَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اٰلَافٍ مُّنَجَّمَةٍ اَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَّقَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَّلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَهُمَا بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ وَّاَنَا اُعْطٰى بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ۔

۲۱۰۳۔ مکی بن ابراہیم، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا تو مسجد میں مسور بن مخرمہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے ایک مونڈھے پر رکھا اسوقت ابورافع (نبی ﷺ کے غلام) آئے اور کہا اے سعد! مجھ سے میرے دونوں گھر جو تمھارے محلّہ میں ہیں، خرید لو، سعدؓ نے کہا، بخدا میں تو انھیں نہیں خریدتا، مسورؓ نے کہا، بخدا تمھیں خریدنا ہوگا، سعدؓ نے کہا میں تمھیں چار ہزار (درہم) سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی چند قسطوں میں، ابورافع نے کہا کہ مجھے اس کے پانچ سو دینار مل رہے تھے، اگر میں نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنتا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ مستحق ہے تو میں کبھی تمھیں چار ہزار درہم میں نہ دیتا جب کہ مجھے پانچ سو دینار مل رہے تھے، چنانچہ وہ دونوں گھر ابورافعؓ نے سعدؓ کو دے دیئے۔

١٣٩٨ بَاب اَيُّ الْجِوَارِ اَقْرَبُ۔

باب ۱۳۹۸۔ کونسا پڑوسی زیادہ قریب ہے۔

٢١٠٤ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَآئِشَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

۲۱۰۴۔ حجاج، شعبہ ح، علی ابن عبداللہ، شبابہ، شعبہ، ابوعمران، طلحہ بن عبداللہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں، ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا، اس کو جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔

آٹھواں پارہ ختم ہوا

آٹھواں پارہ ختم

نواں پارہ

۱۳۹۹ بَاب فِي الْإِجَارَةِ اِسْتِيْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ وَالْخَازِنُ الْاَمِيْنُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ اَرَادَهٗ۔

۲۱۰۵۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ مَا اُمِرَ بِهٖ طَيِّبَةً نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۔

۲۱۰۶۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰىؓ قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَقُلْتُ مَاعَلِمْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ اَوْلَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ۔

۱۴۰۰ بَاب رَعْيِ الْغَنَمِ عَلٰى قَرَارِيْطَ۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ۔

۱۴۰۱ بَاب اِسْتِيْجَارِ الْمُشْرِكِيْنَ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَاِذَا لَمْ يُوْجَدْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ۔

نواں پارہ

باب ۱۳۹۹۔ مزدوری یا کرایہ کا بیان، مرد صالح کا مزدوری پر لگانا اور اللہ کا قول کہ جن سے تم مزدوری لو ان میں اچھا وہ ہے جو قوی امین ہو اور امانتدار خزانچی اور اس شخص کا بیان جو کسی کام کی خواہش کرے اس سے کام نہ لے۔

۲۱۰۵۔ محمد بن یوسف، سفیان، ابو بردہ (یزید بن عبداللہ) ابو بردہ (عامر) ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ امانتدار خزانچی بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے جو اپنے دل کی خوشی سے مالک کی دلائی ہوئی رقم پوری پوری دے۔

۲۱۰۶۔ مسدد، یحییٰ، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ، ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی اور بھی تھے، میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا، کہ یہ دونوں عامل بننا چاہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا ہم ہر گز اس شخص کو عامل نہیں بناتے جو عامل بننا چاہے۔

باب ۱۴۰۰۔ چند قیراط کے عوض بکریاں چرانے کا بیان۔

۲۱۰۷۔ احمد بن محمد مکی، عمرو بن یحییٰ، اپنے دادا سے، وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا۔ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں، آپؐ کے صحابہ نے کہا اور آپؐ نے بھی، آپؐ نے فرمایا ہاں، میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط میں چرایا کرتا تھا۔

باب ۱۴۰۱۔ ضرورت کے وقت یا جب کوئی مسلمان نہ ملے، مشرکوں سے مزدوری کرانے کا بیان، اور نبی ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو کام پر لگایا (بٹائی کا معاملہ کیا)۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَاسْتَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ م بَنِي الدِّيْلِ ثُمَّ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ ابْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا اَلْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِيْنَ حِلْفٍ فِيْ اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَّهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَآ اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ فَاَتَا هُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيْحَةَ لَيَالٍ ثَلٰثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ الدِّيْلِيُّ فَاَخَذَ بِهِمْ طَرِيْقَ السَّاحِلِ۔

۲۱۰۸۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری، عروہ بن زبیر، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں (ہجرت کے واقعہ میں) کہ نبی ﷺ اور ابو بکرؓ نے بنی دیل کے ایک شخص کو پھر بنی عبد بن عدی سے ایک راہبر جو راہ بتانے میں بہت ہوشیار تھا، مزدوری پر رکھا، اس نے عاص بن وائل کے خاندان سے قسم کا معاہدہ کیا تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا، ان دونوں نے اس پر اعتماد کیا اور اس کو دونوں نے اپنی اپنی سواریاں دیدیں اور اس کو ہدایت کی کہ تین راتوں کے بعد غار ثور کے پاس لے کر آئے، چنانچہ وہ تین راتوں کے بعد صبح کو دونوں کی سواریاں لے کر آیا اور آپ دونوں روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ تھا اور راہ بتانے والا قبیلہ دیل کا ایک شخص تھا جو ان سب کو ساحل کے راستہ سے لے گیا۔

۱۴۰۲ بَاب اِذَا اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا لِّيَعْمَلَ لَهٗ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْبَعْدَ شَهْرٍ اَوْبَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلٰى شَرْطِهِمَا الَّذِيْ اشْتَرَطَاهُ اِذَا جَاءَ الْاَجَلُ۔

باب ۱۴۰۲۔ اگر کوئی آدمی کسی مزدور کو مزدوری پر لگائے کہ تین دن یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد کام کرے تو جائز ہے، اور جب وہ وقت مقرر آجائے تو دونوں اپنے شرائط پر قائم رہیں گے۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَاْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ م بَنِي الدِّيْلِ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَّهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَآ اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلٰثٍ۔

۲۱۰۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (ہجرت کے واقعہ میں) کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ نے بنی دیل کے ایک شخص کو جو راہبر تھا، راستہ بتانے کے لیے مزدوری پر مقرر کیا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا، دونوں نے اپنی سواریاں اس کے حوالہ کر دیں اور اس سے عہد لیا، کہ تین راتوں کے بعد تیسری کی صبح کو غار ثور پر سواری لیکر آجائے۔

۱۴۰۳ بَاب الْاَجِيْرِ فِي الْغَزْوِ۔

باب ۱۴۰۳۔ جہاد میں مزدور ساتھ لے جانے کا بیان۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ اَوْثَقِ اَعْمَالِيْ فِيْ

۲۱۱۰۔ یعقوب بن ابراہیم، اسمٰعیل بن علیہ، ابن جریج، عطاء، صفوان بن یعلی، یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ جیش العسرہ یعنی غزوہ تبوک میں شریک ہوا تھا اور میرے خیال میں یہ سب سے زیادہ قابل اعتماد عمل تھا میرا ایک مزدور تھا، جس نے کسی سے جھگڑا کیا، ایک نے دوسرے کی انگلی دانت میں دبالی، تو اس

نَفۡسِیۡ فَکَانَ لِیۡ اَجِیۡرٌ فَقَاتَلَ اِنۡسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصۡبَعَ صَاحِبِهٖ فَانۡتَزَعَ اِصۡبَعَهٗ فَانۡدَرَ ثَنِیَّتَهٗ فَسَقَطَتۡ فَانۡطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَاهۡدَرَ ثَنِیَّتَهٗ وَقَالَ اَفَیَدَعُ اِصۡبَعَهٗ فِیۡ فِیۡكَ تَقۡضَمُهَا قَالَ اَحۡسِبُهٗ قَالَ كَمَا یَقۡضَمُ الۡفَحۡلُ قَالَ ابۡنُ جُرَیۡجٍ وَحَدَّثَنِیۡ عَبۡدُاللّٰهِ بۡنُ اَبِیۡ مُلَیۡكَةَ عَنۡ جَدِّهٖ بِمِثۡلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَرَجُلٍ فَانۡدَرَ ثَنِیَّتَهٗ فَاهۡدَرَهَا اَبُوۡبَكۡرٍ ۔

نے اپنی انگلی کھینچ لی، تو اس کے دانت گر گئے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (شکایت لے کر) پہنچا تو آپؐ نے اس کے دانت کا معاوضہ نہیں دلایا اور فرمایا کہ وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا کہ تو چبا جاتا۔ یعلی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جس طرح اونٹ چبا جاتا ہے اور ابن جریج نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے انھوں نے اپنے دادا سے اس طرح روایت کی کہ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ کو دانتوں میں دبایا (اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا) تو اس کا دانت گر گیا، تو ابو بکرؓ نے اس کا معاوضہ نہیں دلایا۔

۱۴۰۴ بَابُ مَنِ اسۡتَاۡجَرَ اَجِیۡرًا فَبَیَّنَ لَهُ الۡاَجَلَ وَلَمۡ یُبَیِّنِ الۡعَمَلَ لِقَوۡلِهٖ: اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ هَاتَیۡنِ اِلٰی قَوۡلِهٖ عَلٰی مَانَقُوۡلُ وَكِیۡلٌ یَاۡجُرُ فُلَانًا یُعۡطِیۡهِ اَجۡرًا وَّمِنۡهُ فِی التَّعۡزِیَةِ اَجَرَكَ اللّٰهُ۔

باب ۱۴۰۴۔ جس شخص نے کسی مزدور کو اجرت پر لگایا مدت تو بیان کر دی لیکن کام نہیں بیان کیا (تو جائز ہے) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (شعیبؑ کے واقعہ میں) کہ میں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو تمھارے نکاح میں دینا چاہتا ہوں، علی مانقول وکیل تک 'یاجر فلانا کے معنی ہیں، وہ اس کو اجر دیتا ہے، اور تعزیت کے موقعہ پر آجرک اللہ (تمھیں اللہ بدلہ دے) بولتے ہیں، تو وہ اسی سے ماخوذ ہے۔

۱۴۰۵ بَابُ اِذَا اسۡتَاۡجَرَ اَجِیۡرًا عَلٰۤی اَنۡ یُّقِیۡمَ حَآئِطًا یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّنۡقَضَّ جَازَ ۔

باب ۱۴۰۵۔ اگر کوئی شخص کسی مزدور کو اس کام پر لگائے کہ دیوار سیدھی کر دے جو گرنے کے قریب ہے۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا اِبۡرَاهِیۡمُ بۡنُ مُوۡسٰی اَخۡبَرَنَا هِشَامُ ابۡنُ یُوۡسُفَ اَنَّ ابۡنَ جُرَیۡجٍ اَخۡبَرَهُمۡ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ یَعۡلَی بۡنُ مُسۡلِمٍ وَّعَمۡرُو بۡنُ دِیۡنَارٍ عَنۡ سَعِیۡدِ بۡنِ جُبَیۡرٍ یَّزِیۡدُ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ وَغَیۡرُ هُمَا قَدۡسَمِعۡتُهٗ یُحَدِّثُهٗ عَنۡ سَعِیۡدٍ قَالَ قَالَ لِیَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ حَدَّثَنِیۡ اُبَیُّ بۡنُ كَعۡبٍ قَالَ قَالَ لِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَانۡطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّنۡقَضَّ قَالَ سَعِیۡدٌ بِیَدِهٖ هٰكَذَا وَرَفَعَ یَدَیۡهِ فَاسۡتَقَامَ قَالَ یَعۡلٰی حَسِبۡتُ اَنَّ سَعِیۡدًا قَالَ فَمَسَحَهٗ بِیَدِهٖ فَاسۡتَقَامَ قَالَ لَوۡشِئۡتَ لَاتَّخَذۡتَ عَلَیۡهِ اَجۡرًا قَالَ

۲۱۱۱۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یعلی بن مسلم و عمرو بن دینار' سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار ایک دوسرے سے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کرتے ہیں، ابن جریج کا بیان ہے کہ ان دونوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی روایت کرتے ہوئے سنا کہ مجھ سے ابن عباس نے اور ان سے ابی بن کعب نے بیان کیا، کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں (حضرات موسیٰ و خضر) چلے، تو دونوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی، سعید نے کہا کہ خضر نے اس طرح اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو دیوار سیدھی ہو گئی، یعلی نے کہا، میں خیال کرتا ہوں، سعید نے کہا کہ اپنا ہاتھ دیوار پر پھیر دیا، تو وہ سیدھی ہو گئی، حضرت موسیٰ کہنے لگے کہ اگر تم چاہتے تو اس پر اجر

[illegible] رًانًا كُلُّهُ۔

لیتے، سعید نے کہا، اجر لیتے تو ہم اس کو کھاتے۔

١٤٠٦ بَاب الْإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ۔

٢١١٢۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ نِ اسْتَأْجَرَ أُجَرَآءَ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنَ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ فَأَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا مَالَنَا أَكْثَرُ عَمَلًا وَّأَقَلُّ عَطَآءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَآءُ۔

باب ۱۴۰۶۔ دوپہر تک کے لیے مزدور لگانے کا بیان۔

۲۱۱۲۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، نافع، ابن عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری اور دونوں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے چند مزدور کام پر لگائے اور کہا کہ کون ہے؟ جو صبح سے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض میرا کام کرے، تو یہود نے کام کیا، پھر کہا کہ کون ہے؟ جو دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے عوض میرا کام کرے، تو نصاریٰ نے کام کیا، پھر اس نے کہا کہ کون ہے؟ جو عصر سے سورج کے غروب ہونے تک دو قیراط کے عوض کام کرے، یہ تم ہی لوگ ہو، اس پر یہود و نصاریٰ کو غصہ آیا اور کہنے لگے، یہ کیا بات ہے کہ ہم لوگوں نے کام زیادہ کیا، اور مزدوری کم ملی، تو وہ شخص کہنے لگا، کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ ان لوگوں نے کہا نہیں، تو اس نے کہا یہ میرا احسان ہے، جسے چاہوں دوں۔

١٤٠٧ بَاب الْإِجَارَةِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔

٢١١٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ مَّوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ نِ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَّأَقَلُّ عَطَآءً

باب ۱۴۰۷۔ نماز عصر کے وقت تک مزدور لگانے کا بیان۔

۲۱۱۳۔ اسمٰعیل بن اویس، مالک، عبداللہ بن دینار (عبداللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے، جس نے چند مزدور کام پر لگائے، تو اس نے کہا، میرا کام دوپہر تک ایک ایک قیراط کے عوض کون کرے گا؟ تو یہود نے ایک ایک قیراط پر کام کیا، پھر نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر (عصر تک) کام کیا، پھر تم لوگ ہو، جنھوں نے نماز عصر کے وقت سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کیا، اس پر یہود و نصاریٰ کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ ہم کام تو زیادہ کریں اور مزدوری کم ملے، اس آدمی نے کہا کہ کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا؟ ان لوگوں نے کہا نہیں، تو اس نے کہا کہ یہ تو میرا احسان ہے(۱)، جسے

(۱) اس مضمون کی متعدد حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان احادیث سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر امتوں پر بالعموم اور یہود و نصاریٰ پر بالخصوص فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ اُوْتِيْتُهُ مَنْ اَشَآءُ۔

۱۴۰۸ بَاب اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ اَجْرَ الْاَجِيْرِ۔

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ نِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ۔

۱۴۰۹ بَاب الْاِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ نِ اسْتَاْجَرَ قَوْمًا يَّعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا يَّوْمًا اِلَى اللَّيْلِ عَلٰى اَجْرٍ مَّعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهٗ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰى اَجْرِكَ الَّذِيْ شَرَطْتَّ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ كَامِلًا فَاَبَوْا وَتَرَكُوْا وَاسْتَاْجَرَ اٰخَرِيْنَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا اَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هٰذَا وَلَكُمَا الَّذِيْ شَرَطْتُّ لَهُمْ مِنَ الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْاَجْرُ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ لَهُمَا اَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَاِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَّسِيْرٌ فَاَبَيَا وَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا اَنْ يَّعْمَلُوْا لَهٗ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ

چاہوں دوں۔

باب ۱۴۰۸۔ اس شخص کے گناہ کا بیان جو مزدور کی مزدوری نہ دے۔

۲۱۱۴۔ یوسف بن محمد، یحییٰ بن سلیم، اسمٰعیل بن امیہ، سعد بن ابی سعید، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کہا، تین آدمی ہیں جن کا میں قیامت کے دن دشمن ہوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرا واسطہ دے کر عہد کیا، پھر بے وفائی کی، دوسرے وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا، اور اس کی قیمت کھائی، تیسرے وہ شخص جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا، اس سے کام پورا لیا اور اس کی مزدوری نہ دی۔

باب ۱۴۰۹۔ عصر سے رات تک کے لیے مزدور لگانے کا بیان۔

۲۱۱۵۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، بریدہ، ابوبردہ، ابوموسیٰ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا مسلمانوں، یہود اور نصاریٰ کی مثال اس شخص کی ہے جس نے کچھ آدمیوں کو کام پر لگایا کہ صبح سے رات تک ایک مقرر مزدوری کے عوض کام کریں، چنانچہ جب وہ دوپہر تک کام کر چکے، تو کہنے لگے ہمیں تمہاری اجرت کی ضرورت نہیں جو تم نے ہمارے لیے مقرر کی تھی، جو کام ہم نے کردیا وہ یونہی کر دیا، اس آدمی نے ان سے کہا ایسا نہ کرو، اپنا کام پورا کرو، اور پوری مزدوری لو، لیکن انھوں نے انکار کیا اور کام چھوڑ دیا، ان کے بعد اس نے دوسرے مزدور کام پر لگائے اور ان سے کہا کہ باقی دن کام پورا کرو اور تم دونوں کو وہی مزدوری دوں گا جو ان لوگوں کے لیے میں نے مقرر کی تھی چنانچہ انھوں نے کام شروع کیا یہاں تک کہ جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو انھوں نے کہا، کہ ہم نے جو کچھ کیا وہ یونہی کر دیا تم اپنی مزدوری رکھو، جو ہمارے لیے مقرر کی تھی، اس نے ان سے کہا کہ اپنا کام پورا کرو، اس لئے کہ دن تھوڑا باقی رہ گیا ہے لیکن ان دونوں نے انکار کیا چنانچہ اس نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا کہ باقی دن اس کا کام کردیں چنانچہ ان لوگوں نے باقی دن میں کام کیا، یہاں تک کہ آفتاب

... مهم حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ۔

غروب ہو گیا اور دونوں فریق (پہلی اور دوسری جماعت) کی اجرت ان کو ملی، یہی مثال ان لوگوں کی ہے اور اس نور کی جس کو ان لوگوں نے قبول کیا(۱)۔

۱۴۱۰ بَاب مَنِ اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا فَتَرَكَ اَجْرَهٗ فَعَمِلَ فِيْهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ وَمَنْ عَمِلَ فِيْ مَالِ غَيْرِهٖ فَاسْتَفْضَلَ۔

باب ۱۴۱۰۔ اس شخص کا بیان جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا، اور وہ اپنی اجرت چھوڑ کر چلا جائے، تو مزدوری کرانے والا اس اجرت میں محنت کر کے اس کو بڑھائے اور اس شخص کا بیان جو دوسروں کے مال میں محنت کر کے اس کو بڑھائے۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اَوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَايُنْجِيْكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَااَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّمَالًا فَنَاٰى بِيْ فِيْ طَلَبِ شَيْءٍ يَّوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُّهُمَا نَآئِمَيْنِ وَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْمَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَانَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَّايَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ

۲۱۱۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلی امت میں سے تین آدمی (راستہ) چل رہے تھے، یہاں تک کہ ایک غار میں رات کو پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے، پہاڑ سے ایک چٹان آکر گری جس نے غار کا منہ بند کر دیا، ان لوگوں نے آپس میں کہنا شروع کیا کہ تم اس چٹان سے نجات نہیں پا سکتے بجز اس صورت کے کہ اللہ سے اپنے بہترین عمل کے واسطہ سے دعا کرو، اس میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہ پلاتا تھا' نہ بیوی بچوں کو اور نہ لونڈی' غلاموں کو، ایک دن کسی چیز کی تلاش میں میں بہت دور چلا گیا، میں ان کے پاس اس وقت واپس ہوا کہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے ان دونوں کے لیے دودھ دوہا، تو میں نے انکو سویا ہوا پایا اور مجھے ناپسند تھا کہ ان سے پہلے بیوی بچوں یا لونڈی غلاموں کو پلاؤں۔ چنانچہ میں ٹھہرا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا، میں ان کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا، یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو وہ بیدار ہوئے اور دودھ پیا، اے میرے اللہ اگر میں نے یہ صرف تیری رضا کی خاطر کیا ہے۔ تو ہم سے اس مصیبت کو دور کر دے۔ جس میں اس چٹان کے سبب سے ہم گرفتار ہیں، وہ چٹان کچھ ہٹ گئی لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اور دوسرے نے کہا اے میرے اللہ میری

(۱) اس تمثیل میں اللہ تعالیٰ کے دین سے یہود و نصاریٰ کے انحراف اور پھر امت مسلمہ کے اس کام کو پورا کرنے کی پیشین گوئی موجود ہے۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ یہود و نصاریٰ نے تو اپنے دین اور کتابوں میں تحریف کر لی مگر مسلمان اس تبدیلی اور انحراف سے بچے رہے۔

عَمٍّ كَانَتُ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ فَارَدُتُّهَا عَنُ نَّفُسِهَا فَامُتَنَعَتُ مِنِّیُ حَتّٰی اَلَمَّتُ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِیُنَ فَجَآءَ تُنِیُ فَاَعُطَیُتُهَا عِشُرِیُنَ وَمِائَةَ دِیُنَارٍ عَلٰی اَنُ تُخَلِّیَ بَیُنِیُ وَبَیُنَ نَفُسِهَا فَفَعَلَتُ حَتّٰی اِذَا قَدَرُتُ عَلَیُهَا قَالَتُ لَااُحِلُّ لَكَ اَنُ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَتَحَرَّجُتُ مِنَ الْوُقُوُعِ عَلَیُهَا فَانُصَرَفُتُ عَنُهَا وَهِیَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ وَتَرَكُتُ الذَّهَبَ الَّذِیُ اَعُطَیُتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنُ كُنُتُ فَعَلُتُ ذٰلِكَ ابُتِغَآءَ وَجُهِكَ فَافُرُجُ عَنَّا مَانَحُنُ فِیُهِ فَانُفَرَجَتِ الصَّخُرَةُ غَیُرَ اَنَّهُمُ لَایَسُتَطِیُعُوُنَ الْخُرُوُجَ مِنُهَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیُ اسُتَاجَرُتُ اُجَرَآءَ فَاَعُطَیُتُهُمُ اَجُرَهُمُ غَیُرَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَكَ الَّذِیُ لَهٗ وَذَهَبَ فَثَمَّرُتُ اَجُرَهٗ حَتّٰی كَثُرَتُ مِنُهُ الْاَمُوَالُ فَجَآءَ نِیُ بَعُدَ حِیُنٍ فَقَالَ یَاعَبُدَ اللّٰهِ اَدِّ اِلَیَّ اَجُرِیُ فَقُلُتُ لَهٗ كُلُّ مَاتَرٰی مِنُ اَجُرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِیُقِ فَقَالَ یَاعَبُدَاللّٰهِ لَاتَسُتَهُزِئُ بِیُ فَقُلُتُ اِنِّیُ لَا اَسُتَهُزِئُ بِكَ فَاَخَذَهٗ كُلَّهٗ فَاسُتَاقَهٗ فَلَمُ یَتُرُكُ مِنُهُ شَیُئًا اَللّٰهُمَّ فَاِنُ كُنُتُ فَعَلُتُ ذٰلِكَ ابُتِغَآءَ وَجُهِكَ فَافُرُجُ عَنَّا مَا نَحُنُ فِیُهِ فَانُفَرَجَتِ الصَّخُرَةُ فَخَرَجُوُایَمُشُوُنَ۔

ایک چچازاد بہن تھی وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس سے برا کام چاہا لیکن وہ رکی رہی (یعنی راضی نہ ہوئی) یہاں تک کہ ایک سال سخت ضرورت سے دوچار ہوئی، تو وہ میرے پاس آئی، میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیئے، اس شرط پر کہ وہ میرے اور اپنی ذات کے درمیان حائل نہ ہو (یعنی ہم بستر ہونے دے) وہ راضی ہو گئی، یہاں تک کہ جب میں اس پر قادر ہوا، تو اس نے کہا کہ میں تجھے اس کی اجازت نہیں دیتی، کہ تو مہر کو ناحق توڑے' چنانچہ میں نے اس سے ہم بستر ہونے کو گناہ سمجھا اور اس سے الگ ہو گیا، حالانکہ وہ مجھ کو تمام لوگوں سے پیاری تھی اور میں نے وہ سونا بھی چھوڑ دیا جو اس کو میں نے دیا تھا، اے میرے معبود اگر میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہم سے اس (مصیبت) کو دور کر، جس میں ہم مبتلا ہیں تو چٹان کچھ ہٹ گئی، لیکن باہر نہیں نکل سکتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ اے میرے اللہ میں نے چند مزدور کام پر لگائے تھے میں نے ان کو ان کی مزدوری دی، مگر ایک شخص اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا، میں نے اس کی مزدوری کو بڑھانا شروع کیا، یہاں تک کہ اس سے بہت زیادہ مال حاصل ہوا ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا اے خدا کے بندے! مجھے میری مزدوری دے' میں نے کہا کہ یہ اونٹ گائے، بکری اور غلام جو کچھ تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیرے ہیں، اس نے کہا اے خدا کے بندے! تو مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا' چنانچہ اس نے ساری چیزیں لے لیں اور چلا گیا، اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا، اے میرے اللہ اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہم سے اس (مصیبت) کو دور کر جس میں ہم مبتلا ہیں' چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی اور وہ لوگ باہر نکل کر چلنے لگے۔

١٤١١ بَاب مَنُ اٰجَرَنَفُسَهٗ لِیَحُمِلَ عَلٰی ظَهُرِهٖ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ وَاُجُرَةِ الْحَمَّالِ۔

باب ۱۴۱۱۔ اس شخص کا بیان جس نے اپنے آپ کو اس کام پر لگایا کہ پیٹھ پر بوجھ لادے پھر اس کو خیرات کر دے اور حمال کی اجرت کا بیان۔

٢١١٧۔ حَدَّثَنَا سَعِیُدُ بُنُ یَحُیَی بُنِ سَعِیُدٍ حَدَّثَنَا اَبِیُ حَدَّثَنَا الْاَعُمَشُ عَنُ

۲۱۱۷۔ سعید بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، اعمش، شقیق، ابو مسعود انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ہم کو صدقہ کا

شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَى السُّوْقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيْبُ الْمُدَّ وَ اِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ اَلْفٍ قَالَ مَانُرَاهُ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی شخص بازار جاتا، بوجھ لادتا، اور ایک مد اناج حاصل کرتا (پھر اس کو خیرات کرتا) آج ان میں سے بعض کے پاس لاکھوں (روپے) موجود ہیں، شقیق کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انھوں (ابو مسعود) نے اپنی ہی ذات کو مراد لیا ہے۔

١٤١٢ بَاب اَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَآءٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَالْحَسَنُ بِاَجْرِ السِّمْسَارِ بَاْسًا وَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ لَّابَاسَ اَنْ يَّقُوْلَ بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَهُوَلَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ اَوْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ۔

باب ۱۴۱۲۔ دلالی(۱) کی اجرت کا بیان، اور ابن سیرین، عطاء، ابراہیم اور حسن نے دلالی کی اجرت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا اور ابن عباس نے کہا کہ کوئی شخص کہے کہ تو اس کپڑے کو بیچ دے اور اتنی رقم سے جو زیادہ ملے، وہ تو لے لے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور ابن سیرین نے کہا کہ جب کسی نے کہا تو اس کو اتنی رقم کے عوض بیچ دے اور جس قدر نفع ہو وہ ہمارے تمھارے درمیان (آدھا آدھا) ہے یا تیرا ہے، تو کوئی حرج نہیں، اور نبی ﷺ نے فرمایا، کہ مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں گے۔

٢١١٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَاقَوْلُهٗ لَايَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَايَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا۔

۲۱۱۸۔ مسدد، عبدالواحد، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ آگے بڑھ کر قافلہ والوں سے ملیں اور شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے، میں نے پوچھا اے ابن عباس شہری، دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے، اس ارشاد کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا یعنی دلال نہ بنے۔

١٤١٣ بَاب هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهٗ مِنْ مُّشْرِكٍ فِيْ اَرْضِ الْحَرْبِ۔

باب ۱۴۱۳۔ کیا دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کوئی (مسلمان) کر سکتا ہے؟

٢١١٩۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا

۲۱۱۹۔ عمرو بن حفص، حفص، اعمش، مسلم، مسروق، خباب کہتے ہیں کہ میں ایک لوہار تھا میں نے عاص بن وائل کا کام کیا، تو میری مزدوری اس کے پاس جمع ہو گئی ہیں، اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو

(۱) جائز خرید و فروخت کے لئے کسی کو دلال بنانا جائز ہے خواہ بیچنے والے کی طرف سے ہو یا خریدنے والے کی طرف سے۔ البتہ دلال کی اجرت (کمیشن) طے ہونا چاہئے، اس میں جہالت نہ ہو۔

قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَآئِلٍ فَاجْتَمَعَ لِيْ عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَااَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَاِنِّيْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ لِيْ ثَمَّ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَقْضِيْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا۔

اس نے کہا بخدا میں تجھے نہ دوں گا، جب تک تو محمد (ﷺ) کا انکار نہ کرے، میں نے جواب دیا خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا، یہاں تک کہ تو مر جائے پھر اٹھایا جائے، اس نے کہا کیا میں مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا؟ میں نے کہا ہاں، اس نے کہا تو اس وقت میرے پاس مال و اولاد بھی ہوگا تو میں اسی وقت تمھارا قرض ادا کروں گا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اے پیغمبر کیا آپؐ نے اس کو دیکھا، جس نے میری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا کہ میں مال و اولاد دیا جاؤں گا۔

١٤١٤ بَاب مَايُعْطٰى فِي الرُّقْيَةِ عَلٰى اَحْيَآءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَآ اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَايَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ اِلَّآ اَنْ يُّعْطٰى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا كَرِهَ اَجْرَالْمُعَلِّمِ وَاَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَّلَمْ يَرَابْنُ سِيْرِيْنَ بِاَجْرِ الْقَسَّامِ بَاْسًا وَّقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ عَلَى الْخَرْصِ۔

باب ۱۴۱۴۔ قبائل عرب کو سورہ فاتحہ پڑھ کر پھونکنے (۱) کے عوض اجرت دیئے جانے کا بیان اور ابن عباس نے نبی ﷺ سے نقل کیا (آپؐ نے فرمایا) کہ سب سے زیادہ اجرت لینے کے لائق خدا کی کتاب ہے' اور شعبی نے کہا کہ معلم شرط نہ کرے، لیکن اگر کوئی چیز اسے دی جائے تو وہ اسے قبول کرے اور حکم نے کہا کہ میں نے کسی کے متعلق نہیں سنا کہ معلم کی اجرت کو مکروہ سمجھا ہو اور حسن نے دس درہم دیئے' اور ابن سیرین نے تقسیم کرنے والے کی اجرت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا، اور کہا سحت' فیصلہ میں رشوت لینے کو کہا جاتا ہے، اور لوگ اندازہ کرنے میں اجرت دیتے تھے۔

٢١٢٠۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ

۲۱۲۰۔ ابوالنعمان، ابوعوانہ، ابوبشر، ابوالمتوکل، ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت سفر کے لیے روانہ ہوئی، یہاں تک کہ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے اور ان لوگوں سے چاہا کہ مہمانی کریں' لیکن انھوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، اس قبیلہ

(۱) جھاڑ پھونک یا تعویذ وغیرہ اگر حدود شرع کے اندر رہتے ہوئے ہو تو اس کی اجرت حلال ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم قرآن، اذان و اقامت اور امامت یعنی ضروری طاعات کی اجرت کے بارے میں حنفیہ کا اصل قول عدم جواز کا ہے لیکن متاخرین حنفیہ نے ضرورت کی بنا پر اس کی اجازت دی ہے۔

...فروها حتّٰی نزلوا علٰی حيّ من احياء العرب فاستضافوهم فابوا ان يضيفوهم فلدغ سيّد ذٰلك الحيّ فسعوا له بكلّ شيءٍ لاينفعه شيءٌ فقال بعضهم لو اتيتم هٰؤلاء الرّهط الّذين نزلوا لعلّه ان يّكون عند بعضهم شيءٌ فاتوهم فقالوا يآيّها الرّهط انّ سيّدنا لدغ وسعينا له بكلّ شيءٍ لاينفعه فهل عند احدٍ منكم من شيءٍ فقال بعضهم نعم واللّٰه انّي لارقي ولٰكن واللّٰه لقد استضفناكم فلم تضيّفونا فما انا براقٍ لّكم حتّٰی تجعلوا لنا جعلا فصالحوهم علٰی قطيعٍ من الغنم فانطلق يتفل عليه ويقرأ الحمد للّٰه ربّ العٰلمين فكانّما نشط من عقالٍ فانطلق يمشي وما به قلبةٌ قال فاوفوهم جعلهم الّذي صالحوهم عليه فقال بعضهم اقسموا فقال الّذي رقٰی لاتفعلوا حتّٰی ناتي النّبيّ صلّی اللّٰه عليه وسلّم فنذكر له الّذي كان فننظر ما يامرنا فقدموا علٰی رسول اللّٰه صلّی اللّٰه عليه وسلّم فذكروا له فقال وما يدريك انّها رقيةٌ ثمّ قال قد اصبتم اقسموا واضربوا لي معكم سهمًا فضحك رسول اللّٰه صلّی اللّٰه عليه وسلّم وقال شعبة حدّثنا ابو بشرٍ سمعت ابا المتوكّل بهٰذا۔

کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا، لوگوں نے ہر طرح کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ تم اگر ان لوگوں کے پاس جاتے جو اترے ہیں، تو شاید ان میں کسی کے پاس کچھ ہو، چنانچہ وہ لوگ آئے اور ان سے کہنے لگے کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہم نے ہر طرح کی تدبیریں کیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، کیا تم میں سے کسی کو کوئی تدبیر معلوم ہے؟ ان میں سے بعض نے کہا ہاں! بخدا میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں، لیکن ہم نے تم لوگوں سے مہمانی طلب کی لیکن تم نے ہماری مہمانی نہیں کی اس لیے خدا کی قسم میں جھاڑ پھونک نہیں کروں گا جب تک کہ ہمارے لیے اس کا معاوضہ نہ کرو، چنانچہ انھوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ پر مصالحت کی (یعنی اجرت مقرر کی) ایک صحابی اٹھ کر گئے اور سورہ الحمد پڑھ کر پھونکنے لگے (اور فوراً اچھا ہو گیا) گویا کوئی جانور رسی سے کھول دیا گیا ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا کہ اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی اس نے کہا کہ ان کو وہ معاوضہ دے دو، جو ان سے طے کیا گیا تھا، ان میں سے بعض نے کہا ان بکریوں کو بانٹ لو، جنھوں نے منتر پڑھا تھا، انھوں نے کہا ایسا نہ کرو جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ پہنچ جائیں اور آپؐ سے وہ واقعہ بیان کریں جو گزرا پھر دیکھیں کہ آپؐ کیا حکم دیتے ہیں، وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھیں کس طرح معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ ایک منتر ہے، پھر فرمایا تم نے ٹھیک کیا، تم تقسیم کر لو اور اس میں ایک حصہ میرا بھی لگاؤ اور یہ کہہ کر آپؐ ہنس پڑے اور شعبہ نے کہا مجھ سے ابوبشر نے بیان کیا، میں نے ابوالمتوکل سے یہ حدیث سنی ہے۔

١٤١٥ باب ضريبة العبد وتعاهد ضرآئب الاماء۔

باب ۱۴۱۵۔ غلام سے اور لونڈیوں سے ایک مقررہ رقم لینے کا بیان۔

٢١٢١۔ حدّثنا محمّد بن يوسف حدّثنا سفين عن حميد ن الطّويل عن انس بن

۲۱۲۱۔ محمد بن یوسف، سفیان، حمید طویل، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ابوطیبہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے

مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ اَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَهٗ بِصَاعٍ اَوْصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّكَلَّمَ مَوَالِيَهٗ فَخُفِّفَ عَنْ غَلَّتِهٖ اَوْ ضَرِيْبَتِهٖ۔

لگائے تو آپؐ نے ایک صاع یا دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو ان کی مقررہ رقم (محصول) میں کمی کر دی گئی۔

١٤١٦ بَاب خَرَاجِ الْحَجَّامِ ۔

باب ۱۴۱۶۔ پچھنے لگانے والے کی اجرت کا بیان۔

٢١٢٢ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ ۔

۲۱۲۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی علیہ السلام نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دلائی۔

٢١٢٣ ۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَّمْ يُعْطِهٖ۔

۲۱۲۳۔ مسدد، یزید بن زریع، خالد، عکرمہ، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی علیہ السلام نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دلوائی، اگر اس کو مکروہ سمجھتے تو نہ دلاتے۔

٢١٢٤ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَّظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهٗ۔

۲۱۲۴۔ ابو نعیم، مسعر، عمرو بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی علیہ السلام پچھنے لگواتے تھے اور کسی کی اجرت میں کمی نہ کرتے تھے۔

١٤١٧ بَاب مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ۔

باب ۱۴۱۷۔ اس شخص کا بیان جس نے غلام کے مالکوں سے اس بات کی سفارش کی، کہ اس کے محصول میں تخفیف کر دیں۔

٢١٢٥ ۔حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهٗ وَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَيْنِ اَوْمُدٍّ اَوْمُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيْهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيْبَتِهٖ۔

۲۱۲۵۔ آدم، شعبہ، حمید طویل، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی علیہ السلام نے ایک پچھنے لگانے والے غلام کو بلایا، جس نے آپؐ کے پچھنے لگائے اور اس کو ایک یا دو صاع یا ایک مد یا دو مد غلہ دینے کا حکم دیا اور اس کے متعلق (اس کے مالکوں سے) گفتگو کی تو اس کے محصول میں تخفیف کر دی گئی۔

١٤١٨ بَاب كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْاِمَاءِ وَكَرِهَ اِبْرَاهِيْمُ اَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا

باب ۱۴۱۸۔ زناکار اور لونڈی کی کمائی کا بیان اور ابراہیم نے نوحہ کرنے والی اور گانے والی عورت کی اجرت کو مکروہ سمجھا اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاک دامنی کی زندگی بسر کرنا چاہیں، تو حرام کاری پر مجبور نہ کرو تاکہ

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِ هُهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ م بَعْدِ اِكْرَا هِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ فتيَاتِكُم اِمَآءِ كُم۔

دنیوی زندگی کا سامان حاصل کرو، اور جس نے ان کو مجبور کیا، تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کرنے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے، فتیاتکم سے مراد لونڈیاں ہیں۔

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۲۱۲۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت لینے اور زناکاری کی اجرت سے اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَآءِ۔

۲۱۲۷۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابو حازم، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۱۹ بَاب عَسْبِ الْفَحْلِ۔

باب ۱۴۱۹۔ نر کی جفتی کرانے کی اجرت کا بیان۔

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۲۱۲۸۔ مسدد، عبدالوارث و اسمٰعیل بن ابراہیم، علی بن حکم، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے نر کی جفتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۲۰ بَاب اِذَا اسْتَاْجَرَ اَرْضًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَيْسَ لِاَهْلِهٖ اَنْ يُّخْرِجُوْهُ اِلٰى تَمَامِ الْاَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَاِيَاسُ بْنُ مُعٰوِيَةَ تَمْضِى الْاِجَارَةُ اِلٰى اَجَلِهَا

باب ۱۴۲۰۔ جب کوئی شخص زمین اجارہ پر لے، اور ان میں سے کوئی شخص مر جائے(۱)' ابن سیرین نے کہا کہ مدت مقررہ ختم ہونے سے پہلے اس کے گھر والوں کو اختیار نہیں کہ اس کو نکال دیں اور حکم، حسن اور ایاس بن معاویہ نے کہا کہ اجارہ اپنی مدت مقررہ تک جاری رہے گا، اور ابن عمرؓ

(۱) امام بخاریؒ کے اس باب سے معلوم ہو رہا ہے کہ ان کے نزدیک مؤجر یا مستاجر کے مر جانے سے اجارہ ختم نہیں ہوتا اور خیبر والے واقعے سے استدلال کیا گیا ہے۔ حنفیہؒ کی اس مسئلہ میں یہ رائے ہے کہ کسی ایک کی موت سے اجارہ ختم ہو جاتا ہے اور اپنے مؤقف پر روایات و آثار کو پیش بھی فرمایا ہے ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۲۲۲ ج ۱۶) اور خیبر والے معاملے کے بارے میں حنفیہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ اگر اجارہ تھا تو عام مسلمانوں کے لئے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے معاملہ نہیں کیا تھا اور عام مسلمان تو موجود رہے۔ اور در اصل وہ اجارہ تھا ہی نہیں بلکہ خراج مقاسمہ تھا جو عقد ذمہ کے طور پر ان سے طے کیا گیا تھا۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَعْطَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ بِالشَّطْرِ فَکَانَ ذٰلِكَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ یُذْکَرْ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ جَدَّدَ الْاِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

نے کہا، کہ نبی ﷺ نے خیبر (یہودیوں کو) آدھی پیداوار پر دے دیا تھا، چنانچہ یہ اجارہ نبی ﷺ اور ابو بکر اور عمر کے ابتدائی خلافت کے زمانہ تک قائم رہا اور یہ منقول نہیں کہ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد اجارہ کی تجدید کی ہو۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ اَنْ یَّعْمَلُوْهَا وَیَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَایَخْرُجُ مِنْهَا وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْمَزَارِعَ کَانَتْ تُکْرٰی عَلٰی شَیْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَّا اَحْفَظُهٗ وَاَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ کِرَآءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰی اَجْلَاهُمْ عُمَرُ۔

۲۱۲۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ بن اسماء، نافع، عبداللہ (بن عمرؓ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر (یہودیوں کو) اس شرط پر دیا کہ وہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور اس کی پیداوار میں ان کا آدھا حصہ ہوگا' اور ابن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ زمینیں کچھ رقم کے عوض جس کا انھوں نے تذکرہ کیا، لیکن مجھے یاد نہیں رہا کرایہ پر دیجاتی تھیں اور رافع بن خدیج نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور عبیداللہ نے بواسطہ نافع ابن عمر اتنا زیادہ بیان کیا یہاں تک کہ ان (یہودیوں) کو حضرت عمرؓ نے جلا وطن کردیا۔

کِتَابُ الْحَوَالَاتِ

حوالہ کا بیان

۱۴۲۱ بَاب فِی الْحَوَالَةِ وَهَلْ یَرْجِعُ فِی الْحَوَالَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ اِذَا کَانَ یَوْمَ اَحَالَ عَلَیْهِ مَلِیًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ یَتَخَارَجُ الشَّرِیْکَانِ وَاَهْلُ الْمِیْرَاثِ فَیَاْخُذُ هٰذَا عَیْنًا وَّهٰذَا دَیْنًا فَاِنْ تَوِیَ لِاَحَدِهِمَا لَمْ یَرْجِعْ عَلٰی صَاحِبِهٖ۔

باب ۱۴۲۱۔ حوالہ (قرض کسی کی طرف منتقل کرنے) کا بیان اور کیا حوالہ میں رجوع کر سکتا ہے اور حسن اور قتادہ نے کہا کہ جس دن حوالہ کیا اس دن وہ (جس کی طرف منتقل کیا گیا) خوش حال تھا تو درست ہے اور ابن عباس نے کہا کہ وہ شریک یا ترکہ پانے والے اس طرح تقسیم کریں کہ ایک نے عین (نقد مال) اور دوسرے نے دین (قرض) لیا اور ان میں سے ایک کا مال ہلاک ہو گیا تو وہ اپنے ساتھی سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

٢١٣٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ـ

۲۱۳۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ مالدار کا ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی شخص کا قرض مالدار کے حوالہ کر دیا جائے، تو اسے قبول کر لینا چاہیے۔

١٤٢٢ بَاب إِذَا حَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ ـ

باب ۱۴۲۲۔ جب (قرض) مالدار کے حوالہ کر دیا جائے تو اس کو رد کرنے کا اختیار نہیں(۱)۔

٢١٣١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَّمَنْ أُتْبِعَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ ـ

۲۱۳۱۔ محمد بن یوسف، سفیان، ابن ذکوان، اعرج، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ مالدار کا (ادائے قرض میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جس شخص کا قرض کسی مالدار کے حوالہ کر دیا جائے تو وہ اس کو قبول کر لے (یعنی اس سے تقاضا کرے)۔

١٤٢٣ بَاب إِنْ حَالَ دَيْنُ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَازَ ـ

باب ۱۴۲۳۔ اگر میت کا قرض کسی آدمی کی طرف منتقل کر دے تو جائز ہے۔

٢١٣٢ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو

۲۱۳۲۔ مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس اثنا میں ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا اس پر نماز پڑھ دیں۔ آپؐ نے فرمایا اس پر کوئی قرض ہے؟ ہم نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو آپؐ نے اس پر نماز پڑھی، پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھ دیں آپؐ نے فرمایا کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں، آپؐ نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے کہا تین دینار، تو آپؐ نے اس پر نماز پڑھی، پھر ایک تیسرا جنازہ لایا گیا، تو لوگوں نے عرض کیا، آپ اس پر نماز پڑھ دیں، آپؐ نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے کہا تین دینار، آپؐ نے فرمایا تم اپنے ساتھی پر

(۱) جمہور کی رائے یہ ہے کہ محیل یعنی قرض خواہ کی رضامندی ضروری ہے اس کی رضامندی کے بغیر حوالہ لازم نہیں کیا جا سکتا اور اس حدیث میں جو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قبول کرے یہ امر وجوبی نہیں بلکہ استحبابی ہے کہ اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ مقروض جس مالدار کے پاس منتقل کر رہا ہے وہ وہاں چلا جائے تاکہ مقروض کو آسانی ہو (عمدۃ القاری ص ۱۱۱ ج ۱۲)

قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

نماز پڑھ لو، ابو قتادہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپؐ اس پر نماز پڑھیں، میں اس کے قرض کا ذمہ دار ہوں چنانچہ آپؐ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

(كِتَابُ الْكَفَالَةِ)

کفالہ کا بیان

١٤٢٤ بَاب الْكَفَالَةِ فِى الْقَرْضِ وَالدُّيُوْنِ بِالْاَبْدَانِ وَغَيْرِ هَا وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ فَاَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهٗ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَالْاَشْعَثُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِى الْمُرْتَدِّيْنَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوْا وَكَفَلَهُمْ عَشَآئِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَاشَیْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ يَضْمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُبْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ م بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِىْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ ائْتِنِىْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ

باب ۱۴۲۴۔ دین اور قرض میں جانی اور مالی ذمہ داری لینے کا بیان اور ابو الزناد نے بواسطہ محمد بن حمزہ بن عمرو سلمی، حمزہ بن عمرو اسلمی نقل کیا کہ عمرؓ نے حمزہ بن عمرو اسلمی کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا وہاں کسی نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا' تو حمزہ نے کچھ لوگوں کو اس کا ضامن بنالیا یہاں تک کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور حضرت عمرؓ اس کو سو کوڑے مار چکے تھے، حضرت عمرؓ نے ان لوگوں سے اس کی تصدیق کرائی اور اس کو جہالت (کہ بیوی کی لونڈی سے جماع حرام ہے) کی بنا پر معذور سمجھا اور جریر و اشعث نے عبداللہ بن مسعودؓ سے مرتدوں کے متعلق کہا کہ ان سے توبہ کرائیے اور کسی کو ان کا ضامن بنالیجئے، تو ان لوگوں نے توبہ کی اور ان کے قبیلہ والے ان کے ضامن ہو گئے اور حماد نے کہا، اگر کوئی شخص ضامن ہو جائے اور مر جائے تو اس پر کچھ تاوان نہیں۔ اور حکم نے کہا تاوان دینا ہوگا، ابو عبداللہ (بخاری) کہتے ہیں، کہ لیث نے بواسطہ جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز' ابوہریرہ، نبی ﷺ سے نقل کیا کہ آپؐ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا تذکرہ کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی سے ایک ہزار دینار قرض مانگا، تو اس نے کہا کوئی گواہ لاؤ تا کہ میں ان کو گواہ مقرر کروں اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے' پھر اس نے کہا کوئی ضامن لاؤ تو اس نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے، اس نے کہا تم سچ کہتے

كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَآ اِلَيْهِ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَّرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِيْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا اِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَاَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَاَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِكَ وَاِنِّيْ جَهَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ الَّذِيْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّيْ اَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمٰى بِهَافِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَّخْرُجُ اِلٰى بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَلِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَازِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاٰتِيْكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُّ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ اَتَيْتُ فِيْهِ قَالَ هَلْ

ہو، چنانچہ اسے دینار ایک مدت مقررہ کے وعدے پر دیدیئے، قرض لینے والا بحری سفر کو روانہ ہوا اور اپنی ضرورت پوری کی، پھر سواری تلاش کی تاکہ قرض دینے والے کے پاس اس مدت کے اندر ہی پہنچ جائے جو اس سے مقرر کی تھی، لیکن کوئی سواری نہ ملی تو اس نے ایک لکڑی لی اور اس کو کھود کر اس میں سو دینار اور ایک خط قرض دینے والے کے نام لکھ کر رکھا، پھر اس کا منہ بند کیا اور سمندر کے کنارے آیا اور کہا اے میرے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو اس نے مجھ سے ضامن طلب کیا، میں نے تجھ کو ضمانت میں پیش کیا تو وہ اس پر راضی ہو گیا، اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو میں نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے، وہ اس پر رضامند ہو گیا (اور قرض دیدیا) میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے تو میں اس کا قرض بھیج دوں، لیکن نہ مل سکی، اس لیے میں اس کو تیرے سپرد کرتا ہوں (یہ کہہ کر) اس نے اس لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا، یہاں تک کہ وہ لکڑی ڈوب گئی اور وہ واپس ہو گیا اور اس اثنا میں وہ اپنے شہر جانے کے لیے سواری تلاش کرتا رہا، ادھر جس شخص نے اس کو قرض دیا تھا۔ (ایک دن) یہ دیکھنے کے لیے باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو، اس کی نظر اس لکڑی پر پڑی جس میں دینار تھے، گھر کے لیے ایندھن کی خاطر اس کو لے کر گیا، جب اس کو چیرا تو وہ مال اور خط اس کو ملا، بعدازاں جس شخص کو قرض دیا تھا وہ بھی آ گیا اور سو دینار لے کر آیا اور کہا کہ خدا کی قسم میں سواری کی تلاش میں سرگرم رہا تاکہ میں تمھارے پاس تمھارا مال لے کر آؤں، لیکن جس جہاز سے میں آیا، اس سے پہلے

كُنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ اُخْبِرُكَ لَمْ اَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ جِئْتُ فِيْهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرَفَ بِالْاَلْفِ الدِّيْنَارِ رَاشِدًا۔

کوئی جہاز مجھے نہ ملا، تو اس نے کہا کہ تو نے میرے پاس کوئی چیز بھیجی تھی؟ تو قرض لینے والے نے کہا، میں تو کہہ رہا ہوں، کہ جس جہاز میں آیا ہوں، اس سے پہلے کوئی جہاز مجھ کو نہیں ملا، قرض دینے والے نے کہا اللہ نے تیری وہ چیز مجھے پہنچادی، جو لکڑی میں تو نے مجھے بھیجی تھی، چنانچہ وہ اپنی ہزار اشرفیاں لے کر خوش خوش واپس ہوا۔

١٤٢٥ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۔

باب ۱۴۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول، کہ جن سے تم نے قسم کھا کر عہد کیا تو ان کو ان کا حصہ دے دو۔

٢١٣٣ ۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَّالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْاَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نَسَخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ اِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيْحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَيُوْصٰى لَهٗ ۔

۲۱۳۳۔ صلت بن محمد، ابو اسامہ، ادریس، طلحہ بن مصرف، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ آیت ولکل جعلنا موالی میں موالی سے مراد ورثہ ہیں اور الذین عاقدت ایمانکم کی تفسیر یوں بیان کی، کہ مہاجرین جب مدینہ پہنچے، تو مہاجر انصاری کا اس بھائی چارہ کی بنا پر وارث ہوتا تھا، جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان کرادیا تھا مگر انصاری کے رشتہ داروں کو کچھ نہ ملتا، جب آیت "لکل جعلنا موالی" نازل ہوئی تو آیت "والذین عقدت" منسوخ ہو گئی، پھر کہا کہ "والذین عقدت" میں امداد و اعانت اور خیر خواہی باقی رہ گئی، لیکن ترکہ جاتا رہا، ان کے لیے وصیت کی جا سکتی ہے۔

٢١٣٤ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

۲۱۳۴۔ قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، انس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہمارے پاس عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرادیا۔

٢١٣٥ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فِيْ

۲۱۳۵۔ محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، عاصم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ کیا آپؓ کو یہ حدیث معلوم ہے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا اسلام میں جاہلیت کے عہد و پیمان نہیں ہیں؟ تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے میرے گھر میں قریش اور انصار کے درمیان عہد و پیمان کرایا تھا۔

دَارِیُ۔

١٤٢٦ بَاب مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَّيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ ۔

باب ١٤٢٦۔ جو شخص مردے کی طرف سے قرض کی ضمانت(١) لے، تو اس کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے، اور حسن بصری اسی کے قائل ہیں۔

٢١٣٦ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

٢١٣٦۔ ابو عاصم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپؐ اس پر نماز پڑھیں، تو آپؐ نے پوچھا کیا اس پر کوئی قرض بھی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تو آپؐ نے اس پر نماز پڑھی، پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپؐ نے پوچھا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں آپؐ نے فرمایا تم لوگ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو، ابو قتادہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اس کے قرض کا ذمہ دار ہوں، تو آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔

٢١٣٧ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَدْجَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَاوَكَذَا فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُّهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَّقَالَ خُذْمِثْلَيْهَا۔

٢١٣٧۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن علی، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا، کہ اگر بحرین کا مال آگیا، تو میں تجھ کو اس طرح اس طرح (لپ بھر کر بتایا) دوں گا، لیکن بحرین کا مال نہیں آیا، یہاں تک کہ نبی ﷺ کی وفات ہو گئی جب بحرین کا مال آیا تو ابو بکر نے اعلان کرایا کہ جس شخص سے نبی ﷺ نے کوئی وعدہ کیا ہو، یا آپؐ پر کسی کا کوئی قرض ہو، تو میرے پاس آئے، چنانچہ میں ان کے پاس پہنچا اور میں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے اتنا اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا، پھر مجھے (ابو بکرؓ نے) ایک لپ بھر کر دیا، میں نے اسے شمار کیا، تو اس میں پانچ سو تھے اور کہا کہ اس کا دو چند اور لے لو۔

١٤٢٧ بَاب جِوَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهٖ۔

باب ١٤٢٧۔ نبی ﷺ کے عہد میں حضرت ابو بکرؓ کو (مشرک کے) امن دینے اور اس کے عہد کرنے کا بیان۔

٢١٣٨ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ

٢١٣٨۔ یحیٰی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ زوجہ نبی ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے

(١) حنفیہ کی متعدد دلائل کی روشنی میں یہ رائے ہے کہ میت کی طرف سے کفالت تب صحیح ہوتی ہے جبکہ مرنے والے نے اپنے دین کے بقدر مال چھوڑا ہو۔ ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ٤٩٨ ج ١٤)

الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَقَالَ اَبُوْصَالِحٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُّهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَابَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ فَاَعْبُدُ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ اِنَّ مِثْلَكَ لَايَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَاِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ وَاَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَطَافَ فِيْ اَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَّا يَخْرُجُ مِثْلُهٗ وَلَا يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَّكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَاَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوْا اَبَا بَكْرٍ وَّقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْاَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَاْ مَاشَآءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَآ اَنْ يَّفْتِنَ اَبْنَآئَنَا وَ نِسَآئَنَا قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَطَفِقَ اَبُوْبَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ وَلَايَسْتَعْلِنُ بِالصَّلٰوةِ وَلَا الْقِرَآءَةِ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ

جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین حق پر ہی پایا اور ابو صالح نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ نے بواسطہ یونس زہری، عروہ بن زبیر نے نقل کیا کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین کو جب سے میں نے ہوش سنبھالا دین (اسلام) پر ہی پایا اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ صبح و شام رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نہ آتے ہوں، جب مسلمان سخت آزمائش (تکلیف) میں تھے تو ابو بکرؓ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لیے نکلے 'جب برک غماد پہنچے تو ان سے قارہ کے سردار ابن دغنہ کی ملاقات ہوئی، اس نے پوچھا ابو بکر کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھ کو میری قوم نے نکال دیا اس لیے میں چاہتا ہوں کہ زمین کی سیر کروں اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں' ابن دغنہ نے کہا کہ تم جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے اس لیے کہ تم بے مال والوں کے لیے کماتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو اور عاجز و مجبور کا بوجھ اٹھاتے' مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حق (پر قائم رہنے) کی وجہ سے آنے والی مصیبت پر مدد کرتے ہو، میں تمھارا پڑوسی ہوں تم لوٹ چلو اور اپنے ملک میں اپنے رب کی عبادت کرو' چنانچہ ابن دغنہ روانہ ہوا تو ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر واپس ہوا، اور کفار قریش کے سرداروں میں گھوما اور ان سے کہا کہ ابو بکر جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے 'کیا تم ایسے آدمی کو نکالتے ہو، جو تنگدستوں کے لیے کماتا ہے' صلہ رحمی کرتا ہے، عاجزوں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے، راہ حق میں پیش آنے والی مصیبت میں مدد کرتا ہے' چنانچہ قریش نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کرلی اور ابو بکر کو امان دے کر ابن دغنہ سے کہا کہ ابو بکر کو کہہ دو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کریں' نماز پڑھیں' اور جو جی میں آئے پڑھیں' لیکن ہمیں تکلیف نہ دیں اور نہ اس کا اعلان کریں' اس لیے کہ ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے بچے اور عورتیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ ابن دغنہ نے ابو بکر سے یہ کہہ دیا' چنانچہ ابو بکر اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے لگے اور نہ تو نماز علانیہ پڑھتے اور نہ قرات علانیہ کرتے، پھر ابو بکر کے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا، تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر وہاں نماز اور قرآن پڑھنے لگے' تو مشرکین کی عورتیں اور

عَلَيْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَآءُ هُمْ يَعْجَبُوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا بَكَّآءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهٗ حِيْنَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهٗ اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ وَاِنَّهٗ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ وَاَعْلَنَ الصَّلٰوةَ وَالْقِرَآءَةَ وَقَدْ خَشِيْنَآ اَنْ يَّفْتِنَ اَبْنَآئَنَا وَنِسَآءَ نَافَاَتِهٖ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا كَرِهْنَا اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ فَاِمَّآ اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرُدَّ اِلَيَّ ذِمَّتِيْ فَاِنِّيْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّيْ اُخْفِرْتُ فِيْ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنِّيْ اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُرِيْتُ دَارَهِجْرَتِكُمْ رَاَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ مُّهَاجِرًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْآ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ تَرْجُوْا ذٰلِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهٗ وَعَلَّفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ

بچے ان کے پاس جمع ہو جاتے' ان لوگوں کو اچھا معلوم ہوتا' اور ابو بکر کو دیکھتے رہتے' ابو بکر ایسے آدمی تھے کہ بہت روتے اور جب قرآن پڑھتے تو انھیں آنسوؤں پر اختیار نہیں رہتا تھا' مشرکین قریش کے سردار گھبرائے اور ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ ان کے پاس آیا تو انھوں نے ابن دغنہ سے کہا کہ ہم نے ابو بکر کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کریں' لیکن انھوں نے اس سے تجاوز کیا اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی' علانیہ نماز اور قرآن پڑھنے لگے اور ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے بچے اور ہماری عورتیں گمراہ نہ ہو جائیں' اس لیے ان کے پاس جا کر کہو کہ اگر وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت پر اکتفا کرتے ہیں تو کریں اور اگر اس کو علانیہ کرنے سے انکار کریں، تو ان سے کہو کہ تمھارا ذمہ واپس کردیں، اس لیے کہ ہمیں پسند نہیں کہ ہم تمہاری امان کو توڑیں اور نہ ہم ابو بکر کو علانیہ عبادت کرنے پر قائم رہنے دے سکتے ہیں، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ابن دغنہ حضرت ابو بکر کے پاس آیا اور کہا، تمھیں معلوم ہے کہ میں نے تمھارا ذمہ ایک شرط پر لیا تھا، یا تو اسی پر اکتفا کرو یا میرا ذمہ مجھے واپس کردو، اس لیے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ عرب اس بات کو سنیں، کہ میں نے ایک شخص کو اپنے ذمہ میں لیا تھا، اور میرا ذمہ توڑا گیا' ابو بکر نے جواب دیا کہ میں تیرا ذمہ تجھے واپس دیتا ہوں اور اللہ کی پناہ پر راضی ہوں' اس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ مکہ ہی میں تھے آپؐ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے، میں نے ایک کھاری زمین دیکھی، جہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور دو پتھریلے کناروں کے درمیان ہے، جب یہ بات رسول اللہ ﷺ نے بیان کی، جس نے بھی ہجرت کی مدینہ ہی کی طرف کی اور جو لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے، وہ بھی مدینہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابو بکرؓ نے بھی ہجرت کی تیاری کی، تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ٹھہرو مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کا حکم ہوگا، ابو بکر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں کیا آپ کو امید ہے کہ اس کی اجازت ملے گی؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں، ابو بکر رسول اللہ ﷺ کیساتھ چلنے کے لیے رک گئے، اور دو اونٹ جو ان کے پاس تھے، ان کو چار مہینے تک سمر کے پتے کھلاتے رہے۔

وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ۔

۱۴۲۸ بَاب الدَّيْنِ ۔

باب ۱۴۲۸۔ قرض کا بیان۔

۲۱۳۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْئَالُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ فَضْلًا فَاِنْ حَدَّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ وَفَآءً صَلّٰى وَاِلَّاقَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَآئُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ۔

۲۱۳۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب جنازہ لایا جاتا، تو آپؐ پہلے دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے لیے کچھ زیادہ مال چھوڑا ہے؟ اگر لوگ بیان کرتے کہ اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے، تو آپؐ ﷺ اس پر نماز پڑھتے، ورنہ کہہ دیتے کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو، جب اللہ تعالیٰ نے فتح کا دروازہ کھول دیا، تو آپؐ نے فرمایا میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ خیر خواہ ہوں، جو مسلمان مر جائے اور قرض چھوڑ جائے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا حق ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴۲۹ بَاب وَكَالَةِ الشَّرِيْكِ الشَّرِيْكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ اَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِقِسْمَتِهَا۔

باب ۱۴۲۹۔ تقسیم وغیرہ میں ایک شریک کا دوسرے شریک کے وکیل ہونے کا بیان اور نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنی قربانی میں شریک کیا، پھر اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

۲۱۴۰ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِهَا۔

۲۱۴۰۔ قبیصہ، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور انکی کھالوں کو خیرات کر دوں۔

۲۱۴۱ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ اَنْتَ ۔

۲۱۴۱۔ عمرو بن خالد' لیث' یزید' ابوالخیر' عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ کہ نبی ﷺ نے ان کو بکریاں دیں، کہ صحابہؓ میں تقسیم کر دیں، تو ایک بکری کا بچہ باقی رہ گیا تو انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپؐ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کر لو۔

۱۴۳۰ بَاب اِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِيْ

باب ۱۴۳۰۔ مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام

دَارِ الْحَرْبِ اَوْ فِیْ دَارِ الْاِسْلَامِ جَازَ۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ کَاتَبْتُ اُمَیَّةَ ابْنَ خَلَفٍ کِتَابًا بِاَنْ یَّحْفَظَنِیْ فِیْ صَاغِیَتِیْ بِمَکَّةَ وَاَحْفَظَهٗ فِیْ صَاغِیَتِهٖ بِالْمَدِیْنَةِ فَلَمَّا ذَکَرْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ لَااَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ کَاتِبْنِیْ بِاسْمِكَ الَّذِیْ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَکَاتَبْتُهٗ عَبْدُ عَمْرٍو فَلَمَّا کَانَ فِیْ یَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ اِلٰی جَبَلٍ لِّاُحْرِزَهٗ حِیْنَ نَامَ النَّاسُ فَاَبْصَرَهٗ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اُمَیَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَّا نَجَوْتُ اِنْ نَّجَا اُمَیَّةُ فَخَرَجَ مَعَهٗ فَرِیْقٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ اٰثَارِنَا فَلَمَّا خَشِیْتُ اَنْ یَّلْحَقُوْنَا خَلَّفْتُ لَهُمْ ابْنَهٗ لِاَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَبَوْا حَتّٰی یَتْبَعُوْنَا وَکَانَ رَجُلًا ثَقِیْلًا فَلَمَّا اَدْرَکُوْنَا قُلْتُ لَهٗ اُبْرُكْ فَبَرَكَ فَاَلْقَیْتُ عَلَیْهِ نَفْسِیْ لِاَمْنَعَهٗ فَتَخَلَّلُوْهُ بِالسُّیُوْفِ مِنْ تَحْتِیْ حَتّٰی قَتَلُوْهُ وَاَصَابَ اَحَدُهُمْ رِجْلِیْ بِسَیْفِهٖ وَکَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ یُرِیْنَا ذٰلِكَ الْاَثَرَ فِیْ ظَهْرِ قَدَمِهٖ۔

میں وکیل مقرر کرے، تو جائز ہے۔

۲۱۴۲۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے وہ ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے امیہ بن خلف کو لکھا وہ مکہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے، میں مدینہ میں اس کے سامان کی حفاظت کروں گا۔ جب میں نے خط میں اپنا نام عبدالرحمٰن لکھا تو اس نے کہا کہ میں عبدالرحمٰن کو نہیں جانتا تو اپنا وہ نام لکھ جو جاہلیت میں تھا، تو میں نے عبد عمرو لکھا جب بدر کا دن آیا تو میں ایک پہاڑ کی طرف گیا تاکہ میں اس کی حفاظت کروں جب کہ لوگ سو رہے تھے، بلال نے اس کو دیکھ لیا، وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں پہنچ کر کہا' یہ امیہ بن خلف ہے، اگر امیہ بچ نکلا تو میری خیر نہیں' چنانچہ ان کے ساتھ انصار کی ایک جماعت ہمارے پیچھے پیچھے نکلی' جب مجھے خوف ہوا کہ وہ ہم تک پہنچ جائیں گے' میں نے ان لوگوں کے لئے اس کے بیٹے کو چھوڑ دیا تاکہ وہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں' لیکن ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اس پر بھی وہ لوگ نہ مانے اور ہمارے پیچھے چلے اور وہ ایک بوجھل آدمی تھا، جب انصار ہم تک پہنچ گئے تو میں نے اس سے کہا بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا' اور میں نے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا، تاکہ اسے بچا لوں لیکن ان لوگوں نے میرے نیچے ہی تلواریں گھسا دیں، یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں میں بھی لگی اور عبدالرحمٰن بن عوف اس زخم کا نشان اپنے پشت قدم پر ہم کو دکھاتے تھے۔

۱۴۳۱ بَابُ الْوَکَالَةِ فِی الصَّرْفِ وَالْمِیْزَانِ وَقَدْ وَکَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِی الصَّرْفِ۔

باب ۱۴۳۱۔ صرف میں اور وزن سے فروخت ہونے والی چیزوں میں وکیل بنانے کا بیان اور حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ نے صرف میں وکیل بنایا تھا۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالْمَجِیْدِ بْنِ سُهَیْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ

۲۱۴۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالمجید بن سہل بن عبدالرحمٰن بن عوف' سعید بن مسیب، ابو سعید خدری و ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل مقرر کیا، تو وہ آپؐ کے پاس عمدہ قسم کی کھجوریں لیکر آیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ اس نے کہا کہ ہم ایسی کھجور

رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَآءَ هُمْ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا وَّقَالَ فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

ایک صاع دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض خرید لیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو، تمام کھجوریں درہم کے عوض فروخت کردو، پھران درہموں کے عوض اچھی کھجوریں خرید کرلو اور وزن سے فروخت ہونے والی چیزوں کے متعلق بھی آپؐ نے اسی طرح فرمایا۔

۱۴۳۲ بَاب اِذَا اَبْصَرَ الرَّاعِیْ اَوِالْوَكِیْلُ شَاةً تَمُوْتُ اَوْشَیْئًا یَّفْسُدُ ذَبَحَ وَاَصْلَحَ مَایَخَافُ عَلَیْهِ الْفَسَادَ۔

باب ۱۴۳۲۔ جب چرواہا یا وکیل بکری کو مرتا ہوا دیکھے یا کوئی چیز بگڑتی ہوئی دیکھے، تو وہ اس کو ذبح کردے، یا بگڑتی ہوئی چیز کو درست کردے۔

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ یُّحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰی بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِیَةٌ لَّنَا بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَاتَاْكُلُوْا حَتّٰی اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُرْسِلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّسْاَلُهٗ وَاَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ اَوْاَرْسَلَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَیُعْجِبُنِیْ اَنَّهَا اَمَةٌ وَّاَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهٗ عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ۔

۲۱۴۴۔ اسحٰق بن ابراہیم، معتمر، عبید اللہ، نافع، ابن کعب بن مالک اپنے والد (کعب بن مالک) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس بکریاں تھیں جو مقام سلع میں چرتی تھیں، ہماری ایک لونڈی نے دیکھا، کہ ہماری ایک بکری مر رہی ہے تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے اس بکری کو ذبح کر ڈالا، کعب نے لوگوں سے کہا تم نہ کھاؤ جب تک میں نبی ﷺ سے نہ پوچھ لوں، یا یہ کہا کہ کسی کو نبی ﷺ کے پاس بھیج دوں کہ وہ آپؐ سے دریافت کرلے' انھوں نے خود اس کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا، یا اس نے پوچھا جس کو انھوں نے بھیجا تھا' آپؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا، عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات بہت اچھی معلوم ہوئی کہ اس نے لونڈی ہو کر بکری ذبح کردی، عبدہ نے عبید اللہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۴۳۳ بَاب وَكَالَةِ الشَّاهِدِ وَالْغَآئِبِ جَآئِزَةٌ وَّكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰی قَهْرَمَانِهٖ وَهُوَ غَآئِبٌ عَنْهُ اَنْ یُّزَكِّیَ عَنْ اَهْلِهِ الصَّغِیْرِ وَالْكَبِیْرِ۔

باب ۱۴۳۳۔ حاضر اور غائب کو وکیل بنانا جائز ہے، اور عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے وکیل کو لکھ بھیجا، کہ ان کے گھر کے تمام چھوٹے بڑے آدمیوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کریں۔

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَهٗ یَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهٗ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهٗ اِلَّا سِنًّا

۲۱۴۵۔ ابو نعیم، سفیان، سلمہ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاص عمر کا اونٹ نبی ﷺ پر کسی شخص کا قرض تھا، وہ آپؐ کے پاس تقاضا کرنے کے لیے آیا، تو آپؐ نے صحابہ سے فرمایا اسے دیدو، لوگوں نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا، اس عمر کا اونٹ تو نہ ملا لیکن اس سے زائد عمر کا اونٹ ملا، آپؐ نے فرمایا اس کو دیدو، اس آدمی

فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِىْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

نے کہا آپؐ نے میرا حق پورا دیدیا، اللہ آپ کو بھی پورا دے، نبی ﷺ نے فرمایا، تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرض کو اچھے طور پر ادا کرے۔

١٤٣٤ بَاب الْوَكَالَةِ فِىْ قَضَآءِ الدُّيُوْنِ ۔

باب ۱۴۳۴۔ ادائے قرض میں وکیل بنانے کا بیان۔

٢١٤٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا مِّثْلَ سِنِّهٖ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

۲۱۴۶۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، سلمہ بن کہیل، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس تقاضا کرنے کے لیے آیا، اور شدت اختیار کی' صحابہ نے اسے مارنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس کو چھوڑ دو، جس کا حق ہوتا ہے، وہ اسی طرح گفتگو کرتا ہے، پھر فرمایا، کہ اس کی عمر کا اونٹ دیدو، لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ اس کی عمر کا تو نہیں، لیکن اس سے زیادہ کا ہے، آپؐ نے فرمایا، وہی اس کو دے دو، تم میں بہتر وہی شخص ہے جو اچھے طور پر قرض کو ادا کرے۔

١٤٣٥ بَاب اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِّوَكِيْلٍ اَوْشَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَاَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِىْ لَكُمْ۔

باب ۱۴۳۵۔ جب وکیل یا کسی قوم کے سفارشی کو کوئی چیز ہبہ کرے، تو جائز ہے، اس لیے کہ نبی ﷺ نے ہوازن کے وفد کو جب انھوں نے غنیمت کا مال واپس مانگا، تو آپؐ نے فرمایا، میں اپنا حصہ تمھیں دے دیتا ہوں۔

٢١٤٧۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَىَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْآ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْىَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ

۲۱۴۷۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ہوازن کا وفد آیا، تو آپؐ کھڑے ہوئے، آپؐ سے ان لوگوں نے درخواست کی کہ ان کے قیدی واپس کر دیئے جائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ میرے پاس سچی بات بہت پسندیدہ ہے، اس لیے دو باتوں میں سے ایک بات کو اختیار کرو، یا تو قیدی واپس لو یا مال' اور میں نے تو ان کے آنے کا (جعرانہ) میں انتظار کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا دس راتوں سے زائد انتظار کیا' جب طائف سے واپس ہوئے تھے، چنانچہ جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ دو چیزوں میں سے ایک ہی چیز واپس کریں گے، تو ان لوگوں نے کہا ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں (یعنی قیدیوں کو

لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَآدٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰٓؤُلَآءِ قَدْ جَآءُوْنَا تَآئِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ بِذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَايُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَانَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعُوْا اِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْآ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا۔

واپس کر دیجیے) رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اور اللہ کی تعریف بیان کی، جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا، امابعد تمھارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ انکے قیدی ان کو واپس کر دوں، اس لیے جو شخص بطیب خاطر (بخوشی) واپس کرنا چاہے، تو واپس کر دے اور جو شخص یہ چاہتا ہو، کہ اس کا حصہ باقی رہے اس طور پر کہ جو سب سے پہلی فتح ہو گی، تو ہم اس کا عوض دیدیں گے، تو ایسا کرے، لوگوں نے کہا کہ ہم ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی خوشی کی خاطر بلا معاوضہ دیدیں گے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اس کو منظور کیا اور کس نے نامنظور کیا، تم لوگ لوٹ جاؤ، اور تمھارے سردار ہمارے پاس آ کر بیان کریں، لوگ لوٹ گئے، ان سے ان کے سرداروں نے گفتگو کی، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر آئے، تو ان لوگوں نے بیان کیا، کہ لوگ قیدی واپس کرنے پر راضی ہیں۔

١٤٣٦ بَاب اِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ اَنْ يُّعْطِيَ شَيْئًا وَّلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِيْ فَاَعْطٰى عَلٰى مَايَتَعَارَفُهُ النَّاسُ ـ

باب ۱۴۳۶۔ ایک شخص نے کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا اور یہ نہیں بیان کیا، کہ کتنا دے، اور وہ دستور کے مطابق دیدے(۱)۔

٢١٤٨ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَّغَيْرِهٖ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ لَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَّاحِدٌ مِّنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۴۸۔ مکی بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء بن ابی رباح وغیرہ سے روایت ہے ایک نے دوسرے سے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کرتے ہیں، سب نے اس کو جابر تک نہیں پہنچایا، بلکہ ان میں سے ایک شخص نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی' انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، لیکن میں ایک ست اونٹ پر

(۱) کتاب الشروط میں یہ حدیث دوبارہ آئے گی۔ یہاں اس مفصل حدیث کو اس کے آخری حصہ کی وجہ سے ذکر کیا ہے جس میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا تھا کہ حضرت جابرؓ کو قیمت کے ساتھ کچھ مزید بھی دے دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو وکیل بنایا اور قیمت سے زیادہ دینے کو کہا لیکن اس کی تعیین نہیں کی کہ کتنا زیادہ دیں۔ معلوم ہوا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اس سے متعارف مراد ہو گا۔

فِیْ سَفَرٍ فَکُنْتُ عَلٰی جَمَلٍ ثِقَالٍ اِنَّمَا هُوَ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَالَكَ قُلْتُ اِنِّیْ عَلٰی جَمَلٍ ثِقَالٍ قَالَ اَمَعَكَ قَضِیْبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَعْطِنِیْهِ فَاَعْطَیْتُهٗ فَضَرَبَهٗ فَزَجَرَهٗ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ اَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِیْهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَلَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِیْهِ قَالَ اَخَذْتُهٗ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِیْرَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ اَخَذْتُ اَرْتَحِلُ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِیَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ اَبِیْ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَنْكِحَ امْرَاَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ قَالَ یَابِلَالُ اقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ دَنَانِیْرَ وَزَادَهٗ قِیْرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَّا تُفَارِقُنِیْ زِیَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَكُنِ الْقِیْرَاطُ یُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ۔

سوار تھا، اور وہ سب سے پیچھے رہتا تھا' چنانچہ میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا' جابر بن عبداللہ' آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے جواب دیا میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار ہوں، آپؐ نے فرمایا تمھارے پاس کوئی چھڑی بھی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا مجھے دیدو، میں نے وہ چھڑی آپؐ کو دیدی، آپؐ نے اس کو مارا اور ڈانٹا، اس جگہ سے چلا، تو سب سے آگے بڑھ گیا، آپؐ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ دو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ آپؐ ہی کا ہے (یعنی بلا معاوضہ لے لیجئے) آپؐ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ دو، پھر فرمایا کہ چار دینار کے عوض میں نے اس کو خرید لیا اور تو مدینہ تک اس پر سوار ہوگا، جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا، آپؐ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا ہے' آپؐ نے فرمایا کنواری عورت سے کیوں نہ کیا کہ تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی؟ میں نے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور کئی بیٹیاں چھوڑ گیا، میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو تجربہ کار اور بیوہ ہو، تو آپؐ نے فرمایا تو ٹھیک ہے' جب ہم مدینہ پہنچے تو آپؐ نے فرمایا اے بلال! جابر کو اس کی قیمت دیدو اور زیادتی کے ساتھ دو، چنانچہ مجھے چار دینار اور ایک قیراط سونا زیادہ دیا، جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دیا ہوا ایک قیراط سونا ہم سے جدا نہیں ہوتا اور وہ جابر کی تھیلی میں برابر رہتا، کبھی جدا نہ ہوتا۔

١٤٣٧ بَاب وَكَالَةِ الْاِمْرَاَةِ الْاِمَامَ فِی النِّكَاحِ۔

باب ۱۴۳۷۔ نکاح میں عورت کا امام کو وکیل بنانے کا بیان۔

٢١٤٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَّفْسِیْ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِیْهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۲۱۴۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچی، اور عرض کیا، کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کر دی، ایک شخص نے کہا حضور میرا نکاح اس عورت سے کر دیجئے، آپؐ نے فرمایا، میں نے تمھارا نکاح اس عورت سے اس قرآن کے عوض کر دیا جو تمھیں یاد ہے۔

١٤٣٨ بَاب اِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِیْلُ

باب ۱۴۳۸۔ اگر کسی کو وکیل بنائے اور وکیل کوئی چیز

شَيْئًا فَاَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَّاِنْ اَقْرَضَهُ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى جَازَوَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ الْهَيْثَمِ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ وَّلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَآاَبَاهُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَاحَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَّآ اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَاحَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَآ اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهُ الثَّالِثَةَ

چھوڑے، پھر موکل اس کو جائز رکھے تو جائز ہے اور اگر وکیل مدت معینہ کے لیے قرض دے تو جائز ہے، عثمان بن ہیثم ابو عمرو نے بیان کیا کہ مجھ سے عوف نے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے ابو ہریرہ سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا، میرے پاس ایک شخص آیا اور لپ بھر کر اناج لینے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ خدا کی قسم میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا، اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور مجھ پر بیوی بچوں کی پرورش کی ذمہ داری ہے اور مجھے سخت ضرورت ہے' میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمھارے رات کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا' آپؐ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا چنانچہ میں اس کا منتظر رہا وہ آیا اور اناج لپ بھر کر لینے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں محتاج ہوں اور مجھ پر بیوی بچوں کی پرورش کی ذمہ داری ہے، اب میں نہیں آؤں گا' چنانچہ مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس نے سخت ضرورت بیان کی اور بیوی بچوں کی ذمہ داری کی شکایت کی' تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، آپؐ نے فرمایا یاد رکھو وہ جھوٹا ہے، پھر آئے گا میں

فَجَآءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَزْعُمُ لَاتَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمٰتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَاهُوَ قَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَايَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ مَاهِيَ قُلْتُ قَالَ لِيْ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَقَالَ لِيْ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْآ اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَآ اَنَّهٗ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَّآ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ لَاقَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

تیسری رات اس کا منتظر رہا وہ آیا اور اناج لپ بھر کر لینے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا اور یہ تیسری بار ہے' تو نے ہر بار یہی کہا کہ پھر نہیں آؤں گا لیکن تو ہر بار آ جاتا ہے' اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں تمھیں ایسے کلمات بتاؤں گا جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تم کو فائدہ پہنچائے گا، میں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تو اپنے بستر پر جائے تو آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم آخر آیت تک پڑھ لے، اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تیری نگرانی کرے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہیں آئے گا، چنانچہ میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تیرے رات کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس نے کہا وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو فائدہ پہنچائے گا۔ اس لیے میں نے اس کو چھوڑ دیا، آپؐ نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھ کو بتایا کہ جب تو اپنے بستر پر جائے تو آیت الکرسی ابتداء سے پڑھ لے، یہاں تک کہ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم کو ختم کر دے' اور اس نے بیان کیا کہ اللہ کی طرف سے تیرا ایک محافظ ہو گا اور تیرے پاس صبح تک شیطان نہیں آئیگا، اور صحابہؓ خیر کے بہت حریص تھے' آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو اس نے ٹھیک کہا، لیکن وہ بہت جھوٹا ہے، اے ابوہریرہ تم جانتے ہو کہ تین رات تم کس سے گفتگو کرتے رہے؟ ابوہریرہؓ نے جواب دیا نہیں، آپؐ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

۱۴۳۹ بَاب اِذَا بَاعَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهٗ مَرْدُوْدٌ۔

باب ۱۴۳۹۔ جب وکیل کسی خراب چیز کو بیچ دے تو اس کی بیع مقبول نہیں ہے۔

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ اَخۡبَرَنَا یَحۡیَی بۡنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَۃُ ھُوَ ابۡنُ سَلَّامٍ عَنۡ یَحۡیٰی قَالَ سَمِعۡتُ عُقۡبَۃَ بۡنَ عَبۡدِ الۡغَافِرِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیۡدِنِ الۡخُدۡرِیَّ قَالَ جَآءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِتَمۡرٍ بَرۡنِیٍّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مِنۡ اَیۡنَ ھٰذَا قَالَ بِلَالٌ کَانَ عِنۡدَنَا تَمۡرٌ رَدِیٌّ فَبِعۡتُ مِنۡہُ صَاعَیۡنِ بِصَاعٍ لِنُطۡعِمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عِنۡدَ ذٰلِکَ اَوَّہۡ اَوَّہۡ عَیۡنُ الرِّبٰا عَیۡنُ الرِّبٰا لَاتَفۡعَلۡ وَلٰکِنۡ اِذَآ اَرَدۡتَّ اَنۡ تَشۡتَرِیَ فَبِعِ التَّمۡرَ بِبَیۡعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشۡتَرِبِہٖ۔

۲۱۵۰۔ اسحٰق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عقبہ بن عبدالغافر ابو سعید خدری کے متعلق بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ بلال نبی ﷺ کے پاس برنی کھجور (ایک عمدہ قسم کی کھجور) لے کر آئے، آپؐ نے پوچھا کہاں سے ملی؟ بلال نے عرض کیا، کہ میرے پاس خراب قسم کی کھجور تھی، میں نے ایک صاع کے عوض دو صاع کھجوریں بیچ ڈالیں، تاکہ نبی ﷺ کو کھلاؤں، نبی ﷺ نے اس وقت فرمایا، اوہ، اوہ، توبہ، توبہ، یہ تو بالکل سود ہے، یہ تو بالکل سود ہے، ایسا نہ کیا کرو، بلکہ جب تم خریدنا چاہو تو اپنی کھجور کسی چیز کے بدلے بیچ دو، پھر اس کے عوض دوسری کھجور خرید لو۔

۱۴۴۰ بَاب الۡوَکَالَۃِ فِی الۡوَقۡفِ وَنَفَقَتِہٖ وَاَنۡ یُّطۡعِمَ صَدِیۡقًا لَّہٗ وَیَاۡکُلُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ۔

باب ۱۴۴۰۔ وقف میں وکیل ہونے اور وکیل کے خرچ اور اپنے دوست کو کھلانے اور خود بھی دستور کے(۱) موافق کھانے کا بیان۔

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیۡبَۃُ بۡنُ سَعِیۡدٍ حَدَّثَنَا سُفۡیٰنُ عَنۡ عَمۡرٍو قَالَ فِیۡ صَدَقَۃِ عُمَرَ لَیۡسَ عَلَی الۡوَلِیِّ جُنَاحٌ اَنۡ یَّاۡکُلَ وَیُؤۡکِلَ صَدِیۡقًا غَیۡرَ مُتَاَثِّلٍ مَّالًا فَکَانَ ابۡنُ عُمَرَ وَھُوَ یَلِیۡ صَدَقَۃَ عُمَرَ یُھۡدِیۡ لِلنَّاسِ مِنۡ اَھۡلِ مَکَّۃَ کَانَ یَنۡزِلُ عَلَیۡھِمۡ۔

۲۱۵۱۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ کے صدقہ کی کتاب میں یہ مضمون تھا کہ متولی کے کھانے اور دوستوں کے کھلانے میں کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ مال جمع کرنے کا ارادہ نہ ہو، ابن عمرؓ حضرت عمرؓ کے صدقہ کے متولی تھے، اہل مکہ کے پاس جہاں وہ اترتے تھے، ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔

۱۴۴۱ بَاب الۡوَکَالَۃِ فِی الۡحُدُوۡدِ۔

باب ۱۴۴۱۔ حدود میں وکالت کا بیان۔

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الۡوَلِیۡدِ اَخۡبَرَنَا اللَّیۡثُ عَنِ ابۡنِ شِھَابٍ عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰہِ عَنۡ زَیۡدِ بۡنِ خَالِدٍ وَّاَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغۡدُ یَآ اُنَیۡسُ اِلَی امۡرَاَۃِ ھٰذَا فَاِنِ اعۡتَرَفَتۡ فَارۡجُمۡھَا۔

۲۱۵۲۔ ابو الولید، لیث، ابن شہاب، عبیداللہ، زید بن خالد و ابو ہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اے انیس اس عورت کے پاس جا، اگر وہ اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر دے۔

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا ابۡنُ سَلَامٍ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ الۡوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنۡ اَیُّوۡبَ عَنِ ابۡنِ اَبِیۡ مُلَیۡکَۃَ عَنۡ عُقۡبَۃَ

۲۱۵۳۔ ابن سلام، عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان اس حال میں لایا گیا،

(۱) یہاں وکیل سے مراد ناظر اور متولی ہے، اگر واقف کی اجازت ہو تو وہ اپنے رشتہ دار اور دوست کو کھلا سکتا ہے اور متولی وقف کے لئے کام کرے گا تو اپنی ضرورت کے بقدر اس میں سے لے سکتا ہے۔

ابْنِ الْحٰرِثِ قَالَ جِيْءَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْا قَالَ فَكُنْتُ اَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهٗ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ۔

کہ وہ شراب پیئے ہوئے تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو جو گھر میں موجود تھے حکم دیا کہ اس کو ماریں، اس کے مارنے والوں میں، میں بھی تھا اور ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔

١٤٤٢ بَاب الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا۔

باب ۱۴۴۲۔ قربانی کے اونٹوں میں وکالت اور ان کی نگرانی کا بیان۔

٢١٥٤۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ ۔

۲۱۵۴۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ کے متعلق بیان کرتی ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے ان کی گردنوں میں ڈالے اور اس کو میرے والد کے ساتھ بھیجا، رسول اللہ ﷺ پر اللہ کی حلال کی ہوئی چیز حرام نہیں ہوئی تھی یہاں تک کہ وہ ہدی قربانی کی گئی۔

١٤٤٣ بَاب اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيْلِهٖ ضَعْهُ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَكِيْلُ قَدْ سَمِعْتُ مَاقُلْتَ۔

باب ۱۴۴۳۔ جب کوئی شخص اپنے وکیل سے کہے کہ اس کو خرچ کرو، جہاں تم کو مناسب معلوم ہو، اور وکیل کہے میں نے سن لیا جو کچھ تم نے کہا۔

٢١٥٥۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَّكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْٓ اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ

۲۱۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبداللہ نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ ابوطلحہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور بیر حاء سب سے زیادہ ان کو پیارا تھا، اس کا رخ مسجد کی طرف تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے، جب یہ آیت اتری لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ یعنی تم نیکی کو کبھی نہ پاؤ گے، یہاں تک کہ تم اپنی محبوب ترین چیز میں سے خرچ کرو، ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم نیکی نہ پاؤ گے جب تک تم اپنی محبوب ترین چیز خرچ نہ کرو، اور مجھ کو سب سے زیادہ پیارا بیر حاء ہے اور وہ اللہ کے لیے خیرات کرتا ہوں، میں اس کی نیکی اور اس کے ثواب کا اللہ کے پاس امیدوار ہوں، یا رسول اللہ ﷺ آپ اسے جہاں چاہیں خرچ کریں، آپؐ نے فرمایا خوب یہ مال تو چلا جانے والا ہے، یہ مال تو چلا جانے والا

اَرْجُوْابِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَاللّٰهِ فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَآئِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّآئِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَاقُلْتَ فِيْهَا وَاَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِى الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَفْعَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَآ اَبُوْطَلْحَةَ فِىْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِىْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَّالِكٍ وَّقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَّالِكٍ رَابِحٌ۔

ہے' جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اس کو رشتہ داروں میں تقسیم کردے، ابو طلحہ نے کہا (ایسا ہی) کروں گا یارسول اللہ' چنانچہ ابو طلحہ نے اس کو اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا، اسمٰعیل نے مالک سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور روح نے مالک سے رائح کے بجائے رابح (فائدہ پہنچانے والا) کا لفظ بیان کیا۔

١٤٤٤ بَاب وَكَالَةِ الْاَمِيْنِ فِى الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا ـ

باب ۱۴۴۴۔ خزانہ وغیرہ میں امانتدار کے وکیل بنانے کا بیان۔

٢١٥٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِىْ يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِىْ يُعْطِىْ مَآ اُمِرَبِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ نَفْسُهٗ اِلَى الَّذِىْ اُمِرَبِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔

۲۱۵۶۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی جو خرچ کرتا ہے، اور کبھی یوں کہا کہ وہ شخص جو حکم کے مطابق پورا پورا بطیب خاطر (خوشی سے) اس کو دے دیتا ہے، جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے، تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"مَاجَآءَ فِى الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کھیتی اور بٹائی کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں

١٤٤٥ باب فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ اِذَآ اُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى : اَفَرَاَيْتُمْ مَّاتَحْرُثُوْنَ ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ لَوْنَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا۔

باب ۱۴۴۵۔ کھیتی اور میوہ دار درخت لگانے کی فضیلت' جب کہ لوگ اس سے کھائیں اور اللہ تعالیٰ کا قول، بتلاؤ تو کہ جو تم کھیتی کرتے ہو، کیا تم اس کو اگاتے ہو، یا ہم اس کو اگانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں، تو اس کو چورا چورا کر کے رکھ دیں۔

٢١٥٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْبَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ وَّقَالَ

۲۱۵۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ح، عبدالرحمٰن بن مبارک، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ مسلمان جو بھی میوہ دار درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے، اور اس سے پرندے' آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں اس کا ثواب اس کو ملتا ہے۔ (اور مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے ابان نے، ان سے قتادہ نے اور قتادہ نے انس سے اور انس نے نبی

مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ﷺ سے روایت کی)۔

١٤٤٦ بَاب مَايُحَذَّرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِاٰلَةِ الزَّرْعِ اَوْمُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِيْ اُمِرَبِهٖ۔

باب ۱۴۴۶۔ کھیتی کے آلات میں مصروف ہونے یا حد سے زیادہ تجاوز کرنے کی برائی کا بیان۔

٢١٥٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَالِمِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِنِ الْاَلْهَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَاٰى سِكَّةً وَشَيْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاسْمُ اَبِيْ اُمَامَةَ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ۔

۲۱۵۸۔ عبداللہ بن یوسف، عبداللہ بن سالم حمصی، محمد بن زیاد الہانی، ابوامامہ باہلیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ہل اور کچھ کھیتی کے آلات دیکھے، تو کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے، کہ جس قوم کے گھر میں یہ داخل ہو(۱)، اس گھر میں اللہ ذلت داخل فرماتا ہے، بخاری کہتے اور ابوامامہ کا نام صدی بن عجلان ہے۔

١٤٤٧ بَاب اِقْتِنَآءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ۔

باب ۱۴۴۷۔ کھیت کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کا بیان۔

٢١٥٩۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْمَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ اَوْحَرْثٍ اَوْصَيْدٍ وَّ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ اَوْمَاشِيَةٍ۔

۲۱۵۹۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیٰی بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کتا پالا' تو روزانہ اس کے عمل سے ایک ایک قیراط ثواب میں سے کمی ہوتی رہتی ہے، مگر یہ کہ کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو، اور ابن سیرین اور ابو صالح نے ابوہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، مگر بکریوں، کھیتی یا شکار کے لیے۔ اور ابوحازم نے بوسطہ ابوہریرہ نبی ﷺ سے نقل کیا، شکار کے لیے یا جانور کی حفاظت کے لیے ہو۔

٢١٦٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ اَنَّ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِيْ زُهَيْرٍ رَّجُلًا مِّنْ اَزْدِشَنُوْءَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۱۶۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید، سفیان بن ابی زہیر سے ازدشنوءۃ کے ایک صحابی تھے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کتا پالا جو کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے کام کا نہ ہو تو

(۱) یہ اس وقت ہے جب ان چیزوں میں مشغولیت کی وجہ سے دوسرے فرائض وواجبات سے لاپرواہی ہو جائے۔

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَّا یُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَاضَرْعًا نَّقَصَ کُلَّ یَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِیْرَاطٌ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

روزانہ اس کے عمل سے ایک ایک قیراط ثواب میں کمی ہوتی رہتی ہے، میں نے پوچھا، کیا تم نے یہ رسول اللہ علیہ السلام سے سنا ہے؟ کہاہاں! قسم ہے اس مسجد کے پروردگار کی (میں نے آپؐ سے سنا ہے)۔

۱۴۴۸ بَاب اِسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ۔

باب ۱۴۴۸۔ گائے بیل کو کھیتی کے لیے استعمال کرنے کا بیان۔

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ رَّاکِبٌ عَلٰی بَقَرَةٍ نِ الْتَفَتَ اِلَیْهِ فَقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَاَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِیْ فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَّهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَارَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا یَوْمَئِذٍ فِی الْقَوْمِ۔

۲۱۶۱۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، اسعد، بن ابراہیم، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ ایک شخص ایک بیل پر سوار تھا، تو وہ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ میں اس کام کے لیے نہیں پیدا کیا گیا۔ میں تو کھیتی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں اور ابوبکر اور عمر اس پر ایمان لائے، اور ایک بکری کو بھیڑیا لے کر بھاگا، چرواہا اس کے پیچھے چلا تو بھیڑیئے نے کہا آج تو، تو چھڑا لے گیا، لیکن یوم سبع میں اس کو کون بچائے گا، جب کہ میرے سوا کوئی نگران نہ ہوگا، آپؐ نے فرمایا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اس پر ایمان لائے، ابوسلمہؓ نے بیان کیا وہ دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) اس وقت مجلس میں موجود نہ تھے۔

۱۴۴۹ بَاب اِذَا قَالَ اکْفِنِیْ مُؤْنَةَ النَّخْلِ اَوْغَیْرِهٖ وَتُشْرِکُنِیْ فِی الثَّمَرِ۔

باب ۱۴۴۹۔ جب کوئی شخص کہے کہ میرے چھوہارے وغیرہ کے درختوں میں تو محنت کر(۱) اور پھل میں ہم دونوں شریک ہو جائیں۔

۲۱۶۲۔حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا اَفَتَکْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِکُکُمْ فِی الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

۲۱۶۲۔ حکم بن نافع، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ انصار نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان درخت تقسیم کر دیجئے آپؐ نے فرمایا نہیں، تو انصار نے مہاجرین سے کہا تم درختوں میں محنت کرو اور ہم پھل میں تمہارے شریک ہو جائیں گے، تو ان لوگوں نے کہا، کہ ہم نے سنا اور قبول کیا۔

۱۴۵۰ بَاب قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ اَنَسٌ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۴۵۰۔ کھجوروں اور پھل والے درختوں کے کاٹنے کا بیان، انسؓ نے کہا، کہ نبی علیہ السلام نے کھجور کے درختوں کے

---

(۱) فقہاء کی اصطلاح میں اس معاملے کو مساقاۃ کہتے ہیں اور یہ شرعاً جائز ہے۔

بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ۔

کاٹنے کا حکم دیا، تو کاٹے گئے۔

٢١٦٣۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ۔

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُوَيٍّ

حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ

۲۱۶۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلوادیے اور کٹوادیے۔ اس باغ کا نام بویرہ تھا جس کے متعلق حسان بن ثابت اپنے شعر میں بیان کرتے ہیں، بنی لوی کے سرداروں کے لیے غالب آنا سہل ہو گیا کہ بویرہ میں ایک آگ شعلہ زن ہے۔

١٤٥١ بَاب۔

باب ۱۴۵۱۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٢١٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْاَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْاَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا وَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ۔

۲۱۶۴۔ محمد، عبداللہ، یحییٰ بن سعید، حنظلہ بن قیس انصاری، رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا اہل مدینہ میں ہمارے کھیت بہت زیادہ تھے، ہم زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے، اس شرط پر کہ زمین کے ایک حصہ کی پیداوار زمین کے مالک کے لیے ہو گی، تو کبھی اس حصہ زمین پر آفت آجاتی اور باقی محفوظ رہتا، چنانچہ اس سبب سے کہ بعض حصہ پر آفت آجاتی اور بعض حصہ محفوظ رہتا، ہم لوگوں کو اس سے منع کیا گیا اور اس زمانہ میں سونا، چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کا رواج نہ تھا۔

١٤٥٢ بَاب الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهٖ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ مَابِي الْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَّسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَالْعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِيٍّ وَّابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَآءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَآءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاْسَ

باب ۱۴۵۲۔ نصف یا اس کے قریب پیداوار پر کاشت کرنے کا بیان اور قیس بن مسلم نے ابو جعفر سے نقل کیا، انھوں نے بیان کیا، کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی ایسا گھر نہ تھا، جو تہائی اور چوتھائی پر کاشت نہ کرتا ہو اور علی، سعد بن مالک، عبداللہ بن مسعودؓ، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ اور ابو بکرؓ کے خاندان کے لوگ اور عمرؓ اور علیؓ کے خاندان کے لوگ اور ابن سیرین نے بھی مزارعت کی اور عبدالرحمٰن بن اسود نے بیان کیا، کہ میں عبدالرحمٰن بن یزید کا کھیتی میں شریک رہتا، اور حضرت عمرؓ نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا، کہ اگر بیج حضرت عمرؓ دیں، تو آدھی پیداوار ان کی ہو گی، اور اگر وہ لوگ بیج لائیں، تو اسی طرح آدھی پیداوار ان لوگوں کی ہو گی، اور حسن نے کہا، کہ اگر زمین ان میں سے کسی ایک کی

اَنْ تَكُوْنَ الْاَرْضُ لِاَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيْعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَاى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاْسَ اَنْ يُّجْتَنَى الْقُطْنَ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَآءٌ وَّالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَابَاْسَ اَنْ يُّعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ اَوِالرُّبُعِ وَنَحْوِهٖ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَّابَاْسَ اَنْ تَكُوْنَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔

ہو اور دونوں اس میں خرچ کریں تو پیداوار برابر تقسیم کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور زہری کا بھی یہی خیال ہے اور حسن نے کہاکہ روئی اس شرط پر چنی جائے کہ آدھی آدھی دونوں کی ہوگی، تو حرج نہیں۔ اور ابراہیم، ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ نے کہاکہ کپڑا تہائی یا چوتھائی پر (جولاہے) کو دینے میں کوئی حرج نہیں، اور معمر نے کہا، کہ مویشی تہائی اور چوتھائی پر ایک مدت معین کے لیے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

٢١٦٥ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْزَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِيْ اَزْوَاجَهٗ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُوْنَ وَسْقَ تَمْرٍ وَّعِشْرُوْنَ وَسْقَ شَعِيْرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ اَوْيُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ اخْتَارَتِ الْاَرْضَ۔

۲۱۶۵۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے خیبر کے یہودیوں سے غلہ اور پھل کی آدھی پیداوار پر معاملہ کیا، تو اس میں سے آپؐ اپنی بیویوں کو سو وسق دیتے تھے، اسی (۸۰) وسق تو کھجور اور بیس (۲۰) وسق جو دیتے تھے، حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین تقسیم کی، تو نبی ﷺ کی ازواج کو اختیار دیا، کہ یا تو زمین اور پانی لے لیں، یا ان کے لیے وہی قائم رکھیں (جو نبی ﷺ کے زمانہ میں جاری تھا) ان میں سے بعض نے تو زمین کو اختیار کیا اور بعض نے وسق کو اختیار کیا، حضرت عائشہؓ نے زمین ہی پسند کی۔

١٤٥٣ بَاب اِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِيْنَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

باب ۱۴۵۳۔ اگر مزارعت میں سال نہ متعین کرے۔

٢١٦٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْزَرْعٍ۔

۲۱۶۶۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیاکہ نبی ﷺ نے خیبر میں پھل اور کھیتی کی نصف پیداوار پر معاملہ کیا۔

١٤٥٤ بَاب۔

باب ۱۴۵۴۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٢١٦٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

۲۱۶۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے

قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاوٗسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ اَیْ عَمْرُو اِنِّیْ اُعْطِيْهِمْ وَاُغْنِيْهِمْ وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِیْ يَعْنِیْ ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهِ خَرَجًا مَّعْلُوْمًا۔

طاؤس سے کہا کاش تم مخابرہ چھوڑ دیتے، اس لیے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، طاؤس نے کہا اے عمرو میں توان کو دیتا ہوں اور ان کا فائدہ کرتا ہوں اور ان کے سب سے زیادہ جاننے والے یعنی ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا، بلکہ یہ کہا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو بخش دے تو یہ اس سے بہتر(۱) ہے کہ اس پر ایک معین محصول لے۔

١٤٥٥ بَاب الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُوْدِ۔

باب ۱۴۵۵۔ یہود سے مزارعت (بٹائی) کرنے کا بیان۔

٢١٦٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى الْيَهُوْدَ الْخَيْبَرَ عَلٰٓى اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُمَا خَرَجَ مِنْهَا۔

۲۱۶۸۔ ابن مقاتل، عبداللہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور ان کو ان کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

١٤٥٦ بَاب مَايُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِی الْمُزَارَعَةِ۔

باب ۱۴۵۶۔ ان شرطوں کا بیان جو مزارعت میں مکروہ ہیں۔

٢١٦٩۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيٰى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِیَّ عَنْ رَّافِعٍؓ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَّكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِیْ اَرْضَهٗ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِیْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۶۹۔ صدقہ بن فضل، ابن عینیہ، یحییٰ، حنظلہ زرقی، رافع سے روایت کرتے ہیں کہ اہل مدینہ میں ہمارے یہاں کاشت بہت ہوتی تھی اور ہم سے ایک شخص اپنی زمین کرایہ پر دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ ٹکڑا میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔ چنانچہ اس زمین میں کبھی پیدا(۲) ہوتا اور دوسری زمین میں پیدا نہ ہوتا' اس لیے نبی ﷺ نے ان کو منع فرمایا۔

١٤٥٧ بَاب اِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ وَكَانَ فِیْ ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَّهُمْ۔

باب ۱۴۵۷۔ کسی قوم کے روپیہ سے بغیر ان کی اجازت کے کاشتکاری کرے، اور اس میں ان کی بہتری ہو۔

٢١٧٠۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

۲۱۷۰۔ ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، عبداللہ بن

(۱) مطلب یہ کہ جس شخص کے پاس زمین ضرورت سے زائد ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو بلا اجرت مزارعت (بٹائی) کے لئے زمین دیدے۔

(۲) جمہور کے ہاں مزارعت جائز ہے، بعض روایات میں اس سے ممانعت وارد ہوئی ہے اس حدیث میں راوی نے ممانعت کی صورتوں کی وجہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ مطلق مزارعت سے ممانعت مقصود نہیں تھی بلکہ مزارعت کی ان خاص صورتوں سے ممانعت مقصود تھی جن میں کسی ایک کو نقصان کا اندیشہ ہوتا تھا۔

أَبُوضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَّمْشُوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ نِ انْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِّلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاِنِّيْ اسْتَاْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُّهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَرُؤُسِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُهُ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَآءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ فَرَاَوُا السَّمَآءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنَّهَا كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَبَغَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَاعَبْدَاللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُهُ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً فَفَرِجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا فَجَآءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ

عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ ایک بار تین آدمی چلے جارہے تھے تو بارش ہونے لگی، ان لوگوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی، ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کا ایک پتھر لڑھک کر آیا اور غار کا منہ بند ہو گیا، ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے نیک اعمال پر غور کرو جو تم نے خدا کے لیے کئے ہوں، اور اس کے واسطہ سے اللہ سے دعا کرو، شاید اللہ اس مصیبت کو تم سے دور کر دے۔ ان میں سے ایک نے کہا میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں ان کے لیے جانور چراتا تھا' جب شام کو واپس آتا تو جانور دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے میں اپنے والدین کو پلاتا۔ ایک دن مجھے دیر ہو گئی، میں شام ہونے تک آیا (جب آیا) تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ چنانچہ میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہتا تھا اور ان کے سرہانے کھڑا رہا، لیکن میں نے نامناسب سمجھا کہ ان کو جگاؤں اور یہ بھی ناپسند ہوا کہ ان بچوں کو پلاؤں، جو میرے قدموں کے نزدیک رو رہے تھے، یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری رضا کی خاطر ایسا کیا ہے تو ہمارے لیے پتھر تھوڑا سا ہٹا دے تاکہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں، چنانچہ اللہ نے پتھر کو تھوڑا سا ہٹا دیا، تو آسمان انھیں نظر آنے لگا، دوسرے شخص نے کہا کہ یا اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی، میں اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا، جس قدر مردوں کو عورتوں سے محبت ہوتی ہے، میں نے اس سے طلب کیا (یعنی برا کام کرنا چاہا) لیکن اس نے انکار کیا، جب تک کہ میں اس کے لیے سو دینار لے کر نہ آؤں، چنانچہ کوشش کر کے میں نے سو دینار جمع کیے اور اس کے پاس لے کر آیا، جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا، تو اس نے کہا اے اللہ کے بندے! خدا سے ڈر اور مہر کو ناحق نہ توڑ۔ میں کھڑا ہو گیا، اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو مجھ سے اس پتھر کو ہٹا دے۔ چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا، تیسرے آدمی نے کہا کہ میں نے ایک فرق چاول کے عوض ایک مزدور کو مزدوری پر رکھا جب وہ اپنا کام کر چکا تو مجھ سے اپنا حق مانگا۔ میں اسے دینے لگا تو اس نے انکار کیا، میں اس سے کھیتی کرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اس سے گائے بیل اور چرواہا جمع کیا، پھر وہ شخص آیا اور کہا کہ اللہ سے ڈر، میں نے کہا یہ

اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَاَخَذَهٗ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَابَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ فَسَعَيْتُ۔

گائے بیل چرواہے لے جا، اس نے کہا اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا، اسے لے لے، چنانچہ اس نے لے لیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری رضا کی خاطر ایسا کیا ہے تو باقی پتھر بھی ہٹادے تو اس پتھر کو اللہ نے ہٹادیا، ابن عقبہ نے نافع سے فبغیت کے بجائے فسعیت کا لفظ بیان کیا۔

١٤٥٨ بَاب اَوْقَافِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ بِاَصْلِهٖ لَايُبَاعُ وَلٰكِنْ يُّنْفَقُ ثَمَرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ۔

باب ۱۴۵۸۔ اصحاب نبی ﷺ کے اوقاف اور خراج کی زمین اور ان میں بٹائی اور معاملہ کرنے کا بیان اور نبی ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا، کہ اصل زمین کو وقف کر دو، چنانچہ اس طور پر اسے فروخت نہ کیا جائے بلکہ اس کا پھل (آمدنی) کھایا جائے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کو وقف کر دیا۔

٢١٧١۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً اِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ اَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

۲۱۷۱۔ صدقہ، عبدالرحمٰن، مالک، زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر مجھے آخری مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جس بستی کو میں فتح کرتا وہاں کے باشندوں کے درمیان تقسیم کر دیتا، جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر کی زمین تقسیم کر دی تھی۔

١٤٥٩ بَاب مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَّوَاتًا وَرَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ فِيْ اَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوْفَةِ مَوَاتٌ وَّقَالَ عُمَرُ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ وَيُرْوٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيْ غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَّلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيْهِ حَقٌّ وَّيُرْوٰى فِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۴۵۹۔ بنجر اور غیر آباد زمین کو آباد کرنے والے کا بیان۔ حضرت علیؓ نے کوفہ کی غیر آباد زمین میں اس کو مناسب سمجھا تھا کہ وہ آباد کرنے والے کی ملک ہے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا، جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا، وہ اسی کی ہے۔ اور عمرو بن عوف نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کے حق میں نہ ہو، اور نہ کسی ظالم شخص کا اس میں حق ہے اور اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

٢١٧٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ اَرْضًا لَّيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ

۲۱۷۲۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عبیداللہ بن ابی جعفر، محمد بن عبدالرحمٰن، عروہ، عائشہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی، جو کسی کی ملک نہیں ہے' تو وہی اس کا مستحق ہے، عروہ نے بیان کیا، کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں اسی کا حکم دیا۔

خِلَافَتِهٖ۔

١٤٦٠ بَاب۔

٢١٧٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِىَ وَهُوَ فِىْ مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ فِىْ بَطْنِ الْوَادِىْ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَآءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِىْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بِبَطْنِ الْوَادِىْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِّنْ ذٰلِكَ۔

باب ۱۴۶۰۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۲۱۷۳۔ قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بطن وادی میں ذی الحلیفہ میں رات کو اترنے کی جگہ تھے تو آپؐ کو خواب دکھلایا گیا، کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ آپؐ مبارک میدان میں ہیں، اور موسیٰ کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھ سالم نے اس جگہ اونٹنی بٹھلائی تھی، جہاں عبداللہ اپنی اونٹنی بٹھلاتے تھے اور اسی جگہ کو تلاش کرتے تھے، جہاں پر رسول اللہ ﷺ اترتے تھے اور وہ جگہ اس مسجد کے نیچے ہے، جو بطن وادی میں ہے اور اس مسجد اور راستے کا درمیانی حصہ ہے۔

٢١٧٤۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ اَتَانِىْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ اَنْ صَلِّ فِىْ هٰذَا الْوَادِى الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِىْ حَجَّةٍ۔

۲۱۷۴۔ اسحٰق بن ابراہیم، شعیب بن اسحٰق، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، ابن عباسؓ حضرت عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے آیا۔ اس وقت آپؐ عقیق میں تھے، اس نے کہا، کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لیجئے اور آپ کہہ دیں کہ عمرہ حج میں داخل ہے۔

١٤٦١ بَاب اِذَا قَالَ رَبُّ الْاَرْضِ اُقِرُّكَ مَا اَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَجَلًا مَّعْلُوْمًا فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيْهِمَا۔

باب ۱۴۶۱۔ اگر زمین کا مالک کہے، کہ میں تجھ کو اس پر اس وقت تک قائم رکھوں گا جب تک اللہ تجھے قائم رکھے اور کوئی مدت معین نہیں کی، تو وہ دونوں آپس کی رضامندی تک معاملہ رکھیں گے (۱)۔

٢١٧٥۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ

۲۱۷۵۔ احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (دوسری سند) عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے یہود ونصاریٰ کو سرزمین حجاز سے جلاوطن کر دیا اور رسول اللہ ﷺ جب خیبر پر

(۱) جمہور کے نزدیک مزارعت اور مساقاۃ کے جائز ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کی مدت متعین کی جائے۔ مدت مقرر نہ کرنے کی صورت میں مدت کیا ہوگی؟ اس میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں ایک سال، پہلا پھل آنے تک وغیرہ۔

عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ اَجْلَی الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَھَرَ عَلٰی خَیْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْیَھُوْدِ مِنْھَا وَکَانَتِ الْاَرْضُ حِیْنَ ظَھَرَ عَلَیْھَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ وَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْیَھُوْدِ مِنْھَا فَسَاَلَتِ الْیَھُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُقِرَّھُمْ بِھَا اَنْ یَّکْفُوْا عَمَلَھَا وَلَھُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ بِھَا عَلٰی ذٰلِکَ مَاشِئْنَا فَقَرُّوْا بِھَا حَتّٰی اَجْلَاھُمْ عُمَرُ اِلٰی تَیْمَآءَ وَاَرِیْحَآءَ۔

غالب ہوئے، تو یہودیوں کو وہاں سے نکالنا چاہا، اس لیے کہ جب آپؐ کا غلبہ وہاں ہو گیا تو وہاں کی زمین اللہ اور اس کے رسول اور تمام مسلمانوں کی ہو گئی، چنانچہ جب یہودیوں کو نکالنا چاہا، تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ان لوگوں کو زمین پر قائم رہنے دیں اور کھیتی کا سارا کام کریں اور آدھی پیداوار لے لیں تو ان یہودیوں سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم تم کو اس پر قائم رکھیں گے جب تک ہماری مرضی ہو گی، اس لیے وہ لوگ اس پر قائم رہے، یہاں تک کہ حضرت عمر نے (اپنی خلافت میں) یہودیوں کو تیماء اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔

۱۴۶۲ بَاب مَاکَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوَاسِیْ بَعْضُھُمْ بَعْضًا فِی الزِّرَاعَۃِ وَالثَّمَرَۃِ۔

باب ۱۴۶۲۔ اصحاب نبی ﷺ کاشتکاری اور پھلوں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔

۲۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ اَبِی النَّجَاشِیِّ مَوْلٰی رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّہٖ ظُھَیْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُھَیْرٌ لَقَدْ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ کَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِکُمْ قُلْتُ نُوَاجِرُھَا عَلَی الرُّبُعِ وَعَلَی الْاَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ قَالَ لَاتَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْھَا اَوْاَزْرِعُوْھَا اَوْاَمْسِکُوْھَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَّطَاعَۃً۔

۲۱۷۶۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، اوزاعی، ابوالنجاشی (رافع بن خدیج کے غلام) رافع بن خدیج بن رافع، اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہیں، ظہیر نے بیان کیا، کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس چیز سے کہ جو ہمارے لیے مفید تھی، میں نے کہا، کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ حق ہے، ظہیر نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے بلایا، اور فرمایا کہ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا، ہم اس کو چوتھائی اور چند وسق کھجور اور جو پر، کرایہ پر دے دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو، اس میں خود کاشت کرو، یا کسی سے کاشت کراؤ یا اس کو یوں ہی روک لو، رافع نے کہا، کہ میں نے سنا اور مانا۔

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ کَانُوْا یَزْرَعُوْنَھَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِیُّ

۲۱۷۷۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اوزاعی، عطاء، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ تہائی، چوتھائی اور نصف پیداوار پر کھیتی کیا کرتے تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کاشت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ وَقَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْتَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ ـ

کرے، یا کسی کو دیدے، اور اگر یہ بھی نہیں کیا، تو اپنی زمین یوں ہی پڑی رہنے دے اور ربیع بن نافع ابو توبہ نے کہا، مجھ سے معاویہ نے بواسطہ یحییٰ، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو، وہ خود اس میں کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دیدے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو زمین یوں ہی پڑی رہنے دے۔

٢١٧٨ ـ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُهُ لِطَاوٗسٍ فَقَالَ يَزْرَعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ شَيْئًا مَّعْلُوْمًا ـ

۲۱۷۸۔ قبیصہ، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں، کہ میں نے طاؤس سے یہ حدیث بیان کی، تو انھوں نے کہا کاشت کرے، ابن عباس نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا لیکن آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کو دے دینا اس سے بہتر ہے کہ کوئی مقرر رقم اس سے لے۔

٢١٧٩ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِىْ مَزَارِعَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِّنْ مُّعٰوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا كُنَّا نُكْرِىْ مَزَارِعَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْاَرْبِعَآءِ وَبِشَىْءٍ مِّنَ التِّبْنِ ـ

۲۱۷۹۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ اپنے کھیتوں کو نبی ﷺ اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور معاویہؓ کی ابتدائی حکومت کے زمانہ میں کرایہ پر دیتے تھے، پھر رافع بن خدیج کی یہ حدیث ان سے بیان کی گئی کہ نبی ﷺ نے کھیتوں کے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، ابن عمرؓ رافع کے پاس گئے، میں بھی ان کے ساتھ گیا انھوں نے رافع سے پوچھا، تو رافع نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے کھیتوں کے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا، ابن عمرؓ نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنے کھیت چوتھائی پیداوار اور کسی قدر گھاس کے عوض کرایہ پر دیتے تھے۔

٢١٨٠ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ اَخْبَرَنِىْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَعْلَمُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِىَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْدَثَ فِىْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَّمْ يَكُنْ يَّعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَآءَ الْاَرْضِ ـ

۲۱۸۰۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جانتا تھا، کہ زمین کرایہ پر دی جاتی تھی، پھر عبداللہ ڈرے، اس بات سے کہ کہیں نبی ﷺ نے اس کے متعلق کوئی حکم نیا دیا ہو، چنانچہ زمین کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

١٤٦٣ بَاب كِرَآءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وقَالَ ابْنُ عباسٍ اِنَّ اَمْثَلَ مَآ اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ تَسْتَاْجِرُ وا الْاَرْضَ الْبَيْضَآءَ مِنَ السَّنَةِ اِلَى السَّنَةِ۔

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ الرَّبِيْعَةِ بْنِ اَبِى عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمَّاىَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبعَآءِ اَوْشَىْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِىَ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِىْ نُهِىَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْنَظَرَ فِيْهِ ذَوُوا الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ۔

باب ۱۴۶۳۔ سونا چاندی کے عوض زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان، ابن عباسؓ نے فرمایا، کہ جو کام کرنا چاہتے ہو، اس میں سب سے زیادہ بہتر یہ ہے، کہ اپنی خالی زمین کو ایک سال تک کے لیے کرایہ پر دو۔

۲۱۸۱۔ عمرو بن خالد، لیث، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، حنظلہ بن قیس، رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے میرے چچاؤں نے بیان کیا، کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے زمانہ میں چوتھائی پیداوار پر یا ایسی چیز کے عوض جس کو زمین کا مالک مستثنیٰ کر دیتا تھا، زمین کرایہ پر دیتے تھے، تو نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا، میں نے ابو رافع سے پوچھا کہ دینار اور درہم کے عوض کرایہ پر دینا کیسا ہے؟ رافع نے کہا کہ دینار اور درہم کے عوض دینے میں کوئی حرج نہیں، اور لیث نے کہا، کہ جس چیز سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے، اگر حلال اور حرام کی سمجھ رکھنے والا شخص اس میں غور کرے تو اس کو جائز نہ رکھے، اس سبب سے کہ اس میں خطرہ ہے۔

١٤٦٤ بَاب۔

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ ح وَّحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِى الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَآئُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ يَآ ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَايُشْبِعُكَ شَىْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِىُّ وَاللّٰهِ لَاتَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا

باب ۱۴۶۴۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۲۱۸۲۔ محمد بن سنان، فلیح، ہلال (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، ابو عامر، فلیح، ہلال بن علی، عطا بن یسار، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ ایک دن باتیں کر رہے تھے، ایک دیہات کا رہنے والا آدمی آپؐ کے پاس بیٹھا تھا (آپؐ نے فرمایا کہ) جنتیوں میں سے ایک اپنے پروردگار سے کاشتکاری کی اجازت مانگے گا، تو اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کیا تو اپنی موجودہ حالت پر راضی نہیں؟ اس نے کہا ہاں، لیکن میں کاشتکاری کرنا پسند کرتا ہوں، چنانچہ وہ بیج ڈالے گا اور پلک جھپکنے میں وہ لگ آئے گا اور سیدھا ہو جائے گا اور کاٹنے کے لائق ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اے ابن آدم! اس کو لے لے، تجھ کو کوئی چیز آسودہ نہیں کر سکتی، اعرابی نے کہا کہ بخدا وہ شخص کوئی قریشی ہوگا، یا انصاری ہوگا، اس لیے کہ یہی لوگ کھیتی کرنے والے ہیں، ہم تو کھیتی نہیں کرتے، نبی ﷺ (یہ سنکر) ہنس پڑے۔

فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَّ اِمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

١٤٦٥ بَاب مَاجَآءَ فِي الْغَرْسِ ۔

٢١٨٣ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ مِنْ اُصُوْلِ سِلْقٍ لَّنَا كُنَّا نَغْرِسُهٗ فِيْ اَرْبِعَآءِ نَا فَتَجْعَلُهٗ فِيْ قِدْرٍ لَّهَا فَتَجْعَلُ فِيْهِ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ لَّا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْهِ شَحْمٌ وَّلَاوَدْكٌ فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَا هَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۔

٢١٨٤ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُوْلُوْنَ مَالِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَايُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِيْثِهٖ وَاِنَّ اِخْوَانِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَاً مِّسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ فَاَحْضُرُ حِيْنَ يَغِيْبُوْنَ وَاَعِيْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَّنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَّيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَانَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ تِلْكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اٰيَتَانِ فِيْ

باب ۱۴۶۵۔ درخت لگانے کا بیان۔

۲۱۸۳۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابو حازم سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کو جمعہ کے دن آنے کی بہت خوشی ہوتی تھی، اس لیے کہ ایک بڑھیا تھی جو چقندر کی جڑیں جنھیں ہم اپنی کیاریوں میں لگاتے تھے، اس کو اکھیڑ کر اپنی دیگ میں ڈالتی تھی، اور اس میں جو کے کچھ دانے بھی ڈال دیتی تھی، میں یہی جانتا ہوں کہ اس میں چکنائی یا چربی نہیں ہوتی تھی، جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے، تو اس بڑھیا کے پاس آتے وہ ہم لوگوں کے پاس وہی چقندر لاکر رکھ دیتی تھی، جمعہ کے دن کی خوشی ہمیں اسی سبب سے ہوتی تھی، اور ہم لوگ جمعہ کی نماز کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

۲۱۸۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ لوگ کہتے ہیں، ابوہریرہ بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے، حالانکہ اس کو اللہ سے ملنا ہے' اور کہتے ہیں کہ کیا بات ہے کہ مہاجرین اور انصار وہ ابوہریرہؓ جیسی حدیثیں بیان نہیں کرتے ہیں؟ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مہاجرین بازاروں میں خرید و فروخت میں لگے رہتے اور میرے انصار بھائی اپنے مالی معاملہ میں مشغول رہتے، اور میں ایک مسکین آدمی تھا' پیٹ بھر جاتا، تو میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں برابر رہتا تھا، چنانچہ جب لوگ غیر حاضر ہوتے تو میں موجود ہوتا اور جس چیز کو لوگ بھول جاتے میں یاد رکھتا، اور نبی ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی میری اس گفتگو کے ختم ہونے تک اپنا کپڑا بچھائے رکھے، پھر اس کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لپیٹ لے، تو میری کسی بات کو کبھی نہیں بھولے گا، میں نے اپنی چادر بچھائی اور مجھ پر اس کے سوا کوئی کپڑا نہیں تھا، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اپنی گفتگو ختم کی، تو میں نے اس کو سمیٹ کر اپنے سینہ سے لگا لیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں آج تک آپؐ کی گفتگو میں سے کچھ بھی نہ بھولا، بخدا اگر دو آیتیں کتاب اللہ میں نہ ہوتیں تو

كِتَابِ اللّٰهِ مَاحَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا اَبَدًا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ اِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيْمُ ۔

میں تم سے کبھی حدیث بیان نہ کرتا۔ وہ آیت یہ ہے۔ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات سے الرحیم تک۔

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

مساقات کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

١٤٦٦ بَاب فِي الشِّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ: اَفَرَاَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْنَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ اَلْاُجَاجُ الْمُرُّ وَالْمُزْنُ السَّحَابُ ۔

باب ۱۴۶۶۔ پانی کی تقسیم کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو پیدا کیا، کیا وہ لوگ ایمان نہیں لاتے اور اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ بتاؤ، جو پانی تم پیتے ہو، کیا تم نے اس کو بادل سے اتارا ہے، یا ہم اس کے اتارنے والے ہیں، اگر ہم چاہیں تو اس کو کھاری بنا دیں، پھر تم شکریہ کیوں نہیں ادا کرتے، اجاج کے معنی کڑوا اور مزن بدلی کو کہتے ہیں۔

١٤٦٧ بَاب فِي الشُّرْبِ وَمَنْ رَّاٰى صَدَقَةَ الْمَآءِ وَهِبَتَهٗ وَوَصِيَّتَهٗ جَائِزَةً مَّقْسُوْمًا كَانَ اَوْغَيْرَ مَقْسُوْمٍ وَّقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَرُوْمَةَ فَيَكُوْنُ دَلْوُهٗ فِيْهَا كَدِلَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمٰنُ۔

باب ۱۴۶۷۔ پانی کی تقسیم کا بیان اور بعض لوگ اس کے قائل ہیں کہ پانی کا خیرات کرنا اور اس کا ہبہ کرنا اور اس کی وصیت جائز ہے، خواہ وہ تقسیم کیا ہوا ہو یا نہ ہو' اور حضرت عثمان نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کون ہے جو بیئر رومہ کو خریدے اور اس کو اس کنویں میں اسی طرح ڈول ڈالنے (پانی لینے) کا حق ہو، جس طرح تمام مسلمانوں کو (یعنی خرید کر وقف کر دے) تو عثمانؓ نے اس کو خرید لیا۔

٢١٨٥ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ قَالَ مَاكُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ۔

۲۱۸۵۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا، تو آپؐ نے اس میں سے پی لیا، آپؐ کے دائیں طرف ایک کمسن لڑکا تھا اور آپؐ کے بائیں طرف معمر اور بوڑھے لوگ تھے، آپؐ نے فرمایا اے بچے کیا تو اجازت دیتا ہے، کہ میں یہ بوڑھوں کو دیدوں؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپؐ کا جھوٹا لینے کے لیے اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، چنانچہ آپؐ نے وہ پیالہ اس بچے کو دیدیا۔

٢١٨٦ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

۲۱۸۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے انس بن

الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍؓ أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَّهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍؓ فَأَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتّٰى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيْهِ وَعَلٰى يَسَارِهٖ أَبُوْبَكْرٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُّعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ أَعْطِ أَبَابَكْرٍ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

مالک نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک بکری انس بن مالک کے گھر میں پالی گئی تھی، اس کو آپؐ کے لیے دوہا گیا اور اس دودھ میں اس کنویں کا پانی ملایا گیا جو انس بن مالک کے گھر میں تھا، پھر رسول اللہ ﷺ کو پیالہ دیا گیا تو آپؐ نے اس سے پی لیا' یہاں تک کہ جب پیالہ اپنے منہ سے جدا کیا اس حال میں آپؐ کے بائیں طرف ابو بکرؓ تھے' اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا' حضرت عمرؓ کو خیال ہوا کہ کہیں آپؐ وہ پیالہ اعرابی کو نہ دیدیں، اس لیے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابو بکر کو دیجئے جو آپؐ کے پاس بیٹھے ہیں' لیکن آپؐ نے پیالہ اعرابی کو دیا جو آپؐ کے دائیں طرف تھا' پھر فرمایا دائیں طرف کا آدمی زیادہ حقدار ہے پھر جو اس کی دائیں طرف ہو۔

۱۴۶۸ بَاب مَنْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْمَآءِ أَحَقُّ بِالْمَآءِ حَتّٰى يَرْوِىَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ۔

باب ۱۴۶۸۔ ان لوگوں کا بیان جو اس کے قائل ہیں کہ پانی کا مالک پانی کا زیادہ مستحق ہے یہاں تک کہ سیراب ہو جائے، بدلیل ارشاد نبوی ﷺ کہ فاضل پانی نہ روکا جائے۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ۔

۲۱۸۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ضرورت سے زائد پانی اس لیے نہ روکا جائے کہ گھاس کو (جانوروں کے کھانے سے) روکے۔

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَإِ۔

۲۱۸۸۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب و ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ بچا ہوا پانی نہ روکو، تاکہ اس کے ذریعہ بچی ہوئی (ضرورت سے زائد) گھاس کو بھی روکو۔

۱۴۶۹ بَاب مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِيْ مِلْكِهٖ لَمْ يُضْمَنْ۔

باب ۱۴۶۹۔ جس شخص نے اپنے ملک میں کنواں کھودا (اور اس میں کوئی گر کر مر جائے) تو تاوان نہیں ہے۔

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْعَجْمَآءُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

۲۱۸۹۔ محمود، عبیداللہ، اسرائیل، ابو حصین، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کان کھودنے میں مر جائے تو تاوان نہیں، اور کنواں کھودنے میں کوئی مر جائے تو معاف ہے' اور جانور سے مر جائے تو کوئی تاوان نہیں' اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

١٤٧٠ بَاب الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَآءِ فِيهَا ـ

باب ۱۴۷۰۔ کنویں کے متعلق جھگڑنے اور اس میں فیصلہ کرنے کا بیان۔

٢١٩٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَعَلَيْهَا غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ فَجَآءَ الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَاحَدَّثَكُمْ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّيْ فَقَالَ لِيْ شُهُوْدُكَ قُلْتُ مَالِيْ شُهُوْدٌ قَالَ فَيَمِيْنُهٗ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفُ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ـ

۲۱۹۰۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، شقیق، عبداللہ (بن مسعود) نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسمیں کھائے تاکہ کسی کا مال جو اس کے ذمہ واجب ہے اس کو ہضم کر لے، تو وہ خدا سے اس حال میں ملے گا کہ خدا اس پر ناراض ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی قیمت وصول کرتے ہیں' آخر آیت تک پھر اشعث آئے تو کہا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا بیان کر رہے تھے یہ آیت تو میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے' میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (اس کے متعلق جھگڑا ہوا) تو آپؐ نے مجھے کہا اپنا گواہ لاؤ، میں نے عرض کیا میرا کوئی گواہ نہیں، تو آپؐ نے فرمایا وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ تو قسم کھالے گا، اس وقت آپؐ نے یہ حدیث بیان فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی۔

١٤٧١ بَاب اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ ابْنَ السَّبِيْلِ مِنَ الْمَآءِ ـ

باب ۱۴۷۱۔ اس شخص کے گناہ کا بیان جو مسافروں کو پانی نہ دے۔

٢١٩١ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاصَالِحٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّايَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَايُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهٗ فَضْلُ مَآءٍ بِالطَّرِيْقِ فَمَنَعَهٗ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهٗ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهٖ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ اَقَامَ سِلْعَتَهٗ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهٗ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ـ

۲۱۹۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف نہ دیکھے گا' اور نہ انہیں پاک کرے گا' اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، اول وہ شخص جس کے پاس ضرورت سے زائد پانی راستہ میں ہو اور اس کو مسافر کو نہ دے' دوسرے وہ شخص جس نے کسی امام سے بیعت صرف دنیا کی خاطر کی کہ اگر اس کو کوئی دنیوی چیز دیتا ہے، تو راضی ہے، اور نہ دے تو ناراض ہو جاتا ہے، تیسرے وہ شخص کہ اپنا سامان عصر کے بعد لے کر کھڑا ہو اور کہے کہ خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس کی قیمت اتنی اتنی مل رہی تھی (لیکن میں نے نہیں دیا) اور کوئی شخص اس کو سچا بھی سمجھے پھر یہ آیت پڑھی۔ ان الذین یشترون بعهد الله و ایمانهم ثمنا قلیلا

۱۴۷۲ بَاب سَكْرِ الْأَنْهَارِ۔

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَايُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

باب ۱۴۷۲۔ نہر کا پانی روکنے کا بیان۔

۲۱۹۲۔ عبداللہ بن یوسف، ابن شہاب، عروہ، عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضرت زبیرؓ سے نبی ﷺ کے پاس حرہ کی نہر کے متعلق جھگڑا کیا، جس سے اپنی کھجوروں کو سیراب کرتے تھے' انصاری نے کہا کہ پانی آنے دو (لیکن زبیرؓ نے انکار کر دیا) نبی ﷺ کے پاس مقدمہ پیش ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے زبیرؓ سے فرمایا، کہ اے زبیر اپنی زمین کو سیراب کر لے، پھر پانی اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دے' تو انصاری کو غصہ آیا اور کہا، کہ وہ آپؐ کے پھوپی کے بیٹے ہیں نا(۱)، یہ سنتے ہی رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا اے زبیرؓ پانی کو روک لو یہاں تک کہ دیوار تک نہ پہنچ جائے، زبیر نے کہا، بخدا میں گمان کرتا ہوں کہ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی فلا وربك لا یومنون الخ قسم ہے تیرے پروردگار کی، کہ وہ لوگ مومن نہ ہوں گے جب تک کہ وہ آپؐ کو اپنے مقدمہ میں حکم (فیصلہ کرنیوالا) نہ بنائیں۔

۱۴۷۳ باب۔ شُرْبِ الْاَعْلٰى قَبْلَ الْاَسْفَلِ۔

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا معمرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَازُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اَرْسِلْ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ يَبْلُغَ الْمَآءُ الْجَدْرَ ثُمَّ اَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ

باب ۱۴۷۳۔ بلند زمین کا نیچے کی زمین سے پہلے سیراب کرنے کا بیان۔

۲۱۹۳۔ عبدان، عبداللہ، معمر، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر سے ایک انصاری نے جھگڑا کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیرؓ اپنی زمین کو سیراب کر لے' پھر پانی چھوڑ دے انصاری نے کہا، کہ وہ آپؐ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اس لیے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے زبیرؓ سیراب کرتا جا یہاں تک کہ پانی دیوار تک پہنچ جائے، پھر روک لے، زبیرؓ نے کہا، میں گمان کرتا ہوں کہ یہ آیت فلا وربك لایومنون الخ اسی کے متعلق

(۱) یہاں جس صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا بعض نے کہا کہ وہ شخص منافق تھا، مگر بعض روایات میں ان کے بدری صحابی ہونے کی تصریح ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے اس وقت تک احکام پوری طرح نازل نہیں ہوئے تھے اور راسخ بھی نہیں ہوئے تھے اور فلا وربك لا یومنون حتی یحکموك الخ آیت بھی نازل نہیں ہوئی تھی۔ تو ناواقفیت اور تقاضائے بشریت میں ان سے یہ غلطی سرزد ہو گئی۔

لَايُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

نازل ہوئی ہے۔

١٤٧٤ بَاب شُرْبِ الْأَعْلَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

باب ۱۴۷۴۔ بلند کھیت والا ٹخنوں تک پانی بھر لے۔

٢١٩٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ يَسْقِيْ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَازُبَيْرُ فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوْفِ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَآءُ إِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعٰى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ أُنْزِلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَايُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

۲۱۹۴۔ محمد، مخلد، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے زبیرؓ سے حرہ کی ندی کے متعلق جھگڑا کیا، جس سے کھجور کے درختوں کو سیراب کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے زبیر اپنی زمین سیراب کر لے، پھر دستور کے مطابق ان کو حکم دیا، کہ اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دیں، تو انصاری نے کہا، چونکہ وہ آپؐ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (تو آپؐ نے فرمایا) پھر سیراب کر لے، پھر روک دے یہاں تک کہ پانی کھیت کی دیوار تک پہنچ جائے اور زبیر کو آپؐ نے ان کا پورا پورا حق دلوادیا۔ زبیر نے کہا کہ بخدا یہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الخ اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے، اور ابن شہاب کا بیان ہے کہ انصار اور تمام لوگوں نے نبی ﷺ کے اس فرمان کا کہ "بھر لے یہاں تک کہ کھیت کی دیواروں تک پہنچ جائے" یہ اندازہ لگایا ہے کہ ٹخنوں تک پانی پہنچ جائے۔

١٤٧٥ بَاب فَضْلِ سَقْيِ الْمَآءِ۔

باب ۱۴۷۵۔ پانی پلانے کا ثواب۔

٢١٩٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَاهُوَ بِكَلْبٍ يَّلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَاللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَآئِمِ أَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ أَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ۔

۲۱۹۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، سمی، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی چل رہا تھا، اسی دوران میں اسے پیاس لگی وہ ایک کنویں میں اترا، اور اس سے پانی پیا، کنویں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو اپنے منہ سے پکڑا پھر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ نے اس کی نیکی قبول کی، اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چوپائے میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہر تر جگر والے یعنی جاندار میں ثواب ہے، حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَلَیْکَۃَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْکُسُوْفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّی النَّارُ حَتّٰی قُلْتُ اَیْ رَبِّ وَاَنَا مَعَھُمْ فَاِذَا امْرَاَۃٌ حَسِبْتُ اَنَّہٗ تَخْدِشُھَا ھِرَّۃٌ قَالَ مَاشَانُ ھٰذِہٖ قَالُوْا حَبَسَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا۔

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ حَبَسَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا فَدَ خَلَتْ فِیْھَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ لَآاَنْتِ اَطْعَمْتِیْھَا وَلَا سَقَیْتِھَا حِیْنَ حَبَسْتِیْھَا وَلَا اَنْتِ اَرْسَلْتِیْھَا فَاَکَلَتْ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ۔

۱۴۷۶ بَاب مَنْ رَّاٰی اَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَۃِ اَحَقُّ بِمَآئِہٖ۔

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍؓ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ غُلَامٌ ھُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْاَشْیَاخُ عَنْ یَّسَارِہٖ قَالَ یَاغُلَامُ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ الْاَشْیَاخَ فَقَالَ مَاکُنْتُ لِاُوْثِرَبِنَصِیْبِیْ مِنْکَ اَحَدًا یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ۔

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِیْ کَمَاتُذَادُ الْغَرِیْبَۃُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ تَذُوْدَانِ تَمْنَعَانِ۔

۲۲۰۰۔ ابن ابی مریم، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے، کہ نبی ﷺ نے کسوف کی نماز پڑھی، اور فرمایا کہ مجھ سے دوزخ قریب ہوگئی یہاں تک کہ میں نے کہا کہ اے پروردگار! کیا میں بھی ان دوزخیوں کے ساتھ ہوں گا! اتنے میں میری نظر ایک عورت پر پڑی، میں نے خیال کیا کہ اس کو ایک بلی نوچ رہی ہے، آپؐ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ تو فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے بلی کو روک رکھا، یہاں تک کہ بھوک کے سبب سے مرگئی۔

۲۲۰۱۔ اسمٰعیل، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے متعلق عذاب میں مبتلا کی گئی جسے اس نے باندھ رکھا تھا، یہاں تک کہ وہ بھوک کے سبب سے مرگئی، چنانچہ وہ عورت دوزخ میں داخل ہوگئی، اور آپؐ نے فرمایا کہ اللہ زیادہ جانتا ہے کہ تو نے نہ اسے کھانا کھلایا اور نہ پانی پلایا، جب کہ تو نے اسے باندھ رکھا تھا اور نہ تو نے اسے چھوڑ دیا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کرتی۔

باب ۱۴۷۶۔ اس شخص کا بیان جس نے خیال کیا کہ حوض اور مشک کا مالک اس کے پانی کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۲۰۲۔ قتیبہ، عبدالعزیز، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پیالا لایا گیا، آپؐ نے اس سے پی لیا اور آپؐ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا جو سب میں کمسن تھا، اور بوڑھے لوگ آپؐ کے بائیں طرف تھے' آپؐ نے فرمایا اے لڑکے کیا تو مجھے اس کی اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پیالہ ان بوڑھوں کو دے دوں؟ اس نے کہا یارسول اللہ آپؐ کے جھوٹے کے لیے میں اپنے حصہ میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہ دونگا، چنانچہ وہ پیالہ آپؐ نے اسی کو دے دیا۔

۲۲۰۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں اپنے حوض سے قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اس طرح ہانکوں گا جس طرح اجنبی اونٹ حوض پر سے ہنکائے جاتے ہیں، تذودان کے معنی ہیں روکیں گے۔

۲۲۰۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ وَ کَثِیْرِ بْنِ کَثِیْرٍ یَزِیْدُ اَحَدُهُمَا عَلَی الْاٰخرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ لَوْ تَرَکَتْ زَمْزَمَ اَوْقَالَ لَوْلَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاۤءِ لَکَانَتْ عَیْنًا مَّعِیْنًا وَّاَقْبَلَ جُرْهُمٌ فَقَالُوْآ اَتَاْذَنِیْنَ اَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَکُمْ فِی الْمَاۤءِ قَالُوْا نَعَمْ ـ

۲۲۰۴ ـ عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب وکثیر بن کثیر، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ حضرت اسمٰعیلؑ کی ماں پر رحم کرے، اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں، یا یہ فرمایا کہ اگر پانی سے چلو نہ بھرتیں، تو یہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا' اور جرہم ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کیا ہم لوگوں کو آپ اپنے پاس اترنے کی اجازت دیتی ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں! لیکن پانی میں تمھارا کوئی حصہ نہیں، لوگوں نے کہا اچھا۔

۲۲۰۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَآ اَکْثَرَ مِمَّآ اُعْطِیَ وَهُوَ کَاذِبٌ وَّرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ وَّرَجُلٌ مَّنَعَ فَضْلَ مَاۤءٍ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ الْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَالَمْ تَعْمَلْ یَدَاكَ قَالَ عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ غَیْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا صَالِحٍ یَّبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ـ

۲۲۰۵ ـ عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو، ابوصالح سمان، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو گفتگو فرمائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا، ایک وہ شخص جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھائی، کہ اس کی قیمت اس سے زیادہ مل رہی تھی حالانکہ وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہے، دوسرے وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی، تاکہ کسی مسلمان آدمی کا مال ہضم کر جائے، تیسرے وہ شخص جس نے ضرورت سے زائد پانی روک لیا، یعنی نہیں دیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنا فضل روک لوں گا، جس طرح تو نے اپنی ضرورت سے زائد پانی روک لیا تھا، جس کو تو نے پیدا نہیں کیا تھا۔

۱۴۷۷ باب ـ لَاحِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ـ

باب ۱۴۷۷ ـ چراگاہ مقرر کر لینا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں (۱)۔

۲۲۰۶ ـ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۲۲۰۶ ـ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ صعبؓ بن جثامہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ چراگاہ مقرر کرنے کا حق صرف اللہ اور اس کے رسول کو ہے، اور انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں

(۱) پہلے یہ ہوتا تھا کہ اراضیٔ مباحات میں سردار اور حاکم کچھ جگہیں اپنے لئے مخصوص کر لیتے تھے اور اعلان کرا دیتے کہ یہاں صرف میرے جانور چرایا کریں گے اور اس کو اپنی حمی کہتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز سے منع فرمادیا۔ البتہ بیت المال کے لئے حمی بنائی جاسکتی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ کو بیت المال کے لئے حمی بنایا تھا۔

وَسَلَّمَ قَالَ لَاحِمَی اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَقَالَ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَمَی النَّقِیْعَ وَاَنَّ عُمَرَ حَمَی الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ۔

خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے بقیع کو اور حضرت عمرؓ نے شرف اور ربذہ کو چراگاہ مقرر فرمایا۔

١٤٧٨ بَاب شِرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْاَنْهَارِ

باب ۱۴۷۸۔ نہروں سے آدمی اور چوپایوں کے پانی پینے کا بیان۔

٢٢٠٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ بِهَا فِیْ مَرْجٍ اَوْرَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِالرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَّلَوْاَنَّهٗ انْقَطَعَ طِیَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَیْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّهٗ فَهِیَ لِذٰلِكَ اَجْرٌ وَّرَجُلٌ رَّبَطَهَا تَغَنِّیًا وَّتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِیَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِیَآءً وَّنِوَآءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِیَ عَلٰی ذٰلِكَ وِزْرٌ وَّسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَآاُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْهَا شَیْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰیَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۔

۲۲۰۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، زید بن اسلم، ابو صالح سمان، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑا ایک شخص کے لیے ثواب کا باعث ہے اور ایک شخص کے لیے بچاؤ کا ذریعہ ہے اور کسی کے لیے گناہ کا سبب ہے، باعث ثواب اس شخص کے لیے ہے جس نے گھوڑا اللہ کی راہ میں باندھا اور اس کی رسی باغ یا چراگاہ میں دراز کر دے، جس قدر وہ باغ یا چراگا میں چرے گا، اسی قدر اس کو ثواب ملے گا اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے اور ایک بلندی یا دو بلندی پھاندے تو اس کے ہر قدم اور لید پر اس کو ثواب ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے' اور اس سے پانی پی لے، اگرچہ اس کے پانی پلانیکا ارادہ نہ ہو تو اس پر نیکیاں ملیں گی، اسی لیے یہ اس کے لیے اجر کا سبب ہے' اور وہ شخص جو اس کی مالداری کی وجہ سے اور سوال سے بچنے کے لیے باندھے اور اس کی گردن اور اس (۱) کی پیٹھ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو حق مقرر کیا ہے اس کو نہ بھولے تو اس کے لیے بچاؤ کا ذریعہ ہے' اور جو شخص اس کو فخر وریا کی وجہ سے یا اہل اسلام کی دشمنی کے لیے باندھے تو یہ اس کے لیے وبال ہو گا، اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کے متعلق مجھ پر کوئی آیت نہیں اتری بجز اس جامع اور بے مثل آیت کے فمن یعمل الخ (جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا، اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا)

٢٢٠٨۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِیْعَةَ ابْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَّزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ قَالَ جَآءَ

۲۲۰۸۔ اسمٰعیل، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، یزید (منبعث کے غلام) زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپؐ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا، تو آپ

(۱) راجح قول کے مطابق گھوڑوں میں رقاب کے حق سے مراد زکوۃ ہے اور ظہور میں حق سے مراد یہ ہے کہ کسی ضرورت مند کو ضرورت کے وقت دے دینا۔

رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَا صَهَا وَوِكَآءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِیَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ قَالَ فَضَآلَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُالْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

نے فرمایا اس کی تھیلی اور اس کے سر بندھن کو پہچان لو، پھر اس کو ایک سال تک مشتہر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو خیر ورنہ تمھیں اختیار ہے جو چاہو کرو، اس نے پوچھا کہ کھوئی ہوئی بکری؟ آپؐ نے فرمایا وہ تیری یا تیرے بھائی یا بھیڑیئے کی ہے، اس نے پوچھا کھویا ہوا اونٹ؟ آپؐ نے فرمایا تجھے اس سے کیا سروکار، اس کے ساتھ اس کی مشک اور اس کی جوتی ہے، پانی پر پہنچ جائے گا اور درخت سے کھالے گا، یہاں تک کہ اس کا مالک اس سے مل جائے گا۔

۱۴۷۹ بَاب بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَاِ۔

باب ۱۴۷۹۔ سوکھی گھاس اور لکڑی بیچنے کا بیان۔

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلًا فَيَاْخُذَ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَيَبِيْعَ فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهٖ وَجْهَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اُعْطِیَ اَمْ مُنِعَ۔

۲۲۰۹۔ معلیٰ بن اسد، وہیب، ہشام، عروہ، زبیر بن عوام، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا بنائے، اور اس کو بیچے، اور اللہ اس سے اس کی آبرو بچائے تو اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے، اور وہ اسے دیں یا نہ دیں۔

۲۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ مَّوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّحْطِبَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰی ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ اَحَدًا فَيُعْطِيَهٗ اَوْيَمْنَعَهٗ۔

۲۲۱۰۔ یحیٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو عبید (عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کرلے جانا (اور بیچنا) اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے اور وہ اس کو دے یا نہ دے۔

۲۲۱۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَغْنَمٍ يَّوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَاَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا اُخْرٰی فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِّاَبِيْعَهٗ وَمَعِیَ صَآئِغٌ مِّنْ بَنِیْ قَيْنُقَاعَ فَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰی وَلِيْمَةِ

۲۲۱۱۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابن شہاب، علی بن حسین بن علی حسینؓ بن علی، حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کے دن غنیمت میں ایک اونٹنی ملی اور مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹنی اور دی، ان دونوں کو میں نے ایک دن ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میں ارادہ کر رہا تھا کہ ان دونوں پر اذخر لاد کر لیجاؤں، تاکہ بیچوں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا، اس سے فاطمہؓ کے ولیمہ کی دعوت میں مدد لوں، حمزہؓ بن عبدالمطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے ان کے ساتھ ایک گانے والی تھی جو گا رہی تھی اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءُ (اے حمزہؓ آگاہ ہو، فربہ

فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ۔ اَلَا يَاحَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَّمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِّاٰبَآئِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ۔

اونٹنیاں لے لو) حمزہؓ ان دونوں اونٹنیوں کی طرف تلوار لے کر جھپٹ پڑے، ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور کوکھے کاٹ دیئے' پھر ان دونوں کی کلیجیاں نکال ڈالیں، میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ کوہان کیا ہوا، کہا کوہان کاٹ کر لے گئے، ابن شہاب کا بیان ہے حضرت علیؓ نے کہا کہ میں نے ایسا منظر دیکھا جس نے مجھے دہشت زدہ کر دیا' میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ کے پاس زیدؓ بن حارثہ بھی تھے' میں نے آپؐ سے واقعہ بیان کیا، تو آپؐ چلے اور آپؐ کے ساتھ زیدؓ بھی چلے، میں بھی آپؐ کے ساتھ روانہ ہوا، آپ حمزہؓ کے پاس پہنچے اور بہت غصہ ہوئے، حمزہؓ نے اپنی نگاہ اٹھائی اور کہا کیا تم میرے باپ دادوں کے غلام ہو، رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں واپس ہو گئے، اور ان کے پاس سے چلے گئے، یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

١٤٨٠ بَاب الْقَطَآئِعِ۔

باب ۱۴۸۰۔ جاگیریں دینے کا بیان(۱)۔

٢٢١٢۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ حَتّٰى تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِيْ تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ۔

۲۲۱۲۔ سلیمان بن حرب، حماد، یحییٰ بن سعید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بحرین میں جاگیریں دینے کا ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا کہ (ہم لوگ نہ لیں گے) جب تک کہ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی آپؐ اتنی ہی جاگیر عطا فرمائیں، آپؐ نے فرمایا کہ میرے بعد دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو اس وقت تم صبر کرو، یہاں تک کہ مجھ سے ملو۔

١٤٨١ بَاب كِتَابَةِ الْقَطَآئِعِ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيُقْطِعَ

باب ۱۴۸۱۔ جاگیروں کے لکھنے کا بیان اور لیث نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے انس سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ انکو بحرین میں جاگیریں دیں، لوگوں نے عرض کیا یا

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے صحابہ کرام کو جاگیریں عطا فرمائیں مگر یورپ کے جاگیردارانہ نظام اور اسلام کے اعطاء جاگیر میں فرق ہے۔ اسلام میں اعطائے جاگیر کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں (۱) کسی شخص کو ارض موات یعنی بنجر زمین دے دی جائے کہ اس کو آباد کر کے اپنے قبضے میں لے آئے اور تین سال کی مہلت ہوتی ہے اس کے بعد آباد نہ کرنے کی صورت میں جاگیر واپس لے لی جائے گی۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ لوگوں کو روزگار ملے گا، زمینیں آباد ہوں گی، ملک کا بھی فائدہ ہوگا۔ (۲) وہ زمین جس کو حکومت نے آباد کیا ہو وہ کسی شخص کو ہبۃً مالک بنا کر دے دی جائے یہ صرف حکومتی زمینوں میں ہوگا۔ (۳) حکومتی زمینوں میں سے کسی زمین کی ملکیت تو کسی کو نہ دی جائے صرف منفعت دی جائے کہ وہ شخص اس سے فائدہ اٹھائے۔ یہ بھی صرف سرکاری زمینوں میں ہوگا۔

لَهُم بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ۔

رسول اللہ ﷺ اگر آپؐ ایسا کرتے ہیں تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے بھی اتنی ہی (جاگیریں) لکھ دیں، لیکن آپؐ کے پاس اتنی جائیداد نہیں تھی، آپؐ نے فرمایا کہ عنقریب تم دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دیجائے گی تو تم صبر کرو، یہاں تک کہ مجھ سے ملو۔

١٤٨٢ بَاب حَلْبِ الْإِبِلِ عَلَى الْمَآءِ۔

باب ۱۴۸۲۔ پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوہنے کا بیان۔

٢٢١٣۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْإِبِلِ اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَآءِ۔

۲۲۱۳۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، فلیح، ہلال بن علی، عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ، حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، کہ اونٹوں کا حق یہ ہے، کہ انکو پانی کے پاس دوہا جائے۔

١٤٨٣ بَاب الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهٗ مَمَرٌّ اَوْشِرْبٌ فِيْ حَائِطٍ اَوْفِيْ نَخْلٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَآئِعِ فَلِلْبَآئِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتّٰى يَرْفَعَ وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ۔

باب ۱۴۸۳۔ کھجور کے باغ میں کسی شخص کے گزرنے کا راستہ ہو یا پانی کا کوئی چشمہ ہو، نبی ﷺ نے فرمایا، جس نے پیوند کرنے کے بعد کسی درخت کو بیچا تو اس کا پھل بائع کا ہوگا اور گزرنے کا راستہ اور چشمہ بائع کا ہوگا یہاں تک کہ وہ راستہ ہٹا لیا جائے اور یہی حکم عریہ والے کا بھی ہے۔

٢٢١٤۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَآئِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلَّذِيْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَعَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ۔

۲۲۱۴۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کھجور کا درخت پیوند لگائے جانے کے بعد خریدا تو اس کا پھل بائع کا ہے، لیکن جب خریدار اس کی شرط کر دے (تو خریدار کا ہوگا) اور جس نے غلام خریدا اور اس کے پاس مال تھا، تو اس کا مال بیچنے والے کا ہے، مگر یہ کہ خریدنے والا اس کی شرط کرلے اور بواسطہ مالک، نافع، ابن عمر، عمرؓ جو حدیث ہے، اس میں صرف غلام کا بیان ہے۔

٢٢١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

۲۲۱۵۔ محمد بن یوسف، سفیان، یحییٰ بن سعید، نافع، ابن عمرؓ زیدؓ بن ثابت سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اندازہ سے خشک کھجور کے عوض عرایا کے بیچے جانے کی اجازت دی ہے۔

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَاَنْ لَّاتُبَاعَ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا۔

۲۲۱۶۔ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابن جریج، عطار، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ سے اور پھلوں کے بیچنے سے جب تک کہ اس کا قابل انتفاع ہونا ظاہر نہ ہو جائے منع فرمایا، اور درخت پر لگا ہوا پھل درہم و دینار ہی کے عوض بیچا جائے، البتہ عرایا کی اجازت دی۔

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ سُفْيٰنَ مَوْلَى اَبِىْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِىْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوٗدُ فِىْ ذٰلِكَ۔

۲۲۱۷۔ یحیٰ بن قزعہ، مالک، داؤد بن حصین، ابوسفیان (ابواحمد کے غلام) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اندازے سے خشک کھجور کے عوض پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں (داؤد کو شک ہوا) بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ اَخْبَرَنِى الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِىْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَّوْلٰى بَنِىْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَّسَهْلَ بْنَ اَبِىْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ اَذِنَ لَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِىْ بُشَيْرٌ مِّثْلَهٗ۔

۲۲۱۸۔ زکریا بن یحیٰ، ابواسامہ، ولید بن کثیر، بشیر بن یسار، (بنی حارثہ کے غلام) رافعؓ بن خدیج اور سہلؓ بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے یعنی درخت پر لگے ہوئے پھل کو ٹوٹے ہوئے پھل کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے، لیکن عرایا والوں کو اس کی اجازت دی ہے ابو عبداللہ (بخاری) کا بیان ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بشیر نے اس کے مثل روایت کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ فِى الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَآءِ الدُّيُوْنِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيْسِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور تصرف سے روک دینے اور مفلس ہو جانے کا بیان

۱۴۸۴ بَاب مَنِ اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ ثَمَنُهٗ اَوْلَيْسَ بِحَضْرَتِهٖ۔

باب ۱۴۸۴۔ کوئی شخص قرض کوئی چیز خریدے اور اسکے پاس قیمت نہ ہو یا اسوقت موجود نہ ہو۔

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرٰى

۲۲۱۹۔ محمد، جریر، مغیرہ، شعبی، جابرؓ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا، آپؐ نے فرمایا کیا تو اپنے اونٹ کے متعلق مناسب سمجھتا ہے کہ تو اس کو میرے

بَعِيرَكَ أَتَبِيعُنِيهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ۔

ہاتھ بیچ دے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں، چنانچہ میں نے اس کو آپؐ کے ہاتھ بیچ دیا، جب مدینہ پہنچے تو میں صبح کے وقت اونٹ لے کر آپؐ کی خدمت میں پہنچا، آپؐ نے مجھے اس کی قیمت دے دی۔

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ إِلٰى أَجَلٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ ۔

۲۲۲۰۔ معلّٰی بن اسد، عبدالواحد، اعمش بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ابراہیم نخعی کے پاس سلم میں رہن کا تذکرہ کیا، تو انھوں نے کہا مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہؓ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت تک کے لیے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

۱۴۸۵ بَاب مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَوْ إِتْلَافَهَا۔

باب ۱۴۸۵۔ اس شخص کا بیان جو لوگوں کا مال اس کے ادا کرنے یا ضائع کرنے کی نیت سے لے۔

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ ۔

۲۲۲۱۔ عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابوالغیث، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جس نے لوگوں کا مال اس کے ادا کرنے کی نیت سے لیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرا دیتا ہے، اور جو شخص اس کو ضائع کرنے کی نیت سے لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔

۱۴۸۶ بَاب أَدَاءِ الدُّيُوْنِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَّصِيْرًا۔

باب ۱۴۸۶۔ قرضوں کے ادا کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے، کہ لوگوں کی امانتیں ان کے مالکوں کو دیدو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو، تو انصاف کے ساتھ کرو، اللہ تمھیں جو نصیحت کرتا ہے وہ اچھی ہے، بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَبْصَرَ يَعْنِي أُحُدًا قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يُحَوَّلُ لِي ذَهَبًا يَّمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ إِلَّا دِيْنَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ

۲۲۲۲۔ احمد بن یونس، ابوشہاب، اعمش، زید بن وہب، ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب آپؐ نے احد کی طرف دیکھا، تو فرمایا مجھے پسند نہیں کہ یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی تین دن سے زیادہ رہے، مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لوں، پھر فرمایا جو لوگ زیادہ مال والے ہیں وہی زیادہ محتاج ہیں، مگر وہ لوگ جو اس طرح اور

الْاَکْثَرِیْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ شِهَابٍ بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِیْلٌ مَّاهُمْ وَقَالَ مَکَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِیَهٗ ثُمَّ ذَکَرْتُ قَوْلَهٗ مَکَانَكَ حَتّٰی اٰتِیَكَ فَلَمَّا جَآءَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِیْ سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ نَعَمْ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَایُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا قَالَ نَعَمْ۔

اس طرح خرچ کریں اور ابو شہاب نے اپنے دائیں بائیں اور آگے کی طرف اشارہ کیا، اور ایسے لوگ کم ہیں اور فرمایا اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو، تھوڑی دور آگے بڑھے، میں نے کچھ آواز سنی تو میں نے آپؐ کے پاس جانا چاہا، پھر مجھے آپ کا حکم یاد آیا، کہ یہیں ٹھہرے رہو، یہاں تک کہ میں تمھارے پاس آؤں، جب آپؐ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا چیز تھی جو میں نے سنی، یا وہ آواز جو میں نے سنی؟ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ تمھاری امت میں سے جو شخص مر جائے اس حال میں کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بناتا ہو، تو جنت میں داخل ہوگا' میں نے کہا اگرچہ ایسے ایسے کام کرے انھوں نے کہا ہاں۔

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبِ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْکَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا یَسُرُّنِیْ اَنْ یَّمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثٌ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ رَّوَاهُ صَالِحٌ وَّعُقَیْلٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

۲۲۲۳۔ احمد بن شبیب بن سعید، شبیب بن سعید، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میرے پاس احد، برابر سونا ہوتا تو بھی مجھے اچھا نہ لگتا، کہ مجھ پر تین دن گزر جائیں، اس حال میں کہ اس میں سے کچھ بھی میرے پاس رہے، سوائے اس چیز کے جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھوں صالح اور عقیل نے بھی زہری سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۴۸۷ بَاب اِسْتِقْرَاضِ الْاِبِلِ۔

باب ۱۴۸۷۔ اونٹ قرض لینے کا بیان(۱)۔

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ کُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بِمِنًی یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ

۲۲۲۴۔ ابوالولید، شعبہ، سلمہ بن کہیل، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے تقاضا کیا اور سختی سے پیش آیا تو آپؐ کے صحابہ نے اس کے مارنے کا ارادہ کیا، آپؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو حق والا اسی طرح باتیں کرتا ہے، اس

(۱) قرض کے طور پر کسی جانور کو لینا جائز ہے یا نہیں اس بارے میں فقہاء وعلمائے امت کی دونوں رائیں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حذیفہؓ، متعدد تابعین اور حنفیہ کے ہاں یہ جائز نہیں ہے۔ ان حضرات کی مستدل احادیث و آثار صحابہ کے لئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم ص ۶۴۱ ج ۱) اور دوسرے حضرات امام بخاریؒ کی پیش کردہ اس روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ حنفیہ وغیرہ کی طرف سے اس کے کئی جواب دیئے گئے ہیں (۱) یہ روایت منسوخ ہے (۲) اصل میں تو جانور خریدا تھا پھر ثمن کی جگہ دوسرا جانور دے دیا گیا (۳) یہ قرض بیت المال کے لئے لیا گیا تھا جو کہ جائز ہے (۴) یہ واقعات ربا کی آیات نازل ہونے سے قبل کے ہیں کیونکہ آیات ربا کا نزول آخر حیات میں ہوا ہے اور اس وقت خیبر وغیرہ کی فتوحات کی بناء پر بیت المال میں قرض لینے کی ضرورت ہی باقی نہ رہی تھی۔

فَهَمَّ اَصۡحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوۡهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الۡحَقِّ مَقَالًا وَّاشۡتَرُوۡا لَهٗ بَعِيۡرًا فَاَعۡطُوۡهُ اِيَّاهُ قَالُوۡا لَانَجِدُ اِلَّا اَفۡضَلَ مِنۡ سِنِّهٖ قَالَ اشۡتَرُوۡهُ فَاَعۡطُوۡهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيۡرَكُمۡ اَحۡسَنُكُمۡ قَضَآءً۔

کے لیے ایک اونٹ خرید لو اور اس کو دے دو، لوگوں نے عرض کیا، اس سے زیادہ سن (عمر) کا اونٹ ملتا ہے، آپؐ نے فرمایا، خرید کر اسے دے دو، تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اچھے طور پر ادا کرے۔

۱۴۸۸ بَاب حُسۡنِ التَّقَاضِيۡ۔

باب ۱۴۸۸۔ نرمی سے تقاضا کرنے کا بیان۔

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسۡلِمٌ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ عَبۡدِ الۡمَلِكِ عَنۡ رِبۡعِيٍّ عَنۡ حُذَيۡفَةَ قَالَ سَمِعۡتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيۡلَ لَهٗ مَاكُنۡتَ تَقُوۡلُ قَالَ كُنۡتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فَاَتَجَوَّزُ عَنِ الۡمُوۡسِرِ وَاُخَفِّفُ عَنِ الۡمُعۡسِرِ فَغُفِرَلَهٗ قَالَ اَبُوۡمَسۡعُوۡدٍ سَمِعۡتُهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۲۵۔ مسلم، شعبہ، عبدالملک، ربعی، حذیفہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص مر گیا، تو اس سے پوچھا گیا تو کیا کہتا تھا؟ (یعنی تیرے پاس کوئی نیکی ہے) تو اس نے کہا میں لوگوں سے خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا تو مالداروں کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دستوں کو معاف کر دیتا تھا، چنانچہ وہ بخش دیا گیا، ابو مسعود نے کہا کہ میں نے اس کو نبی ﷺ سے سنا۔

۱۴۸۹ بَاب هَلۡ يُعۡطٰى اَكۡبَرَ مِنۡ سِنِّهٖ۔

باب ۱۴۸۹۔ کیا قرض کے اونٹ کے عوض اس سے زیادہ مسن اونٹ دیا جائے۔

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنۡ يَحۡيٰى عَنۡ سُفۡيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيۡ سَلَمَةُ بۡنُ كُهَيۡلٍ عَنۡ اَبِيۡ سَلَمَةَ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيۡرًا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَعۡطُوۡهُ فَقَالُوۡا مَانَجِدُ اِلَّا سِنًّا اَفۡضَلَ مِنۡ سِنِّهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَوۡفَيۡتَنِيۡ اَوۡفَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَعۡطُوۡهُ فَاِنَّ مِنۡ خِيَارِ النَّاسِ اَحۡسَنَهُمۡ قَضَآءً۔

۲۲۲۶۔ مسدد، یحیٰی، سفیان، سلمہ بن کہیل، ابو سلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے کے لیے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو اونٹ دے دو، لوگوں نے عرض کیا، اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ ہے، تو اس شخص نے کہا آپؐ نے مجھے پورا حق دے دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو پورا بدلہ دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو وہی دے دو، اس لیے کہ لوگوں میں بہتر وہ ہے، جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔

۱۴۹۰ بَاب حُسۡنِ الۡقَضَآءِ۔

باب ۱۴۹۰۔ اچھی طرح قرض ادا کرنے کا بیان۔

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوۡ نُعَيۡمٍ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ عَنۡ سَلَمَةَ عَنۡ اَبِيۡ سَلَمَةَ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الۡاِبِلِ فَجَاءَهٗ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَعۡطُوۡهُ فَطَلَبُوۡا سِنَّهٗ فَلَمۡ يَجِدُوۡا لَهٗ اِلَّا سِنًّا فَوۡقَهَا فَقَالَ اَعۡطُوۡهُ فَقَالَ اَوۡ فَيۡتَنِيۡ

۲۲۲۷۔ ابو نعیم، سفیان، سلمہ، ابو سلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ذمہ ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا، وہ آپؐ کے پاس تقاضا کرنے آیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کو دے دو، لوگوں نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا، تو اس سے زیادہ عمر کا اونٹ مل سکا، آپؐ نے فرمایا وہی اس کو دے دو، تو اس نے کہا آپؐ نے مجھے پورا پورا دے دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو پورا اجر

وَفِی اللّٰہِ بِکَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

دے، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاہُ قَالَ ضُحًی فَقَالَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لِیْ عَلَیْہِ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ۔

۲۲۲۸۔ خلاد، مسعر، محارب بن دثار، جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا، اس حال میں کہ آپؐ مسجد میں تھے، مسعر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ چاشت کا وقت تھا، آپؐ نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لے اور میرا آپؐ پر کچھ قرض تھا، آپؐ نے مجھے وہ دے دیا، اور اس سے زیادہ دیا۔

۱۴۹۱ بَاب اِذَا قَضٰی دُوْنَ حَقِّہٖ اَوْحَلَّلَہٗ فَھُوَ جَائِزٌ۔

باب ۱۴۹۱۔ اور کوئی شخص قرض خواہ کے حق سے کم ادا کرے یا اس کو معاف کردے تو جائز ہے۔

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ حَدَّثَنِی ابْنُ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَاہُ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ شَھِیْدًاوَّ عَلَیْہِ دَیْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِیْ حُقُوْقِھِمْ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَھُمْ اَنْ یَّقْبَلُوْا تَمَرَ حَائِطِیْ وَیُحَلِّلُوْا اَبِیْ فَاَبَوْا فَلَمْ یُعْطِھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَائِطِیْ وَقَالَ سَنَغْدُوْا عَلَیْكَ فَغَدَا عَلَیْنَا حِیْنَ اَصْبَحَ فَطَافَ فِی النَّخْلِ وَدَعَا فِیْ ثَمَرِھَا بِالْبَرَکَۃِ فَجَدَدْتُّھا فَقَضَیْتُھُمْ وَبَقِیَ لَنَا مِنْ تَمْرِھَا ۔

۲۲۲۹۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ابن کعب بن مالک، جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے اور ان پر قرض تھا' تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے تقاضہ میں سختی برتی، میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو نبی ﷺ نے ان قرض خواہوں سے فرمایا کہ میرے باغ کا پھل لے لیں' اور میرے والد کا باقی قرض معاف کردیں، لیکن ان لوگوں نے انکار کیا تو آپؐ نے میرا باغ ان لوگوں کو نہ دیا، اور مجھ سے فرمایا کہ ہم تمہارے پاس صبح کے وقت آئیں گے' جب صبح کو آپؐ تشریف لائے' تو باغ میں گھومے اور پھل میں برکت کی دعا کی، پھر میں نے ان پھلوں کو کاٹ لیا، اور ان کا سارا قرض ادا کردیا اور میرے پاس کچھ کھجوریں بچ گئیں۔

۱۴۹۲ بَاب اِذَا قَاصَّ اَوْجَازَفَہٗ فِی الدَّیْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ اَوْغَیْرِہٖ۔

باب ۱۴۹۲۔ اگر کوئی شخص قرض خواہ سے گفتگو کرے، یا قرض میں کھجور یا کسی اور چیز کے عوض کھجور اندازے سے دے۔

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ وَّھْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَاہُ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ عَلَیْہِ ثَلٰثِیْنَ وَسْقًا لِّرَجُلٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَاسْتَنْظَرَہٗ جَابِرٌ فَاَبٰی اَنْ یُّنْظِرَہٗ فَکَلَّمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَشْفَعَ لَہٗ اِلَیْہِ فَجَآءَ

۲۲۳۰۔ ابراہیم بن منذر، انس، ہشام، وہب بن کیسان، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ انکے والد کی وفات ہوئی اور ایک یہودی کا قرض تیس وسق کھجور چھوڑ گئے، جابرؓ نے اس سے مہلت مانگی، لیکن اس نے مہلت دینے سے انکار کیا، جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تاکہ اس کی سفارش کردیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کی کہ اپنے قرض کے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ لِيَاْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهٖ بِالَّذِىْ لَهٗ فَاَبٰى فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشٰى فِيْهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّلَهٗ فَاَوْفِ لَهُ الَّذِىْ لَهٗ فَجَدَّهٗ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْفَاهُ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا وَفَضَلَتْ لَهٗ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَآءَ جَابِرٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهٗ بِالَّذِىْ كَانَ فَوَجَدَهٗ يُصَلِّى الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهٗ بِالْفَضْلِ فَقَالَ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِيْنَ مَشٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيْهَا ۔

عوض ان کے درخت کا پھل لے لے، لیکن اس نے انکار کیا، رسول اللہ ﷺ باغ میں داخل ہوئے اور درختوں کے پاس گھومے، پھر جابر سے فرمایا کہ اس کو کاٹ لے اور اس کا قرض ادا کر دے، رسول اللہ ﷺ کی واپسی کے بعد انھوں نے اس کو کاٹ لیا اور تیس وسق کھجور اس کو پورے دیدیے، اور سترہ وسق کھجور بچ گئی، جابرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپؐ سے حال بیان کریں، آپ کو دیکھا کہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں، جب آپؐ فارغ ہوئے تو میں نے کھجور کے بچ جانے کا حال بیان کیا، آپؐ نے فرمایا کہ اسے ابن خطاب سے بیان کر دو، چنانچہ جابرؓ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے، اور ان سے بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ جب آپؐ باغ میں چل رہے تھے تو میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ کھجور میں برکت ہوگی۔

١٤٩٣ بَاب مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ۔

باب ۱۴۹۳۔ اس شخص کا بیان جو قرض سے پناہ مانگے۔

٢٢٣١ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِىْ اَخِىْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِى الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَآئِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

۲۲۳۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری ح دوسری سند اسمٰعیل، برادر اسمٰعیل (عبدالحمید) سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں دعا مانگتے تو فرماتے، اے اللہ میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں، کسی کہنے والے نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا بات ہے، کہ آپؐ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہوتا ہے تو بات کرتا ہے، اور جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے۔

١٤٩٤ بَاب الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا۔

باب ۱۴۹۴۔ اس شخص پر نماز پڑھنے کا بیان جس نے قرض چھوڑا۔

٢٢٣٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا۔

۲۲۳۲۔ ابوالولید، شعبہ، عدی بن ثابت، ابوحازم، حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جس نے مال چھوڑا، وہ تو اس کے وارثوں کا ہے، اور جس نے قرض چھوڑا، وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُ وْآ اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَّاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضَيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ۔

۲۲۳۳۔ عبداللہ بن محمد، ابوعامر، فلیح، بلال بن علی، عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی مومن نہیں جس کا میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ دوست نہیں ہوں، اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ الخ (نبی مسلمانوں پر خود ان کی ذات سے زیادہ مہربان ہیں) چنانچہ جو مومن مرجائے اور مال چھوڑے' تو اس کے عصبہ اس کے وارث ہوں گے، جو بھی موجود ہوں، اور جس نے کوئی دین یا اہل و عیال چھوڑا، تو وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولی (ذمہ دار) ہوں۔

۱٤۹٥ بَاب مَّطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

باب ۱۴۹۵۔ مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

۲۲۳٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِيْ وَهْبِ ابْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

۲۲۳۴۔ مسدد، عبدالاعلیٰ، معمر، ہمام بن منبہ (برادر وہب بن منبہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

۱٤۹٦ بَاب لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَّيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ وَقَالَ سُفْيٰنُ عِرْضُهٗ يَقُوْلُ مَطَلْتَنِيْ وَعُقُوْبَتُهُ الْحَبْسُ۔

باب ۱۴۹۶۔ صاحب حق کو تقاضے کا حق ہے' اور نبی ﷺ سے منقول ہے کہ مالدار کا تاخیر کرنا اس کی سزا کو اور عزت کو حلال کر دیتا ہے، اور سفیان نے کہا کہ اس کی عزت کا حلال ہونا یہ ہے کہ کہے تو نے دیر کی، اور اس کی سزا قید کر لینا ہے۔

۲۲۳٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَّتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا۔

۲۲۳۵۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، سلمہ، ابی سلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص تقاضا کرنے آیا، اور اس نے سخت کلامی کی تو آپؐ کے صحابہ نے اس کو سزا دینے کا ارادہ کیا، آپؐ نے فرمایا، اسے چھوڑ دو، اس لیے کہ حقدار کو گفتگو کرنے کا حق ہے۔

۱٤۹۷ بَاب اِذَا وَجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيْعَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَآ اَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهٗ وَلَا بَيْعُهٗ وَلَا شِرَآؤُهٗ وَقَالَ

باب ۱۴۹۷۔ بیع، قرض اور امانت میں اگر کوئی شخص اپنا مال مفلس کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے اور حسن بصری نے کہا کہ جب دیوالیہ ہو جائے، اور یہ ظاہر ہو جائے تو نہ اس کا آزاد کرنا اور نہ اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔

سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضٰى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضٰى مِنْ حَقِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفْلِسَ فَهُوَلَهٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَاَحَقُّ بِهٖ۔

اور سعید بن میسب نے کہا کہ جس شخص نے دیوالیہ ہونے سے پہلے اپنا حق لے لیا، اس کے متعلق حضرت عثمانؓ نے فیصلہ کیا کہ وہ اس کا ہے، اور جس نے اپنا مال پہچان لیا، تو وہ اس کا مستحق ہے۔

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَوْاِنْسَانٍ قَدْاَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْاِسْنَادُ كُلُّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْقَضَآءِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانُوْا كُلُّهُمْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ۔

۲۲۳۶۔ احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، یا یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اپنا مال کسی آدمی کے پاس بعینہ پالیا، جو مفلس ہو گیا، تو وہ اس مال کا زیادہ مستحق ہے، ابو عبداللہ کہتے ہیں اس سند کے تمام راوی مدینہ کی قضا پر مامور رہے، یعنی یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد، عمر بن عبدالعزیز، ابو بکر بن عبدالرحمٰن اور ابو ہریرہؓ(۱)۔

۱۴۹۹ بَاب مَنْ اَخَّرَالْغَرِيْمَ اِلَى الْغَدِ اَوْنَحْوِهٖ وَلَمْ يَرَذٰلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِىْ حُقُوْقِهِمْ فِىْ دَيْنِ اَبِىْ فَسَاَلَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَآئِطِىْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَآئِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ قَالَ سَاَغْدُوْا عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَدَعَا

باب ۱۴۹۸۔ جس شخص نے قرض خواہ کو کل یا پرسوں تک کے لیے ٹالدیا تو بعض نے اس کو تاخیر نہیں سمجھا اور جابرؓ نے بیان کیا کہ قرض خواہوں نے میرے والد کے قرض کے متعلق اپنے حقوق کے مطالبہ میں سختی برتی تو نبی ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ وہ میرے باغ کا پھل قبول کر لیں، لیکن ان لوگوں نے انکار کر دیا، تو آپؐ نے ان لوگوں کو نہ باغ دیا اور نہ پھل تڑوائے، اور فرمایا کہ میں کل صبح تمھارے پاس

(۱) جو شخص مفلس ہو جائے اور اس کے پاس لوگوں کا مال ہو تو کسی کا جو مال بطور عاریت یا ودیعت یا غصب کے اس کے پاس ہو گا وہ مالک کو مل جائے گا لیکن اگر کسی سے کوئی چیز خریدی ہوئی بعینہٖ اس کے پاس موجود ہے وہ باقی قرض خواہوں کے برابر ہو گا یا وہ بھی اپنی چیز لے جائے گا اس بارے میں فقہاء کی آرا مختلف ہیں۔ حنفیہ فرماتے ہیں کہ وہ باقیوں کے برابر ہو گا۔

اور حدیث الباب کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ یہ غصب، عاریت، امانت وغیرہ پر محمول ہے۔

فِيْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ۔

آؤں گا جب صبح ہوئی تو آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور اس باغ کے پھل میں برکت کی دعا کی، تو میں نے ان سب کا قرض ادا کر دیا۔

۱۴۹۹بَاب مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ اَوِالْمُعْدِمِ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الْغُرَمَآءِ اَوْاَعْطَاهُ حَتّٰى يُنْفِقَ عَلٰى نَفْسِهٖ۔

باب ۱۴۹۹۔ جس شخص نے مفلس یا تنگدست کا مال بیچ ڈالا اور اس کو قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دیا، یا اسی کو دے دیا تاکہ وہ اپنی ذات پر خرچ کرے۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَآءُ ابْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَاَخَذَ ثَمَنَهٗ فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ ۔

۲۲۳۷۔ مسدد، یزید بن زریع، حسین معلم، عطا بن ابی رباح، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنے ایک غلام کو مرنے کے بعد آزاد کیا (یعنی مدبر کیا تھا) تو نبی ﷺ نے فرمایا، اس کو مجھ سے کون خرید تا ہے؟ چنانچہ اس کو نعیمؓ بن عبداللہ نے خرید لیا۔ آپؐ نے اس کی قیمت لی، پھر اس کو اس کی قیمت دے دی۔

۱۵۰۰بَاب اِذَا اَقْرَضَهٗ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَوْاَجَّلَهٗ فِي الْبَيْعِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ اِلٰى اَجَلٍ لَّا بَأْسَ بِهٖ وَاِنْ اُعْطِيَ اَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ مَالَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَآءٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ اِلٰى اَجَلِهٖ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ م بَنِيْ اِسْرَآءِ يْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ فَدَفَعَهَآ اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى الْحَدِيْثَ۔

باب ۱۵۰۰۔ ایک مدت مقررہ کے وعدہ پر کسی کو قرض دے، یا بیع میں کوئی مدت مقرر کرے، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک مدت مقررہ کے وعدے پر قرض لینے میں کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر اس کے دراہم سے زیادہ دیدے جب کہ اس کی شرط نہ کی ہو، (تو حرج نہیں) اور عطا اور عمرو بن دینار نے کہا کہ وہ قرض میں مقرر کی ہوئی مدت کا پابند رہے گا اور لیث نے کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ہرمز، ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا، آپؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی سے قرض مانگا تو اس نے ایک معین میعاد پر اس کو قرض دیا اور آخر تک حدیث بیان کی۔

۱۵۰۱بَاب الشَّفَاعَةِ فِيْ وَضْعِ الدَّيْنِ۔

باب ۱۵۰۱۔ قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنے کا بیان۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ اُصِيْبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا فَطَلَبْتُ اِلٰى اَصْحَابِ الدَّيْنِ

۲۲۳۸۔ موسیٰ، ابوعوانہ، مغیرہ، عامر، جابرؓ سے روایت ہے کہ عبداللہؓ شہید ہوئے اور اہل و عیال اور قرض چھوڑ گئے، میں نے قرض خواہوں سے درخواست کی کہ کچھ قرض معاف کر دیں، ان

اَنْ يَّضَعُوْا بَعْضًا مِّنَ الدَّيْنِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْهُ عَلٰى حِدَةٍ عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَّاللِّيْنَ عَلٰى حِدَةٍ وَّالْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَحْضِرْهُمْ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَآءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتّٰى اسْتَوْفٰى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَاَنَّهٗ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاضِحٍ لَّنَا فَاَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهٖ قَالَ بِعْنِيْهِ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَاْذَنْتُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا اُصِيْبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ اَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَاَخْبَرْتُ خَالِيْ بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِاِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِيْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهٖ اِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِيْ مَعَ الْقَوْمِ۔

لوگوں نے انکار کیا تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور ان لوگوں سے سفارش کی درخواست کی، ان لوگوں نے ماننے سے انکار کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ہر قسم کی کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ رکھو، عذق بن زید کو ایک طرف، لین کو دوسری طرف اور عجوہ الگ رکھو، پھر ان قرض خواہوں کو بلاؤ یہاں تک کہ میں تمھارے پاس آؤں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور ہر شخص کو ناپ کر دینے لگے، یہاں تک کہ پورا قرض ادا کر دیا اور کھجور اسی طرح رہی، جیسے پہلی تھی گویا کسی نے اس کو ہاتھ نہ لگایا تھا' اور میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں ایک پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار ہو کر گیا، وہ اونٹ تھک گیا، اور مجھے پیچھے کر دیا' نبی ﷺ نے پیچھے سے اس کو ڈنڈا مارا، آپؐ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ دو اور تمھیں مدینہ تک اس پر سواری کرنے کا حق ہوگا، جب ہم مدینہ کے قریب آئے تو میں نے (جلدی جانے کی) اجازت مانگی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے، چونکہ عبداللہ شہید ہو گئے ہیں اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑیں ہیں اس لیے میں نے بیوہ سے شادی کی، تاکہ وہ انھیں علم و ادب سکھائے' پھر آپؐ نے فرمایا اپنی بیوی کے پاس جا، چنانچہ میں گیا، پھر میں نے اپنے ماموں سے اونٹ کے بیچنے کا حال بیان کیا تو انھوں نے مجھے ملامت کی' میں نے ان سے اونٹ کے تھک جانے اور نبی ﷺ کے معجزہ اور اونٹ کو آپؐ کے ڈنڈا مارنے کا حال بیان کیا، جب نبی ﷺ مدینہ پہنچ گئے تو میں اونٹ لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، آپؐ نے مجھے اونٹ کی قیمت اور اونٹ بھی دے دیا اور قوم کے ساتھ مال غنیمت میں مجھ کو حصہ بھی دیا۔

۱۵۰۲ بَاب مَايُنْهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ لَايُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَقَالَ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَايَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اَوْاَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَانَشٰٓؤُا وَقَالَ وَلَا

باب ۱۵۰۲۔ مال ضائع کرنے کی ممانعت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا، اور نہ مفسدین کا کام بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمھاری نماز تمھیں حکم دیتی ہے کہ ہم ان بتوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے، یا ہم اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف

تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْخِدَاعِ۔

کرنا چھوڑ دیں، نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنا مال بیوقوفوں کو نہ دو، اور اسی حال میں تصرفات سے روکنے اور فریب کی ممانعت کا بیان۔

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ ۔

۲۲۳۹۔ ابو نعیم، سفیان، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے خرید و فروخت میں دھوکہ دیا جاتا ہے' تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم خرید و فروخت کرو تو کہہ دو کہ مجھ سے فریب نہ کرو، چنانچہ وہ شخص یہی کہہ دیا کرتا تھا۔

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَّرَّادٍ مَّوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ۔

۲۲۴۰۔ عثمان، جریر، منصور، شعبی، وراد (مغیرہؓ بن شعبہ کے غلام) مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، اور بیٹیوں کا زندہ درگور کرنا اور کسی کو نہ دینا لیکن خود مانگنا حرام کیا ہے، اور تمھارے لیے قیل و قال (فضول بک بک کرنا) بہت سوال کرنے اور مال کے ضائع کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔

۱۵۰۳ بَاب اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَلَا يَعْمَلُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

باب ۱۵۰۳۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس کی اجازت کے بغیر اس میں کوئی تصرف نہ کرے۔

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِيْ اَهْلِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَآءِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

۲۲۴۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی امام (خلیفہ) حاکم ہے' اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھ ہوگی' عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے' اس سے اسکی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی، مرد اپنے گھر کا حاکم ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی، خادم اپنے مالک کے مال میں حکومت رکھتا ہے، اس سے اپنی رعیت کی بازپرس ہوگی، ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے یہ نبی ﷺ سے سنا ہے اور سمجھتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال میں صاحب اختیار ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا، غرض تم میں سے ہر شخص (ایک طرح کا حاکم ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی)۔

كِتَابٌ فِي الْخُصُومَاتِ

جھگڑوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

١٥٠٤ بَاب مَّايُذْكَرُ فِي الْاَشْخَاصِ وَالْمَلَازَمَةِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِ ـ

باب ۱۵۰۴۔ قرض دار کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان۔

٢٢٤٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ اَخْبَرَنِىْ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَمُرَةَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَاَ اٰيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَا فَهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَاَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَا كُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا ـ

۲۲۴۲۔ ابوالولید، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، نزال، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو ایک آیت نبی ﷺ کی تلاوت کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا، آپؐ نے فرمایا کہ تم دونوں اچھا پڑھتے ہو، شعبہ نے کہا، میں گمان کرتا ہوں آپؐ نے یہ فرمایا کہ اختلاف نہ کرو، اس لیے کہ تم سے پہلی امتوں نے اختلاف کیا تو ہلاک ہو گئیں۔

٢٢٤٣ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزْعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِىْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِىْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِالْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُخَيِّرُوْنِىْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ

۲۲۴۳۔ یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابوسلمہ و عبدالرحمٰن اعرج ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دی ان میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا، مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو ساری دنیا پر فضیلت دی اور یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو دنیا پر فضیلت دی، مسلمان نے یہ سن کر اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے چہرے پر تھپڑ لگایا، یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں گیا اور جو کچھ اس کے ساتھ اور مسلمان کے ساتھ گزرا تھا بیان کیا، نبی ﷺ نے مسلمان کو بلایا، اور اس کے متعلق دریافت کیا، اس نے سارا حال بیان کیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو (حضرت) موسیٰ پر فضیلت (۱) نہ دو، اس لیے کہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے، میں بھی ان لوگوں کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا، سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا میں دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے،

(۱) یہ بات یا تو تواضعاً فرمائی ہے یا اس کا مقصد یہ ہے کہ افضیلت کا بکثرت ذکر نہ کرو اس لئے کہ جزوی فضیلت دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہے۔

النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَآ اَدْرِیْٓ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ ۔

میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے، یا اللہ تعالیٰ نے ان کو بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

٢٢٤٤ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَآءَ يَهُوْدِیٌّ فَقَالَ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ ادْعُوْهُ فَقَالَ اَضَرَبْتَهٗ قَالَ سَمِعْتُهٗ بِالسُّوْقِ يَحْلِفُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ اَیْ خَبِيْثُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْنِیْ غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَآئِمَةٍ مِّنْ قَوَآئِمِ الْعَرْشِ فَلَآ اَدْرِیْٓ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ اَوْحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ الْاُوْلٰى ۔

۲۲۴۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، عمرو بن یحیٰی، یحیٰی، ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ایک یہودی آیا اور کہا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے ایک ساتھی نے میرے منہ پر مارا، آپؐ نے پوچھا کس نے مارا؟ اس نے کہا ایک انصاری نے، آپؐ نے فرمایا اس کو بلاؤ، پھر پوچھا کیا تو نے اس کو مارا؟ اس نے کہا میں نے اس کو بازار میں قسم کھاتے ہوئے اس طرح پر سنا کہ 'قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو بشر پر فضیلت دی، میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اور مجھ کو غصہ آگیا، اور میں نے اس کے چہرے پر مارا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو، اس لیے کہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے، سب سے پہلے زمین پھٹ کر میں باہر آؤں گا، اس وقت دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا ایک پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہوں گے، یا ان کی پہلی (کوہ طور کی) بے ہوشی کافی ہوگی۔

٢٢٤٥ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ قِيْلَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّیَ الْيَهُوْدِیُّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا فَاُخِذَ الْيَهُوْدِیُّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجْرَيْنِ ۔

۲۲۴۵۔ موسیٰ، ہمام، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا، پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا؟ آیا فلاں فلاں شخص نے ایسا کیا ہے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس لونڈی نے سر سے اشارہ کیا، وہ یہودی پکڑا گیا، اور اس نے جرم کا اعتراف کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچلا گیا۔

١٥٠٥ بَاب مَنْ رَّدَّاَمْرَ السَّفِيْهِ وَالضَّعِيْفِ الْعَقْلِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْاِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ

باب ۱۵۰۵۔ بعض لوگوں نے کم عقل اور ناداں کے معاملہ کو رد کر دیا، اگرچہ امام نے اس کو تصرفات سے نہ روکا ہو، اور بواسطہ جابرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے ممانعت سے پہلے صدقہ دینے والے کا صدقہ واپس کر دیا اس کے بعد

النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ: وَقَالَ مَالِكٌ اِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ مَّالٌ وَّلَهٗ عَبْدٌ لَّاشَیْءَ لَهٗ غَيْرُهٗ فَاَعْتَقَهٗ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهٗ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهٖ فَدَفَعَ ثَمَنَهٗ اِلَيْهِ وَاَمَرَهٗ بِالْاِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَاْنِهٖ فَاِنْ اَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهٗ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِیْ يُخْدَعُ فِی الْبَيْعِ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَّاخِلَابَةَ وَلَمْ يَاْخُذِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ ـ

آپؐ نے اس کی ممانعت فرمادی، امام مالک نے کہا کہ اگر کسی کا کسی پر قرض ہو اور اس کے پاس صرف غلام ہو اور کوئی چیز اس کے سوا نہ ہو، اور اس نے اس کو آزاد کر دیا تو اس کا آزاد کرنا جائز نہ ہوگا' اور جس نے کسی کم عقل بیوقوف آدمی کا مال بیچا اور اس کی قیمت اس کو دے کر حالت کی درستی اور حفاظت کا حکم دیا، اگر اس کے بعد بھی اس نے اپنا مال ضائع کیا تو حاکم اسے تصرفات سے روک دے گا اس لیے کہ نبی ﷺ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا اور اس شخص سے جسے بیع میں دھوکا دیا جاتا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ جب تم بیع کا معاملہ کرو تو کہہ دو کہ دھوکہ نہ دو اور نبی ﷺ نے اس کا مال نہیں لیا۔

٢٢٤٦ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُّخْدَعُ فِی الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَّاخِلَابَةَ فَكَانَ يَقُوْلُهٗ ـ

۲۲۴۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کو بیع میں دھوکا دیا جاتا تھا، تو اس سے نبی ﷺ نے فرمایا، جب تو خرید و فروخت کرے، تو کہہ دے کہ مجھ کو دھوکہ نہ دو، چنانچہ وہ یہی کہتا تھا۔

٢٢٤٧ ـ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ عَبْدًا لَّهٗ لَيْسَ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَرَدَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهٗ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ ـ

۲۲۴۷۔ عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، محمد بن منکدر، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا، اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں تھی، نبی ﷺ نے اس کی آزادی کو رد کر دیا، اور اس کو نعیمؓ بن نحام نے خرید لیا۔

١٥٠٦ بَاب كَلَامِ الْخُصُوْمِ بَعْضِهِمْ فِیْ بَعْضٍ ـ

باب ۱۵۰۶۔ جھگڑنے والوں میں سے ایک کا دوسرے کے متعلق گفتگو کرنے کا بیان۔

٢٢٤٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِّيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِیَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِیْ

۲۲۴۸۔ محمد، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قصداً جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال مار لے تو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا، اشعث نے کہا قسم ہے خدا کی، آپؐ نے یہ حدیث میرے ہی متعلق ارشاد فرمائی، میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین مشترک

وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَاقَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى . اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ۔

تھی، اس نے میرے حق کا انکار کیا، میں اس کو نبی ﷺ کے پاس لے کر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟ میں نے کہا نہیں، پھر آپؐ نے یہودی سے فرمایا تو قسم کھا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ تو قسم کھالے گا اور میرا مال مارلے گا تو اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ آخر آیت تک نازل فرمائی (بے شک جو لوگ اللہ کے عہد کے ساتھ اور اپنی قسموں کے ساتھ تھوڑی قیمت خریدتے ہیں)

۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍؓ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَاكَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

۲۲۴۵۔ عبداللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، عبداللہ بن کعب بن مالک، کعب سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ابن ابی حدرد سے مسجد میں اپنے دین کا تقاضا کیا جو اس پر تھا، ان دونوں کی آواز بلند ہوئی، یہاں تک کہ اسکو رسول اللہ ﷺ نے سنا، آپؐ اس وقت اپنے حجرے میں تھے، آپؐ اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر باہر تشریف لائے اور آواز دی کہ اے کعب! کعب نے کہا لبیک یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا اپنا قرض اس قدر معاف کردے اور اشارے سے بتلایا کہ آدھا (معاف کردے) کعب نے کہا کہ میں نے معاف کردیا، یارسول اللہ! آپؐ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا، جا اور قرض ادا کردے۔

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَآ اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا وَكِدْتُّ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَآئِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَايَقْرَاُ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ لِيْ اَرْسِلْ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَاْ فَقَرَاَ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَمِنْهُ۔

۲۲۴۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عمر بن خطاب کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا جس طرح میں پڑھتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو پڑھایا تھا اور قریب تھا کہ میں ان پر جلدی کر جاؤں، مگر میں نے صبر کیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے، پھر میں ان کے گلے میں چادر ڈال کر ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لیکر آیا اور عرض کیا کہ میں نے ان کو اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا، جس طرح آپؐ نے مجھ کو پڑھایا ہے، آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو، پھر ان سے فرمایا کہ پڑھ (انھوں نے پڑھا) تو آپؐ نے فرمایا اسی طرح آیت نازل ہوئی ہے، پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو، میں نے پڑھا تو آپؐ نے فرمایا، اسی طرح نازل ہوا ہے، قرآن سات طرح پر نازل ہوا ہے جس طرح تم کو آسانی ہو پڑھو۔

۱۵۰۷ بَاب اِخْرَاجِ اَهْلِ الْمَعَاصِیْ وَالْخُصُوْمِ مِنَ الْبُیُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ عُمَرُ اُخْتَ اَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ نَاحَتْ۔

باب ۱۵۰۷۔ حال معلوم ہونے کے بعد گناہ کرنے والوں اور جھگڑا کرنے والوں کو گھر سے نکال دینے کا بیان اور عمرؓ نے ابو بکرؓ کی بہن (ام فروہ) کو نکال دیا جب انھوں نے نوحہ کیا۔

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی مَنَازِلِ قَوْمٍ لَّا یَشْهَدُوْنَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ۔

۲۲۴۷۔ محمد بن بشار، محمد بن عدی، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں اور نماز کھڑی ہو تو میں ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو نماز میں شریک نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔

۱۵۰۸ بَاب دَعْوَی الْوَصِیِّ لِلْمَیِّتِ۔

باب ۱۵۰۸۔ میت کے وصی کے دعویٰ کرنے کا بیان۔

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ ابْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍؓ اخْتَصَمَآ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصَانِیْ اَخِیْ اِذَا قَدِمْتُ اَنْ اَنْظُرَ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبِضَهٗ فَاِنَّهٗ ابْنِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ فَرَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَلَكَ یَاعَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَاسَوْدَةُ۔

۲۲۴۸۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، زہری، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص، زمعہ کی لونڈی کے لڑکے متعلق اپنا مقدمہ نبی ﷺ کے پاس لے گئے، سعد نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھ کو میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہ جب میں مکہ پہنچوں اور زمعہ کی لونڈی کے لڑکے پر نظر پڑے تو اس پر قبضہ کر لوں، اس لیے کہ "میرا بیٹا ہے" اور عبد بن زمعہ نے بیان کیا کہ وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے، میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، نبی ﷺ نے اس کی صورت عتبہ سے ملتی جلتی دیکھی تو آپؐ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ تو اس کا حقدار ہے، لڑکا اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے اور اے سودہؓ! تو اس سے پردہ کر۔

۱۵۰۹ بَاب التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰی مَعَرَّتُهٗ وَقَیَّدَا بْنُ عَبَّاسٍؓ عِکْرِمَةَ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَآئِضِ۔

باب ۱۵۰۹۔ جس شخص کی طرف سے شرارت کا اندیشہ ہو اس کے باندھنے کا بیان، اور ابن عباسؓ نے عکرمہ کو قرآن، سنن اور فرائض سکھانے کے لیے قید کیا تھا۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَ تْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ

۲۲۴۹۔ قتیبہ، لیث، سعید بن ابی سعید، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا، وہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور یمامہ والوں کا سردار تھا، گرفتار کر لائے اور مسجد کے ایک ستون کے ساتھ اس کو باندھ دیا، پھر اس کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کہ اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے، اس نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِىْ يَامُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ۔

کہا میرے پاس مال ہے، اور پوری حدیث بیان کی، آپؐ نے فرمایا، ثمامہ کو چھوڑ دو۔

۱۵۱۰ بَاب الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِى الْحَرَمِ وَاشْتَرٰى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحٰرِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ اِنْ رَّضِىَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ اَرْبَعُ مِائَةٍ وَّسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ۔

باب ۱۵۱۰۔ حرم میں کسی کو باندھنے اور قید کرنے کا بیان اور نافع بن عبدالحارث نے مکہ میں صفوان بن امیہ سے قید خانہ کے لیے ایک گھر اس شرط پر خریدا کہ اگر حضرت عمرؓ راضی ہو گئے، تو بیع پوری ہو گئی اور اگر وہ راضی نہ ہوئے تو صفوان کو چار سو دینار ملیں گے اور ابن زبیر نے مکہ میں قید کیا۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَ تْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ۔

۲۲۵۰۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید بن ابی سعید، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا، تو وہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا، لے کر آئے، اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۱۱ بَاب الْمُلَازَمَةِ۔

باب ۱۵۱۱۔ قرض دار کا پیچھا کرنے کا بیان۔

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَقَالَ غَيْرُهٗ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِىِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاكَعْبُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

۲۲۵۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ (یحییٰ بن بکیر کے علاوہ دوسرے لوگوں نے اس طرح سلسلہ سند بیان کیا) لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری، کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں، کہ ان کا عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر کچھ قرض تھا، چنانچہ اس سے ملے اور اس کے پیچھے لگ گئے، اور دونوں نے گفتگو کی، یہاں تک کہ دونوں کی آواز بلند ہوئی، نبی ﷺ ان دونوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا، اے کعب اور اپنے ہاتھ سے گویا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، کہ نصف معاف کر دو، تو انھوں نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

۱۵۱۲ بَاب التَّقَاضِىْ۔

باب ۱۵۱۲۔ تقاضا کرنے کا بیان۔

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ ابْنِ حَازِمٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَآئِلٍ دَرَاهِمُ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا اَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَآ اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ فَاُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا ثُمَّ اَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا الْاٰيَةَ۔

۲۲۵۲۔ اسحٰق، وہب بن جریر بن حازم، شعبہ، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، خباب سے روایت ہے کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار کا پیشہ کرتا تھا اور میرے عاص بن وائل پر چند درہم قرض تھے، میں اس کے پاس تقاضا کرنے آیا، اس نے کہا میں تجھے اس وقت تک نہ دوں گا جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہ کرے، میں نے کہا خدا کی قسم ایسا ہو نہیں سکتا، میں محمد ﷺ سے انکار نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تجھے مارے اور مارنے کے بعد اٹھائے، اس نے کہا تو مجھے چھوڑ دے، یہاں تک کہ میں مر جاؤں، پھر اٹھایا جاؤں اور مال و اولاد مجھے ملیں گے، تو تیرا قرض ادا کروں گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا تو نے اس کو دیکھا جس نے میری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال و اولاد ضرور ملے گا، آخر آیت تک۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۱۳ بَاب كِتَابُ فِي اللُّقَطَةِ۔

وَاِذَا اَخْبَرَهٗ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ اِلَيْهِ۔

باب ۱۵۱۳۔ گری پڑی چیز اٹھانے کا بیان۔ اور جب اس کا مالک اس کی نشانیاں بتادے تو اسکو واپس کردے۔

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ لَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ اَخَذْتُ صُرَّةً مِّائَةَ دِيْنَارٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ ثَالِثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَآءَ هَا وَعَدَدَهَا وَوِكَآئَهَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِيْتُهٗ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَآ اَدْرِيْ ثَلٰثَةَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا۔

۲۲۵۳۔ آدم، شعبہ، ح، محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سلمہ، سوید بن غفلہ، بیان کرتے ہیں کہ میں ابی بن کعب سے ملا، انھوں نے بیان کیا کہ میں ایک سو دینار کی تھیلی لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا، تو آپؐ نے فرمایا، اس کو ایک سال تک مشتہر کرو، میں اس کو ایک سال تک مشتہر کرتا رہا لیکن اس کا پہچاننے والا مجھے کوئی نہ ملا، میں آپؐ کے پاس آیا، تو آپؐ نے فرمایا ایک سال تک مشتہر کرو، میں اس کو مشتہر کرتا رہا لیکن اس کا پہچاننے والا مجھ کو نہ ملا، پھر تیسری بار نبی ﷺ کے پاس آیا، آپؐ نے فرمایا، اس کا ظرف، گنتی اور سر بند ھن کو یاد رکھ، اگر اس کا مالک آجائے تو خیر، ورنہ اس سے فائدہ اٹھا، چنانچہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا (کام میں لایا) شعبہ کا بیان ہے کہ میں اس کے بعد سلمہ سے مکہ میں ملا، تو انھوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ تین سال تک یا ایک سال تک اعلان کرنے کو فرمایا(۱)۔

(۱) لقطہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑی ہوئی ملے۔ ملنے کے بعد اس چیز کی تشہیر اور اعلان کرانا ضروری ہے تاکہ اس کا مالک مل جائے لیکن کتنی دیر اور کتنی مدت تک اعلان کرانا ہے اس بارے میں روایات مختلف ہیں۔ مختلف روایتوں میں مختلف مدت وارد ہوئی ہے۔ اس بارے میں قول فیصل یہ ہے کہ مناسب جگہوں میں اتنی مدت تک تشہیر کرائے کہ اندازہ ہو جائے کہ اگر اس کا مالک (بقیہ اگلے صفحہ پر)

١٥١٤ بَاب ضَآلَّةِ الْإِبِلِ۔

٢٢٥٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ رَّبِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَمَّا يَلْتَقِطُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَ هَا فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُّخْبِرُكَ بِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ ضَآلَّةُ الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَ تَاْكُلُ الشَّجَرَ۔

باب ۱۵۱۴۔ کھوئے ہوئے اونٹ کا بیان۔

۲۲۵۴۔ عمرو بن عباس، عبدالرحمٰن، سفیان، ربیعہ، یزید (منبعث کے غلام) زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا، اور آپؐ سے گری پڑی چیز پانے کے متعلق پوچھا، آپؐ نے فرمایا، ایک سال تک اس کا اعلان کرو، پھر اس کی تھیلی اور سر بندھن کو یاد رکھ، اگر کوئی شخص آئے، جو تجھے اس کی خبر دے، تو خیر ورنہ تو اس کو خرچ کرلے، اس نے عرض کیا، یارسول اللہ کھوئی ہوئی بکری! آپؐ نے فرمایا تیرے لیے ہے، یا تیرے بھائی کے لیے، یا بھیڑیئے کے لئے، اس نے پوچھا کھویا ہوا اونٹ! نبی ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا، تجھے اس سے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشک ہے، وہ پانی کے پاس اترے گا اور درخت کے پتے کھالے گا۔

١٥١٥ بَاب ضَآلَّةِ الْغَنَمِ۔

٢٢٥٥۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَّقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآئَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَّقُوْلُ يَزِيْدُ اِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ اِسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَهٗ قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَا الَّذِيْ لَآ اَدْرِيْ اَفِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَاَمْ شَيْءٌ مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَآلَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيْدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَآلَّةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَآءَ هَا وَسِقَآءَ هَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا۔

باب ۱۵۱۵۔ گم شدہ بکری کا بیان۔

۲۲۵۵۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، سلیمان، یحییٰ، یزید (منبعث کے غلام) زید بن خالد، بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے گری پڑی چیز کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا، کہ اس کی تھیلی اور اس کے سر بندھن کو پہچان لے، پھر سال بھر تک لوگوں کو بتلا تا رہ، یزید نے بیان کیا کہ اگر اس کا پہچاننے والا نہ ملے تو اس کا اٹھانے والا اس کو خرچ کرے، لیکن وہ اس کے پاس امانت رہے گا، یحییٰ نے کہا مجھے معلوم نہیں، کہ آیا یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں تھا یا اپنی طرف سے یہ بڑھا دیا ہے، پھر اس نے پوچھا کہ بھٹکی ہوئی بکری کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اس کو پکڑ لے وہ تیرے لیے ہے، یا تیرے بھائی کے لیے، یا بھیڑیئے کے لئے، یزید نے کہا کہ اس کو بھی مشتہر کیا جائے گا، پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے اس لیے کہ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور اس کی مشک ہے، وہ پانی کے پاس اترتا ہے اور درخت سے کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) واپس لینے کے لئے آنا چاہتا تو آسکتا تھا اور قرائن سے اندازہ ہو جائے کہ اب اس کا مالک نہیں آئے گا۔

۱۵۱۶ بَاب اِذَا لَمْ یُوْجَدْ صَاحِبُ اللُّقْطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِیَ لِمَنْ وَّجَدَهَا۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَّزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِیَ لَكَ اَوْ لِاَخِیْكَ اَوْلِلذِّئْبِ قَالَ فَضَآلَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآؤُهَا وَحِذَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

باب ۱۵۱۶۔ اگر لقطہ کا مالک ایک سال تک نہ ملے، تو وہ اس کا ہے، جو اس کو پائے۔

۲۲۵۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، یزید (منبعث کے غلام) زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ سے لقطہ (گری پڑی چیز) کے متعلق پوچھا، آپؐ نے فرمایا، کہ اس کی تھیلی اور سر بندھن پہچان لے، پھر ایک سال تک اس کو لوگوں سے پوچھ، اگر اس کا مالک آئے تو خیر ورنہ تجھے اختیار ہے، اس نے پوچھا بھٹکی ہوئی بکری؟ آپؐ نے فرمایا وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے، پھر اس نے پوچھا گم شدہ اونٹ؟ آپؐ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا مطلب! حالانکہ اس کے ساتھ اس کا موزہ اور مشک سے وہ پانی کے پاس اترتا ہے اور درخت سے کھالیتا ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اس سے مل جاتا ہے۔

۱۵۱۷ بَاب اِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِی الْبَحْرِ اَوْسَوْطًا اَوْنَحْوَهٗ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ م بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ فَخَرَجَ یَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْ كَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَالْمَالَ وَالصَّحِیْفَةَ۔

باب ۱۵۱۷۔ دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پانے کا بیان اور لیث نے کہا، کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ہرمز، ابوہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، آپؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کیا، اور پوری حدیث بیان کی، وہ آدمی باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو، اس کی نظر ایک لکڑی پر پڑی، اس نے ایندھن کی غرض سے اپنے گھر کے لیے لے لیا جب اس نے اس کو چیرا تو اس میں اپنا مال اور ایک خط پایا۔

۱۵۱۸ بَاب اِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِی الطَّرِیْقِ۔

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ مَرَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِی الطَّرِیْقِ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنِیْ

باب ۱۵۱۸۔ راستہ میں کھجور پانے کا بیان۔

۲۲۵۷۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور، طلحہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ راستہ میں گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے اس کا اندیشہ نہ ہوتا، کہ شاید یہ صدقہ کی ہو تو میں اسے کھالیتا، اور یحییٰ نے کہا، کہ ہم سے سفیان نے ان سے منصور نے بیان کیا اور زائدہ نے منصور، طلحہ سے روایت کی،

مَنْصُوْرٌ ح وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا۔

کہ ہم سے انس نے حدیث بیان کی (دوسری سند) محمد بن مقاتل، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر جاتا ہوں، تو اپنے بستر پر کھجور گری ہوئی دیکھتا ہوں، میں اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں، پھر مجھے خوف ہوتا ہے، کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو، چنانچہ میں اسے پھینک دیتا ہوں۔

۱۵۱۹ بَاب كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ اَهْلِ مَكَّةَ وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَآ اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَّقَالَ اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَآ اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

باب ۱۵۱۹۔ اہل مکہ کے لقطہ کا کس طرح اعلان کیا جائے، اور طاؤس، ابن عباسؓ سے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں، کہ مکہ میں گری ہوئی چیز وہی اٹھائے، جو اس کو مشتہر کرے، اور خالد نے بواسطہ عکرمہ، ابن عباسؓ نبی ﷺ سے نقل کیا کہ وہاں (مکہ) کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اسی کے لیے جائز ہے، جو مشتہر کرے، اور احمد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم سے روح نے بواسطہ زکریا، عمرو بن دینار، عکرمہ، ابن عباسؓ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے، اور نہ وہاں کا شکار بھگایا جائے اور نہ وہاں کی گری ہوئی چیز کا مشتہر کرنے والے کے سوا کسی کے لیے اٹھانا حلال ہے، اور نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے، تو عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مگر اذخر کی اجازت دے دیجئے، تو آپؐ نے فرمایا، اچھا اذخر کاٹ سکتے ہو۔

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْیَ بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ

۲۲۵۸۔ یحییٰ بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا، کہ جب اللہ تعالیٰ نے مکہ اپنے رسول اللہ ﷺ کو فتح کرا دیا، تو آپؐ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھی کو روک دیا، اور اپنے رسول اور مومنین کو اس پر مسلط (قابض) کر دیا، مجھ سے پہلے کسی کے لیے مکہ حلال نہیں ہوا

مَّكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَ اِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّآ اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّآ اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَّجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ قُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَاقَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور میرے لیے بھی دن کی صرف ایک گھڑی میں حلال ہوا، اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہ ہوگا، اس کا شکار نہ بھگایا جائے نہ اس کا کانٹا اکھیڑا جائے، اور نہ وہاں کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے، مگر مشتہر کرنے والے کے لیے (جائز ہے)(۱) اور جس کا کوئی آدمی وہاں قتل کیا جائے، تو اس کو اختیار ہے، یا دیت لے یا قصاص لے، عباس نے عرض کیا، مگر اذخر کی اجازت دے دیجئے کہ ہم اپنی قبروں میں بچھاتے ہیں، اور اپنے گھر کی چھتوں پر ڈالتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اچھا اذخر کی اجازت ہے، اہل یمن میں سے ابوشاہ نامی ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میرے لیے لکھ دیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ابوشاہ کے لیے لکھ دو، ولید بن مسلم کا بیان ہے میں نے اوزاعی سے پوچھا، کہ ابوشاہ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ یا رسول اللہ میرے لیے لکھ دیجئے، انھوں نے کہا، کہ یہ خطبہ جو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

۱۵۲۰ بَاب لَاتُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنٍ۔

باب ۱۵۲۰۔ کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّا شِيَةَ امْرِیءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۲۲۵۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے، کیا تم میں سے کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کے توشہ خانے میں آئے، اس کا خزانہ توڑے اور اس کا غلہ اٹھا کر لے جائے، ان کے جانوروں کے تھن ان کے لیے کھانے کے خزانے جمع کرتے ہیں اس لیے کوئی شخص کسی کا جانور بغیر اس کی اجازت کے نہ دوہے۔

۱۵۲۱ بَاب اِذَا جَآءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِاَنَّهَا وَدِيْعَةٌ عِنْدَهٗ۔

باب ۱۵۲۱۔ جب لقطہ کا مالک ایک سال بعد آئے تو اس کو واپس کر دے اس لیے کہ وہ اس (پانے والے) کے پاس امانت ہے۔

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ

۲۲۶۰۔ قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن،

(۱) حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ مکہ اور غیر مکہ کے لقطہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مکہ کے لقطہ کی خصوصیت سے تفصیل اس لئے فرمائی کہ وہاں اٹھانے والا یہ سوچ سکتا ہے کہ اس کا مالک نہیں ملے گا کیونکہ یہاں مختلف اطراف سے لوگ آتے ہیں یہ سوچ کر وہ تشہیر ہی نہ کرائے۔

ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اَعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَآ اِلَيْهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِىَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِاحْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقٰهَا رَبُّهَا۔

یزید (منبعث کے غلام) زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پڑی ہوئی چیز کے متعلق پوچھا! تو آپؐ نے فرمایا سال بھر تک اس کو مشتہر کرتا رہ، پھر اس کے ظرف اور سربندھن کو پہچان لے پھر اس کو خرچ کر، اگر اس کا مالک آئے تو اس کو دے دے، لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ بھٹکی ہوئی بکری؟ آپؐ نے فرمایا، تو اس کو لے لے، اس لیے کہ وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی یا بھیڑیئے کے لیے ہے، اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ گم شدہ اونٹ؟ رسول اللہ ﷺ کو غصہ آگیا، یہاں تک کہ دونوں رخسار سرخ ہوگئے، یا یہ کہا، کہ آپؐ کا چہرہ سرخ ہوگیا، پھر فرمایا کہ تمہیں اونٹ سے کیا سروکار، حالانکہ اسکے ساتھ اس کا جوتا اور مشک ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔

١٥٢٢ بَاب هَلْ يَاْخُذُ اللُّقْطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيْعُ حَتّٰى لَايَاْخُذَهَا مَنْ لَّا يَسْتَحِقُّ۔

باب ۱۵۲۲۔ کیا جائز ہے کہ لقطہ اٹھا لے اور اس کو ضائع ہونے کے لیے نہ چھوڑے تاکہ کوئی غیر مستحق آدمی اس کو نہ لے لے۔

٢٢٦١۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فِىْ غَزَاةٍ فَوَجَدْتُّ سَوْطًا فَقَالَ لِىْ اَلْقِهٖ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ اِنْ وَجَدْتُّ صَاحِبَهٗ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهٖ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلْتُ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُّ صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَآئَهَا وَوِعَآئَهَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

۲۲۶۱۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، سلمہ بن کہیل، سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ میں سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھا، میں نے ایک کوڑا پایا، مجھ سے ایک شخص نے کہا، اس کو پھینک دے میں نے کہا نہیں بلکہ اگر اس کا مالک مجھے مل جائے گا (تو میں اس کو دیدوں گا) ورنہ میں اس سے فائدہ اٹھاؤں گا، جب ہم واپس ہوئے، تو حج کیا اور مدینہ گئے، تو میں نے ابی بن کعب سے اس کے متعلق پوچھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار تھے میں اس کو نبی ﷺ کے پاس لے کر آیا، تو آپؐ نے فرمایا، اسے ایک سال تک مشتہر کرو، چنانچہ میں نے سال بھر اس کو مشتہر کیا، پھر میں آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا، کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو، ایک سال تک میں لوگوں سے اس کے متعلق پوچھتا رہا، پھر میں آپؐ کے پاس چوتھی بار آیا، تو آپؐ نے فرمایا، اس کی گنتی اور اس کا سربند اور ظرف پہچان رکھ، اگر اس کا مالک آجائے تو خیر ورنہ تو اس سے فائدہ اٹھا۔

۲۲۶۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا قَالَ فَلَقِیْتُه بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَآ اَدْرِیْٓ اَثَلٰثَةَ اَحْوَالٍ اَحَوْلًا وَّاحِدًا۔

۲۲۶۲۔ عبدان، عبدان کے والد، شعبہ سے، انھوں نے سلمہ سے اس حدیث کو بیان کیا اور کہا کہ میں اس کے بعد ان سے مکہ میں ملا، تو انھوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ تین سال تک یا ایک سال تک اعلان کرنے کو کہا تھا۔

۱۵۲۳ بَاب مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا اِلَى السُّلْطَانِ۔

باب ۱۵۲۳۔ اس شخص کا بیان جس نے لقطہ کو مشتہر کیا اور حاکم کے سپرد نہ کیا۔

۲۲۶۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ رَّبِيْعَةَ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُّخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَآئِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا وَسَاَلَهٗ عَنْ ضَآلَّةِ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهٗ وَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآؤُهَا وَحِذَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَاَلَهٗ عَنْ ضَآلَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ۔

۲۲۶۳۔ محمد بن یوسف، سفیان، ربیعہ، یزید (منبعث کے غلام) زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ سے لقطہ کے متعلق پوچھا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو ایک سال تک مشتہر کرو، اگر کوئی شخص اس کے ظرف اور اس کے سر بندھن کا پتہ بتائے تو خیر، ورنہ اس کو خرچ کرو، اس نے بھٹکے ہوئے اونٹ کے متعلق پوچھا تو آپؐ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا تجھے اونٹ سے کیا سروکار، حالانکہ اس کے ساتھ اس کا مشک ہے اور اس کا موزہ ہے وہ پانی کے پاس آتا ہے، اور درخت سے کھاتا ہے تم اسے چھوڑ دو، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے، اور بھٹکی ہوئی بکری کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ تیرے لیے ہے، یا تیرے بھائی کے لیے، یا بھیڑیے کے لئے۔

۱۵۲۴ بَاب۔

باب ۱۵۲۴۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۲۲۶۴ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَآ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْبَرَآءُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍؓ قَالَ انْطَلَقْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ يَّسُوْقُ غَنَمَهٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهٗ فَقُلْتُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِّيْ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرْتُهٗ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ اِحْدٰى كَفَّيْهِ

۲۲۶۴۔ اسحٰق بن ابراہیم، نضر، اسرائیل، ابو اسحٰق، براء، ابو بکر صدیق، ح، عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحٰق، براء، حضرت ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں مدینہ کی طرف ہجرت کرتا ہوا چلا، کہ بکری کے ایک چرواہے پر نظر پڑی جو اپنی بکریاں ہانک رہا تھا، میں نے اس سے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جسے میں جانتا تھا، میں نے پوچھا تیری بکری میں دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں، میں نے پوچھا کیا تو میرے لیے دوہے گا؟ اس نے کہا ہاں، چنانچہ میں نے اس سے دوہنے کو کہا، اس نے بکریوں کے ریوڑ سے ایک بکری پکڑی، پھر میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن کو گرد و غبار سے صاف کرے اور اپنا ہاتھ بھی صاف کرے، اس نے ایسا ہی کیا کہ اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے

بِالْاُخْرٰی فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ۔

ہاتھ سے مارا، اور ایک پیالہ دودھ کا دوہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چھاگل رکھا تھا، جس کے منہ پر کپڑا تھا، اس سے میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ اس کا نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا میں نبی ﷺ کے پاس اسے لے کر پہنچا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ اسے نوش فرمائیں آپؐ نے اسے پی لیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۲۵ بَاب كِتَابٌ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ.

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : وَلَاتَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ رَافِعِي رُؤُسِهِمْ الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِيْنَ مُدِيْمِي النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِيْنَ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ يَعْنِي جُوْفًا لَّا عُقُوْلَ لَهُمْ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَالَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ٥ ط فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوْانْتِقَامٍ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۲۵۔ ظلم اور غصب کا بیان۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ، اللہ تعالیٰ کو اس سے غافل نہ خیال کرو، جو ظلم کرنے والے کرتے ہیں، انھیں تو اللہ تعالیٰ صرف اس دن کے لئے مہلت دے رہا ہے جس دن ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی، لوگ نظریں جھکائے ہوئے دوڑے ہوں گے (مقنع سے مراد اٹھائے ہوئے المقنع المقمح کے ایک ہی معنی ہیں) اور مجاہد نے کہا، مہطعین کے معنی برابر نظر ڈالنے والا، اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں تیز دوڑنے والا ان کی پلکیں نہ جھپکیں گی اور ان کے دل عقل سے خالی ہوں گے، ہوا سے مراد وہ خالی جگہ ہے جس میں عقل نہ ہو، اور لوگوں کو اس دن سے ڈرا جس دن عذاب آئے گا تو جن لوگوں نے ظلم کیا کہیں گے کہ ہمارے پروردگار! ہمیں ایک قریبی مدت تک مہلت دے کہ ہم تیری دعوت سن لیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے، کیا تم لوگوں نے قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم کو زوال نہیں اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہے جنھوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا، اور ہم نے تم سے مثالیں بیان کر دیں اور یہ بڑے بڑے مکر کر رہے ہیں، اور اللہ کے پاس ان کا مکر ہے (انکا مکر مفید نہیں) اگرچہ ان کا مکر ایسا ہو کہ اس سے پہاڑ سرک جائیں تو اللہ کو نہ خیال کرو، کہ وہ اپنے وعدہ کے خلاف کرے گا بیشک اللہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

۱۵۲۶ بَاب قِصَاصِ الْمَظَالِمِ۔

۲۲٦٥۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي

باب ۱۵۲٦۔ مظالم کے قصاص کا بیان۔

۲۲٦۵۔ اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، (دستوائی)، ہشام قتادہ، ابو متوکل ناجی، حضرت ابو سعید خدریؓ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے

الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا نُقُّوْا وَهُذِّبُوْا اُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ۔

روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب مومنین دوزخ سے نجات پا جائیں گے، تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیئے جائیں گے اور ان ظلموں کا بدلہ لیا جائے گا جو ان لوگوں نے دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ کیے تھے، یہاں تک کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو انھیں جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، ہر شخص کو جنت میں اپنا مکان دنیا کے مکان سے بہتر معلوم ہوگا، اور یونس بن محمد نے بواسطہ شیبان، قتادہ، ابوالمتوکل بیان کیا۔

١٥٢٧ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

باب ۱۵۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول، کہ سن لو، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

٢٢٦٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزِ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِیْ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ اِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰى اِذَا قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِیْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

۲۲۶۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، صفوان بن محرز مازنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ ایک بار ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے چلا جا رہا تھا کہ ایک شخص سامنے آیا اور کہا کہ تم نے سرگوشی کرنے کے متعلق نبی ﷺ سے کس طرح سنا ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اسے چھپائے گا، پھر فرمائے گا، کیا تمہیں فلاں فلاں گناہ معلوم ہے؟ وہ کہے گا، ہاں! اے میرے پروردگار! یہاں تک کہ وہ جب اس سے گناہوں کا اقرار کرالے گا، تو وہ مومن اپنے دل میں سمجھے گا کہ وہ تو اب تباہ ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہ پر پردہ ڈالا، آج میں تیرے گناہ کو بخش دیتا ہوں، پھر نیکیوں کی کتاب اسے دی جائے گی، لیکن کافر اور منافق تو ان کے متعلق گواہی دیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا، سن لو کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے۔

١٥٢٨ بَاب لَايَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهٗ۔

باب ۱۵۲۸۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ کسی کو ظلم کرنے دے۔

٢٢٦٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ

۲۲۶۷۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ مسلمان

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ لَايَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو ظالم کے حوالہ کرے (کہ اس پر ظلم کرے) اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص مسلمان سے کسی مصیبت کو دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتیں اس سے دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی، تو اللہ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا۔

۱۵۲۹ بَاب اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا.

باب ۱۵۲۹۔ اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو(۱)۔

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَاعُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ وَّ حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا۔

۲۲۶۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس، حمید طویل، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْاَخَاكَ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ۔

۲۲۶۹۔ مسدد، معتمر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن ظالم کی کس طرح مدد کریں؟ آپؐ نے فرمایا، اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اس کو ظلم سے روکو)۔

۱۵۳۰ بَاب نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ۔

باب ۱۵۳۰۔ مظلوم کی مدد کرنے کا بیان۔

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍؓ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَآئِزِ وَتَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّالسَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةَ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارَالْمُقْسِمِ۔

۲۲۷۰۔ سعید بن ربیع، شعبہ، اشعث بن سلیم، معاویہ بن سوید، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہم کو حکم دیا سات باتوں کا، اور سات باتوں سے منع فرمایا، پھر مریض کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب دینا اور مظلوم کی مدد کرنا اور دعوت قبول کرنا اور قسم پوری کرنے کا تذکرہ کیا۔

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی

۲۲۷۱۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، ایک مومن دوسرے مومن کے

(۱) یہ حدیث پچھلی حدیث کی شرح اور توضیح پر مشتمل ہے کہ ظالم کی مدد کرنے کا یہ معنی نہیں کہ اسے ظلم کرنے دیا جائے بلکہ اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم کرنے سے باز رکھا جائے اور ظلم کرنے سے روکا جائے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَّشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

لیے عمارت کی طرح ہے، کہ ایک دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔ اور اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

۱۵۳۱ بَاب الْاِنْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: لَايُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُّسْتَذَلُّوْا فَاِذَا قَدَرُوْا عَفَوْا۔

باب ۱۵۳۱۔ ظالم سے بدلہ لینے کا بیان، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ علانیہ بری بات کہنے کو پسند نہیں کرتا، مگر وہ جس پر ظلم کیا گیا ہو، اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے، اور جب ان لوگوں پر ظلم ہوتا ہے تو بدلہ لے لیتے ہیں، ابراہیم نے بیان کیا کہ صحابہ ذلیل کیے جانے کو برا سمجھتے تھے اور جب انھیں قدرت ہوتی تو معاف کر دیتے۔

۱۵۳۲ بَاب عَفْوِ الْمَظْلُوْمِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْتُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا وَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفٰى وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَاعَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّارَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ۔

باب ۱۵۳۲۔ مظلوم کا معاف کر دینا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اگر تم کھلم کھلا نیکی کرو یا پوشیدہ طور پر کرو، یا برائی سے درگزر کرو، بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا قدرت والا ہے، اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے، جس شخص نے معاف کر دیا اور بھلائی کی، تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا، اور جس شخص نے ظلم کیے جانے کے بعد بدلہ لیا، تو ایسے لوگوں پر کوئی گناہ نہیں، گناہ تو ان لوگوں پر ہے، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق ظلم کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور جو شخص صبر کرے، اور بخشدے، تو یہ بڑا کام ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے، کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے، تو کہیں گے کیا واپسی کی کوئی صورت ہے۔

۱۵۳۳ بَاب الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

باب ۱۵۳۳۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

۲۲۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۲۷۲۔ احمد بن یونس، عبدالعزیز ماجشون، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے فرمایا، کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۵۳۴ بَاب الِاتِّقَآءِ وَالْحَذْرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔

باب ۱۵۳۴۔ مظلوم کی بد دعا سے بچنے اور ڈرنے کا بیان۔

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَّوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

۲۲۷۳۔ یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحٰق مکی، یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی، ابو سعید (ابن عباس کے غلام) ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا، تو فرمایا، کہ مظلوم کی بد دعا سے ڈرو، اس لیے کہ اس کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

۱۵۳۵ بَاب مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهٗ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهٗ۔

باب ۱۵۳۵۔ ایک شخص نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم اس کو معاف کر دے تو کیا اس کے ظلم کو بیان کرنا ضروری ہے۔

۲۲۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلَمَةٌ لِّاَحَدٍ مِّنْ عِرْضِهٖ اَوْشَيْءٌ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ اِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيُّ لِاَنَّهٗ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَسَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلٰى بَنِيْ لَيْثٍ وَّهُوَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاسْمُ اَبِيْ سَعِيْدٍ كَيْسَانُ۔

۲۲۷۴۔ آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ جس شخص نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر ظلم کیا ہو تو اسے آج ہی معاف کرا لے، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے، جب کہ نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم، اگر اس کے پاس عمل صالح ہو گا تو بقدر اس کے ظلم کے اس سے لے لیا جائے گا، اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس کے سر پر ڈالی جائیں گی، ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا، اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہ سعید کو مقبری اس لیے کہا جاتا ہے، کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے، اور امام بخاری نے کہا، کہ سعید مقبری بنی لیث کے غلام تھے اور وہ ابو سعید کے بیٹے تھے اور ابو سعید کا نام کیسان تھا۔

۱۵۳۶ بَاب اِذَا حَلَّلَهٗ مِنْ ظُلْمِهٖ فَلَا رُجُوْعَ فِيْهِ۔

باب ۱۵۳۶۔ اگر کوئی شخص کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو رجوع نہیں کر سکتا۔

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْاِعْرَاضًا قَالَتِ

۲۲۷۵۔ محمد، عبد اللہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے آیت وان امراۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا کی تفسیر بیان کی، کہ کسی شخص کے پاس بیوی ہوتی وہ اس کے

الرَّجُلُ تَكُونُ عِندَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِّنْهَا يُرِيدُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ اَجْعَلُكَ مِنْ شَانِيْ فِيْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ۔

پاس زیادہ آمد ورفت نہیں کرنا چاہتا اور اسے جدا کرنا چاہتا، (یعنی طلاق دینا چاہتا) تو عورت کہتی کہ میں نے تجھ کو اپنا حق معاف کر دیا اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۵۳۷ بَاب اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَوْ اَحَلَّهٗ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ۔

باب ۱۵۳۷۔ اگر کوئی شخص کسی کو اجازت دے یا اس کو معاف کر دے، مگر یہ نہ بیان کرے، کہ کتنا معاف کیا یا کتنے کی اجازت دی۔

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَّسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَآءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ۔

۲۲۷۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوحازم بن دینار، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پینے کی چیز (دودھ یا پانی) لائی گئی، تو آپؐ نے اس سے پی لیا، آپؐ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا، اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ تھے، آپؐ نے اس لڑکے سے کہا، کیا تو اجازت دیتا ہے، کہ میں یہ ان لوگوں کو دیدوں؟ لڑکے نے کہا نہیں یا رسول اللہ بخدا میں (آپؐ کے جھوٹے سے) اپنے حصہ میں کسی کو ترجیح نہیں دونگا، راوی کا بیان ہے، کہ آپؐ نے وہ پیالہ اسی لڑکے کے ہاتھ میں دیدیا۔

۱۵۳۸ بَاب اِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ۔

باب ۱۵۳۸۔ اس شخص کا گناہ جو کسی کی زمین ظلماً لے لے۔

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

۲۲۷۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، طلحہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل، سعید بن زید سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ جس شخص نے کسی کی زمین ظلماً چھین لی، تو سات زمینوں کا طوق اس کو پہنایا جائے گا۔

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَآ اَبَا سَلَمَةَ اِجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

۲۲۷۸۔ ابومعمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ ان کے اور چند لوگوں کے درمیان ایک جھگڑا تھا، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے بیان کیا، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، کہ ابوسلمہؓ زمین سے بچو، اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، جس نے ایک بالشت بھر زمین کسی سے ظلماً لے لی، تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى سَبْعِ اَرْضِينَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِيْ كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ۔

۲۲۷۹۔ مسلم بن ابراہیم، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے فرمایا، کہ جس نے کسی زمین پر ناحق قبضہ کر لیا تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔ امام بخاری نے کہا کہ یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے، جو خراسان میں لکھی گئی، لیکن بصرہ میں اس حدیث کو لوگوں کو سنایا۔

۱۵۳۹ بَاب اِذَا اَذِنَ اِنْسَانٌ لِّاٰخَرَ شَيْئًا جَازَ۔

باب ۱۵۳۹۔ اگر کوئی شخص کسی کو کسی چیز کی اجازت دے تو جائز ہے۔

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ۔

۲۲۸۰۔ حفص بن عمر، شعبہ، جبلہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں بعض عراق والوں کے ساتھ تھے، ہم لوگ قحط سے دوچار ہوئے تو ابن زبیر ہم لوگوں کو کھجور کھلاتے تھے، ابن عمرؓ ہمارے پاس سے گزرتے تو کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے اقران (یعنی دو کھجوریں ملا کر کھانے) سے منع فرمایا مگر یہ کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی اجازت دے۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍؓ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَّحَّامٌ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْشُعَيْبٍ اِصْنَعْ لِيْ طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَّاَبْصَرَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا اَتَاْذَنُ لَهٗ قَالَ نَعَمْ۔

۲۲۸۱۔ ابوالنعمان، ابوعوانہ، اعمش، ابووائل، ابومسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے پاس جس کا نام ابوشعیب تھا، ایک گوشت بیچنے والا غلام تھا، اس غلام سے ابوشعیب نے کہا کہ میرے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو تاکہ میں نبی ﷺ کی دعوت کروں، اور آپؐ سمیت پانچ آدمی ہوں گے، انھوں نے نبی ﷺ کے چہرے پر بھوک کا نشان دیکھا تھا، چنانچہ انھوں نے نبی ﷺ کو بلایا، لیکن ان لوگوں کے ساتھ ایک آدمی اور بھی ہو لیا جسے دعوت نہیں دی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی میرے پیچھے چلا آیا ہے کیا تم اس کی اجازت دیتے ہو؟ انھوں نے کہا، ہاں۔

۱۵۴۰ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ۔

باب ۱۵۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے۔

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ

۲۲۸۲۔ ابوعاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عائشہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپؐ نے فرمایا، کہ اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ آدمی ہے جو بہت جھگڑالو ہے۔

الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

۱۵۴۱ بَاب اِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِی بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهٗ۔

باب ۱۵۴۱۔ اس شخص کا بیان، جو جان بوجھ کر ناحق جھگڑا کرے۔

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهٗ يَاْتِيْنِی الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَدَقَ فَاَقْضِیَ لَهٗ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ فَلْيَتْرُكْهَا۔

۲۲۸۳۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہ زوجہ نبی ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑنے کی آواز سنی، آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا میں آخر انسان ہی ہوں، میرے پاس جھگڑنے والے آتے ہیں اور تم میں سے بعض دوسرے سے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں، اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ سچا ہے، چنانچہ میں اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں، اگر میں کسی مسلمان کے حق میں فیصلہ کر دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، اگر چاہے تو اسے لے لے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے۔

۱۵۴۲ بَاب اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

باب ۱۵۴۲۔ جھگڑے کے وقت بدزبانی کرنے کا بیان۔

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْكَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

۲۲۸۴۔ بشر بن خالد، محمد، شعبہ، سلیمان، عبداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہ بن عمرو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جس شخص میں چار باتیں ہوں گی، وہ منافق ہوگا، یا جس شخص میں ان چاروں میں سے کوئی خصلت ہوگی، تو اس میں نفاق کی خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے، جب وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔

۱۵۴۳ بَاب قِصَاصِ الْمَظْلُوْمِ اِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهٖ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُقَاصُّهٗ وَقَرَأَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔

باب ۱۵۴۳۔ مظلوم کو اگر ظالم کا مال مل جائے تو وہ اپنا بدلہ لے سکتا ہے۔ ابن سیرین نے کہا اپنے حق کے برابر لے سکتا ہے، اور یہ آیت پڑھی کہ اگر تم بدلہ لو، تو اسی قدر جس قدر تمہیں تکلیف پہنچی ہے۔

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ

۲۲۸۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آئی، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابوسفیان

هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِیْ لَهٗ عِيَالَنَا فَقَالَ لَاحَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُطْعِمِيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

بہت بخیل آدمی ہے، کوئی حرج ہے، اگر اس کا مال لے کر میں بچوں کو کھلاؤں، آپؐ نے فرمایا، اگر تو انھیں دستور کے مطابق کھلائے، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَّا يَقْرُوْنَا فَمَا تَرٰی فِيْهِ فَقَالَ لَنَا اِنْ نَّزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِیْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ۔

۲۲۸۶۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید، ابوالخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ ہمیں دوسری جگہ بھیجتے ہیں تو ہم ایسی قوم میں اترتے ہیں جو ہماری مہمانداری نہیں کرتے، اس کے متعلق آپؐ کیا فرماتے ہیں؟ آپؐ نے ہم سے فرمایا، کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اترو، اور وہ تمھارے لیے مناسب طور پر مہمانداری کا حکم دیں تو خیر، ورنہ تم ان سے مہمانی کا حق وصول کرو(۱)۔

۱۵۴۴ بَاب مَاجَآءَ فِی السَّقَآئِفِ وَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فِیْ سَقِيْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ۔

باب ۱۵۴۴۔ سائبان میں بیٹھنے کا بیان اور نبی ﷺ اور آپؐ کے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھے۔

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ح اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُمَرَ قَالَ حِيْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ اجْتَمَعُوْا فِیْ سَقِيْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَكْرٍ اِنْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَا هُمْ فِیْ سَقِيْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ۔

۲۲۸۷۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، مالک، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباسؓ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اٹھا لیا، تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے، تو میں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا، کہ ہمارے ساتھ چلئے، چنانچہ ہم لوگ انصار کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ (بنی ساعدہ کے سائبان) میں پہنچے۔

۱۵۴۵ بَاب لَايَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَهٗ فِیْ جِدَارِهٖ۔

باب ۱۵۴۵۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑنے سے نہ روکے۔

۲۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۸۸۔ عبداللہ بن سلمہ، مالک، ابن شہاب، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑنے سے منع نہ کرے، پھر

(۱) یہ حکم یا تو ابتداء اسلام کا ہے بعد میں منسوخ ہو گیا، یا اضطراری حالت کی صورت میں ہے کہ جان بچانے کے لئے اس کی بقدر بغیر مالک کی اجازت کے لیا جا سکتا ہے، یا حق لینے سے مراد یہ ہے کہ کہہ سن کر ترغیب دے کر اپنا حق لو۔

قَالَ لَایَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَالِیَ اَرَاکُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ۔

ابوہریرہؓ کہتے تھے، کہ کیا بات ہے، کہ میں تم کو اس حدیث سے روگردانی کرنے والا پاتا ہوں، بخدا میں تمھارے مونڈھوں کے درمیان گاڑ کر رہوں گا۔

١٥٤٦ بَاب صَبِّ الْخَمْرِ فِی الطَّرِیْقِ۔

باب ۱۵۴۶۔ راستہ میں شراب بہانے کا بیان۔

٢٢٨٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ اَبُوْ یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ سَاقِیَ الْقَوْمِ فِیْ مَنْزِلِ اَبِیْ طَلْحَةَ وَکَانَ خَمْرُهُمْ یَوْمَئِذٍ الْفَضِیْخَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُّنَادِیْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِیْ سِکَكِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَّهِیَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا الْاٰیَةَ۔

۲۲۸۹۔ محمد بن عبدالرحیم، ابو یحییٰ، عفان، حماد بن زید، ثابت، انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں ابو طلحہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا، اس زمانہ میں لوگ فضیخ شراب استعمال کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے، سن لو شراب حرام کر دی گئی، حضرت انسؓ کا بیان ہے مجھ سے ابو طلحہ نے کہا، باہر جا اور اس شراب کو بہا دے، چنانچہ میں باہر نکلا اور اس کو بہا دیا، اس دن مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی، بعض لوگوں نے کہا کہ ایک قوم قتل کی گئی، اور شراب ان کے پیٹ میں تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کوئی گناہ نہیں اس چیز میں جو وہ کھا چکے۔

١٥٤٧ بَاب اَفْنِیَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوْسِ فِیْهَا وَالْجُلُوْسِ عَلَی الصُّعُدَاتِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَابْتَنٰی اَبُوْ بَکْرٍ مَّسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ یُصَلِّیْ فِیْهِ وَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَیَتَقَصَّفُ عَلَیْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ یُعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ بِمَکَّةَ۔

باب ۱۵۴۷۔ گھروں کے صحن اور وہاں بیٹھنے اور راستہ میں بیٹھنے کا بیان، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ابو بکرؓ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جہاں وہ نماز اور قرآن پڑھتے، مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے ان کے پاس جمع ہو جاتے، اور سن کر خوش ہوتے، اور نبی ﷺ ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے۔

٢٢٩٠۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ عَلَی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا مَالَنَا بُدٌّ اِنَّمَا هِیَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجَالِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهَا قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَاَمْرٌ

۲۲۹۰۔ معاذ بن فضالہ، ابو عمر، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطا بن یسار، ابو سعید خدریؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا تم راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو، لوگوں نے عرض کیا، ہمارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، ہم وہیں بیٹھتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہو تو راستے کو اس کا حق عطا کرو، لوگوں نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، نگاہیں نیچی رکھنا، ایذا رسانی سے رکنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

۱۵۴۸ بَاب الْاٰبَارِ عَلَى الطُّرُقِ اِذَا لَمْ يُتَاَذَّبِهَا۔

باب ۱۵۴۸۔ راستہ میں کنواں کھودنے کا بیان جب کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۲۲۹۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهٗ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَآئِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ۔

۲۲۹۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، سمی (ابو بکر کے غلام) ابو صالح سمان، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار ایک آدمی راستہ میں جا رہا تھا، اس کو بہت زیادہ پیاس لگی اس نے ایک کنواں دیکھا تو اس میں اترا اور پانی پی کر نکلا، تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کے باعث کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی وہی تکلیف پہنچی ہو گی جو مجھے پہنچی تھی، چنانچہ وہ کنویں میں اترا اپنے موزے کو پانی سے بھرا، پھر کتے کو پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ کیا چوپایوں میں بھی ہمیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا ہر تر جگر رکھنے والے میں ثواب ہے۔

۱۵۴۹ بَاب اِمَاطَةِ الْاَذٰى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

باب ۱۵۴۹۔ راستہ میں تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کا بیان اور ہمام نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادے کہ یہ بھی صدقہ ہے۔

۱۵۵۰ بَاب الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوْحِ وَغَيْرِهَا۔

باب ۱۵۵۰۔ بالا خانوں میں بلند اور پست جھروکوں اور روشندان بنانے کا بیان۔

۲۲۹۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَآاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔

۲۲۹۲۔ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، زہری، عروہ، اسامہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ایک بار نبی ﷺ مدینہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے، پھر فرمایا، کیا تم دیکھ رہے ہو، جو میں تمھارے گھروں کے اندر فتنوں کو پانی کی طرح برستا دیکھ رہا ہوں۔

۲۲۹۳ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ

۲۲۹۳۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن ابو ثور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میری یہ خواہش رہتی تھی کہ میں عمرؓ سے ازواج نبی ﷺ میں سے ان دو بیویوں کے متعلق دریافت کروں جن کے بارے میں اللہ

عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَآ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاَدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتّٰى جَآءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَآ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاعَجَبًالَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍؓ عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهٗ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ وَجَارٌ لِّیْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَنِیْٓ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَّهِیَ مِنْ عَوَالِی الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْاَمْرِ وَغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَّغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَاَتِیْ فَرَاجَعَتْنِیْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِیْ فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدٰهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِیْ فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيْمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَیَّ ثِيَابِیْ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ اَیْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ اَفَتَاْمَنُ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْنَ لَا تَسْتَكْثِرِیْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِیْ شَیْءٍ وَّلَا تَهْجُرِيْهِ

تعالیٰ نے فرمایا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ (اگر تم دونوں توبہ کر لو، تو خیر تمہارے دل کج ہو گئے ہیں) میں ان کے ساتھ حج کو گیا وہ راستہ سے ہٹ گئے، تو میں بھی ان کے ساتھ ایک چھاگل لے کر مڑا، انھوں نے رفع حاجت کی یہاں تک کہ واپس آئے، تو میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا، انھوں نے وضو کیا تو میں نے پوچھا یا امیر المومنین نبی ﷺ کی بیویوں میں وہ کون سی دو عورتیں تھیں جن کے متعلق اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ الخ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، انھوں نے کہا اے ابن عباس تعجب ہے تم پر، اس سے مراد عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں، پھر حضرت عمرؓ متوجہ ہو کر پورا قصہ بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی، بنی امیہ بن زید کے محلّہ میں رہتے تھے، جو مدینہ کے عوالی میں تھا اور ہم دونوں باری باری سے نبی ﷺ کی خدمت میں آتے تھے ایک دن وہ جاتے ایک دن میں جاتا، جب میں جاتا تو اس دن کی خبر اور حالت انصاری سے بیان کرتا اور جب وہ جاتے تو وہ بھی اسی طرح کرتے، اور ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے، جب ہم انصار کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں، ہماری عورتیں بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنے لگیں، میں اپنی بیوی پر ایک بار چلایا، تو اس نے مجھ کو جواب دیا، اس کا جواب دینا مجھے ناگوار گزرا تو اس نے کہا میرا جواب دینا تمہیں ناگوار کیوں گزرتا ہے، بخدا نبی ﷺ کی بیویاں جواب دیتی ہیں اور آپ کی کوئی بیوی آپ سے رات تک جدا رہتی ہے، میں یہ سن کر گھبرایا اور میں نے کہا جس نے ایسا کیا وہ بہت نقصان میں ہے، پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور میں حفصہؓ کے پاس آیا اور کہا اے حفصہؓ کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کو رات تک ناراض رکھتی ہے؟ حفصہ نے کہا ہاں، میں نے کہا خسارہ میں رہی اور تباہ ہو گئی کیا تجھے ڈر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ناراض ہونے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا، اور تو ہلاک ہو جائے گی، رسول اللہ ﷺ سے زیادہ گفتگو نہ کر اور نہ آپ کی کسی بات کا جواب دے اور نہ آپ سے جدا ہو، اور جس چیز کی خواہش ہو مجھ سے مانگ اور تجھے دھوکہ نہ ہو، تیری پڑوسن تجھ سے زیادہ حسین ہے، اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پیاری ہے، اس سے حضرت عائشہؓ کو مراد لیا اور اس زمانہ میں ہم

وَاسَأَلِيْنِیْ مَابَدَالَكِ وَلَايَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِیَ اَوْضَأَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِیْ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ عِشَآءً فَضَرَبَ بَابِیْ ضَرْبًا شَدِيْدًا وَّ قَالَ اَنَآئِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ فَقُلْتُ مَاهُوَ اَجَاءَ تْ غَسَّانُ قَالَ لَابَلْ اَعْظَمُ مِنْهُ وَاَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَ هٗ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ هٰذَا يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَیَّ ثِيَابِیْ فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَّهٗ فَاعْتَزَلَ فِيْهَا فَدَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ فَاِذَا هِیَ تَبْكِیْ قُلْتُ مَايُبْكِيْكِ اَوَلَمْ اَكُنْ حَذَّرْتُكِ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَآ اَدْرِیْ هُوَ ذَا فِی الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَاِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ يَّبْكِیْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَآ اَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِیْ هُوَ فِيْهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَّهٗ اَسْوَدَ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَآ اَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَآ اَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِیْ قَالَ اَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی رِمَالِ حَصِيْرٍ لَّيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٖ

لوگوں میں اس کا چرچا تھا کہ غسان کے لوگ ہم سے جنگ کرنے کے لیے گھوڑوں کی نعلبندی کر رہے ہیں (تیاری کر رہے ہیں) میرے ساتھی (انصاری) اپنی باری کے دن (رسول اللہ ﷺ کے پاس) گئے، عشاء کے وقت واپس ہوئے، میرے دروازہ پر زور سے دستک دی اور کہا کیا عمرؓ سو رہے ہیں؟ میں گھبرا کر ان کے پاس نکل کر آیا، تو انھوں نے بیان کیا کہ ایک بڑا حادثہ ہو گیا، میں نے پوچھا کیا غسان کے لوگ آ گئے؟ انھوں نے کہا نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑا اور سخت حادثہ ہوا ہے، رسول اللہؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی، میں نے کہا حفصہ تو گھاٹے اور نقصان میں رہی، مجھے تو پہلے ہی گمان تھا کہ ایسا ہونے والا ہے میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نبی ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی، آپ بالا خانے میں تشریف لے گئے اور میں وہاں تنہائی میں حفصہؓ کے پاس گیا، تو دیکھا وہ رو رہی ہے، میں نے پوچھا کیوں رو رہی ہے؟ کیا میں نے تجھے پہلے ہی نہیں ڈرایا تھا، کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیدی؟ حفصہ نے کہا معلوم نہیں، آپ اس وقت بالا خانے میں ہیں، میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا تو دیکھا کہ منبر کے گرد لوگ بیٹھے ہیں اور بعض رو رہے ہیں، میں ان کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھ گیا پھر مجھ پر میرے خیال نے غلبہ کیا تو میں اس بالا خانے کے پاس آیا جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے میں نے آپ کے ایک سیاہ لڑکے سے کہا کہ عمرؓ کے لیے اجازت مانگ، تو وہ لڑکا اندر گیا اور نبی ﷺ سے گفتگو کی، پھر باہر آیا تو کہا، کہ میں نے آپ کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا، لیکن آپ خاموش رہے، چنانچہ میں لوٹ آیا اور اس گروہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا، جو منبر کے پاس تھا، پھر مجھ پر رنج نے غلبہ کیا تو میں اس لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا عمرؓ کے لیے اجازت مانگو، پھر اس نے وہی بیان کیا میں اس گروہ کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس بیٹھا تھا، پھر مجھ سے نہ رہا گیا اور وہی خیال غالب ہوا، تو میں اس لڑکے کے پاس آیا، اور کہا کہ عمرؓ کے لیے اجازت مانگو، پھر اس نے اسی طرح بیان کیا، جب میں گھر واپس ہونے کے لیے مڑا، تو یکایک لڑکے نے مجھے پکارا، اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی ہے، میں آپ کے پاس پہنچا، تو دیکھا کہ آپ خالی بوریئے پر لیٹے ہوئے ہیں، آپ کے جسم اور بوریئے کے درمیان

فِرَاشٌ قَدْاَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اٰدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَآئِمٌ طَلَّقْتَ نِسَآئَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهٗ اِلَيَّ فَقَالَ لَاثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَآئِمٌ اَسْتَاْنِسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْرَاَيْتَنِيْ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَّغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ فَذَكَرَهٗ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْرَاَيْتَنِيْ وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَايَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْضَاَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰى فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَاَيْتُهٗ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ مَارَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَّرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اَهَبَةٍ ثَلٰثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَايَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَوَ فِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَا تُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْلِيْ فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجَلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَآئِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَآ اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَبَدَابِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّآ اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ التَّخْيِيْرِ فَبَدَ اَبِيْ اَوَّلَ اِمْرَاَةٍ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا وَّلَاعَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى

کوئی بستر نہ تھا اور بوریئے کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے تھے اور چمڑے کے ایک تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، میں نے آپ کو سلام کیا، پھر میں نے کھڑے کھڑے پوچھا کہ آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی؟ آپ نے اپنی نگا میری طرف اٹھائی اور فرمایا نہیں، پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے صرف دل بہلانے کو کہا یارسول اللہ دیکھیے ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے، پھر جب ہم ایسی قوم کے پاس آئے کہ ان پر ان کی عورتیں غالب تھیں، پھر سارا ماجرا بیان کیا، تو نبی ﷺ مسکرائے پھر میں نے عرض کیا کاش آپ دیکھتے کہ میں حفصہ کے پاس گیا، میں نے اس سے کہا، تو اس بات سے بے خبر نہ رہ، کہ تیری پڑوس حضرت عائشہؓ تجھ سے زیادہ حسین ہے اور نبی ﷺ کو زیادہ محبوب ہے پھر آپ مسکرائے، جب میں نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھا، میں بیٹھ گیا، پھر میں نے آپکے گھر میں نظر دوڑا کر دیکھا تو سوائے تین کچی کھالوں کے کوئی چیز نظر نہیں آئی، میں نے عرض کیا، آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ آپکی امت پر وسعت کرے، اس لیے کہ فارس او روم والوں کو وسعت دی گئی ہے اور انھیں دنیا (کی نعمت) دی گ ہے، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے، اس وقت آپ تکیہ لگا ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے ابن خطاب کیا تمہیں اس بات میں شک ہے، کہ وہ لوگ ایسی قوم ہیں جنھیں ان کی نیکیوں کی جزا دنیو زندگی میں ہی دیدی گئی ہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے لیے دعائے مغفرت فرمایئے، نبی ﷺ اس راز کے باعث اپنی بیویوں سے جدا ہو گئے، جو حفصہؓ نے عائشہؓ پر ظاہر کر دیا تھا او آپ نے فرمایا تھا کہ ان عورتوں کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا، اس لیے کہ آپکو ان پر بہت زیادہ غصہ آیا جب اللہ تعالیٰ نے آپ عتاب کیا جب انتیس دن گزر گئے، تو سب سے پہلے حضرت عائ کے پاس گئے، آپ سے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا آپ نے تو قسم کھائی تھی، کہ ہمارے پاس ایک مہینہ تک نہ آئیں گے اور ابھی ہم انتیس راتیں ہی گزری ہیں، جنھیں میں شمار کر رہی ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی دن تھا، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ تخییر کی آیت نازل ہوئی تو سب

تَسْتَأْمِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَكُوْنَا یَأْمُرَانِّیْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَ زْوَاجِكَ اِلٰی قَوْلِهٖ عَظِیْمًا قُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَأْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ خَیَّرَ نِسَآءَهٗ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَآئِشَةُ۔

پہلے مجھ سے آپ نے پوچھا، آپ نے فرمایا، کہ میں تجھ سے ایک بات بیان کرتا ہوں، یہ ضرور نہیں کہ تو فوراً جواب دے، جب تک کہ تو اپنے والدین سے مشورہ نہ کرے، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپ جانتے تھے کہ میرے والدین مجھ کو فراق کا مشورہ نہ دیں گے، پھر آپ نے یہ آیت یاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَ زْوَاجِكَ ۔ عَظِیْمًا تک تلاوت کی، میں نے عرض کیا، اس باب میں اپنے والدین سے کیا صلاح لوں گی، میں تو اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو پسند کرتی ہوں، پھر آپ نے تمام عورتوں کو اختیار دیا تو ان سب نے وہی جواب دیا جو حضرت عائشہؓ نے دیا تھا۔

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَّكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهٗ فَجَلَسَ فِیْ عُلِیَّةٍ لَهٗ فَجَآءَ عُمَرُ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَآئَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ اٰلَیْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰی نِسَآئِهٖ۔

۲۲۹۴۔ ابن سلام، فزاری، حمید طویل، انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کے پاس ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھالی اور آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی، اس لیے آپ اپنے ایک بالا خانے میں بیٹھ گئے، حضرت عمرؓ حاضر ہوئے اور پوچھا کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن میں نے ان سے ایک مہینہ کے لیے ایلا کیا ہے، چنانچہ انتیس دن رکے رہے پھر اترے اور اپنی عورتوں کے پاس گئے۔

۱۵۵۱ بَاب مَنْ عَقَلَ بَعِیْرَهٗ عَلَی الْبَلَاطِ اَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ۔

باب ۱۵۵۱۔ اس شخص کا بیان جو اپنے اونٹ بلاط (مسجد کے دروازے پر بچھے ہوئے پتھر) یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِیْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیُّ قَالَ اَتَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ اِلَیْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ یَطِیْفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

۲۲۹۵۔ مسلم، ابوعقیل، ابوالمتوکل ناجی، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو میں آپ کے پاس گیا، اور اونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ دیا، میں نے عرض کیا، یہ آپ کا اونٹ ہے؟ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے پاس گھومنے لگے اور فرمایا قیمت اور اونٹ دونوں تمھارے ہیں (یعنی دونوں لے جاؤ)

۱۵۵۲ بَاب الْوُقُوْفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ۔

باب ۱۵۵۲۔ کسی قوم کے گھورے کے پاس ٹھہرنے اور پیشاب کرنے کا بیان۔

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ لَقَدْ

۲۲۹۶۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، منصور، ابووائل، حذیفہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ لَقَدْ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا۔

دیکھا یا یہ بیان کیا، کہ نبی ﷺ ایک قوم کے گھورے پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۱۵۵۳ بَاب مَنْ اَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا یُؤْذِی النَّاسَ فِی الطَّرِیْقِ فَرَمٰی بِهٖ۔

باب ۱۵۵۳۔ اس شخص کا بیان جو شاخوں اور لوگوں کے لیے تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے اٹھا کر پھینک دے۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَذَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

۲۲۹۷۔ عبداللہ، مالک، سمی، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا اس نے کانٹے دار شاخ پائی تو اس نے اس کو اٹھا لیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔

۱۵۵٤ بَاب اِذَا اخْتَلَفُوْا فِی الطَّرِیْقِ الْمِیْتَآءِ وَهِیَ الرَّحْبَةُ تَكُوْنُ بَیْنَ الطَّرِیْقِ ثُمَّ یُرِیْدُ اَهْلُهَا الْبُنْیَانَ فَتَرَكَ مِنْهَا لِلطَّرِیْقِ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

باب ۱۵۵۴۔ عام راستے میں جو وسیع میدان ہو، جب لوگ اختلاف کریں پھر اس کے مالک وہاں مکان بنانا چاہیں تو راستہ کے لیے سات گز چھوڑ دیں۔

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ حِرِّیْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِی الطَّرِیْقِ بِسَبْعَةِ اَذْرُعٍ۔

۲۲۹۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر بن حازم، زبیر بن حریت، عکرمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ جب لوگوں نے راستے کے متعلق جھگڑا کیا، تو نبی ﷺ نے سات گز چھوڑ دینے کا حکم صادر فرمایا۔

۱۵۵۵ بَاب النُّهْبٰی بِغَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ وَقَالَ عُبَادَةُ بَایَعْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا نَنْتَهِبَ۔

باب ۱۵۵۵۔ مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنے کا بیان، عبادہ نے کہا، کہ ہم نے نبی ﷺ سے اس بات پر بیعت کی، کہ لوٹ مار نہیں کریں گے۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیَّ وَهُوَ جَدُّهٗ اَبُوْ اُمِّهٖ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰی وَالْمُثْلَةِ۔

۲۲۹۹۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید انصاری جو عدی بن ثابت کے نانا تھے، روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے لوٹ مار کرنے سے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ حَدَّثَنَا عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ

۲۳۰۰۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ

بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَایَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَّرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّعَنْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا النُّهْبَةَ ۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ زانی مومن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا ہے، اور نہ مومن ہونے کی حالت میں شراب پیتا ہے، اور شراب پینے والا مومن ہونے کی حالت میں شراب نہیں پیتا اور نہ کوئی مومن ہونے کی حالت میں چوری کرتا ہے، اور نہ مومن ہونے کی حالت میں کوئی شخص اس طرح لوٹتا ہے، کہ اس کی طرف لوگ نظریں اٹھا کر دیکھ رہے ہوں اور سعید و ابو سلمہ، ابوہریرہ نبی ﷺ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں، مگر اس میں لوٹنے کا تذکرہ نہیں۔

۱۵۵۶ بَاب کَسْرِ الصَّلِیْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِیْرِ.

باب ۱۵۵۶۔ صلیب توڑنے اور سور مار ڈالنے کا بیان۔

۲۳۰۱ ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُّقْسِطًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَایَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

۲۳۰۱۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی، جب تک کہ تم میں ابن مریم منصف حاکم بن کر نہ اتریں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے اور سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے، اور مال کی اتنی کثرت ہو گی، کہ کوئی اس کا لینے والا نہ ہو گا۔

۱۵۵۷ بَاب هَلْ تُکْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِیْ فِیْهَا الْخَمْرُ اَوْتُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَاِنْ کَسَرَ صَنَمًا اَوْصَلِیْبًا اَوْطُنْبُوْرًا اَوْمَا لَّا یُنْتَفَعُ بِخَشَبِهٖ وَاُتِیَ شُرَیْحٌ فِیْ طُنْبُوْرٍ کُسِرَ فَلَمْ یَقْضِ فِیْهِ بِشَیْءٍ۔

باب ۱۵۵۷۔ کیا مٹکے توڑ ڈالے جائیں، جس میں شراب رکھی جاتی ہے، مشک پھاڑ دی جائے اور کوئی شخص کسی بت یا صلیب یا طنبور یا بے فائدہ چیز کو اپنی لکڑی سے توڑ (۱) ڈالے (تو کیا حکم ہے) اور شریح کے پاس ایک طنبور کے توڑے جانے کا مقدمہ پیش ہوا، تو اس میں تاوان کا حکم نہ دیا۔

۲۳۰۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی نِیْرَانًا تُوْقَدُ یَوْمَ خَیْبَرَ قَالَ عَلٰی مَا تُوْقَدُ هٰذِهِ النِّیْرَانُ قَالُوْا عَلَی الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ قَالَ اکْسِرُوْهَا وَاَهْرِقُوْهَا

۲۳۰۲۔ ابو عاصم ضحاک بن مخلد، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے خیبر کے دن آگ دیکھی آپ نے پوچھا، یہ آگ کس چیز پر روشن کی جا رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا، پالتو گدھے پر (یعنی گدھے کا گوشت پکایا جا رہا ہے) آپ نے فرمایا ہانڈی توڑ دو اور گوشت پھینک دو، لوگوں نے عرض کیا کہ ہم گوشت

(۱) اسلامی سلطنت میں جو غیر مسلم رہتے ہیں اسلام نے مذہبی طور پر انہیں جان مال آبرو کی حفاظت دی ہے ان کی اشیاء کو توڑ دینے کی اجازت نہیں ہے اگر کسی نے ایسا کیا تو اس پر تاوان آئے گا۔

قَالُوٓا اَلَا نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوْا۔

پھینک دیں اور ہانڈی کو دھو دیں، آپ نے فرمایا اس کو دھو لو۔

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِیْ يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْاٰيَةَ۔

۲۳۰۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابو معمر، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، جس سے آپ ان بتوں کو مار کر گرانے لگے اور یہ آیت تلاوت کرنے لگے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الخ

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَّهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِی الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔

۲۳۰۴۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے حجرے کے سائبان پر ایک پردہ لٹکا دیا تھا، جس پر تصویریں تھیں تو اس کو نبی ﷺ نے پھاڑ ڈالا، تو حضرت عائشہؓ نے اس کے دو گدے بنا ڈالے اور وہ دونوں گدے گھر ہی میں تھے، جس پر آپ بیٹھتے تھے۔

۱۵۵۸ بَاب مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ۔

باب ۱۵۵۸۔ اس شخص کا بیان جو اپنے مال کی حفاظت کے لیے جنگ کرے۔

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۲۳۰۵۔ عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابوالاسود، عکرمہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوںؓ نے بیان کیا، کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔

۱۵۵۹ بَاب اِذَا كَسَرَ قَصْعَةً اَوْشَيْئًا لِّغَيْرِهٖ.

باب ۱۵۵۹۔ اگر کوئی شخص کسی کا پیالہ یا اور کوئی چیز توڑ دے۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيْهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوْا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ

۲۳۰۶۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی ایک بیوی کے پاس تھے تو امہات المومنین میں سے ایک نے خادم کو ایک پیالہ دے کر بھیجا جس میں کھانا تھا، حضرت عائشہؓ نے ایک ہاتھ (اس پیالہ پر) مارا، تو وہ ٹوٹ گیا نبی ﷺ نے اس پیالہ کو جوڑا، اور اس میں کھانا رکھا، پھر صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ اور کھانا لانے والے کو اور اس پیالہ کو روک لیا، جب کھانے سے وہ لوگ فارغ ہوئے، تو (دوسرا) صحیح پیالہ واپس کیا، اور ٹوٹا ہوا پیالہ رکھ لیا اور ابن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن ایوب نے، انھوں نے

ترجمہ اخبرنا يحيى بن ايوب حدثنا حميد حدثنا انس عن النبي صلى الله عليه وسلم ۔

حمید سے، حمید نے انس سے انس نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

۱۵۶۰ باب اذا هدم حائطا فليبن مثله۔

باب ۱۵۶۰۔ اگر کسی کی دیوار گرادے تو ویسی بنادے۔

۲۳۰۷۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا جرير ابن حازم عن محمد بن سيرين عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان رجل فى بنى اسرائيل يقال له جريج يصلى فجاءته امه فدعته فابى ان يجيبها فقال اجيبها او اصلى ثم اتته فقالت اللهم لاتمته حتى تريه المومسات وكان جريج فى صومعته فقالت امرأة لافتنن جريجا فتعرضت له فكلمته فابى فاتت راعيا فامكنته من نفسها فولدت غلاما فقالت هو من جريج فاتوه وكسروا صومعته فانزلوه وسبوه فتوضأ وصلى ثم اتى الغلام فقال من ابوك ياغلام قال الراعى قالوا نبنى صومعتك من ذهب قال لا الا من طين۔

۲۳۰۷۔ مسلم بن ابراہیم، جریر بن حازم، محمد بن سیرین، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس کا نام جریج تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اس کو بلایا، لیکن اس نے جواب نہ دیا، اور اپنے جی میں کہا کہ میں نماز پڑھوں یا اس کی بات کا جواب دوں، پھر اس کی ماں اس کے پاس آئی اور کہا یا اللہ اس کو موت نہ دے جب تک کہ وہ فاحشہ عورت کا منہ دیکھ لے، ایک دن جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا، ایک عورت نے کہا کہ میں جریج کو پھانس لوں گی، وہ اس کے سامنے آئی اور اس سے بات چیت کی، لیکن اس نے انکار کر دیا، تو وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپکو اس کے حوالہ کر دیا، چنانچہ اس کے ایک بچہ پیدا ہوا، تو کہنے لگی یہ جریج کا ہے، لوگ جریج کے پاس آئے اس کے عبادت خانے کو توڑ دیا، اس کو عبادت خانے سے نیچے اتارا اور اس کو گالی دی، جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر اس لڑکے کے پاس آکر کہا اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ اس بچہ نے جواب دیا چرواہا، لوگوں نے (جریج سے کہا) ہم تیرا عبادت خانہ سونے کا بنادیں گے، جریج نے کہا نہیں مٹی ہی کا بنوادو (جیسا پہلے تھا)

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۱۵۶۱ باب الشركة فى الطعام والنهد والعروض وكيف قسمة مايكال ويوزن مجازفة اوقبضة قبضة لما لم يرالمسلمون فى النهد بأسا ان ياكل هذا بعضا وهذا بعضا وكذلك مجازفة الذهب والفضة والقران فى التمر ۔

باب ۱۵۶۱۔ کھانے اور زادراہ اور اسباب میں شرکت کا بیان، اور ناپ تول کر بیچی جانے والی چیز اندازے سے یا مٹھی مٹھی کر کے کس طرح تقسیم کی جائے جب کہ مسلمان زادراہ میں کچھ حرج نہ سمجھیں کہ کوئی چیز یہ کھالے اور کوئی چیز وہ کھائے، اسی طرح سونے چاندی کو اندازے سے بانٹنے اور کھجور کھجور ملا کر کھانے کا بیان۔

۲۳۰۸۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد

۲۳۰۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، وہب بن کیسان، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ

اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ اَبَا عُبَیْدَۃَ ابْنَ الْجَرَّاحِ وَھُمْ ثَلٰثُ مِائَۃٍ اَنَا وَفِیْھِمْ فَخَرَجْنَا حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ فَنِیَ الزَّادُ فَاَمَرَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بَاَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَیْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ کُلُّہٗ فَکَانَ مِزْوَدَیْ تَمْرٍ فَکَانَ یُقَوِّتُنَا کُلَّ یَوْمٍ قَلِیْلًا قَلِیْلًا حَتّٰی فَنِیَ فَلَمْ یَکُنْ یُصِیْبُنَا اِلَّا تَمْرَۃٌ تَمْرَۃٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِیْ تَمْرَۃٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَھَا حِیْنَ فَنِیَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَھَیْنَآ اِلَی الْبَحْرِ فَاِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَاَکَلَ مِنْہُ ذٰلِكَ الْجَیْشُ ثَمَانِیَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بِضِلْعَیْنِ مِنْ اَضْلَاعِہٖ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَۃٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَھُمَا فَلَمْ تُصِبْھُمَا۔

ﷺ نے ساحل کی طرف ایک لشکر بھیجا، جس کا سردار ابو عبیدہ بن جراح کو مقرر کیا اور وہ لوگ تین سو آدمی تھے، میں بھی ان میں تھا، ہم لوگ باہر نکلے یہاں تک کہ راستہ ہی میں توشہ ختم ہو گیا، ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ اس لشکر کے تمام لوگ اپنا توشہ ایک جگہ جمع کریں، چنانچہ وہ تمام توشے جمع کیے گئے، تو کل دو تھیلے کھجور کے ہوئے جس سے روزانہ تھوڑا تھوڑا ہم لوگوں کو دیا کرتے تھے، ہر آدمی کو ایک ایک کھجور ملتی تھی، وہب نے کہا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا، جابرؓ نے کہا اس کی قدر اس وقت معلوم ہوئی جب بالکل ختم ہو گئی، راوی کا بیان کہ پھر ہم لوگ سمندر کے پاس پہنچے تو چھوٹی پہاڑی کی طرح ایک مچھلی نظر آئی، لشکر نے اس مچھلی کو اٹھارہ دن تک کھایا، پھر ابو عبیدہ نے حکم دیا تو اس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں، پھر اونٹ کے گزرنے کا حکم دیا، تو اونٹ اس کے اندر سے نکل گیا اور پسلیاں اس کی نہیں لگیں۔

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ اِبِلِھِمْ فَاَذِنَ لَھُمْ فَلَقِیَھُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْہُ فَقَالَ مَابَقَآؤُکُمْ بَعْدَ اِبِلِکُمْ فَدَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَابَقَآؤُھُمْ بَعْدَ اِبِلِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَادِ فِی النَّاسِ فَیَاْتُوْنَ بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَّ جَعَلُوْہُ عَلَی النِّطَعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَیْہِ ثُمَّ دَعَاھُمْ بِاَوْعِیَتِھِمْ فَاحْتَثَی النَّاسُ حَتّٰی فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

۲۳۰۹۔ بشر بن مرحوم، حاتم بن اسمٰعیل، یزید بن ابی عبید، سلمہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں کے توشے ختم ہو گئے اور لوگ محتاج ہو گئے، تو نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان لوگوں کو اجازت دیدی، حضرت عمر لوگوں سے ملے تو لوگوں نے ان سے سارا ماجرا بیان کیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد تمہاری بقا کا کیا سامان ہے، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنے اونٹ ذبح کرنیکے بعد لوگ کس طرح جئیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ اپنا بچا ہوا سامان لے کر آئیں اور اس کے لیے ایک دستر خوان بچھایا گیا، پھر اسی پر وہ تمام توشے رکھے گئے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اس میں برکت کی دعا کی، پھر لوگوں کو ان کا برتن لے کر بلایا، تو لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا شروع کیا، جب لوگ لے چکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّجَاشِیِّ قَالَ سَمِعْتُ

۲۳۱۰۔ محمد بن یوسف، اوزاعی، ابوالنجاشی، رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور اونٹ ذبح

رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُوْرًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَّضِيْجًا قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

کرتے تھے، پھر اس کا گوشت دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا اور ہم لوگ سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اس کا پکا ہوا گوشت کھا لیتے۔

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَآ اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ اَوْقَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَاكَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْٓ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ۔

۲۳۱۱۔ محمد بن علاء، حماد بن اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اشعر قبیلہ کے لوگ جہاد میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے، تو جو کچھ ان لوگوں کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر تقسیم کر لیتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

۱۵۶۲ بَاب مَاكَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ ـ

باب ۱۵۶۲۔ جو مال دو شریکوں میں مشترک ہو، تو زکوٰۃ میں دونوں آپس میں مجرا کر لیں۔

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍؓ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

۲۳۱۲۔ محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ، عبداللہ بن مثنی، ثمامہ بن عبداللہ بن انس بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے ان کو فرض زکوٰۃ کے متعلق لکھ بھیجا، جو رسول اللہ نے مقرر کیا تھا آپ نے فرمایا جو مال دو آدمیوں میں مشترک ہو تو وہ (صدقہ میں) برابر برابر ایک دوسرے سے مجرا کر لیں گے۔

۱۵۶۳ بَاب قِسْمَةِ الْغَنَمِ۔

باب ۱۵۶۳۔ بکریوں کے تقسیم کرنے کا بیان۔

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَابُوْآ اِبِلًا وَّغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ

۲۳۱۳۔ علی بن حکم انصاری، ابو عوانہ، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ذی الحلیفہ میں تھے، لوگوں کو بھوک معلوم ہوئی، ان لوگوں کو اونٹ و بکریاں ملیں، رافع کا بیان ہے کہ نبی ﷺ پچھلے لوگوں میں تھے، چنانچہ لوگوں نے جلدی کی اور غنیمت کی تقسیم سے پہلے ہی جانور ذبح کیے اور ہانڈیاں چڑھا دیں، نبی ﷺ نے حکم دیا تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں پھر آپ نے مال غنیمت کو تقسیم کیا، تو دس بکریاں ایک اونٹ کے عوض رکھیں۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا، اس کو پکڑنا چاہا لیکن اس نے تھکا دیا، اس وقت

بَعِيْرٍ نَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَّسِيْرَةٌ فَاَهْوٰى رَجُلٌ مِّنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَآئِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّيْ اِنَّا نَرْجُوْا وَنَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے، ان میں سے ایک شخص نے اس کو تیر مارا تو اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا، پھر آپ نے فرمایا، ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں، جب تم ان کو پکڑ نہ سکو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو، میرے دادا نے کہا ہمیں خطرہ ہے کہ کل دشمن سے مقابلہ ہوگا، اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے، کیا ہم اس کو بانس سے ذبح کریں، آپ نے فرمایا (ہاں) جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے، تو اس کو کھالو، مگر دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اور عنقریب میں تم سے اس کی وجہ بیان کروں گا کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن وہ حبشیوں کی چھری ہے۔

١٥٦٤ بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَآءِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔

باب ۱۵۶۴۔ دو کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے، جب تک کہ اس کا ساتھی اس کو اجازت نہ دے(۱)۔

٢٣١٤۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔

۲۳۱۴۔ خلاد بن یحییٰ، سفیان، جبلہ بن سحیم، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے، جب تک اس کا ساتھی اس کو اجازت نہ دے۔

٢٣١٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَاتَقْرُنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ۔

۲۳۱۵۔ ابوالولید، شعبہ، جبلہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ہم مدینہ میں تھے تو ہم لوگ قحط میں مبتلا ہوئے، ابن زبیر ہم لوگوں کو کھجوریں کھلاتے تھے اور ابن عمرؓ ہم لوگوں کے پاس سے گزرتے، تو کہتے دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ، اس لیے کہ نبی ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے، جب تک کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے اجازت نہ لے لے۔

نَوَاں پَارَہ خَتم ہُوْا

نواں پارہ ختم

(۱) اجازت کبھی تو صراحۃً ہوتی ہے، کبھی دلالۃً۔ دلالۃً اجازت کا مفہوم یہ ہے کہ اس بات کا یقین ہو کہ اس طرح کھانے سے دوسرا برا محسوس نہیں کرے گا۔ تو دلالۃً اجازت کی صورت میں بھی ملا کر کھجوریں کھانا جائز ہے۔ بہر حال حدیث کا مقصد یہ ہے کہ تمہاری وجہ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

دَسوَاں پَارَہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱۵۶۵ بَاب تَقۡوِیۡمِ الۡاَشۡیَآءِ بَیۡنَ الشُّرَکَآءِ بِقِیۡمَةِ عَدۡلٍ۔

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عِمۡرَانُ بۡنُ مَیۡسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡوَارِثِ حَدَّثَنَا اَیُّوۡبُ عَنۡ نَّافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ اَعۡتَقَ شِقۡصًا لَّهٗ مِنۡ عَبۡدٍ اَوۡ شِرۡکًا اَوۡقَالَ نَصِیۡبًا وَّکَانَ لَهٗ مَایَبۡلُغُ ثَمَنَهٗ بِقِیۡمَةِ الۡعَدۡلِ فَهُوَ عَتِیۡقٌ وَّاِلَّا فَقَدۡ عَتَقَ مِنۡهُ مَاعَتَقَ قَالَ لَآ اَدۡرِیۡ قَوۡلُهٗ عَتَقَ مِنۡهُ مَاعَتَقَ قَوۡلٌ مِّنۡ نَّافِعٍ اَوۡ فِی الۡحَدِیۡثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا بِشۡرُ بۡنُ مُحَمَّدٍ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ اَخۡبَرَنَا سَعِیۡدُ بۡنُ اَبِیۡ عَرُوۡبَةَ عَنۡ قَتَادَةَ عَنِ النَّضۡرِبۡنِ اَنَسٍ عَنۡ بَشِیۡرِ بۡنِ نَهِیۡكٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ اَعۡتَقَ شَقِیۡصًا مِّنۡ مَّمۡلُوۡکِهٖ فَعَلَیۡهِ خَلَاصُهٗ فِیۡ مَالِهٖ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الۡمَمۡلُوۡكُ قِیۡمَةَ عَدۡلٍ ثُمَّ اسۡتُسۡعِیَ غَیۡرَ مَشۡقُوۡقٍ عَلَیۡهِ۔

۱۵۶۶ بَاب هَلۡ یُقۡرَعُ فِی الۡقِسۡمَةِ وَالۡاِسۡتِهَامِ فِیۡهِ۔

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوۡ نُعَیۡمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا قَالَ سَمِعۡتُ عَامِرًا یَّقُوۡلُ سَمِعۡتُ النُّعۡمَانَ بۡنَ بَشِیۡرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الۡقَآئِمِ عَلٰی حُدُوۡدِ اللّٰہِ وَالۡوَاقِعِ فِیۡهَا کَمَثَلِ قَوۡمٍ اسۡتَهَمُوۡا عَلٰی سَفِیۡنَةٍ فَاَصَابَ بَعۡضُهُمۡ اَعۡلَاهَا وَبَعۡضُهُمۡ اَسۡفَلَهَا فَکَانَ الَّذِیۡنَ فِیۡ

دسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۶۵۔ شریکوں کے درمیان اشیاء کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگانے کا بیان۔

۲۳۱۶۔ عمران بن میسرہ، عبدالوارث، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا، اور اس کے پاس عادل کی تجویز کے مطابق اس کی پوری قیمت موجود نہ ہو تو وہ آزاد ہے، ورنہ جس قدر آزاد کیا گیا ہے اتنا ہی آزاد ہوگا، ایوب نے بیان کیا کہ عتق منہ ماعتق کے متعلق میں نہیں جانتا کہ وہ نافع کا قول ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

۲۳۱۷۔ بشر بن محمد، عبداللہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، ابوہریرہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کردیا، تو اس کے ذمہ لازم ہے کہ اپنے مال سے اس کو پوری آزادی دلائے، اگر اس کے پاس مال نہ ہو، تو اس غلام کی پوری قیمت لگائی جائے گی، پھر اس غلام سے مزدوری کرائی جائے لیکن اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے۔

باب ۱۵۶۶۔ کیا تقسیم میں اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے؟

۲۳۱۸۔ ابونعیم، زکریا، عامر، نعمان بن بشیر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کی مقرر کردہ حدوں پر قائم رہنے والے اور اس میں مبتلا ہونے والے کی مثال اس قوم کی ہے، جس نے ایک جہاز میں قرعہ اندازی کر کے اپنے حصے تقسیم کر لئے، بعض کے حصہ میں بالائی حصہ آیا اور دوسروں کے حصہ میں نیچے کا حصہ آیا، نیچے کے لوگ اوپر والوں کے پاس پانی لینے گئے اور کہنے لگے کہ اگر ہم اپنے

اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰی مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِیْ نَصِیْبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ یَتْرُكُوْهُمْ وَمَآ اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِیْعًا وَّ اِنْ اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِیْعًا۔

حصہ میں یعنی نچلے حصہ میں شگاف پیدا کر لیتے (تاکہ پانی لینے میں آسانی ہو) اور اوپر والوں کو ہم لوگوں (کی بار بار آمد و رفت) سے تکلیف نہ ہو، پس اگر لوگ اس کو چھوڑ دیں اور ان کے ارادے کے مطابق کرنے دیں، تو سب ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں، تو خود بھی نجات پائیں، اور سب لوگ نجات پائیں۔

۱۵۶۷ بَاب شِرْكَةِ الْیَتِیْمِ وَاَهْلِ الْمِیْرَاثِ.

باب ۱۵۶۷۔ یتیم اور اہل میراث کی شرکت کا بیان۔

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِیُّ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِنْ خِفْتُمْ اِلٰی وَرُبَاعَ فَقَالَتْ یَا ابْنَ اُخْتِیْ هِیَ الْیَتِیْمَةُ تَكُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّهَا تُشَارِكُهٗ فِیْ مَالِهٖ فَیُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَیُرِیْدُ وَلِیُّهَا اَنْ یَّتَزَوَّجَهَا بِغَیْرِ اَنْ یُّقْسِطَ فِیْ صَدَاقِهَا فَیُعْطِیْهَا مِثْلَ مَایُعْطِیْهَا غَیْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ یَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَیَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰی سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ یَّنْكِحُوْا مَاطَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ اِلٰی قَوْلِهٖ ح وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ اَنَّهٗ یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتَابِ الْاٰیَةُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ قَالَ فِیْهَا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِی الْاٰیَةِ الْاُخْرٰی وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یَعْنِیْ هِیَ رَغْبَةُ اَحَدِكُمْ لِیَتِیْمَتِهِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِیْ

۲۳۱۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اویسی، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عروہ، عائشہؓ اور لیث نے اس طرح سند بیان کی یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہؓ سے اللہ کے قول وان خفتم سے رباع تک دریافت کیا تو انھوں نے کہا اے میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے سرپرست کی نگرانی میں ہو اور اس کے مال میں شریک ہو، اس کا ولی اس کے مال اور خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر چاہے کہ اس سے شادی کر لے لیکن مہر میں انصاف نہ کرے، اس طور پر کہ اس کو اتنا مہر نہ دے جتنا اس کو دوسرا دیتا، چنانچہ انھیں اس سے منع کیا گیا کہ ان یتیم لڑکیوں سے نکاح کریں مگر یہ کہ ان کے ساتھ انصاف کریں (تو ان کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں) اور ان کی شان کے مطابق انھیں مہر دیں اور انھیں حکم دیا گیا کہ ان عورتوں کے سوا جن سے چاہیں نکاح کریں، عروہ کا بیان ہے، کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے اترنے کے بعد مسئلہ دریافت کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ۔ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ تک نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتَابِ سے مراد پہلی آیت ہے جس میں کہا کہ اگر تمھیں ڈر ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف سے کام نہ لے سکو گے تو نکاح کرو، ان عورتوں سے جو تمھیں پسند ہوں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کے قول وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ سے مراد اس یتیم لڑکی کی طرف تم سے کسی کا رغبت کرنا ہے جو تمھاری پرورش میں ہو اور مال و جمال کم رکھتی ہو (اس کی طرف تمھیں رغبت نہیں ہوتی) اس لیے جس یتیم لڑکی کے مال اور جمال میں تمھیں رغبت ہو ان سے بوجہ

حَجرِهٖ حِينَ تَكُونُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا مَارَغِبُوْا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَّتٰمَى النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسطِ مِنْ اَجلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

بے رغبتی کے نکاح کی ممانعت کر دی گئی۔ بشرطیکہ مہر پورا انصاف کے ساتھ دیں۔

۱۵۶۸ بَاب الشِّرْكَةِ فِي الْاَرَضِيْنَ وَغَيْرِهَا.

باب ۱۵۶۸۔ زمین وغیرہ میں شرکت کا بیان۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۲۳۲۰۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ابوسلمہ، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے شفعہ ہر اس چیز میں مقرر کیا ہے، جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو، جب حد بندی ہو جائے اور راستے پھیر دیئے جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔

۱۵۶۹ بَاب اِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَآءُ الدُّوْرَ اَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوْعٌ وَّلَا شُفْعَةَ۔

باب ۱۵۶۹۔ جب شرکاء گھر وغیرہ کو تقسیم کر لیں تو انھیں رجوع کا حق نہیں اور نہ شفعہ ہے(۱)۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۲۳۲۱۔ مسدد، عبدالواحد، معمر، زہری، ابوسلمہ، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے شفعہ کا حکم فرمایا، ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو، پھر جب حد بندی ہو گئی، اور راستے پھیر دیئے گئے ہوں، تو شفعہ نہیں ہے۔

۱۵۷۰ بَاب الْاِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُوْنُ فِيْهِ الصَّرْفُ۔

باب ۱۵۷۰۔ سونا چاندی اور جس چیز میں صرف ہوتی ہے، شرکت کا بیان۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمٰنَ يَعْنِي ابْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ اَنَا وَشَرِيْكٌ لِّيْ شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيْئَةً فَجَآءَ نَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ اَنَا وَشَرِيْكِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَاكَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوْهُ وَمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَذَرُوْهُ۔

۲۳۲۲۔ عمرو بن علی، ابو عاصم، عثمان بن اسود، سلیمان بن ابی مسلم بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ابوالمنہال سے دست بدست بیع صرف کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں اور میرے شریک نے ایک چیز نقد اور ادھار خریدی، ہمارے پاس براء بن عازب آئے، ہم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے اور میرے شریک زید بن ارقم نے ایسا کیا تھا اور ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا اگر دست بدست ہو تو لے لو، اگر ادھار ہو تو اس کو چھوڑ دو۔

(۱) شرکت کے بعد شفعہ کی کوئی صورت ہوتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں (ص ۹۷۴ پر) پڑوسی کو حق شفعہ دینے کے تذکرے میں حاشیہ لکھا جا چکا ہے۔

١٥٧١ بَاب مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

باب ۱۵۷۱۔ مزارعت میں ذمی اور مشرکین کی شرکت کا بیان۔

٢٣٢٣۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۲۳۲۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ بن اسماء، نافع، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں، اور ان کو پیداوار کا نصف ملے گا۔

١٥٧٢ بَاب قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا۔

باب ۱۵۷۲۔ بکریوں کا تقسیم کرنا اور اس میں انصاف کرنا۔

٢٣٢٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ۔

۲۳۲۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بکری دی کہ قربانی کے لیے اس کو صحابہ پر تقسیم کر دیں، ان میں سے ایک سال کا ایک بچہ باقی بچ گیا، رسول اللہ ﷺ سے اس کو بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تو اس کی قربانی کرلے۔

١٥٧٣ بَاب الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شَرِكَةً۔

باب ۱۵۷۳۔ کھانے وغیرہ میں شرکت کا بیان اور بیان کیا جاتا ہے، کہ ایک شخص نے کسی چیز کا مول کیا تو دوسرے شخص نے اس کو آنکھ سے اشارہ کیا، حضرت عمرؓ نے خیال کیا کہ وہ اس کا شریک ہے۔

٢٣٢٥۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ

۲۳۲۵۔ اصبغ بن فرج، عبداللہ بن وہب، سعید، زہرہ بن سعید اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے جنھوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا، روایت کرتے ہیں کہ انکو ان کی ماں زینب بنت حمید رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا یارسول اللہ اس سے بیعت لیجیے، آپ نے فرمایا یہ چھوٹا ہے، پھر آپ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا کی، زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ انکو ان کے دادا عبداللہ بن ہشام بازار لے کر جاتے اور غلہ خریدتے، ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ ان سے ملتے اور کہتے، کہ ہمیں شریک کرلو، اس لیے کہ نبی ﷺ نے تمھارے لیے برکت کی دعا کی ہے، وہ ان لوگوں کو شریک کر لیتے تو بسا اوقات ایک اونٹ غلہ نفع پاتے اور اس کو گھر بھیج دیتے۔

بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَآ اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِىَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ۔

١٥٧٤ بَاب الشِّرْكَةِ فِى الرَّقِيْقِ۔

٢٣٢٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِىْ مَمْلُوْكٍ وَّجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يُّعْتِقَ كُلَّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهٖ يُقَامُ قِيْمَةَ عَدْلٍ وَّيُعْطٰى شُرَكَاؤُهٗ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلّٰى سَبِيْلُ الْمُعْتَقِ۔

٢٣٢٧۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَّهٗ فِىْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَاِلَّا يُسْتَسْعٰى غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

باب ۱۵۷۴۔ لونڈی غلام میں شرکت کا بیان۔

۲۳۲۶۔ مسدد، جویریہ بن اسماء، نافع، ابن عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا، اس پر واجب ہے کہ پورے غلام کو آزاد کرائے اگر اس کے پاس کسی عادل کی تجویز کے مطابق اس کی قیمت موجود ہو، تو اس کے شریکوں کو ان کے حصوں کے مطابق ان کی قیمت دیدی جائے اور آزاد کردہ (غلام) کی راہ چھوڑ دی جائے (آزاد کر دیا جائے)۔

۲۳۲۷۔ ابوالنعمان، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنا حصہ کسی غلام کا آزاد کیا، تو پورا آزاد کرایا جائے اگر اس کے پاس مال ہو، ورنہ اس غلام سے مزدوری کرالی جائے، اس طور پر کہ اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے۔

١٥٧٥ بَاب الْاِشْتِرَاكِ فِى الْهَدْىِ وَالْبُدْنِ وَاِذَآ اَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِىْ هَدْيِهٖ بَعْدَ مَآ اَهْدٰى۔

٢٣٢٨۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ وَّعَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِّنْ ذِى الْحِجَّةِ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ لَايَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَّاَنْ نَّحِلَّ اِلٰى نِسَآئِنَا فَفَشَتْ فِىْ ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ فَيَرُوْحُ اَحَدُنَا اِلٰى مِنًى وَّذَكَرُهٗ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ اَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَاَنَا اَبَرُّ وَاَتْقٰى

باب ۱۵۷۵۔ قربانی کے جانور اور اونٹوں میں شریک ہونے کا بیان اور جب کوئی شخص کسی کو ہدی میں شریک کرے، جب وہ قربانی کا جانور روانہ کر دے۔

۲۳۲۸۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، عبدالملک بن جریج، عطاء، جابر و طاؤس ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ پہنچے، حج کے ساتھ اور کسی چیز کا یعنی عمرہ وغیرہ کا احرام نہیں باندھا تھا، جب ہم لوگ مکہ پہنچ گئے تو ہم لوگوں کو حکم دیا (کہ اس کو عمرہ بنا ڈالیں) ہم لوگوں نے اس کو عمرہ بنا ڈالا اور ہم لوگوں کو حکم دیا کہ احرام سے باہر ہو جائیں، اپنی عورتوں سے صحبت کریں اس بارے میں صحابہ میں چرچا ہونے لگا، عطاء کا بیان ہے کہ جابرؓ نے کہا کہ ہم سے بعض آدمی منیٰ کی طرف اس حال میں جاتا کہ منی اس کے عضو مخصوص سے ٹپکتی ہوتی اور جابرؓ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا، اس کی خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا، بعض لوگ ایسی

لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ اَنِّی اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَآاَهْدَیْتُ وَلَوْ لَآ اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هِیَ لَنَا اَوْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لَابَلْ لِلْاَبَدِ قَالَ وَجَآءَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا یَقُوْلُ لَبَّیْكَ بِمَآ اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَبَّیْكَ بِحَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقِیْمَ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَاَشْرَکَهٗ فِی الْهَدْیِ۔

ایسی باتیں کہتے ہیں، بخدا میں سب سے زیادہ نیکو کار اور اللہ سے ڈرنے والا ہوں، اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی، جواب معلوم ہوئی تو میں ہدی نہ بھیجتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا، تو میں احرام سے باہر ہو جاتا، سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے، جابرؓ نے کہا علی بن ابی طالب آئے (عطا اور طاؤس میں سے) ایک نے کہا کہ حضرت علی نے کہا لبیک بما اہل رسول اللہ ﷺ اور دوسرے نے کہا کہ حضرت علیؓ نے کہا لبیک بحجۃ رسول اللہ ﷺ، تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور ان کو ہدی میں شریک کر لیا۔

۱۵۷۶ بَاب مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ فِی الْقَسْمِ۔

باب ۱۵۷۶۔ تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھنے والے کا بیان۔

۲۳۲۹۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیٰنَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عِبَایَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَّاِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَاُکْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ ثُمَّ اِنَّ بَعِیْرًا نَدَّ وَلَیْسَ فِی الْقَوْمِ اِلَّا خَیْلٌ یَّسِیْرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهٗ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْبَهَآئِمِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَکُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوْابِهٖ هٰکَذَا قَالَ قَالَ جَدِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْجُوْا وَنَخَافُ اَنْ نَّلْقَی الْعَدُوَّ غَدًا وَّ لَیْسَ مَعَنَا مُدًی اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اعْجَلْ اَوْ اَرِنِیْ مَآاَنْهَرَالدَّمَ وَذُکِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَکُلُوْا لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُکُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَةِ۔

۲۳۲۹۔ محمد، وکیع، سفیان، سعید بن مسروق (پدر سفیان) عبایہ بن رافع اپنے دادا، رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تہامہ کے علاقہ ذی الحلیفہ میں تھے، ہم لوگوں کو غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں، لوگوں نے جلدی کی اور ان جانوروں کا گوشت ہانڈیوں میں چڑھا دیا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ نے حکم دیا تو ساری ہانڈیاں الٹ دی گئیں، پھر تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھی گئیں، ایک اونٹ بھاگ نکلا، اسوقت قوم میں سوار کم تھے، ایک آدمی نے اس کو تیر مار کر روکا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں' جو جانور تم پر غالب آ جائے یعنی تم اس کو نہ پکڑ سکو تو اس کے ساتھ یہی کرو' عبایہ کا بیان ہے میرے دادا (رافع) نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے امید ہے (یا یہ کہا) کہ مجھے ڈر ہے ہم کل دشمن سے ملیں گے اور ہمارے پاس چھری نہیں' تو کیا ہم اس کو بانس سے ذبح کریں؟ آپؐ نے فرمایا جلدی کرو جو چیز خون بہا دے (کافی ہے) اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھاؤ بشرطیکہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تم سے عنقریب اس کی وجہ بیان کروں گا کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

كِتَابُ الرَّهْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۷۷ بَاب الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ـ

۲۳۳۰ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهٗ بِشَعِيْرٍ وَّمَشَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَصْبَحَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا صَاعٌ وَّلَا اَمْسٰى وَاِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ اَبْيَاتٍ ـ

۱۵۷۸ بَاب مَنْ رَّهَنَ دِرْعَهٗ ـ

۲۳۳۱ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيْلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَّهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ ـ

۱۵۷۹ بَاب رَهْنِ السِّلَاحِ ـ

۲۳۳۲ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ

رہن کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۷۷۔ حضر میں گروی رکھنے کا بیان(۱) اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو کوئی چیز گروی کر کے قبضہ میں دے دو۔

۲۳۳۰۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے بدلے گروی رکھی اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بودار چربی لے کر گیا اور میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ 'ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاع اناج کے سوا کچھ نہیں رہا حالانکہ نو گھر ہیں۔

باب ۱۵۷۸۔ زرہ گروی رکھنے کا بیان۔

۲۳۳۱۔ مسدد، عبدالواحد، اعمش، ابراہیم نخعی، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت تک کے لیے اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

باب ۱۵۷۹۔ اسلحہ گروی رکھنے کا بیان۔

۲۳۳۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو کعب بن اشرف کا کام تمام کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ہے، محمد بن مسلمہ نے عرض کیا میں تیار ہوں، چنانچہ محمد بن مسلمہ اس کے پاس آئے اور ایک وسق یا دو وسق غلہ

(۱) حضرت امام بخاریؒ کا مقصد اس عنوان سے یہ بتانا ہے کہ رہن یعنی کوئی چیز گروی رکھنا یہ جس طرح سفر میں جائز ہے اسی طرح حضر میں بھی جائز ہے۔ قرآن کریم میں رہن کا تذکرہ فرماتے ہوئے سفر کی جو قید لگائی گئی ہے یہ محض اتفاقی ہے کہ عموماً اس کی ضرورت سفر میں پیش آتی ہے۔

اَنَا فَاَتَاهُ فَقَالَ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُوْنِیْ نِسَآئَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَآئَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِیْ اَبْنَآءَ كُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُ اَبْنَآءَ نَا فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ قَالَ سُفْيٰنُ يَعْنِی السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ۔

قرض لینے کا خیال ظاہر کیا' تو اس نے کہا اپنی بیویوں کو میرے پاس گروی رکھ دو' ان لوگوں نے کہا ہم کس طرح اپنی بیویوں کو گروی رکھ سکتے ہیں جب کہ تو عرب میں سب سے زیادہ حسین ہے' اس نے کہا اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو' ان لوگوں نے کہا ہم کس طرح اپنے بیٹوں کو گروی رکھ سکتے ہیں' لوگ ان کو طعنہ دیں گے اور کہیں گے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج کے عوض گروی رکھے گئے، یہ ہمارے لیے شرم کی بات ہے' لیکن ہم لامہ یعنی اسلحہ تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں چنانچہ اس سے دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے، پھر اس کے پاس آئے تو اسے قتل کر دیا' پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے (ماجرا) بیان کیا۔

۱۵۸۰ بَاب الرَّهْنِ مَرْكُوْبٌ وَّمَحْلُوْبٌ وَّقَالَ مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ تُرْكَبُ الضَّآلَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهٗ۔

باب ۱۵۸۰۔ گروی کی چیز پر سواری کی جائے، اور اس کا دودھ دوہا جائے اور مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ گم شدہ جانور پر اس کے چارہ کے برابر سواری کی جائے، اور اس کے چارہ کے مطابق دودھ دوہا جائے، اور رہن کا بھی یہی حکم ہے۔

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا۔

۲۳۳۳۔ ابو نعیم' زکریا' عامر' حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ فرماتے تھے کہ رہن کے جانور پر اس کے خرچ کے عوض سواری کی جائے اور دودھ دینے والا جانور دوہا جائے اگر وہ گروی ہو۔

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّعَلَى الَّذِیْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

۲۳۳۴۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، زکریا، شعبی، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروی کے جانور پر اس کے خرچ کے عوض سواری کی جائے، اور دودھ دینے والے جانور کو دوہا جائے، جب کہ وہ گروی ہو' سواری کرنے والے اور دودھ پینے والے کے ذمہ اس کا خرچ ہے(۱)۔

۱۵۸۱ بَاب الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَغَيْرِهِمْ.

باب ۱۵۸۱۔ یہود وغیرہ کے پاس گروی رکھنا۔

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ

۲۳۳۵۔ قتیبہ' جریر' اعمش' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہؓ سے روایت

(۱) جمہور فقہاء کے نزدیک رہن رکھی گئی چیز سے قرض خواہ کے لئے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے اور اس چیز کا خرچہ رہن رکھنے والے کے ذمہ ہو گا اگر وہ جانور وغیرہ ہو۔ اگر رہن رکھنے والا خرچ نہیں کرتا تو جس کے پاس رہن رکھا گیا ہے وہ صرف اپنے خرچ کے بقدر اس چیز سے سواری اور دودھ وغیرہ کی صورت میں اپنا خرچ یا اپنی رقم واپس لے سکتا ہے مگر نفع اٹھانے کی اجازت نہیں۔

الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۱۵۸۲ بَاب اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوَهٗ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

باب ۱۵۸۲۔ راہن اور مرتہن میں اگر اختلاف ہو تو مدعی کے ذمہ گواہی پیش کرنا اور مدعا علیہ پر قسم کھانا واجب ہے۔

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍؓ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

۲۳۳۶۔ خلاد بن یحییٰ' نافع بن عمر' ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ کے پاس لکھ بھیجا تو انھوں نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ قسم مدعا علیہ کے ذمہ ہے۔

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَقَرَاَ اِلٰى عَذَابٌ اَلِيْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ وَاللّٰهِ فِيَّ اُنْزِلَتْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدُكَ اَوْيَمِيْنُهٗ قُلْتُ اِنَّهٗ اِذًا يَّحْلِفُ وَلَايُبَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

۲۳۳۷۔ قتیبہ بن سعید' جریر' منصور' ابو وائل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ اس کے ذریعہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت اتاری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور عَذَابٌ اَلِيْمٌ تک آیت پڑھی' پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور پوچھا ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) تم سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں؟ ہم نے ان سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں' بخدا یہ آیت ہمارے باب میں اتری ہمارے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنویں کے متعلق جھگڑا ہوا' تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا مقدمہ لے گئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے پاس کوئی گواہ ہے ورنہ وہ قسم کھائے گا' میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھالے گا اور کچھ پرواہ نہ کرے گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ اس کے ذریعہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوگا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت اتاری پھر یہ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا عَذَابٌ اَلِيْمٌ تک پڑھی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۱۵۸۳ بَاب فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۔

۲۳۳۸۔حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اِلٰى عَبْدٍ لَّهٗ قَدْ اَعْطَاهُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاَعْتَقَهٗ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۸۳۔ غلام آزاد کرنا اور اس کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول غلام آزاد کرنا یا بھوک کے دن کسی رشتہ دار یتیم کو کھانا کھلانا۔

۲۳۳۸۔ احمد بن یونس' عاصم بن محمد' واقد بن محمد' سعید بن مرجانہ' علی بن حسین کے مصاحب ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کے عضو کو (جہنم کی) آگ سے نجات دے گا' سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ میں علی بن حسین کے پاس گیا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی' تو انھوں نے اپنے ایک غلام کا قصد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دینے کو تیار تھے اس کو آزاد کر دیا۔

۱۵۸۴ بَاب اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ۔

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ۔

باب ۱۵۸۴۔ کس قسم کا غلام آزاد کرنا افضل ہے۔

۲۳۳۹۔ عبیداللہ بن موسیٰ' ہشام بن عروہ' عروہ' ابو مراوح' ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا' میں نے پوچھا کس قسم کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو بہت زیادہ بیش قیمت ہو اور اس کے مالکوں کو بہت پسند ہو' میں نے پوچھا اگر میں یہ نہ کر سکوں' آپؐ نے فرمایا کسی کاریگر کی مدد کر دیا کسی بے ہنر کے لیے کام کر دو' انھوں نے پوچھا اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں' تو آپؐ نے فرمایا لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ (یعنی ان کے ساتھ برائی کرنے سے باز آ) اس لیے کہ وہ بھی ایک صدقہ ہے جو تو اپنے آپ پر کرتا ہے۔

۱۵۸۵ بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوْفِ وَالْاٰيَاتِ۔

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا

باب ۱۵۸۵۔ سورج گرہن اور دوسری نشانیوں کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے۔

۲۳۴۰۔ موسیٰ بن مسعود' زائدہ بن قدامہ' ہشام بن عروہ' فاطمہ

زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍؓ قَالَتْ اَمَرَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ تَابَعَهٗ عَلِیٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِیِّ عَنْ هِشَامٍ۔

بنت منذر اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتی ہیں' انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا علی نے بواسطہ دراوردی' ہشام اس کی متابعت میں حدیث روایت کی ہے۔

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍؓ قَالَتْ کُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَالْخُسُوْفِ بِالْعَتَاقَةِ۔

۲۳۴۱۔ محمد بن ابی بکر' عثام' ہشام' فاطمہ بنت منذر' اسماء بنت ابی بکر سے روایت کرتی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

۱۵۸۶ بَاب اِذَا اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ اَوْاَمَةً بَيْنَ الشُّرَکَآءِ۔

باب ۱۵۸۶۔ دو آدمیوں کے درمیان کسی مشترک غلام یا چند شریکوں کے درمیان مشترک لونڈی کو کوئی شخص آزاد کردے۔

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاِنْ کَانَ مُوْسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ۔

۲۳۴۲۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو' سالم اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایسا غلام آزاد کیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو' اگر وہ مالدار ہے تو اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی' پھر وہ غلام آزاد کر دیا جائے گا (باقی حصوں کی قیمت آزاد کرنے والے کو دینی ہوگی)۔

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَّهٗ فِیْ عَبْدٍ فَکَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاُعْطِیَ شُرَکَآءَهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ۔

۲۳۴۳۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنا حصہ کسی غلام کا آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ پورے غلام کی قیمت کے برابر ہو' تو اس غلام کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگائی جائے گی اور ان کے شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دے دے' پھر وہ آزاد ہو جائے گا ورنہ بصورت تنگ دستی اس غلام کا اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَّهٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهٗ کُلِّهٖ اِنْ کَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَکُنْ لَّهٗ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ عَلَی الْمُعْتِقِ فَاُعْتِقَ مِنْهُ مَا اَعْتَقَ۔

۲۳۴۴۔ عبید بن اسمٰعیل' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا' تو اس پر پورے غلام کا آزاد کرنا واجب ہے' اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی قیمت کے برابر ہو' اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ کسی عادل کی تجویز کے مطابق اس کی پوری قیمت ہو تو' اس کا اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اخْتَصَرَهٗ۔

۲۳۴۵۔ مسدد' بشر' عبید اللہ نے اس کو مختصر بیان کیا۔

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَّهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ اَوْشِرْكًا لَّهٗ فِيْ عَبْدٍ وَّكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَايَبْلُغُ قِيْمَتَهٗ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ قَالَ نَافِعٌ وَّاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ قَالَ اَيُّوْبُ لَآاَدْرِيْ اَشَيْءٌ قَالَهٗ نَافِعٌ اَوْشَيْءٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

۲۳۴۶۔ ابوالنعمان' حماد' ایوب' نافع' ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اپنا حصہ کسی غلام کا آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی قیمت کے برابر ہو' تو وہ آزاد کر دیا جائے گا' نافع نے کہا کہ ورنہ (بصورت تنگ دستی) جتنا آزاد کیا ہے اتنا ہی آزاد ہو گا' ایوب نے بیان کیا میں نہیں جانتا کہ یہ نافع کا قول ہے یا حدیث میں شامل ہے۔

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يُفْتِيْ فِي الْعَبْدِ اَوِالْاَمَةِ يَكُوْنُ بَيْنَ شُرَكَآءَ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمْ نَصِيْبَهٗ مِنْهُ يَقُوْلُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهٗ كُلِّهٖ اِذَا كَانَ لِلَّذِيْ اَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَايَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَّالِهٖ قِيْمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ اِلَى الشُّرَكَآءِ اَنْصِبَآؤُهُمْ وَيُخَلّٰى سَبِيْلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ بِذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ وَابْنُ اِسْحَاقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا۔

۲۳۴۷۔ احمد بن مقدام' فضیل بن سلیمان' موسیٰ بن عقبہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فتویٰ دیتے تھے، اگر کوئی غلام یا لونڈی چند شریکوں کے درمیان مشترک ہو' ان میں سے کوئی شخص اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس پر پورے غلام کا آزاد کرنا واجب ہے' جب کہ آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو کہ عادل کی تجویز کے مطابق اس کی قیمت کے برابر ہو' اور شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دے دی جائے گی' اور آزاد کیے ہوئے (غلام اور لونڈی) کا راستہ چھوڑ دیا جائے گا' ابن عمرؓ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اور اس کی لیث و ابن ابی ذئب' ابن اسحاق و جویریہ و یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن امیہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر طور پر روایت کرتے ہیں۔

۱۵۸۷ بَاب اِذَا اَعْتَقَ نَصِيْبًا فِيْ عَبْدٍ وَّلَيْسَ لَهٗ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ عَلٰى نَحْوِالْكِتَابَةِ۔

باب ۱۵۸۷۔ اگر ایک شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کرائی جائے، اس طور پر کہ اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے، جس طرح مکاتب میں کرتے ہیں۔

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

۲۳۴۸۔ احمد بن ابی رجاء' یحییٰ بن آدم' جریر بن حازم' قتادہ' نضر بن انس بن مالک بشیر بن نہیک ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اپنا حصہ کسی غلام میں

بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيصًا مِّنْ عَبْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا اَوْشَقِيصًا فِىْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهٗ عَلَيْهِ فِىْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَّاِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِىَ بِهٖ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهٗ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَّاَبَانُ وَمُوْسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهٗ شُعْبَةُ۔

آزاد کردیا ح' مسدد' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' نضر بن انس' بشیر بن نہیک' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا حصہ کسی غلام میں آزاد کردیا' تو اس پر اس کا آزاد کرانا اپنے مال سے واجب ہے' اگر اس کے پاس مال ہو' ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس غلام سے محنت کرائی جائے گی' لیکن اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے' حجاج بن حجاج' ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کی ہے اور اس کو شعبہ نے مختصر طور پر بیان کیا۔

١٥٨٨ بَاب الْخَطَاِ وَالنِّسْيَانِ فِى الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهٖ وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا لِوَجْهِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِىْ وَالْمُخْطِئِ۔

باب ۱۵۸۸۔ آزادی اور طلاق وغیرہ میں بھولنے اور غلطی کرنے کا بیان اور آزادی صرف خدا کی خوشنودی کے لیے ہے' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو وہ ملے گا جس کی نیت کرے' اور بھولنے (۱) والے اور غلطی کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

٢٣٤٩۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَلِىْ عَنْ اُمَّتِىْ مَاوَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ۔

۲۳۴۹۔ حمیدی' سفیان' مسعر' قتادہ' زرارہ بن اوفی' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل کے وسوسوں کو معاف کردیا ہے' جب تک کہ وہ عمل یا گفتگو نہ کریں۔

٢٣٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِىِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَّانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

۲۳۵۰۔ محمد بن کثیر' سفیان' یحییٰ بن سعید' محمد بن ابراہیم تیمی' علقمہ بن وقاص لیثی' عمر بن خطابؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اعمال نیتوں پر موقوف ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جس کی نیت کرے' جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہو گی' اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت

(۱) طلاق اعتاق وغیرہ ایسی چیزیں ہیں کہ عمداً ہوں یا خطاءً ہر صورت میں موثر ہوتی ہیں اور ان کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے ہاں اخروی ثواب و عقاب کے لئے اعمال میں نیت کی ضرورت ہوتی ہے اور خطاو نسیان کی صورت میں طلاق اعتاق وغیرہ کا واقع ہو جانا یہ موقف حنفیہ نے روایات ہی کی بنا پر اختیار فرمایا ہے۔

فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ۔

سے شادی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف شمار ہو گی جس کی نیت کی ہو۔

۱۵۸۹ بَاب اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهٖ هُوَلِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْاِشْهَادَ فِى الْعِتْقِ۔

باب ۱۵۸۹۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزادی اور آزادی میں گواہ مقرر کرنے کی نیت کرے۔

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ لَمَّا اَقْبَلَ يُرِيْدُ الْاِسْلَامَ وَمَعَهٗ غُلَامُهٗ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهٖ فَاَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ فَقَالَ اَمَا اِنِّىْ اُشْهِدُكَ اِنَّهٗ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُوْلُ

يَالَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ۔

۲۳۵۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر' محمد بن بشیر' اسمعیل' قیس' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اسلام قبول کرنے کے ارادہ سے ابوہریرہ نکلے اور ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا' ان میں سے ہر ایک دوسرے سے جدا ہو گیا' کچھ دنوں کے بعد وہ غلام آیا، اس حال میں کہ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہؓ یہ تیرا غلام ہے' جو تیرے پاس آیا ہے' ابوہریرہؓ نے کہا میں آپؐ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ آزاد ہے' ابوہریرہؓ مدینہ پہنچ کر یہ شعر کہہ رہے تھے

درازی شب اور اس کی سختیوں سے شکایت ہے
مگر یہ کہ دارالکفر سے اس نے نجادت دلائی!

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِى الطَّرِيْقِ۔

يَالَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ وَاَبَقَ مِنِّىْ غُلَامٌ لِّىْ فِى الطَّرِيْقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهٗ فَبَيْنَا اَنَا عِنْدَهٗ اِذَا طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَاَعْتَقْتُهٗ لَمْ يَقُلْ اَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ حُرٌّ۔

۲۳۵۲۔ عبیداللہ بن سعید' ابواسامہ' اسمعیل' قیس حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو میں نے راستہ میں یہ شعر کہے

درازی شب اور اس کی سختیوں سے شکایت ہے
مگر یہ کہ دارالکفر سے اس نے نجادت دلائی!

پھر انھوں نے بیان کیا کہ میرا غلام راستے ہی سے بھاگ گیا' جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا' تو میں نے آپؐ سے بیعت کی اس وقت میرا غلام آنکلا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوہریرہ یہ تیرا غلام ہے' تو میں نے کہا وہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے' اور میں نے اس کو آزاد کر دیا' ابوکریب نے ابواسامہ سے جو روایت کی اس میں یہ نہیں بیان کیا کہ وہ آزاد ہے۔

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا

۲۳۵۳۔ شہاب بن عباد' ابراہیم بن حمید' اسمعیل، قیس سے روایت

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا اَقْبَلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَمَعَهٗ غُلَامُهٗ وَهُوَيَطْلُبُ الْاِسْلَامَ فَضَلَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ بِهٰذَا وَقَالَ اَمَا اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّهٗ لِلّٰهِ۔

ہے کہ جب ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلام لانے کے لیے آرہے تھے' تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا' راستہ بھول کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' پھر اسی طرح بیان کیا جب غلام آگیا تو کہا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے ہے۔

١٥٩٠ بَاب اُمِّ الْوَلَدِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا۔

باب ١٥٩٠۔ ام ولد کا بیان' ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے۔

٢٣٥٤۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنْ يَّقْبِضَ اِلَيْهِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ اِنَّهٗ ابْنِیْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ مَعَهٗ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّهٗ ابْنُهٗ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَخِیْ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاِذَا هُوَ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَلَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِيْهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ مِمَّارَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٢٣٥٤۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عروہ بن زبیر حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کے لڑکے پر قبضہ کر لینا وہ میرا بیٹا ہے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے زمانے میں مکہ تشریف لائے' تو سعد نے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو لے لیا' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے' اور عبد بن زمعہ کو بھی ساتھ ہی لائے' سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ میرے بھائی کا بیٹا ہے' میرے بھائی نے اس پر قبضہ کرنے کی مجھے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ وہ اس کا بیٹا ہے' عبد بن زمعہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے' اس کے بستر پر زمعہ کی لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو غور سے دیکھا' تو وہ عتبہ کے بہت زیادہ مشابہ تھا' آپؐ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا ہے اس لیے کہ تیرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سودہؓ تو اس سے پردہ کیا کر اس سبب سے کہ اس میں عتبہ کی بہت زیادہ مشابہت پائی جاتی ہے اور حضرت سودہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں۔

١٥٩١ بَاب بَيْعِ الْمُدَبَّرِ۔

باب ١٥٩١۔ مدبر کی بیع کا بیان۔

٢٣٥٥۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا

٢٣٥٥۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' عمرو بن دینار' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَبَاعَهٗ قَالَ جَابِرٌ مَّاتَ الْغُلَامُ عَامَ اَوَّلٍ۔

اس غلام کو بلایا اور اس کو بیچ دیا' جابر نے بیان کیا کہ وہ غلام پہلے ہی سال مر گیا۔

۱۰۹۲ بَاب بَیْعِ الْوَلَآءِ وَهِبَتِهٖ۔

باب ۱۵۹۲۔ ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ کا بیان۔

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْوَلَآءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

۲۳۵۶۔ ابوالولید' شعبہ' عبداللہ بن دینار' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا ہے۔

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَیْتُ بَرِیْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَآءَ هَا فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْطَی الْوَرِقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَیَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِیْ کَذَا وَ کَذَا مَاثَبَتُّ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

۲۳۵۷۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم' اسود' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالک نے شرط لگائی کہ ولاء ہم لیں گے' میں نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو' ولاء اس کے لیے ہے جو روپیہ دے' چنانچہ میں نے بریرہ کو آزاد کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اس کو اس کے خاوند کے متعلق اختیار دیا تو اس نے کہا کہ اگر وہ مجھ کو اتنا اتنا مال دے' تو بھی میں اس کے ساتھ نہ رہوں چنانچہ وہ اپنے شوہر سے جدا ہو گئی۔

۱۰۹۳ بَاب اِذَا اُسِرَ اَخُو الرَّجُلِ اَوْعَمُّهٗ هَلْ یُفَادٰی اِذَا کَانَ مُشْرِکًا وَّقَالَ اَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَادَیْتُ نَفْسِیْ وَفَادَیْتُ عَقِیْلًا وَّکَانَ عَلِیٌّ لَهٗ نَصِیْبٌ فِیْ تِلْكَ الْغَنِیْمَةِ الَّتِیْ اَصَابَ مِنْ اَخِیْهِ عَقِیْلٍ وَّعَمِّهٖ عَبَّاسٍ۔

باب ۱۵۹۳۔ اگر کسی شخص کا بھائی یا چچا قید ہو تو کیا مشرک ہونے کی صورت میں اس کو فدیہ دے کر چھڑایا جا سکتا ہے؟ اور انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور اس مال غنیمت میں حضرت علیؓ کا بھی حصہ تھا جو ان کے بھائی عقیلؓ اور چچا عباسؓ سے ملا تھا۔

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُّوْسٰی عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَاعَبَّاسٍ فِدَآءَ هٗ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

۲۳۵۸۔ اسمٰعیل بن عبداللہ' اسمعیل بن ابراہیم بن عقبہ موسیٰ' ابن شہاب حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور کہا کہ آپؐ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے عباسؓ کا فدیہ معاف کر دیں' آپؐ نے فرمایا تم ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

۱۰۹۴ بَاب عِتْقِ الْمُشْرِكِ۔

باب ۱۵۹۴۔ مشرک کو آزاد کرنے کا بیان۔

۲۳۵۹ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَّحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ فَلَمَّا اَسْلَمَ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ وَّاَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِيْ اَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَاسَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ ـ

۲۳۵۹ ـ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' ہشام' عروہ روایت کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام نے جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے تھے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیئے تھے' جب مسلمان ہوئے تو سو اونٹ سواری کے لئے دیئے اور سو غلام آزاد کئے' حکیم بن جزام کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ ان چیزوں کے متعلق بتائیں' جو ہم جاہلیت میں ثواب کی نیت سے کیا کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسلام لے آئے تو جتنے نیک کام کر چکے ہو قائم رہیں گے۔

۱۵۹۵ بَاب مَنْ مَّلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيْقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ـ

باب ۱۵۹۵ ـ اگر عربی غلام کا مالک ہو جائے اور اس کو ہبہ کر دے بیچ دے' جماع کرے' فدیہ دے' اور بچوں کو قید کرے (تو کیا درست ہے) اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص غلام کی جو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور اس شخص کی جس کو ہم نے اپنی طرف سے عمدہ رزق دیا ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں' کیا وہ سب برابر ہوں گے' سب تعریف اللہ کے لیے ہے بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۲۳۶۰ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ اِنَّ مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ

۲۳۶۰ ـ ابن ابی مریم' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' مروان اور مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ہوازن کا وفد آیا تو ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کا مال اور ان کے قیدی واپس کیے جائیں' آپؐ نے فرمایا کہ میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں جنھیں تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سچی بات سب سے زیادہ پسند ہے' چنانچہ دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لو' تو مال لو یا قیدی کو' اور میں نے اسی لیے ان کی تقسیم میں تاخیر کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا دس راتوں سے زائد تک انتظار کیا تھا' پھر طائف سے واپس ہوئے تھے' جب لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے' لوگوں نے عرض کیا کہ ہم

اِلَیْھِمْ اِلَّا اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ جَآءُ وْنَا تَآئِبِیْنَ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْھِمْ سَبْیَھُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَایُفِیْٓءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَیَّبْنَا ذٰلِکَ قَالَ اِنَّا لَانَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ مِمَّنْ لَّمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَآؤُکُمْ اَمْرَکُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَکَلَّمَھُمْ عُرَفَآؤُھُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّھُمْ طَیَّبُوْہُ وَاَذِنُوْا فَھٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْیِ ھَوَازِنَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَادَیْتُ نَفْسِیْ وَفَادَیْتُ عَقِیْلًا۔

قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں‘ (قیدیوں کو لینا چاہتے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا تمھارے بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ میں ان کو ان کے قیدی واپس کر دوں‘ اور جو تم میں سے یہ خوشی سے کرنا چاہے تو کرے اور جو اپنا حصہ واپس نہ کرنا چاہے تو (انتظار کرے) یہاں تک کہ ہم اس کو مال غنیمت میں سے دیں گے جو سب سے پہلے ہم کو اللہ دے گا تو ایسا کرے لوگوں نے کہا کہ ہم بخوشی ایسا کرنے کو تیار ہیں آپؐ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی‘ اس لیے تم واپس جاؤ یہاں تک کہ تمھارے سردار ہمارے پاس تمہارا معاملہ پیش کریں‘ لوگ واپس چلے گئے ان سے ان کے سرداروں نے گفتگو کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ لوگ اسی پر راضی ہیں اور اس کی اجازت دے دی ہے‘ زہری کا بیان ہے کہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق مجھے یہی حال معلوم ہوا ہے اور انسؓ نے کہا کہ حضرت عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا۔

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی نَافِعٍ فَکَتَبَ اِلَیَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَھُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُھُمْ تُسْقٰی عَلَی الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَھُمْ وَسَبٰی ذَرَارِیَّھُمْ وَاَصَابَ یَوْمَئِذٍ جُوَیْرِیَۃَ حَدَّثَنِیْ بِہٖ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَکَانَ فِیْ ذٰلِکَ الْجَیْشِ۔

۲۳۶۱۔ علی بن حسن‘ عبداللہ‘ ابن عون بیان کرتے ہیں میں نے نافع کو لکھ بھیجا تو انھوں نے جواب میں لکھ بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اس حال میں کہ وہ غافل تھے‘ اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا‘ ان میں جو لڑنے والے تھے ان کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا‘ جویریہ بھی اسی دن ہاتھ آئی تھیں‘ نافع کا بیان ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر نے یہ بیان کیا‘ اور وہ اس لشکر میں تھے۔

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ رَّبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا سَعِیْدٍ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِّنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَھَیْنَا النِّسَآءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا

۲۳۶۲۔ عبداللہ بن یوسف‘ مالک‘ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن‘ محمد بن یحیٰی بن حبان‘ ابن محیریز سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدریؓ کو دیکھا تو ان سے میں نے (عزل کے متعلق) پوچھا‘ تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق میں نکلے تو ہم لوگوں کو عرب کے چند قیدی ہاتھ آئے‘ ہم لوگوں کو عورتوں کی خواہش تھی اور تجرد کی زندگی دشوار تھی‘ اس لیے ہم لوگوں نے عزل کرنا چاہا‘ چنانچہ ہم نے رسول

الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا' تو آپؐ نے فرمایا ایسانہ کرنے میں کوئی حرج نہیں' اس لیے کہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے کے لیے مقدر ہو چکی ہے' وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

۲۳٦۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَآاَزَالُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ ح وَحَدَّثَنِيْ ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُبْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَ تْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ۔

۲۳٦۳۔ زہیر بن حرب' جریر' عمارہ بن قعقاع' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں بنی تمیم سے برابر محبت کرتا رہوں گا' ح' ابن سلام' جریر بن عبدالحمید' مغیرہ' حارث' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہؓ' ح' عمارہ' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے بیان کہ میں بنی تمیم سے برابر محبت کرتا ہوں' جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق تین باتیں سنی ہیں' میں نے آپ کو ان لوگوں کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ وہ میری امت میں دجال کے لیے بہت زیادہ سخت ہوں گے' ایک بار بنی تمیم کے صدقات آئے تو فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور بنی تمیم کی ایک عورت حضرت عائشہؓ کے پاس قید ہو کر آئی تو فرمایا کہ اسے آزاد کر دو اس لیے کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۵۹٦ بَاب فَضْلِ مَنْ اَدَّبَ جَارِيَتَهٗ وَعَلَّمَهَا۔

باب ۱۵۹٦۔ اس شخص کی فضیلت کا بیان جو اپنی لونڈی کو ادب سکھائے اور تعلیم دے۔

۲۳٦٤۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ اِلَيْهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ۔

۲۳٦۴۔ اسحاق بن ابراہیم' محمد بن فضیل' مطرف' شعبی' ابوبردہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے پھر اس کو آزاد کرے' اور اس سے نکاح کرلے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔

۱۵۹۷ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيْدُ اِخْوَانُكُمْ فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ

باب ۱۵۹۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ غلام تمھارے بھائی ہیں جو تم خود کھاؤ وہی انھیں کھلاؤ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں یتیموں' مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسیوں اور غیر پڑوسیوں اور ساتھ بیٹھنے والوں

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ذِی الْقُرْبٰی اَلْقَرِيْبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيْبُ اَلْجَارِ الْجُنُبِ يَعْنِی الصَّاحِبَ فِی السَّفَرِ۔

اور مسافروں اور لونڈیوں' غلاموں کے ساتھ احسان کرو' اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا اس کو جو متکبر اور فخر کرنے والا ہے' ذی القربی سے مراد رشتہ دار اور جنب سے مراد اجنبی ہے اور جار جنب سے مراد سفر کا رفیق ہے۔

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِی اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُوْرَ ابْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَاذَرٍّ الْغِفَارِیَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰی غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّی سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔

۲۳۶۵۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' واصل احدب' معرور بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوذر غفاری کو دیکھا' اس حال میں کہ وہ ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے ہوئے تھا' ہم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو گالی دی تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اس کو ماں کی گالی دی ہے' پھر فرمایا کہ تمھارے خدمت گزار تمھارے بھائی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے ہاتھوں (قبضہ) میں دے دیا ہے' اس لیے جس کا بھائی اس کے قبضہ میں ہو تو اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے ویسا ہی پہنائے جیسا خود پہنتا ہے' ان کو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان سے نہ ہو سکے اور اگر انھیں تکلیف دو تو ان کی مدد کرو۔

۱۵۹۸ بَابُ الْعَبْدِ اِذَآ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ سَيِّدَهٗ۔

باب ۱۵۹۸۔ اس غلام کا بیان جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کی خیر خواہی کرے۔

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا نَصَحَ سَيِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ۔

۲۳۶۶۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کو دو چند ثواب ملے گا۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ

۲۳۶۷۔ محمد بن کثیر' سفیان' صالح' شعبی' ابوبردہ' ابوموسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو اور اس کو اچھی طرح پر ادب سکھائے' اور اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے' تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا' اور جس غلام نے اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا تو

وَاَيُّمَا عَبْدٍ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَلَهٗ اَجْرَانِ۔

اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ اَجْرَانِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّيْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ۔

۲۳۶۸۔ بشر بن محمد' عبداللہ' یونس' زہری' سعید بن مسیب ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک بخت غلام کے لیے جو کسی کی ملکیت میں ہو' دوہرا ثواب ہے' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور حج اور ماں کے ساتھ احسان کرنا نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ کسی کا غلام ہو کر مروں۔

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَالِاَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهٖ۔

۲۳۶۹۔ اسحاق بن نصر' ابواسامہ' اعمش' ابو صالح' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا بہتر حالت ہے اس شخص کی جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرے۔

۱۵۹۹ بَاب كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيْقِ وَقَوْلِهٖ عَبْدِيْ اَوْ اَمَتِيْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْآ اِلٰى سَيِّدِ كُمْ وَاذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ يَعْنِيْ عِنْدَ سَيِّدِكَ۔

باب ۱۵۹۹۔ غلام پر دست درازی کرنے کی کراہت کا بیان۔ اور میرا غلام یا میری لونڈی کہہ کر پکارنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا والصّالحین من عبادکم وامائکم تمھارے نیکو کار غلام اور لونڈیاں اور فرمایا عبدا مملو کا وہ غلام جو ملکیت میں ہو' نیز اللہ تعالیٰ کا قول الفیا سید ھالدی الباب دونوں نے اپنے سردار کو دروازے کے نزدیک پایا' نیز اللہ تعالیٰ کا قول من فتیٰتکم المومنات تمہاری مومن باندیاں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ اور یہ بھی فرمایا کہ واذکرنی عندر بک اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا۔

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ۔

۲۳۷۰۔ مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' عبداللہ (بن عمرؓ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

۲۳۷۱۔ محمد بن علاء' ابو اسامہ' برید' ابو بردہ' ابو موسیٰ نبی صلی اللہ

اَبُواُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوْكُ الَّذِیْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَيُؤَدِّیْ اِلٰی سَيِّدِهِ الَّذِیْ لَهٗ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيْحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهٗ اَجْرَانِ۔

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا وہ غلام جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرتا ہے اور اپنے مالک کی خیر خواہی اور تابعداری کرتا ہے اور جو حق اس پر واجب ہے اسے بجالاتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَايَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّیْٔ رَبَّكَ اِسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَلَايَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ اَمَتِیْ وَلْيَقُلْ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَغُلَامِیْ۔

۲۳۷۲۔ محمد' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا' اپنے رب کو وضو کرا' اپنے رب کو پانی پلا' بلکہ اس طرح کہے اے میرے سردار' اے میرے آقا' اور تم میں سے کوئی شخص عبدی (میرا غلام) یا امتی (میری لونڈی) نہ کہے بلکہ فتای' فتاتی اور غلامی کہے۔

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهٗ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَايَبْلُغُ قِيْمَتَهٗ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ وَّاُعْتِقَ مِنْ مَّالِهٖ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ۔

۲۳۷۳۔ ابوالنعمان' جریر بن حازم' نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا' اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو کسی عادل کی تجویز کے مطابق اس کی قیمت کے برابر ہو' تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا' ورنہ جتنا اس نے آزاد کیا ہے (اتنا ہی آزاد ہو گا)

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰی بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ لَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

۲۳۷۴۔ مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص نگراں ہے' اور اس سے اسکی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی' وہ شخص جو لوگوں کا امیر ہے' اس سے لوگوں کے متعلق سوال ہو گا اور مرد اپنے گھر والوں کا نگراں ہے' اس سے ان کے متعلق باز پرس ہو گی' عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی محافظ ہے' اس سے اس کے متعلق باز پرس ہو گی' غلام اپنے آقا کے مال کا نگراں ہے' اس سے اس کی بابت پوچھ ہو گی' سن لو کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور س کی رعیت کے متعلق اس سے باز پرس ہو گی۔

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ

۲۳۷۵۔ مالک بن اسمٰعیل' سفیان' زہری' عبیداللہ' ابوہریرہؓ وزید بن خالدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے

اَبَاھُرَیْرَةَ وَزَیْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا قَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ فَبِیْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ۔

فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرائے' تو اس کو کوڑے مارو' پھر اگر زنا کرائے تو اس کو کوڑے لگاؤ اور تیسری بار یا چوتھی بار کے متعلق فرمایا کہ اس کو بیچ ڈالو' اگرچہ بال کی ایک رسی کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔

۱۶۰۰ بَاب اِذَآ اَتَاہُ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ۔

باب ۱۶۰۰۔ خادم کھانا لے کر آئے تو کیا کرے۔

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْلُقْمَتَیْنِ اَوْاُکْلَةً اَوْاُکْلَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ عِلَاجَهٗ۔

۲۳۷۶۔ حجاج بن منہال' شعبہ' محمد بن زیاد' ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے' اگر اس کو اپنے ساتھ کھانے پر نہ بٹھائے تو اسے ایک یا دو لقمہ دے دے (لقمة او لقمتين یا اكله او اكلتين فرمایا) اس لیے کہ اس نے محنت کی۔

۱۶۰۱ بَاب الْعَبْدِ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِهٖ وَنَسَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ اِلَی السَّیِّدِ۔

باب ۱۶۰۱۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو آقا کی طرف منسوب کیا ہے۔

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِیْ اَهْلِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِیْ بَیْتِ زَوْجِهَا رَاعِیَةٌ وَّهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِیَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِیْ مَالِ سَیِّدِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰٓؤُلَآءِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِیْ مَالِ اَبِیْهِ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ۔

۲۳۷۷۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا' عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگراں ہے' اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی' اور خادم اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے' اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہو گا' عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور میرا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہباں ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا' تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی۔

۱۶۰۲ بَاب اِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

باب ۱۶۰۲۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مارے تو چہرہ پر مارنے سے بچے۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍؓ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

۲۳۷۸۔ محمد بن عبیداللہ' ابن وہب' مالک بن انس' ابن فلاں (سمعان) سعید مقبری' حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں دوسری سند عبداللہ بن محمد' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جھگڑا کرے تو چہرے (پر مارنے) سے بچے۔

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کرنے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۶۰۳ بَاب اِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ الْمُكَاتَبَ وَنُجُومِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَّقَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوهُمْ مِّنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتٰكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَوَاجِبٌ عَلَيَّ اِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهُ قَالَ مَآ اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا وَّقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثُرُهُ عَنْ اَحَدٍ قَالَ لَاثُمَّ اَخْبَرَنِي اَنَّ مُوسَى بْنَ اَنَسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ سِيرِينَ سَاَلَ اَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَاَبٰى فَانْطَلَقَ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ كَاتِبْهُ فَاَبٰى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُوا عُمَرُ فَكَاتِبُوهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُؓ اَنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا

باب ۱۶۰۳۔ اس شخص کا گناہ جو اپنے غلام پر تہمت لگائے' کاتب اور اس کی قسطوں کا بیان اور ہر سال میں ایک قسط ہے' اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ جو لوگ تمہارے غلام اور لونڈیوں میں کتابت کرنا چاہیں تو ان سے کتابت کر لو' اگر تم انھیں بھلائی سمجھو اور ان کو اللہ کے مال میں سے دو' جو اس نے تم کو دیا ہے' روح نے ابن جریج سے نقل کیا کہ میں نے عطا سے پوچھا کیا مجھ پر واجب ہے کہ میں غلام سے کتابت کر لوں جب مجھے معلوم ہوا اس کے پاس مال ہے اور وہ مکاتب بننا چاہتا ہو' تو انھوں نے بتایا کہ میں تو واجب ہی سمجھتا ہوں' عمرو بن دینار کا بیان ہے میں نے عطا سے کہا کیا آپؐ کسی سے روایت کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا نہیں پھر کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ سیرین نے مکاتب کے متعلق انس سے درخواست کی اور وہ مالدار تھے انھوں نے انکار کیا' تو سیرین حضرت عمرؓ کے پاس گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس سے کتابت کر لو' لیکن وہ نہ مانے تو حضرت عمرؓ نے ان کو درے سے مارا اور حضرت عمرؓ یہ آیت تلاوت کرتے جاتے

فِیْ کِتَابَتِهَا وَعَلَیْهَا خَمْسَةُ اَوَاقٍ نُّجِّمَتْ عَلَیْهَا فِیْ خَمْسِ سِنِیْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِیْهَا اَرَاَیْتِ اِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عِدَّةً وَّاحِدَةً اَیَبِیْعُكِ اَهْلُكِ فَاُعْتِقَكِ فَیَكُوْنَ وَلَآءُ كِ لِیْ فَذَهَبَتْ بَرِیْرَةُ اِلٰی اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا لَآ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ لَنَا الْوَلَآءُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِیْهَا فَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَالُ رِجَالٍ یَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

تھے فَکَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا تو انسؓ نے سیرین سے کتابت کر لی' لیث کا بیان ہے مجھ سے یونس نے بواسطہ ابن شہاب' عروہ عائشہ بیان کیا کہ بریرہ عائشہ کے پاس آئیں' اپنی کتابت میں مدد چاہی' پانچ اوقیہ چاندی ان پر واجب کی گئی تھی جو پانچ سال میں انھیں ادا کرنا تھا' بریرہ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا جنھیں بریرہ کو خرید کر آزاد کرنے کی خواہش تھی' بتا اگر میں تیری کتابت کی رقم ایک ہی بار دے دوں' تو کیا تیرا مالک تجھے بیچ دے گا' تاکہ میں تجھ کو آزاد کر دوں اور تیری ولا میرے لیے ہو گی' تو بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان لوگوں کے سامنے یہ حال بیان کیا تو ان لوگوں نے کہا نہیں' مگر اس شرط کے ساتھ کہ اس کی ولاء ہم لوگوں کے لیے ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور میں نے آپؐ سے یہ بیان کیا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو خرید لو اور آزاد کر دو اس لیے کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرط لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں جس شخص نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں ہے تو وہ باطل ہے اللہ کی مقرر کی ہوئی شرط زیادہ عمل کے لائق اور مضبوط ہے۔

۱۶۰۴ بَاب مَایَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فِیْهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۶۰۴۔ مکاتب سے کون سی شرط کرنا جائز ہے اور اس امر کا بیان کہ کسی شخص نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں ہے' اس باب میں ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ

۲۳۷۹۔ قتیبہ' لیث' ابن شہاب' عروہ' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَآءُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَآءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ وَلَآءُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَالُ اُنَاسٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

انھوں نے بیان کیا کہ بریرہ ان کے پاس اپنی کتابت (کی رقم کی ادائیگی) کے لیے مدد مانگنے آئیں اور اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا' حضرت عائشہؓ نے فرمایا اپنے مالکوں کے پاس جا اگر وہ اس بات کو پسند کریں کہ میں تمھاری طرف سے کتابت کی رقم ادا کر دوں اور تیری ولاء میرے لیے ہو تو میں ایسا کروں' چنانچہ بریرہ نے یہ بات اپنے مالکوں سے کہی تو وہ لوگ نہ مانے اور کہا کہ اگر وہ ثواب کی نیت سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کریں' لیکن تیری ولاء کے مالک ہم ہوں گے' حضرت عائشہؓ نے یہ ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ خرید لو اور آزاد کر دو' اس لیے کہ حق ولاء تو اسی کو حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں' جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے تو اس کو کوئی حق نہیں اگرچہ سینکڑوں بار شرط لگائے اور اللہ کی شرط زیادہ مستحق اور مضبوط ہے۔

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ اَرَادَتْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِّتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا عَلٰى اَنَّ وَلَآءَ هَا لَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۲۳۸۰۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے چاہا کہ ایک لونڈی خریدیں تاکہ اسے آزاد کریں' تو اس کے مالک نے کہا (کہ ہم بیچتے ہیں) اس شرط پر کہ ولا ہم لیں گے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھیں یہ شرط (اس کی خریداری سے) نہ روکے اس لیے کہ ولاء کا مستحق تو وہی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۰۵ بَاب اِسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ۔

باب ۱۶۰۵۔ مکاتب کے مدد چاہنے اور لوگوں سے سوال کرنے کا بیان۔

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اَوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَيَكُوْنُ وَلَآئُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ

۲۳۸۱۔ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' ہشام اپنے والد (عروہ) سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی کے عوض اس طور پر کتابت کر لی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی دوں گی' اس لیے آپؐ میری مدد کیجئے' حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر تمھارے مالک چاہیں تو میں یہ (رقم) انھیں ایک ہی بار دے دوں اور تمھیں آزاد کر دوں اور تیری ولاء میں لے لوں گی' وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی لیکن ان لوگوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا' بریرہ نے

الْوَلَآءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِیْ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ خُذِیْهَا فَاَعْتِقِیْهَا وَاشْتَرِطِیْ لَهُمُ الْوَلَآءَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاَيُّمَا شَرْطٍ لَّيْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَآءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَابَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ يَافُلَانُ وَلِیَ الْوَلَآءُ اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

حضرت عائشہؓ سے آ کر کہا کہ ان لوگوں نے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ ولاء کے مستحق وہی لوگ ہوں گے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو آپؐ نے مجھ سے پوچھا' میں نے آپؐ سے بیان کیا' تو آپؐ نے فرمایا تم اس کو لے لو اور آزاد کر دو' ان کے لیے ولاء کی شرط منظور کر لو اس لیے کہ ولاء تو آزاد کرنے والے کو ملتی ہے' حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا امابعد تم میں سے بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں' جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے تو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں لگائے' اللہ کا حکم عمل کا زیادہ مستحق ہے اور اللہ کی شرط زیادہ مستحکم ہے' تم میں سے بعض کو کیا ہو گیا ہے کہ کہتا ہے اے فلاں آزاد کر دے اور اس کی ولاء میں لوں گا ولاء تو صرف وہی لے گا جو آزاد کرے۔

١٦٠٦ بَاب بَيْعِ الْمُكَاتَبِ اِذَارَضِیَ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مَّا بَقِیَ عَلَيْهِ شَیْءٌ وَّقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّابَقِیَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ اِنْ عَاشَ وَاِنْ مَّاتَ وَاِنْ جَنٰی مَابَقِیَ عَلَيْهِ شَیْءٌ۔

باب ۱۶۰۶۔ مکاتب کی بیع کا بیان جب کہ وہ راضی ہو جائے' ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ غلام ہے جب تک کہ اس پر کچھ بھی باقی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب تک ایک درہم بھی اس کے ذمہ باقی ہو' ابن عمرؓ نے کہا جب تک کہ اس کے ذمہ کچھ باقی ہے جینے' مرنے اور قصور میں غلام ہی تصور کیا جائے گا۔

٢٣٨٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَ تْ تَسْتَعِيْنُ عَآئِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَتْ لَهَا اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً فَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيْرَةُ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا لَآ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَلَآءُ كِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۲۳۸۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' یحیٰی بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس بریرہ کتابت کی رقم کی ادائیگی میں مدد مانگنے آئیں' تو انھوں نے کہا کہ اگر تمھارے مالک پسند کریں تو میں ان کو تیری قیمت یک مشت دے دوں اور تجھے آزاد کر دوں' بریرہ نے اپنے مالکوں سے جا کر بیان کیا تو ان لوگوں نے کہا ہم نہیں بیچتے ہیں مگر اس شرط پر کہ تیری ولاء ہم لیں گے' مالک نے یحیٰی کا قول بیان کیا عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے یہ ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو خرید لو اور آزاد کر دو اس لیے کہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

١٦٠٧ بَاب اِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِیْ

باب ۱۶۰۷۔ مکاتب اگر کہے کہ مجھ کو خرید کر آزاد کر دے

وَاَعْتِقُنِیْ فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ اَیْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَیْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَؓ فَقُلْتُ كُنْتُ غُلَامًا لِعُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ لَهَبٍ وَّمَاتَ وَّوَرِثَنِیْ بَنُوْهُ وَاِنَّهُمْ بَاعُوْنِیْ مِنَ ابْنِ اَبِیْ عَمْرٍو فَاَعْتَقَنِی ابْنُ اَبِیْ عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُوْ عُتْبَةَ الْوَلَآءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِیْرَةُ وَهِیَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِیْنِیْ وَاَعْتِقِیْنِیْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَایَبِیْعُوْنِیْ حَتّٰی یَشْتَرِطُوْا وَلَآئِیْ فَقَالَتْ لَاحَاجَةَ لِیْ بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَلَغَهٗ فَذَكَرَ لِعَآئِشَةَ فَذَكَرَتْ عَآئِشَةُ مَاقَالَتْ لَهَا فَقَالَ اشْتَرِیْهَا وَاَعْتِقِیْهَا وَدَعِیْهِمْ یَشْتَرِطُوْنَ مَاشَآءُوْا فَاشْتَرَتْهَا عَآئِشَةُ فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا الْوَلَآءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ۔

اور وہ اس غرض سے خرید لے۔

۲۳۸۳۔ ابو نعیم' عبدالواحد بن ایمن' ایمن بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابی لہب کے پاس تھا' عتبہ کا انتقال ہوا اور ان کے بیٹے میرے وارث ہوئے اور ان لوگوں نے مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھ بیچ دیا ابن ابی عمرو نے مجھ کو آزاد کر دیا اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط اپنے لیے کی' حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور وہ مکاتبہ تھی اس نے کہا کہ مجھے خرید لیجئے اور آزاد کر دیجئے' حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا' تو بریرہ بولی کہ وہ مجھے نہیں بیچیں گے مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ ولاء لیں گے' حضرت عائشہؓ نے کہا کہ پھر مجھے اس کی حاجت نہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا انھوں نے وہی بیان کیا جو بریرہؓ نے ان سے کہا تھا آپؐ نے فرمایا اس کو خرید لو اور آزاد کر دو اور جو شرط وہ کرنا چاہیں کرنے دو' چنانچہ عائشہؓ نے ان کو خرید لیا اور ان کے مالکوں نے ولاء کی شرط اپنے لیے کر لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے اگرچہ سینکڑوں شرطیں لگائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْهِبَةِ

وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِیْضِ عَلَیْهَا

۲۳۸٤۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَانِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَاتَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَؓ اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ بْنِ اُخْتِیْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَی الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلٰثَةَ اَهِلَّةٍ فِیْ شَهْرَیْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِیْ اَبْیَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہبہ کرنے کا بیان

اور اس کی فضیلت اور اس پر رغبت دلانے کا بیان

۲۳۸۴۔ عاصم بن علی' ابن ابی ذئب' مقبری' ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ بھیجے۔

۲۳۸۵۔ عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی' ابن ابی حازم' ابو حازم' یزید بن رومان عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عروہ سے کہا اے میرے بھانجے ایک ایسا بھی وقت تھا کہ ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے' دو دو مہینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ سلگتی' میں نے پوچھا اے خالہ پھر کون سی چیز آپ کو زندہ رکھتی تھی' حضرت عائشہؓ نے

فَقُلْتُ يَاخَالَةُ مَاكَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اِنَّهُ قَدْكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَّنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِيْنَا۔

فرمایا دو کالی چیزیں، یعنی چھوہارے اور پانی مگر یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں چند انصار تھے ان کے پاس دودھ والی بکریاں تھیں اور وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا دودھ دیتے تو آپؐ ہم کو بھی پلاتے۔

۱۶۰۹ بَاب الْقَلِيْلِ مِنَ الْهِبَةِ۔

باب ۱۶۰۹۔ تھوڑی چیز ہبہ کرنے کا بیان۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْدُعِيْتُ اِلٰى ذِرَاعٍ اَوْكُرَاعٍ لَّاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِىَ اِلَىَّ ذِرَاعٌ اَوْكُرَاعٌ لَّقَبِلْتُ۔

۲۳۸۶۔ محمد بن بشار' ابن ابی عدی' شعبہ' سلیمان' ابو حازم' ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں ایک دست یا کھر کے لیے بلایا جاؤں' تو میں ضرور جاؤں اور اگر میرے پاس ایک دست یا کھر ہدیہ بھیجا جائے تو میں ضرور قبول کروں۔

۱۶۱۰ بَاب مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ اَصْحَابِهِ شَيْئًا وَّقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا۔

باب ۱۶۱۰۔ اس شخص کا بیان جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے اور ابو سعید نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے واسطے بھی ایک حصہ لگاؤ۔

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَّجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِىْ عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَّنَا اَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَاَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَآءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ اَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلِىْ بِهِ اِلَىَّ فَجَآءُوْا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

۲۳۸۷۔ ابن ابی مریم' ابو غسان' ابو حازم' سہل سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہاجر عورت کو جس کے پاس ایک بوڑھا غلام تھا کہلا بھیجا کہ اپنے غلام کو حکم دے کہ ہمارے لیے منبر کی لکڑیاں تیار کرے' اس نے اپنے غلام کو حکم دیا تو وہ جنگل کو گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپؐ کے لیے منبر تیار کیا' جب وہ تیار کر چکا تو اس عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ منبر تیار ہو چکا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہلا بھیجا کہ اس کو میرے پاس بھیج دو' چنانچہ وہ لوگ اس منبر کو لے آئے آپؐ نے اس کو اٹھایا اور وہاں پر رکھا جہاں پر تم دیکھتے ہو۔

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَّعَ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَنْزِلٍ فِىْ طَرِيْقِ

۲۳۸۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' محمد بن جعفر' ابو حازم' عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی اپنے والد ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں مکہ کے بعض راستوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کے ساتھ ایک دن بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے ٹھہرے ہوئے تھے اور لوگ تو احرام باندھے ہوئے

مَكَّةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ اَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَاَبْصَرُوْا حِمَارًا وَّحْشِيًا وَّاَنَا مَشْغُوْلٌ اَخْصِفُ نَعْلِيْ فَلَمْ يُؤْذِنُوْنِيْ بِهٖ وَاَحَبُّوْا لَوْ اَنِّيْ اَبْصَرْتُهٗ وَالْتَفَتُّ فَاَبْصَرْتُهٗ فَقُمْتُ اِلَى الْفَرَسِ فَاَسْرَجْتُهٗ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَانُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُّ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهٗ ثُمَّ جِئْتُ بِهٖ وَقَدْمَاتَ فَوَقَعُوْا فِيْهِ يَاْكُلُوْنَهٗ ثُمَّ اِنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ اَكْلِهِمْ اِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَاْتُ الْعَضُدَ مَعِيْ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَاَكَلَهَا حَتّٰى نَفَّدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ۔

تھے لیکن میں حالت احرام میں نہیں تھا' لوگوں نے ایک گورخر دیکھا اور میں اپنی جوتیاں ٹانکنے میں مشغول تھا' ان لوگوں نے مجھے اس کی اطلاع نہ دی لیکن وہ لوگ چاہتے تھے کہ کاش میں اس کو دیکھ لیتا' میں نے نظر پھیر کر دیکھا تو میری نظر اس پر پڑی' میں گھوڑے کی طرف گیا اور اس پر زین کسا' پھر میں سوار ہو گیا' لیکن کوڑا اور نیزہ لینا بھول گیا' میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے کوڑا اور نیزہ دے دو' تو لوگوں نے کہا بخدا ہم تمھاری مدد کچھ بھی نہیں کریں گے' میں ناراض ہوا اور گھوڑے سے اتر کر میں نے یہ دونوں چیزیں لیں پھر میں سوار ہوا اور گورخر پر حملہ کر دیا' اس کو ذبح کر کے لے آیا تو وہ مر چکا تھا' لوگوں نے اس کو کھانا شروع کیا پھر حالت احرام میں اس کے کھانے میں لوگوں کو شک ہوا' ہم لوگ وہاں سے چلے اور اس کا ایک دست میں نے چھپا رکھا تھا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپؐ سے اس کے متعلق پوچھا گیا' تو آپؐ نے فرمایا اس میں سے کچھ تمھارے پاس ہے' میں نے کہا جی ہاں! چنانچہ میں نے آپؐ کو وہ دست دے دیا تو آپؐ نے اس کو کھایا یہاں تک کہ آپؐ نے اس کو ختم کر دیا' حالانکہ آپؐ احرام میں تھے' محمد بن جعفر کا بیان ہے کہ مجھ سے یہ حدیث زید بن اسلم نے بواسطہ عطا بن یسار ابو قتادہ بیان کی۔

١٦١١ بَاب مَنِ اسْتَسْقٰى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِيْ۔

باب ۱۶۱۱۔ اس شخص کا بیان جو پانی طلب کرے اور سہل نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے پانی پلاؤ۔

٢٣٨٩ ۔حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ طُوَالَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا هٰذِهٖ فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً لَّنَا ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَّآءِ بِئْرِنَا هٰذِهٖ فَاَعْطَيْتُهٗ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعُمَرُ تُجَاهَهٗ وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَآ اَبُوْبَكْرٍ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ فَضْلَهٗ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا قَالَ اَنَسٌ

۲۳۸۹۔ خالد بن مخلد' سلیمان بن بلال' ابو طوالہ' عبداللہ بن عبدالرحمٰن' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف لائے اور پانی مانگا' تو ہم نے آپؐ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا' پھر اس کو اپنے اس کنویں کے پانی میں ملایا اور میں نے آپؐ کو دیا' ابو بکرؓ آپؐ کے بائیں ہاتھ کی طرف اور عمرؓ آپؐ کے سامنے تھے' ایک اعرابی آپؐ کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا' جب آپؐ پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یہ ابو بکرؓ ہیں ان کو دے دیجئے تو آپؐ نے اس اعرابی کو اپنا بچا ہوا دیا' پھر آپؐ نے فرمایا دائیں طرف

فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

والے دائیں طرف والے ہیں' خوب سن لو کہ دائیں طرف والے کو دو' انسؓ نے کہا اس لیے کہ یہی سنت ہے تین بار آپؐ نے فرمایا۔

۱۶۱۲ بَاب قَبُوْلِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ۔

باب ۱۶۱۲۔ شکار کا ہدیہ قبول کرنے کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہؓ سے شکار کا ایک دست قبول فرمایا۔

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَآ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَاشَكَّ فِيْهِ فَقَبِلَهٗ قُلْتُ وَاَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهٗ۔

۲۳۹۰۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' ہشام بن زید بن انس بن مالک' انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے مرالظہران میں ایک خرگوش کو بھگا کر نکالا' لوگ اس کے پیچھے دوڑے تو تھک گئے' لیکن میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لے کر آیا' اس نے اس کو ذبح کیا اور اس کے سرین یا اس کے دو' ران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجے' پھر شعبہ نے بیان کیا کہ نہیں ران ہی بھجوائی تھیں' اس میں کوئی شک نہیں' اور آپ نے اس کو قبول کر لیا' میں نے پوچھا کیا آپ نے اس میں سے کھایا؟ انھوں نے کہا ہاں! آپؐ نے اس میں سے کھایا پھر اس کے بعد بیان کیا کہ اس کو قبول کیا۔

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًا وَّهُوَبِا لْاَبْوَآءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَافِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَا حُرُمٌ۔

۲۳۹۱۔ اسمٰعیل' مالک' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' عبداللہ بن عباس' صعب بن جثامہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہ آپؐ ابواء میں یا ودان میں تھے' ایک گور خر ہدیہ بھیجا' تو آپؐ نے اس کو واپس کر دیا جب آپؐ نے اس کے چہرے کا رنگ دیکھا' تو آپؐ نے فرمایا میں نے تو فقط اس سبب سے واپس کیا کہ میں حالت احرام میں تھا۔

۱۶۱۳ بَاب قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ ۔

باب ۱۶۱۳۔ ہدیہ قبول کرنے کا بیان۔

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَآئِشَةَ يَبْتَغُوْنَ اَوْيَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۹۲۔ ابراہیم بن موسیٰ' عبدۃ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اپنا ہدیہ بھیجنے میں اس دن کا انتظار کرتے جب حضرت عائشہؓ کی باری ہوتی' اس سے ان کی غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاجوئی ہوتی تھی۔

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

۲۳۹۳۔ آدم' شعبہ' جعفر بن ایاس' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ام حفید نے جو

عَبَّاسٍؓ قَالَ اَهْدَتْ اُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِطًا وَّسَمْنًا وَّاَضُبًّا فَاَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَاُكِلَ عَلٰى مَآئِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّا اُكِلَ عَلٰى مَآئِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس کی خالہ تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھیجے (۱)، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی میں سے تو کھالیا، لیکن گوہ کو نفرت کے ساتھ چھوڑ دیا، ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کھایا گیا، اگر وہ حرام ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر اسے نہ کھایا جاتا۔

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَهُمْ۔

۲۳۹۴۔ ابراہیم بن منذر، معن، ابراہیم بن طہمان، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی کھانا لایا جاتا تو اس کے متعلق دریافت فرماتے، آیا وہ ہدیہ ہے یا صدقہ ہے؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے، تو اپنے صحابہ سے فرماتے کہ کھاؤ اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے، تو آپؐ اپنا ہاتھ لگاتے اور لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر کھاتے

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۲۳۹۵۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا، تو کہا گیا کہ بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا ہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ قَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَآئِشَةَؓ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَآءَ هَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَّخُيِّرَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرٌّ اَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَاَلْتُ عَبْدَ

۲۳۹۶۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بریرہؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اس کے مالکوں نے شرط کی کہ ولاء ہم لیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا تم اسے خرید لو اور آزاد کر دو، اس لیے کہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے، اور بریرہؓ کے پاس گوشت ہدیہ بھیجا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بریرہؓ کو صدقہ میں ملا تھا اس کے لیے تو صدقہ ہے، لیکن میرے لیے ہدیہ ہے اور بریرہؓ کو ان کے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا، عبدالرحمٰن نے پوچھا اس کا شوہر غلام تھا یا آزاد، شعبہ نے بیان کیا میں نے عبدالرحمٰن سے بریرہ کے شوہر کے متعلق دریافت کیا، تو کہا، میں نہیں جانتا کہ وہ

(۱) "گوہ" کی حلت و حرمت کے بارے میں انشاء اللہ کتاب الاطعمہ میں تفصیل آئے گی۔

الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَآ اَدْرِیْٓ اَحُرٌّ اَمْ عَبْدٌ۔

آزاد تھایا غلام۔

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَآ اِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ اِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اِنَّهَا بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

۲۳۹۷۔ محمد بن مقاتل' ابوالحسن' خالد بن عبداللہ' خالد حذاء' حفصہ بنت سیرین ام عطیہؓ سے روایت کرتی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے' اور پوچھا کیا تمھارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا نہیں' لیکن ام عطیہؓ کا بھیجا ہوا بکری کا وہ گوشت ہے جو آپؐ نے اس کو بھیجا تھا آپؐ نے فرمایا صدقہ تو اپنی جگہ پر پہنچ گیا(۱)۔

۱۶۱۴ بَاب مَنْ اَهْدٰى اِلٰى صَاحِبِهٖ وَتَحَرّٰى بَعْضَ نِسَآئِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ۔

باب ۱۶۱۴۔ اس شخص کا بیان جو اپنے دوست کو تحفہ بھیجنے میں خاص اس دن کا انتظار کرے جب اس کی باری ایک خاص بیوی کے پاس رہنے کی ہو۔

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَؓ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِيْ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ صَوَاحِبِيْ اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهَا۔

۲۳۹۸۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ہشام' اپنے والد (عروہ) سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ لوگ ہدیہ بھیجنے میں میری باری کا انتظار کرتے تھے اور ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ میری سوکنیں جمع ہوئیں اور آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ نِسَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَالسَّوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَآئِرُ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَآئِشَةَ فَاِذَا كَانَتْ عِنْدَ اَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّهْدِيَهَآ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ

۲۳۹۹۔ اسمٰعیل برادر اسمٰعیل' (عبدالحمید بن ابی اویس) سلیمان' ہشام بن عروہ عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی دو جماعتیں تھیں' ایک میں حضرت عائشہؓ' حفصہؓ' صفیہؓ اور حضرت سودہؓ تھیں اور دوسری میں ام سلمہؓ اور تمام بیویاں تھیں اور مسلمانوں کو معلوم تھا کہ آپؐ حضرت عائشہؓ کو محبوب رکھتے ہیں' جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنا چاہتا تو انتظار کرتا' یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے گھر میں ہوتے' تو ہدیہ والا آپؐ کے پاس حضرت عائشہؓ کے گھر میں بھیجتا' ام سلمہؓ کی جماعت نے گفتگو کی' اور ام سلمہؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کرو کہ آپؐ لوگوں سے

(۱) یعنی اس کا کھانا جائز ہے کیونکہ زکوٰۃ صدقہ وغیرہ جب مستحق کو مل جائے تو وہ جس طرح چاہے جائز حدود میں اس کا استعمال کر سکتا ہے وہ کسی غنی کو بھی کھلا سکتا ہے۔

عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَاَنْ يُّهْدِيَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوْتِ نِسَآئِهٖ فَكَلَّمَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَّهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيْهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِيْنَ دَارَ اِلَيْهَا اَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَّهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَاقَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْهِ حَتّٰى يُكَلِّمَكِ فَدَارَاِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَؓ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْنَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اِنَّ نِسَآءَ كَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَابُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ فَقَالَتْ بَلٰى فَرَجَعَتْ اِلَيْهِنَّ فَاَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِيْ اِلَيْهِ فَاَبَتْ اَنْ تَرْجِعَ فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَاَتَتْهُ فَاَغْلَظَتْ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَآءَ كَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتّٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ اِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ حَتّٰى اَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ اِنَّهَا بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْاٰخِيْرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ

فرمادیں کہ جو شخص آپ کو ہدیہ بھیجنا چاہے تو بھیج دے' چاہے اپنی بیویوں میں سے جس کے پاس بھی آپ ہوں' چنانچہ ام سلمہؓ نے ان کے کہنے کے مطابق آپؐ سے عرض کیا تو آپؐ نے کچھ بھی جواب نہ دیا' ان بیویوں نے ام سلمہؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ آپؐ نے کچھ بھی جواب نہ دیا' انھوں نے کہا پھر آپؐ سے عرض کرو' ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ جب میری باری آئی تو میں نے آپؐ سے عرض کیا' آپؐ نے کچھ بھی جواب نہ دیا' ان بیویوں نے پوچھا تو کہا کہ آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا' انھوں نے کہا کہ پھر عرض کرو' چنانچہ جب ان کی باری آئی تو عرض کیا' آپؐ نے فرمایا مجھے عائشہؓ کے متعلق اذیت نہ دو' اس لئے کہ وحی میرے پاس اسی وقت آتی ہے جب میں عائشہؓ کے کپڑوں میں ہوتا ہوں' ام سلمہؓ نے عرض کیا میں آپ کو اذیت پہنچانے سے توبہ کرتی ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' پھر ان لوگوں نے حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ کو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ عرض کرنے کے لیے بھیجا کہ آپؐ کی بیویاں ابو بکرؓ کی بیٹی کے متعلق انصاف کرنے کے لیے خدا کا واسطہ دیتی ہیں' حضرت فاطمہؓ نے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اے میری بیٹی کیا تجھے اس سے محبت نہیں ہے جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ حضرت فاطمہؓ نے کہا کیوں نہیں' پھر وہ لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آئیں اور ان سے حالات بیان کیے' ان لوگوں نے دوبارہ آپؐ کی خدمت میں جانے کو کہا' تو انھوں نے دوبارہ جانے سے انکار کیا' پھر ان لوگوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا وہ آئیں اور سختی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ کی بیویاں ابن ابو قحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کے لیے آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہیں' اور انھوں نے اپنی آواز بلند کر لی یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کو برا بھلا کہا جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھنے لگے کہ کچھ بولتی ہیں یا نہیں' حضرت عائشہؓ بولنے لگیں اور حضرت زینب کی باتوں کا جواب دیا یہاں تک کہ ان کو خاموش کر دیا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ آخر ابو بکر کی بیٹی ہیں' امام بخاری نے کہا کہ آخری قصہ یعنی حضرت فاطمہؓ کا قصہ ہشام بن عروہ سے منقول ہے وہ ایک آدمی سے بواسطہ زہری محمد بن

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَّجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَقَالَ اَبُوْ مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَادَاِيَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِّنَ الْمَوَالِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ فَاطِمَةُ۔

عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں اور ابو مروان نے بواسطہ' ہشام' عروہ بیان کیا کہ لوگ ہدیہ بھیجنے میں حضرت عائشہؓ کی باری کا انتظار کرتے تھے اور ہشام ایک قریشی آدمی سے اور ایک غلام سے بواسطہ زہری' محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی تو حضرت فاطمہؓ نے اجازت چاہی۔

١٦١٥ بَاب مَالَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ۔

باب ۱۶۱۵۔ ہدیہ واپس نہ کیا جائے۔

٢٤٠٠۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَا وَلَنِيْ طِيْبًا قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ قَالَ وَزَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔

۲۴۰۰۔ ابو معمر' عبدالوارث' عزرہ بن ثابت انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں ثمامہ بن عبداللہ کے پاس گیا تو انھوں نے مجھ کو خوشبو دی اور حضرت انسؓ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی خوشبو واپس نہ کرتے تھے۔

١٦١٦ بَاب مَنْ رَّاَى الْهِبَةَ الْغَآئِبَةَ جَآئِزَةً

باب ۱۶۱۶۔ بعض لوگوں نے غائب چیز کے ہبہ کو جائز خیال کیا ہے۔

٢٤٠١۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَآءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَآءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ۔

۲۴۰۱۔ سعید بن ابی مریم' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' مسور بن مخرمہ اور مروان نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوازن کا وفد آیا' تو آپؐ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف بیان کی جو اس کے شایان شان ہے' پھر فرمایا امابعد! تمھارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کو ان کے قیدی واپس کر دوں' جو شخص تم میں سے یہ بطیب خاطر کرنا چاہے تو یہ کرے' اور جو شخص اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے' یہاں تک کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو جو مال غنیمت عطا کرے ہم اس کو اس میں سے دے دیں' لوگوں نے عرض کیا ہم بخوشی ایسا کرنے کو تیار ہیں۔

١٦١٧ بَاب الْمُكَافَاةِ فِي الْهِبَةِ۔

باب ۱۶۱۷۔ ہبہ کا بدلہ دینے کا بیان۔

٢٤٠٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ

۲۴۰۲۔ مسدد' عیسیٰ بن یونس' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ سے

يُوْنُس عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيْعٌ وَّمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ۔

روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کرتے تھے اور اس کا بدلہ دیتے تھے' وکیع اور محاضر نے بہ سند' ہشام عروہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) روایت نہیں کیا۔

۱۶۱۸ بَاب الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ وَاِذَا اَعْطٰى بَعْضَ وَلَدِهٖ شَيْئًا لَّمْ يَجُزْ حَتّٰى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْاٰخَرِيْنَ مِثْلَهٗ وَلَا يُشْهِدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ عَطِيَّتِهٖ وَمَايَاْكُلُ مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَايَتَعَدّٰى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيْرًا ثُمَّ اَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهٖ مَاشِئْتَ۔

باب ۱۶۱۸۔ اپنی اولاد کو کوئی چیز ہبہ کرنے کا بیان اور اگر اپنے ایک لڑکے کو کوئی چیز دے تو یہ جائز نہیں جب تک کہ ان کے درمیان میں مساوات نہ کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی نہ دے اور اس قسم کے ہبہ پر کوئی شخص گواہ نہ بنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی اولاد کے درمیان عطیہ میں انصاف برتو' اور کیا والدین ہبہ کر کے رجوع کر سکتے ہیں' اور اپنی اولاد کا مال دستور کے موافق کھا سکتا ہے' لیکن حد سے زیادہ نہ بڑھے' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ خریدا' پھر اس کو حضرت ابن عمرؓ کو دے دیا اور فرمایا کہ تم جو چاہو کرو۔

۲۴۰۳۔حَدَّثَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

۲۴۰۳۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' حمید بن عبدالرحمٰن' محمد بن نعمان بن بشیر' نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے' آپؐ نے فرمایا کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اتنا ہی دیا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں' آپؐ نے فرمایا تو اس کو واپس لے لے۔

۱۶۱۹ بَاب الْاِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ۔

باب ۱۶۱۹۔ ہبہ میں گواہ مقرر کرنے کا بیان۔

۲۴۰۴۔حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ وَّ هُوَعَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ

۲۴۰۴۔ حامد بن عمر' ابو عوانہ' حصین' عامر' نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو میرے والد نے کچھ عطیہ دیا' عمرہ بنت رواحہ نے کہا میں راضی نہیں ہوں گی' جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنا دو' تو انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ کے بطن سے ہے ایک عطیہ دیا تو عمرہ نے مجھ کو حکم دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں آپ کو گواہ مقرر کروں' آپؐ

بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ۔

نے فرمایا کیا ایسا ہی تمام بچوں کو تو نے دیا ہے' میں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کا لحاظ رکھو' انھوں نے وہ ہبہ واپس کرالیا اور ان کے بیٹے نے واپس کر دیا۔

۱۶۲۰ بَاب هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهٖ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ جَائِزَةٌ وَّقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَايَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ هَبِيْ لِيْ بَعْضَ صَدَاقِكِ اَوْ كُلَّهٗ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيْهِ قَالَ يَرُدُّ اِلَيْهَآ اِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَاِنْ كَانَتْ اَعْطَتْهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ لَّيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ خَدِيْعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْئًا مَّرِيْئًا۔

باب ۱۶۲۰۔ شوہر کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہبہ کرنا' ابراہیم نے جائز کہا اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا یہ دونوں رجوع نہیں کریں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی سے اجازت چاہی کہ مرض کی حالت میں حضرت عائشہؓ کے گھر میں رہیں' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ہبہ کر کے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے کھائے اور زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جو اپنی بیوی سے کہے کہ مجھ کو اپنے مہر کا کچھ حصہ یا کل مہر معاف کر دے پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد اس کو طلاق دے دی' پھر عورت نے ہبہ سے رجوع کر لیا تو وہ اس کو پورا مہر دے گا' اگر اس کی نیت فریب کی تھی اور اگر اس کو عورت نے اپنی خوشی سے معاف کیا تھا اور خاوند کے دل میں کوئی فریب نہیں تھا تو جائز ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ تم کو خوشی سے کچھ دیں تو اس کو شوق سے کھاؤ۔

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ اسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِؓ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ

۲۴۰۵۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' معمر' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم وزنی ہو گیا' اور آپؐ کی بیماری زور پکڑ گئی تو اپنی بیویوں سے اجازت چاہی کہ میرے گھر میں مرض کی حالت میں رہیں تو ان لوگوں نے اس کی اجازت دے دی' آپؐ دو آدمیوں کے درمیان نکلے آپؐ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے' عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے' عبیداللہ نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے بیان کیا' جو حضرت عائشہؓ نے بیان کیا اور انھوں نے مجھ سے پوچھا کیا تو جانتا ہے کہ وہ کون آدمی تھا جس کا نام عائشہؓ نے نہیں لیا' میں نے کہا نہیں'

عَائِشَةُ قُلْتُ لَاقَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

انھوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے۔

۲٤۰٦۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۲۴۰۶۔ مسلم بن ابراہیم' وہیب' ابن طاؤس' طاؤس' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کر کے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرے پھر اس کو کھائے

۱٦۲۱ بَاب هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا اِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ اِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيْهَةً فَاِذَا كَانَتْ سَفِيْهَةً لَّمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ۔

باب ۱۶۲۱۔ عورت کا اپنے شوہر کے علاوہ کسی کو ہبہ کرنا اور اس کا آزاد کرنا جب کہ اس کا شوہر ہو تو جائز ہے(۱)' بشرطیکہ وہ عورت بے وقوف نہ ہو اور اگر بے وقوف ہو تو ناجائز ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے وقوفوں کو اپنا مال نہ دو۔

۲٤۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ مَالٌ اِلَّا مَااَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَاَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِيْ وَلَاتُوْعِيْ فَيُوْعٰى عَلَيْكِ۔

۲۴۰۷۔ ابو عاصم' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ' عباد بن عبداللہ' اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس وہی مال ہے جو مجھ کو زبیرؓ نے دیا تو کیا میں اس کو صدقہ میں دوں؟ آپؐ نے فرمایا صدقہ کر اور بند کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ تم سے بھی بند کر لے گا۔

۲٤۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ۔

۲۴۰۸۔ عبیداللہ بن سعید' عبداللہ بن نمیر' ہشام بن عروہ' فاطمہ' اسماء سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کرو اور گن گن کر نہ رکھو کہ اللہ بھی گن گن کر دے گا اور بند کر کے نہ رکھ' ورنہ اللہ بھی تم سے روک لے گا۔

۲٤۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَاْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِيْ يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ اَشَعَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّيْ اَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِيْ قَالَ اَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ

۲۴۰۹۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' یزید' بکیر' کریب (ابن عباسؓ کے غلام) میمونہ بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک لونڈی آزاد کر دی' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی' جب ان کی باری کا دن آیا تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپکو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا' آپؐ نے فرمایا کیا تم آزاد کر چکی ہو؟ انھوں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا اگر تم اسے اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تمھیں زیادہ ثواب ہوتا' بکر بن مضر نے بواسطہ عمرو' بکیر' کریب روایت کیا کہ میمونہ نے آزاد کر دیا۔

(۱) جب عورت عقل و شعور رکھتی ہو اور اس کی ملکیت میں کچھ مال وغیرہ ہو تو وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر بھی ہبہ کر سکتی ہے۔

عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ اَعْتَقَتْ۔

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يُقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۱۰۔ حبان بن موسیٰ‘ عبداللہ‘ یونس‘ زہری‘ عروہ‘ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے جس کا نام قرعہ میں نکل آتا‘ اس کو اپنے ساتھ لے جاتے اور ہر بیوی کے پاس ایک دن رات رہتے‘ مگر سودہؓ بنت زمعہ نے اپنی باری کے دن رات حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیئے تھے اس سے غرض صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی تھی۔

۱۶۲۲ بَاب بِمَنْ يُّبْدَاُ بِالْهَدِيَّةِ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً لَّهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ اَخْوَالِكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔

باب ۱۶۲۲۔ ہدیہ کی ابتدا کن لوگوں سے کی جائے اور بکر نے بواسطہ عمرو‘ بکیر کریب (ابن عباسؓ کے غلام) بیان کیا کہ میمونہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد کر دی‘ تو آپؐ نے ان سے فرمایا اگر تو اسے اپنے ماموں کو پہنچا دیتی‘ تو تجھ کو بہت زیادہ ثواب ہوتا۔

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَآ اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

۲۴۱۱۔ محمد بن بشار‘ محمد بن جعفر‘ شعبہ‘ ابو عمران جونی‘ طلحہ بن عبداللہ جو بنی تیم بن مرہ کے ایک آدمی تھے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں‘ آپؐ نے فرمایا ان دونوں میں سے جس کا دروازہ تمھارے قریب ہو۔

۱۶۲۳ بَاب مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَّقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَّالْيَوْمَ رِشْوَةً۔

باب ۱۶۲۳۔ کسی مجبوری کی بناء پر ہدیہ قبول نہ کرنے کا بیان اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو ہدیہ‘ ہدیہ تھا لیکن آج تو وہ رشوت ہے۔

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲۴۱۲۔ ابوالیمان‘ شعیب‘ زہری‘ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ‘ عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا انھوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے جو

عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْبِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِيْ وَجْهِيْ رَدَّهٗ هَدِيَّتِيْ قَالَ لَيْسَ بِنَارَدٍّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر تحفہ بھیجا' اس وقت آپؐ ابواء یا ودان میں حالت احرام میں تھے' آپؐ نے اس کو واپس کر دیا صعب نے کہا کہ جب میرے چہرے پر آپؐ نے ہدیہ واپس کر دینے کے سبب سے ناراضی کا اثر دیکھا' تو آپؐ نے فرمایا تمھارا تحفہ واپس کرنا مناسب نہ تھا مگر اس سبب سے (واپس کر دیا) کہ ہم احرام میں ہیں۔

٢٤١٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّؓ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْبَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرُ يُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَآءٌ اَوْبَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْشَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا۔

۲۴۱۳۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' زہری' عروہ بن زبیر' ابو حمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد کے ایک شخص کو جس کو ابن لتبیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا' صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا' جب وہ وصول کر کے واپس آئے تو کہا یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا ہے جو مجھے بھیجا گیا' آپؐ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ رہا پھر دیکھتا کہ تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو شخص اس (صدقہ) کے مال سے کوئی چیز لے گا تو وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر لائے گا اگر اونٹ ہو گا' تو وہ بول رہا ہو گا، گائے ہو گی' تو وہ بول رہی ہو گی بکری ہو گی تو وہ ممیار ہی ہو گی' پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھایا' یہاں تک کہ ہم نے آپؐ کے بغل کی سفیدی دیکھی' اے میرے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا' اے میرے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا' تین بار آپؐ نے فرمایا۔

١٦٢٤ بَاب اِذَا وَهَبَ هِبَةً اَوْوَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلَيْهِ وَقَالَ عَبِيْدَةُ اِنْ مَّاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهٗ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِيْ اَهْدٰى وَقَالَ الْحَسَنُ اَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدٰى لَهٗ اِذَا قَبَضَهَا الرَّسُوْلُ۔

باب ۱۶۲۴۔ اگر کوئی شخص ہبہ کرے یا وعدہ کرے پھر قبل اس کے کہ وہ چیز اس کے پاس پہنچے وہ (ہبہ کرنے والا یا وعدہ کرنے والا) مر جائے عبیدہ نے کہا کہ اگر ہبہ کرنے والا مر جائے اور وہ ہدیہ موہوب لہ کی زندگی میں علیحدہ کر دیا گیا ہو' تو وہ اس کے وارثوں کا ہو گا اور اگر علیحدہ نہ کیا گیا ہو' تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کا ہو گا' حسن بصری نے کہا کہ ان دونوں میں سے جو بھی پہلے مر جائے موہوب لہ کے وارثوں کا ہو گا جب کہ قاصد نے اس پر قبضہ کر لیا ہو۔

٢٤١٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْجَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْدَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِيْ فَحَثٰى لِيْ ثَلٰثًا۔

۲۴۱۴۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابن منکدر جابرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بحرین کا مال آیا تو میں تم کو اسطرح (لپ بھر کر) تین بار دوں گا' وہ مال نہیں آیا' یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی' حضرت ابو بکرؓ نے ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے کہ جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو' یا آپؐ پر اس کا قرض ہو تو وہ میرے پاس آئے میں اس کو دوں گا' میں ابو بکرؓ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تو انھوں نے تین لپ بھر کر مجھے دیئے۔

١٦٢٥ بَاب كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَلَكَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ ۔

باب ۱۶۲۵۔ غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے اور ابن عمرؓ نے کہا کہ میں ایک سرکش اونٹ کی پیٹھ پر سوار تھا تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لیا' اور فرمایا اے عبداللہ یہ تیرا ہے۔

٢٤١٥ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَابُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَآءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَاْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ ۔

۲۴۱۵۔ قتیبہ بن سعید' لیث' ابن ابی ملیکہ' مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں' لیکن مخرمہ کو کچھ بھی نہیں دیا' مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چل' میں ان کے ساتھ چلا' تو انھوں نے کہا کہ اندر جا اور آپ کو میرے واسطے بلا لا' میں نے آپؐ کو بلایا تو آپؐ باہر تشریف لائے اس حال میں کہ انھیں قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے تھے' آپؐ نے فرمایا ہم نے تیرے واسطے اس کو چھپا رکھا تھا' مخرمہ نے اس کو دیکھا اور اس کو دیکھ کر خوش ہو گئے۔

١٦٢٦ بَاب اِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْاٰخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ ۔

باب ۱۶۲۶۔ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز دے اور دوسرا شخص اس پر قبضہ کرلے لیکن یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔

٢٤١٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ

۲۴۱۶۔ محمد بن محبوب' عبدالواحد' معمر' زہری' حمید بن عبدالرحمٰن' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں تو تباہ ہو گیا' آپؐ نے فرمایا کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں صحبت کرلی' آپؐ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے؟

بِاَهْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَّالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ فِیْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰی اَحْوَجَ مِنَّا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَابَیْنَ لَابَتَیْهَا اَهْلُ بَیْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

اس نے کہا نہیں' آپؐ نے فرمایا کیا دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتا ہے؟ کہا نہیں' آپؐ نے فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں' ایک انصاری ایک عرق لے کر آئے' عرق ایک پیمانہ ہے جس میں کھجوریں تھیں، آپؐ نے فرمایا اس کو لے جا' اور خیرات کر دے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اس شخص کو دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے' قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مدینہ کے دو پتھریلے کناروں کے درمیان کوئی گھر ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو آپؐ نے فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

۱۶۲۷ بَاب اِذَا وَهَبَ دَیْنًا عَلٰی رَجُلٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ هُوَ جَائِزٌ وَّوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِرَجُلٍ دَیْنَهٗ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَهٗ عَلَیْهِ حَقٌّ فَلْیُعْطِهٖ اَوْ لِیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ اَبِیْ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ فَسَاَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَآءَهٗ اَنْ یَّقْبَلُوْا تَمَرَ حَائِطِیْ وَیُحَلِّلُوْٓا اَبِیْ۔

باب ۱۶۲۷۔ اگر کوئی شخص اپنا قرض کسی کو ہبہ کر دے' شعبہ نے بواسطہ حکم نقل کیا کہ جائز ہے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اپنا قرض بخش دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص پر کوئی حق ہو تو وہ اسے ادا کر دے یا اس کو معاف کرائے' جابرؓ نے کہا کہ میرے والد قتل کیے گئے اور ان پر قرض تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قرض خواہوں سے کہا کہ میرے باغ کا پھل قبول کر لیں' اور میرے والد کا قرض معاف کر دیں۔

۲۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ شَهِیْدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِیْ حُقُوْقِهِمْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمْتُهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ یَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِیْ وَیُحَلِّلُوْٓا اَبِیْ فَاَبَوْا فَلَمْ یُعْطِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِیْ وَلَمْ یَکْسِرْهُ لَهُمْ وَلٰکِنْ قَالَ سَاَغْدُوْا عَلَیْكَ فَغَدَا عَلَیْنَا حَتّٰی اَصْبَحَ فَطَافَ فِی النَّخْلِ وَدَعَا فِیْ ثَمَرِهٖ بِالْبَرَکَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَیْتُهُمْ حُقُوْقَهُمْ وَبَقِیَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِیَّةٌ

۲۴۱۷۔ عبدان' عبداللہ' یونس' لیث نے اس طرح سند بیان کی یونس ابن شہاب' ابن کعب بن مالک' جابر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میرے والد جنگ احد میں شہید ہوئے' تو ان کے قرض خواہ اپنے حقوق کے مطالبہ میں سختی کرنے لگے' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے حالات بیانؓ کیے' اور آپؐ نے ان لوگوں سے سفارش کی کہ میرے باغ کا پھل لے لیں' اور میرے والد کا قرض چھوڑ دیں' لیکن ان لوگوں نے انکار کیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرا باغ نہیں دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوایا' بلکہ فرمایا کہ میں تمھارے پاس صبح آؤں گا' جب صبح ہوئی تو آپؐ تشریف لائے اور کھجور کے درخت کے پاس گھومے اور اس کے پھل میں برکت کی دعا کی' پھر میں نے ان پھلوں کو توڑا' اور ان کے حقوق ادا کر دیئے، اور میرے پاس اس کا پھل بچ گیا' پھر میں

ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَّاعُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ اَلَا يَكُوْنُ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' آپؐ بیٹھے ہوئے تھے' میں نے آپؐ سے یہ حال بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے جو وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے فرمایا اے عمرؓ سنو' حضرت عمرؓ نے عرض کیا ہمیں تو معلوم ہی ہے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں' بخدا آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔

۱۶۲۸ بَاب هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّابْنِ عَتِيْقٍ وَّرِثْتُ عَنْ اُخْتِيْ عَآئِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ اَعْطَانِيْ بِهٖ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ اَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا۔

باب ۱۶۲۸۔ ایک چیز کا چند آدمیوں کو ہبہ کرنے کا بیان اور اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن عائشہؓ سے غابہ میں جو ترکہ ملا اور اس کے بدلے حضرت معاویہؓ ایک لاکھ دیتے تھے' وہ تم دونوں کو دیتی ہوں۔

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَّعَنْ يَّسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اِنْ اَذِنْتَ لِيْ اَعْطَيْتُ هٰٓؤُلَآءِ فَقَالَ مَاكُنْتُ لِاُوْثِرَبِنَصِيْبِيْ مِنْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدًا فَتَلَّهٗ فِيْ يَدِهٖ ۔

۲۴۱۸۔ یحیٰی بن قزعہ' مالک' ابو حازم' سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی پینے کی چیز لائی گئی' آپؐ نے اس میں سے پیا آپؐ کے دائیں طرف ایک کم سن لڑکا تھا' اور بائیں طرف بوڑھے لوگ تھے' آپؐ نے اس لڑکے سے فرمایا کہ اگر تو اجازت دے تو میں یہ ان لوگوں کو دے دوں' اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپؐ کے جھوٹے میں اپنے حصہ میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح دینے والا نہیں' چنانچہ آپؐ نے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں زور سے رکھ دیا۔

۱۶۲۹ بَاب الْهِبَةِ الْمَقْبُوْضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوْضَةِ وَالْمَقْسُوْمَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُوْمَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِهَوَازِنَ مَاغَنِمُوْا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُوْمٍ وَّقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُّحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍؓ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِيْ

باب ۱۶۲۹۔ قبضہ کی ہوئی یا بغیر قبضہ (۱) کی ہوئی اور تقسیم کی ہوئی اور بغیر تقسیم کی ہوئی چیز کے ہبہ کرنے کا بیان' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب نے ہوازن کو مال غنیمت ہبہ کر دیا' حالانکہ وہ تقسیم کیا ہوا نہیں تھا' اور ثابت نے بیان کیا کہ مجھ سے مسعر نے بواسطہ محارب جابرؓ نقل کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں حاضر ہوا تو آپؐ نے میرا قرض ادا کر دیا اور زیادتی کے ساتھ دیا۔

(۱) حنفیہ کے نزدیک ہبہ کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جس چیز کو ہبہ کیا جائے وہ تقسیم شدہ ہو مشترک چیز کا ہبہ درست نہیں ہے۔ حنفیہ کے دلائل اور امام بخاریؒ کی پیش کردہ دلیلوں کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۸۲ ج ۱۶)۔

وَزَادَنِیْ۔

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ اُرَاهُ فَوَزَنَ لِيْ فَاَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى اَصَابَهَا اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

۲۴۱۹۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' محارب' جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اونٹ ایک سفر میں بیچا' جب ہم مدینہ آئے تو آپؐ نے فرمایا مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ' آپؐ نے اس کی قیمت تول کر دی' شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے جھکتی ہوئی تول کر دی' اور اس میں سے کچھ میرے پاس برابر رہتا' یہاں تک کہ یوم حرہ میں اہل شام نے اس کو چھین لیا۔

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا فَتَلَّهُ فِيْ يَدِهِ۔

۲۴۲۰۔ قتیبہ' مالک' ابو حازم' سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی' آپؐ کے دائیں طرف ایک کم سن لڑکا تھا' اور بائیں طرف بوڑھے لوگ تھے' آپؐ نے اس لڑکے سے فرمایا کیا تو اجازت دیتا ہے کہ میں ان لوگوں کو دے دوں' اس لڑکے نے کہا' خدا کی قسم میں آپؐ کے جھوٹے سے اپنے حصہ میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہ دوں گا' آپؐ نے وہ پیالہ اس لڑکے کے ہاتھ میں زور سے رکھ دیا۔

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ اَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوْا لَهُ سِنًّا فَاَعْطُوْهَا اِيَّاهُ فَقَالُوْا اِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا اِلَّا سِنًّا هِيَ اَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوْهَا فَاَعْطُوْهَا اِيَّاهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔

۲۴۲۱۔ عبداللہ بن عثمان بن جبلہ' عثمان بن جبلہ' شعبہ' سلمہ' ابو سلمہ' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک شخص کا قرض تھا (اس نے سختی سے تقاضا کیا) تو آپؐ کے اصحاب نے اس (کے قتل) کا ارادہ کیا آپؐ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو' اس لیے کہ حق والا ایسی ہی باتیں کرتا ہے اور فرمایا کہ اس کو اس کی عمر کا اونٹ خرید کر دے دو، لوگوں نے عرض کیا کہ اس عمر کا اونٹ تو نہیں ملتا البتہ اس سے زیادہ عمر کا اونٹ ملتا ہے' آپؐ نے فرمایا وہی خرید کر دے دو' اس لیے کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

۱۶۳۰ بَاب اِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ۔

باب ۱۶۳۰۔ اگر چند آدمی ایک جماعت کو ہبہ کر دیں۔

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَآءَهُ

۲۴۲۲۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' مروان بن حکم و مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا' اور ان لوگوں نے آپؐ سے درخواست کی کہ ان کو ان کے مال اور قیدی

وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَّعِيْ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْٓا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَآدٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّآ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰٓؤُلَآءِ جَآؤُنَا تَآئِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَايُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّا لَانَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْهِ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا وَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ هٰذَا اٰخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِيْ فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا۔

واپس کر دیں، آپؐ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ میرے ساتھ جو لوگ ہیں انھیں تم دیکھ رہے ہو اور میرے نزدیک سچی بات سب سے زیادہ اچھی ہے اس لیے تم دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرو، یا تو قیدی یا مال لو، اور اسی لیے میں نے تمھارا انتظار کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس سے زائد رات تک ان لوگوں کا انتظار کر کے طائف سے واپس ہوئے، جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزوں میں سے صرف ایک ہی واپس کریں گے تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اپنے قیدی واپس لینا چاہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور خدا کی تعریف بیان کی جو اس کے شایان شان ہے، پھر فرمایا امابعد تمھارے یہ بھائی تمھارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں، اور میں خیال کرتا ہوں کہ ان کے قیدی ان کو واپس کر دوں، تم میں سے جو شخص برضا ور غبت کرنا چاہے، تو ایسا کرے اور جو شخص اپنے حصے پر قائم رہنا چاہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مال غنیمت جو ہمیں عطا کرے، اس میں سے ہم ان کو دیں تو ایسا ہی کرے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم برضا و رغبت ایسا کرتے ہیں (یعنی ان کے قیدی واپس کر دیتے ہیں) آپؐ نے لوگوں سے کہا ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی، اور کس نے اجازت نہیں دی، اس لیے تم واپس جاؤ یہاں تک کہ تمھارے سردار ہمارے پاس تمھارا معاملہ بیان کریں، لوگ واپس گئے ان سے ان کے سرداروں نے گفتگو کی پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس ہوئے اور آپ سے بیان کیا کہ لوگ بخوشی ایسا کرنے کو (قیدی واپس کرنے کو) تیار ہیں، ہوازن کے قیدیوں کا حال ہم تک اس طرح پہنچا ہے، یہ آخری قول یعنی فهذ الذی بلغنا زہری کا قول ہے۔

۱۶۳۱ بَاب مَنْ اُهْدِيَ لَهٗ هَدِيَّةٌ وَّعِنْدَهٗ جُلَسَآؤُهٗ فَهُوَ اَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جُلَسَآؤَهٗ شُرَكَآءُ وُهٗ وَلَمْ يَصِحَّ۔

باب ۱۶۳۱۔ اگر کسی شخص کو کوئی ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہوں تو وہی اس کا مستحق ہے، اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی شریک ہوں گے، لیکن یہ نقل صحیح نہیں۔

۲۴۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

۲۴۲۳۔ ابن مقاتل، عبداللہ، شعبہ، سلمہ بن کہیل، ابوسلمہ،

اَخبرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَخَذَ سِنًّا فَجَآءَ صَاحِبُهٗ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ وَقَالَ اَفْضَلُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ایک اونٹ کسی سے قرض لیا تھا قرض خواہ تقاضا کرنے کے لیے آیا (اس نے سختی کی صحابہ نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو) آپؐ نے فرمایا حق والا ایسی ہی باتیں کرتا ہے پھر اس کو اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دلوایا اور فرمایا تم میں بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

٢٤٢٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَكَانَ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ يَاعَبْدَ اللّٰهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَلَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَلَكَ يَاعَبْدَاللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهٖ مَاشِئْتَ۔

۲۴۲۴۔ عبداللہ بن محمد' ابن عیینہ' عمرو' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور وہ حضرت عمرؓ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے آگے بڑھ جاتا تو حضرت عمرؓ فرماتے کہ اے عبداللہ کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اس کو میرے ہاتھ بیچ دو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یہ تو آپؐ ہی کا ہے' چنانچہ آپؐ نے اس کو خرید لیا آپؐ نے فرمایا اے عبداللہ یہ تمہارا ہے' جو چاہو کرو۔

١٦٣٢ بَاب اِذَا وَهَبَ بَعِيْرًا لِّرَجُلٍ وَّهُوَرَاكِبُهٗ فَهُوَ جَآئِزٌ وَّقَالَ الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَّكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ فَبَاعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَاعَبْدَاللّٰهِ۔

باب ۱۶۳۲۔ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی اونٹ ہبہ کر دے اور وہ اس پر سوار ہو' تو جائز ہے اور حمیدی نے کہا کہ مجھ سے سفیان نے بواسطہ عمرو' ابن عمرؓ کا قول نقل کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے' اور میں ایک سرکش اونٹ پر تھا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ دو' پھر آپؐ نے اس کو خرید لیا' تو آپؐ نے فرمایا اے عبداللہ یہ اونٹ تمہارا ہے۔

١٦٣٣ بَاب هَدِيَّةِ مَايُكْرَهُ لُبْسُهَا۔

٢٤٢٥ ۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ رَاٰى عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَآءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْوَفْدِ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّاخَلَاقَ

باب ۱۶۳۳۔ جس چیز کا پہننا مکروہ ہے اس کا ہدیہ بھیجنا۔

۲۴۲۵۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک ریشمی حلہ مسجد کے دروازے کے پاس فروخت ہوتا ہوا دیکھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کاش آپ اس کو خرید لیتے' تاکہ جمعہ اور وفد آنے کے دن پہنیں' آپؐ نے فرمایا یہ وہی

لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَ تْ حُلَلٌ فَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ اَكَسَوْتَنِيْهَا وَقُلْتَ فِیْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّاقُلْتَ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَا عُمَرُ اَخًا لَّهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

شخص پہنتا ہے' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں' پھر چند ریشمی حلے آپؐ کے پاس آئے' تو آپؐ نے حضرت عمر کو اس میں سے ایک حلہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا آپؐ مجھے یہ پہناتے ہیں حالانکہ آپؐ نے حلہ عطارد کی بابت اس طرح فرمایا تھا' آپؐ نے فرمایا میں نے تمھیں یہ پہننے کو نہیں دیا چنانچہ حضرت عمر نے اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہننے کو دیا۔

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَآءَ عَلِیٌّ فَذَكَرَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ عَلٰی بَابِهَا سِتْرًا مُّوْشِيًّا فَقَالَ مَالِیْ وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِیٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَاْمُرْنِیْ فِيْهِ بِمَا شَآءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهٖ اِلٰی فُلَانٍ اَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ۔

۲۴۲۶۔ محمد بن جعفر' ابو جعفر' ابن فضیل' فضیل' نافع' ابن عمرؓ۔ روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر میں تشریف لائے لیکن اندر نہیں گئے' حضرت علیؓ آئے تو ان سے حضرت فاطمہؓ نے بیان کیا حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے فاطمہ کے دروازے پر دھاری دار پردہ دیکھا مجھ کو دنیا کی آرائشوں سے کیا کام؟ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے اور ان سے یہ حال بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ چاہیں اس بارے میں مجھے کہہ دیں' آپؐ نے فرمایا کہ فلاں گھر والے کے پاس بھیج دو کہ وہ ضرورت مند ہیں۔

۲۴۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَهْدٰی اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَآءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَآءِیْ۔

۲۴۲۷۔ حجاج بن منہال' شعبہ' عبدالملک بن میسرہ' زید بن وہب حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی حلہ بھیجا' میں نے اس کو پہن لیا پھر میں نے آپؐ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھے تو میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی (رشتہ کی) عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۱۶۳۴ بَاب قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ اَوْجَبَّارٌ فَقَالَ اَعْطُوْهَا اٰجَرَ وَاُهْدِيَتْ

باب ۱۶۳۴۔ مشرکوں کے ہدیہ کا قبول (۱) کرنا اور ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی ایک آبادی میں داخل ہوئے جہاں ایک ظالم بادشاہ تھا اس نے اپنے خادموں سے کہا کہ ہاجرہ ابراہیم کو دے دو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر

(۱) مشرکوں یعنی غیر مسلموں کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے اور مسلمانوں کے لئے یا دین کے لئے نقصان کا اندیشہ نہ ہو اور کسی وجہ سے خلاف مصلحت بھی نہ ہو تو انہیں ہدیہ دینا بھی جائز ہے۔

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ وَّقَالَ اَبُو حُمَيْدٍ اَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَآءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَّكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ۔

آلود بکری ہدیہ میں بھیجی گئی اور ابو حمید نے کہا کہ ملک ایلہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا آپؐ نے اس کو ایک چادر دی اور وہاں کے دریا میں کچھ حصہ لکھ دیا۔

۲۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَّكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۲۸۔ عبداللہ بن محمد' یونس بن محمد' شیبان' قتادہ' انسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جبہ تحفہ میں بھیجا گیا' اور آپؐ حریر (ریشم) کے استعمال سے منع فرماتے تھے لوگ اس جبہ سے بہت خوش ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے' سعد بن معاذؓ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہوں گے اور سعید نے بواسطہ قتادہ انسؓ روایت کیا کہ اکیدر دومہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ بھیجا۔

۲۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَّسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا فَقِيْلَ اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَازِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۲۹۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' خالد بن حارث' شعبہ' ہشام بن زید' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی عورت زہر آلود بکری لے کر آئی اس میں سے آپؐ نے کھالیا اس عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور آپ سے کہا گیا کہ کیوں نہ ہم اسے قتل کر دیں' آپؐ نے فرمایا نہیں' میں اس کا اثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تالو میں برابر دیکھتا رہا۔

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْنَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْقَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَابَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً

۲۴۳۰۔ ابوالنعمان' معتمر بن سلیمان' سلیمان' ابو عثمان' عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (ایک سفر میں) تھے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ اس وقت ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا ایک صاع کے قریب آٹا تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا' پھر ایک مشرک دراز قد جس کے بال بکھرے ہوئے تھے' بکریوں کا ایک ریوڑ ہانکتا ہوا لے کر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا عطیہ ہے یا ہبہ ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں آپؐ نے اس سے ایک بکری خرید لی اسے ذبح کیا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُّشْوٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ مَافِي الثَّلٰثِيْنَ وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَآئِبًا خَبَاَلَهٗ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

نے کلیجی بھننے کا حکم دیا' خدا کی قسم ان ایک سو تیس آدمیوں میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کو آپؐ نے کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا نہ دیا ہو جو موجود تھا اس کو وہیں دے دیا اور جو موجود نہ تھا اس کا حصہ چھپا کر رکھ دیا' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت کے دو پیالے بنائے' جن میں سے تمام لوگوں نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا بلکہ دونوں پیالوں میں سے کچھ گوشت بچ بھی گیا' جس کو ہم نے اونٹ پر رکھ لیا یا اسی طرح کے کچھ الفاظ راوی نے بیان کئے۔

۱۶۳۵ بَاب الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: لَايَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ۔

باب ۱۶۳۵۔ مشرکین کو ہدیہ دینے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جنھوں نے تم سے دین میں جھگڑا نہیں کیا' اور نہ تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف کرنے سے اللہ تعالیٰ تمھیں نہیں روکتا۔

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰى عُمَرُ حُلَّةً عَلٰى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَآءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ اَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيْعُهَا اَوْتَكْسُوْهَا فَاَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ اِلٰى اَخٍ لَّهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ۔

۲۴۳۱۔ خالد بن محمد' سلیمان بن بلال' عبداللہ بن دینار' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو ریشمی حلہ بیچتے ہوئے دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس حلہ کو خرید لیجئے' تاکہ جمعہ کے دن اور جس دن وفد آئے آپؐ پہنیں، آپؐ نے فرمایا' اس کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند حلے لائے گئے ان میں سے ایک حلہ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو بھیج دیا' حضرت عمرؓ نے کہا میں اسے کیونکر پہنوں جب کہ آپؐ اس کے متعلق ایسا ایسا فرما چکے ہیں' تو آپؐ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کے لیے نہیں دیا ہے' بلکہ اس کو بیچ دو' یا کسی کو پہنا دو' چنانچہ اس حلے کو حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بھائی کو جو مکہ میں تھا اور ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا' بھیج دیا۔

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ

۲۴۳۲۔ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' ہشام' عروہ' اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں اسماء نے بیان کیا کہ میرے پاس میری ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آئیں اور وہ مشرک تھیں' تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور عرض کیا وہ محبت سے میرے پاس آئی ہے تو کیا میں اپنی ماں کے ساتھ سلوک کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں' اپنی ماں کے ساتھ سلوک کر۔

اُمَّاتٌ ۔

١٦٣٦ بَاب لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِیْ هِبَتِهٖ وَصَدَقَتِهٖ۔

باب ۱۶۳۶۔ کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے ہبہ اور صدقہ میں رجوع کرے۔

٢٤٣٣ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَآئِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْعَآئِدِ فِیْ قَيْئِهٖ۔

۲۴۳۳۔ مسلم بن ابراہیم' ہشام و شعبہ' قتادہ' سعید بن میتب' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہبہ کر کے واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے قے کر کے کھانے والا۔

٢٤٣٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِیْ يَعُوْدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِیْ قَيْئِهٖ۔

۲۴۳۴۔ عبدالرحمٰن بن مبارک' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بری مثال ہمارے لیے مناسب نہیں جو شخص ہبہ کر کے واپس لے' وہ اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے کھائے۔

٢٤٣٥ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِیْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ مِنْهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَآئِعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتَشْتَرِهٖ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِیْ قَيْئِهٖ۔

۲۴۳۵۔ یحییٰ بن قزعہ' مالک' زید بن اسلم' اسلم' حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک گھوڑا ایک شخص کو خدا کی راہ میں سواری کے لیے دیا جس کے پاس وہ گھوڑا تھا' اس نے اس کو خراب کر دیا میں نے چاہا کہ اس کو اس سے خرید لوں اور میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو سستا بیچ دے گا میں نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا کہ اس کو نہ خریدو' اگرچہ وہ تمھیں ایک درہم میں دے دے' اس لیے کہ صدقہ دے کر واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹتا ہے۔

١٦٣٧ بَاب ۔

باب ۱۶۳۷۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٢٤٣٦ ۔حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَنَّ بَنِیْ صُهَيْبٍ مَّوْلَی ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی ذٰلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكُمَا عَلٰی

۲۴۳۶۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' ابن جریج' عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی صہیب نے جو ابن جدعان کے غلام تھے' دو مکان اور ایک حجرے کے متعلق دعوی کیا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو دے دیئے تھے' مروان نے پوچھا اس کے متعلق تمھارے حق میں کون گواہی دے گا؟ ان لوگوں نے کہا' ابن عمرؓ (گواہ ہیں) مروان نے ان کو بلایا تو انھوں نے

ذٰلِكَ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ ـ

گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو دو مکان دیئے اور ایک حجرہ دیا تھا۔ مروان نے ان کی گواہی کی بناء پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

١٦٣٨ بَاب مَاقِيْلَ فِي الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى

اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ الْعُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهٗ وَاِسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا ـ

باب ۱۶۳۸۔ عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان(۱) اعمرتہ الدار کے معنی ہیں میں نے تم کو عمر بھر کے لیے مکان دے دیا استعمرکم فیہا کے معنی ہیں اس نے تم کو زمین میں بسایا۔

٢٤٣٧ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى اَنَّهَا لِمَنْ وُّهِبَتْ لَهٗ ـ

۲۴۳۷۔ ابو نعیم' شیبان' یحیٰ' ابو سلمہ' جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کے بارہ میں فیصلہ کیا کہ وہ اسی کا ہے جسکو دیا گیا ہے۔

٢٤٣٨ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ وَّقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ـ

۲۴۳۸۔ حفص بن عمر، ہمام، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے' اور عطا نے کہا کہ مجھ سے حضرت جابرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا۔

١٦٣٩ بَاب مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ.

باب ۱۶۳۹۔ اس شخص کا بیان جو کسی سے گھوڑا مستعار لے۔

٢٤٣٩ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِّنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ـ

۲۴۳۹۔ آدم' شعبہ' قتادہ' انسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ مدینہ میں ایک بار دشمن کے حملے کا خوف ہوا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے ایک گھوڑا مستعار لیا' جس کا نام مندوب تھا' چنانچہ آپؐ اس پر سوار ہو کر گئے جب واپس ہوئے تو فرمایا ہمیں کوئی خطرہ کی بات نظر نہیں آئی اور ہم نے اس گھوڑے کو پایا کہ دریا ہے۔

١٦٤٠ بَاب الْاِسْتِعَارَةِ لِلْعُرُوْسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ ـ

باب ۱۶۴۰۔ دلہن کے لیے زفاف کے وقت کوئی چیز مستعار لینے کا بیان۔

٢٤٤٠ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

۲۴۴۰۔ ابو نعیم' عبدالواحد بن ایمن' ایمن سے روایت کرتے ہیں

(۱) عمریٰ کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے یوں کہے کہ تیری زندگی تک میں نے یہ مکان تمہیں دیا۔ اور ''رقبیٰ'' کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ یہ میرا مکان ہے اگر میں تم سے پہلے مر گیا تو یہ مکان تم لے لینا۔ اگر تم پہلے مر گئے تو یہ میرا ہی رہے گا۔

بْنُ اَیمَنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَیْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰی جَارِیَتِیْ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰی اَنْ تَلْبَسَهٗ فِی الْبَیْتِ وَقَدْ کَانَ لِیْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا کَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَیَّنُ بِالْمَدِیْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِیْرُهٗ۔

انھوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا تو وہ قطر کا ایک کرتہ پہنے ہوئی تھیں' جس کی قیمت پانچ درہم تھی' انھوں نے مجھ سے کہا کہ میری اس لونڈی کو تو دیکھو کہ گھر میں اس کپڑے کے پہننے سے انکار کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس ایسا ہی کرتا تھا مدینہ میں جب کسی عورت کو بھی (بوقت شادی) آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو میرے پاس آدمی بھیج کر مجھ سے منگوالیتی۔

۱۶۴۱ بَاب فَضْلِ الْمَنِیْحَةِ۔

باب ۱۶۴۱۔ منیحہ کی فضیلت کا بیان۔

۲۴۴۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِیْحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِیُّ تَغْدُوْا بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاِنَاءٍ۔

۲۴۴۱۔ یحییٰ بن بکیر' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ دینے والی اونٹنی اور صاف بکری جو صبح و شام برتن بھر کر دودھ دے کیا ہی عمدہ عطیہ ہے۔

۲۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ وَاِسْمٰعِیْلُ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ۔

۲۴۴۲۔ عبداللہ بن یوسف و اسمٰعیل بواسطہ مالک (نعیم المنیحۃ کے بجائے) نعم الصدقة (کیا ہی عمدہ صدقہ ہے) کے الفاظ روایت کرتے ہیں۔

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِیْنَةَ مِنْ مَّکَّةَ وَلَیْسَ بِاَیْدِیْهِمْ یَعْنِیْ شَیْئًا وَکَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلُ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰی اَنْ یُّعْطُوْهُمْ ثِمَارَ اَمْوَالِهِمْ کُلَّ عَامٍ وَّیَکْفُوْهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَکَانَتْ اُمُّهٗ اُمُّ اَنَسٍ اُمُّ سُلَیْمٍ کَانَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ فَکَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَاَعْطَاهُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَیْمَنَ مَوْلَاتَهٗ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ اَهْلِ خَیْبَرَ فَانْصَرَفَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ

۲۴۴۳۔ عبداللہ بن یوسف' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے' تو ان کے پاس کچھ نہیں تھا' اور انصار زمین و جائیداد کے مالک تھے انصار نے زمینیں اور جائیداد مہاجرین میں اس شرط پر تقسیم کر دیں کہ ہر سال ان کے پھل اور پیداوار دیا کریں گے اور محنت و مزدوری مہاجرین کریں گے' اور انسؓ کی ماں یعنی ام سلیم جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے چند درخت دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت اپنی آزاد کردہ لونڈی ام ایمن کو جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں' دے دیئے' ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والوں کے قتل سے فارغ ہوئے' اور مدینہ واپس ہوئے تو مہاجرین نے انصار کی دی گئی جائیدادیں انھیں واپس کر دیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ماں کو انکے کھجور کے درخت واپس کر دیئے' اور رسول اللہ صلی

رَدَّالْمُهَاجِرِيْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَا تِحَهُمُ الَّتِیْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّهِ عِذَاقَهَا وَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهٖ۔

اللہ علیہ وسلم نے ام ایمن کو اس کے بدلے میں اپنے باغ کے کچھ درخت دے دیئے' اور احمد بن شبیب نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے بواسطہ یونس اس حدیث کو روایت کیا اس میں (مکانھن من حائطه کے بجائے) مکانھن من خالصه کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

۲۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِیِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَادُوْنَ مَنِيْحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّالسَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَنَحْوِهٖ فَمَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نَّبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً۔

۲۴۴۴۔ مسدد' عیسیٰ بن یونس' اوزاعی' حسان بن عطیہ' ابو کبشہ سلولی' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چالیس خصلتیں ہیں' جن میں سب سے بہتر بکریوں کا کسی کو عطا کرنا ہے' جو شخص ان میں سے کسی ایک خصلت پر بھی بغرض ثواب اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھ کر عمل کرے گا۔ تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا' حسان کا بیان ہے کہ ہم بکری کے عطیہ کے علاوہ جن خصائل کا شمار کر سکے وہ یہ ہیں سلام کا جواب دینا' چھینک کا جواب دینا' راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا دور کر دینا وغیرہ وغیرہ ہم پندرہ خصلتوں سے زیادہ شمار نہیں کر سکے۔

۲۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ فَقَالُوْا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ

۲۴۴۵۔ محمد بن یوسف' اوزاعی' عطاء جابرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے بعض لوگوں کے پاس ضرورت سے زیادہ زمینیں تھیں تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم ان زمینوں کو تہائی چوتھائی اور نصف پیداوار پر دیں گے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو' وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے اور اگر ایسا نہ کرے تو زمین کو یوں ہی رہنے دے' اور محمد بن یوسف نے بواسطہ اوزاعی' زہری' عطاء بن یزید' ابو سعید بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا' تیری خرابی ہو' ہجرت کا معاملہ تو بہت دشوار ہے کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے پوچھا کیا تو اس کا صدقہ دیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں' آپؐ نے فرمایا تو اس سے کچھ عطیہ دیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں' پھر آپؐ نے پوچھا کیا اس کو پانی پلانے کے وقت دوہتا ہے؟ اس نے کہا ہاں' آپؐ

نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

نے فرمایا تو دریا کے اس پار رہ کر عمل کر' اللہ تیرے عمل میں سے کچھ بھی ضائع نہ کرے گا۔

۲۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی اَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ مَنَحَهَا اِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا اَجْرًا مَّعْلُوْمًا۔

۲۴۴۶۔ محمد بن بشار' عبدالوہاب' ایوب' عمرو' طاؤس' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین کے پاس سے گزرے جہاں کھیتیاں لہلہا رہی تھیں' آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا فلاں نے اس کو کرایہ پر لیا ہے' آپؐ نے فرمایا کاش وہ اس کو عطیہ کے طور پر دے دیتا تو اس پر ایک مقررہ اجرت لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

۱۶۴۲ بَاب اِذَا قَالَ اَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ عَلٰی مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَآئِزٌ وَّقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهٖ عَارِيَةٌ وَّاِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ۔

باب ۱۶۴۲۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے تجھے یہ لونڈی خدمت کے لیے دی جس طور پر کہ رواج ہو تو جائز ہے' اور بعض لوگوں نے کہا یہ عاریت ہے' اور اگر کوئی شخص کہے میں نے تجھ کو یہ کپڑا پہننے کو دیا تو یہ ہبہ (۱) ہے۔

۲۴۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ بِسَارَةَ فَاَعْطَوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً وَّقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔

۲۴۴۷۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' اعرج حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو لوگوں نے سارہ کو ہاجرہ لونڈی دی وہ واپس ہوئیں' اور کہنے لگیں کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ نے کافر کو ذلیل کر دیا اور اس نے ایک لونڈی خدمت کے لیے دی' اور ابن سیرین' ابوہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں اخدمها هاجر کے الفاظ بیان کئے۔

۱۶۴۳ بَاب اِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرٰی وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا۔

باب ۱۶۴۳۔ اگر کوئی شخص کسی کو گھوڑا سواری کے لیے دے تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اس کو اس میں رجوع کا اختیار ہے۔

۲۴۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَّسْاَلُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُؓ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُهٗ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ

۲۴۴۸۔ حمیدی' سفیان' مالک' زید بن اسلم' اسلم حضرت عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا میں نے دیکھا کہ اسے فروخت کیا جا رہا ہے' تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا نہ تو اس کو

(۱) یعنی اس طرح کے الفاظ میں عرف عام کے مطابق مفہوم متعین کیا جائے گا جس لفظ کا جو مفہوم عرف میں رائج ہو وہی مراد لیا جائیگا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

خرید و اور نہ اپنا صدقہ واپس لو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

١٦٤٤ بَاب مَاجَآءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِيْ لِقَوْلِهٖ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَاعَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْضَعِيْفًا اَوْلَايَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى وَلَايَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْاَمُوْآ اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْكَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْآ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَّ اِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گواہیوں کا بیان

باب ۱۶۴۴۔ مدعی کے ذمہ گواہ کو لانا لازم ہے (اللہ تعالیٰ کا قول) اے ایمان والو! جب تم ایک مدت معینہ کے لیے ادھار کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو اور تمھارے درمیان لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے' اور لکھنے سے انکار نہ کرے جس طرح اللہ نے اسے سکھایا ہے بلکہ لکھ دے' اور جس پر حق ہے وہ لکھوائے اور اللہ سے ڈرے' جو اس کا رب ہے اور اس میں کچھ بھی کم نہ کرے' اگر وہ شخص جس پر حق ہو احمق یا ضعیف ہو یا وہ لکھوا نہیں سکتا تو اس کا ولی ٹھیک ٹھیک لکھوائے اور مردوں میں دو گواہ مقرر کرو' اور دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہو' جنھیں تم پسند کرو تاکہ ان میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری یاد کرائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو جانے سے انکار نہ کریں اور ایک مدت مقررہ تک ادھار کے معاملہ کو لکھنے میں کوتاہی نہ کرو' خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو' یہ اللہ کے نزدیک بہت انصاف کی بات اور شہادت کے لیے مضبوطی کا باعث ہے' اور اس کے قریب ہے کہ شک میں نہ پڑو گے' مگر یہ کہ نقد تجارت ہو جو تم آپس میں کرتے ہو' تو نہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں اور جب خرید و فروخت کا معاملہ کرو تو گواہ مقرر کرو' اور نہ کاتب اور نہ گواہ کو نقصان پہنچایا جائے اور اگر ایسا کرو گے تو یہ تمھاری شرارت ہے' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے' اور اللہ تعالیٰ کا قول اے ایمان والو انصاف پر مضبوطی

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِالْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔

سے قائم رہو اور اللہ کے لیے گواہی دو اگرچہ تمہارے والدین یا رشتہ داروں کے خلاف ہو' امیر ہو یا فقیر تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کا نگہبان ہے تو تم انصاف کرنے میں خواہشات کی پیروی نہ کرو' اور اگر تم بات بنا کر گواہی دو گے' یا اعراض کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے

١٦٤٥ بَاب اِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ اَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا اَوْ قَالَ مَاعَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا۔

باب ۱۶۴۵۔ اگر کوئی شخص کسی کی نیک چلنی بیان کرتے ہوئے اس طور پر کہے کہ ہم تو اس کو بھلا ہی جانتے ہیں' یا میں نے اس کو بھلا ہی جانا ہے۔

٢٤٤٩۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِيْنَ قَالَ لَهَآ اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّاُسَامَةَ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَاْمِرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَقَالَ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَّقَالَتْ بَرِيْرَةُ اِنْ رَّاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا اُغْمِصُهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْذِرُنَا مِنْ رَّجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْٓ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ مِنْ اَهْلِيْٓ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا۔

۲۴۴۹۔ حجاج' عبداللہ بن عمر نمیری' یونس' لیث' یونس' ابن شہاب عروۃ و ابن میسب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ' حضرت عائشہؓ پر تہمت کا واقعہ بیان کرتے ہیں' اور ان میں سے بعض کی حدیث دوسرے کی تصدیق کرتی ہے' تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہؓ کو بلایا' جب وحی کے آنے میں دیر ہوئی تو ان دونوں سے اپنی بیوی کے جدا کرنے کے متعلق مشورہ لیا' تو اسامہؓ نے جواب دیا کہ ہم آپؐ کی بیوی میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور بریرہ نے کہا میں نے ان میں کوئی عیب کی بات نہیں دیکھی' بجز اس کے کہ وہ ایک کم سن عورت ہیں' آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اس کو کھا جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص اس کی جانب سے عذر خواہی کر سکتا ہے' جس نے مجھے میرے اہل بیت کے متعلق اذیت پہنچائی (یعنی تہمت لگائی) خدا کی قسم میں تو اپنی بیوی میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں اور لوگ ایسے آدمی سے تہمت لگاتے ہیں جس کو میں نے بھلا ہی جانا ہے۔

١٦٤٦ بَاب شَهَادَةِ الْمُخْتَبِيْ وَاَجَازَهٗ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ

باب ۱۶۴۶۔ چھپے ہوئے آدمی کی گواہی کا بیان اور اس کو عمرو بن حریث نے جائز کہا ہے' اور کہا کہ جھوٹے اور دغا باز آدمی کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے' شعبی' ابن سیرین' عطاء اور قتادہ

سِيرِيْنَ وَعَطَآءٌ وَّقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَّكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ لَمْ يُشْهِدُوْنِىْ عَلٰى شَىْءٍ وَّاِنِّىْ سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا۔

نے کہا کہ سن لینا گواہی ہے اور حسن بصری نے کہا کہ وہ اس طرح کہے کہ ان لوگوں نے مجھے گواہ نہیں بنایا لیکن میں نے ایسا ایسا سنا ہے۔

٢٤٥٠۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبِ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِىْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِىْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِىْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ اَوْزَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِىْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَىْ صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔

٢٤٥٠۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادہ سے روانہ ہوئے' جہاں ابن صیاد تھا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے' تو آپؐ درختوں کی آڑ میں چھپ چھپ کر چلنے لگے' تاکہ ابن صیاد آپؐ کو دیکھ نہ سکے' اور اس کی بات سن لیں' اور ابن صیاد اپنے فرش پر ایک چادر میں اپنا منہ لپیٹے ہوئے لیٹا ہوا تھا' اور کچھ گنگنا رہا تھا' لیکن ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اس حال میں کہ آپؐ درختوں کی آڑ میں چلے آ رہے تھے' تو اس کی ماں نے پکار کر کہا کہ اے صاف! یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے' ابن صیاد یہ سن کر خاموش ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو حال معلوم ہو جاتا۔

٢٤٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِىْ فَاَبَتَّ طَلَاقِىْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَاِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِىْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَاحَتّٰى تَذُوْقِىْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَاَبُوْ بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهٗ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذِهٖ مَاتَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٢٤٥١۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' زہری' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کے پاس تھی' انھوں نے مجھے طلاق بتہ یعنی تین طلاقیں دے دیں' پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا' لیکن ان کے پاس کپڑے کے حاشیے کی طرح ہے (یعنی نامرد ہیں) آپؐ نے فرمایا' کیا تو رفاعہ کے پاس پھر جانا چاہتی ہے' یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تو عبدالرحمٰن سے اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہولیں' اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اور خالد بن سعید بن عاص دروازے پر حاضری کی اجازت کے منتظر تھے' خالد نے کہا اے ابوبکر' کیا تم اس عورت کی بات نہیں سنتے ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بآواز بلند بات کر رہی ہے۔

۱۶۴۷ بَاب اِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ اَوْشُهُوْدٌ بِشَیْءٍ فَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ مَاعَلِمْنَا ذٰلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا كَمَا اَخْبَرَ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَاَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذٰلِكَ اِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ اَنَّ لِفُلَانٍ عَلٰى فُلَانٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَّشَهِدَ اٰخَرَانِ بِاَلْفٍ وَّخَمْسِمِائَةٍ يُّقْضٰى بِالزِّيَادَةِ۔

باب ۱۶۴۷۔ جب ایک یا چند گواہ کسی چیز کی گواہی دیں اور دوسرے کہیں کہ ہم کو اس کے متعلق معلوم نہیں، تو اس کے قول پر حکم صادر کیا جائے گا، جو گواہی دیں حمیدی نے کہا اس کی مثال اس طرح ہے کہ بلالؓ نے خبری دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی اور فضل نے بیان کیا کہ آپؐ نے نماز نہیں پڑھی، لوگوں نے بلالؓ کی شہادت پر عمل کیا، اسی طرح اگر دو گواہ گواہی دیں کہ فلاں فلاں شخص کے ہزار درہم ہیں، اور دوسرے دو گواہوں نے ایک ہزار پانچ سو کی گواہی دی تو فیصلہ زیادہ کا کیا جائے گا۔

۲۴۵۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِّاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى اٰلِ اَبِيْ اِهَابٍ يَّسْاَلُهُمْ فَقَالُوْا مَاعَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

۲۴۵۲۔ حبان، عبداللہ، عمر بن سعید بن ابی حسین، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا، ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہا کہ میں نے عقبہ کو اور اس عورت کو جس سے اس نے نکاح کیا ہے۔ دودھ پلایا ہے، عقبہ نے اس سے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تو نے دودھ پلایا ہے، اور نہ تو نے مجھے بتایا، چنانچہ ابواہاب کے گھر ایک آدمی دریافت کرنے کو بھیجا گیا، تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی معلوم نہیں کہ اس عورت نے اس کو دودھ پلایا ہے، عقبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوار ہو کر مدینہ گئے، اور آپؐ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا ایسی بات کیونکر ہو سکتی ہے (یعنی تو اس سے کس طرح نکاح کر سکتا ہے) جب کہ اس کے متعلق اس طرح کی بات (یعنی دودھ پلانے کے متعلق) کہی جا چکی ہے، چنانچہ عقبہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا۔

۱۶۴۸ بَاب الشُّهَدَآءِ الْعُدُوْلِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ۔

باب ۱۶۴۸۔ عادل گواہوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تم دو عادل آدمیوں کو گواہ بنالو، جن کو تم پسند کرتے ہو"

۲۴۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ

۲۴۵۳۔ حکم بن نافع، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن عتبہ، حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ يَقُوْلُ اِنَّ اُنَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَلَنَا مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا اَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ اِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهٖ شَيْءٌ اَللّٰهُ يُحَاسِبُهٗ فِيْ سَرِيْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْهَرَلَنَا سُوْٓءًا لَّمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِيْرَتَهٗ حَسَنَةٌ ۔

کا مواخذہ وحی کے ذریعہ ہوتا تھا، اور اب وحی موقوف ہو گئی۔ اس لیے اب ہم تمہارا صرف تمہارے ظاہری اعمال پر مواخذہ کریں گے، جو شخص اچھا عمل ظاہر کرے گا، تو ہم اسے امن دیں گے اور مقرب بنائیں گے ہمیں اس کے باطن سے کوئی غرض نہیں اس کے باطن کا محاسبہ اللہ تعالیٰ کرے گا اور جس نے برے اعمال ظاہر کیے ہم اسے امن نہیں دیں گے اور نہ اس کی تصدیق کریں گے، اگرچہ وہ کہتا ہو کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

۱۶۴۹ بَاب تَعْدِيْلِ كَمْ يَجُوْزُ ۔

باب ۱۶۴۹۔ کتنے آدمیوں کی نیک چلنی کی شہادت کافی ہے(۱)۔

۲۴۵۴ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ مُرَّعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّبِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا وَّقَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

۲۴۵۴۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا ذکر خیر کیا، آپؐ نے فرمایا واجب ہو گئی، پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا، تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی یا اس کے علاوہ کوئی اور لفظ بیان کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ نے اس کے متعلق بھی فرمایا کہ واجب ہو گئی اور دوسرے کے متعلق بھی فرمایا کہ واجب ہو گئی، آپؐ نے فرمایا مسلمان زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۴۵۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِيْعًا فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّبِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّبِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَاۤاَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ

۲۴۵۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، داؤد بن ابی الفرات، عبداللہ بن بریدہ، ابوالاسود سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں مدینہ آیا اور وہاں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی، جس سے لوگ جلد مر جاتے تھے، میں حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا، تو لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی، حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہو گئی، پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا، اور لوگوں نے اس کی بھی تعریف بیان کی، تو انھوں نے فرمایا واجب ہو گئی، پھر تیسرا جنازہ گزرا، تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، آپؐ نے فرمایا واجب ہو گئی، میں نے پوچھا! اے امیر المومنین کیا واجب ہو گئی، انھوں نے جواب دیا کہ میں نے اسی طرح کہا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس مسلمان کی نیکی کی

(۱) گواہوں کی عدالت ثابت کرنے کے لئے جو تزکیہ عدالت میں کیا جائے گا اس میں کتنے آدمیوں کا ہونا ضروری ہے اس میں فقہاء کی آرا مختلف ہیں۔ اکثر کی رائے یہ ہے کہ کم از کم دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے جبکہ ایک رائے یہ بھی ہے کہ عادل اور ذمہ دار شخص ایک ہو تو اس کی بات بھی معتبر ہے۔

وَثَلٰثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

چار آدمی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے' میں نے پوچھا اور تین میں بھی' انھوں نے کہا تین میں بھی' میں نے پوچھا کیا دو میں بھی؟ انھوں نے کہا اور دو میں بھی' پھر ہم نے ان سے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

۱۶۵۰ بَاب الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ۔

باب ۱۶۵۰۔ نسب اور مشہور رضاعت اور پرانی موت کی گواہی دینے اور اس پر قائم رہنے کا بیان' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اور ابو سلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے۔

۲۴۵۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهٗ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَاَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِي بِلَبَنِ اَخِي فَقَالَتْ سَاَلْتُ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اَفْلَحُ ائْذَنِي لَهٗ۔

۲۴۵۶۔ آدم' شعبہ' حکم' عراک بن مالک' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے افلح نے اندر آنے کی اجازت چاہی' میں نے اجازت نہیں دی' انھوں نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو' حالانکہ میں تمھارا چچا ہوں' میں نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے' انھوں نے کہا تم کو میرے بھائی کی بیوی نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا افلح سچا ہے اس کو آنے دو۔

۲۴۵۷۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

۲۴۵۷۔ مسلم بن ابراہیم' ہمام' قتادہ' جابر بن زید' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کی بیٹی کے متعلق فرمایا کہ میرے لیے حلال نہیں ہے' نسب سے جو رشتے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

۲۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَؓ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَاْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ

۲۴۵۸۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' عبداللہ بن ابی بکر' عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما تھے کہ انھوں نے ایک مرد کی آواز سنی جو حضرت حفصہؓ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہتا ہے' حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون آدمی ہے جو آپؐ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ فلاں شخص ہے جو حفصہؓ کا رضاعی چچا ہے'

فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْكَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ يُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اگر فلاں شخص جو میرا رضاعی چچا تھا زندہ ہوتا تو کیا میرے پاس آتا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں' رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

۲۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّسْرُوْقٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِىْ رَجُلٌ قَالَ يَاعَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَخِىْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَاعَائِشَةُ انْظُرْنَ مِنْ اِخْوَانِكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ۔

۲۴۵۹۔ محمد بن کثیر' سفیان' اشعث بن ابی الشعثاء' ابی الشعثاء' مسروق' عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' اس وقت میرے پاس ایک مرد بیٹھا ہوا تھا' آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ یہ کون آدمی ہے؟ میں نے عرض کیا یہ میرا رضاعی بھائی ہے' آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ دیکھ لیا کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں' رضاعت تو وہی معتبر ہے جو بھوک کی حالت میں پیا جائے (یعنی کم سنی میں) ابن مہدی نے سفیان سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۶۵۱ بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِىْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَجَلَدَ عُمَرُ اَبَابَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَّنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيْرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهٗ وَاَجَازَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّطَاوٗسٌ وَّ مُجَاهِدٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ ابْنُ دِثَارٍ وَّشُرَيْحٌ وَّمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهٖ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ قُبِلَتْ

باب ۱۶۵۱۔ زنا کی تہمت (۱) لگانے والے چور اور زانی کی شہادت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان کی شہادت کبھی نہ قبول کرو' وہی لوگ فاسق ہیں' مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور حضرت عمرؓ نے ابو بکرہ' شبل بن معبد اور نافع کو مغیرہ پر تہمت لگانے کے سبب سے حد لگائی اور فرمایا کہ جو شخص توبہ کرلے میں اس کی گواہی قبول کرلوں گا' اور عبداللہ بن عتبہ' عمر بن عبدالعزیز' سعید بن جبیر' طاؤس' مجاہد' شعبی' عکرمہ' زہری' محارب بن دثار' شریح اور معاویہ بن قرہ نے اس کو جائز رکھا ہے' اور ابو الزناد نے کہا کہ ہمارے نزدیک مدینہ میں حکم یہ ہے کہ اگر تہمت لگانے والا اپنے قول سے پھر جائے اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی' اور شعبی و قتادہ نے کہا کہ جب کوئی

(۱) "محدود فی القذف" یعنی جس پر زنا کی تہمت لگانے کی وجہ سے حد جاری کردی گئی ہو، اگر وہ بعد میں نیک و عادل بھی بن جائے تو بھی حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ اس کی گواہی کسی حال میں بھی قبول نہیں کی جائے گی اس بارے میں حنفیہ کے تفصیلی دلائل اور دوسروں کے دلائل کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۱۹۲ ج ۱۵)۔

شَهَادَتُهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَآ اَكْذَبَ نَفْسَهٗ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ اُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهٗ وَاِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُوْدُ فَقَضَايَاهُ جَآئِزَةٌ وَّقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَاِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَايَجُوْزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَاِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُوْدَيْنِ جَازَ فَاِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَاَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُوْدِ وَالْعَبْدِ وَالْاَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهٗ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَّنَهٰى عَنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضٰى خَمْسُوْنَ لَيْلَةً۔

شخص اپنے آپ کو جھٹلائے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس کی گواہی قبول کی جائے گی اور (سفیان) ثوری نے کہا کہ جب غلام کو کوڑا مارا جائے پھر اسے آزاد کر دیا جائے تو اس کی شہادت جائز ہے' اگر محدود (سزا یافتہ) شخص قاضی بنا دیا جائے تو اس کے فیصلے نافذ ہوں گے' اور بعض لوگوں نے کہا کہ تہمت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں ہے اگرچہ توبہ کرے' پھر کہا دو گواہ کے بغیر نکاح جائز نہیں' اگر دو محدود (سزا یافتہ) اشخاص کی گواہی سے نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی گواہی سے نکاح کیا تو جائز نہیں' محدود (سزا یافتہ) کی اور غلام و لونڈی کی شہادت رویت ہلال میں مقبول ہوگی' اور اس باب میں اس امر کا بھی بیان ہے کہ اس کا توبہ کرنا کس طرح معلوم ہو' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ان کے دو ساتھیوں سے گفتگو کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ پچاس راتیں گزر گئیں۔

٢٤٦٠۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَآئِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۶۰۔ اسمٰعیل' ابن وہب' یونس' لیث' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے غزوہ فتح میں چوری کی تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا' حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اس کی توبہ اچھی ہوئی' اور اس نے شادی کی' بعد ازاں وہ میرے پاس آتی تھی' تو میں اس کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیتی۔

٢٤٦١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ

۲۴۶۱۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ' زید بن خالد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے غیر شادی شدہ آدمی کو جس نے زنا کیا تھا' سو کوڑے مارنے اور ایک سال تک جلاوطن کرنے کا حکم دیا۔

يُحْصِنُ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبِ عَامٍ۔

١٦٥٢ بَاب لَايَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ اِذَآ اُشْهِدَ۔

٢٤٦٢ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَاَلَتْ اُمِّيْ اَبِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِيْ مِنْ مَّالِهٖ ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَوَهَبَهَا لِيْ فَقَالَتْ لَآ اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمَّهٗ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْنِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ اَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاُرَاهُ قَالَ لَاتُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ وَّقَالَ اَبُوْ حَرِيْزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَآ اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

٢٤٦٣ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَآاَدْرِيْ اَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ اَوْثَلٰثَةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَّخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

٢٤٦٤ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ

باب ۱۶۵۲۔ ظلم کی بات پر گواہی نہ دے اگر اسے گواہ بنایا جائے۔

۲۴۶۲۔ عبدان' عبداللہ' ابو حیان تیمی' شعبی' نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ میری ماں نے میرے والد سے کہا کہ اپنے مال میں سے کچھ مجھ کو ہبہ کر دیں (پہلے تو انکار کیا) پھر ان کے دل میں آ گیا' تو مجھے ایک چیز دے دی' میری ماں نے کہا کہ میں راضی نہیں جب تک کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنالے، چنانچہ میرے والد میرا ہاتھ پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اس وقت میں بچہ تھا' آپؐ سے عرض کیا کہ اس کی ماں بنت رواحہ نے مجھ سے کہا کہ میں اس کو کوئی چیز ہبہ کر دوں' تو آپؐ نے فرمایا اس کے سوا بھی تیری کوئی اولاد ہے' انھوں نے کہاہاں! ابو نعمان کا بیان ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ کو ظلم پر گواہ نہ بناؤ' ابو حریز نے شعبی کا قول نقل کیا کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

۲۴۶۳۔ آدم' شعبہ' ابو جمرہ' زہدم بن مضرب' عمران بن حصینؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں' جو میرے زمانہ میں ہیں' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے' عمران نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپؐ نے دو قرن یا تین قرن کے بعد فرمایا کہ تمھارے بعد ایسی قوم پیدا ہو گی' جو خیانت کرے گی اور اس میں امانت نہیں ہو گی' اور گواہی دیں گے' حالانکہ انھیں گواہ نہ بنایا جائے گا' اور نذر مانیں گے' لیکن پوری نہیں کریں گے' اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔

۲۴۶۴۔ محمد بن کثیر' سفیان' منصور' ابراہیم' عبیدہ' عبداللہ (بن مسعود) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ایسی قوم پیدا ہو گی جو قسم سے پہلے گواہی دے گی' اور گواہی سے پہلے قسم

وَ یَنَهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

کھائے گی، اور ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو گواہی اور عہد پر مار پڑتی ہے۔

١٦٥٣ بَاب مَاقِيْلَ فِىْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: وَالَّذِيْنَ لَايَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ وَقَوْلُهٗ وَلَاتَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ تَلْوُوْا اَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ۔

باب ۱۶۵۳۔ جھوٹی گواہی کے متعلق جو روایتیں بیان کی گئی ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے' اور گواہی چھپانے کا بیان اللہ تعالیٰ کا قول اور نہ شہادت کو چھپاؤ جس نے اس کو چھپایا تو اس کا قلب گناہ گار ہے، اور اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کو خوب جانتا ہے، اور فرمایا کہ اپنی زبانوں کو شہادت میں پیچیدہ کرو گے۔

٢٤٦٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ وَهْبَ ابْنَ جَرِيْرٍ وَّعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍؓ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَآئِرِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ تَابَعَهٗ غُنْدُرٌ وَّاَبُوْ عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

۲۴۶۵۔ عبداللہ بن منیر' وہب بن جریر و عبدالملک بن ابراہیم' شعبہ' عبیداللہ بن ابی بکر بن انس' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبائر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا والدین کی نافرمانی کرنا، کسی آدمی کا قتل کرنا' جھوٹی گواہی دینا' غندر' ابو عامر' بہز اور عبدالصمد نے بھی شعبہ سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

٢٤٦٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِىُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَآ اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَآئِرِ ثَلٰثًا قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

۲۴۶۶۔ مسدد' بشر بن مفضل' جریری' عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں! یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا والدین کی نافرمانی کرنا' اور آپؐ تکیہ لگائے(۱) بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ سن لو جھوٹ بولنا اور بار بار اس کو دہراتے رہے' یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپؐ خاموش ہو جاتے، اور اسمٰعیل بن ابراہیم نے بواسطہ جریری' عبدالرحمٰن روایت کیا۔

١٦٥٤ بَابُ شَهَادَةِ الْاَعْمٰى وَاَمْرِهٖ

باب ۱۶۵۴۔ اندھے کی شہادت کا بیان(۲) اور اس کا حکم دینا'

---

(۱) اس حدیث سے اور رسول اللہ علیہ وسلم کے عمل سے جھوٹی گواہی کی قباحت اور اس کا گناہ عظیم ہونا معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ جھوٹی گواہی سے لوگوں کے حق مارے جانے اور ان پر ظلم کا راستہ کھلتا ہے۔

(۲) امام بخاریؒ کے انداز سے معلوم یہ ہو رہا ہے کہ ان کی رائے یہ ہے کہ نابینا کی گواہی مطلقاً صحیح ہے جبکہ جمہور حضرات اس کے قائل نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک نابینا کی گواہی کے بارے میں قدرے تفصیل ہے ملاحظہ ہو (فتح الباری ص ۲۰۱ ج ۵، اعلاء السنن ص ۱۸۰ ج ۱۵)

وَنِكَاحِهِ وَاِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقُبُوْلِهِ فِي التَّاْذِيْنِ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالْاَصْوَاتِ وَاَجَازَ شَهَادَتَهُ الْقَاسِمُ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ اِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوْزُ فِيْهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلٰى شَهَادَةٍ اَكُنْتَ تَرُدُّهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ وَيَسْاَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَاِذَا قِيْلَ لَهُ طَلَعَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِيْ قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَاِنَّكَ مَمْلُوْكٌ مَابَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَاَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَاَةٍ مُّنْتَقِبَةٍ۔

اور اس کا اپنا نکاح یا کسی دوسرے کا نکاح کرنا' اور خرید و فروخت اور اذان وغیرہ کا اور ان چیزوں کا جو آواز سے معلوم ہو سکتی ہیں قبول کرنا' اور قاسم اور حسن اور ابن سیرین اور زہری اور عطا نے اس کی شہادت کو جائز رکھا ہے' اور شعبی نے کہا کہ اس کی شہادت جائز ہے جب کہ عاقل ہو' حکم نے کہا کہ بعض باتوں میں اندھے کی گواہی جائز ہو گی' زہری نے کہا بتاؤ اگر ابن عباسؓ کسی معاملہ میں گواہی دیں تو کیا تم اسے قبول نہ کرو گے' اور ابن عباسؓ کسی شخص کو بھیج دیتے' جب وہ کہتا کہ آفتاب غروب ہو گیا تو افطار کرتے اور فجر کے متعلق پوچھتے جب ان سے کہا جاتا کہ صبح ہو گئی تو دو رکعت نماز پڑھتے' سلیمان بن یسار نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے اجازت چاہی تو انھوں نے میری آواز پہچان لی اور کہا سلیمان اندر آؤ تم میرے غلام ہو جب تک تم پر کچھ بھی باقی ہے' سمرہ بن جندب نے نقاب والی عورت کی گواہی کو جائز کہا ہے۔

٢٤٦٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّقْرَاُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا اٰيَةً اَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اَصَوْتُ عَبَّادٍ هٰذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا۔

۲۴۶۷۔ محمد بن عبید بن میمون' عیسیٰ بن یونس' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں آیت کی یاد دلائی' جس کو میں فلاں سورت میں بھول گیا تھا۔ عباد بن عبد اللہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تہجد پڑھ رہے تھے' آپؐ نے عباد کی آواز سنی' مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے' تو فرمایا عائشہ! کیا عباد کی آواز ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا اے اللہ عباد پر رحم کر۔

٢٤٦٨ ـ حَدَّثَنَا مٰلِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

۲۴۶۸۔ مالک بن اسمعیل' عبد العزیز بن ابی سلمہ' ابن شہاب' سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ

سالم بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَقَالَ حَتّٰى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَّجُلًا اَعْمٰى لَايُؤَذِّنُ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ النَّاسُ اَصْبَحْتَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات ہوتے ہی اذان دے دیتا ہے' اس کے بعد کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، یا فرمایا کہ ابن ام مکتوم کی اذان کی آواز سنی جائے، اور ابن مکتوم اندھے تھے' وہ اذان ہی نہ دیتے جب تک کہ لوگ ان سے نہ کہتے کہ صبح ہو گئی۔

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَؓ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِىْ اَبِىْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ عَسٰى اَنْ يُّعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ اَبِىْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ قَبَاءٌ وَّهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ۔

۲۴۶۹۔ زیاد بن یحییٰ' حاتم بن وردان' ایوب' عبداللہ بن ابی ملیکہ' مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں آئیں' تو مجھ سے میرے والد نے کہا کہ میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل' شاید وہ اس میں سے مجھے بھی دے دیں' میرے والد دروازے پر کھڑے ہوئے' اور بات کرنے لگے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچان لی' آپؐ ایک قبا لے کر باہر تشریف لائے، اور اس کی خوبیاں دکھلا کر کہتے جاتے کہ میں نے تمھارے لیے چھپا رکھی تھی۔

۱۶۵۵ بَاب شَهَادَةِ النِّسَآءِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ۔

باب ۱۶۵۵۔ عورتوں کی شہادت کا بیان(۱) اور اللہ تعالیٰ کا قول اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں۔

۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا۔

۲۴۷۰۔ ابن ابی مریم' محمد بن جعفر' زید' عیاض بن عبداللہ' حضرت ابوسعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی ایک مرد کی نصف گواہی کے برابر نہیں ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا ہاں! آپؐ نے فرمایا یہی ان کے عقل کا نقصان ہے۔

۱۶۵۶ بَاب شَهَادَةِ الْاِمَآءِ وَالْعَبِيْدِ وَقَالَ اَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَآئِزَةٌ اِذَا كَانَ عَدْلًا

باب ۱۶۵۶۔ غلاموں لونڈیوں کی شہادت کا بیان اور انسؓ نے کہا غلام کی شہادت جائز ہے بشرطیکہ عادل ہو' اور شریح'

---

(۱) بالاجماع مالی معاملات میں عورتوں کی گواہی قبول ہے، اور حدود و قصاص میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں ہے، اور جن چیزوں پر عورتیں ہی مطلع ہو سکتی ہیں ان کے بارے میں تنہا عورتوں کی گواہی بھی قبول کی جائے گی (فتح الباری ص ۲۰۳ ج ۵، اعلاء السنن ص ۱۶۸، ج ۱۵)

وَاَجَازَهٗ شُرَيْحٌ وَّزُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ شَهَادَتُهٗ جَآئِزَةٌ اِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهٖ وَاَجَازَهُ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِى الشَّىْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُوْعَبِيْدٍ وَّاِمَآءٍ۔

زرارہ بن اوفی نے اس کو جائز رکھا ہے' اور ابن سیرین نے کہا اس کی شہادت جائز ہے' مگر غلام کی شہادت اپنے مالک کے حق میں مقبول نہ ہو گی، اور حسن' ابراہیم نخعی نے اس کو معمولی چیزوں میں جائز کہا ہے، اور شریح نے کہا کہ تم میں سے ہر ایک لونڈی غلام کی اولاد ہے۔

۲۴۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ اَوْسَمِعْتُهٗ مِنْهُ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ اَبِىْ اِهَابٍ قَالَ فَجَآءَ تْ اَمَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنِّىْ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا۔

۲۴۷۱۔ ابو عاصم' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ' عقبہ بن حارث (دوسری سند) علی بن عبداللہ' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ' عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب سے نکاح کیا' ایک سیاہ عورت آئی اور کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ یہ واقعہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا' تو آپؐ نے منہ پھیر لیا' پھر میں دوسری طرف سے آیا اور میں نے آپؐ سے بیان کیا' تو آپؐ نے فرمایا یہ کیونکر ہو سکتا ہے (کہ تم اس سے کس طرح نکاح کر سکتے ہو) جب کہ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، چنانچہ آپؐ نے ان کو اس عورت کے رکھنے سے منع فرما دیا۔

۱۶۵۷ بَاب شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ۔

باب ۱۶۵۷۔ دودھ پلانے والی کی شہادت کا بیان(۱)۔

۲۴۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَآءَ تِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّىْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ دَعْهَا عَنْكَ اَوْنَحْوَهٗ۔

۲۴۷۲۔ ابو عاصم' عمر بن سعید' ابن ابی ملیکہ' عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا، تو ایک عورت نے آکر بیان کیا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے' میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا (اور عرض کیا) تو آپؐ نے فرمایا کیونکر (اس کا نکاح میں رکھنا ممکن ہے) جب کہ (دودھ پلانے کا) دعویٰ کیا گیا ہے' تو اس کو اپنے پاس سے جدا کر دے یا اسی طرح کے الفاظ فرمائے۔

۱۶۵۸ بَاب تَعْدِيْلِ النِّسَآءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا.

باب ۱۶۵۸۔ عورتوں کا ایک دوسرے کی عدالت کا بیان کرنا۔

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَ

۲۴۷۳۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد' واحمد' فلیح بن سلیمان' ابن شہاب'

---

(۱) جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ رضاع کے باب میں تنہا دودھ پلانے والی کی گواہی قبول نہیں ہے، پھر حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ اس معاملے میں تنہا عورتوں کی گواہی بھی کافی نہیں ہے اس لئے دودھ پلانا کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جس پر مرد حضرات مطلع نہ ہو سکتے ہوں، بلکہ شوہر اور محرم مرد اس پر مطلع ہو سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۲۶۰، ج ۱۵)

اَفْهَمَنِیْ بَعْضَهٗ اَحْمَدُ. حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّیْثِیِّ وَعُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَاقَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَکُلُّهُمْ حَدَّثَنِیْ طَائِفَةً مِّنْ حَدِیْثِهَا وَبَعْضُهُمْ اَوْعٰی مِنْ م بَعْضٍ وَاَثْبَتُ لَهٗ اقْتِصَاصًا وَّقَدْ وَعَیْتُ عَنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَائِشَةَ وَ بَعْضُ حَدِیْثِهِمْ یُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوْا اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ اَزْوَاجِهٖ فَاَیَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ فَاَقْرَعَ بَیْنَنَا فِیْ غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِیْ فَخَرَجْتُ مَعَهٗ بَعْدَمَآ اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِیْ هَوْدَجٍ وَّاُنْزَلُ فِیْهِ فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مَنَ الْمَدِیْنَةِ اٰذَنَ لَیْلَةً بِالرَّحِیْلِ فَقُمْتُ حِیْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِیْلِ فَمَشَیْتُ حَتّٰی جَاوَزْتُ الْجَیْشَ فَلَمَّا قَضَیْتُ شَاْنِیْ اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِیْ فَاِذَا عِقْدٌ لِّیْ مِنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِیْ فَحَبَسَنِیْ ابْتِغَاؤُهٗ فَاَقْبَلَ الَّذِیْنَ یَرْحَلُوْنَ لِیْ فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِیْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰی بَعِیْرِ الَّذِیْ کُنْتُ اَرْکَبُ وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنِّیْ فِیْهِ وَکَانَ النِّسَآءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ یَثْقُلْنَ وَلَمْ یَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَ اِنَّمَا یَاْکُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ یَسْتَنْکِرِ الْقَوْمُ حِیْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوْهُ وَکُنْتُ جَارِیَةً حَدِیْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ عِقْدِیْ بَعْدَ

زہری‘ عروہ بن زبیر و سعید بن مسیّب و علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عتبہ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے تہمت لگانے والوں کا واقعہ بیان کیا‘ جو لوگوں نے ان پر لگائی تھی اور اللہ نے ان کی پاکیزگی کا اعلان کیا‘ زہری نے کہا کہ ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا‘ ان میں سے بعض ایک دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والے اور بیان کرنے میں معتبر تھے‘ اور ان میں سے ہر ایک کی حدیث کو جو انھوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کی ہے میں نے یاد رکھا‘ اور ان میں ایک روایت دوسرے کی تصدیق کرتی ہے‘ ان لوگوں نے حضرت عائشہؓ کا قول نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے ان میں جس کا نام نکل آتا اس کو ساتھ لے کر جاتے‘ ایک جنگ میں (غزوہ بنی مصطلق) جانے کے لیے قرعہ اندازی کی۔ تو میرا نام نکل آیا‘ میں آپؐ کے ساتھ گئی‘ یہ واقعہ پردہ کی آیت اترنے کے بعد کا ہے، میں ہودج میں سوار رہتی‘ اور ہودج سمیت اتاری جاتی‘ ہم لوگ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہوئے اور لوٹے (واپسی میں) ہم لوگ مدینہ کے قریب پہنچے‘ تو رات کے وقت آپؐ نے روانگی کا اعلان کر دیا۔ جب آپؐ نے روانگی کا اعلان کیا تو میں اٹھی اور چلی یہاں تک کہ لشکر سے آگے بڑھ گئی‘ جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوئی اور اپنے ہودج کے پاس آئی‘ میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ میرا جزع اظفار کا ہار ٹوٹ کر گر گیا‘ میں واپس ہوئی اور اپنا ہار ڈھونڈھنے لگی‘ اس کی تلاش میں مجھے دیر ہوگئی‘ جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے آئے اور اس ہودج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوتی تھی وہ لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ میں اس ہودج میں ہوں‘ اس زمانہ میں عورتیں عموماً ہلکی پھلکی ہوتی تھیں بھاری نہ ہوتی تھیں ان کی خوراک قلیل تھی، اس لیے جب ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا‘ تو اس کا وزن انھیں خلاف معمول معلوم نہ ہوا‘ اور اٹھا لیا‘ مزید براں میں ایک کم سن لڑکی تھی‘ چنانچہ یہ لوگ اونٹ کو ہانک کر روانہ ہو گئے‘ لشکر کے روانہ ہونے کے بعد میرا ہار مل گیا‘ میں ان لوگوں کے ٹھکانے پر آئی

مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ اَحَدٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْجَيْشِ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِيءَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَانَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَانَزَلُوْا مُعَرِّسِيْنَ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْاِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ وَيُرِيْبُنِي فِي وَجْعِي اَنِّي لَا اَرٰى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَمْرَضُ اِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ لَااَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لَانَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُالْعَرَبِ الْاَوَّلِ فِي الْبَرِيَّةِ اَوْفِي التَّنَزُّهِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ اَبِي رُهْمٍ نَمْشِي فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَاقُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَاهَنْتَاهُ اَلَمْ تَسْمَعِي مَاقَالُوْا فَاَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِيْ اِلٰى اَبَوَيَّ قَالَتْ وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ

تو وہاں کوئی نہ تھا میں نے اس مقام کا قصد کیا جہاں میں تھی، اور یہ خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے تو تلاش کرتے ہوئے میرے پاس پہنچ جائیں گے، میں اسی انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند آنے لگی، اور میں سو گئی 'صفوان بن معطل جو پہلے سلمی تھے پھر ذکوانی ہو گئے لشکر کے پیچھے تھے' صبح کو میری جگہ پر آئے اور دور سے انھوں نے ایک سویا ہوا آدمی دیکھا' تو میرے پاس آئے' (اور مجھ کو پہچان لیا) اس لیے کہ پردہ کی آیت اترنے سے پہلے وہ مجھے دیکھتے تھے' صفوان کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے سے میں جاگ گئی، انھوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اونٹنی کا ہاتھ دبائے رکھا تو میں سوار ہو گئی، وہ میرا اونٹ پکڑ کر پیدل چلنے لگے' یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچ گئے، جب کہ لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت آرام کرنے کے لیے اتر چکے تھے' تو ہلاک ہو گیا وہ شخص جسے ہلاک ہونا تھا اور تہمت لگانے والوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا (جس نے صفوان کے ساتھ مجھے لگائی) خیر ہم لوگ مدینہ پہنچے، اور میں ایک مہینہ تک بیمار رہی' تہمت لگانے والوں کی باتیں لوگوں میں پھیلتی رہیں اور مجھے اپنی بیماری کی حالت میں شک پیدا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لطف سے پیش نہیں آتے تھے، جس طرح (اس سے قبل) بیماری کی حالت میں لطف سے پیش آیا کرتے تھے' اب تو صرف تشریف لاتے' سلام کرتے' پھر پوچھتے تو کیسی ہے؟ (پھر چلے جاتے) مجھے اس کی بالکل خبر نہ تھی' یہاں تک کہ میں بہت کمزور ہو گئی (ایک رات) میں اور مسطح کی ماں مناصع کی طرف (رفع حاجت کے لئے) نکلیں' ہم لوگ رات ہی کو جایا کرتے تھے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ ہم لوگوں کے پاخانے ہمارے گھروں کے قریب نہ تھے' اور عرب والوں کے پچھلے معمول کے موافق ہم لوگ جنگل میں یا باہر جا کر رفع حاجت کرتے تھے' میں اور ام مسطح بنت ابی رہم دونوں چلے جا رہے تھے کہ وہ اپنی چادر میں پھنس کر گر پڑیں اور کہا کہ مسطح ہلاک ہو جائے' میں نے اس سے کہا تو نے بہت بری بات کہی' ایسے آدمی کو برا کہتی ہو جو بدر میں شریک ہوا' اس نے کہا اے بی بی! کیا تم نے نہیں سنا جو یہ لوگ کہتے ہیں؟ اور اس نے مجھ سے تہمت لگانے والوں کی بات بیان کی یہ سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو میرے پاس رسول اللہ صلی

الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ مَايَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ يَابُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلٰى نَفْسِكِ الشَّاْنَ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَرَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَآئِرُ اِلَّا اَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَايَرْقَاْلِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ فَدَعَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ فِيْ نَفْسِهٖ مِنَ الْوُدِّلَهُمْ فَقَالَ اُسَامَةُ اَهْلَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللّٰهِ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَنْ يُّضَيِّقَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَّسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ فِيْهَا شَيْئًا يَرِيْبُكِ فَقَالَتْ بَرِيْرَةُ لَاوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَّاَيْتُ مِنْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهٗ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِيْنِ فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْٓ اَهْلِيْ فَوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا وَاللّٰهِ اَعْذِرُكَ مِنْهُ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ

اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا تو کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیجئے، اور اس وقت میرا مقصد یہ تھا کہ اس خبر کی بابت ان کے پاس جاکر تحقیق کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ لوگ کیا بیان کر رہے ہیں؟ انھوں نے کہا بیٹی تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کر جو عورت حسین ہو اور اس کے شوہر کو اس سے محبت ہو اور اس کی سوکنیں ہوں تو اس قسم کی باتیں بہت ہوا کرتی ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ اس قسم کی بات سوکنوں نے تو نہیں کی، ایسی بات تو لوگوں میں مشہور ہو رہی ہے، میں نے وہ رات اس حال میں گزاری کہ میرے آنسو نہ تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آئی پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالبؓ اور اسامہ بن زید کو جب وحی اترنے میں دیر ہوئی بلایا، اور اپنی بیوی کو جدا کرنے کے متعلق ان دونوں سے مشورہ کرنے لگے، اسامہ چونکہ جانتے تھے کہ آپؐ کو اپنی بیویوں سے محبت ہے اس لئے انھوں نے ویسا ہی مشورہ دیا اور کہا یارسول اللہ میں آپکی بیویوں میں بھلائی ہی جانتا ہوں۔ لیکن علی بن ابی طالبؓ نے عرض کیا یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر تنگی نہیں کی۔ ان کے علاوہ عورتیں بہت ہیں اور لونڈی (بریرہؓ) سے دریافت کیجئے، وہ آپؐ سے سچ سچ بیان کرے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ کیا تو نے عائشہؓ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے شبہ میں ڈال دے، بریرہ نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جو عیب کی ہو بجز اس کے کہ وہ کم سن ہیں اور گوندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر کھا جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن خطبہ دینے کھڑے ہو گئے، اور عبداللہ بن ابی بن سلول کے مقابلہ میں مدد طلب کی اور آپؐ نے فرمایا کون ہے جو میری مدد کرے؟ اس شخص کے مقابلہ میں جس نے مجھے میرے گھر والوں کے متعلق اذیت دی حالانکہ بخدا میں اپنے گھر والوں میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں، اور جس مرد کے ساتھ تہمت لگائی اس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں وہ گھر میں میرے ساتھ ہی داخل ہوتا تھا، یہ سن کر سعد

الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ اَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانُ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ لَا يَرْقَاُلِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَاَصْبَحَ عِنْدِيْ اَبَوَايَ قَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى اَظُنَّ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مِنْ يَّوْمٍ قِيْلَ فِيَّ مَاقِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَاْنِيْ شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ يَاعَآئِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَآ اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَّقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَآاَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَآ اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ

بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میں آپؐ کی مدد کے لیے تیار ہوں اگر وہ قبیلہ اوس کا ہے، تو میں اس کی گردن اڑادوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی خزرج کے قبیلہ کا ہے تو جیسا حکم دیں عمل کروں' یہ سن کر سعد بن عبادہ جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے کھڑے ہوئے اس سے پہلے وہ مرد صالح تھے لیکن حمیت نے انھیں اکسایا اور کہا خدا کی قسم نہ تو اسے مار سکے گا' اور نہ تو اس کے قتل پر قادر ہے' پھر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے اور کہا تو جھوٹ کہتا ہے، خدا کی قسم ہم اس کو قتل کردیں گے' تو منافق ہے منافقوں کی طرح جھگڑا کرتا ہے' اوس و خزرج دونوں لڑائی کے لیے ابھر گئے یہاں تک کہ آپس میں لڑنے کا ارادہ کیا' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے' آپؐ منبر سے اترے اور ان سب کے اشتعال کو فرو کیا یہاں تک کہ وہ لوگ خاموش ہوگئے' اور آپؐ بھی خاموش ہوگئے، اور میں سارا دن روتی رہی نہ تو میرے آنسو تھمتے اور نہ مجھے نیند ہی آتی' صبح کو میرے پاس والدین آئے' میں دو رات اور ایک دن روتی رہی' یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگی تھی کہ رونے سے میرا کلیجہ شق ہو جائے گا، وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ اتنے میں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اسے اجازت دے دی، وہ بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی' ہم لوگ اس حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے، حالانکہ اس سے پہلے جب سے کہ میرے متعلق تہمت لگائی گئی تھی نہیں بیٹھے تھے' ایک مہینہ تک انتظار کرتے رہے' لیکن میری شان میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی' آپؐ نے تشہد پڑھا، پھر فرمایا اے عائشہ تمھارے متعلق مجھ کو ایسی ایسی خبر ملی ہے اگر تو بری ہے تو اللہ تعالیٰ تمھاری پاکیزگی ظاہر کردے گا، اور اگر تو اس میں مبتلا ہوگئی ہے تو اللہ سے مغفرت طلب کر' اور توبہ کر اس لیے کہ جب بندہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے پھر توبہ کرلیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گفتگو ختم کی تو میرے آنسو دفعتہً رک گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی میں نے محسوس نہیں کیا، اور میں نے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجیے' انھوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتا کہ رسول

السِنِّ لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقُلْتُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَّا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَفِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَبَرِيْئَةٌ لَّا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ وَاللّٰهِ مَآاَجِدُلِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ اِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ وَاَنَا اَرْجُوْا اَنْ يُّبَرِّئَنِيَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ مَاظَنَنْتُ اَنْ يُّنْزِلَ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيٌ وَّلَاَنَا اَحْقَرُفِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يُّتَكَلَّمَ بِالْقُرْاٰنِ فِيْٓ اَمْرِيْ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا تُبَرِّئُنِيَ اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَارَامَ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰٓى اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ مَاكَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَآءِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَآ اَنْ قَالَ لِيْ يَاعَآئِشَةُ احْمَدِي اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّاَكِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ قُوْمِيْٓ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَاوَاللّٰهِ لَآاَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَآ اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ الْاٰيَةَ فَلَمَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ بَرَآءَ تِيْ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ ابْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ مَاقَالَ لِعَآئِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں‘ پھر میں نے اپنی ماں سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے‘ انھوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہوں‘ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں کمسن تھی اور قرآن زیادہ نہیں پڑھا تھا میں نے عرض کیا کہ بخدا میں جانتی ہوں کہ آپؐ نے وہ چیز سن لی ہے جو لوگوں میں مشہور ہے، اور آپؐ کے دل میں بیٹھ گئی ہے‘ اور آپؐ نے اس کو سچ سمجھ لیا ہے‘ اگر میں یہ کہوں کہ میں بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں‘ تو آپؐ میری بات کو سچا نہ جانیں گے‘ اور اگر میں کسی بات کا اقرار کرلوں اور خدا جانتا ہے کہ میں بری ہوں، تو آپؐ مجھے سچا سمجھیں گے‘ خدا کی قسم! میں نے اپنی اور آپؐ کی مثال حضرت یوسف کے والد کے سوا نہیں پائی‘ جب کہ انھوں نے فرمایا تھا کہ صبر بہتر ہے اور اللہ ہی میرا مددگار ہے‘ ان باتوں میں جو تم بیان کرتے ہو‘ پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرمادے گا‘ لیکن خدا کی قسم مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی، اور اپنے دل میں اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھتی تھی کہ میرے اس معاملہ کا ذکر قرآن میں ہوتا‘ بلکہ میں سمجھتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے، جس میں اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر کردے گا‘ پھر خدا کی قسم آپؐ اس جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے‘ اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ آپؐ پر وحی نازل ہونے لگی، اور آپؐ پر وہی تکلیف کی حالت طاری ہوگئی جو نزول وحی کے وقت طاری ہواکرتی تھی‘ سردی کے دن میں بھی آپؐ کے چہرہ سے پسینہ موتیوں کی طرح بہنے لگتا‘ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیفیت دور ہوگئی تو ہنسنے لگے اور پہلا کلمہ جو آپؐ کے منہ سے نکلا وہ یہ ہے، کہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہؓ اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمھاری پاک دامنی بیان کردی مجھ سے‘ میری ماں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہوجا‘ میں نے کہا نہیں‘ خدا کی قسم! میں کھڑی نہیں ہوں گی اور صرف اللہ کا شکریہ ادا کروں گی‘ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ جَآئُوْ بِالْاِفْكِ آخر آیت تک جب اللہ تعالیٰ نے میری برات میں یہ آیت نازل کی تو

الَّذِیْ کَانَ یُجْرِیْ عَلَیْهِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْأَلُ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ فَقَالَ یَازَیْنَبُ مَاعَلِمْتِ مَارَاَیْتِ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلَیْهَا اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ وَهِیَ الَّتِیْ کَانَتْ تُسَامِیْنِیْ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ مِثْلَهٗ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ رَبِیْعَةَ ابْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَیَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ مِثْلَهٗ۔

ابو بکر صدیقؓ نے جو مسطح بن اثاثہ کی ذات پر اس کی قرابت کے سبب خرچ کرتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں مسطح کی ذات پر خرچ نہیں کروں گا اس نے عائشہ پر تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے آیت وَلَایَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ نازل فرمائی حضرت ابو بکر کہنے لگے میں تو خدا کی قسم پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بخش دے' پھر مسطح کو وہی دینا شروع کر دیا جو برابر دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش سے میرے متعلق پوچھتے تھے اور فرماتے اے زینب تو کیا جانتی ہے؟ اور تو نے کیا دیکھا ہے؟ تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کو بچاتی ہوں خدا کی قسم میں تو ان کو اچھا ہی جانتی ہوں' حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ وہی میری ہمسر تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو پرہیز گاری کے سبب سے بچا لیا' ابو الربیع سلیمان بن داؤد، نے کہا کہ مجھ سے فلیح نے بواسطہ ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہؓ و عبداللہ بن زبیرؓ اسی طرح بیان کیا۔ ابو الربیع نے کہا کہ مجھ سے فلیح نے بواسطہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن و یحییٰ بن سعید قاسم بن محمد ابی بکر اسی طرح روایت کیا۔

۱۶۵۹ بَاب اِذَا زَکّٰی رَجُلٌ رَّجُلًا کَفَاهُ وَقَالَ اَبُوْجَمِیْلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوْذًا فَلَمَّا رَاٰنِیْ عُمَرُ قَالَ عَسَی الْغُوَیْرُ اَبْؤُسًا کَاَنَّهٗ یَتَّهِمُنِیْ قَالَ عَرِیْفِیْ اِنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ کَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَیْنَا نَفَقَتُهٗ۔

باب ۱۶۵۹۔ ایک مرد کسی مرد کی پاکی بیان کرے(۱) تو کافی ہے' ابو جمیلہ نے کہا میں نے ایک لڑکا پڑا ہوا پایا، جب مجھ کو حضرت عمرؓ نے دیکھا تو کہا کہیں یہ غار تکلیف دہ نہ ہو (ایک مثل ہے اس موقعہ پر بولتے ہیں کہ جس کام میں بظاہر امن ہو لیکن انجام کار خطرہ ہو) گویا مجھ کو متہم کرنے لگے' میرے ایک نقیب نے گواہی دی کہ وہ مرد صالح ہے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ایسی بات ہے تو اسے لے جاؤ' اور اس کا خرچ ہم پر رہے۔

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَكَ

۲۴۷۴۔ ابن سلام' عبدالوہاب' خالد حذاء' عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کی تعریف کی' آپؐ نے فرمایا تیری ہلاکت ہو تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی' تو نے اپنے ساتھی کی گردن

(۱) گواہوں کے تزکیہ کے لئے ایک ہی آدمی کی بات کافی ہے یا دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے اس بارے میں ائمہ اربعہ کے مابین اختلاف آراء ہے۔ ملاحظہ ہو (فتح الباری ص ۲۰۹ ج ۵، اعلاء السنن ص ۷۰ ۲ ج ۱۵)

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّادِحًا اَخَاهُ لَامَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَّاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ ـ

کاٹ دی' چند بار آپؐ نے فرمایا پھر کہا کہ تم میں سے جس شخص کے لیے اپنے بھائی کی تعریف ناگزیر ہو جائے، تو کہے میں فلاں کو ایسا ایسا سمجھتا ہوں' آگے اللہ زیادہ جانتا ہے میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا میں سمجھتا ہوں وہ ایسا ایسا ہے اگر وہ اس کے متعلق کچھ جانتا ہو۔

۱۶۶۰ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَايَعْلَمُ۔

باب ۱۶۶۰۔ کسی کی تعریف میں مبالغہ سے کام لینا مکروہ ہے بلکہ جس قدر جانتا ہو اتنا ہی کہے۔

۲۴۷۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰىؓ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَّيُطْرِيْهِ فِيْ مَدْحِهٖ فَقَالَ اَهْلَكْتُمْ اَوْقَطَعْتُمْ ظَهْرَالرَّجُلِ ـ

۲۴۷۵۔ محمد بن صباح' اسمٰعیل بن زکریا' برید بن عبداللہ' ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک آدمی کی تعریف کرتے ہوئے سنا، اور وہ اس کی تعریف میں مبالغہ سے کام لے رہا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ہلاک کر دیا یا تم نے اس آدمی کی پیٹھ توڑ ڈالی۔

۱۶۶۱ بَاب بُلُوْغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوا الْاٰيَة وَقَالَ مُغِيْرَةُ اِحْتَلَمْتُ وَاَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّبُلُوْغُ النِّسَآءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ اَدْرَكْتُ جَارَةً لَّنَا جَدَّةً بِنْتَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً۔

باب ۱۶۶۱۔ بچوں کے بالغ ہونے اور ان کی شہادت کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب تم میں سے بچے احتلام کو پہنچ جائیں' تو وہ اجازت لیں' اور مغیرہؓ نے کہا کہ میں محتلم ہوا جب کہ میری عمر بارہ سال تھی، اور عورتوں کا بالغ ہونا حیض سے ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں۔ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ تک اور حسن بن صالح نے کہا کہ میں نے اپنی پڑوسن کو دیکھا، کہ وہ اکیس سال کی عمر میں دادی یا نانی ہو گئی تھی۔

۲۴۷۶ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَّهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ثُمَّ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاَجَازَنِيْ قَالَ

۲۴۷۶۔ عبیداللہ بن سعید' ابو اسامہ' عبیداللہ' نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن پیش ہوئے' اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی، تو آپؐ نے اجازت نہیں دی' پھر میں خندق کے دن پیش ہوا تو آپؐ نے اجازت دے دی' اس وقت میری عمر پندرہ سال(۱) کی تھی' نافع نے کہا کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جب

(۱) جمہور کا نظریہ یہ ہے کہ اگر بلوغ کی علامات ظاہر نہ ہوں تو پندرہ سال کی عمر بلوغ کی عمر سمجھی جائے گی (فتح الباری ص ۲۱۲ ج ۵)

نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ وَهُوَ خَلِیْفَةٌ فَحَدَّثْتُهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْحَدُّ بَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْكَبِیْرِ وَكَتَبَ اِلٰی عُمَّالِهٖ اَنْ یَّفْرِضُوْا اِنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔

کہ وہ خلیفہ تھے، اور میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو کہا یہ نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے، اور اپنے عاملوں کو لکھ بھیجا کہ جس کی عمر پندرہ سال ہو اس کا حصہ لشکر میں مقرر کریں۔

٢٤٧٧ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

۲۴۷۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، صفوان بن سلیم، عطا بن یسار، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن کا غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

١٦٦٢ بَاب سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِیَ هَلْ لَّكَ بَیِّنَةٌ قَبْلَ الْیَمِیْنِ ۔

باب ۱۶۶۲۔ حاکم کا مدعی سے پوچھنا کہ کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟

٢٤٧٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ وَّهُوَ فِیْهَا فَاجِرٌ لِّیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ لَّقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ فِیَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْیَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَیِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَاقَالَ فَقَالَ لِلْیَهُوْدِیِّ اِحْلِفْ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا یَّحْلِفُ وَیَذْهَبُ بِمَالِیْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِالْاٰیَةِ۔

۲۴۷۸۔ محمد، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ اس کے ذریعہ سے کسی مسلمان کا مال ہضم کرلے، تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر اللہ ناراض ہوگا اشعث بن قیس نے یہ سن کر کہا بخدا یہ حدیث تو میرے متعلق ہے، میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کے متعلق جھگڑا تھا، اس نے میرے حق کا انکار کیا۔ تو میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا، آپؐ نے مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، پھر آپؐ نے یہودی سے فرمایا تو قسم کھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا لے گا اور میرا مال ہضم کر جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا آخر تک نازل فرمائی۔

١٦٦٣ بَاب الْیَمِیْنِ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ فِی الْاَمْوَالِ وَالْحُدُوْدِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْیَمِیْنُهٗ وَقَالَ قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ

باب ۱۶۶۳۔ اموال اور حدود میں مدعا علیہ سے قسم لینے کا بیان، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے دو گواہ ہونے چاہئیں یا اس کی قسم، اور قتیبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان نے انھوں نے ابن شرمہ سے نقل کیا، کہ مجھ سے ابو

كَلَّمَنِىُ اَبُو الزِّنَادِ فِىُ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِيُنِ الْمُدَّعِىُ فَقُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى قُلْتُ اِذَا كَانَ يُكْتَفٰى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَّيَمِيْنِ الْمُدَّعِىْ فَمَا يَحْتَاجُ اَنْ تُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى مَاكَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِهٰذِهِ الْاُخْرٰى۔

الزناد نے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے متعلق گفتگو کی، تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم اپنے مردوں سے دو کو گواہ بنالو، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان لوگوں سے جن کو تم پسند کرتے ہو گواہ بنالو، تاکہ ان میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے، میں نے کہا کہ جب ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کافی ہے، تو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلائے، دوسری عورت کے یاد دلانے کا فائدہ ہی کیا ہوگا۔

٢٤٧٩ ـ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلَىَّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

۲۴۷۹۔ ابو نعیم، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے مجھ کو لکھ بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ کو قسم کھانے کا حکم دیا۔

١٦٦٤ بَاب۔

باب ۱۶۶۴۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٢٤٨٠ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَّقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَايُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْنَا بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِىَّ اُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِىْ شَىْءٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ اَوْيَمِيْنُهٗ فَقُلْتُ اِنَّهٗ اِذًا يَّحْلِفُ وَلَا يُبَالِىْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَّقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ

۲۴۸۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ جو شخص (جھوٹی) قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے تو وہ خدا سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ آخر تک نازل فرمائی، پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور کہا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا بیان کرتے ہیں؟ ہم نے ان سے بیان کیا جو انھوں نے کہا تھا، تو اشعث نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں، یہ آیت ہمارے ہی متعلق نازل ہوئی ہے ہمارے اور ایک شخص کے درمیان ایک چیز کے متعلق جھگڑا تھا، تو ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے، آپؐ نے فرمایا تو تمھارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے، میں نے عرض کیا وہ تو پرواہ نہیں کرے گا اور قسم کھالے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے تو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراض

عَلَيهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ۔

ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت نازل کی پھر یہ آیت پڑھی۔

١٦٦٥ بَاب اِذَا ادَّعٰى اَوْقَذَفَ فَلَهُ اَنْ يَّلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ۔

باب ۱۶۶۵۔ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو اس کو اختیار ہے کہ گواہ تلاش کرے، اور گواہ تلاش کرنے کے لیے دوڑے۔

٢٤٨١ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَّنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ اللِّعَانِ۔

۲۴۸۱۔ محمد بن بشار' ابن ابی عدی' ہشام' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شریک بن سحماء سے زنا کرانے کی تہمت لگائی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟ یا تیری پیٹھ کو کوڑے لگائے جائیں گے' اس نے عرض کیا یارسول اللہ جب کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے کے لیے جائے گا' آپؐ فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمھاری پیٹھ پر کوڑے لگائے جائیں گے' پھر لعان کی حدیث بیان کی۔

١٦٦٦ بَاب الْيَمِيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

باب ۱۶۶۶۔ عصر کے بعد قسم کھانے کا بیان۔

٢٤٨٢ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَآءٍ بِطَرِيْقٍ يَّمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِلدُّنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مَايُرِيْدُ وَفٰى لَهُ وَاِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذَهَا۔

۲۴۸۲۔ علی بن عبداللہ' جریر بن عبدالحمید' اعمش' ابو صالح' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) گفتگو نہیں فرمائے گا، اور نہ ان کی طرف نظر اٹھائے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے' ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور مسافروں کو نہ دے' دوسرے وہ شخص جو کسی سے بیعت صرف دنیا کی خاطر کرے اگر وہ اس کی مرضی کے مطابق دیتا ہے تو قائم رہتا ہے ورنہ بیعت کو توڑ دیتا ہے' تیسرے وہ شخص جو کسی سے عصر کے بعد کسی سامان کا مول کرے اور اللہ کی جھوٹی قسم کھائے، کہ اس کو یہ چیز اتنے اتنے داموں میں ملی ہے اور خریدار اس کو خرید لے۔

١٦٦٧ بَاب يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَّوْضِعٍ اِلٰى غَيْرِهٖ وَقَضٰى مَرْوَانُ

باب ۱۶۶۷۔ مدعا علیہ قسم وہیں پر کھائے جہاں پر اس سے قسم لی جائے، اور دوسری جگہ پر نہ منتقل کیا جائے' اور مروان نے زید بن ثابتؓ کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا تو انہوں نے

بِالْيَمِيْنِ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِيْ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَّحْلِفُ وَاَبٰى اَنْ يَّحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَتَعَجَّبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْيَمِيْنُهٗ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُوْنَ مَكَانٍ۔

کہا کہ میں اپنی جگہ پر رہ کر ہی قسم کھاؤں گا' وہیں پر قسم کھانے لگے اور منبر پر جانے سے انکار کر دیا' مروان ان پر تعجب کرنے لگا' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے دو گواہ ہونے چاہئیں یا وہ قسم کھائے اور اس میں کسی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

۲۴۸۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالواحد' اعمش' ابو وائل' ابن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے گا تاکہ کسی کا مال ہضم کر جائے، تو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہو گا۔

۱۶۶۸ بَاب اِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِيْنِ.

باب ۱۶۶۸۔ اگر چند آدمی ایک دوسرے سے قسم کھانے میں سبقت کرنا چاہیں۔

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔

۲۵۸۴۔ اسحٰق بن نصر' عبدالرزاق' معمر' ہمام' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں سے قسم کھانے کو کہا، تو ان میں سے ہر ایک نے جلدی کی' آپؐ نے حکم دیا کہ قسم میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ کون قسم اٹھائے۔

۱۶۶۹ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔

باب ۱۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔

۲۴۸۵۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰىؓ يَقُوْلُ اَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطٰى بِهَامَالَمْ يُعْطِهَا فَنَزَلَتْ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّقَالَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفَى النَّاجِشُ اٰكِلُ الرِّبٰوا خَآئِنٌ۔

۲۴۸۵۔ اسحٰق' یزید بن ہارون' عوام' ابراہیم ابو اسمٰعیل سکسکی بواسطہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں، یہ کہ ایک شخص نے اپنا سامان بازار میں لگایا اور اللہ کی قسم کھائی کہ اس کو یہ چیز اتنے میں ملی ہے' حالانکہ اتنے داموں میں اس نے نہیں خریدا تھا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ تھوڑی قیمت وصول کرتے ہیں' الخ اور ابن ابی اوفی نے کہا دلالی کرنے والا سود خوار اور خائن ہے۔

۲۴۸۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۲۴۸۶۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر' شعبہ' سلیمان' ابو وائل' عبداللہ

اِبْنُ جَعْفَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَنْ يَّمِيْنٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ اَوْقَالَ اَخِيْهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِي الْقُرْاٰنِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلْاٰيَةَ فَلَقِيَنِي الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَاحَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَاوَكَذَا قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ۔

بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایاجو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی شخص کا مال یااپنے بھائی کا مال ہضم کرلے، تواللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا' اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے قرآن میں آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ آخر تک نازل فرمائی۔ مجھے اشعث بن قیس ملے اور کہاکہ عبداللہ نے آج تم سے کیا بیان کیا؟ میں نے ان سے کہاکہ اس اس طرح بیان کیا' توانھوں نے کہاکہ یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے۔

١٦٧٠ بَاب كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ قَالَ تَعَالٰى: يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ وَقَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ: ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا يُقَالُ بِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ وَوَاللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ۔

باب ۱۶۷۰۔ قسم کس طرح لی جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تمھیں راضی کرنے کے لیے قسمیں کھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ پھر تمھارے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آئے کہ ہم نے توصرف بھلائی اور موافقت کردینے کاارادہ کیا تھا' اور قسم میں باللہ تاللہ یا واللہ کہا جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ ایک وہ شخص جو عصر کے بعد خدا کی جھوٹی قسم کھائے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔

٢٤٨٧۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَيَسْاَلُهٗ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَآ اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

۲۴۸۷۔ اسمٰعیل بن عبداللہ' مالک' ابوسہیل اپنے والد سے وہ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپؐ سے اسلام کے متعلق پوچھنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھنی' اس نے پوچھا کیا مجھ پر ان نمازوں کے علاوہ اور بھی کوئی نماز فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں' مگر یہ کہ تو نفل پڑھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا' اس نے عرض کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں' مگر یہ کہ تو (اپنی خوشی سے) کوئی نفل روزہ رکھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوۃ کے متعلق بیان کیا، تو اس نے عرض کیا کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں' مگر یہ کہ نفلی صدقہ دے' وہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ بخدا میں اس پر نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ اس میں کچھ کمی کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کامیاب رہا اگر سچا ہے۔

۲۴۸۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْلِيَصْمُتْ۔

۲۴۸۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' جویریہ' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قسم کھائی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۱۶۷۱ بَاب مَنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ وَّقَالَ طَاوٗسٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَشُرَيْحٌ الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ۔

باب ۱۶۷۱۔ اس شخص کا بیان جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم میں سے بعض ایک دوسرے سے دلیل پیش کرنے میں زیادہ چست ہو' طاوس اور ابراہیم اور شریح نے کہا کہ سچا گواہ جھوٹی قسم سے زیادہ قبول کیے جانے کا مستحق ہے۔

۲۴۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ اَقْضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا بِقَوْلِهٖ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْهَا۔

۲۴۸۹۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ، زینب' ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تم ہمارے پاس مقدمہ لے کر آتے ہو، اور شاید تم میں سے کوئی شخص دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چست ہو اور میں اس کو اس کے بھائی کے حق میں سے اس کے کہنے کے سبب سے کچھ دلا دوں' تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، جو میں اسے دے رہا ہوں وہ اسے نہ لے۔

۱۶۷۲ بَاب مَنْ اَمَرَ بِاِنْجَازِ الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذُكِرَ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَضَى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ قَالَ وَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ اِسْحٰقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ بْنِ اَشْوَعَ ۔

باب ۱۶۷۲۔ اس شخص کا بیان جو وعدہ پورا کرنے کا حکم (۱) دے' اور حسن بصری نے یہ کہا ہے اور حضرت اسمٰعیل کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ وہ وعدہ کے سچے تھے' اور ابن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا، اور سمرہ (بن جندب) سے اسی طرح نقل کیا' مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ایک داماد کا ذکر کرتے ہوئے سنا، کہ انھوں نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا پورا کر دیا' ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ میں نے اسحٰق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث سے استدلال کرتے تھے۔

(۱) جمہور امت کا مسلک یہ ہے کہ وعدہ پورا کرنے کے لئے کسی سے کہنا یا اس کا حکم دینا یہ لوگوں کا اپنا ذاتی معاملہ ہے قضا یا قانون کے تحت نہیں آتا۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ یہ قضا کے تحت آسکتا ہے۔ امام بخاریؒ کا مسلک بھی امام مالکؒ والا ہی معلوم ہوتا ہے۔

۲۴۹۰۔حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سُفْيٰنَ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ مَاذَايَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ نَبِيٍّ۔

۲۴۹۰۔ابراہیم بن حمزہ‘ابراہیم بن سعد‘صالح‘ابن شہاب‘عبید اللہ بن عبداللہ‘عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے ابوسفیان کا قول نقل کیا ہے کہ ہرقل نے ان سے (جب کہ حالت کفر میں تھے) کہا کہ میں نے تجھ سے پوچھا کہ وہ (پیغمبر) تمھیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ تو تم نے بیان کیا کہ وہ نماز‘سچائی‘پاک دامنی‘ ایفائے عہد اور امانتوں کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے،ہرقل نے کہا یہ تو نبی کی صفت ہے۔

۲۴۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرَ عَنْ اَبِیْ سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ۔

۲۴۹۱۔قتیبہ بن سعید‘اسمٰعیل بن جعفر‘ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں،کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں‘ جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے‘جب امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے‘اور جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔

۲۴۹۲۔حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّامَاتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اَبَابَكْرٍ مَّالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَآءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَّنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْكَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِیْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِیْ يَدِیْ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ۔

۲۴۹۲۔ابراہیم بن موسیٰ‘ہشام‘ابن جریج‘عمرو بن دینار‘محمد بن علی‘جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی‘تو علاء بن حضرمی کی طرف سے حضرت ابوبکرؓ کے پاس مال آیا،تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ جس شخص کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرض ہو یا آپؐ نے کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو‘تو وہ میرے پاس آئے‘جابرؓ کا بیان ہے میں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا،کہ مجھے اتنا اتنا دیں گے اور اپنے ہاتھ تین بار پھیلائے‘حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے میرے دونوں ہاتھوں میں پانچ سو‘پھر پانچ سو‘اور پھر پانچ سو اشرفیاں گن دیں۔

۲۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلَنِیْ يَهُوْدِیٌّ مِّنْ اَهْلِ الْحِيْرَةِ اَیَّ الْاَجَلَيْنِ قَضٰى مُوْسٰى قُلْتُ لَآ اَدْرِیْ حَتّٰى اَقْدَمَ عَلٰى حِبْرِ الْعَرَبِ فَاَسْاَلَهٗ فَقَدِمْتُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ قَضٰى اَكْثَرَهُمَا وَاَطْيَبَهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى

۲۴۹۳۔محمد بن عبدالرحیم‘سعید بن سلیمان‘مروان بن شجاع‘ سالم‘افطس سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے دو مدتوں میں سے کون سی مدت پوری کی؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا میں عرب کے کسی عالم کے پاس جا کر جب تک پوچھ نہ لوں (میں نہیں بتا سکتا)‘میں ابن عباسؓ کے پاس آیا،اور ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ان دونوں میں جو زیادہ عمدہ مدت تھی وہ پوری کی،اس لیے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ۔

کہ اللہ کے رسول جو بات کہتے ہیں وہ پوری کرتے ہیں۔

۱۶۷۳ بَاب لَايُسْئَلُ اَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ الْاٰيَةَ۔

باب ۱۶۷۳۔ مشرکوں سے گواہی وغیرہ (۱) کے متعلق نہ پوچھا جائے اور شعبی نے کہا کہ ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں کے معاملہ میں مقبول نہ ہو گی' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ان کے درمیان عداوت اور دشمنی بھڑکا دی' اور ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ اہل کتاب کی نہ تو تصدیق کرو، اور نہ ہی تکذیب کرو' اور کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو نازل کی گئی آخر آیت تک۔

۲۴۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا مَاكَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَّاجَآءَكُمْ مِّنَ الْعِلْمِ عَنْ مَّسَاَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَارَاَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

۲۴۹۴۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' یونس' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! تم اہل کتاب سے کیونکر پوچھتے ہو' حالانکہ تمھاری کتاب تو وہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے' اس میں اللہ کی بتائی ہوئی سب سے نئی خبر ہے، جسے تم پڑھتے ہو' اس میں کوئی آمیزش نہیں، اور تم سے اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ لکھا تھا اس میں اہل کتاب نے تبدیلی کر دی ہے' اور اپنے ہاتھوں سے کتاب کو بدل ڈالا ہے' اور ان لوگوں نے کہا یہ خدا کی جانب سے ہے' تاکہ اس کے ذریعہ تھوڑی قیمت وصول کریں' کہا جو علم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں ان سے پوچھنے کے متعلق تم کو منع نہیں فرمایا ہے' خدا کی قسم ہم نے ان اہل کتاب میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کبھی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو، جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔

۱۶۷۴ بَاب الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ وَقَوْلُهٗ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ

باب ۱۶۷۴۔ مشکلات کے وقت قرعہ اندازی کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب وہ اپنے اپنے قلم ڈالنے لگے، کہ کون

(۱) کیا کفار گواہی دے سکتے ہیں اور مسلمانوں کی عدالت میں انہیں گواہی کے لئے لایا جائے گا یا نہیں اس بارے میں علماء و فقہاء کے مابین اختلاف رائے ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ کافروں کی گواہی بالکل قبول نہیں ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ آپس میں ایک دین والے گواہی دے سکتے ہیں اختلاف دین کے وقت گواہی قبول نہیں ہے۔ تیسری رائے یہ ہے کہ کافروں کی گواہی مسلمانوں کے خلاف قبول نہیں ہے اس کے علاوہ باقی تمام صورتوں میں کافروں کی گواہی مطلقاً قبول کی جائے گی اور یہی تیسرا قول حنفیہؒ کا مسلک ہے۔ حنفیہ کی مستدل روایات کے لئے ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۲۵۰، ج ۱۵)

مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّآءَ الْجِرْيَةَ فَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّآءُ وَقَوْلِهٖ فَسَاهَمَ اَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ يَعْنِىْ مِنَ الْمَسْهُوْمِيْنَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمِ الْيَمِيْنَ فَاسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔

مریم کی کفالت کرے' ابن عباس نے اس کی تفسیر بیان کی کہ جب لوگوں نے اپنا اپنا قلم ڈالا تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ نکلے' لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم رک گیا۔ چنانچہ انھوں نے حضرت مریم کی کفالت کی اور اللہ کے قول فساھم کے معنی ہیں قرعہ اندازی کی' اور فکان من المدحضین کے معنی ہیں کہ قرعہ انھی کے نام نکلا' اور ابوہریرہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو قسم کھانے کے لیے کہا، تو ان میں سے ہر ایک جلدی کرنے لگا آپؐ نے حکم دیا کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ کون قسم کھائے۔

٢٤٩٥ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِى الشَّعْبِىُّ اِنَّهٗ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِىْ حُدُوْدِاللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُّوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِىْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِىْٓ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِىْ فِىْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَآءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِىْٓ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْابِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِىْ وَلَا بُدَّلِىْ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْٓا اَنْفُسَهُمْ۔

۲۴۹۵۔ عمر بن حفص بن غیاث' حفص بن غیاث' اعمش' شعبی' بواسطہ نعمان بن بشیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے حدود میں نرمی برتنے والے اور اس میں مبتلا ہونے والے کی مثال اس قوم کی ہے' جس نے ایک کشتی میں قرعہ اندازی کی' بعض کے حصہ میں بالائی حصہ اور بعض کے حصہ میں نچلا حصہ آیا اور جو لوگ نیچے تھے وہ پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس آمدورفت کرنے لگے جس سے ان لوگوں کو تکلیف ہوئی ایک شخص نے بسولہ لیا اور نچلے حصہ میں سوراخ کرنے لگا' تاکہ اس سے پانی لے اور اوپر والوں کو زحمت نہ ہو اوپر والے لوگ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا تجھے کیا ہو گیا ہے' اس نے کہا تم لوگوں کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی اور میرے واسطے پانی ضروری چیز ہے' اگر ان لوگوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اس کو بھی بچاتے ہیں اور اپنے آپ کو بھی بچاتے ہیں اور اگر اس کو چھوڑ دیتے ہیں تو خود بھی تباہ ہوں گے اور اس کو بھی تباہ کریں گے۔

٢٤٩٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ الْاَنْصَارِىُّ اَنَّ اُمَّ الْعَلَآءِ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ هِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عُثْمٰنَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَلَنَا سَهْمُهٗ فِى السُّكْنٰى

۲۴۹۶۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' خارجہ بن زید انصاری بیان کرتے ہیں کہ ام علاء نے جو ان کی رشتہ دار تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور انھوں نے بیان کیا' جب انصار نے مہاجرین کے رہنے کے واسطے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون ہمارے حصہ میں آئے وہ ہمارے پاس رہنے لگے' ایک دفعہ بیمار ہوئے تو ہم نے ان کی خوب

حِيْنَ اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَآءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمٰنُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ ثِيَابِهٖ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَاالسَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ فَقُلْتُ لَآاَدْرِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا عُثْمٰنُ فَقَدْ جَآءَهٗ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْالَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَآ اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَايُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَآ اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكِ عَمَلُهٗ۔

خدمت کی یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی اور ہم نے ان کو کفن پہنایا تو ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے‘ میں نے کہا اے ابو السائب تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ میں تیرے متعلق گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو معزز بنایا‘ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمھیں کس طرح معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معزز بنایا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں نہیں جانتی‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے‘ عثمان کو تو خدا کی قسم موت آگئی میں اس کے لیے بھلائی کا امیدوار ہوں‘ میں حالانکہ خدا کا رسول ہوں لیکن بخدا میں نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا‘ ام علاء نے کہا کہ بخدا میں اس کے بعد کبھی کسی کا تزکیہ نہ کروں گی اور میں اس کے سبب سے غمگین ہو گئی‘ تو میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان کے لیے ایک چشمہ بہہ رہا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور آپؐ سے یہ ماجرا بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ اس کا عمل ہے۔

۲۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يُقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۹۷۔ محمد بن مقاتل‘ عبداللہ‘ یونس‘ زہری‘ عروہؓ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تو ان میں سے جس کا نام نکلتا اس کو اپنے ساتھ لے جاتے اور اپنی ہر بیوی کے پاس آپؐ ایک دن رات رہتے تھے سوائے سودہ بنت زمعہؓ کے جنھوں نے اپنی باری حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تھی‘ جس سے ان کی غرض صرف یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو جائیں۔

۲۴۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْآ اِلَّآ اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا اسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْآ اِلَيْهِ وَلَوْ

۲۴۹۸۔ اسمٰعیل‘ مالک‘ سمی ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے غلام‘ ابو صالح‘ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے‘ پھر اس کو بغیر قرعہ اندازی کے نہ پاتے۔ تو بلاشبہ قرعہ اندازی کرتے اور اگر جانتے کہ نماز کو سویرے جانے میں کیا ثواب ہے۔ تو سبقت کرتے اگر انھیں معلوم ہوتا کہ عشاء اور فجر

يَعْلَمُوْنَ مَافِى الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا

کی جماعت میں کیا ثواب ہے' تو ضرور اس میں شریک ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٦٧٥ بَاب مَاجَآءَ فِى الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: لَاخَيْرَفِىْ كَثِيْرٍ مِنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْمَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّخُرُوْجِ الْإِمَامِ اِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِاَصْحَابِهٖ۔

٢٤٩٩ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَىْءٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَاْتِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَاْتِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَآءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِىْ فِى الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِى الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ حَتّٰى اَكْثَرُوْا وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِى الصَّلٰوةِ فَالْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

صلح کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۶۷۵۔ لوگوں کے درمیان صلح کرا دینے کے متعلق جو منقول ہے' اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان کی اکثر سرگوشیوں میں بھلائی نہیں ہوتی مگر جو شخص صدقہ یا اچھی باتوں کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے' اور جس نے یہ خدا کی خوشنودی کی خاطر کیا' تو عنقریب ہم اسے بہت بڑا اجر دیں گے' اور امام کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جنگ کے مقامات پر جانے کا بیان۔

۲۴۹۹۔ سعید بن ابی مریم' ابو غسان' ابو حازم' سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی عمرو بن عوف کے چند لوگوں کے درمیان کوئی جھگڑا تھا آپ اپنے چند صحابہ کے ساتھ انکے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے' نماز کا وقت آ گیا' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے' تو بلالؓ آئے اور انھوں نے اذان دی پھر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے' تو بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے' اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے ہیں اور نماز کا وقت آ گیا ہے' کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ انھوں نے کہا ہاں! اگر تمھاری خواہش ہو' چنانچہ تکبیر کہی گئی اور ابوبکرؓ آگے بڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے داخل ہو گئے یہاں تک کہ پہلی صف میں پہنچ گئے' لوگوں نے تالی بجانی شروع کر دی یہاں تک کہ ان لوگوں نے زیادتی کی' اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نماز میں کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے' جب نگاہ پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے دیکھا آپؐ نے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا اور حکم دیا کہ نماز پڑھائیں' جس طرح پڑھا رہے ہیں' حضرت ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اللہ کی حمد بیان کی پھر الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے' یہاں

وَسَلَّمَ وَرَآءَهٗ فَاَشَارَ اِلَيْهِ بِيَدِهٖ فَاَمَرَهٗ يُصَلِّيْ كَمَا هُوَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِكُمْ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَايَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا الْتَفَتَ يَآ اَبَا بَكْرٍ مَّا مَنَعَكَ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ مَاكَانَ يَنْبَغِيْ لِاِبْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تک کہ صف میں داخل ہو گئے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے' اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو فرمایا اے لوگو! جب تم کو نماز میں کوئی بات پیش آ جاتی ہے' تو تالی بجانا شروع کر دیتے ہو حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے' نماز میں اگر کوئی بات پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہنا چاہیے اس لیے کہ جو شخص اس کو سنے گا' وہ متوجہ ہو جائے گا اور اے ابو بکرؓ تمہیں کس بات نے اس سے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ' جب کہ میں نے اشارہ کر دیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہؓ کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھائے۔

۲۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ اَنَّ اَنَسًا قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ يَمْشُوْنَ مَعَهٗ وَهِيَ اَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِلَيْكَ عَنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اٰذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْيَبُ رِيْحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَآ اَصْحَابُهٗ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَالْاَيْدِيْ وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا اَنَّهَآ اُنْزِلَتْ وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا۔

۲۵۰۰۔ مسدد' معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا کاش آپؐ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے چلتے' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گدھے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے' اور مسلمان آپؐ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے وہ زمین شور تھی' جس پر آپؐ چل رہے تھے جب آپؐ اس کے پاس پہنچے' تو اس نے کہا آپؐ مجھ سے دور رہیے خدا کی قسم آپؐ کے گدھے کی بو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے' ایک انصاری نے جواب دیا کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کی بو تجھ سے زیادہ پاکیزہ ہے' عبداللہ کی قوم کا ایک آدمی بہت غضب ناک ہوا اور ان کو گالی دی پھر ان دونوں کے ساتھی اپنے اپنے دوست کی حمایت میں مشتعل ہو گئے' ڈنڈے ہاتھوں اور جوتیوں کی مار ہونے لگی' مجھے یہ خبر ملی کہ آیت وَاِنْ طَآئِفَتَانِ الخ اگر مومنوں کی دو جماعتیں جھگڑا کریں تو ان کے درمیان صلح کرا دو' اسی موقعہ پر نازل ہوئی۔

۱۶۷۶ بَاب لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ۔

باب ۱۶۷۶۔ وہ شخص جھوٹا نہیں (کہا جائے گا) جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے۔

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا

۲۵۰۱۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح' ابن شہاب'

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّهٗ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا اَوْيَقُوْلُ خَيْرًا۔

حمید بن عبدالرحمٰن' ام کلثوم' بنت عقبہ سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے بیان کیا' کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے' جو جھوٹی بات صلح کرانے کے لیے کہہ دے بشرطیکہ نیت(۱) اچھی ہو۔

۱۶۷۷ بَاب قَوْلِ الْاِمَامِ لِاَصْحَابِهٖ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ۔

باب ۱۶۷۷۔ امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا ہمارے ساتھ چلو' صلح کرادیں۔

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍؓ اَنَّ اَهْلَ قُبَآءٍ اقْتَتَلُوْا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ۔

۲۵۰۲۔ محمد بن عبداللہ' عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی واسحاق بن محمد فری' محمد بن جعفر' ابوحازم' سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قبا کے لوگ لڑ پڑے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر پتھر پھینکنے لگے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو فرمایا ہمارے ساتھ چلو' کہ صلح کرادیں۔

۱۶۷۸ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

باب ۱۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول' اگر وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں' اور صلح زیادہ بہتر ہے۔

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ م بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ مَالَا يُعْجِبُهٗ كِبَرًا اَوْ غَيْرَهٗ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا فَتَقُوْلُ اَمْسِكْنِيْ وَاقْسِمْ لِيْ مَاشِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَاْسَ اِذَا تَرَاضَيَا۔

۲۵۰۳۔ قتیبہ بن سعید' سفیان' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے آیت وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَّعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا کی تفسیر یوں بیان کی کہ ایک شخص اپنی بیوی میں ایسی باتیں مثلاً غرور وغیرہ دیکھے اور اس کو علیحدہ کرنا چاہے' پھر وہ عورت کہے کہ مجھ کو اپنے پاس رکھ' جو تیرا جی چاہے' میرے لیے تقسیم کردے' ایسی صورت میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر دونوں راضی ہو جائیں' تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۶۷۹ بَاب اِذَا اصْطَلَحُوْا عَلٰى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ ۔

باب ۱۶۷۹۔ اگر لوگ ظلم کی بات پر صلح کر لیں تو وہ صلح مقبول نہیں ہے۔

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ

۲۵۰۴۔ آدم' ابن ابی ذئب' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ بواسطہ ابوہریرہ وخالد بن زید جہنی روایت کرتے ہیں' دونوں نے بیان کیا کہ

(۱) مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اچھائی کی بات جانتا ہے وہ کہہ دے اور شر کی بات سے سکوت کرے' اور اس موقعہ پر بھی صریح جھوٹ نہ بولے بلکہ توریہ سے کام لے۔ اس روایت میں بھی کذب سے توریہ ہی مراد ہے جس میں تین جگہوں پر جھوٹ کی اجازت دی گئی ہے۔

بی هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ قَالَا جَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ فقالَ الْاَعْرَابِیُّ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَقَالُوْا لِیْ عَلٰی ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَیْتُ ابْنِیْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِیْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلٰی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْوَلِیْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَیْكَ وَعَلٰی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ یَآ اُنَیْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَیْهَا اُنَیْسٌ فَرَجَمَهَا۔

ایک اعرابی آیا اور عرض کیا' یارسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے' اس کا فریق مخالف کھڑا ہوا اور عرض کیا ٹھیک ہے ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے' اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار ہونا چاہیے' میں نے اپنے بیٹے کو سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر چھڑا لیا' پھر میں نے علم والوں سے دریافت کیا' تو انھوں نے کہا تیرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگنے چاہئیں' اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہونا چاہئے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمھارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردوں گا' لونڈی اور بکریاں تو تجھے واپس کی جاتی ہیں، اور تیرے بیٹے کو ایک سو کوڑے پڑیں گے' اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہوگا' اور ایک آدمی سے آپؐ نے فرمایا اے انیس کل تو اس شخص کی بیوی کے پاس جا اگر (وہ زنا کا اقرار کرے تو) اس کو سنگسار کر دے، چنانچہ انیس نے صبح کے وقت جا کر اس کو سنگسار کر دیا۔

٢٥٠٥۔ حدثنا یعقُوْبُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْٓ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَیْسَ فِیْهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِیُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَبِیْ عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ۔

٢٥٠٥۔ یعقوب' ابراہیم بن سعد' سعد' قاسم بن محمد' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو دین میں سے نہیں ہے' تو وہ مردود ہے' عبداللہ بن جعفر مخرمی اور عبدالواحد بن ابی عون نے سعد بن ابراہیم سے اس کو روایت کیا۔

١٦٨٠ بَاب کَیْفَ یُکْتَبُ هٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّاِنْ لَّمْ یَنْسُبْهُ اِلٰی قَبِیْلَتِهٖ اَوْنَسَبِهٖ۔

باب ١٦٨٠۔ کس طرح (صلح نامہ) لکھا جائے ھذا ما صالح فلان بن فلان و فلان بن فلان (یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر فلاں بن فلاں نے صلح کی اور اگرچہ اس کو قبیلہ یا نسب کی طرف منسوب نہ کرے۔

٢٥٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْٓ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَیْبِیَةِ کَتَبَ عَلِیٌّ بَیْنَهُمْ کِتَابًا فَکَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

٢٥٠٦۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' ابو اسحٰق' براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی' تو حضرت علیؓ نے صلح نامہ لکھا، اور لکھا "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" مشرکوں نے اعتراض کیا، اور کہا محمد رسول اللہ نہ لکھو، اگر تم اللہ کے رسول ہوتے تو ہم تم سے جنگ نہ کرتے'

فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوْكُنْتَ رَسُوْلًا لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَآاَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَصَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَا يَدْخُلُوْهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَاَلُوْهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ۔

آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اس کو مٹا دو۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا میں تو اس کو نہیں مٹاؤں گا' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اس کو مٹا ڈالا، اور ان لوگوں سے اس بات پر صلح کی کہ آئندہ سال آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ تین دن تک مکہ میں رہیں گے' اور وہاں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ہتھیار جلبان میں ہوں گے' لوگوں نے آپؐ سے پوچھا جلبان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا نیام اور وہ چیز جو اس میں ہے۔

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوْا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَانُقِرُّبِهَا فَلَوْنَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَامَنَعْنَاكَ لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَايَدْخُلُ مَكَّةَ سَلَاحٌ اِلَّا فِي الْقِرَابِ وَاَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتَّبِعَهٗ وَاَنْ لَا يَمْنَعَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَاعَمِّ يَاعَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَّ زَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّيْ

۲۵۰۷۔ عبید اللہ بن موسیٰ' اسرائیل' ابو اسحٰق' براء سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعد کے مہینہ میں عمرہ کا ارادہ کیا، تو مکہ والوں نے آپؐ کو داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کیا' یہاں تک کہ ان سے اس بات پر فیصلہ ہوا کہ آئندہ سال تین دن قیام کریں گے' جب صلح نامہ لکھنے لگے تو اس کے شروع میں لکھا کہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول راضی ہوئے' مکہ والوں نے کہا کہ ہم تو اس کا اقرار نہیں کرتے ہیں، اگر ہم جانتے کہ تم اللہ کے رسول ہو، تو ہم تم کو نہیں روکتے' بلکہ تم تو محمد بن عبداللہ ہو' آپؐ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور عبداللہ کا بیٹا ہوں، پھر حضرت علیؓ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ مٹا دو' انھوں نے کہا نہیں خدا کی قسم میں کبھی نہیں اس کو مٹاؤں گا' آپؐ نے وہ کاغذ اپنے ہاتھ میں لیا اور لکھوایا هذا ما قاضى عليه محمّد بن عبدالله، وہ مکہ میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے ہتھیار نیام میں ہوں گے' اور اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو اس کو ساتھ لے کر نہیں جائیں گے' اور اپنے ساتھیوں میں سے کوئی شخص مکہ جانے کے بعد اگر وہاں رہنا چاہے گا تو اسے منع نہیں کریں گے' جب دوسرے سال آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مدت گزر گئی' تو لوگ حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہو کہ آپؐ ہمارے پاس سے چلے جائیں' اس لیے کہ مدت گزر چکی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' تو حضرت حمزہؓ کی بیٹی چچا چچا کہتی پیچھے ہو گئی' حضرت علی نے اسے لے لیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر فاطمہ سے کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ انھوں نے اس کو سوار کر لیا تو اس کے متعلق حضرت علیؓ زیدؓ اور جعفرؓ جھگڑنے لگے۔ حضرت علیؓ

وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا۔

نے کہا میں اس لڑکی کا مستحق ہوں کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے، اور حضرت جعفرؓ نے دعویٰ کیا کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری زوجیت میں ہے (اس لیے میں زیادہ مستحق ہوں) زید نے (اپنے استحقاق کا دعوی کیا اور) کہا کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا' اور فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے' اور علیؓ سے فرمایا کہ میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے' اور جعفر سے فرمایا کہ تم صورت سیرت میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہو اور زید سے کہا تو ہمارا بھائی اور مولا ہے۔

١٦٨١ بَاب الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سُفْيٰنَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُوْنُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ وَفِيْهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّاَسْمَآءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَآءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَّيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَايَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَآءَ اَبُوْ جُنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيٰنَ اَبَا جَنْدَلٍ وَّقَالَ اِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ۔

باب ۱۶۸۱۔ مشرکین کے ساتھ صلح کرنے کا بیان اسی مضمون میں ابوسفیانؓ سے روایت ہے اور عوف بن مالکؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ پھر تم میں اور رومیوں میں صلح ہو جائے گی' اور اسی باب میں سہل بن حنیفؓ' اسمؓ اور مسورؓ کی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے' اور موسیٰ بن مسعود نے کہا کہ مجھ سے سفیان بن سعید نے بواسطہ ابواسحٰق' براء بن عازبؓ کا قول نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے حدیبیہ کے دن تین باتوں پر صلح کی' اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص ان کے پاس آجائے تو اس کو واپس کر دیں گے' اور مسلمانوں سے کوئی شخص مشرکوں کے پاس چلا جائے' تو اسے واپس نہیں کریں گے' اور یہ کہ آئندہ سال مکہ میں داخل ہوں گے' اور وہاں تین دن قیام کریں گے' اور وہاں ہتھیار از قسم تلواروں و کمان غلاف میں رکھ کر ہی داخل ہوں گے' ابو جندل اپنی بیڑیوں میں لڑکھڑاتا ہوا آپؐ کے پاس پہنچا تو آپؐ نے اس کو مشرکوں کے حوالہ کر دیا' امام بخاری نے کہا کہ مؤمل نے بواسطہ سفیان ابو جندل کا ذکر نہیں کیا اور الا بجلب السلاح کے الفاظ نقل کئے۔

٢٥٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ

۲۵۰۸۔ محمد بن رافع' شریح بن نعمان' فلیح' نافع' ابن عمرؓ سے روایت

ابْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ اِلَّاسُيُوْفًا وَّلَا يُقِيْمَ بِهَا اِلَّا مَا اَحَبُّوْا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا اَقَامَ بِهَا ثَلٰثًا اَمَرُوْهُ اَنْ يَّخْرُجَ فَخَرَجَ۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کرنے کے ارادہ سے نکلے کفار آپؐ کے درمیان اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہو گئے' (آپؐ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا) آپؐ نے اپنی ہدی کی قربانی کی اور اپنے سر کو حدیبیہ میں منڈا لیا، اور ان سے اس بات پر فیصلہ ہوا کہ آئندہ سال عمرہ کریں گے' اور سوائے تلوار کے ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ ہو گا' اور اتنے ہی دنوں تک ٹھہریں گے' جب تک کفار چاہیں گے' چنانچہ آئندہ سال آپؐ نے عمرہ کیا آپؐ وہاں اس طرح داخل ہوئے جس طرح صلح کی تھی' جب وہاں تین دن ٹھہر چکے تو لوگوں نے آپؐ سے کہا کہ آپؐ چلے جائیں چنانچہ آپؐ روانہ ہو گئے۔

۲۵۰۹۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عن بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ ابْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ۔

۲۵۰۹۔ مسدد' بشر' یحییٰ' بشیر بن یسار' سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہلؓ محیصہ بن مسعود بن زیدؓ خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور ان دنوں میں صلح تھی۔

۱۶۸۲ بَاب الصُّلْحِ فِى الدِّيَةِ۔

باب ۱۶۸۲۔ دیت میں صلح کرنے کا بیان۔

۲۵۱۰۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِىَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْاَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ ابْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَاوَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاتُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَآاَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِىَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ زَادَ الْفَزَارِىُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ فَرَضِىَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ۔

۲۵۱۰۔ محمد بن عبداللہ انصاری' حمید' انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ربیع بنت نضر نے ایک بچی کے دانت توڑ ڈالے' تو اس کے آدمیوں نے اس سے دیت مانگی اور ربیع کے لوگوں نے معافی چاہی' لیکن وہ نہ مانے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، آپؐ نے ان کو قصاص کا حکم دیا' انس بن نضر نے کہا کیا ثنیہ کے دانت توڑے جائیں گے یا رسول اللہ' قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، کہ اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے' آپؐ نے فرمایا اے انس! کتاب اللہ تو قصاص کا حکم دیتی ہے، پھر وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ اس کو پورا کر دیتا ہے، فزاری نے بواسطہ حمید انس نقل کیا کہ وہ لوگ راضی ہو گئے، اور دیت منظور کر لی۔

۱۶۸۳ بَاب قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِىٍّ اِبْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ

باب ۱۶۸۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسن بن علی کے متعلق فرمانا یہ میرا بیٹا ہے یہ سردار ہے، اور شاید اللہ اس کے ذریعہ دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے گا اور اللہ تعالیٰ کا

عَظِيمَتَيْنِ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا۔

قول کہ ان دونوں کے درمیان صلح کرادو۔

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ اسْتَقْبَلَ وَاللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُّعٰوِيَةَ بِكَتَآئِبَ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّيْ لَاَرٰى كَتَآئِبَ لَاتُوَلِّيْ حَتّٰى تَقْتُلَ اَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهٗ مُعٰوِيَةُ وَكَانَ وَاللّٰهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ اَيْ عَمْرُو اِنْ قَتَلَ هٰؤُلَآءِ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ هٰؤُلَآءِ مَنْ لِّيْ بِاُمُوْرِ النَّاسِ مَنْ لِّيْ بِنِسَآءِ هِمْ مَّنْ لِّيْ بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ اذْهَبَآ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُوْلَا لَهٗ وَاطْلُبَا اِلَيْهِ فَاَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهٗ فَطَلَبَآ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِنَّا بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ اَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِيْ دِمَآئِهَا قَالَا فَاِنَّهٗ يُعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ اِلَيْكَ وَيَسْاَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِّيْ بِهٰذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَمَا سَاَلَهُمَا شَيْئًا اِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَصَالَحَهٗ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ اَبِيْ

۲۵۱۱۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' ابو موسیٰ' بواسطہ حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ بخدا حسن بن علی' معاویہؓ کے سامنے پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر آئے' عمرو بن عاص نے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو پیٹھ نہیں پھیرے گی' جب تک اپنے مقابل کو قتل نہ کرلیں' حضرت معاویہؓ نے جو دونوں میں یعنی بہتر تھے' عمرو بن عاص سے کہا کہ اے عمرو اگر ان لوگوں نے ان لوگوں کو اور اس طرف کے لوگوں نے اس طرف کے لوگوں کو قتل کر دیا' تو لوگوں کے معاملات کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ کون ان کی بیویوں کی نگرانی کرے گا؟ کون ان کی جائیداد کا انتظام کرے گا؟ چنانچہ حضرت حسنؓ کے پاس قریش کے دو آدمی جو بنی عبد شمس میں سے تھے، یعنی عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز کو بھیجا اور کہا کہ ان کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو' اور ان سے گفتگو کر کے ان کو صلح کی طرف بلاؤ۔ دونوں ان کے پاس آئے گفتگو کی اور صلح چاہی' حضرت حسن بن علیؓ نے ان دونوں سے کہا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں' اور ہم نے بہت کچھ مال خرچ کیا ہے' اور یہ لوگ اپنے خونوں میں مبتلا ہو چکے ہیں' ان دونوں نے کہا کہ وہ آپؐ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں، اور اسی کے طالب اور خواہاں ہیں' حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ پھر اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ ان دونوں نے کہا ہم اس کے ذمہ دار ہیں' چنانچہ حضرت حسنؓ نے جب بھی کہا کہ اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں' چنانچہ حضرت حسن نے ان سے صلح کرلی' حسن بصری نے بیان کیا ہے' میں نے ابو بکرہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حضرت حسن بن علیؓ آپؐ کے پہلو میں تھے' آپؐ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف رخ کرتے اور کہتے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے' اور شائد اللہ (۱) اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی

(۱) اس روایت میں وہ واقعہ بیان کیا گیا ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی پوری ہوئی جو آپؐ نے حضرت حسنؓ کی صلح کے بارے میں کی تھی۔ اور اس صلح کی برکت سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں باہمی قتل و قتال سے بچ گئیں۔

بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

جماعتوں کے درمیان صلح کرادے گا' مجھ سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ حسن کا ابوبکرہ سے سننا میرے نزدیک اسی حدیث سے ثابت ہے۔

١٦٨٤ بَاب هَلْ يُشِيْرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ۔

باب ۱۶۸۴۔ کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے۔

٢٥١٢۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اُمَّهٗ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ اَصْوَاتُهُمَا وَاِذَا اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ فِيْ شَيْءٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ اَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الْمُتَاَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَايَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَهٗ اَيُّ ذٰلِكَ اَحَبَّ۔

۲۵۱۲۔ اسمٰعیل بن ابی اویس، برادر اسمٰعیل (عبدالحمید) سلیمان' یحیٰ بن سعید' ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن' عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ کا قول نقل کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جھگڑنے والوں کی آوازیں دروازے پر سنیں' جو بلند ہو رہی تھیں' ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ مہربانی کر کے کچھ قرض معاف کر دے' اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ واللہ میں نہیں کروں گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ کہاں ہے وہ شخص جو اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا؟ اس نے عرض کیا کہ میں ہوں یارسول اللہ اور میرا ساتھی جو چاہے میں اسے معاف کر دیتا ہوں۔

٢٥١٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدِ الْاَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاكَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفَ مَاعَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

۲۵۱۳۔ یحیٰ بن بکیر' لیث' جعفر بن ربیعہ' اعرج' عبداللہ بن کعب بن مالک' کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر ان کا کچھ قرض تھا۔ کعبؓ ان سے ملے اور ان کا پیچھا کیا' یہاں تک کہ دوران گفتگو میں ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس سے گزرے، اور فرمایا اے کعب! اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا' گویا نصف (معاف کرنے) کے لیے حکم دے رہے تھے' چنانچہ آدھا قرض معاف کر دیا، اور آدھا لے لیا۔

١٦٨٥ بَاب فَضْلِ الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ۔

باب ۱۶۸۵۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور ان کے درمیان انصاف کرنے کی فضیلت کا بیان۔

٢٥١٤۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ

۲۵۱۴۔ اسحٰق' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے' لوگوں کے درمیان انصاف کرے یہ بھی صدقہ ہے۔

الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔

١٦٨٦ بَاب إِذَآ أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبٰى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ۔

٢٥١٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهٖ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ حَقَّهٗ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةً لَّهٗ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعٰى لِلزُّبَيْرِؓ حَقَّهٗ فِي صَرِيْحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ مَآ أَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الْاٰيَةَ۔

باب ۱۶۸۶۔ جب امام کسی کو صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کرے تو قاعدے کے مطابق فیصلہ کر دے۔

۲۵۱۵۔ ابوالیمان‘ شعیب‘ زہری‘ عروہ بن زبیر‘ زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک انصاری سے ایک پتھریلی زمین کی نالی کے متعلق جھگڑا کیا‘ جو بدر میں شریک ہو چکے تھے، اور دونوں اس سے پانی لیتے تھے‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے فرمایا‘ اے زبیر تم پانی لے لو‘ پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو‘ انصاری کو غصہ آگیا اور کہنے لگا یارسول اللہ یہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے (اسی لیے یہ طرف داری کی جارہی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور پھر فرمایا اے زبیرؓ تم اپنے درختوں کو سیراب کر لو اور پانی روک لو‘ یہاں تک کہ دیواروں تک پہنچ جائے۔ اس وقت آپؐ نے حضرت زبیرؓ کو ان کا حق پورا دلوا دیا، اور اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو اس بات کا مشورہ دیا تھا جس میں ان کی اور انصاری دونوں کی رعایت تھی‘ جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا‘ تو آپؐ نے زبیرؓ کو صریح حکم دے کر ان کو پورا حق دلا دیا‘ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیرؓ نے کہا کہ بخدا میں خیال کرتا ہوں کہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ اسی مقدمہ میں نازل ہوئی ہے۔

١٦٨٧ بَاب الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَآءِ وَأَصْحٰبِ الْمِيْرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذٰلِكَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَابَأْسَ أَنْ يَّتَخَارَجَ الشَّرِيْكَانِ فَيَأْخُذَ هٰذَا دَيْنًا وَّهٰذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

باب ۱۶۸۷۔ قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانے اور قرض کا اندازے سے ادا کرنے کا بیان‘ اور ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر دو شریک یہ طے کر لیں‘ ایک دین اور دوسرا نقد مال لے گا تو مضائقہ نہیں‘ اور اگر ان میں سے کسی کا مال ہلاک ہو جائے تو اس کو اپنے ساتھی سے مطالبہ کا حق نہیں۔

۲۵۱۶ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ تُوُفِّیَ اَبِیْ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰی غُرَمَآئِهٖ اَنْ یَّاْخُذُوْا التَّمْرَ بِمَا عَلَیْهِ فَاَبَوْا وَلَمْ یَرَوْا اَنَّ فِیْهِ وَفَآءً فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِذَا جَدَدْتَّهٗ فَوَضَعْتَهٗ فِی الْمِرْبَدِ اٰذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَیْهِ فَدَعَا بِالْبَرَکَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَآئَكَ فَاَوْفِهِمْ فَمَا تَرَکْتُ اَحَدًا لَهٗ عَلٰی اَبِیْ دَیْنٌ اِلَّا قَضَیْتُهٗ وَفَضَلَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَّسِتَّةٌ لَّوْنٌ اَوْسِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَّسَبْعَةٌ لَّوْنٌ فَوَافَیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَضَحِكَ فَقَالَ ائْتِ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَاَخْبِرْ هُمَا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْنَآ اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاصَنَعَ اَنْ سَیَکُوْنُ ذٰلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبَا بَکْرٍ وَّلَا ضَحِكَ وَتَرَكَ اَبِیْ عَلَیْهِ ثَلٰثِیْنَ وَسْقًا دَیْنًا وَّقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

۲۵۱۶۔ محمد بن بشار' عبدالوہاب' عبیداللہ' وہب بن کیسان' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا اور ان پر کچھ قرض تھا' میں نے ان کے قرض خواہوں سے کہا کہ قرض کے عوض پھل لے لیں' ان لوگوں نے انکار کیا اور خیال کیا کہ پھل ان کے قرض کو کافی نہ ہو گا' میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور آپؐ سے یہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا کہ جب تو اس کو توڑے اور کھلیان میں لے آئے (تو مجھ کو خبر کر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپؐ تشریف لائے، اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے آپؐ اس ڈھیر پر بیٹھ گئے' پھر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ اور اپنا قرض ادا کرو' تو میں نے کسی کو بھی نہ چھوڑا جس کا میرے والد پر قرض تھا، سب کا قرض ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجوریں باقی بچ گئیں (۱)' جن میں سات وسق عجوہ اور چھ وسق لون یا چھ وسق عجوہ اور سات وسق لون تھی پھر میں مغرب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا' آپؐ سے میں نے بیان کیا آپؐ ہنسے اور فرمایا ابو بکرؓ و عمرؓ کے پاس جا کر بیان کرو' دونوں نے کہا کہ ہم تو پہلے ہی سے سمجھ رہے تھے کہ اس میں برکت ہو گی' جس وقت آپؐ نے ایسا کہا اور ہشام نے وہب سے انھوں نے جابرؓ سے صلوٰۃ العصر کہا اور ابو بکرؓ کا ذکر نہیں کیا، اور نہ ہنسنا بیان کیا اور اس طرح بیان کیا کہ میرے والد پر تیس وسق قرض تھا، اور ابن اسحٰق نے بواسطہ وہب جابرؓ صلوٰۃ الظہر کا لفظ بیان کیا۔

۱۶۸۸ بَاب الصُّلْحِ بِالدَّیْنِ وَالْعَیْنِ۔

باب ۱۶۸۸۔ قرض اور نقد مال کے عوض صلح کرنے کا بیان۔

۲۵۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ کَعْبٍ اَنَّ کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَقَاضٰی بْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا کَانَ لَهٗ عَلَیْهِ فِیْ

۲۵۱۷۔ عبداللہ بن محمد' عثمان بن عمر' یونس' لیث' یونس' ابن شہاب' عبداللہ بن کعب' کعب بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں تقاضا کیا دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں' یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سن لیا اس وقت

(۱) اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے اور قبولیت دعا کا اثر بیان کیا گیا ہے کہ تھوڑی کھجوریں سب قرض خواہوں کے لئے کافی ہو گئیں اور بچ بھی گئیں۔

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمَا حَتّٰی كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰی كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَاكَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَد ذَ ءَاتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

آپؐ اپنے حجرے میں تھے' آپؐ ان دونوں کے پاس باہر تشریف لائے یہاں تک کہ اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا، اور کعب بن مالکؓ کو آواز دی اور فرمایا کہ اے کعب' کعب نے کہا میں حاضر ہوں یارسول اللہ' آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا' آدھا معاف کر دے' کعب نے کہا میں نے یارسول اللہ معاف کر دیا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد سے فرمایا جاؤ اور اس کا قرض ادا کردو۔

كِتَابُ الشُّرُوْطِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٦٨٩ بَاب مَايَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي الْاِسْلَامِ وَالْاَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ۔

٢٥١٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَؓ يُخْبِرَانِ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَّوْمَئِذٍ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَايَاْتِيْكَ مِنَّا اَحَدٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰی دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ اِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوْا مِنْهُ وَاَبٰی سُهَيْلٌ اِلَّا ذٰلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ اَبَا جَنْدَلٍ اِلٰی اَبِيْهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَّلَمْ يَاْتِهٖ اَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا رَدَّهٗ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَّجَآءَ تِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَّكَانَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ

شرطوں کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۶۸۹۔ مسلمان ہونے کے وقت اور احکام اور خرید و فروخت میں کس قسم کی شرطیں جائز ہیں۔

۲۵۱۸۔ یحیٰی بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' مروان اور مسور بن مخرمہ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سہیل بن عمرو نے صلح نامہ لکھوایا تو سہیل بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شرطیں کی تھیں' ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آئے گا، اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہو' مگر تم اس کو واپس کر دو گے' اور ہمارے اور اس کے درمیان دخل نہ دو گے، مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار ہوئی اور انھیں غصہ آگیا' لیکن سہیل اس کے سوا کسی شرط پر راضی نہ تھا' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر صلح کر لی اس دن آپؐ نے ابو جندل کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے پاس واپس بھیج دیا' اور اس مدت میں جو شخص بھی آپؐ کے پاس آیا، آپؐ نے اس کو واپس کر دیا' اگرچہ مسلمان ہو کر آیا اور مومن عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں، اور ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والی عورتوں میں تھیں' وہ نوجوان تھیں' ان کے رشتہ دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے،

مِمَّنْ خَرَجَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ وَّهِیَ عَاتِقٌ فَجَآءَ اَهْلُهَا یَسْئَلُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْجِعَهَآ اِلَیْهِمْ فَلَمْ یَرْجِعْهَآ اِلَیْهِمْ لِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِنَّ اِذَا جَآئَکُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ اِلٰی قَوْلِهٖ وَلَاهُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَآئِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا جَآئَکُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اِلٰی غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّبِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَایَعْتُكِ کَلَامًا یُّکَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَامَسَّتْ یَدُهٗ یَدَامْرَاَةٍ قَطُّ فِی الْمُبَایَعَةِ وَمَا بَایَعَهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ۔

اور ان کی واپسی کا مطالبہ کرنے لگے، تو آپؐ نے ان کو واپس نہیں کیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے متعلق یہ آیت نازل کی تھی کہ جب تمھارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں، تو تم ان کا امتحان کر لو، اللہ ان کے امتحان کو خوب جانتا ہے، پھر اگر تم ان کو مسلمان سمجھتے ہو تو کفار کی طرف ان کو واپس نہ کرو آیت وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ تک عروہ نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا آیت یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَ کُمُ الْمُؤْمِنَاتُ الخ کی بناء پر امتحان لے لیا کرتے تھے، عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ان عورتوں میں سے جو ان شرائط کا اقرار کر لیتی، تو آپؐ اس سے جو بات فرماتے وہ صرف یہ کہ میں نے تجھ سے بیعت کر لی (اس کے سوا کچھ نہ فرماتے) اور خدا کی قسم بیعت کرنے میں آپؐ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا اور صرف زبان سے بیعت لی۔

۲۵۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ زِیَادِ ابْنِ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِیْرًا یَّقُوْلُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَیَّ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔

۲۵۱۹۔ ابو نعیم، سفیان، زیاد بن علاقہ جریر کا قول بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، تو آپؐ نے مجھ سے چند شرطیں کیں، جن میں ایک ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنی بھی تھی۔

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔

۲۵۲۰۔ مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوۃ دینے، اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی تھی۔

۱۶۹۰ بَاب اِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ۔

باب ۱۲۹۰۔ اگر کوئی شخص پیوند لگانے کے بعد کھجور کے درخت کو بیچے۔

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ

۲۵۲۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کھجور کا درخت پیوند لگانے کے بعد بیچا، تو اس کا پھل بائع کا ہو گا مگر یہ کہ

نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَآئِعِ اِلَّآ اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

خریدار شرط کرلے۔

۱۶۹۱ بَاب الشُّرُوْطِ فِي الْبَيْعِ۔

باب ۱۶۹۱۔ بیع میں شرطوں کا بیان۔

۲۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَ تْ عَآئِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَآئِشَةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْآ اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَآؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْآ اِنْ شَآءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَآؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِي فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۲۵۲۲۔ عبداللہ بن مسلمہ 'لیث' ابن شہاب عروہ' حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ بریرہ ان کے پاس کتابت کی رقم کی ادائیگی میں مدد مانگنے کے لیے آئی اور اس نے اپنی کتابت کی رقم میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا' اس سے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جا' اگر وہ پسند کریں تو تیری کتابت کی رقم میں ادا کردوں گی' اور تیری ولاء مجھے حاصل ہوگی (تو ایسا کرنے کو تیار ہوں) بریرہ نے اپنے مالکوں سے جا کر بیان کیا۔ لیکن ان لوگوں نے انکار کیا، اور کہا کہ اگر وہ ثواب کی خاطر ایسا کرنا چاہتی ہیں' تو کریں' لیکن حق ولاء ہم لوگوں کو رہے گا، حضرت عائشہؓ نے یہ ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ اس کو خرید لو اور آزاد کردو' اس لیے کہ ولاء کا حق تو اسی کو ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۹۲ بَاب اِذَا اشْتَرَطَ الْبَآئِعُ ظَهْرَ الدَّآبَّةِ اِلٰى مَكَانٍ مُّسَمًّى جَازَ۔

باب ۱۶۹۲۔ (جانور) بیچنے والا اگر یہ شرط کرے کہ وہ ایک خاص مقام تک اس پر سوار ہوگا تو یہ جائز ہے (۱)۔

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَّقُوْلُ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ قَدْ اَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهٗ فَدَعَا لَهٗ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَّيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِاُوْقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِاُوْقِيَّةٍ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَاَرْسَلَ عَلٰى اَثَرِيْ قَالَ مَا كُنْتُ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ

۲۵۲۳۔ ابونعیم 'زکریا' عامر، جابر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے اونٹ پر کہیں سوار ہو کر جا رہے تھے وہ تھک گیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے' آپؐ نے اس کو مارا اور اس کے لیے دعا کی۔ وہ اتنا تیز چلنے لگا کہ ایسا کبھی نہ چلا تھا' پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کو میرے ہاتھ ایک اوقیہ کے عوض بیچ دے' میں نے کہا نہیں' پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کو میرے ہاتھ ایک اوقیہ کے عوض بیچ دے' چنانچہ میں نے اسے بیچ دیا، لیکن اپنے گھر تک سوار ہونے کا استثناء کر لیا، جب ہم گھر پہنچے تو اونٹ آپؐ کے پاس لے کر حاضر ہوا' آپؐ نے مجھے اس کی قیمت دے دی' پھر میں واپس ہوا تو آپؐ نے میرے پیچھے ایک آدمی

(۱) جانور کو فروخت کرتے وقت بائع کی طرف سے اس پر سوار ہونے کی شرط لگانا جمہور فقہاء کے ہاں جائز نہیں ہے۔ امام بخاریؒ نے جو اس باب میں حدیث ذکر کی ہے اس کے بارے میں جمہور یہ فرماتے ہیں کہ یہ شرط بیع کے وقت نہیں لگائی گئی تھی بلکہ بیع کے بعد لگائی گئی تھی اور بیع مطلق تھی جس کی تائید بعض روایات سے بھی ہوتی ہے۔ اور امام طحاوی نے یہ فرمایا ہے کہ اصل میں وہاں بیع مقصود ہی نہ تھی بلکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو نوازنا مقصود تھا۔

قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ اَفْقَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اِسْحٰقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ فَبِعْتُهٗ عَلٰى اَنَّ لِىْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَّغَيْرُهٗ لَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَّلَكَ ظَهْرُهٗ حَتّٰى تَرْجِعَ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ اِلٰى اَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ وَّتَابَعَهٗ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَّقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّغَيْرِهٖ عَنْ جَابِرٍ اَخَذْتُهٗ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَهٰذَا يَكُوْنُ اُوْقِيَّةً عَلٰى حِسَابِ الدِّيْنَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَّقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّقِيَّةُ ذَهَبٍ وَّقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَىْ دِرْهَمٍ وَّقَالَ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِطَرِيْقِ تَبُوْكَ اَحْسِبُهٗ قَالَ بِاَرْبَعِ اَوَاقٍ وَّقَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَّقَوْلُ الشَّعْبِىِّ بِوَقِيَّةٍ اَكْثَرُ الْاِشْتِرَاطِ اَكْثَرُ وَاَصَحُّ عِنْدِىْ قَالَهٗ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ۔

بھیج کر بلایا اور فرمایا میں تیرا یہ اونٹ نہیں لوں گا' تو اپنا یہ اونٹ لے جا یہ تیرا مال ہے' شعبہ نے بواسطہ' مغیرہ' عامر' جابر نقل کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تک اس کی پیٹھ پر سوار ہونے کی اجازت دی، اور اسحٰق نے بواسطہ جریر، مغیرہ نقل کیا کہ میں نے اس کو بیچ دیا اس شرط پر کہ میں اس پر سوار ہوں گا۔ یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں' اور عطا وغیرہ نے نقل کیا کہ تیرے لیے اس کی پیٹھ مدینہ تک ہے، اور محمد بن منکدر نے جابر سے نقل کیا کہ انھوں نے مدینہ تک اس پر سوار ہونے کی شرط کر لی' اور زید بن اسلم نے جابر سے نقل کیا کہ تجھ کو اس پر سوار ہونے کا حق ہے' یہاں تک کہ اپنی جگہ پر واپس ہو جائے' اور ابوہریرہؓ نے جابرؓ سے اس طرح نقل کیا کہ ہم نے تجھ کو مدینہ تک اس پر سوار ہونے کی اجازت دی، اور اعمش نے بواسطہ سالم، جابرؓ سے نقل کیا کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر والوں تک پہنچ جا' اور عبید اللہ و اسحٰق نے بواسطہ وہب' جابرؓ سے نقل کیا کہ اس اونٹ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اوقیہ میں خرید لیا' اور زید بن اسلم نے جابرؓ سے اس کی متابعت میں روایت کی' اور ابن جریج نے بواسطہ عطا وغیرہ جابرؓ سے نقل کیا کہ میں نے اس کو چار دینار میں لیا، اور چار دینار ایک اوقیہ کے برابر ہوتے ہیں' اس طور پر کہ ایک دینار دس درہم کا ہو، اور مغیرہ نے شعبی سے انھوں نے جابر سے اور ابن منکدر اور ابوہریرہؓ نے جابر سے جو روایت کی اس میں اس کی قیمت بیان نہیں کی' اور اعمش نے بواسطہ سالم جابرؓ سے ایک اوقیہ سونا نقل کیا' اور ابو اسحٰق نے سالم سے انھوں نے جابر سے دو سو درہم قیمت بیان کی' اور داؤد بن قیس نے عبید اللہ بن مقسم سے انھوں نے جابر سے نقل کیا کہ تبوک کے راستہ میں' میں سمجھتا ہوں' چار اوقیہ میں خریدا تھا اور ابو نضرہ نے جابر سے نقل کیا کہ اس کو دس دینار میں خریدا تھا' شعبی کا قول کہ ایک اوقیہ میں خریدا تھا' اکثر روایتوں میں ہے امام بخاری نے کہا کہ میرے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے۔

١٦٩٣ بَاب الشُّرُوْطِ فِى الْمُعَامَلَةِ۔

باب ۱۶۹۳۔ معاملات میں شرطیں لگانے کا بیان۔

٢٥٢٤۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۲۴۔ ابو الیمان' شعیب' ابو الزناد' اعرج' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارے درمیان اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت

اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُوْنَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

تقسیم کر دیجیے، آپؐ نے فرمایا' نہیں' تو انصار نے مہاجرین سے کہا کہ تم ہماری محنت کی ذمہ داری لو' اور ہم تمھیں پھل میں شریک کر لیتے ہیں' ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں منظور ہے۔

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُمَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۲۵۲۵۔ موسیٰ' جویریہ بن اسماء' نافع عبداللہ (بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ اس میں محنت اور کاشت کاری کریں، اور ان کو آدھی پیداوار ملے گی۔

۱۶۹۴ بَاب الشُّرُوْطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَّ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًالَّهٗ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ۔

باب ۱۶۹۴۔ عقد نکاح کے وقت مہر میں شرط لگانے کا بیان

حضرت عمرؓ نے کہا کہ حق کی قطعیت شرطوں کو پورا کرنے کے وقت ہوتی ہے، اور تم کو وہی ملے گا جس کی تم نے شرط کی ہو اور مسور نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی دامادی کی تعریف کی کہ اس کا حق اچھی طرح ادا کیا' مجھ سے بات کی تو سچ کر دکھایا' اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا۔

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَااسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔

۲۵۲۶۔ عبداللہ بن یوسف 'لیث' یزید بن ابی حبیب' ابوالخیر' عقبہ بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کیے جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ عورتوں کی شرم گاہوں کو حلال سمجھا گیا۔

۱۶۹۵ بَاب الشُّرُوْطِ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

باب ۱۶۹۵۔ مزارعت میں شرط لگانے کا بیان۔

۲۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَّقُوْلُ كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ۔

۲۵۶۷۔ مالک بن اسماعیل' ابن عیینہ' یحییٰ بن سعید' حنظلہ زرقی بواسطہ رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم انصار میں بہت زیادہ کھیتوں کے مالک تھے' تو ہم زمین کرایہ پر دیتے تھے' کبھی ایسا ہو تا کہ اس زمین میں پیدا ہوا اور اس زمین میں پیدا نہ ہوا' تو ہم کو اس سے منع (۱) کیا گیا' لیکن روپیہ کے بدلہ منع نہیں ہوا۔

(۱) مطلق مزارعت سے ممانعت مقصود نہ تھی بلکہ مزارعت کی ان صورتوں سے ممانعت کی گئی تھی جن میں کسی ایک فریق کے مکمل خسارے میں جانے کا احتمال تھا۔ فی نفسہٖ مزارعت جائز ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔

١٦٩٦ بَاب مَالَايَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ۔

باب ١٦٩٦۔ ان شرطوں کا بیان جو نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

٢٥٢٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَّلَاتَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِيَ إِنَاءَ هَا۔

٢٥٢٨۔ مسدد' یزید بن زریع' معمر' زہری سعید' ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے' اور نہ نجش (دلالی) کرو' اور اپنے بھائی کی بیع پر زیادہ نہ کرو' اور نہ اس کی منگنی پر منگنی بھیجو' اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دلوائے، تاکہ اس کے برتن کو خود کام میں لائے۔

١٦٩٧ بَاب الشُّرُوطِ الَّتِي لَاتَحِلُّ فِي الْحُدُودِ۔

باب ١٦٩٧۔ ان شرطوں کا بیان جو حدود میں جائز نہیں ہیں۔

٢٥٢٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ وَّأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَّعَلَى ابْنِكَ جَلْدُمِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ اُغْدُ يَآ أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ

٢٥٢٩۔ قتیبہ بن سعید' لیث' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' ابوہریرہ' زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیجئے' دوسرے فریق نے بھی جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہا ہاں' ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے، اور مجھے اجازت دیجئے کہ عرض کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کر' اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے یہاں مزدوری کرتا تھا اس کی بیوی نے اس سے زنا کیا' مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم واجب ہے، میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا پھر میں نے علم والوں سے پوچھا تو ان لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور سال کے لیے جلاوطن ہونا پڑے گا' اور اس عورت کو سنگسار کیا جانا چاہئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا' لونڈی اور بکریاں تو تجھے واپس کی جاتی ہیں' اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے' اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہونا پڑے گا' اور اے انیس تم کل اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے، تو اس کو سنگسار کر دو' دوسرے دن صبح کو وہ اس عورت کے پاس گئے، تو اس عورت نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

اقرار کر لیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سنگسار کیے جانے کا حکم دیا تو اس عورت کو سنگسار کیا گیا۔

۱۶۹۸ بَاب مَايَجُوزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ اِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلٰى اَنْ يُّعْتَقَ۔

باب ۱۶۹۸۔ مکاتب اگر آزاد کیے جانے کی شرط پر بیچے جانے پر راضی ہو جائے تو کون سی شرطیں جائز ہیں۔

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَآ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اشْتَرِيْنِيْ فَاِنَّ اَهْلِيْ يَبِيْعُوْنِّيْ فَاَعْتِقِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ اِنَّ اَهْلِيْ لَا يَبِيْعُوْنِّيْ حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَآئِيْ قَالَتْ لَاحَاجَةَ لِيْ فِيْكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْبَلَغَهٗ فَقَالَ مَاشَاْنُ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَلْيَشْتَرِطُوْا مَاشَآءُ وْا قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَاَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَآئَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ۔

۲۵۳۰۔ خلاد بن یحییٰ' عبدالواحد بن ایمن مکی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عائشہؓ کے پاس گیا تو انھوں نے کہا کہ میرے پاس بریرہ آئی جو مکاتبہ تھیں اس نے کہا اے ام المومنین مجھ کو خرید لیجئے، اس لیے کہ میرے مالک مجھ کو بیچ دیں گے' پھر مجھ کو آزاد کر دیجئے حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا' بریرہ نے کہا میرے مالک مجھ کو نہیں بیچیں گے یہاں تک کہ میری ولاء خود لینے کے لیے شرط نہ کر لیں گے' حضرت عائشہؓ نے کہا تو پھر مجھ کو تیری ضرورت نہیں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی' یا آپ کو یہ خبر ملی' تو فرمایا کہ بریرہ کے متعلق کیا بات ہے؟ اس کو خرید لو اور آزاد کرو' اور ان لوگوں کو شرط کرنے دو جو بھی وہ چاہیں' حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس کو خرید لیا اور آزاد کر دیا، اس کے مالکوں نے اس کی ولاء(۱) کی شرط اپنے لیے کر لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولا تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے' اگرچہ وہ سینکڑوں شرطیں لگائیں۔

۱۶۹۹ بَاب الشُّرُوْطِ فِي الطَّلَاقِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَآءٌ اِنْ بَدَاَ بِالطَّلَاقِ اَوْاَخَّرَ فَهُوَ اَحَقُّ بِشَرْطِهٖ۔

باب ۱۶۹۹۔ طلاق میں شرطیں لگانے کا بیان اور ابن مسیب اور حسن اور عطاء نے کہا طلاق کا لفظ (شرطوں سے) پہلے کہے یا بعد میں کہے اس کا نفاذ شرط کے مطابق ہو گا۔

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ وَاَنْ يَّبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَنَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ تَابَعَهٗ مُعَاذٌ وَّعَبْدُ

۲۵۳۱۔ محمد بن عرعرہ' شعبہ' عدی بن ثابت' ابو حازم' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص قافلہ والوں سے باہر جا کر ملے، اور یہ کہ شہری دیہاتی کے لیے بیع کرے، اور یہ کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط کرے اور اس سے بھی منع فرمایا، کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت لگائے اور دلالی اور تصریہ (تھن میں دودھ چھوڑ دینا تاکہ بیچنے کے وقت معلوم ہو کہ یہ جانور دودھ بہت دیتا ہے) سے

(۱) ولاء کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ آزاد شدہ غلام یا باندی کا اس کے انتقال کے وقت اگر کوئی رشتہ دار وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا مالک اس کا وارث ہو گا۔

الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدُرٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ نُهِيَ وَقَالَ اٰدَمُ نُهِيْنَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهٰى ۔

بھی منع فرمایا' معاذ اور عبدالصمد نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور غندر اور عبدالرحمٰن کی روایت میں نُھی کا لفظ ہے (یعنی منع کیا گیا) اور آدم نے نھینا کا لفظ بیان کیا' یعنی ہم کو منع کیا گیا اور نضر اور حجاج بن منہال نے نھی کا لفظ استعمال کیا یعنی آپؐ نے منع فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ جِلْد اَوَّل صَحِیح بُخَارِیْ شَرِیْف خَتَم ہُوئِیْ